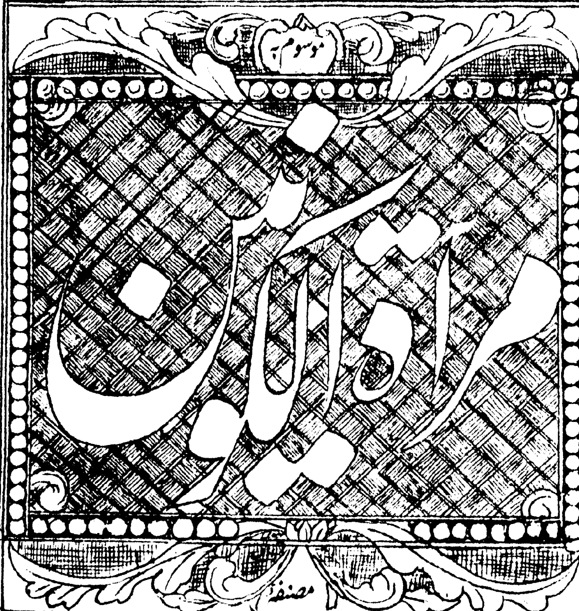
بعون صانع زمین و زمان و فضل خلاق مکین و مکان

کتاب نایاب تاریخ انتخاب مشتمل بر حالات اولیای کرام ہند مع تطبیق عہد خلفاء بغداد و سلاطین اسلام ہند

موسوم بہ



مصنفہ

عالم المعی محقق لوذعی جناب مولوی غلام نبی صاحب فردوسی خلف جناب محمد حسن خان صاحب فضا غزنوی حسب تحریر یک مصنف ممدوح

مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ہوا

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست کتب ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب تواریخ اردو و فارسی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا اردو	
روضة الاصفیا - ترجمہ قصص الانبیا از مولوی محمد طاہر -	۶ر۹ا
ایضاً - مطبوعہ مطبع شعلہ طور -	۵ر۹ا
عجائب القصص - حالات انبیا و اولیا از آدم علیہ السلام تا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ مولوی فخر الدین -	۱۴ر ب
تاریخ حبیب اِلٰہ - مدینہ منورہ از مفتی عنایت احمد	۶ر۶ا
ترجمہ فوائد سعدیہ - حالات اولیا از مولوی ابوالحسن کاغذ دو قسم -	
(۱) کاغذ سفید وگندہ -	۱۲ر ب
(۲) کاغذ سفید رسمی -	۱۰ر ب
تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا - جدید تاریخ مقبول عام از ابتدائے آدم علیہ السلام تا ائمہ شہدا علیہم السلام بصحت احادیث و آثار مولفہ مولانا ابوالحسن حسین کاکوروی کامل در دو جلد	۱۲ر ب
البدر - مشاہیر شہدائے بدر کی پاک زندگی کا سچا ناول و تاریخ عرب و جغرافیہ ملک عرب کا سچا	

نام کتاب	قیمت
حال و سوانح عمری حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ -	عہ ر ب
سیر المدار - معروف بہ ظہیر الابرار جسمین بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہے مرتبہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف لب در و ظہیر الاسلام -	۸ر ۲
عین الولایت - حالات اولیاء اللہ خاندان چشتیہ مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی -	۶ر ب
قصص الانبیا - کامل کتاب مستطاب حاوی جملہ حالات انبیاے سلف سے تا حضرت سید المرسلین صلعم جسمین منجانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کرائے گئے ہین سابقہ کتب مطبوعہ مطبع ہذا و دیگر مطابع مختصر تعین اب یہ مکمل ہوگئی -	۸ر ب
صمصام الاسلام یعنی منظوم فتوح الشام تالیف منشی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -	۱۴ر ب

فہرست کتاب انتخاب نادر مسمی بہ مرأت الکونین بہ ترتیب صفحات

اسماے	صفحه	اسماے	صفحه	اسماے	صفحه
دیباچه	۲	حضرت ابوعبیده بن جراح رض	۲۱	حضرت زبیر رضی اللہ عنه	۳۳
پہلی صدی	۶	حضرت زینب بنت جحش رض	۲۲	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنه	″
ذکر آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم	″	حضرت خالد بن ولید رض	″	حضرت عمار یاسر رض	۳۷
حضرت رقیه بنت رسول صلعم	۱۵	حضرت سوده رض	۲۳	حضرت علی کرم اللہ وجهه	″
حضرت حمزه رضی اللہ عنه	″	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنه	″	حضرت حفصه رض	۳۸
حضرت زینب بنت خزیمه رض	۱۶	حضرت ابوذر غفاری رض	۲۶	حضرت ام حبیبه رض	۳۹
حضرت زینب بنت رسول صلعم	″	حضرت بی بی زاہده رض	۲۷	حضرت امام حسن رضی اللہ عنه	″
حضرت ام کلثوم رض بنت رسول صلعم	۱۷	حضرت ریحانه رض	″	حضرت معاویه خلیفه اول بنی امیه	۴۰
حضرت ابراہیم خلف رسول صلعم	″	حضرت عباس رض	″	حضرت سعید بن زید رض	۴۱
حضرت فاطمه زہرا رض	″	حضرت عبدالرحمن بن عوف رض	۲۸	حضرت سعد بن وقاص	″
حضرت ابوالعاص رض	۱۸	حضرت سلمان فارسی رض	″	حضرت جویریه رض	۴۲
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنه	۱۹	حضرت عبداللہ مسعود رض	۳۰	حضرت ام المومنین عائشه صدیقه رض	″
حضرت ماریه قبطیه رض	۲۰	حضرت عثمان ذی النورین رض	۳۱	حضرت ابوہریره رضی اللہ عنه	۴۳
حضرت عبداللہ بلال رض	″	حضرت صفیه رض	۳۲	حضرت امام حسین رضی اللہ عنه	″
حضرت معاذ بن جبل رض	۲۱	حضرت طلحه رضی اللہ عنه	″	یزید بن معاویه ۲ بنی امیه	۴۴

اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۴۶	ہشام بن عبدالملک ۱۰ بنی امیہ	۵۳	حضرت عتبہ بن غلام	۷۲
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	"	حضرت حبیب عجمی رح	"	المہتدی بن منصور ۱۲ عباسیہ	۷۳
حضرت جابر رض	۴۷	حضرت مالک دینار رض	۵۶	حضرت امام مالک رح	"
حضرت ابوالقاسم محمد حنیفہ رض	"	ولید ثانی بن یزید ثانی ۱۱ بنی امیہ	۵۸	بی بی شعوانہ رح	۷۵
حضرت امام زین العابدین رض	"	یزید بن ولید ثانی ۱۲ بنی امیہ	۵۹	بی بی عفیرہ رح	"
معاویہ بن یزید ۳ بنی امیہ	۴۸	ابراہیم بن ولید ثانی ۱۳ بنی امیہ	"	حضرت عبداللہ بن مبارک رح	۷۶
مروان بن الحکم ۴ بنی امیہ	"	مروان ثانی حمار بن محمد بن مروان بن الحکم	"	الہادی بالہد ۴ عباسیہ	۸۰
عبدالملک بن مروان ۵ بنی امیہ	"	حضرت عائشہ بنت امام جعفر صادق رض	"	ہارون رشید ۵ عباسیہ	"
ولید بن عبدالملک ۶ بنی امیہ	۴۹	حضرت امام جعفر صادق رض	"	حضرت امام یوسف رح	"
دوسری صدی	"	ابوالعباس سفاح ۱ عباسیہ	۶۲	حضرت امام موسیٰ کاظم رض	۸۱
خواجہ حسن بصری رض	"	ابوجعفر منصور ۲ عباسیہ	۶۳	حضرت محمد ابن سماک رح	"
حضرت امام محمد باقر رض	۵۱	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رض	"	حضرت رابعہ بصری رح	۸۲
سلیمان بن عبدالملک ۷ بنی امیہ	۵۲	حضرت داؤد طائی رح	۶۵	حضرت فضیل بن عیاض رح	۸۴
حضرت عمر بن عبدالعزیز ۸ بنی امیہ	"	حضرت سفیان ثوری رح	۶۶	حضرت امام محمد رح	۸۸
یزید بن عبدالملک ۹ بنی امیہ	۵۳	حضرت ابراہیم ادہم بلخی رح	۶۷	حضرت خواجہ شقیق بلخی رح	"

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
حضرت یوسف اسباط رح	۹۰	حضرت احمد حواری	۱۱۱	المستعین باللہ ۱۲ عباسیہ	۱۳۰
حضرت معروف کرخی رح	۹۱	المعتصم باللہ ۸ عباسیہ	//	المعتز باللہ ۱۳ عباسیہ	//
تیسری صدی	۹۳	حضرت حاتم اصم رح	۱۱۲	حضرت یحییٰ معاذ رح	//
حضرت امام علی موسیٰ رضی رض	//	حضرت احمد خضرویہ رح	۱۱۳	حضرت امام حسن عسکری رض	۱۳۴
امین بن ہارون رشید ۶ عباسیہ	۹۴	بی بی ام علی رح	۱۱۶	المہتدی باللہ ۱۴ عباسیہ	//
مامون رشید ۷ عباسیہ	//	حضرت امام احمد حنبل رح	//	المعتمد علی اللہ ۱۵ عباسیہ	//
حضرت امام شافعی رح	۹۵	حضرت حارث محاسبی رح	۱۱۸	سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رح	۱۳۵
حضرت ابوالعباس بن عطا رح	۹۷	حضرت ابوتراب نخشبی رح	۱۲۰	حضرت ابوحفص حداد رح	۱۴۰
حضرت سلیمان دارانی رح	۱۰۰	حضرت ابوبکر وراق رح	۱۲۲	حضرت امام محمد بن امام حسن عسکری رح	۱۴۳
حضرت فتح موصلی	۱۰۳	حضرت سری سقطی رح	۱۲۴	حضرت بابا شجاع کرمانی رح	۱۴۵
حضرت امام محمد تقی رض	۱۰۴	تلمیذہ سری سقطی رح	۱۲۷	حضرت حمدون قصار رح	۱۴۶
حضرت فاطمہ نیشاپوری رح	//	حضرت امام علی نقی رح	//	حضرت سہیل تستری رح	۱۴۷
حضرت ذوالنون مصری رح	۱۰۵	الواثق باللہ ۹ عباسیہ	۱۲۸	حضرت علی سہیل اصفہانی رح	۱۵۲
بی بی تحفہ	۱۰۶	المتوکل علی اللہ ۱۰ عباسیہ	۱۲۹	حضرت ابوسعید خراز رح	۱۵۳
حضرت بشر حافی رح	۱۰۹	المستنصر باللہ ۱۱ عباسیہ	//	حضرت ابوحمزہ بغدادی رح	۱۵۶

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
حضرت ابوحمزہ خراسانی	۱۵۷	حضرت یوسف بن الحسین رح	۱۸۴	حضرت ابوالحسن صائغ	۲۰۶
حضرت ابراہیم خواص رح	″	حضرت ابوعبداللہ جلاء رح	۱۸۶	حضرت عبداللہ خفیف رح	″
حضرت ابوالحسن نوری رح	۱۵۹	حضرت ابراہیم شیبان رح	۱۸۹	حضرت امام ابوبکر شبلی رح	۲۰۸
حضرت عمرو بن عثمان مکی رح	۱۶۲	حضرت حسین منصور حلاج رح	″	حضرت ابوالخیر اقطع رح	۲۱۶
حضرت شیخ زنجانی رح	۱۶۳	حضرت ابو محمد جریری رح	۱۹۱	حضرت ابوبکر صیدلانی رح	۲۱۸
حضرت سمنون محب رح	″	بی بی ام محمد رح	۱۹۲	حضرت ابوالعباس سیاری رح	″
حضرت عثمان الحیری	۱۶۵	حضرت خیر نساج رح	″	حضرت ابوالحسن بوشنجی	۲۱۹
حضرت ابوالعباس قصاب رح	۱۶۹	حضرت ابوبکر کتانی رح	۱۹۴	القاہر باللہ ۱۹ عباسیہ	۲۲۰
حضرت ممشاد علو دینوری رح	۱۷۰	حضرت ابوعلی رودباری رح	۱۹۶	الراضی باللہ ۲۰ عباسیہ	″
چوتھی صدی	۱۷۱	حضرت ابوجعفر حلیدی رح	۱۹۸	المتقی باللہ ۲۱ عباسیہ	″
حضرت خواجہ جنید بغدادی رح	″	حضرت محمد مرتعش رح	۱۹۹	المستکفی باللہ ۲۲ عباسیہ	۲۲۱
المعتضد باللہ ۱۶ عباسیہ	۱۸۲	حضرت ابوعلی محمد رح	۲۰۰	حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رح	″
المکتفی باللہ ۱۷ عباسیہ	″	حضرت ابوبکر واسطی رح	۲۰۱	حضرت احمد سیاہ دینوری رح	″
المقتدر باللہ ۱۸ عباسیہ	″	حضرت ابویعقوب نہرجوری رح	۲۰۳	المطیع باللہ ۲۳ عباسیہ	۲۲۲
حضرت محمد رویم رح	۱۸۳	حضرت عبداللہ منازل رح	۲۰۴	حضرت امام ابوبکر رازی رح	″

اسمائے	صفحہ	اسمائے	صفحہ	اسمائے	صفحہ
حضرت ابوالعباس نہاوندی رح	۲۲۳	حضرت خواجہ محمد چشتی رح	۲۴۰	سلطان ابراہیم	۲۵۵
حضرت ابوالحسن علی حصری رح	۲۲۴	سلطان محمود غزنوی	؍؍	شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاری رح	؍؍
حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی	۲۲۵	سلطان امیر محمد	۲۴۲	حضرت ابوالحسن ہنکاری رح	۲۶۵
حضرت ابوعثمان سعید رح	۲۲۹	شہاب الدولہ سلطان محمود	؍؍	المقتدی بامراللہ ۲۷ عباسیہ	؍؍
الطائع باللہ ۲۴ عباسیہ	۲۳۱	خواجہ سید سالار مسعود غازی	؍؍	چھٹویں صدی	۲۶۶
ذکر شیوع اسلام در ہند	۲۳۲	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح	۲۴۳	حضرت امام محمد غزالی رح	؍؍
ناصرالدین سبکتگین	۲۳۳	حضرت ابواسحاق شہریار گازرونی	۲۴۶	حضرت ابوسعید مخرمی	؍؍
حضرت عبداللہ معروف بعمویہ رح	۲۳۴	حضرت ابوالفضل حسن سرخسی رح	۲۵۲	حضرت امام احمد غزالی	۲۶۷
حضرت عبداللہ برقی رح	؍؍	حضرت ابوالحسن قاضی بیضاوی رح	۲۵۳	سلطان مسعود بن ابراہیم	؍؍
حضرت ابونصر سراج رح	؍؍	بی بی خدیجہ رح	؍؍	المستظہر باللہ ۲۸ عباسیہ	۲۶۸
حضرت فقیہ ابواللیث رح	۲۳۵	القائم بامراللہ ۲۶ عباسیہ	۲۵۳	سلطان کمال الدولہ شیرزاد	؍؍
بی بی میمونہ رح	؍؍	سلطان مودود ۵	۲۵۴	سلطان ارسلان شاہ	؍؍
قادر باللہ ۲۵	۲۳۶	سلطان علی بن مسعود ۶		سلطان بہرام شاہ	؍؍
پانچویں صدی	؍؍	سلطان عبدالرشید	؍؍	حضرت حکیم سنائی رح	۲۶۹
حضرت ابوعلی دقاق رح	؍؍	سلطان فرخ زاد	۲۵۵	المسترشد باللہ ۲۹ عباسیہ	؍؍

اسمائے	صفحہ	اسمائے	صفحہ	اسمائے	صفحہ
حضرت مودود چشتی رح	۲۷۰	حضرت عمار یاسر رح	۲۷۸	حضرت ابو حازم مکی رح	۲۸۸
الراشد باللہ ۳۰ عباسیہ	؍؍	حضرت نظام الدین گنجوی رح	۲۷۹	حضرت محمد اسلم طوسی رح	۲۸۹
حضرت ابو الوفا	؍؍	سلطان شہاب الدین غوری	؍؍	حضرت احمد حرب رح	۲۹۰
حضرت احمد جام	۲۷۱	الناصر الدین اللہ ۳۴ عباسیہ	۲۸۰	حضرت منصور عمار رح	۲۹۲
حضرت عین القضات ہمدانی	۲۷۲	**ساتویں صدی**	۲۸۱	حضرت احمد بن عاصم رح	۲۹۴
حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی	؍؍	حضرت فخر الدین رازی رح	؍؍	حضرت عبد اللہ خبیق رح	۲۹۶
المقتفی بامر اللہ ۳۱ عباسیہ	۲۷۵	حضرت مجد الدین بغدادی رح	۲۸۲	حضرت ابراہیم داؤد رح	۲۹۷
المستنجد باللہ	؍؍	سلطان قطب الدین ایبک	؍؍	حضرت ابو عبد اللہ بن محمد فضل رح	؍؍
سلطان خسرو شاہ	۲۷۶	سلطان معز الدین آرام شاہ	۲۸۳	حضرت محمد علی حکیم ترمذی رح	۲۹۸
سلطان خسرو بن خسرو شاہ	؍؍	سلطان شمس الدین التمش	؍؍	حضرت احمد مسروق رح	۳۰۲
حضرت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی	؍؍	حضرت سید حسن خنگ سوار	؍؍	حضرت احمد سغربی رح	۳۰۳
حضرت خواجہ جلال الدین ابو حفص رح	؍؍	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح	۲۸۴	حضرت ابو علی جرجانی رح	۳۰۴
حضرت خواجہ احمد کبیر رفاعی رح	۲۷۷	حضرت خواجہ نجم الدین کبری رح	۲۸۵	حضرت ابو عمر نخیل رح	؍؍
حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح	؍؍	التماس مولف بابت معذرت عدم دریافت تاریخ وفات چند بزرگان ذیل	۲۸۷	حضرت ابو عبد اللہ رح	۳۰۶
المستضئ بامر اللہ ۳۲ عباسیہ	۲۷۸	حضرت محمد وسیع رح	؍؍	حضرت خواجہ فرید الدین عطار رح	؍؍

اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ
حضرت اوحد الدین کرمانی رح	۳۰۷	بی بی زلیخا رح	۳۱۷	حضرت مخدوم شہاب الدین جگجوت	۳۲۷
حضرت شہاب الدین سہروردی رح	؍؍	المعتصم باللہ ۳۷ عباسیہ	۳۱۸	حضرت مخدوم یحییٰ منیری رح	۳۲۸
حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	۳۰۸	حضرت سیف الدین باخرزی رح	۳۱۹	حضرت علاؤالدین صابر کلیر	؍؍
حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح	۳۱۰	سلطان ناصر الدین	۳۲۰	حضرت جلال الدین بخاری	۳۳۰
حضرت محی الدین عربی رح	۳۱۲	حضرت قطب جمال ہانسوی رح	؍؍	حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی	۳۳۲
الظاہر باللہ ۳۵ عباسیہ	۳۱۳	حضرت شاہ میٹھا لاہوری رح	۳۲۱	حضرت منتخب الدین زرزاری رح	۳۳۳
المستنصر باللہ ۳۶ عباسیہ	؍؍	حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رح	؍؍	سلطان جلال الدین خلجی	؍؍
سلطان رکن الدین فیروز شاہ	؍؍	حضرت بہاؤ الدین زکریا	۳۲۳	**آٹھویں صدی**	۳۳۴
سلطانہ رضیہ بیگم	۳۱۴	سلطان غیاث الدین بلبن	؍؍	حضرت بدر الدین سمرقندی رح	؍؍
سلطان معز الدین بہرام شاہ	؍؍	حضرت مولانا جلال الدین رومی	۳۲۴	حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی رح	؍؍
حضرت جلال الدین تبریزی رح	؍؍	حضرت قاضی حمید الدین ناگوری	۳۲۵	سلطان علاؤالدین سکندر ثانی	۳۳۵
بی بی فاطمہ سام رح	۳۱۵	حضرت محمد صابر چشتی	۳۲۶	سلطان شہاب الدین خلجی	۳۳۶
بی بی قرصم رح	۳۱۶	سلطان معز الدین کیقباد	؍؍	سلطان قطب الدین مبارک	؍؍
سلطان علاء الدین مسعود شاہ	؍؍	حضرت فخر الدین عراقی رح	؍؍	سلطان ناصر الدین خسرو خان	۳۳۷
حضرت شمس الدین تبریزی رح	؍؍	حضرت حسن افغان	۳۲۷	حضرت شرف الدین بو علی قلندر	؍؍

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
حضرت لال شہباز قلندر	۳۳۸	حضرت مخدوم شرف الدین منیری	۳۵۰	حضرت نور قطب عالم پنڈوہ	۳۶۵
سلطان غیاث الدین تغلق	״	حضرت امام مظفر بلخی	۳۵۵	سلطان ناصر الدین محمود شاہ	۳۶۶
حضرت نظام الدین اولیا	۳۳۹	حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند	۳۵۷	حضرت سید احمد گیسو دراز	״
حضرت امیر خسرو دہلوی	۳۴۱	حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں	۳۵۸	حضرت خواجہ محمد پارسا	״
حضرت نجیب الدین فردوسی	۳۴۲	حضرت شمس الدین حافظ شیراز	״	سلطان خضر خان	۳۶۸
سلطان محمد تغلق شاہ	״	سلطان فیروز شاہ	״	حضرت مخدوم ضیاء الدین صوفی	״
حضرت رکن الدین علاء الدولہ سمنانی	۳۴۳	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ	۳۵۹	حضرت عبداللہ شطار رح	״
حضرت احمد بدوی	״	سلطان ابوبکر شاہ	״	حضرت نعمت اللہ ولی رح حضرت شیخ عبدالحق ردولوی	۳۶۹ ״
حضرت امام یافعی قطب مکہ	۳۴۴	سلطان ناصر الدین محمد شاہ	״	سلطان مبارک شاہ	۳۷۰
حضرت خواجہ بابا سماسی	۳۴۵	حضرت علاؤ الحق پنڈوہ	۳۶۰	حضرت بدیع الدین مدار رح	״
بی بی للہ دی کشمیری	״	**نویں صدی**	״	حضرت بدر الدین بدر عالم رح	۳۷۱
حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی	۳۴۶	حضرت مخدوم اخی راجگیری	״	حضرت بی بی ابدال	۳۷۳
حضرت جلال الدین پانی پتی	۳۴۷	حضرت مخدوم شعیب جلال منیری	۳۶۱	سلطان محمد شاہ بن مبارک شاہ	۳۷۴
حضرت امیر کلال	۳۴۸	حضرت کمال خجند	۳۶۳	حضرت سید احمد کھتو رح	۳۷۵
حضرت مخدوم سید احمد چرم پوش	۳۴۹	حضرت سید اشرف جہانگیر	״	حضرت قطب عالم رح	۳۷۸

اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ
سلطان علاؤالدین	۳۷۹	حضرت شیخ احمد شیبانی	۳۹۴	گیارھوین صدی	۴۰۷
حضرت نظام الدین خاموش رح	؍؍	حضرت سید محمد قادری مجھری	۳۹۵	بی بی فاطمہ رح	؍؍
حضرت سعدالدین کاشغری رح	۳۸۰	حضرت سید محمد لاہوری رح	۳۹۹	حضرت مخدوم شاہ دولت رح	۴۰۸
حضرت حسین نوشہ توحید رح	۳۸۱	سلطان محمد بابر شاہ	؍؍	حضرت شاہ شمس الدین لاہوری رح	۴۰۹
حضرت حسن بلخی رح	۳۸۲	سلطان ہمایون شاہ	۴۰۰	حضرت ابوالمعالی رح	؍؍
حضرت احمد حسن حسین رح بلخی	۳۸۴	حضرت محمد غوث گوالیاری رح	۴۰۱	حضرت شیخ نعمۃ لاہوری رح	۴۱۰
حضرت شاہ مینا لکھنوی رح	۳۸۹	سلطان شیر شاہ	؍؍	حضرت شیخ سلیم چشتی	؍؍
حضرت خواجہ عبیداللہ احراری رح	؍؍	سلطان سلیم شاہ	۴۰۲	حضرت حسین شاہ ولی رح	۴۱۱
حضرت عبدالرحمن جامی رح	۳۹۰	سلطان فیروز شاہ	؍؍	حضرت شاہ فریدالدین محمد اٹھرنیری	؍؍
سلطان بہلول لودی	؍؍	سلطان محمد عادل عرف عدلی	۴۰۳	حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	؍؍
دسوین صدی	۳۹۱	حضرت سلیم چشتی رح	؍؍	حضرت شاہ علی پانی پتی رح	۴۱۲
حضرت شیخ حسین ناگوری رح	؍؍	حضرت داؤد کرمانی رح	۴۰۵	سلطان جہانگیر شاہ	؍؍
حضرت مولانا شمس الدین رح	۳۹۲	حضرت نظام الدین بھکھاری رح	؍؍	حضرت شاہ ارزان پٹنہ رح	۴۱۳
سلطان سکندر لودی رح	۳۹۳	حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری	۴۰۶	حضرت ملک محمد جایسی رح	؍؍
سلطان ابراہیم	۳۹۴	سلطان جلال الدین محمد اکبر شاہ	۴۰۷	بی بی جمال رح	۴۱۴

اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ
حضرت مولانا شہباز بھاگلپوری رح	۴۱۴	حضرت سید حسن رسول نما رح	۴۲۲	سلطان محمد شاہ	۴۲۹
حضرت شاہ عبد الحق دہلوی رح	۴۱۵	حضرت سعدی لاہوری رح	۴۲۳	سلطان احمد شاہ	۴۳۰
حضرت خواجہ خاوند رح	۴۱۶	حضرت عبد الغفور پشاوری رح	۴۲۴	حضرت عبد السلام کشمیری رح	״
حضرت سید آدم رح	۴۱۷	سلطان عالم شاہ بہادر شاہ	״	حضرت محمد صادق کشمیری رح	۴۳۱
حضرت سید شاہ ابو العلا اکبر آبادی	״	سلطان جہاندار شاہ	۴۲۵	حضرت شاہ منعم پاک عظیم آبادی	״
سلطان شاہ جہان	۴۱۸	حضرت شاہ ہدایت اللہ منیری رح	״	سلطان عالمگیر ثانی	۴۳۲
حضرت میران شاہ کاردانی	۴۱۹	حضرت سید میران بھیکھ رح	״	حضرت شاہ رضا رح	״
حضرت سرمد دہلوی رح	״	سلطان فرخ سیر	۴۲۶	حضرت شاہ مجیب اللہ پھلواروی رح	״
حضرت شیخ پیر محمد سلونی رح	۴۲۰	سلطان ابو البرکات	۴۲۷	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	۴۳۳
حضرت سید نعمت اللہ نارنولی رح	״	سلطان شاہ جہان ثانی	״	حضرت شاہ دولت علی عرف شاہ بنیاد منیری رح	۴۳۴
حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی رح	۴۲۱	حضرت شاہ محمد مکی منیری رح	״	حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رح	۴۳۵
حضرت مرزا شاہ راجو رح	״	حضرت نظام الدین مانکپوری رح	״	حضرت شاہ عبد القادر چشتی	״
حضرت سید شاہ محمود چشتی	۴۲۱	حضرت نور الدین آفتاب کشمیری رح	۴۲۸	سلطان شاہ عالم محمد عالی گہر	״
سلطان اورنگ زیب عالمگیر	۴۲۲	حضرت مولانا وارث رسول نما بنارسی رح	״	**تیرھویں صدی**	۴۳۷
بارھویں صدی	״	حضرت شاہ ابو الحسن چشتی قادری رح	۴۲۹	حضرت شاہ اسد اللہ علی عرف شاہ بھیلو فردوسی	״

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
حضرت شاہ رکن الدین عشق پٹنہ رح	۴۳۸	حضرت امیر الدین بہاری رح	۴۴۴	خاتمہ کتاب ذکر بزرگان احیاء وقت	۴۵۴
حضرت شاہ موسیٰ قادری رح	؍؍	حضرت شاہ محمد اعظم علی منیری رح	۴۴۵	حضرت شاہ امین احمد بہاری مدظلہ	؍؍
حضرت شاہ مبارک حسین عرف شاہ تھومن منیری	؍؍	حضرت مولانا شاہ سعد اللہ رح	۴۴۵	حضرت مولانا شاہ فضل رحمان گنج مراد آبادی	؍؍
حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رح	۴۳۹	سلطان ابو ظفر بہادر شاہ	۴۴۶	حضرت حاجی شاہ وارث علی دیوہ	۴۵۵
حضرت شاہ عبد اللہ عرف غلام علی شاہ	؍؍	مولانا مرشدنا پیر دستگیر حضرت شاہ قطب الدین احمد منیری	؍؍	مولوی سخاوت حسین کاکوی	۴۵۶
حضرت شاہ نعمت اللہ پھلواروی رح	؍؍	حضرت امام علیشاہ نقشبندی رح	۴۴۷	ضمیمہ اول ذکر سلاطین مختصر ہندوستان	۴۵۷
حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی	۴۴۰	حضرت شاہ علیم الدین رائے پورہ	۴۴۸	۱۔ سلاطین بہمنیہ	؍؍
محمد اکبر شاہ بن عالم شاہ	؍؍	حافظ شاہ امیر الحسن پٹنہ رح	؍؍	علاء الدین حسن گنگوی بہمنی	؍؍
حضرت سید شاہ قمر الدین حسین داناپوری رح	؍؍	حضرت شاہ محمد علی حبیب پھلواروی رح	۴۵۰	سلطان محمد شاہ بن علاؤ الدین	؍؍
حضرت شاہ لطف علی منیری رح	۴۴۱	حضرت حاجی آل احمد پھلواروی رح	۴۵۱	سلطان محمد مجاہد شاہ	۴۵۸
حضرت مولانا نصیر الحق پٹنہ	؍؍	حضرت حاجی سید شاہ محمد سجاد داناپوروی	؍؍	داؤد شاہ	؍؍
حضرت شاہ حسن علی پٹنہ	۴۴۲	حضرت شاہ ولایت علی اسلام پوری رح	۴۵۲	سلطان محمود شاہ	۴۵۹
حضرت یحییٰ علی بانو العلائی	۴۴۳	چودھویں صدی	؍؍	سلطان غیاث الدین	؍؍
حضرت شاہ ابو الحسن پھلواروی رح	؍؍	حضرت شاہ امیر الحق رح	؍؍	سلطان شمس الدین	؍؍
مرزا حافظ مولانا شجاع الدین رح	۴۴۴	حضرت شاہ اولاد علی منیری رح	؍؍	سلطان فیروز شاہ	۴۶۰

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
سلطان احمد شاہ	۴۶۱	احمد نظام شاہ بحری	۴۶۵	عبداللہ قطب شاہ	۴۷۱
سلطان علاء الدین	۴۶۲	اسمعیل نظام شاہ بحری	۴۶۶	ابوالحسن تاناشاہ	۴۷۲
سلطان ہمایون شاہ	"	حسین نظام شاہ	"	ذکر خاندان آصف جاہی	۴۷۳
سلطان نظام شاہ	"	مرتضیٰ نظام شاہ	"	آصف جاہ	"
سلطان محمد شاہ	"	میران حسین	۴۶۷	نظام الملک	"
سلطان محمود شاہ	۴۶۳	محمد اسمعیل نظام شاہ	"	اسدالدولہ میر اکبر علی	۴۷۴
سلطان احمد شاہ	"	برہان نظام شاہ	"	نظام الدولہ میر فرخند علی	"
سلطان علاء الدین	"	ابراہیم نظام شاہ	۴۶۸	افضل الدولہ میر تہنیت علی	"
۲ سلاطین عادل شاہیہ	۴۶۴	بہادر نظام شاہ	"	۵ سلاطین گجرات	۴۷۵
یوسف عادل شاہ	"	۴ سلاطین قطب شاہیہ و آصف جاہیہ	"	ظفر خان معروف مظفر شاہ	"
اسمعیل عادل شاہ	"	محمد قلی قطب شاہ	"	احمد شاہ	۴۷۶
ابراہیم عادل شاہ	"	جمشید قطب شاہ	۴۶۹	محمد شاہ	"
علی عادل شاہ ثانی	۴۶۵	ابراہیم قطب شاہ	"	قطب الدین شاہ	"
ابراہیم عادل شاہ ثانی	"	محمد قلی قطب شاہ	۴۷۰	سلطان محمود شاہ گجراتی	"
۳ سلاطین نظام شاہیہ	"	محمد سلطان قطب شاہ	"	مظفر شاہ بن محمود شاہ	۴۷۸

اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ	اسماے	صفحہ
اسکندر شاہ	۴۷۸	ملک راجہ خاندیسی	۴۸۵	اسکندر شاہ	۴۸۹
نصیر خان	۴۷۹	نصیر خان	״	غیاث الدین	״
بہادر شاہ	״	عادل خان	۴۸۶	سلطان السلاطین	״
محمود شاہ	۴۸۰	مبارک خان	״	شمس الدین	״
احمد شاہ	۴۸۱	عادل خان ثانی	״	جلال الدین	״
مظفر شاہ	״	داؤد خان	״	احمد شاہ	۴۹۰
۶۸ سلاطین مالوہ مندو	۴۸۲	عادل خان ثالث	״	ناصر شاہ	״
دلاور خان غوری	״	محمد شاہ	״	باربک شاہ	״
ہوشنگ شاہ	״	مبارک شاہ	۴۸۷	یوسف شاہ	״
محمد شاہ	״	محمد شاہ ثانی	״	فتح شاہ	״
محمود خلجی	۴۸۳	راجی علیخان	۴۸۸	ملک اندل حبشی	״
غیاث الدین	״	بہادر خان	״	محمود شاہ	۴۹۱
ناصر الدین	۴۸۴	ث سلاطین بنگالہ	״	یشدی بدر دیوانہ	״
محمود شاہ	۴۸۵	محمد بختیار		علاؤالدین شریف مکی	״
ے سلاطین خاندیس	״	حاجی الیاس	۴۸۹	نصیب شاہ	״

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
۹ سلاطین شرقی جونپوری	۴۹۱	سلطان حیدر	۴۹۷	نصیر الدین حیدر	۵۰۶
خواجہ جہان ملک الشرق	"	سلطان حسین	"	محمد علی شاہ	۵۰۸
مبارک شاہ	۴۹۲	محمد شاہ	"	امجد علی شاہ	"
سلطان ابراہیم	"	شمس الدین	۴۹۸	واجد علیشاہ	۵۰۹
محمود شرقی	"	نازک شاہ	۴۹۹	گزارش مؤلف	۵۱۱
محمد شاہ	"	غازی خان چک	"	ضمیمہ دوم در ذکر سلاطین روم	"
سلطان حسین	۴۹۳	۱۳ سلاطین عماد شاہیہ	۵۰۰	ایسلطان	"
۱۰ سلاطین سندھ ٹھٹھہ کے فرقہ جام	"	۱۴ سلاطین بریدشاہیہ	۵۰۱	عثمان بن طغرل	۵۱۱
۱۱ سلاطین ملتان	۴۹۴	۱۵ والیان اودھ	۵۰۲	سلطان ارخان	۵۱۳
۱۲ سلطان کشمیر	۴۹۵	نواب سعادت علیخان برہان الملک	"	سلطان مراد خان	"
راجہ رنجن صدر الدین	"	نواب منصور علیخان	"	سلطان بایزید یلدرم	۵۱۴
شاہ میر	"	نواب شجاع الدولہ	۵۰۳	سلطان محمد خان	۵۱۶
سلطان سکندر بت شکن	"	نواب آصف الدولہ	"	سلطان مراد خان ثانی	۵۱۷
علی شاہ	۴۹۶	نواب سعادت علیخان	۵۰۴	سلطان محمد خان ثانی	۵۱۸
زین العابدین	"	غازی الدین حیدر	۵۰۶	سلطان بایزید ثانی	۵۲۰

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
سلطان سلیم خان	۵۲۱	سلطان محمود	۵۳۳	شجاع الملک	۵۵۴
سلطان سلیمان خان ثانی	۵۲۲	سلطان عثمان ثالث	۵۳۴	امیر دوست محمد خان	″
سلطان سلیم خان ثانی	۵۲۳	سلطان مصطفی خان ثالث	″	ضمیمہ چہارم جدول تخت نشینان از عہد شہاب الدین غوری تا بنیاد و مدفن وغیرہ	
سلطان مراد خان ثالث	۵۲۴	سلطان عبدالحمید خان	″	ضمیمہ پنجم جدول اختلاف زمانہ سلاطین جو وقت تحریر اس کتاب کے آئینہ تاریخ نما سے درست کیا گیا۔	
سلطان محمد خان ثالث	۵۲۵	سلطان سلیم خان ثالث	۵۳۵	سو کلمے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے	
سلطان احمد خان	″	مصطفی خان رابع	۵۳۸	سو کلمے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے	
سلطان مصطفی خان	۵۲۶	سلطان محمود خان ثانی	۵۴۰	سو کلمے حضرت عثمان ذی النورین کے	
سلطان عثمان ثانی	″	سلطان عبدالمجید خان	۵۴۵	سو کلمے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	
سلطان مراد خان چہارم	۵۲۷	سلطان عبدالعزیز خان	۵۴۶		
سلطان ابراہیم خان	۵۲۸	سلطان عبدالحمید خان ثانی	۵۴۸		
سلطان محمد خان رابع	″	ضمیمہ سوم ذکر بعض شاہ ایران وغیرہ	۵۵۳		
سلطان سلیمان خان ثالث	۵۳۰	طہماسپ ایران	″		
سلطان احمد خان ثانی	۵۳۱	نادر شاہ درانی	″		
سلطان مصطفی خان ثانی	″	احمد شاہ درانی	″		
سلطان احمد خان ثالث	۵۳۲	تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی	″		

بعون صانع زمین و زمان و فضل خلاق مکین و مکان

کتاب نایاب تاریخ انتخاب مشتمل بر حالات اولیای کرام ہند مع تطبیق عہد خلفاء بغداد و سلاطین اسلام

موسوم بہ



مصنفہ

عالم المعی محقق لوذعی جناب مولوی غلام نبی صاحب فردوسی خلف جناب محمد حسن خانصاحب غزنوی حسب تحریک مصنف ممدوح

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع ہذا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلے علے سیدنا و نبینا و شفیعنا احمد المجتبےٰ سیدنا محمد ن المصطفےٰ و علی آلہ الطیبین و اصحابہ المہدیین
و ازواجہ المطہرین و ذریاتہ اجمعین بارک وسلم امابعد خدمت ناظرین والاتمکین مین مخفی نرہے کہ تھوڑا زمانہ پیشتر
سے کے اس ہیچمدان غلام نبی فردوسی ولد غفران مآب جناب محمد حسن خان غزنوی ثم حصاری ثم نیری
تجاوز اللہ عنہ و عن والدیہ کو ضرورت داعی ہوئی کہ زمانہ سلطنت اُس بادشاہ کا جو بعہد ہدایت حضرت مخدوم
یحییٰ منیری قدس سرہ کے ہندوستان مین حکمران تھا دریافت کرے چنانچہ اُسوقت چند کتابین تاریخ کی دیکھکر ضرورت
تو رفع ہوئی مگر اُسیوقت سے دل مین یہ شوق بھڑکا کہ حالات دیگر اولیاے کرام جو ہند مین خصوصًا صوبہ بہار مین مشہور
و زبان زد انام ہین مع تعین زمانہ و تطبیق عہد خلفا و سلاطین اسلام ہند تحریر کرون تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو کہ بزمانہ
نشینی ہدایت اُن بزرگ کے کون سا خلیفہ بغداد مین اور کون سا بادشاہ ہندوستان مین حکمران تھا اور کس کے
کیا مناقب ہین اور کسکی کیا حالت ہی مگر زمانہ نے فرصت نہ دی کہ اسکام کو پورا کرسکون اور شوق تھا کہ دل کو گدگدا رہا تھا
بعونہ تعالیٰ و تقدس شانہ زمانہ مساعد ہوا اور شوق نے ہمت بڑھائی مین نے کتابین سیر و تواریخ کی سامنے رکھکر خواہش دلی
کے پورا کرنے کا ارادہ کیا کتب تواریخ پر جو نظر ڈالی تو ہر ایک مورخ کو دوسرے سے نسبت زمانہ سلطنت شاہان کے اختلاف پایا
اور مجھے سخت دقت تعین زمانہ شاہان مین پیش آئی چونکہ حتے الوسع مجھے پوری تحقیق منظور تھی تاریخ فرشتہ روضۃ الصفا
طبقات ناصری منتخب اللباب جانی خان سیر المتاخرین ہفت گلشن الٰہی کامور خان جامع التواریخ

مفتاح التواریخ آٹھ کتابون سے سنہ ملا کر ایک جدول زمانہ شاہان تیار کیا اور متفق علیہ تاریخ جو جلوس و
وفات سے ایک دوسرے کے مطابق پائے اختیار کئے و تاریخ ہند و لب التواریخ و تاریخ فیروز شاہی و تاریخ
جہانگیری و تاریخ نادر العصر و تاریخ قیصر روم ترجمہ تاریخ عربی مصباح الساری و نزہۃ القاری و تاریخ قطب شاہی و
تاریخ دکن و تاریخ کشمیر و تاریخ سلطان نامہ کو بھی سامنے رکھکر مختصر حالات ہر ایک سلاطین کے لکھے اور
سلاطین شرقیہ و بہمنیہ و کشمیر و دکن کے حالات و زمانہ سے موقع پر کچھ بحث نکی کیونکہ زمانہ اُن ہر ایک کا عین زمانہ
بادشاہان دہلی تھا مگر آخر کتاب مین ذکر ان سلاطین و سلاطین لکھنؤ و روم وغیرہ درج کر دیا حالات و تاریخ ولادت
و وفات اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تذکرۃ الاولیائے حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
و نفحات الانس مولانا جامی و رشحات و خزینۃ الاصفیا مفتی غلام سرور لاہوری و لواقح الانوار عبد الوہاب
امام شعرانی و مناقب الاصفیا حضرت مخدوم شعیب قدس سرہ و مونس القلوب ملفوظ حضرت احمد لنگر دریا قدس
سرہ و اخبار الاخیار حضرت شاہ عبد الحق دہلوی و حدائق الحقیقت و مظہر الواصلین مظہر الحق اکبر آبادی و گل فردوس
و گل بہشتی و روضۃ النعیم جناب حضرت شاہ [illegible] مد ظلہ العالی سجادہ نشین حضرت بہار شریف و تاریخ کملا
مولوی احمد کبیر حیرت پھلواروی و آثار شرف مولوی سید نور الحسن صاحب مرحوم فرید پوری شہر گھاٹوی و مناقب الزاہدین
و تذکرۃ الکرام مولوی ابو الحیات پھلواروی و سیر الاقطاب و شجرہ سہروردی و تذکرہ مجددیہ و راحۃ القلوب ملفوظ حضرت عثمان
ہارونی و دیگر کتب تذکرہ و بعضے اہل خاندان مشائخ کرام سے منتخب کرکے درج کتاب کیا اور سنہ عیسوی مقابل ہر ایک
سنہ ہجری کے تاریخ انگریزی و تقویم پارینہ سے اضافہ کیا و تیمناً و تبرکاً عنوان کتاب کو ذکر سے سرور کائنات صلے
اللہ علیہ وسلم و ازواج طاہرات و بنات طیبات و عشرہ مبشرہ و دیگر صحابی مشاہیر علیہ و علیہم الف الف صلوٰۃ و التسلیم
و ائمۃ الہدیٰ و دیگر بزرگان پیشین جو بیشتر از شاہان سلطنت اسلام ہند بغداد و شریف وغیرہ مین زیب مسند ارشاد تھے زینت
دی و حالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین و دیگر صحابی و ازواج و بنات مطہرات رضوان اللہ علیہم
اجمعین معارج النبوۃ و اصابہ فی تمیز الصحابہ و اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ و ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا سے نقل کیا
مختصر حالات خلفائے بنی امیہ و عباسیہ تاریخ الخلفا و روضۃ الصفا و تاریخ فرشتہ و جامع التواریخ و مفتاح التواریخ
معرفت المذاہب مولوی عبد القادر سے منتخب کرکے ہر موقع پر لکھا اور جدول اختلاف مورخین نسبت جلوس
شاہان ہند اور ایک دوسرا جدول خاص خاندان تیموریہ و دیگر شاہان ماسبق باضافہ تاریخ ولادت و وفات
کے بنا کر اُسکا تتمہ قرار دیا اور چونکہ کل کتابین متذکرہ صدر جمع کی ہوئین جناب مولوی فضل حسین صاحب مرحوم
ساکن موضع ردہاسے ضلع گیا جو بیشتر مختار ہائی کورٹ کلکتہ تھے باجازت جناب معظمی مولوی اشرف حسین صاحب برادر
حقیقی جناب مرحوم و جناب مکرمی مولوی آل احمد صاحب خواہر زادہ جناب مغفور میرے تحت مین تھین کوئی وقت جمع کرنے کتابونکے

ہوئی بعض کتابین میری خاص بھی تھین صرف کتاب اسد الغابہ جناب مولوی محمد اکرم صاحب آروی و آثار شرف
مولوی محمد انوار صاحب خلف الصدق جناب مولوی نور الحسن صاحب شہر گھاٹی و مناقب الزاہدین جناب
مولوی عبد الجبار صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ کلکتہ و مخزن الواصلین جناب شاہ احتشام الدین حیدر صاحب منیری
و مونس القلوب جناب سید شاہ فرزند علی صاحب منیری و خزینۃ الاصفیا جناب شاہ سید ہدایت حسین صاحب
بہاری و تذکرۃ الکرام جناب مولوی شاہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین پھلواری ادام اللہ فیوضانہم سے
مجھے ملین اور جناب مولوی حکیم حافظ محمد نظیر الحسن صاحب آروی نے مجھے بہت مدد ترجمہ مین کتب عربیہ
کے دی ان بزرگون کا شکریہ مین تہ دل سے ادا کرتا ہون مادہ کے جمع رہنے اور بر سر وقت جمع ہو جانے کے
سبب سے زیادہ دقت تحریر مین اس کتاب کے نہ ہوئی اور از آنجا کہ اس کتاب کی تالیف مین اس نحیف
نے یہ پیرایہ اختیار کیا تھا کہ منتخب باتین ہر ایک ذکر سے لکھی جائین اور مبالغہ اور سخن آرائی سے پاک
رہے چنانچہ ذکر بزرگان دین مین بھی اُن حالات کے درج سے جو متعلق رویا یا کشف کے ہین یا یہ کہ
غیر معتقد یا اغیار کو لا نسلم کہنے کا اُسی مین موقع تھا قلم کو روکا اور صرف حالات سے افعال و اقوال کا انتخاب
کیا ہے جس سے چار و ناچار بزرگی پر اُن بزرگ کے کیسا ہی کوئی منکر ہو پر اقرار ہی کرنا پڑے اسلیے نام اس کتاب کا
انتخاب نادر رکھا حسن اتفاق یہ کہ بحساب جمل یہ لفظ ہم عدد سنہ اتمام کتاب ٹھہر گیا اور چونکہ صرف لفظ انتخاب نادر سے
منشاے کتاب نہین ظاہر ہوتا تھا اسلیے دوسرا نام **مرآۃ الکونین** رکھا گیا آغاز ہر تذکرہ پر واسطے دریافت زمانہ کے ایک
جدول پانچ خانہ کی وضع کی خانہ اول مین نام مطلوب دوم مین سنہ ولادت ہجری سوم مین سنہ عیسوی چہارم
مین سنہ وفات ہجری پنجم مین عیسوی اور ذکر خلفا و شاہان مین خانہ دوم مین سنہ جلوس ہجری باقی حسب مذکورہ بالا
درج کیا واضح رہے کہ اس کتاب کو اس ہیچمیرز نے فارسی زبان مین لکھا تھا شمس العلما جناب مکرمی مولوی
سید امداد امام صاحب نیوردی خلف الصدق جناب مولوی سید وحید الدین احمد خان صاحب خان بہادر شمس العلما نے فرمایا کہ مین نے
اپنی سب کتابین اُردو زبان مین لکھی ہین اگر یہ کتاب بھی اُردو زبان مین ہوتی تو زیادہ لوگ پڑھتے مین نے تہ دل سے
اس ارشاد کو اُنکے قبول کر کے دوبارہ اُردو زبان مین لکھا مگر ناظرین والاتمکین کی خدمت مین گزارش یہ ہے کہ مین رہنے والا
ایک قصبہ مضافات عظیم آباد کا ہون میری زبان دہلی یا لکھنؤ کے اہل زبانون کی سی نہین ہے اور نہ مجھے اپنی
عمر مین کبھی شعر گوئی کا مشغلہ رہا کہ فی الجملہ کچھ زبان کی درستی کا خیال رہتا اسلیے مین نے کوئی تقلید اُن اہل
زبان کی نہین کی ہے کیونکہ مین اُسکو پورا نکر سکتا وہی مثل پیش آتی

کلاغے تگ کبک در گوش کرد ❊ تگ خویشتن ہم فراموش کرد

جیسی کچھ اپنی زبان تھی اُسی زبان مین لکھا عبارت آرائی یا صحت محاورہ کا کچھ خیال نکیا صرف صحت حالات پر

نظر رکھی وحالات بعض بزرگان ضروری الذکر کے کتابون سے جو نہین ملے اُن خاندان کے بزرگون سے اُنہین بدلی چنانچہ حالات جناب مولانا شہباز بھاگل پوری قدس سرہ بذریعۂ جناب نواب آمیر حسن خان صاحب خان بہادر مجسٹریٹ کلکتہ وجناب سید مولوی اشرف عالم صاحب مدظلہ سجادہ نشین کی عنایت سے مین نے پایا او بہ اختصار حسب طرز اس کتاب کے درج کیا اور بعض ضروری بزرگون کی تاریخ وفات کتابون مین نہین پائی گئی مجبوراً اُنکے حالات اُس موقع پر درج کیے جہان ذکر اُنکے ہمعصر بزرگون کا تھا اور جدول سرنام کے خانون کو تاریخ سے خالی چھوڑا یا صرف نام کی سرخی پر اکتفا کیا اور اکثر بزرگان ضروری الذکر کا کچھ حال بھی باوجود تلاش مزید کے نہین پایا گیا ناچار اُس سے قلم کو کوتاہ کیا الحمدللہ کہ چار سال کی محنت شبا روزی مین یہ کتاب تمام ہوئی اگرچہ مقصود اصلی یہ تھا کہ ذکر اولیاے مشاہیر ہند وسلاطین ہندہی کا مذکور اس کتاب مین رہے مگر کتاب لکھتے لکھتے اور بزرگان کا تذکرہ بھی چونکہ تمامتر مفید خلایق تھا درج کتاب ہوا اور بھی ذکر سلاطین روم وغیرہ مناسب سمجھکر اس کتاب مین اضافہ کیا گیا اس کتاب مین علاوہ ذکر ولادت، رضاعت، وعبادت، وبعثت، ومعراج، وہجرت، ومعجزات، وغزوات، وازواج، وبنات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ وائمہ واولیاے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وخلفا وسلاطین ہند وروم وغیرہ وابتداے اشاعت اسلام ہند کے اقوال بزرگان سے تعریف اور تحقیقی مسائل ساتھ اسناد کے نسبت اُمور ذیل یعنے تصوف توحید تجرید مجاہدہ مراقبہ مکاشفہ مشاہدہ معاملہ محاسبہ خلا ملا قضا رضا توکل ایثار صبر شکر قناعت ملکوت جبروت فنا بقا معرفت محبت انس عشق وصل جذب سلوک سکر صحو وخشیت ہوبت ربوبیت عبودیت قطعیت محویت یقین نیاز خشوع جمع تفرقہ عرفان فکر استدراج اخلاص عزم پیر مرید شیخ استاد علم عمل التعلیم تربیت مروت فتوت زہد تقویٰ ورع عدل عقل بذل ذکر فکر قرب بُعد اتباع سُنت نفس شیطان تیمم شفقت برخلق صلہ رحم سعید شقی کتمان اعلان شرک کفر نفاق خوف رجا وجد سماع قبض بسط اخفا حجاب ذلت ضلالت بدعت صدق کذب جبر قہر رحمت فضل شفاعت صیام دہر قیام شب حیات موت نزع قبر کراما کاتبین نکیرین درویشی کم خواری فاقہ صوم صلواۃ حج زکوٰۃ روح دل شہید دنیا عقبیٰ ثواب عذاب مغفرت عقوبت فاسق عاصی رویت حق بہشت دوزخ صراط حساب قیامت حسد کینہ فقر غنا مکافات عمل ادب حیا کبر ریا سخاوت بخل کلام سکوت تقدیر تغدیر ابدال اوتاد غوث قطب وغیرہ وغیرہ اور بہت مسائل شریعت وطریقت سے یہ کتاب معمور ہی مصرعہ گر قبول افتد زہے عز وشرف ناظرین عیب پوش کی خدمت مین عرض والتجا ہی کہ جو کچھ اس کتاب مین سہو بشری سے خطا واقع ہوئی ہو براہ عاطفت اُسکی اصلاح فرمائین اور اس عاجز کو دعاے خیر سے یاد کرین واللہ الموفق وعلیہ التکلان

صدی اول

اسماے مبارک	[illegible]	[illegible] عیسوی	[illegible] ہجری	[illegible] عیسوی
سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین سیدنا مولانا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم وعلے آلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ وسلم	[illegible]	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
	١	٥٧٠	١١	٦٣٢

محمد کز لی بنا امید ہر چہ ہست	بآرایش نام او نقش بست

کسے یارا کہ اُس برگزیدہ کے محامد مین تر زبانی کر سکے صلے اللہ علیہ وسلم۔ کسکو قدرت کہ اُس بحر ناپیدا کنار مین قدم دھر سکے صلے اللہ علیہ وسلم خیال ہی کہ انسان بے بنیان ادعاے تحریر محاسن اُس عالیجناب کا کر سکے صلے اللہ علیہ وسلم محال ہی کہ یہ ضعیف وناتوان محامد ایسے محمود خدا کو ادا کر سکے صلے اللہ علیہ وسلم شعر

محمد سے صفت پوچھو خدا کی	خدا سے پوچھیے شان محمد

صلے اللہ علیہ وسلم مگر عنوان کتاب کو بہتر اس ذکر سے کوئی ذکر شایستہ نہین صلے اللہ علیہ وسلم اسلیے لاکھون دفتر سے ایک حرف اُسکے محامد کا لکھتا ہون صلے اللہ علیہ وسلم لولاک لما خلقت الافلاک اُسکی شان اول ما خلق اللہ نوری اُسکا بیان صلے اللہ علیہ وسلم امر معروف ان اللہ وملائکتہ یصلون علے النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اُسکے لیے فرمان واجب الاذعان صلے اللہ علیہ وسلم صحیح النسب قریشی حسب صلے اللہ علیہ وسلم باپ کی طرف سے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف صلی اللہ

علیہ وسلم ماآن کی جانب سے آمنہ بنت وہب بن عبدمناف صلے اللہ علیہ وسلم آپنے ننانوے اسماے
مبارک سے اسم مسکین کو آپ پسند فرماتے صلے اللہ علیہ وسلم اکثر آپکی یہ دعا ہوتی اللھم احینی مسکینا
واحشرنی فی زمرۃ المساکین صلے اللہ علیہ وسلم روز دوشنبہ بارھوین ربیع الاول واقعہ فیل کے
چالیس روز بعد آپ کی ولادت باسعادت ہوئی صلے اللہ علیہ وسلم ثویبہ نے آپکو پہلے دودھ
پلایا صلے اللہ علیہ وسلم پھر حلیمہ سعدیہ کا آپ نے دودھ پیا اور اُنکی آغوش مین پرورش پائی
صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ دو برس کے ہوے تو شق صدر ہوا صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ نے آپ کو
مکہ پہونچا دیا صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ بارہ برس کے ہوے تب ابوطالب کے ساتھ سفر شام مین
تشریف لے گئے صلے اللہ علیہ وسلم جب بصرہ مین پہونچے بحیرا راہب نے آپکو دیکھکر کہا ہذا سید العلمین
ہذا رسول العلمین صلے اللہ علیہ وسلم ابوطالب نے بحیرا سے پوچھا تمنے کیونکر جانا اُسنے کہا کہ مین نے
دیکھا کہ جب تم لوگ درہ کوہ سے باہر آئے کوئی پتھر نہین تھا جسنے سجدہ نہین کیا مین نے کتاب
مین دیکھا ہی کہ جمادات سجدہ نہین کرتے مگر پیغمبر کو صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوطالب سے کہا کہ تم انکو
شام مت لیجاؤ وہان یہود انکے دشمن جان ہین ابوطالب نے آپکو پھیر دیا صلے اللہ علیہ وسلم دوسری
مرتبہ آپ میسرہ غلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تجارت مین شام کی طرف تشریف لیگئے
صلے اللہ علیہ وسلم میسرہ نے پھر آکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے راہ کے واقعات عجیبہ جو اُسنے آپکے
دیکھے تھے اور دیانت اور امانت آپ کی بیان کی حضرت خدیجہ کبرےٰ نے آپ سے استدعاے نکاح
کی صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی عمر اُسوقت پچیس برس کی تھی صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ آپ کا نکاح
حضرت خدیجہ کبرےٰ رضی سے ہوا اولاد آپ کی جو کچھ اسوقت تک اس عالم مین ہی وہ بطن سے حضرت
خدیجہ کبریٰ کے ہی صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہمیشہ غار حرا مین عبادت حق مین مصروف رہتے صلے اللہ
علیہ وسلم قرب زمانہ بعثت مین آپ جس شجر یا حجر کی طرف گذرتے وہ کہتا السلام علیک یا رسول اللہ اور
سجدہ کرتا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اکتالیسوین برس واقعۂ فیل کے آپ پر نزول وحی ہوئی صلے اللہ
علیہ وسلم اکثر منکرین جب آپکو دیکھتے بیساختہ کہتے لیس ہذا الوجہ کذابین یعنے ہرگز یہ مُنھ جھوٹھونکا

نہین ہوا اور فوراً بے طلب معجزہ کے ایمان لاتے گیارھوین برس بعثت کے باتفاق اہل سیر ستائیسوین رجب کو معراج شریف
واقع ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تصدیق کی صدیق خطاب پایا صلے اللہ علیہ وسلم تیرھوین برس بعثت کے آپنے
مکہ سے ہجرت فرمائی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپنے اپنی ردائے مبارک اڑھاکر اپنی جگہ سلادیا او حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لیکر آپ مکہ سے باہر نکلے کسی نے آپ کو نہ دیکھا اور نعلین مبارک پائے اقدس سے اتار ڈالے انگلیون پر چلے آپکے
پائے مبارک زخمی ہوگئے حضرت ابوبکرؓ نے کاندھے پر لے لیا اور غار ثور تک پہونچا یا پھر اپنی چادر پھاڑ کر سب سوراخ بند کیے ایک رہگیا
جسپر اپنی ایڑی رکھکر بیٹھے اور حضرت کو اندر بلایا آپ اندر جاکر حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھکر سو رہے سانپ نے حضرت صدیقؓ کو کاٹا
تکلیف سے آنسو نکل پڑے حضرت جاگے لعاب دہن لگا دیا حضرت صدیقؓ نے شفا پائی کہتے ہین کہ وہ سانپ حضرت عیسی علیہ السلام
کے پاس گیا تھا اور شوق زیارت نبی آخر الزمان بیان کیا تھا آپنے اُس غار کا نشان دیا تھا وہ وہان منتظر بیٹھا تھا اور بہت سے سوراخ تیار کیے
تھے کہ اُسکے ذریعہ سے زیارت کرینگے مانع زیارت ہونیکے سبب سے اُسنے کاٹا تھا اور مکڑی کی نسبت بھی ایسے ہی مذکور ہے کہ وہ بھی ایک مدت از
سے منتظر قدوم مبارک تھی کبوتر جنہنے گھونسلا بناکر انڈے دیے تھے اُسکی نسل اسوقت تک حرم شریف مین ہے روز دوشنبہ بارھوین یا
تیرھوین ماہ ربیع الاول کو آپ داخل مدینہ طیبہ ہوے بقولے سولھوین ربیع الاول ۱۳ بعثت مطابق دوسری جولائی ۶۲۲ عیسوی
صلے اللہ علیہ وسلم عمر شریف آپ کی باشہر ترین روایت ترسٹھ یا پینسٹھ سال ہے صلے اللہ علیہ وسلم ہزار معجزات سے زیادہ بقولے تین ہزار آپ
سے ظہور مین آئے صلے اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے دس برس خدمت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی کبھی آپنے
یہ نہین فرمایا کہ تمنے برا کیا اور کیون کیا جب اچھا کام ہم کرتے آپ دعا فرماتے اور جب کوئی ناخوشی کا کام کرتے تو فرماتے کان امر اللہ قدراً
مقدوراً صلے اللہ علیہ وسلم آپ گھر کا کام سبکے ساتھ ملکر کرتے اور اگر نادانی کی راہ سے کوئی آپ کو کسی کام کو کہتا تو آپ منع نفرماتے صلے اللہ
علیہ وسلم جو سواری ملتی اُسپر سوار ہوتے صلے اللہ علیہ وسلم حلیہ شریف آپکا یہ ہے میانہ قد تھے رنگ روے مبارک روشن وسفید تھا نہ
ورغایت سرخی و نہ درغایت سپیدی دراز دی ریش مبارک گرد اور سرخ رنگ تھی موے مبارک خوشبودار مشک و زعفران تھے گیسوے
مبارک گاہ مونڈھے تک رہتے گاہ نرمہ گوش تک گاہ گیسوے کے طور پر چار شق رہتے موے سفید سر و ریش مبارک مین سترہ سے زیادہ نہ تھے فراخ
چہرہ کشادہ دندان جب آپ مسکراتے تو دندان مبارک مثل برق کے چمکتے ہمیشہ تبسم بے خندہ و قہقہہ رہتے سینہ آپکا فراخ تھا اور سینہ
سے ناف مبارک تک ایک خط بالونکا تھا فراخ پشت تھے درمیان ہر دو کتف مہر نبوت تھی ہاتھ آپکے دراز تھے کہ زانو تک پہونچتے
کف دست آپکی فراخ اور نرم تھی کف دست آپکی ہمیشہ خوشبو رہتی جسکے ہاتھ مین آپ ہاتھ دیتے تمام دن اُسکا ہاتھ خوشبو رہتا بول آپکا
نہایت آپکا زمین فرو کرجاتی تھی اُس جگہ کی مشک سے زیادہ خوشبو رہتی صلے اللہ علیہ وسلم آپ سامنے سے کو سون دیکھتے اور پیچھے
بھی اسی قدر دیکھتے صلے اللہ علیہ وسلم غزوات ومعجزات کی تفصیل کتب مبسوطہ مین بتوضیح مندرج ہین اس مختصر کتاب مین کیونکر آسکتے ہین
مگر گویا صرف تمام غزوات اور چند معجزے ذیل عرض مین پہلا غزوہ بدر ہے بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپنے قتال کفار سے
شروع کیا اور انکے قتل وغارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد مین کہ آپ بنفس نفیس شریک ہوتے تھے اسکو غزوہ کہتے ہین اور جسمین

آپ تشریف نہ لیجاتے تھے اُسکو سریہ کہتے ہین سنہ ۲ ہجری مین حضور اقدس مین خبر پہونچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت
کیا چاہتا ہے آپ بجماعت مہاجرین و انصار کہ تین سو تیرہ آدمی تھے بقصد اُس جماعت کے نکلے ابوسفیان نے خبر پاکر ضمضم غفاری کو
اُجرت پر ابوجہل وغیرہ سرداران قریش کے پاس مکہ بھیجا کہ مدد کو آوین بعد اُسکے ایک دوسری راہ سے قافلہ کو نکال لیا اور دوسرا آدمی مکہ
بھیجا کہ اب ضرورت مدت کی نہین ہے مگر ابوجہل غصہ مین آگیا اور تیاری لشکر کی کرکے روانہ طرف مدینہ کے ہوا اور جب ابوسفیان وہان پہونچا
تو پھر وہان سے ابوجہل کے ہمراہی کی غرض سے فوراً پلٹ آیا اور ساتھ ہوا الغرض لشکر اسلام ایک ۳۱۳ تیرہ و کفار ہزار تھے لڑائی ہوئی
ابوجہل کو معاذ و معوذ انصار نے مارا حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتے مدد کو اس لڑائی مین بھیجے ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابوجہل کے
مارے گئے اور ستر کافر اسیر ہوے کفار مقتول کی نعش آنحضرت صلعم نے چاہ بدر مین ڈلوادی آپ مظفر و منصور ہوے بقیہ کفار بھاگے مال بہت
مسلمانون کے ہاتھ آیا صلے اللہ علیہ وسلم اور اِس فتح کے بعد نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہوا
دوسرا غزوہ احد ہے سنہ ۳ مین یہ لڑائی باختلاف راے مدینہ منورہ سے باہر نکلکر ہوئی ابی سفیان مکہ سے لشکر لیکر چڑھا تھا اِس لڑائی
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوے ہندہ زن ابوسفیان نے
بعد شہادت حضرت حمزہؓ کے اُس غصہ سے کہ آپ کے ہاتھ سے جنگ بدر مین اُسکے بہت عزیز قتل ہوے تھے حضرت حمزہؓ کا پیٹ
چاک کرکے اُنکا جگر دانت سے چبایا اور اُنکا کان اور ناک اور عضو تناسل کاٹ لیا یہ لڑائی بھی پہلے مسلمانون کو فتح ہوئی تھی
اس خوشی مین وہ لوگ جو درہ کوہ کی حفاظت مین جماعت تیراندازان سے تھے وہان سے ہٹ گئے کفار نے پشت پر سے آکر
سخت حملہ کیا اُسی مین یہ لڑائی بگڑ گئی ستر صحابی شہید ہوے ابی سفیان یہ کہکر گیا کہ سال بھر کے بعد ہم پھر بدر پر جنگ کرینگے
مسلمان وعدہ کے وقت سنہ ۴ مین بدر پر جمع ہوے اور چند روز سے قیام کیا مگر کفار نہ آئے وہان مسلمانون کو تجارت مین بہت
نفع ہوا پھر مدینہ منورہ پھر آئے صلے اللہ علیہ وسلم تیسرا غزوہ سنہ ۴ مین بنی نضیر ہے بنی نضیر ایک قبیلہ یہود کا تھا کہ مدینہ کے باہر
محلہ مین رہتے تھے بعد تشریف بری آپ کے اُن لوگون نے عہد موافقت کیا تھا درمیان مین کچھ خلاف ہوا آپ نے
اُنکو الزام دیا اُن لوگون نے آپ کو فریب سے اپنے گھر بلایا دعوت کی کہ بعد کھانے کے اِس امر کا تصفیہ ہوگا آپ کو زیر
دیوار بٹھایا اور یہ قصد کیا کہ دیوار کی پشت سے ایک پتھر پس دیوار سے گراکر آپ کو شہید کرین اس ارادہ کی خبر آپ کو حضرت
جبرئیل ع کے ذریعہ سے ہوئی آپ فوراً وہان سے ایسا اُٹھے جیسے کوئی قضاے حاجت کو اور مدینہ منورہ تشریف لے آئے
صحابی بھی تھوڑا انتظار کرکے چلے آئے اور آپ نے اُن لوگون کو کہلا بھیجا کہ دس روز مین تم لوگ یہان سے
نکل جاؤ اُنھون نے نمانا اور مستعد جنگ ہوے آپ نے لشکر لیکر اُنکی گڑھی گھیر لی جب وہ محاصرہ سے آپ کے
عاجز ہوے تو راہ مانگی آپ نے حکم دیا کہ ہتھیار سب رکھدین اور اپنے چارپایون پر جو کچھ بار کرسکین لیجادین چنانچہ
وہ لوگ اسی طرح سے نکل گئے **چوتھا** غزوہ خندق ہے سنہ ۵ مین اور اُسی کو احزاب بھی کہتے ہین دس ہزار کی جماعت
جو اہل خیبر و بنی نضیر و قبیلہ غطفان و بنی قریضہ و قریش عرب سے یکجا ہوے تھے ابوسفیان نے مدینہ پر چڑھائی کی

جب یہ خبر جیوش کثیر کی مدینہ طیبہ مین پہونچی لوگ مشوش ہوے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے طریقہ خندق کا بتایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ سلع کی جانب خندق کھدوائی خود بھی شریک کھودنے کے ہوے تھے پہلے جانبین سے
تیر اور سنگ اندازی کی لڑائی رہی ایک روز عمر بن عبید کسی طرح خندق کے اس طرف چلا آیا اور مبارزطلبی کی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اُسکو مار لیا پھر قبیلہ غطفان سے ایک شخص نعیم نام آکر مسلمان ہوے واجازت حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر لشکر کفار مین گئے اُسوقت تک وہ لوگ اُسکے اسلام قبول کرنے سے واقف نتھے اُنھون
نے نبی قریضہ اور غطفان اور قریش کے درمیان مین اختلاف ڈال دیا ایک دوسرے سے بیدل ہوگیا اور خدا کی
قدرت سے سردی اور ہواے سرد اس شدت سے ہوئی کہ کفار گھبراگئے اور بے جنگ کے پھرگئے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے خبر فرار لشکر کفار سنکر فرمایا کہ اب وہ ہمپر چڑھائی نکرینگے ہم اُنپر چڑھائی کرینگے بعد ازان ویسا ہی ہوا کیا
پانچوان غزوہ نبی قریضہ ہے ۵ھ مین جب آپ دولتسرا مین تشریف لائے آپ غسل فرمارہے تھے کہ حضرت جبرئیل
آئے اور کہا کہ آپ نے ہتھیار کھول دیے مین نے ابھی تک نہین کھولے ہین حکم آلہی ہی کہ فوراً نبی قریضہ پر چڑھائی
کرو آپ فوراً تیار ہوگئے اور صحابہؓ کو حکم دیا کہ نہ پڑھے نماز عصر کی کوئی شخص مگر محلہ نبی قریضہ مین الغرض آپنے اُس محلہ کا
محاصرہ کرلیا جب وہ لوگ محاصرہ سے عاجز ہوے تب اُن لوگون نے پیغام بھیجا کہ ہملوگ اس شرط پر باہر آتے ہین کہ
حضرت سعد جو ہمارے حلیف ہین ہمارے لیے حکم کرین ہمارے لیے کیا جاے اُن لوگون کو کچھ امید اپنی بہتری کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ
سے تھی آپ نے منظور فرمایا مگر حضرت سعد نے یہ حکم دیا کہ مرد سب قتل کیے جاوین اور لڑکے اور عورتین غلام لونڈی
بنائے جائین اور سب مال انکا ضبط کیا جاے ویسا ہی عمل مین آیا قصہ حدیبیہ و بیعت الرضوان ۶ھ مین آپنے
یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خواب دیکھا کہ ہم مکہ گئے ہین اور عمرہ ادا کیا ہے آپ نے یہ خواب صحابہؓ سے
بیان فرمایا سب مشتاقین نے یکبار تیاری سفر کی کردی اور آپ مع صحابہؓ کے مکہ روانہ ہوے حدیبیہ مین آترے جو مکہ سے باہر
ہے قریش کو خبر ہوئی اُن لوگون نے کہا کہ ہرگز ہم نہین آنے دینگے بعد قیل و قال بسیار کے قریش آپکے آنے پر کچھ راضی ہوے
آپ نے یہ خبر سنکر پہلے حضرت عثمانؓ کو بطور ایلچی کے قریش کے پاس بھیجا جب وہ مکہ گئے شیطان نے آنحضرت کے لشکر مین غل
کردیا کہ حضرت عثمانؓ کو قریش نے شہید کرڈالا یہ خبر سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا آپ ایک درخت سمرہ کے
نیچے بیٹھ گئے اور سب اصحاب سے بیعت لی کہ جبتک جان باقی ہے کفار سے لڑینگے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ
حاضر نہ تھے آپ نے بایان ہاتھ اپنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیکر اُنکی بھی بیعت لی کیونکہ شرف اس بیعت
کی آپ کو معلوم تھی چنانچہ بعد اسکے آیت نازل ہوئی کفار نے جب خبر ایسے بیعت کی سنی بہت ڈرے اور صلح کا پیغام
کیا اور صلح یہ قرار ہوئی کہ اس سال پھر جاوین دوسرے سال بے ہتھیار کے صرف تلوار غلاف مین ہو آکر عمرہ ادا کرین
اور تین روز سے زیادہ نرہین اور دس برس تک یہ صلح قائم رہے اور جو شخص قریش سے مسلمان ہوکر مدینہ آوے اُسکو جب

قریش مانگین تو دیدین اور جو مسلمان مرتد ہو کر قریش سے جا ملے اُسکو قریش ندین اور بنی خزاعہ عہد مین حضرت رسول ؐ کے آئے اور بنی بکر عہد مین قریش کے رہے اور صلح کی شرط مین یہ داخل ہوا کہ کوئی کسی کے حلیف یعنے عہد والون سے نہ لڑے اور نہ ایک دوسرے کو مدد دے الغرض صلحنامہ لکھا جانے لگا شرایط پر اُسکے صحابہ راضی نہ تھے مگر حکم پیغمبر ؐ سے مجبور تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم و محمد رسول اللہ کے لفظ پر تکرار ہوئی آپ نے ان دونون جملون کو بدلا اور وہین پر قربانی کی اور حلق فرمایا اور مدینہ پھر آئے ۷ھ ہجری مین آپ نے بحکم الٰہی خیبر پر چڑھائی کی وہان سات قلعہ تھے آپنے سب کا محاصرہ کیا چھ قلعہ بتدریج مفتوح ہوے ایک لڑتا تھا آپنے شام کو فرمایا کہ مین کل ایک ایسے شخص کو نشان دونگا کہ جسکو خدا دوست رکھتا ہو اور وہ خدا کو اُسی کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہو گا سب صحابہ اس دولت کا انتظار کرتے تھے صبح کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یاد فرمایا معلوم ہوا کہ اُنکی آنکھون مین آشوب کے سبب سے بہت درد ہو آپ نے بلوایا اور آب دہن مبارک اُنکی آنکھ مین دیا وہ اچھے ہوگئے آپ کو تعین کیا آپ مع لشکر ہمراہی مصروف جنگ ہوئے اتفاقاً سپر آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی آپنے قلعہ کے دروازہ کا کواڑ اکھاڑ لیا اور تمام دن اُس سے سپر کا کام لیا اور اُس روز سات نامی دلاورون کو یہود کے آپنے اپنے ہاتھ سے قتل فرمایا اور اُسی دن قلعہ فتح ہوا شام کو آپنے کواڑ قلعہ کا اپنے پیچھے پھینک دیا بیس ہاتھ پر جا کر گرا حالانکہ وہ اسقدر بھاری تھا کہ سات آدمی ایک کنارہ اُس کا دوسری طرف نہین پھیر سکتے تھے ۷ھ مین آپ نے حسب صلحنامہ ادائے حج کیا اور حضرت میمونہ بنت حارث سے عقد فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم اور اسی سنہ مین آپنے تمام شاہان کو نامے لکھے اور مہر کھدوائی اور چاندی کی انگشتری مین اُسکو رکھا اور داہنی چھنگلیا مین آپ اکثر پہنتے آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی آپ کے ہاتھ سے چاہ اریس مین گر گئی اُسیوقت سے بدنظمی شروع ہو گئی اُس انگشتری مین خواص انگشتری سلیمان علیہ السلام کا تھا اکثر نے تعظیم نامہ کی کی مگر ایمان لانے مین عذر کیا پرویز نے نامہ کو پھاڑ ڈالا اور حکم گرفتاری کا آپ کے دیا اُسکو اُسکے بھائی نے مار ڈالا اکثر سرداران ایمان لائے نجاشی بادشاہ حبش مسلمان ہو گیا ۸ھ مین حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سردار ہو کر ایک سریہ مین گئے تھے وہان توشہ کی بہت قلت تھی درختون کے پتے جھاڑ کر لوگ کھاتے تھے سمندر کے کنارہ وہ لڑائی واقع تھی سمندر نے ایک مچھلی اتنی بڑی کنارہ پر پھینکدی کہ پندرہ روز تک تین سو آدمیون نے کھایا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اُسکی پسلی کی ہڈی کھڑی کرائی تو بہت بڑا اونٹ اُسکے نیچے سے نکل گیا غزوہ موتہ اُسی ۸ھ مین واقع ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر موتہ پر بھیجا وہان سخت لڑائی ہوئی حضرت زید و حضرت جعفر طیار و عبد اللہ رضی اللہ عنہم ہر یکے بعد دیگرے سردار ہوتے گئے تھے اس لڑائی مین شہید ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر وہ لڑائی فتح ہوئی حضرت جعفر کو خطاب طیار ملا اور حضرت خالد کو سیف اللہ کا آپ موقع جنگ سے

ستاکوس پر تھے مگر جو کچھ وہان ہوتا آپ بچشم سر دیکھتے جاتے تھے اور بیان فرماتے تھے اور روتے تھے حضرت جعفر طیار رضی
اللہ عنہ کے چونکہ دونون بازو کٹ گئے تھے اور خدا نے اُنکو دو جناح عطا کئے کہ فرشتون کے ساتھ بہشت مین اُڑتے
پھرتے تھے اسلیے اُنکو خطاب طیار کا آپنے دیا اور اُنکے گھر اُس روز کھانا بھیجا اور تین روز اُنکی تعزیت کے لیے مسجد مین
بیٹھے سنہ مین فتح مکہ ہوئی قصہ یون ہی کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر سے باہر لڑائی ہوئی اور زیادتی بنی بکر کی تھی اور قریش نے اُنکی
خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن ابی جہل اور دوسرے سردار مُنہ چھپا کے لڑنے گئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
اُسیوقت باعلام الٰہی خبر ہوئی جسوقت بنی بکر نے بنی خزاعہ پر شبخون مارا تھا اُسوقت رجز خوان بنی خزاعہ نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو پکارا اور فریاد کی آپ نے پوری وہ آواز مدینہ مین سُنی اور فرمایا لبیک لبیک اُسوقت آپ حضرت میمونہ رضی اللہ
عنہا کے حجرہ مین وضو کر رہے تھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا آپ نے کس کا جواب دیا آپ نے سب حقیقت
بیان فرما دی تین روز کے بعد عمر بن سالم خزاعی نے حضور مین حاضر ہو کر سب کیفیت بیان کی قریش کو اس عہد شکنی
سے ڈر ہوا کہ جب آپکو خبر پہونچیگی تو حضور لشکر کشی کرینگے ابو سفیان کو حضور اقدس مین بھیجا کہ خبر لا دے اور میعاد صلح
کی بڑہا دے ابی سفیان آیا اور حضور اقدس مین جا کے تجدید عہد کی گفتگو کی آپ نے کچھ جواب ندیا تب حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر بعد اُسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سب نے جواب دیا کہ ہم اس بارہ مین لب
نہ کھولینگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا آپ کے مزاج مین ظرافت تھی جب ابی سفیان نے بہت مبالغہ
کیا کہ کچھ تدبیر بتاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تم مسجد نبوی مین جا کر آپ کے سامنے کہدو کہ ہمنے قریش کو
امان دی محمد میرے امان کو نہ توڑینگے ابی سفیان نے کہا کہ یہ کچھ مفید ہوگا آپ نے فرمایا یہ مین نہین جانتا جو میرے خیال
مین آیا مین نے کہدیا ابی سفیان نے مسجد مین آکر ویسا ہی کہا اور مکہ چلا گیا جب مکہ پہونچا اور حال کہا
سب نے اُسے ملامت کی کہ نہ تو صلح کی خبر لایا کہ اطمینان ہوتا نہ لڑائی کی خبر لایا کہ ہم لوگ تیاری کرتے
حضرت علی رضی نے تجھے مضحکہ مین لے لیا ہندہ زن ابی سفیان بڑی زبان دراز عورت تھی اُس نے اُسے
بہت ملامت کی بعد ازین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیاری جنگ کی کی مگر خبر کو بند کر دیا کہ کوئی خبر قریش کو
نہ پہونچے اچانک ہم جا پڑین چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار آدمی سے منزل بمنزل مکہ روانہ ہوئے
آخر مقام مرۃ الظہران مین فرمایا اور شب کو سب خیمون کے سامنے آگ حسب دستور عرب کے جلوا دی صلے
اللہ علیہ وسلم اُدھر سے ابی سفیان مع دو سرے دو آدمی کے خبر لینے کو روانہ ہوئے تھے اُنھون نے جو آگ دیکھی
رائے زنی کرنے لگے کوئی کہتا کہ فلان قبیلہ کے لوگ ہین کوئی کہتا کہ فلان قبیلہ کا قافلہ ہی لشکر کی طرف سے
حضرت عباس رضی اُسی طرف نکلے تھے ابی سفیان کو پہچانا اور پکارا وہ آئے آپ اُنکو اپنے ساتھ لیکر لشکر مین آئے
اور لشکر دکھایا اور کہا کہ اب بھی تمکو ایمان لانے مین عذر ہی حضرت عمر رضی کی نظر پڑی آپ نے چاہا کہ قتل کرین

حضرت عباس نے کہا کہ مین نے امن دیا ہی الغرض باخود ہا اسمین اختلاف ہوا ابی سفیان کو لیکر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے حضرت نے دونون کو روکا اور فرمایا کہ اسوقت اپنے خیمہ مین رکھو صبح کو میرے پاس
لانا صبح کو حضور مین لے آئے اور ابی سفیان ایمان لائے کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان سے کوچ
فرماکر داخل مکہ ہوے اور فرمایا کہ جب تک کوئی تمسے نہ لڑے قتال نہ کرنا صلے اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے عکرمہ بن
ابی جہل نکلا اور لڑائی شروع کی اسطرف حضرت خالد بن ولید تھے نہایت سخت لڑائی ہوئی حضرت خالد نے مارتے
مارتے درحرم تک پہونچایا اور ستر کفار مارے گئے ہم عدد شہداے جنگ احد کے صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے وقت داخل
ہونے مکہ کے کجاوے پر اونٹ کے سجدہ شکرادا کیا صلے اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے سردار قریش شہر چھوڑ کر بھاگ
گئے اور جو حاضر ہوے انکا قصور معاف ہوا گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور انکو
سیسہ سے جما دیا تھا جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان پہونچے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ مین تھی آپ اس
لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ چت گرتا تھا اور جسکے لب کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا
گرتا تھا اسی طرح سب بت اکھڑ کر گر پڑے اور تصویرین انبیا علیہم السلام کی جو دیوار کعبہ مین تھین اُسے آپنے آب زمزم
سے دھلوا ڈالا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک ۹ھ مین ہوا حضور تیس ہزار آدمی سے تشریف لیگئے گر ہرقل بادشاہ روم
کہ اُسنے آپ کو نبی جان لیا تھا اور یقین کیا تھا مگر بطمع سلطنت اور بسبب خلاف اپنے لوگون کے ایمان نہ لاتا تھا اُسپر
رعب غالب ہوا لڑائی کو نہ آیا دوسرے مقامات فتح ہوے مگر انکو آپنے جزیہ مقرر کر کے چھوڑ دیا صلے اللہ علیہ وسلم
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دو مہینے تک وہان مقیم رہے صحابی کی یہ راے ہوئی کہ جب ہرقل ڈر گیا اور مقابلہ کو نہ آیا
تو اب رہنا بیفائدہ ہی اور پھر کر مدینہ تشریف لائے ۹ھ مین حج فرض ہوا آپ نہ جاسکے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
امیر الحاج کر کے بھیجا اور سورہ برأت ساتھ کر دی کہ وہان بعد حج سنا دی جاوے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
سنایا اور منادی کر دی گئی کہ کوئی مشرک حج نکرے اور جو عہد والے ہین وہ اپنی میعاد کے بعد ایمان لاوین ورنہ میعاد
کے بعد قتل کیے جاوینگے ۱۰ھ ہجری مین حج الوداع واقع ہوا دسوین سال ہجرت کے آپ حج کو تشریف لیگئے اور
اس حج مین آپ نے اس قسم کے کلمات فرمائے جیسے کوئی کسی کو وداع کرتا ہی بعد فراغ حج و نصائح مشفقانہ کے آپ
مدینہ منورہ تشریف لائے صلے اللہ علیہ وسلم

بیان وفات سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

نکتہ سنجون نے نزول آیہ اکملت لکم دینکم کو بھی خبر وفات جانا تھا و نزول اذا جاء نصر اللہ نے اور یقین دلایا تھا اور بعد حج
الوداع آپ اکثر اسی قسم کی باتین فرمایا کرتے تھے جس سے فراق پیدا ہوتا تھا اولاً آپکے سر مبارک مین درد ہوا پھر تپ نے
شدت کی جب آپ بہت ضعیف ہوئے اور بیماری کی شدت ہوئی آپ مسجد مین نہ آسکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ

امامت کی اجازت دی درمیان مین گاہ گاہ تشریف لائے دو با حضرت صدیق کے پیچھے نماز پڑھی بقول مشہور بارھوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ نے دوپہر ڈھلے وفات فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون ایک قیامت برپا ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سکوت محض ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دماغ مین خلل ہوگیا آپ تلوار ننگی لیکر کھڑے ہوگئے کہ جو کوئی کہیگا کہ پیغمبر نے وفات کی ہے مین اُسکا سر کاٹ لونگا وہ مثل موسے علیہ السلام کے کوہ طور پر گئے ہین پھر آوینگے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھایا اور آیات وحدیثین پڑھین تب اُنکا مزاج درست ہوا حضرت علی و حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے غسل دیا نماز علیحدہ علیحدہ لوگون نے پڑھی اور حجرہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دفن ہوے صلے اللہ علیہ وسلم بعضے معجزات غزوۂ خندق کے وقت جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت کی تھی ساڑھے چار سیر آٹا اور ایک بکری کے بچے کے گوشت سے آپ نے ہزار آدمیون کو کھلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آپ نے دی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کو فرمایا کہ بلوہ مین شہید ہون گے حضرت علی کی شہادت کو فرمایا کہ سر پر زخم لگے گا کہ ڈھاڑی اُنکی سرخ ہوگی حضرت امام حسن کی نسبت فرمایا کہ دو گروہ مسلمانان مین صلح کرادیگا حضرت امام حسین کی شہادت دشت کربلا مین فرمائی تھی فتح بیت المقدس کو ارشاد فرمایا تھا مصر کے فتح کی آپ نے خبر دی تھی یہ سب اُسی طرح واقع ہوا ماہتاب کو اشارہ انگشت سے آپ نے دو ٹکڑے کیا وہ دو ٹکڑے اسقدر جدا ہوگئے تھے کہ جبل حرا دونون کے درمیان نظر آتا تھا غزوۂ خیبر مین آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر رکھکر سو گئے اور حضرت علیؓ کی نماز عصر قضا ہوگئی آپ کی دعا سے آفتاب پھر لوٹا اور حضرت علیؓ نے نماز پڑھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے تھوڑے چھوہارے دیے کہ اپنے توشہ دان مین ڈال تیس برس تک اُسمین سے آپ خرچ کیا کیے کم نہین ہوے جنگ خیبر مین سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی مین سخت زخم لگا آپ نے ہاتھ پھیر دیا ایسا ہوا کہ جیسے تھا ہی نہین قتادہ بن نعمان کی غزوہ مین کسی زخم مین آنکھ نکل کر رخسارہ پر آ رہی تھی آپ نے اپنے دست مبارک سے اپنی جگہ رکھدی اصلی آنکھ سے زیادہ اُسمین روشنی ہوئی اور رہی سوسمار نے آپ کے سامنے بزبان فصیح کلمہ پڑھا استن حنانہ کو آپ کے فراق سے گریہ ہوا جس وقت آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور اُنکی اولاد کو ایک کپڑا اُڑھا کر اُنکے لیے دعا کی تو جوف کعبہ اور باز وسے آواز آمین کی آتی تھی عبد اللہ بن جحش کی تلوار کسی غزوہ مین ٹوٹ گئی آپ نے اپنی لکڑی اُنکو دیدی وہ خاصی تلوار ہوگئی اور مدت تک اُنکے پاس رہی بکریون نے آپ کو سجدہ کیا اونٹ نے سجدہ کیا اور اپنا حال کہا آپ نے اُسکے مالکون سے اُسکی سفارش کی درخت آپ کے بلانے سے چلے آئے نجاشی بادشاہ حبش کا جس وقت انتقال ہوا آپ نے مدینہ مین خبر دی اور اُسکی غائبانہ نماز پڑھی ایک صحابی نے آپ کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی دو لڑکے اُنکے تھے اُنھون نے بکری ذبح کرنے کو کھیل جانا چھوٹا بکری بنا اور بڑا ذبح کرنے والا اس کھیل مین بڑے نے چھوٹے کو ذبح کردیا

مرگیا ماں اُنکی دیکھکر دوڑی بڑا لڑکا گھبراہٹ مین کوٹھے پر بھاگا اور وہان سے گرکر مرگیا چونکہ دعوت رسول کی کرچکے
تھے صبر کرکے نعشون کو ایک جگہ چھپا دیا اور مصروف تیاری دعوت ہوئے جب آپ تشریف لائے اور کھانا آیا آپنے
فرمایا لڑکون کو بلاؤ کہ ساتھ کھاؤن صحابی نے چندطرح کے حیلے کیے آپ نے نام لیکر لڑکون کو پکارا دونون لڑکے اٹھکر
آپ پاس آئے اور ساتھ کھایا آپ کی سب باتین معجزہ ہی تھین کہان قوت بشری کہ اُسکو محفوظ کرسکے

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	عام الفیل ۳۳	۶۰۳	۲	۶۲۳

پیدائش اُنکی بعد ولادت حضرت زینب و قبل نبوت حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم یعنے تینتیس سال بعد از واقعہ
فیل ہی عقد آپکا حضرت رسالت صلے علیہ وسلم نے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور آپنے
سنہ ۲ ہجری مین وفات فرمائی مزار مبارک آپکا بقیع مین ہی

حضرت حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف رضی اللہ عنہ	۳۲	۶۲۴

آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی تھے سن مین دو برس بڑے تھے اور بعض کہتے ہین
کہ چار برس مگر پہلا قول صحیح ہی آپ سید الشہدا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین اور زید بن حارثہ
مین مواخاۃ کر دیا تھا بعثت کے دوسرے سال مشرف بہ اسلام ہوے اُنکے اسلام کا قصہ یہ ہی کہ ایک روز
ابوجہل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بُرا بھلا کہا اور دین اسلام مین عیب لگایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا عبد اللہ بن جدعان تیمی کی آزاد کی ہوئی لونڈی اپنے گھر مین صفا کے اوپر سُن رہی
تھی پھر ابوجہل کعبہ کے پاس قریش کے جلسے مین جا بیٹھا اور فوراً ہی حضرت حمزہ تیر کمان لگاتے شکار کھیل
کے لوٹتے آپکا دستور تھا کہ شکار سے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے طواف کعبہ کرتے اور پھر جب کسی جلسے پر قریش
کے گذرتے تو ٹھہرتے اور سلام وکلام کرتے آپ قریش مین سب سے ممتاز تھے اور ابتک اپنے آبائی دین پر
تھے جب اُس لونڈی پر آپکا گذر ہوا تو اُسنے کہا کہ ابو عمارہ تمھارے بھتیجے کو ابھی ابھی ابو الحکم نے کیسی سخت
سخت گالیان دی ہین اور محمدؐ صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اور چلے گئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو سخت
غصہ ہوا اور طواف کرنے کو روانہ ہوے اور دل مین یہ تھا کہ ابوجہل کی خبر لین جب مسجد پہونچے تو دیکھا کہ ابوجہل
بیٹھا ہوا ہی اُسکی طرف رخ کیا اور ایک تیر اُسکے سر مین مار کے سخت زخمی کیا نبی مخزوم کے بہت سے لوگ
ابوجہل کی مدد کو اُٹھے اور کہنے لگے کہ ای حمزہ تو ضرور اپنے دین سے پھر گیا حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے
روکتا ہی کون ہی مجھپر حق کھل گیا مین گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور وہ جو کہتے ہین سو سچ ہی

ہین تو اب اس سے باز آتا نہین اگر سچے ہو تو مجھے روکو ابوجہل بولا کہ ابو عمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ مین نے اسکے بھتیجے کو سخت گالی دی تھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد کفار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کم ستانے لگے پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور بدر کی لڑائی مین خوب لڑے جنگ احد مین پندرھوین شوال کو آپ کی شہادت ہوئی اکتیس آدمیون کو آپ نے اس جنگ مین قتل کیا اس جنگ مین دو تلوارون سے لڑتے تھے ناگاہ ایک ٹھوکر لگی اور آپ پیٹھ کے بل گرے اور زرہ پیٹھ سے ہٹ گئی وحشی حبشی نے آپ کو شہید کیا کفار نے آپ کی اور جملہ مومنین مقتولین کی صورت بگاڑی مشرکین کی عورتون نے ناک کان مسلمانون کے کاٹے اور پیٹ پھاڑے ہندہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ پھاڑ کے کلیجی نکال کے چبانے لگی بدمزہ معلوم ہوئی تو تھوک دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کھا جاتی تو آگ اُسے نہ چھوتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا ایسا رنج ہوا کہ آپ نے عزم فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بدلے ستر کافرون کی صورت بگاڑینگے اسپر یہ آیہ اُتری وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین واصبر وما صبرک الا باللہ یعنی اگر بدلا لو تو ویسا ہی جیسا تمھارے ساتھ کیا گیا اور صبر کرنا بہتر ہے شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی سـ۳ـہ ہجری مین ہوئی اور آپ کی عمر ستاون برس کی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جنازہ کی نماز سات تکبیرون سے پڑھی اور ہر ایک شہید کی نماز کے ساتھ آپ پر بھی نماز پڑھی یہان تک کہ بہتر نمازین آپ پر ہوئین حضرت حمزہ ایک چادر مین کفنائے گئے وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر چھپاتے تو پانون کھلتے اور پانون چھپاتے تو سر کھلتا آخر سر چھپایا گیا اور پانون پر اذخر کی گھاس ڈالی گئی ؞ ؞ ؞

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۴	۶۲۵

حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیسرے سال ہجرت کے آپ سے عقد کیا آپ مساکین سے اسقدر محبت رکھتی تھین اور ایسی شفقت فرماتی تھین کہ لقب آپکا ام المساکین ہوا یکم ربیع الاول سـ۴ـہ ہجری مین آپ نے وفات فرمائی

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم	۸	۶۲۹

آپ بڑی صاحبزادی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین اپنے خالہ زاد بھائی بنی ربیع کو بیاہی گئین بعد ایمان لانے کے تجدید نکاح فرمایا آپ کے ایک صاحبزادہ اور ایک دختر ہوئی صاحبزادہ نے عالم شباب مین رحلت کی صاحبزادی صاحبہ کہ نام نامی جنکا امامہ تھا بعد وفات حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے حسب وصیت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نکاح مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آئین سـ۸ـہ ہجری مین وفات فرمائی سادات علوی انھین کی اولاد ہین

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم		۹	۱۳۰

پیدا ایش آپ کی بعد ولادت حضرت رقیہ و قبل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہی حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکا عقد بعد وفات حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ۳ سنہ ہجری مین فرمایا وفات آپ کی ۹ سنہ ہجری مین ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اسی سبب سے ذی النورین خطاب ہوا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ خلف رسول صلے اللہ علیہ وسلم	۸	۶۲۹	۱۰	۶۳۱

آپ صاحبزادے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے زانوے مبارک پر آپ کو اور حضرت حسین کو رضی اللہ عنہما لیے بیٹھے تھے۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ فرمان ہی کہ یہ دونون ایک جگہ نہین رہینگے۔ آپ نے فرمایا مین حسین کو چاہتا ہون تین روز بعد اس واقعہ کے ۱۰ سنہ ہجری مین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے رحلت فرمائی۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ۱۰۲ سنہ قبل	۶۰۵	۱۱	۶۲۲

آپ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہین سب صاحبزادیون پر آپ کو شرف ہی کنیت آپکی ام محمد۔ اور لقب آپ کا طاہرہ۔ زکیہ۔ رضیہ۔ مرضیہ۔ بتول ہی۔ اگرچہ آپ سب صاحبزادیون مین چھوٹی تھین لیکن جتنی شفقت و محبت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ساتھ تھی کسی اولاد کے ساتھ نتھی۔ حضرت رسالت نے عقد آپ کا بعد مراجعت جنگ احد ۳ سنہ ہجری مین ایک زرہ پر کہ قیمت اسکی چارسو درم ہوگی ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرمایا اسوقت سن شریف آپکا پندرہ یا اٹھارہ برس کا تھا آپ کے تین صاحبزادہ حضرت حسن حضرت حسین حضرت محسن اور تین صاحبزادیان زینب حضرت کلثوم حضرت رقیہ تھین رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت محسن و رقیہ رضی اللہ عنہما نے ایام طفولیت مین قضا کی حضرت زینب کا عقد حضرت عبد اللہ جعفر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت کلثوم کا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا مگر آپ دونون صاحبون کی کوئی اولاد باقی نرہی۔ اب جو اولاد باقی ہین حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی ہین روایت ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عورتون مین کس سے زیادہ محبت رکھتے ہین آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے۔ اور مردون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ میرے گھر مین آیہ تطہیر اتری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت

فاطمہ علی حسن حسین رضی اللہ عنہم کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ یہی میرے اہل بیت ہین مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا مین اہل بیت سے نہین ہون۔ آپ نے فرمایا کیون نہین انشاء اللہ تعالے۔ ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا مرض الموت کے قصہ مین فرماتی ہین کہ فاطمہ آنحضرت کی چال چلتی ہوئی آئین آپ نے مرحبا کہا اور اپنے داہین یا بائین بٹھایا اور کچھ کان مین باتین کین تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگین۔ پھر کچھ کان مین فرمایا تو ہنسنے لگین مین نے کہا کہ ایسی جلدی کی رولائی اور ہنسی تو مین نے دیکھی ہی نہین تم اسکی وجہ کہو۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راز کو مین نہین کھول سکتی۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو پھر مین نے پوچھا تو کہنے لگین کہ آنحضرت نے پہلے یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایکبار دور کرتے تھے اس سال دوبار آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میری موت نزدیک ہے۔ اور میرے اہل بیت مین سے تم سب سے پہلے مجھسے ملوگی مین تمھارا اچھا پیش خیمہ ہون تو مین روئی پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم خوش نہین ہو کہ سارے جہان کی عورتون کی تم سردار ہو۔ بعد وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چھ مہینے تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چین نہ آیا آنسو خشک نہوا۔ اور تا دم مرگ آپ نہین ہنسین یہانتک کہ اُسی سال مین تاریخ تیسری رمضان روز سہ شنبہ کو اٹھائیس برس کی عمر مین اس دار فانی سے رحلت فرمائی مزار مبارک معلوم نہین ہے کس مقام پر ہے مگر مدینہ طیبہ مین ہے ؀

ابو العاص بن الربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ			۱۲	۶۳۳

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا آپ سے بیاہی گئی تھین مان آپ کی ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سگی بہن کفار کے ساتھ بدر کی لڑائی مین تھی جب اسیر ہو گئی تو بی بی زینب نے فدیہ مین وہ ہار بھی بھیجدیا جسکو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نکاح کے دن پہنایا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگون کی رائے ہو تو اُسکے اسیر کو چھوڑ دو اور اُسکا مال پھیر دو صحابہ نے خوشی سے منظور کیا۔ ابو العاص مکہ مین اپنے شرک پر تھے۔ کچھ قبل فتح مکہ کے ملک شام تجارت کو گئے بہت سے لوگون کا مال تھا۔ اور بہت سے قریش ساتھ تھے۔ لوٹتے وقت مسلمانون کی فوج راہ مین ملی امیر لشکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے مسلمانون نے مال لوٹ لیا اور لوگون کو قید کر لیا ابو العاص بھاگ کر مدینہ آئے۔ اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی پناہ لی۔ صبح کی نماز کے بعد زینب رضی اللہ عنہا نے پکار کر کہا کہ لوگو مین نے ابو العاص بن الربیع کو پناہ دی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون نے کچھ سنا۔ اور فرمایا کہ پناہ اونے درجے کا آدمی بھی دیسکتا ہے۔ پھر بیٹی کے ان جاکے فرمایا کہ اسکی خاطر کرو

مگر اُسکے ساتھ خلوت نکرو کیونکہ تو اسکے لیے حلال نہین اُنھون نے کہا کہ وہ اپنا مال مانگنے آئے ہین۔ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس فوج سے فرمایا کہ اس شخص کو جو قرابت مجھسے ہی سو معلوم ہی۔ اسکا مال تم لوگون نے
لیلیا ہی۔ خدا نے تم لوگون پر مباح کیا ہی۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ تم لوگ احسان کرو۔ اور مال پھیر دو۔ اگر نا نو
تو تم حق بجانب ہو۔ لوگون نے کہا نہین ہم پھیر دین گے۔ سب مال پھیر دیا گیا اور ابو العاص نے مکہ معظمہ جاکے سب
لوگون کا مال پھیر دیا۔ بعد اسکے مسلمان ہوگئے اور کہا کہ پہلے اسلیے مسلمان نہوا کہ کہین تم لوگ کہو کہ ہمارا مال کھا گیا
پھر مدینہ آئے۔ اور اسلام مین پختہ ہوے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کا پھر نکاح ابو العاص
رضی اللہ عنہ سے کر دیا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم	عام الفیل ۲	۵۷۲	۱۳	۶۳۴

آپ عظماے خلفاء واکابر اصحاب سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین۔ اور بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے اول خلفاے راشدین سے ہوے۔ کنیت آپ کی افضل البشر بعد از انبیا ابوبکر۔ ولقب صدیق اکبر۔ وبوجہ
خوبصورتی کے عتیق ہی۔ نام مبارک آپکا عبداللہ بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن کعب ہی۔ دو سال چار
مہینہ بعد واقعہ فیل کے آپ پیدا ہوے۔ کبیر سنون مین سب سے پہلے بطلب معجزہ کے آپ ہی ایمان لائے بعد
رحلت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم باجماع کل صحابہ آپ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوے۔ دو برس تین مہینہ تک دین
اسلام کو زندہ کرتے رہے۔ عرب کے باشندے جو گمراہ ہوگئے تھے انکو بزور شمشیر راہ راست پر لائے مسلمہ کذاب کو جسنے
نبوت کا دعوے کیا تھا قتل فرمایا۔ آپ فرماتے ہین کہ ایک شب مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک نور آسمان سے بام کعبہ پر
آکر منتشر ہوا۔ کوئی گھر مکہ مین ایسا نتھا جہان نہ پہونچا ہو۔ اسکے بعد یکجا ہوا اور میرے گھر مین آیا۔ تعبیر اس خواب کی
ایک یہودی سے پوچھی۔ اُسنے کہا کہ یہ خواب پریشان ہی اور کچھ اثر نہین ہوگا۔ اسکے بعد اتفاق سفر ہوا جب بحیرا راہب کے
کلیسا مین پہونچے۔ بحیرا سے خواب کا ذکر کیا۔ اُسنے پوچھا تو کون ہی۔ مین نے کہا کہ ایک مرد قریشی ہون اُسنے کہا تمھارے
قبیلہ مین ایک پیغمبر ہوگا۔ اور تو اُسکا وزیر ہوگا۔ بعد وفات اُس پیغمبر کے خلافت تم کو ہوگی۔ جب حضرت رسالت صلے
اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی اور مجھے اسلام قبول کرنے کی ہدایت فرمائی مین نے دلیل چاہی۔ آپنے فرمایا تمھارے
خواب کی یہ تعبیر ہی۔ کہ بحیرا نے کی تھی مین نے عرض کی آپ سے کسنے کہا فرمایا جبرئیل نے مین نے فوراً کلمہ پڑھا لا الہ
الا اللہ انت رسول اللہ۔ جب مرض الموت مین مبتلا ہوے۔ وصیت فرمائی کہ بعد وفات میری نعش روضہ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم پر لیجائین۔ میرا اسلام عرض کرین۔ اور کہین یا رسول اللہ ابوبکر حاضر ہی۔ اگر دروازہ خود کھل جائے
پائین مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن کرین۔ ورنہ بقیع مین میرا مزار بنائین۔ بعد وفات حسب وصیت

نعش مبارک آپ کی در روضہ پر لیگئے پیغام تمام نہوا تھا کہ دروازہ خود کھلا۔ اور ندا آئی میرے دوست کو میرے پاس لاؤ
چنانچہ آپ قریب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہوئے۔ عمر شریف آپ کی تریسٹھ سال ہوئی۔ تیسری جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری
نبوی مین آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا جنب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلے اللہ علیہ وسلم			۱۶	۶۳۸

کوئی حالات حضرت ماریہ قبطیہ کے نہین پائے گئے صرف تاریخ وفات پائی گئی کہ درج ہوئی

حضرت عبداللہ بلال رضی اللہ عنہ موذن رسول صلے اللہ علیہ وسلم			۱۷	۶۳۸

آپ غلام امیہ بن خلف کے تھے اور اُسی کے خانہ زاد تھے آپ کے باپ کا نام رباح اور آپ کی مان کا نام حمامہ تھا اور
امیہ ایک مالدار آدمی تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُسکے بڑے معتمد اور پیارے تھے آپ جب ایمان سے مشرف
ہوئے تو وہ سب بتون کو سجدہ کرتا اور حضرت بلال اپنے معبود حقیقی کو جب یہ خبر امیہ کو پہونچی تو آپ پر انواع انواع کا ایذا
کرنا شروع کیا کہ لات و عزیٰ پر ایمان لاوین مگر آپ سوائے احد احد کے کچھ نفرماتے دھوپ مین آپ کو گرم پتھر پر لٹاتا
کانٹون مین کھینچتا پتھر گرم کرکے سینہ پر رکھتا اور سخت طور سے اذیت دیتا کہ اکثر بیدم و بیحال ہوجاتے گلے مین آپکے
بان کی رسی باندھکر لڑکون کو دیتا کہ اُسکو کھینچتے پھرو ایک روز سخت عذاب کر رہا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ اُس طرف گذرے۔ اور اُسکو ملامت کی کہ یہ کیسی بیرحمی ہی۔ اُسنے کہا کہ تمنے اسکو ترغیب دیکر دین محمدؐ قبول
کرایا۔ اور اسوقت شفاعت کو آئے ہو۔ اگر تمکو اُسپر رحم آتا ہی تو مجھسے خرید لو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایک غلام نصرانی سپید اور دس اوقیہ چاندی دیکر خرید لیا۔ اسکے بعد امیہ ہنس پڑا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
پوچھا کیا ہنسے۔ اُسنے کہا کہ تمنے بڑا نقصان اُٹھایا۔ اس غلام کو اگر ایک اوقیہ چاندی پر تم چاہتے تو ہم دیدیتے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین نے بڑا فائدہ اُٹھایا۔ اگر تو ساری ملک میری مانگتا تو قیمت مین اس
غلام کی مین دیتا امیہ کے سامنے آپ کی گرد بدن کی اپنی چادر سے پاک کی۔ اور کپڑا اپہنایا۔ اور حضرت بلال
رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور فرمایا کہ مین نے انکو راہ خدا مین
آزاد کیا۔ حق سبحانہ و تعالے نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان مین سورہ واللیل اذا یغشی نازل فرمائی
اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ خدمت موذنی مین مامور ہوئے۔ عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم مشہور عالم ہین
اور خزانچی بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اسلام کے آپ پہلے موذن ہین۔ غزوات مین برابر
ساتھ رہے۔ بعد وفات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آپ شام چلے گئے۔ ایک دفعہ خواب مین آپ کو زیارت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی۔ فرمایا کہ ای بلال یہ کیسا ستم ہی کہ تو میری زیارت کو نہین آتا۔ غمگین اُٹھے اور مدینہ طیبہ مین آئے۔ مزار مبارک پر آکر رونے لگے۔ اور لوٹنے لگے۔ حضرت حسنین رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ انکو پیار کیا گلے سے لگایا۔ صاحبزادون نے فرمایش کی کہ صبح کی اذان کہو۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مدینہ کانپ اُٹھا جب اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو اور زیادہ کانپا۔ جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو عورتین گھرون سے نکل آئین۔ مرد و عورت کو سخت گریہ ہوا۔ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوبکر میرے سردار ہین اور میرے سردار کو آزاد کیا ہی یعنی بلال کو ساٹھ برس کی عمر مین آپنے دمشق مین وفات پائی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ			۱۸	۶۳۹

بن عمرو۔ بن اوس۔ بن عائذ۔ بن عدی۔ بن کعب۔ بن عمرو۔ بن ادی۔ بن سعد۔ بن علی۔ بن اسد۔ بن سارقہ۔ بن یزید۔ بن جشم۔ بن الخزرج الانصاری۔ آپ بھی ان ستر انصار مین سے ہین جو عقبہ مین حاضر ہوے تھے۔ بدر احد اور سب غزوات مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اٹھارہ برس کی عمر مین مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخصون سے قرآن سیکھو۔ ابن مسعود ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ سالم موے ابی حذیفہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ معاذ بن جبل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے۔ اور کہا جو کوئی خلوص دل سے اقرار کرے کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین جنت مین داخل ہوگا۔ تو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور کہا کہ ای رسول خدا معاذ نے مجھسے یہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی دل سے اقرار کرے کہ کوئی معبود سواے خدا کے نہین۔ وہ جنتی ہی۔ آپ نے فرمایا۔ معاذ سچا ہی۔ معاذ سچا ہی۔ معاذ سچا ہی۔ ۱۸ھ کے طاعون عمواس مین اڑتیس برس کی عمر مین وفات پائی

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ			۱۸	۶۳۹

آپ کا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا۔ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ بدر احد اور سب لڑائیون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انکی دوسری ہجرۃ حبشہ کی طرف ہوئی جب امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لیگئے۔ اور آپ کی تکلیف سے گزران دیکھی۔ فرمایا کہ سواے تیرے ای ابوعبیدہ سب لوگون کو دنیا نے بدل دیا۔ ۱۸ھ کے طاعون عمواس مین آپ نے وفات پائی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے

آپ کی نماز پڑھائی۔ کہتے ہین کہ طاعون عمواس مین پچیس ہزار آدمی مرے تھے

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم		۲۰	۶۴۰

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت عبد المطلب عمہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپکا نام برہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام آپ کا زینب رکھا۔ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری مین آپ کا نکاح ساتھ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا۔ نکاح حق سبحانہ وتعالیٰ نے بشہادت جبرئیل پڑھایا۔ ایک روز آپنے بحضور رسالت عرض کیا۔ کہ مجھے باعتبار اور ازواج کے دو فضیلتین ہین۔ ایک تو میرا نکاح آسمان پر ہوا۔ دوسرے یہ کہ میرے کا نکاح مین جبرئیل وکیل تھے آپنے فرمایا ذالک کذالک۔ یعنی یہ ایسا ہی ہے بعمر تنیس سال وفات فرمائی

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ			۲۱	۶۴۱

بن الولید بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم آپ کی والدہ بی بی لبابہ بنت الحارث ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھین۔ آپ صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم مین مشہور صحابی ہین۔ جرأت وہمت مین یگانۂ زمانہ تھے۔ آپ کے اسلام اور ہجرت کے وقت مین اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہین کہ آپ کی ہجرت حدیبیہ کے بعد اور قبل خیبر حدیبیہ سنہ ۶ کے ذیقعدہ مین ہے۔ اور خیبر سنہ ۷ کے محرم مین بعض کہتے ہین نہین آپ کا اسلام سنہ ۵ مین ہے۔ مگر یہ کچھ نہین اور بعض کہتے ہین آپ کا اسلام سنہ ۸ مین ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار فوج کے سپہ سالار تھے۔ حدیبیہ مین تھے۔ اور حدیبیہ سنہ ۶ مین ہوا۔ یہ قول صحیح نہین۔ کیونکہ اسدن خالد بن الولید مشرکین کے سپہ سالار تھے۔ قبل فتح مکہ کے حضرت خالد بن الولید کا کسی غزدہ مین شریک ہونا ثابت نہین فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھی خذیمہ کی طرف بھیجا۔ آپ نے ایسے لوگون کو بھی [illegible] کا قتل روا نہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آزردہ ہوے۔ اور فدیہ کے روپیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ اُن لوگون کے پاس بھیجدیے۔ حنین کی جنگ مین آپ پیش خیمہ ہوے تھے آپ کو زخم لگا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دم کر دیا۔ چنگا ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکیدر دومہ کی طرف بھیجا۔ اُسے گرفتار کرکے لے آئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے جزیہ پر صلح کر لی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۱۰ مین بنی حارث کی طرف بھیجا۔ بہت سے لوگونکو لے آئے وہ مسلمان ہوگئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی جنگ مین آنکو امیر لشکر بنایا۔ فارس وروم سے جنگ کی۔ آپ کے قصے مشہور ہین۔ اور دمشق فتح کیا۔ آپ کی ٹوپی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا موے

مبارک تھا جسکی برکت سے ہمیشہ منصور رہتے حمص مین ملک شام مین ۲۱ھ مین وفات پائی۔ اور بعض کہتے ہین کہ نہین مدینہ مین۔

۶۳۲	۲۲		حضرت سودہ من ازواج رسول صلے اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دسوین سال نبوت کے بعد وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبل نکاح حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے عقد فرمایا۔ بسبب کبرسنی آپ کے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ طلاق دینے کا فرمایا۔ آپ نے عرض کی کہ مین نے اپنی نوبت مقرر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کو بخشی

۶۴۱	۲۴		واقعہ فیل ۱۳	حضرت عمر فاروق خلیفۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابو حفص۔ لقب فاروق اعظم۔ اسم مبارک آپ کا۔ عمر ابن الخطاب ہے۔ پیدایش آپ کی بعد تیرہ سال واقعہ فیل کے ہوئی۔ آٹھوین سال نبوت کے آپ ایمان لائے۔ چالیس مرد و گیارہ عورتین صحابہ سے آپ سے پیشتر ایمان لاچکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسلام لانے کے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھیڑنے کو ایک روز نکلا۔ آپ مسجد مین جاچکے تھے۔ مین آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ آپ نے سورۂ الحاقہ پڑھی۔ مجھے ترکیب قرآن سے بہت تعجب ہوا۔ مین نے کہا کہ یہ شاعر ہین۔ جیسا قریش کہتے تھے۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بیشک یہ قول ہے رسول کریم کا۔ اور یہ شاعر کا قول نہین۔ تم کو ایمان کم ہے۔ مین نے کہا کہ کاہن کا قول ہے آپ نے پڑھا۔ اور نہ کاہن کا قول ہے۔ تم سمجھتے کم ہو۔ پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے۔ اور اگر ہمپر بہتان باندھے تو دایان ہاتھ پکڑ کے اسکی شہ رگ کاٹ ڈالین۔ اور کوئی روکنے والا نہین ختم تک۔ تو فرماتے ہین کہ اسلام میرے دل مین تیر گیا۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا نے حق کو عمر کے قلب و زبان مین رکھدیا ہے۔ اور وہ فاروق ہے۔ اللہ نے اسکے ذریعہ سے حق و باطل مین فرق کر دیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہین کہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ فتح ہوا۔ اور آپکی ہجرۃ مدد۔ اور انکی خلافت رحمت ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم لوگ گھر مین نماز نہین پڑھ سکتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو قریش سے لڑے۔ تو اُن لوگون نے ہم لوگونکو چھوڑ دیا۔ تو ہم لوگ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سواے حضرت عمر کے سب کسی نے چھپکے ہجرۃ کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہجرۃ کا قصد کیا۔ تلوار باندھی تیر و کمان لیا۔ اور خانہ کعبہ کا طواف اطمینان سے کرکے دوگانہ مقام ابراہیم مین ادا کرکے۔ قریش کے حلقون پر ٹھہرے۔ اور فرمایا کہ جسے اپنی بی بی کو رانڈ۔ اور بچون کو یتیم۔ اور ماں کو غم فرزند دینا ہو۔ وہ مجھسے اس وادی کے باہر آکے ملے۔ اور آپ روانہ ہوے۔ کسی نے آپکا تعاقب نہ کیا۔ بدر احد

خندق بیعۃ الرضوان خیبر فتح حنین وغیرہ سارے مشاہد مین شریک تھے۔ کفار پر بہت سخت تھے۔ آپ نے قیدیان بدر کے قتل کی راے دی تھی۔ اور سارے صحابہ نے فدیہ لیکے چھوڑ دینے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فدیہ لے کے چھوڑ دیا۔ تو عتاب کی آیت اُتری۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گریہ ہوا۔ اور فرمایا کہ اگر عتاب الٰہی اُترتا تو سواے عمر کے کوئی نہین بچتا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اگر علم عمر رضی اللہ عنہ ایک پلے مین رکھا جائے۔ اور جہان کا علم دوسرے پلے مین۔ تو علم عمر رضی اللہ عنہ بھاری ہو آپ کا رعب بھی سب سے بڑھکے تھا۔ حضرت طلحہ فرماتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ ہم لوگون سے پہلے تو مسلمان ہوے نہ پہلے ہجرت کی۔ مگر سب سے زیادہ دنیا سے بے پروا اور آخرت کی طرف راغب تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کُرتے مین چار پیوند مین نے دیکھے۔ ایک دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ ایک تہبند باندھے تھے جس مین چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب کوئی واقعہ ہوتا کہ اور صحابہ کچھ راے دیتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ اور تو قرآن شریف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے موافق نازل ہوتا۔ جیسے قیدیان بدر کے بارے مین۔ اور امہات المومنین کی پردہ نشینی کے بارے مین اور شراب کی حرمت کے بارے مین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر تجھسے شیطان ڈرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانہ مین ایسے لوگ ہوتے تھے جنکو خدا سے الہام ہوا کرتا تھا اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آخر عہد مین ایک سند خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھکر کے مہر لگا کرکے سب لوگون سے اُسپر بیعت لی۔ اور بعد رحلت حضرت صدیق اکبر خلافت فاروقی ہوئی۔ آپ کے عہد مین دین و دنیا مین روزمرہ ترقی ہوتی رہی بہت سے شہر اور ملک فتح ہوے عدل عمری مشہور ہے عراق شام مصر جزیرہ آذربیجان دیار بکر ارمینیہ اور فارس اور خوزستان وغیرہ اسی عہد مین فتح ہوے۔ لوگون کو بہت کچھ مال و متاع دیا۔ مگر اپنے تئین بمنزلہ ایک مزدور اور عام لوگون کے جیسا بیت المال مین سمجھا۔ دفتر بنوایا اور اُنمین علے قدر مراتب سب کے نام لکھوائے بنی ہاشم سب سے پہلے پھر اقرب فالاقرب اقربا رجناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے مندرج تھے۔ آپ نے ایک سفر حج مین آمد و رفت مین اسّی درہم صرف کیے تھے۔ پھر کف افسوس ملنے لگے کہ کہین خدا کے مال مین اسراف نہوگیا ہو۔ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ اپنے کتاب راحت القلوب مین فرماتے ہین کہ ایک روز حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ اپنے مکان مین آفتاب کی جانب پشت کیے اپنا خرقہ سی رہے تھے۔ تھوڑی دیر مین تابش آفتاب سے جسم مبارک گرم ہوا۔ آپ نے نظر غضب سمت آفتاب کے دیکھا۔ فوراً آفتاب سیاہ ہوگیا۔ کہ جس سے تمام عالم مین تاریکی پھیلی اس واقعہ سے حضرت رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کو فکر پیدا ہوئی۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے۔عرض کی یارسول اللہ آج آفتاب کی
گرمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سخت معلوم ہوئی اور آپ نے آفتاب کی جانب قہر کی نگاہ سے دیکھا اسلیے
نور آفتاب سے لے لیا گیا۔اگر حضرت ممدوح معاف فرمائین تو پھر نور آفتاب کو عطا ہو۔ورنہ تا قیامت یہی اندھیری
رہیگی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے پاس طلب فرماکر سفارش آفتاب کی کی آپ نے خطا معاف
فرمائی۔آفتاب نے دوبارہ نور پایا۔اُسی کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے عہد خلافت مین سلطان روم سے
خراج طلب فرمایا۔سلطان نے انکار کیا۔اور کئی جاسوس اس غرض سے مدینہ کو روانہ کیے کہ ارادہ وحقیقت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی دریافت کرین۔جب یہ جاسوس پہونچے دیکھا کہ آپ اپنے مکان مین بیٹھے ہوے خرقہ سی رہے
ہین یہ دیکھکر اُنکے دلون مین یہ خیال گذرا کہ یہ شخص کب اس لائق ہے کہ قیصر روم سے خراج طلب کرے۔آپ نے
کشف باطنی سے اُنکا خیال دریافت فرماکر ارشاد کیا کہ خراج بھی قیصر روم سے لائے ہو۔اُسکے سنتے ہی جاسوسان
کے تمام جسم مین لرزہ آیا۔ساری حقیقت عرض کر دی۔آپ نے کوڑا اُٹھالیا اور رُخ جانب قیصر روم کرکے ہوا پر
مارا۔اور فرمایا کہ سر قیصر مین نے علحدہ کیا۔یہ سنکر وہ لوگ واپس چلے گئے۔ہنوز راہ مین تھے کہ خبر انتقال قیصر روم
اِس طور پر سُنی کہ قیصر روم تخت پر بیٹھا تھا۔دفعتًہ دیوار شق ہوئی ایک ہاتھ درہ لیے پیدا ہوا۔اور اس زور سے درہ سر
قیصر کے مارا کہ سر علحدہ جا پڑا۔نقل ہے کہ ایک روز درہ ہاتھ مین لیے چلے جاتے تھے۔راہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ
بیٹھا رو رہا ہے۔آپ نے باعث گریہ دریافت فرمایا۔اُسنے عرض کی میرا دہی زمین پر گرا اور زمین نے اُسے نگل لیا
آپ طرف زمین کے مخاطب ہوے۔اور فرمایا کہ دہی اِس غریب بیچارہ کا دیدے۔ورنہ اِسی درہ سے انصاف
کرونگا۔فورًا زمین شق ہوئی اور دہی سارا اُبھر آیا۔اُس غریب نے اُٹھالیا اور اپنی راہ لی۔دریاے نیل کی
آپ کے رقعہ سے جاری ہونے کی نقل مشہور ہے اِس دریا کے قریب کے باشندے ہر سال ایک لڑکی دریا مین ڈالتے
تھے جب جاری ہوتا تھا۔آپ کے حکم سے دریا برابر جاری رہا۔اور یہ رسم بند ہوئی۔ابو لولوہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے آقا کی شکایت کی۔کہ چار درم روز آمدنی مانگتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور اپنے آقا سے نیک سلوک کر اُسکو ناگوار گزرا اور ایک خنجر دو دم تیار کرکے وقت تکنے لگا آپ
ایک روز صبح کی نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تکبیر کے بعد اُسنے آپ کے پیٹ مین خنجر مارا۔اور خنجر دو دم بائین داہنی ہاتھ مارتا
نکل بھاگا۔تیرہ حضرات زخمی ہوے جنمین سے سات شہید ہوے۔آپ نے خلافت کو شورہ پر چھوڑ دیا۔بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس دفن ہون
تاریخ یکم محرم روز یکشنبہ وبروایت دیگر ستائیسوین ذیحجہ روز چہارشنبہ آپ کو زخم پہونچا۔اور تاریخ اٹھائیسوین ذیحجہ روز پنجشنبہ
کو رحلت فرمائی۔اندر روضہ منورہ پہلو مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دفن ہوے۔روایت ہے کہ مزار حضرت

عیسے علیہ السلام کا آپکے پہلو مین ہو گا۔ اور یہ دونون صاحب جنت مین دو پیغمبر شمار کیے جائینگے

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ			۲۵	۶۴۵

آپ کا نام جندب بن جنادہ ہے آپ کبار صحابہ اور فضلاے صحابہ سے تھے۔ اور قدیم الاسلام۔ کہتے ہین کہ چار حضرات کے بعد مسلمان ہوے۔ اور اپنے وطن چلے گئے۔ اور وہین ٹھہرے رہے۔ یہانتک کہ مدینہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ آپ کو جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ہوئی۔ اپنے بھائی کو تحقیق کے لیے بھیجا۔ بھائی جب لوٹ کے گھر پہونچے تو بیان کیا مین نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اچھے اخلاق سکھاتے ہین۔ اور اُنکی باتین شاعرانہ نہین ہین۔ اُنکی تسکین نہوئی توشئہ سفر اور ایک مشک پانی لے لیا۔ اور مکہ معظمہ پہونچے۔ مسجد مین آئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھا۔ پہچانتے نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی مناسب نہ معلوم ہوا۔ جب کچھ رات گئی تو لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا سمجھا کہ کوئی پردیسی ہے حضرت ابو ذر کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ مگر کوئی دوسرے سے کچھ پوچھتا نہین صبح کو پھر اپنا توشہ اور مشک لے کے مسجد پہونچے اور دن بھر رہے شام ہو گئی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو نہ دیکھا خیر پھر سونے کو گئے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مسافر کو ابتک اپنی منزل معلوم نہین ہوئی اور اپنے گھر لیگئے مگر کسی نے دوسرے سے کچھ نہ پوچھا تیسرے دن بھی ایسا ہی واقعہ ہوا جب اُنکو گھر لیچلے تو پوچھا کہ کیونکر آنا ہوا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر پکا وعدہ میری رہنمائی کا کرو تو کہون حضرت امیر نے وعدہ فرمایا تو اُنھون نے حال بیان کیا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہ سچ ہے اور وہ رسول اللہ کے ہین صبح کو میرے ساتھ چلنا اگر مجھے کہین کچھ اندیشہ کی بات معلوم ہو گی مین پیشاب کرنے کو ٹھہر جاؤنگا پھر میرے پیچھے پیچھے چلے آنا چنانچہ صبح کو ایسا ہی ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور آپ سے باتین ہوئین اور فوراً مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابھی اپنے وطن چلے جاؤ اور وہان کے لوگون کو خبر دو حضرت ابو ذر نے فرمایا کہ مین یہین باواز بلند سب لوگون مین کہونگا اور مسجد مین آ کے باواز بلند اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا لوگ بیچارہ کو مارنے لگے یہانتک کہ زمین پر گرا دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور اُنکو بچایا اور فرمایا کہ تم نہین جانتے کہ یہ غفار کا ہے اور وہ شام کی راہ مین ہے غرض اسطرح سے بچالیا پھر دوسرے دن بھی یہی واقعہ ہوا پھر لوگون نے بڑی مار ماری پھر حضرت عباس رضؓ ہی نے بچایا آپ کی وفات زبدہ ۳۱ھ یا ۳۲ یا ۳۳ مین ہوئی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین ابو ذر کو عیسے ابن مریم علیہما السلام کا سا زہد عنایت ہوا ہے

حضرت بی بی زاہدہ رضی اللہ عنہا			۲۵	۶۴۵

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیز تھین ایک روز حضرت رسول خدا کے حضور مین حاضر ہوئین آپنے فرمایا کہ ای زاہدہ تم دیر کرکے آئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ آج کا عجب واقعہ ہی مین آج صبح کو لکڑی لانے جنگل مین گئی تھی جب مین نے پشتارہ باندھا اور ایک پتھر پر رکھا کہ سر پر اُٹھاؤن ایک سوار آسمان سے آیا اور مجھپر سلام کیا اور کہا سید انبیا کو مجھسے سلام پہونچا اور کہہ کہ رضوان خازن جنت کہتا ہی کہ آپ کو بشارت ہو کہ آپ کی اُمت پر بہشت تین وجہ پر قسمت کی گئی ہی ایک گروہ بحساب بہشت مین جائین اور ایک گروہ پر حساب آسان کرین اور ایک گروہ کو آپ کی شفاعت سے بخشین یہ کہکر آسمان کا قصد کیا اور آسمان اور زمین کے درمیان سے میری طرف دیکھا کہ مین پشتارہ اُٹھا نہین سکتی تھی کہا ای زاہدہ اس پشتارہ کو یہ پتھر تیرے گھر تک پہونچا دیگا اور پتھر سے مخاطب ہوکر کہا کہ اس پشتارہ کو زاہدہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر تک پہونچا دے فوراً وہ پتھر روان ہوا اور پشتارہ لکڑی کا حضرت عمرؓ کے دروازہ تک پہونچا دیا جب مین نے وہ پشتارہ پتھر پرسے اُٹھا لیا پھر پتھر روان ہوا سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر زاہدہ کے ساتھ در گھر تک آئے اور اثر اس پتھر کا ملاحظہ فرمایا اور فرمایا کہ الحمد للہ خدا ے تعالے مجھے قبل اسکے دنیا سے باہر نہ لے گیا جبتک رضوان نے مجھے بشارت آمرزش امت کی ندی اور حضرت حق نے ایک عورت کو میری امت سے درجہ مریم علیہا السلام پر نہ پہونچایا

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا سریۃ الرسول صلعم			۲۷	۶۴۷

کوئی حالات حضرت ریحانہؓ کے نہین پائے گئے صرف تاریخ وفات پائی گئی درج ہوئی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ			۳۲	۶۵۲

بن عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے جنگ بدر مین آپ بھی اسیر ہوے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس شب کو سوئے نہین لوگون نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ عباس کے کراہنے سے نیند نہ آئی تو ایک شخص نے جاکر بیڑی ڈھیلی کر دی آپ کو جب معلوم ہوا کہ کسی نے بیڑی حضرت عباس کی ڈھیلی کر دی تو حکم دیا کہ سارے قیدیون کے ساتھ یہی سلوک کیا جاے اپنا اور اپنے دو بھتیجون کا فدیہ خود ادا کیا اور اُسکے بعد مشرف بہ اسلام ہوے آپ ایکدن

غصے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ نے پوچھا خفگی کی کیا وجہ ہے تو فرمایا کہ حضرت دیکھیے
قریش جب آپس مین ملتے ہین تو بشاش بشاش ملتے ہین اور مجھسے ملتے ہین تو اس طرح سے نہین آنحضرتؐ کو رنج ہوا چہرہ
مبارک سرخ ہوگیا پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کسی کے دل مین ایمان اُسوقت تک
نہین گھسے گا جب تک کہ تم لوگون کو اللہ و رسول کے لیے پیار نکرے پھر فرمایا لوگو جسنے میرے چچا کو رنج دیا اُسنے مجھے
رنج دیا کیونکہ چچا باپ کے مانند ہے آپ فرماتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ حضرت کوئی دعا بتایئے کہ مین مانگا کرون آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عافیت خدا سے مانگا کرو پھر دوسری بار پوچھا تو فرمایا کہ اے عباس اے رسول اللہ کے چچا
خدا سے دنیا اور دین مین عافیت مانگ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ تمھارے نبی کا چچا قریشیون مین
سب سے زیادہ سخی ہے اور قرابت سے سلوک کرنے والا ہے جب سخت قحط زیادہ کے سال پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
دعا مینھ بہ برکت حضرت عباس رضی اللہ عنہ مانگی خدا نے مینھ برسایا اور جب پانی برسا تو لوگ حضرت عباس رضی اللہ
عنہ کو تبرکاً چھونے لگے اور کہنے لگے مبارک باد ساقی حرمین صحابہ آپ کو بزرگ مانتے تھے اور مشورون مین آپ کی راے
لیتے سنہ کے رجب کی بارھوین کو جمعہ کے دن آپنے وفات پائی

حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ			۳۲	۶۵۲

بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ القرشی الزہری عام الفیل کے دس برس بعد آپکی
ولادت ہوئی اور آپ بھی اُن آٹھ لوگون مین سے ہین جو سابق الایمان تھے اور اُن پانچ صحابہ سے ہین جو حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوے آپ نے مدینہ طیبہ اور حبشہ ہجرت کی بدر احد اور سب مشاہد مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہین اور اُن چھ صحابہ سے جنکے مشورے پر خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
چھوڑی تھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اُن حضرات سے راضی تھے آپکے پیچھے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین نماز پڑھی جنگ احد مین آپ کے اکیس زخم لگے تھے ٹانگ مین بھی ایک زخم
لگا تھا جس سے آپ لنگ کھانے لگے اگلے دو دانت بھی گر گئے تھے آپ خیرات بہت فرماتے ایک دن تیس
غلامون کو آزاد کیا پچھتر برس کی عمر مین سنہ مین مدینہ مین وفات پائی اور پچاس ہزار دینار کی خیر آپکی وصیت فرماگئے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ			۳۳	۶۵۳

آپنے اپنی کیفیت ابن عباسؓ سے یون بیان فرمائی کہ آپ حوالی اصفہان کے کسی دہقان آتش پرست کے
صاحبزادے تھے والد آپ کے بہت مالدار تھے اور لڑکون کو اپنے عزیز رکھتے تھے کہ قدم باہر نہ نکالنے دیتے ایکدن

حسب ضرورت آپ اپنے والد کی کاشت پر چلے راہ مین کلیسۂ عیسائیان آیا دیکھا کہ بہت سے آدمی انجیل پڑھ رہے
ہین اور کچھ نماز مین مشغول ہین طریقہ اُنکا آپ کے پسند خاطر ہوا تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دریافت فرمایا کہ دین تمھارا کیا ہی جواب
دیا کہ پیغمبر خدا کا پھر دریافت فرمایا کہ اس مذہب کے زیادہ لوگ کہان ہین عرض کی کہ ملک شام مین آپ کے دلمین
نصرانیت بہتر معلوم ہوئی آتش پرستی کی آگ بجھ گئی وقت شام مکان پر تشریف لائے والد کو مضطر دیکھا اور معلوم ہوا
کہ آدمی اُنکی تلاش کو بھیجے گئے ہین جب سامنے گئے پوچھا کہ کہان تھے آپ نے فرمایا کہ عیسائیون کے کلیسہ مین اور
مجھکو اُنکے اطوار اچھے معلوم ہوے۔ آپ کے والد نے کہا ہرگز اُدھر نجاؤ اُنکا کوئی مذہب نہین ہی آپنے فرمایا یہ خلاف
ہی جب یہ نیت آپ کی ظاہر ہوئی قید کیا لیکن شام کی فکر آپ کو لگی تھی درپردہ نصرانیون کو یہ پیغام بھیجا کہ جب
کوئی قافلہ شام کو جاے آپ کو خبر ہو چنانچہ ایک شب کو جس طرح سے ممکن ہوا اپنے کو رہا کرکے قافلہ کے ساتھ طرف
ملک شام کے روانہ ہوے جب شام پہونچے اسکی تلاش ہوئی کہ انمین فاضل کون ہی معلوم ہوا کہ ایک شخص اشقفی
نامے ہی کلیسا مین برابر رہتا ہی آپ اُسکے پاس گئے اشتیاق قبول مذہب اور تمناے حصول ملاقات عرض کی اُسنے
قبول کیا یہ شخص عوام الناس کو ترغیب مذہب دیتا تھا اور جو کچھ روپیہ پیسا غربا کی پرورش کا لوگ اُسکو دیتے تھے
وہ سب جمع کرتا تھا اور کسی غریب محتاج کو نہین دیتا تھا اِس سبب سے سلمان کا دل اُس سے رنجیدہ ہوا اُسی زمانہ مین
اُسنے فوت کی نصرانیون نے جب اُسکی تجہیز و تکفین کی فکر کی آپ نے خزانہ جمع کرنے کی حقیقت بیان فرمائی
اور صراحیان چاندی سونے کی سامنے رکھین نصرانیون نے قصد دفن فسخ کیا اُسکی نعش کو درخت سے باندھکر
سنگسار کر دیا اور دوسرے شخص کو اُسکا قائم مقام کیا آپ اُسکی صحبت مین رہنے لگے جب اُس شخص کے
مرنے کا وقت قریب آیا آپ نے اُس سے پوچھا کہ مجھے کس کے سپرد کیا اُسنے جواب دیا کہ اس وقت کسی ایسے
شخص کو جو تارک الدنیا ہو مین نہین جانتا ہون مگر ایک شخص کہ موصل مین رہتا ہی اُس شخص کا نشان بتا کر اُسنے
قضا کی آپ موصل مین آئے اور عابد کو تلاش کیا اور اُسکے پاس رہے بعد وفات کے آپ پاس ایک
مرد صالح کے کہ رہنے والے نصیبین کے تھے حاضر رہے جب اُسکا بھی وقت آخر قریب آیا آپنے فرمایا کسی کا پتا بتا
کہ جو مجھے راہ خدا بتاے اُسنے کہا کہ ابھی کوئی ایسا شخص نظر نہین آتا لیکن وقت ظہور پیغمبر آخر الزمان قریب ہی کہ عرب
مین مذہب ابراہیم علیہ السلام مین پیدا ہوگا اور بھی بہت سے نشانات مثل اخلاق و عادات آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بیان کیے سلمان نے اپنی گاے بکریان لوگون کو اس صلہ مین دین کہ آپ کو عرب مین پہونچا دین جب
آپ قافلہ کے ساتھ وادی قریٰ مین پہونچے ہمراہیون نے آپ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا آپ نے ایک
باغ دیکھا حسب نشان مرد صالح بالیقین سمجھا کہ یہی جگہ ہجرت پیغمبر آخر الزمان کی ہی آپ کو اُس یہودی کے چچازاد بھائی
نے خریدا اور مدینہ مین لایا آپ فرماتے ہین کہ جب مدینہ مین آیا بخدا ایسا معلوم ہوا کہ اس جگہ کو مین نے دیکھا ہی

اُسی وقت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے تھے سلمان کو
جب معلوم ہوا آپ نے حاضر ہو کر کلمہ پڑھا اور مشرف با سلام ہوے چونکہ بوجہ غلامی کے آپ جنگ احد مین شریک
نہو سکے حضرت رسالت نے فرمایا کہ تم اپنے مالک سے آپ کو خرید لو پس آپنے اپنے خواجہ سے عرض کی کہ مجھے آزاد کرو
خواجہ نے اس شرط پر آپ کو آزاد کرنا قبول کیا کہ تین سو درخت خرما آپ لگا کر پرورش کر دین اور چالیس اوقیہ
چاندی دین آپ حضور مین حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے معاہدہ عرض کیا یاران حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے باشارہ جناب ممدوح دس دس پانچ پانچ درخت کرکے جمع کیے اور اُن سب کے اگانے کی جگہ بحکم
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیار ہوئی آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے سب درخت نصب کیے تھوڑی مدت
مین یہ سب درخت سبز و شاداب ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی بھی بوزن چالیس اوقیہ کے دی آپنے
درخت خرما اور چاندی یہودی کے حوالہ فرمائی اور آزاد ہوے جب سے برابر حاضر خدمت مبارک حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم رہے آپ کو انصار و مہاجرین اپنا اپنا کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ سلمان میرے اہل بیت
سے ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سترہ آدمیون کی اعانت سے دست بدست مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچا ہون عمر شریف آپ کی تین سو پچاس برس و بقول بعضے دو سو پچاس تھی سنہ ۳۳
ہجری نبوی مین وفات فرمائی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ			۳۳ ۳۴	۶۵۳ ۶۵۴

ابن مسعود بن غافل بن حبیب آپ قدیم الاسلام ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت پہلے مسلمان ہوے
آپ ہی نے پہلے قرآن شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد باواز بلند مکہ معظمہ مین پڑھا آپ کو اجازت تھی
کہ ازواج مطہرات کے پاس بے روک ٹوک جایا کرین اور نبوت کے راز کی باتین سنا کرین دونون ہجرتین کین
حبشہ اور مدینہ کی دونون قبلہ کی طرف نماز پڑھی بدر احد خندق بیعۃ الرضوان اور سارے مشاہد مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یرموک کی لڑائی مین گئے آپ ہی
نے ابوجہل پر چڑھائی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی گواہی دی بہت سے صحابہ نے آپسے حدیثین
روایت کین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین آپ کو بھیجا اور کوفیون کو لکھ بھیجا کہ عمار بن یاسر کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو
معلم اور وزیر بنا کے بھیجتا ہون دونون صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معزز صحابہ سے اہل بدر کے ہین
انکی اقتدا کرو اور کہنا مانو اور انکی باتین سنو اور عبداللہ کو تمھاری خاطر سے بھیجدیا اور مفارقت گوارا کی آپ نے
مدینہ طیبہ مین ساٹھ سے متجاوز ہو کر وفات پائی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ بقیع مین دفن کرین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم	عام الفیل ۶			۳۵	۶۵۵

کنیت آپ کی ابوعمر اور ابوعبداللہ لقب آپ کا ذی النورین یون ہی کہ دو صاحبزادیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ کے عقد مین تھین والدہ آپ کی پھوپھی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپکی والدہ حضرت عبداللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھین آپ سابق الاسلام ہین آنحضرت نے اپنی پارۂ جگر بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیا تھا دونون میان بی بی حبشہ ہجرت کر گئے تھے پھر مکہ معظمہ تشریف لائے اور مدینہ کو ہجرت کی بعد وفات بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیا انکی وفات کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تیسری لڑکی میری ہوتی تو مین تجھسے نکاح کر دیتا آپ بامر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری مین رہ گئے اور جنگ بدر مین شریک نہو سکے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک حصہ عنایت فرمایا آپ عشرہ مبشرہ مین سے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہی اور میرا رفیق جنت عثمان ہی آپ جب اپنے مکان مین محصور ہوگئے تو کوٹھے پر آکے فرمانے لگے مین خدا کی قسم دے کے پوچھتا ہون کسی نے حرا کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا جب پہاڑ ہلنے لگا تھا تو آپ نے ٹھوکر مار کے فرمایا ٹھہر جا حرا تجھپر صرف نبی یا صدیق یا شہید ہین اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا کئی آدمیون نے اسکی تصدیق کی پھر آپ نے قسم دے کے پوچھا کون بیعۃ الرضوان مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب مجھے مشرکین اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ ہی اور یہ ہاتھ عثمان کا اور میری طرف سے بیعت لی چند شخصون نے اسکی بھی شہادت دی پھر آپ نے قسم دیکر کے پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ آپ نے فرمایا کون شخص میری اس مسجد کو بڑھا دیگا کہ اسکے بدلے جنت مین گھر پاویگا تو مین نے اپنے زر سے زمین خرید کر کے مسجد بڑھا دی چند شخصون نے اسکی بھی تصدیق کی پھر خدا کی قسم دے کے پوچھا کسنے جیش العسرۃ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ کون آج صدقہ مقبولہ کریگا تو مین نے نصف سامان اپنے مال سے کر دیا تھا چند صاحبون نے تصدیق کی پھر آپ نے قسم دے کے پوچھا کہ کون جانتا ہی کہ چاہ رومہ کو مین نے خرید کر کے خدا کی راہ مین وقف کر دیا تو چند صاحبون نے تصدیق کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو تشریف لائے آپ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوے تھے آپ نے اُسی حالت مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو ضرورت تھی ادا کر کے روانہ ہوے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُنکو بھی اسی حالت مین آنے کی اجازت دی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ کو بھی جو ضرورت تھی پوری کر کے رخصت ہوے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے اجازت
زیارت چاہی تو آپ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا ای عائشہؓ ذرا اپنے کپڑے سنبھال لے جو ضرورت مجھے تھی پوری کی اور مین چلا آیا
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ابوبکر و عمر کے لیے تکلیف فرماتے نہ دیکھا جیسا آپ نے
عثمان کے لیے فرمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عثمان بہت حیادار شخص ہی مجھے اندیشہ تھا کہ
اگر اس حال مین بلالیتا تو وہ اپنے مطلب کی بات نہین کرسکتا تھا دوسری روایت مین یون ہی کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین کیون نہ ایسے شخص کا لحاظ کرون جس کا فرشتے لحاظ کرتے ہین تین دن بعد شہادت خلیفۂ دوم
بمشورۂ صحابۂ کرام آپ خلیفۂ سوم مقرر ہوے آپ کے وقت مین بہت سے ملک فتح ہوے یکم محرم ۲۴ھ ہجری کو مسند خلافت
پر جلوہ افروز ہوے بارہ سال اور بارہ روز تک خلافت فرمائی نقل ہی کہ ایک روز کچھ صحابی آپ کے مکان پر آرہے تھے راہ مین
ایک صاحب کی نظر کسی عورت نامحرم پر پڑی جب آپکے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تم مین سے ایک ایسا شخص آیا ہی
جسکی آنکھون سے زنا کا اثر ہی یہ شخص خود قریب آیا عرض کی یا خلیفہ بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ پر بھی وحی نازل ہوتی
ہی آپ نے فرمایا یہ وحی نہین ہی بلکہ فراست ہی کہ خداوند تعالی نے ہم سبکو عنایت فرمائی ہی اہل مصر اور بصرہ اور کوفہ اور بعض
اہل مدینہ نے آپ کو محصور کیا اور چاہا کہ آپ خلافت سے دست بردار ہون مگر آپ نے انکار کیا تب محاصرین کو خوف ہوا کہ
کہین آپ کی کمک کو حجاج اور فوج شام اور بصرہ سے نہ آ پہونچین تو اُن لوگون کو تباہی ہو اسلیے آپکو قتل کر ڈالا مدینہ
طیبہ مین جمعہ کے دن اٹھارھوین ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری مین آپ کی شہادت ہوئی تین دن تک بعد شہادت آپکے مسجد نبوی پر
جنون نے نوحہ و ماتم کیا عمر شریف آپ کی بیاسی یا چھیاسی سال کی ہوئی مزار مبارک جنت البقیع مین ہی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلے اللہ علیہ وسلم	عام الفیل ۶	۵۷۵	۳۶	۶۵۶

بعد فتح خیبر کے آپ بھی قید کے ساتھ آئین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو آزاد کر دو کہ اپنے لوگون مین
ملین یا مذہب اسلام قبول کرین اور مین انکو چاہون چنانچہ آپ نے آزاد ہو کر اسلام قبول فرمایا اور نکاح مین
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آئین مزار گوہر بار آپ کا بقیع مین ہی

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ			۳۶	۶۵۶

بن عبید اللہ بن عثمان بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوتے بن غالب بن فہر ابن مالک
بن النضر بن کنانہ آپ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہین آپ سابق الاسلام ہین آپ عشرہ
مبشرہ سے ہین آپ جنگ بدر مین شریک نہوسے کیونکہ اُن دنون ملک شام مین تھے مگر حصہ اور ثواب بدر کا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرکے پایا احد وغیرہ مشاہد مین شریک ہوے بقیۃ الرضوان کیا جنگ احد
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سپر ہوگئے ہاتھون پر دشمنون کے تیر روک لیے کہ انگلی شل ہوگئی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے پہاڑ پر لیگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر میرے
جنت کے ہمسائے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے شہید کو پانون پانون چلتا دیکھے تو وہ طلحہ
بن عبید اللہ کو دیکھلے جمل کی لڑائی مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف تھے حضرت امیر نے بلاکے سمجھایا
تو جنگ سے باز آئے اور کسی صف مین علحدہ تھے کہ مروان بن الحکم کے تیر سے آپ کی شہادت واقعہ جمل
وہم جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوئی آپ کی عمر ساٹھ برس کی تھی

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ			۳۶	۶۵۶

بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزے بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لومی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پھوپھیرے بھائی بعمر پانزدہ سالگی مشرف باسلام ہوے آپ کا اسلام بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے ہی آپ چوتھے یا پانچوین مسلمان ہین حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قریظہ
کے دن آپ کی شان مین فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سب نبی کے یارومددگار ہین اور میرا یارومددگار زبیر بن العوام ہی احد خندق حدیبیہ خیبر فتح مکہ حنین طایف
سارے مشاہد مین شریک تھے اور فتح مصر مین بھی تھے آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے لڑنے جمل کی لڑائی مین آئے تھے حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے بلاکے وہ قصہ یاد دلایا کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تو علی سے ناحق لڑیگا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قصہ یاد آیا اور جنگ سے دست بردار
ہوے وادی السباع مین اُترکے نماز پڑھتے تھے کہ ابن جرموز نے آکے مارڈالا سڑسٹھ برس کی عمر مین شہادت ہوئی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ			۳۷	۶۵۷

نقل ہی کہ آپ ہمیشہ تنہا رہتے کسی سے نہین ملتے اگر کوئی آجاتا فرماتے کہ کیا تجھے خدا سے کوئی کام نہین ہی کہ میرے
پاس آتا ہی اور اگر خدا سے کچھ کام نہین تو مجکو تجھسے کیا کام آپ کی حالت مشہور خلائق ہی آپ عاشق رسول
تھے خبر شہادت دندان مبارک پاکر اپنے سارے دانت اُکھیڑ ڈالے حضرت رسالت پناہ نے خرقہ مبارک اپنا
آپ کو دینے کی وصیت اپنے یاران سے فرمائی تمام عمر مین کبھی آپ کو اتفاق زیارت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بحکمت الٰہی نہوا باوجودیکہ درجہ اشتیاق وشوق حد سے گذر گیا تھا اس بھید کو خدا ہی جانتا ہی آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا مرقع اویس کے پاس لیجانا اور دعاے مغفرت امت کو کہنا اُسکی دعا اس مادہ مین مقبول
ہی حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما مرقع لیکر گئے اور حسب نشان کے جیسا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
یمن مین جاکر شہر تا بان مین تلاش کی پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانہ ہی خلق سے نفرت کرتا ہی جنگل مین رہتا ہی پس آپ
لوگ وادی عرنہ مین گئے دیکھا کہ آپ نماز مین ہین اور اُنکے اونٹ فرشتے چرا رہے ہین جب آپ لوگ قریب گئے آواز
قدم آپ کے کان مین آئی آپ نے سر سجدہ سے اُٹھایا انھون نے سلام کیا کہا علیکم السلام یا اصحاب احباب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس آپ لوگ بیٹھے نام پوچھا کہا عبد اللہ انھون نے فرمایا کہ ہم لوگ بندگان خدا ہین اصلی نام
بتایئے آپ نے فرمایا اویس انھون نے فرمایا کہ دہنا ہاتھ دکھایئے دکھایا وہ نشانی پائی بوسہ دیا اور مرقع پیش کیا اور
پیغام رسول دیا مرقع لیا اور دور جاکر خاک پر منھ رکھکر مناجات کی کہ الٰہی مرقع محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نہ پہنینگے جبتک سب اُمتیان
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تو نہ بخشیگا کہ تیرے دوست نے یہ کام میرے حوالہ کیا ہی ندا آئی کہ اتنے سو مین نے بخشے کہا ہم سبکو
چاہتے ہین۔ آواز آئی کہ اتنے ہزار بار بار آپ مناجات کرتے اور تعداد بڑھتی جاتی آخر بار ندا آئی کہ باعداد موے گوسفندان
ربیع و مضر کے بخشا حضرت اویس نے سر اُٹھایا اور خرقہ پہنا منقول ہی کہ کبھی کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رُوے
مبارک یمن کی طرف کرتے اور فرماتے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن یعنے نسیم رحمت یمن کی جانب سے آتی ہی فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن خدا ستر ہزار فرشتے بصورت اویس پیدا کرے تو اویس اُنکے ساتھ
عرصات قیامت مین آوین اور بہشت مین جاوین اور کوئی مخلوق واقف نہو کہ اویس کون تھا مگر خدا جسے
چاہے کیونکہ دنیا مین قبہ تواری کے نیچے وہ عبادت کرتے تھے آخرت مین بھی چشم اغیار سے محفوظ رہین اولیائی
تحت قبائی لا یعرفہم غیری آور اخبار مین وارد ہی کہ قیامت کے دن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کو شک سے باہر آوینگے فرماوینگے
کہ اویس کہان ہین تاکہ ہم اُنھین دیکھین ندا آوے کہ مت خواہش کرو جیسا کہ اُسے دنیا مین نہ دیکھا یہان بھی نہ دیکھوگے
اور حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ بعدد موے گوسپندان بنی ربیعہ
و بنی مُضر کے قیامت کے دن اُسکی شفاعت ہوگی صحابہ نے عرض کی یہ کون شخص ہوگا فرمایا ایک بندہ بندگان خدا سے
عرض کی ہملوگ بھی بندگان ہین نام اُسکا کیا ہی فرمایا اویس قرنی عرض کی وہ کہان ہین فرمایا قرن مین عرض کی انھون نے
آپ کو دیکھا ہی فرمایا دیدہ ظاہر سے نہین دیکھا ہی دیدہ دل سے دیکھا ہی عرض کی اُن جیسے عاشق نے آپ کی صحبت
اختیار نکی فرمایا دو سبب ایک غلبہ حال دوسرے تعظیم شریعت سے کہ بوڑھی مان رکھتا ہی اور اندھی اور شتربانی
سے قوت اُنکی پہونچاتا ہی عرض کی ہم لوگ دیکھ سکتے ہین آپ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نہین
دیکھو گے عمر و علی دیکھینگے اور وہ درشعرانی ہی بائین پہلو پر اور دائین ہاتھ پر داغ سپیدی کا بمابر درم کے ہی مگر وہ
برص نہین ہی جب اُسے پاؤ میرا سلام پہونچاؤ اور کہو کہ میری امت کے لیے دعا کرے اور آپنے فرمایا کہ احب الاولیاء اللہ

الانقیاء والاخفیاء جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس کو دیکھا کہ کمل پہنے ہوئے ہین مگر تونگری
ہجدہ ہزار عالم کی اُسکے نیچے ہی آپکا دل اپنے سے اور خلافت سے مکدر ہوا اور کہا کون ہی کہ اس خلافت کو مجھسے ایک
روٹی پر خرید کرے اویس نے کہا جسے عقل نہو اور کیا بیچتے ہو ڈال دو تو جو چاہے لیلے خرید و فروخت کا درمیان مین کیا
کام حضرت علی کرم اللہ وجہہ چپکے بیٹھے تھے حضرت فاروقؓ نے کہا کیون تمنے رسول سے ملاقات نکی کہا تمنے دیکھا
تھا کہا ہان کہا مگر جبہ دیکھا ہی بھلا اگر دیکھا ہی تو کہو تو آپکی ابروے مبارک ملی ہوئی تھین یا جدا تعجب یہ ہی آپ لوگ
نہ کہسکے پھر پوچھا تم لوگ دوستان محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہو کہا ہان کہا اپنے دانت نہ توڑ ڈالے کہ شرط موافقت
تھی اور اپنے دانت دکھائے ٹوٹے ہوے تھے کہا مین نے اُنکو بے دیکھے موافقت پر سب دانت اپنے توڑ ڈالے
ہر ایک توڑتا تھا اور دل میرا راضی نہوتا تھا یہان تک کہ ایک ایک کرکے سب توڑ ڈالے دونون صاحب کو
رقت آئی اور جانا کہ منصب ادب ایک دوسرا منصب ہی ادب اِنسے سیکھنا چاہیے پس حضرت فاروق نے کہا
کہ ای اویس میرے لیے دعا کرو کہا ایمان مین سبیل نہین ہی مین نے دعا کی ہی اور ہر نماز مین مابین تشہد کہتا ہون
اللہم اغفر للمؤمنین والمومنات اگر تم گور مین ایمان سلامت لیگئے خود تمکو دعا کھوج لیگی اور اگر نہین تو ہم اپنی دعا
ضائع نہین کرینگے پس حضرت عمر فاروق نے کہا کوئی وصیت کیجیے کہا ای عمر خدا کو پہچانتے ہو کہا ہان کہا اگر غیر کو اُسکے
نہ پہچانو تمکو بہتر ہی کہا اور فرمائیے کہا خدا تمکو جانتا ہی کہا ہان کہا سوا اُسکے اگر کوئی تمکو نہ پہچانے تمھارے لیے بہتر
ہی پس حضرت فاروقؓ نے کہا ٹھہریے تو کچھ آپ کے واسطے لاوین آپ نے جیب مین ہاتھ دیا اور دو درم نکالے اور
کہا یہ شتربانی سے کسب کیا ہی اگر تم ضمانت کرتے ہو کہ ہم اس سے زیادہ جیتے رہینگے جب تک سے کھائینگے تو ہم اور لیوین
پھر کہا آپ لوگون کو بہت تکلیف ہوئی جائیے قیامت نزدیک ہی وہان ایسی دیدار ہوگی کہ پھرنا نہو کہ مین اب قیامت
کی درستی مین مصروف ہون جب آپ لوگ چلے گئے تب اویس کو ایک حرمت اور جاہ وہان پیدا ہوئی آپ
وہان نرہ سکے وہان سے بھاگے اور کوفہ مین آئے پھر اُنہین کسی نے ندیکھا مگر ہرم بن حیان نے اُنکو یہی نصیحت
کی کہ گناہ کو چھوٹا نجانو بلکہ بڑا جانو کیونکہ اگر گناہ کو چھوٹا جانو تو خداوند نے تمکو چھوٹا جانا ہرم نے پوچھا ہم کہان رہین
کہا شام مین کہا وہان معیشت کیا ہی کہا اُف اُن دلون سے کہ شک اُنپر غالب ہوا و نصیحت نہ قبول کرین اور
کہا وصیت میری یہ ہی کہ کتاب اللہ اور اہل اللہ کے طریقہ کو سامنے رکھو اور ایک ساعت یاد مرگ سے غافل نرہو اور
ایک قدم موافقت جماعت سے نہ ہٹاؤ شاید بیدین نہو جاؤ اور تمکو علم نہو اور دوزخ مین گرو اور رخصت کیا اور چلے
ہر چند ہرم نے چاہا کہ تھوڑی دیر ہم اور ساتھ رہین نمانا اور چلے گئے اور آنکھون سے نہان ہو گئے پھر خبر نپائی ربیع
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے چاہا کہ اویس کو دیکھون مین گیا دیکھا کہ نماز صبح پڑھ رہے ہین نماز سے فارغ
ہوکر ظہر تک تسبیح مین مصروف رہے ظہر پڑھکر عصر تک یون ہی تین دن تک کچھ نکھایا اور نہ سوئے چوتھی رات کو

وہ ذرا سوگئے اور چونک پڑے اور مناجات کرنے لگے کہ خدایا تجھسے پناہ مانگتا ہون چشم پرخواب اور شکم پر سے مین نے
کہا کہ مجھے کافی ہی اور مین چلا آیا اور کبھی راتون کو نہ سوتے اور کہتے ہذہ لیلۃ السجود ہذہ لیلۃ الرکوع ہذہ لیلۃ القیامۃ اور
ہر شب ایک دوسرے طور پر جاگتے پوچھا کہ ای اویس کیسے ہو کہا سجدہ مین پڑھتا ہون کہ سبحان ربی الاعلی ابھی نہین پورا کہتے ہین
کہ صبح ہو جاتی ہی چاہتا ہون کہ مثل عبادت آسمانیون کے کرون آپ سے پوچھا کہ خشوع نماز مین کیا ہی کہا وہ کہ اگر
سینہ اسپر مارین تو اُسے خبر نہو کسی نے پوچھا کیا حال ہی آپکا فرمایا کیا حال ہو اُس آدمی کا کہ صبح کو اُٹھے اور نجانے کہ اجل اتنی
مہلت دے پوچھا کہ کام کیونکر ہی کہا آہ بے توشہ کے اور درازی راہ **قولہ** اگر خدا کو بعبادت آسمانیان و زمینیان پرستش
کرو تمسے قبول نکرے جب تک اُسے باور نکرو پوچھا اُسکو کیونکر باور کرین کہا ایمن رہو ساتھ اُس چیز کے جس چیز سے تمکو
قبول کیا ہی اور فارغ رہو تو اُسکی پرستش مین دوسری چیز سے مشغول نہونا چاہیے **قولہ** جو کوئی تین چیز کو دوست رکھتا ہی رگ
گردن سے بھی زیادہ دوزخ اُس سے نزدیک ہی اچھا کھانا اچھا پہننا امیر کی مجالست تونگران **قولہ** من عرف اللہ تعالی لایخفی علیہ شئے
جسنے خدا کو پہچانا کوئی چیز اُسپر پوشیدہ نرہے یعنے خدا کو خدا سے پہچانے عرفت ربی بربی جو کوئی خدا کو خدا سے جانے سب چیز
جانے **قولہ** السلامۃ فی الوحدۃ یعنے سلامتی تنہائی مین ہی اور تنہا وہ ہو کہ فرد ہو وحدہٗ ایسا کہ غیر کا خیال نہ گنجایش کرے
تو سلامت رہے **قولہ** علیک بقلبک یعنے دل کو حاضر رکھو کہ غیر اُسمین راہ نپاوے **قولہ** اگر طلب کرو رفعت کو پاؤگے تواضع
سے اور ریاست پاؤگے صحبت مین خلق کی اور مروت پاؤگے صدق سے اور فخر فقر مین اور نسبت تقوی مین اور شرف قناعت
مین اور راحت زہد مین اور استغنا توکل مین کھانا آپکا یہ تھا کہ گٹھلیان خرمہ کی چننے اُسے بیچکر کھانا خریدتے اور افطار کرتے اگر خرما
پاتے تو اُسے بیچکر صدقہ کرتے اور کوڑے پر سے کپڑے چن لاتے اُسکو سیکر ستر عورت کرتے اور ظہر کے وقت جاتے اور عشا
کے وقت [illegible] لڑکے اُنپر پتھر مارتے آپ فرماتے کہ چھوٹے پتھرون سے تاکہ خون نہ نکلے اور میرا وضو نہ ٹوٹ جاے
کہ [illegible] بالون کا نہین ربیع و مضر دو گروہ کوفہ مین تھے کہ بکریان بے شمار رکھتے تھے ہرم بن حیان صحابی فرماتے
ہین کہ مین ایکبار اویس قرنی کی ملاقات کے شوق مین گیا اور تلاش پایا چاہا کہ چندے صحبت مین رہین کہا کہ
یاد خدا اور ذکر خدا سے اُنس کرو کہا کوئی وصیت فرمائیے فرمایا کہ جب سونا چاہو تو موت کو سرتلے رکھکر سوؤ اور جب جاگو
تو سامنے رکھو نقل ہی کہ ایکبار تین روز کا فاقہ آپ کو ہو گیا تھا آپ باہر نکلے راہ مین ایک اشرفی پڑی دیکھی اُسطرف
کچھ خیال نکیا میدان کی طرف گئے سامنے سے دیکھا کہ ایک بکری مُنہ مین تازی روٹی لیے چلی آتی ہی آپنے خیال کیا
کہ اپنے مالک کی روٹی یہ بکری لائی ہی وہ بکری نزدیک آئی اور عرض کی کہ تمھارے لیے یہ روٹی ہی اور مین ایک
بندگان خدا سے ہون آپ نے اُسکے مُنھ سے روٹی لے لی اور وہ غائب ہو گئی جنگ صفین مین آپ بجانب حضرت

علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے شب جمعہ ہفتم شوال

۶۵۷	۳۷			عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ

عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ سابق بالاسلام ہین بدر احد وغیرہ مشاہد مین شریک تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرو اُن دو شخصون کی جو میرے بعد ہونگے ابوبکر و عمر کی اور عمار کی سی عادت سیکھو اور عبداللہ بن مسعود کی وصیت پر چلو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمار سے دشمنی کرے خدا اُس سے دشمنی کرے علاوہ جو عمار کو برا سمجھے خدا اسکو برا سمجھے آپ بڑے جری اور بہادر تھے پہلے اسلام مین آپ ہی نے مسجد بنوائی جو مسجد قبا کے نام سے مشہور ہی آپکو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا عامل بنایا تھا جمل اور صفین کی لڑائیون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف تھے جنگ صفین مین آپ شہید ہوے اُسوقت عمر آپ کی چورانوے برس کی تھی آپکی شہادت ۳۷ھ کے ربیع الاول یا ربیع الثانی مین ہوئی حضرت امیر نے بلا غسل آپکے پہنے ہوے کپڑون مین دفن کیا آپکے فضائل بہت مشہور ہین

۶۶۰	۴۰		امام المتقین	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الشریف خلیفۃ الرسول صلعم

کنیت آپ کی ابوالحسن و ابوتراب لقب آپکا اسد اللہ و حیدر و صفدر اسم گرامی آپکا علی ابن ابیطالب ہی آپ بھائی چچا زاد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین تیس برس بعد واقعہ فیل کے تیرھوین رجب روز جمعہ کو آپ پیدا ہوے ظہور آپ کا اپنی والدہ کے مکان مین و بقول بعضے خانہ کعبہ مین ہی اول سال نبوت مین آپ کی عمر گیارہ برس کی تھی اس کم سنی مین سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ تھے مدینہ طیبہ مین آپ نے ہجرت کی بدر احد خندق بیعۃ الرضوان اور سارے مشاہد مین سواے تبوک کے شریک تھے **قولہ** دنیا مردار ہی جو چاہے کہ اُسمین سے کچھ لے تو چاہیے کہ کتون کی صحبت اُٹھاے نو کلمات آپ کے تین مناجات کے تین علم کے تین ادب کے بارے مین یہ ہین **مناجات کے** یہ عزت مجھے بس ہی کہ تو میرا رب ہی یہ فخر میرے لیے کافی ہی کہ مین تیرا غلام ہون تو میرے لیے ویسا ہی جیسا مین چاہتا ہون مجھے توفیق دے اپنی پیاری باتون کی **علم کے** آدمی اپنے زبان کے نیچے پوشیدہ ہی بولو پہچان لیے جاؤگے جو اپنی قدر پہچانتا ہی کبھی نہین بگڑتا **ادب کے** جسپر چاہو احسان کرو تم اُسکے سردار ہو جاؤگے اور جس سے چاہو بے پروائی کرو اُسکے برابر ہو جاؤگے اور جسکے پاس چاہو حاجت لیجاؤ اُسکے قیدی ہو جاؤگے **قولہ** بڑے ہوکر اپنے خدا کو پہچان کر مرنا بچپنے کی موت سے بہتر ہی اگرچہ لڑکا بےحساب جنت مین جائیگا **قولہ** عمل سے زیادہ قبول عمل کا اہتمام کیا کرو کیونکہ تقوی کے ساتھ عمل قلیل نہین ہوسکتا اور نہ عمل مقبول تھوڑا ہوسکتا جاڑون مین ٹھنڈ سے آپ کانپنے لگتے تو لوگ کہتے کہ حضرت بیت المال سے کمل لیکے اوڑھیے بیت المال تو وسیع ہی آپ فرماتے کہ مین بیت المال مسلمین سے کیونکر لون **قولہ** تقوی گناہ پر ہٹ چھوڑ دینے اور بندگی پر دھوکھا نہ کھانے کا نام ہی **قولہ** تین کام مشکل ہین حق دینا یاد الٰہی ہر حال مین کرنا

کسی کی ہمدردی مال سے کرنا آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہین شجاعت اور سخاوت مین ضرب المثل ہین خلیفہ چہارم آپ ہی ہوے
اور خلافت راشدہ کا خاتمہ آپ ہی پر ہوا ۳۵ھ مین مسند خلافت پر بیٹھے پانچ برس تین مہینے تک خلافت کی حضرت
امام حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجھے کسی اصحاب سے اتنے فضائل نہین پہونچے جتنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ اول شب کو مین نے دیکھا کہ زمین حضرت علیؓ سے باتین کرتی ہے جب کیفیت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ تھوڑی دیر سر بزانو رہے پھر سر اُٹھا کر فرمایا مبارک ہو تمکو ای فاطمہ تمھاری
پاکیزگی نسل حق تعالے نے تمھارے شوہر کو ساری خلقت پر فضیلت بخشی اور زمین کو حکم فرمایا کہ انہی ساری حقیقت
شرق سے غرب تک جو کچھ اُسپر گذری ہے بیان کرے روایت صحیحہ مین ہے کہ وقت سوار ہونے کے جب آپ پیر ایک
رکاب مین رکھتے تھے قرآن شروع کرتے تھے اور جب تک دوسری جانب کی رکاب پر پاے مبارک پہونچے
تمام فرماتے کوفہ مین ایک عورت کے زنا سے بچہ پیدا ہوا اُسنے اُس بچہ کو سر راہ ڈالدیا کتے اُس بچہ پر دوڑ پڑے
عورت نے ایک پتھر اُنپر مارا یہ پتھر اُسی بچہ کے سر پر پڑا جس سے زخم ہو گیا کسی سوداگر نے اُس بچہ کو اُٹھا لیا اور پرورش
کی بعد اقتضاے زمانہ جب یہ بچہ جوان ہوا اور پھر کوفہ مین آیا اتفاقاً اسی عورت کی خواہش کی جب عقد ہو گیا
شب زفاف مین اس مرد کی طبیعت متنفر ہوئی طلاق دینا چاہا با خود رہا مین تکرار ہوئی صبح کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے اُس مکان کا نشان دیکر ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر ان دونون زن و شوہر کو لے آوے جب یہ دونون حاضر
آئے آپ نے وجہ تکرار دریافت فرمائی مرد نے اپنی حقیقت بیان کی آپ نے عورت کو تنہائی مین لیجا کر فرمایا یہ مرد
تیرا لڑکا ہے خداوند تعالے نے تجھکو اپنے بیٹے کے ساتھ زنا کرنے سے باز رکھا عورت نے آپکے سامنے تصدیق واقعہ
کی زخم اُسکے سر کا دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے آفتاب پھرا یا خرقہ فقر جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا
آپ ہی کو عطا ہوا دریاے فرات کی طغیانی زیادہ بڑھی لوگون نے عرض کی یا علی طغیانی سے نقصان عظیم آبادی
و زراعت کا ہونے والا ہے آپ کنارہ دریا پر تشریف لیگئے اور عصاے مبارک اُٹھا کر تین بار سمت دریا کے اشارہ کیا
تین حصہ پانی کم ہوا آپ چاہتے تھے کہ بار چہارم عصاے مبارک بلند کرین کاشتکارون نے عرض کی یا حضرت
اب زیادہ کمی زراعت کو نقصان پہونچاے گی آپ واپس تشریف لائے ۲۰۔ رمضان شریف ۴۰ھ مین عبدالرحمان
بن ملجم کے ہاتھ سے شہید ہوسے مرقد مبارک نجف اشرف مین ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا من ازواج حضرت رسالت پناہ صلعم	۳۶ عام الفیل		۴۱	۶۶۱

آپ صاحبزادی حضرت امیر المؤمنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کی ہین پیدائش آپ کی پانچ سال قبل سنہ بعثت کے
ہوئی عقد آپکا دوسرے یا تیسرے سال ہجرت کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا مزار آپکا بقیع مین ہے

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا من ازواج حضرت صلے اللہ علیہ وسلم			۴۲	۶۶۲

آپ صاحبزادی ابی سفیان کی ہین ایک شب آپ نے خواب مین دیکھا کہ لوگ آپ کو ام المومنین کہتے ہین تعبیر اس خواب کی یہ معلوم ہوئی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم آپکی خواہش فرمائینگے چنانچہ یہی ہوا چھتیس برس کی عمر مین آپ کا عقد حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا بعوض چارسو دینار و بروایت دیگر چار ہزار درم پر ہوا مزار آپ کا بقیع مین ہی

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۳	۶۲۴	۴۹ ۵۰	۶۶۹ ۶۷۰

کنیت آپ کی ابو محمد لقب آپ کا تقی و سید ہی ولادت آپ کی مدینہ طیبہ مین پانزدہم رمضان کو ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا نام بخط طلا ایک پرچہ حریر جنت پر لکھکر حضور مین جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بطور ہدیہ کے پیش کیا اور عرض کی کہ اس بچہ کا نام حسنؓ رکھا جاسے سر سے سینہ تک حلیہ شریف مثل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھا ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کو گود مین لیے ہوسے فرما رہے تھے کہ یہ شبیہ پیغمبر ہی شبیہ علیؓ نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کاندھے پر لیے ہوسے فرمایا کہ الٰہی مین اِسکو پیار کرتا ہون تو اُسے پیار کر جو اِسے پیار کرے آپ حلیم کریم پرہیز گار تھے آپ کی پرہیز گاری اور بزرگی اِسی سے ثابت ہی کہ ملک و دنیا خدا کیواسطے چھوڑ دیا بعد شہادت حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کے آپ خلیفہ ہوے اور چالیس ہزار سے زیادہ لوگون نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی سات مہینے تک عراق و خراسان و حجاز و یمن مین خلافت کی پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے لڑنے کو چلے اور آپ بھی اُنکی طرف بڑھے جب دونون صاحب قریب پہونچے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ سوچا کہ غلبہ کسی کو بغیر اِسکے ناممکن ہی کہ فریق ثانی کے بہت سے لوگ کام آئین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہلا بھیجا کہ خلافت آپ لیجیے بشرطیکہ آپ کے بعد مین خلیفہ ہون حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبول کیا اور صلح ہوگئی معجزہ نبوی ظاہر ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کی شان مین فرمایا تھا کہ میرا یہ لڑکا سردار ہی اللہ تعالیٰ مسلمانون کی دو جماعتون مین اِسکے ذریعہ سے صلح کرادیگا آپ بیس دفعہ پیدل مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ تشریف لیگئے اور دو بار اپنا سارا مال و متاع راہ خدا مین دیدیا اور تین بار نصف مال خیرات کردیا ایک شب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپسے فرمایا کہ اپنی مان کے گھر جاؤ رات اندھیری تھی ایک صحابی نے چاہا کہ ساتھ جاؤن اجازت نہوئی آپ نے تنہا قصد فرمایا آسمان پر بجلی کوندی اور آپ اُسکی روشنی مین تشریف لیگئے جب زہر آپ کو کسی نے پلادیا تو جگر کٹ کٹ کے گرنے لگا آپ نے فرمایا کہ بارہا لوگون نے مجھے زہر دیا مگر اب کے بہت تیز ہی نقل ہی کہ حضرت حسین علیہ السلام آپ کی

بالین پر وقت نزع بیٹھے رو رہے تھے عرض کی کہ ای بھائی مجھے زہر دینے والے کو بتایئے کہ اس سے انتقام لون آپنے
فرمایا اگر وہی شخص ہی جسپر میرا گمان ہی تو اللہ تعالے اُس سے عوض لیگا اور اگر وہ نہو تو مین یہ نہین چاہتا کہ ایک بیگناہ کی
جان میرے لیے ضائع ہو مین اُس خداے پاک کی قسم کھاتا ہون کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہی اگر مین جنت مین بھیجا
جاؤن تو بغیر اپنے قاتل کے ساتھ لیے ہرگز قدم اندر نرکھون مزار مبارک جنت البقیع مین ہی

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	۴۱	۶۶۱	۵۹ ۶۰	۶۷۹

مدارج النبوۃ و ازالۃ الخفا وغیرہ مین مذکور ہی کہ بروز فتح مکہ مع اپنے باپ کے ایمان لائے وخدمت کتابت وحی تفویض
ہوئی اور بیس برس تک امارت شام وغیرہ مین مامور رہے اور دوسرے بیس برس اپنے کو خلیفہ شمار کیا بعد مصالحہ
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلافت پر مقرر ہوے اور دمشق کو دار الخلافت قرار دیا اور بہت سے بلاد اپنے عہد خلافت مین
فتح کیے اور داد و دہش کمال درجہ کی مرعی رکھی سنہ ہجری مین ایک شخص مغیرہ ابن شعبہ امیر کوفہ تھے اُنکو معزول
کرکے سعید ابن العاص کو بجاے اُنکے مقرر کرنا چاہا اُنکو جب یہ خبر ملی وہ دمشق مین آئے اور یزید سے کہا کہ تم بڑے
لایق و ہوشیار لایق خلافت کے ہو تمھارے باپ کیون تمکو ولیعہد نہین کرتے یزید نے اس بات پر اپنے باپ سے
اصرار کیا حضرت معاویہ نے مغیرہ سے اس امر مین مشورہ کیا اور کہا کہ یہ امر بہت دشوار ہی کیونکر سرانجام ہو سکتا ہی
مغیرہ تو اپنی امارت کا قیام در پردہ چاہتے تھے اُنھون نے کہا کہ کوئی مشکل نہین ہی کوفہ کے لوگون کو مین رضامند کردونگا
اور بصرہ کے لوگون کو زیاد حاکم بصرہ راضی کردیگا جب یہ دونون شہر کے لوگ بیعت کرینگے تب کوئی خلاف نہین
کریگا زیاد وہ شخص تھا جو بطن سمیہ سے ابی سفیان کا بیٹا تھا اور حضرت امیر معاویہ نے اپنا بھائی اُسکو قبول کرلیا
تھا زیاد کو جب یہ بات لکھی گئی اُنھون نے لکھا کہ ابھی تامل درکار ہی لوگ یزید کے خصائل پر رضامند نہونگے اور
یزید کو کہلا بھیجا کہ ترک امور نامشروع کرے چندے اُسنے ترک کیا اتفاقاً زیاد نے وفات کی اور امیر معاویہ کے دلمین
زیادہ تر خواہش اس امر کی تکمیل کی ہوئی چندبار دمشق مین مجالس جمع کیے اور اعیان کوفہ و دیگر بلاد کو جمع کیا
اور خطبے پڑھے اور تحریص بیعت ولیعہدی یزید کی کی مروان بن الحکم حاکم مدینہ کو اس تحریص کی تحریک کرنے کی تاکید
لکھی مدینہ طیبہ مین حضرت امام حسین اور عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمان بن ابی بکر و عبد اللہ بن زبیر و حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہم نے خلاف کیا اور فرمایا کہ اولاً کسی خلیفہ نے اپنے بیٹے کو اپنا ولیعہد نہین کیا دوسرے یزید مرد فاسق ہی یہ
رسم کسرائیان و قیصریان جاری کرنا چاہتے ہین الغرض حضرت امیر معاویہ خود مدینہ طیبہ مین آئے اور مجلس
جمع کی اور خطبہ پڑھا وہی جواب سُنا جاتنک ممکن ہوا تحریص وانعام و تخویف کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے حضرت معاویہ کو نسبت ان چارآدمیون کے بہت زجر و توبیخ کی کہ یہ لوگ لایق تعظیم و تکریم ہین اُنکے

ساتھ سبک لفظ استعمال کرنا ہرگز شایستہ نہین ہی اور یہ چارون آدمی مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ چلے گئے اور حضرت معاویہ مکہ مین بھی آئے اور وہان بھی ویسی ہی مجلسین کین اور خطبے پڑھے وہان بھی یہ چارون صاحب انکار کرتے رہے ایک روز سب کو بلا کر حرم شریف مین یہ خطبہ پڑھا کہ یہ چارون آدمی بھی راضی ہوے اور بیعت کی اس بات پر اورون نے بیعت کر لی الغرض حکمت عملی سے لوگون سے بیعت ولی عہدی ہوئی جب وقت آخر حضرت معاویہ کا ہوا یزید کو نسبت احترام اُن چارون بزرگون کے بہت وصیت کی خصوصًا واسطے احترام اور عزت و دوستی حضرت امام حسین علیہ السلام کے اور حدیثین اور حالتین جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُنکے ساتھ تھین بیان کین اور کہا کہ اگر تم پر خروج بھی کرین اور تم ظفر پاؤ تو اُنپر عفو کرو اور قاتل حسینؓ کی وعید سے اُسکو آگاہ کیا اور نسبت انجام خلافت بر ردشش ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت وصیت کی اور ماہ رجب سنہ ہجری مین وفات کی عمر اُنکی بقولے ہشتاد و پنج و بقولے ہفتاد و ہشت

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ			۵۱	۶۷۱

بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زواح بن عدی بن کعب بن لوی آپ قدیم الاسلام اور مہاجرین اولین سے ہین بدر مین آپ شریک نہ تھے مگر حصہ ملا تھا آپکو اور طلحہ بن عبید اللہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بناکے شام بھیجا تھا اسی لیے دونون صاحبونکو حصہ اور ثواب ملا آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہین آپ مستجاب الدعوات تھے آپ یرموک کی لڑائی مین اور محاصرہ دمشق مین ساتھ تھے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و عبد الرحمان بن عوف و سعید بن زید رضی اللہ عنہم جنگ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے اور نماز مین آپ کے پیچھے رہتے تھے آپ نے ستر برس سے زیادہ عمر پائی اور سنہ یا سنہ مین وفات پائی

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ		۵۴	۶۷۳

بن ابی وقاص یعنی سعد بن مالک بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن النضر بن کنانہ آپ سابق الاسلام ہین چھ یا چار آدمیون کے بعد آپ مشرف باسلام ہوے جب اسلام لائے تو آپ کی عمر کوئی سترہ برس کی تھی آپ عشرہ مبشرہ مین سے ہین بدر اور خندق اور سارے مشاہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احد مین آپ نے سخت مصیبت اُٹھائی آپ ہی نے پہلے خدا کی راہ مین خون بہایا اور راہ خدا مین پہلے تیر چلایا آپ نے احد مین ہزار تیر چلائے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھپر میرے باپ اور مان قربان ہون ای زور آور لڑکے تیر مار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے

بعد آپ نے گوشہ نشینی اختیار کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین اپنی مان کا بڑا فرمان بردار تھا
جب مین مسلمان ہوا تو مان نے کہا اے سعد یہ کیا دین تو نے نکالا ہے تو اس دین سے باز آ نہین تو مین کھانا پینا
چھوڑ دونگی یہانتک کہ مین مرجاؤنگی تو میری وجہ سے باتین سُنیگا مین نے کہا امان مین تو دین نہین چھوڑتا ایک شبانہ روز
تک میری مان نے کھانا پینا چھوڑ دیا دوسرے دن کچھ تر مردہ سی ہوگئین مین نے کہا کہ آپ کی اگر ہزار جانین ہون
اور ایک ایک کر کے نکل جائین تو بھی مین اپنے دین سے باز نہین آؤنگا جب میرا استقلال دیکھا تو پھر کھانے
پینے لگین تو خداوند نے میری شان مین یہ آیہ اُتاری کہ اگر تیرے مان باپ شرک کرنے کے لیے زور ڈالین تو
اُنکا کہا نہ مان اور دنیا مین دستور کے موافق اُنکا ساتھ دے ۵۵ھ مین آپ نے وفات پائی

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم			۵۶	۶۷۵

آپ صاحبزادی حارث بن حرار کی ہین پانچوین سال ہجرت کے شعبان کے مہینے مین حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے آپ سے عقد کیا مدینہ مین آپ نے وفات کی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلے اللہ علیہ وسلم	بعثت ۵		۵۷ ۵۸	۶۷۶ ۶۷۷

آپ سب بیبیون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری تھین کنیت آپ کی ام عبد اللہ ہے آپ
سب صحابہ سے زیادہ فصیح و بلیغ و عالم و فقیہ تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو حصہ دین اس
سُرخ پوش سے لو ہجرت کے دو برس پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا اُسوقت سِن
آپ کا سات برس کا تھا حضرت خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا کی رحلت کے دو تین برس بعد آپ سے نکاح کیا بعد
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سب بیبیون سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑھکے چاہتے
تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ دستور تھا کہ جسدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی باری بی بی عائشہ رضی اللہ
عنہا کے ہان رہنے کی ہوتی اُسدن تحفے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجتے ایک دن
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کی سوکنون نے مشورہ کیا اور بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے یہ کہو کہ آپ لوگون کو فرماوین کہ آپ جہان رہین لوگ ہدیہ بھیجا کرین تخصیص بی بی عایشہ کے دن کی
نکرین دو بار بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مگر آپ نے مُنھ پھیر لیا تیسری بار آپ نے فرمایا اے ام سلمہ عائشہ کے
بارے مین مجھے نہ ستاؤ خدا کی قسم تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین وحی نہ اُتری سواے اُسکے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عایشہ جبرئیل تمھین سلام کہتے ہین

مین نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور کہا کہ آپ دیکھتے ہین جو مین نہین دیکھتی آپ بڑی فقیہ تھین اکابر صحابہ
آپ سے فرایض دریافت کرتے حضرت عروہؓ فرماتے ہین کہ فقہ طب اور شعر جاننے والی عورت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے بڑھکے نہین دیکھی اگر آپ کی فضیلت مین سواے قصۂ افک کے اور کچھ نہوتا تو آپ کی فضیلت اور
علو مرتبے کو کافی تھا کیونکہ قرآن شریف آپ کی شان مین اُترا جو قیامت تک پڑھا جائیگا حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اور بہت سے صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی حدیثین روایت کی ہین ۵۸ھ مین
آپ نے وفات پائی اور بقیع پاک مین حسب وصیت شب کو مدفون ہوئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
وقت آپ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کی کہ سب سے زیادہ دوست
آپ کا کون ہی آپ نے فرمایا عائشہ پھر پوچھا کہ مردون مین کون ہی آپ نے فرمایا اُنکے والد حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے آپ کی تصویر ایک پرچۂ حریر بہشت پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائی تھی اور عرض کیا تھا کہ آپ انسے نکاح کرین
آیت تطہیر آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی سترھوین رمضان المبارک شب سہ شنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ			۵۷ ۵۹	۶۷۸

آپ دوستو صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ سے زیادہ راوی حدیث ہین آپ کے نام مین
سخت اختلاف ہی کوئی کہتا ہی عبداللہ بن عامر کوئی بریر بن عشرقہ کوئی سکین بن دومہ کوئی عبداللہ بن عبد شمس
کنیت سے مشہور ہین خیبر کے سال مین آپ مشرف باسلام ہوے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت نچھوڑی
کیونکہ علم کے بڑے شائق تھے آپ نے ایک دفعہ نسیان کی شکایت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے کی
آپ نے فرمایا اپنی چادر کھول اُنھون نے کھولی اور آپ نے کچھ پڑھ کے پھونک دیا اُنھون نے سینے سے لگا لیا پھر حافظہ
ایسا قوی ہو گیا کہ جو حدیث سُنی نہ بھولے امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آٹھ سو
سے زیادہ صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہی آپ اصحاب صفہ سے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرین کا تحصیلدار
بنا دیا تھا پھر معزول کر دیا پھر چاہا کہ ایک جگہ بحال کرین آپ نے انکار کیا اور مدینہ پاک مین ۵۸ھ مین وفات پائی

حضرت امام حسین شہید دشت کربلا علیہ السلام	۴	۶۲۵	۶۰ ۶۱	۶۷۹ ۶۸۰

کنیت آپ کی ابو الائمہ و ابی عبد اللہ لقب آپکا شہید و سید و سید الشہدا ہی آپ تیسری شعبان سنہ ۴ ہجری
مدینہ طیبہ مین پیدا ہوے صرف چھ مہینہ تک آپ شکم مادر مین رہے اب تک کوئی بچہ اتنی مدت مین پیدا نہین ہوا ہی مگر
آپ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام آپکا نام حسینؓ بحکم خدا رکھا گیا آپ کے چہرۂ مبارک پر ایسا نور تھا کہ اگر آپ کہین اندھیرے مین

بیٹھے ہوتے تو لوگ آپ تک اُس نور کی روشنی مین پہونچ جاتے تھے سینہ سے پیرون تک آپ ہم شبیہ رسول صلے اللہ
علیہ وسلم تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے خدا دوست رکھیگا اُسے جو دوست
رکھے گا حسین کو اور ذلیل کریگا اُسکو جو دشمن رکھیگا اُسکو ایکدن دونون بھائی صحن خانہ مین کشتی لڑ رہے تھے حضرت
رسول خدا نے فرمایا کہ حسنؑ حسینؑ کو پکڑ لو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ بڑے کو فرما رہے ہین کہ
چھوٹے کو پکڑ آپ نے فرمایا جبرئیل حسینؑ سے کہ رہے ہین کہ حسنؑ کو پکڑو ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مکان سے باہر تشریف لائے اور دیر کے بعد بہت مضطر اندر تشریف لائے تھوڑی خاک سرخ ام سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہا کے ہاتھ مین دی اور فرمایا کہ مجھکو اسوقت میدان کربلا مین جہان حسین اور اُنکے فرزندان شہید ہونگے لیگئے تھے
اور مجھے دکھایا کہ تمام خون پڑا ہی دیکھ کے آیا ہون اسکو بحفاظت رکھو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاک کو ایک شیشہ
مین رکھا جب حضرت امام حسین علیہ السلام عراق تشریف لیگئے تو دہم محرم کو وہ خاک خون سے سرخ ہو گئی حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ آپ شہید ہوے حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو وحی آئی کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل کے عوض مین ستر آدمی قتل ہوے اور تمھارے فرزند کے قتل
کے عوض مین ستر ستر ہزار آدمی دوبار قتل ہونگے اور ویسا ہی ہوا روایت صحیح ہی کہ کوئی شخص قاتل حسین علیہ السلام
یا معین [illegible] اُسکا ایسا نہ تھا جو مرنے کے پہلے بلاے سخت مین نہ گرفتار ہوا ہو اقوال حضرت امام حسین علیہ السلام یہ
ہین کہ جو سخاوت کریگا وہ سردار ہوگا اور جو بخل کریگا خوار ہوگا اور جو اپنے بھائی کا بھلا کریگا کل اُسکا بدلا پائیگا
اور آپنے پچیس حج پیادہ کیے تھے شہادت آپکی شہور عام دہم محرم سنہ ۶۱ھ ہی انا للہ وانا الیہ راجعون

یزید ابن معاویہ خلیفۂ دوم بنی امیہ	۶۰	۶۷۹	۶۴	۶۸۳

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی لوگون نے پھر تجدید بیعت یزید کی اور یزید خلیفہ ہوا خلقت یزید
کی کیفیت بعض مورخین نے یہ لکھی ہی کہ ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ سے فرمایا کہ تمھاری پشت مین ایک لڑکا ہی جو قاتل حسینؑ ہوگا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واسطے میرے
حال پر کہ میری اولاد رسول کی اولاد کی دشمن ہو مین کوئی نکاح ہی نہین کرونگا کہ نوبت اولاد کی آوے چنانچہ
ایک مدت اُسی [illegible] پہ قائم رہے ہونے والی بات کب رُکتی ہی ایک شب پیشاب کی حاجت ہوئی بعد
فراغ کے کلوخ نہین ملا دیوار سے استنجا کیا وہان ایک زہردار بچھو تھا اُسنے نیش مارا اور اُسکی سوزش کی سخت
تکلیف ہوئی حکما نے علاج اُسکا صحبت زن تجویز کیا ایک ضعیفہ بلائی گئی اُس سے اتفاق صحبت ہوا اور وہی زہردار
نطفہ اُسوقت قرار پایا اور وہ عورت یزید سے حاملہ ہوئی اور بعد ولادت یزید کے حضرت معاویہ کو شفقت پدری کا

زیادہ جوش پیدا ہوا اور پسر عزیز قرار پایا رفتہ رفتہ ولیعہد بھی ہوا اور بیعت بھی مسلمانان کی ہوئی ایک روز حضرت
معاویہ نے براہ شفقت پدری یزید سے کہا کہ مین نے تیرے لیے سب کچھ کیا جو کچھ تیرے دل مین اور کوئی آرزو ہو کہہ دے
اُسکو بھی مین پورا کرون یزید نے کہا عبداللہ بن زبیر کی بی بی نہایت حسینہ ہین وہ مجھے کسی طور ملجاوین حضرت
معاویہ نے حضرت عبداللہ زبیر سے کہا کہ تم ایسے اجلہ صحابہ کے صاحبزادے ہو مجھے تمھاری طرف بہت خیال ہی نظر
مرحمت ہی مین تمکو اپنی بیٹی دونگا اور مصر کا امیر کرونگا دوسرے روز حضرت عبداللہ سے کہا کہ میری لڑکی کہتی ہی
کہ بی بی عبداللہ کی بہت خوبصورت ہی اور مین خوبصورت نہین اگر اُس بی بی کو چھوڑ دین تو ہم قبول کرین عبداللہ
زبیر امارت مصر پر فریفتہ و از جان رفتہ ہو چکے تھے اپنی بی بی کو طلاق دیدی اُسکے بعد حضرت معاویہ نے حضرت
عبداللہ سے کہا کہ بیٹی میری کہتی ہی کہ عبداللہ نے ایسی خوبصورت بی بی کو ولایت مصر کی طمع مین چھوڑ دیا مجھے تو
حُسن بھی نہین ہی جب اُس سے ملک مصر جاتا رہیگا مجھے بھی چھوڑ دیگا بعد اُسکے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو بلا کر
کہا کہ عبداللہ کی بی بی کی خواستگاری واسطے یزید کے کرو وہ اس کام کو روانہ ہوئے راہ مین حضرت قاسم بن عبداللہ
نے بھی کہا کہ اگر یزید کو نہ قبول کرے تو میرے لیے خواستگاری کرو بعد اسکے امام حسین علیہ السلام بھی ملے اُنھون نے بھی
ویسا ہی کہا الغرض جب آپ وہان پہونچے اور سب واقعہ بیان کیا اُن صاحبہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو
پسند فرمایا اور کہا کہ میرا نکاح اُنسے جلد پڑھدو کہ دوسرے کی طمع نرہے جب حضرت موسے پھر آئے اور کیفیت بیان
کی حضرت معاویہ بہت برہم ہوئے اور کہا کہ مین نے کس حیلہ سے عبداللہ زبیر سے چھوڑایا اور تمنے ایک ساعت مین
قصہ درہم برہم کر دیا اور یزید نے جب سنا تو کہا کہ بعہد حکومت اپنے جب تک سر حسین نہ کاٹونگا مجھے چین نہ آئے گا
یہ بغض تو دل مین تھا ہی انکار بیعت دوسری وجہ مخاصمت پیدا ہو چکی تھی بعد وفات حضرت معاویہ و خلافت اپنے
نامہ بنام ولید حاکم مدینہ طیبہ لکھا کہ سب سے بیعت لیوے خصوصاً اُن چار بزرگون سے جنھون نے انکار کیا ہی
علی الخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام سے و بصورت انکار سران چار بزرگون کا بھیجے ولید نے کہا کہ اگر تمامی
ربع مسکون یزید مجھے دیوے تب بھی مجھسے یہ نہوگا کہ مین خون آل نبی کا بہاؤن بہت کچھ قیل و قال اس بادہ مین
ہوا ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام مرقد مطہرہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر گئے اور فریاد کی اور مزار مبارک
سے لپٹے آپ کو غنودگی آگئی رؤیا مین دیکھا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تمھارے لیے بہشت مین خاص
جگہ بنائی گئی ہی اور وہ بے شہادت کے نہین مل سکتی تم جاؤ اور شہید ہو اسی زمانہ مین کوفہ سے پیہم صد ہا نامے
پہونچے اور بہت کچھ وعدے اور حمایتون کے اقرار اُنمین تھے اور پیہم قاصد آئے آپ نے امتحاناً حضرت مسلم بن
عقیل رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہان کے حالات سے اطلاع دین جب آپ کوفہ مین پہونچے اور مخفی ایک شخص مختار
کے مکان مین ٹھہرے لوگ آپ پاس پہونچے اور بیعت کرنے لگے یہانتک کہ اٹھارہ ہزار آدمیون نے بیعت کی

تب آپ نے نامہ بحضور امام مشعر حالات وہان کے لکھا اور ہانی کے گھر جا چھپے وہ ایک رئیس کوفہ صاحب قبیلہ اور محب اہل بیت رسالت تھے ایک عرصہ تک وہان رہے رفتہ رفتہ یہ خبر بھی ابن زیاد کو معلوم ہوئی اُسنے ہانی کو پکڑ منگایا اور حضرت مسلم کی حاضری کے لیے اُنپر بہت شدت کی انھون نے انکار کیا کہ جسکو مین نے امن دیا ہی اور برادر فرزند رسول ہی ہر گز ندونگا ناگاہ ایک غلط خبر حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کو ہانی کے قتل کی پہونچی آپ گھر سے خود باہر نکل آئے اور گروہ کوفیان آپکے ساتھ ہوے اور سخت لڑائی ہونی لگی تب ابن زیاد نے ایسی تدبیرین کین کہ کل اہل کوفہ حضرت مسلم سے منحرف ہوگئے آپ تنہا رہگئے تب آپ ایک عورت کے گھر مین جا چھپے یہ خبر بھی ابن زیاد کو ملی تین سو سوار آپکی گرفتاری کو بھیجے پھر سخت لڑائی ہوئی بالآخر آپ مجروح ہو کر گرفتار ہوے آپ کو ابن زیاد نے شہید کیا اور ہانی کو بھی اور دونون نعشین نگونسار لٹکا دین اور سر دونون کا دمشق روانہ کر دیا وہان تمام دروازہ پر لٹکا دیا گیا حضرت امام حسین علیہ السلام کو نبوت کی التجا پر تو بیعت ہو کر بعزم عراق مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ تشریف لائے مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ مین بھی سب لوگ انواع طرح پر مانع ہوے مگر تقدیر کشان کشان آپ کو عراق کی جانب لے چلی بالجملہ آپ کربلاے معلی مین پہونچے اور وہان جو کچھ ہوا قلم کو اسکی تحریر کی قدرت نہین انا للہ وانا الیہ راجعون سر حضرت امام حسین علیہ السلام کا دمشق بھیجا گیا یزید نے سر مبارک سے بے ادبی کی یعنے چھڑی جو اُسکے ہاتھ مین تھی اُس سے دندان مبارک کو مس کیا اہل بیت جو گئے تھے انکا البتہ احترام کیا اور حرم مین جگہ دی اور کھانا ساتھ حضرت سجادؑ کے کھایا حضرت عمر بن حسین چہار سالہ تھے ایک روز کھانے کے وقت یزید نے اُن سے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کشتی لڑوگے آپ نے فرمایا کہ ایک تلوار میرے اور ایک اُسکے ہاتھ مین دے اور لڑائی دیکھ کشتی کیا یزید نے انکو گلے سے لگا لیا حضرت زینب فرماتی ہین کہ کوئی کافر صاحب مروت یزید سے زیادہ مین نے نہین دیکھا از روضۃ الصفا الغرض حالات یزید تو اظہر من الشمس ہین زندگانی فسق و فجور مین کاٹی اور بماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ اس دار فانی سے منزل اصلی مین قرار پکڑا علیہ ما علیہ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلے اللہ علیہ وسلم			۶۱	۶۸۰

آپ حارث بن حزن کی صاحبزادی ہین سنہ ہجری مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عقد کیا مزار آپکا بقیع مین ہی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلعم			۶۳ ۶۴	۶۸۳

نام مبارک آپکا ہند بنت ابی امیہ ہی بماہ شوال سنہ ہجری آپکا عقد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا ازواج مین سب کے بعد آپ نے تیسری ربیع الاول کو وفات فرمائی مزار آپکا بقیع مین ہی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۶۹۳	۷۴	

بن عمر بن حرام بن کعب بن شمس بن سلمہ انصاری ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر ہ لڑائیان لڑے بدر اور احد مین آپ کے باپ نے جانے نہ دیا جنگ صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف تھے آخر عمر مین آنکھون سے معذور ہو گئے تھے زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے بہت حدیثین آپ سے مروی ہین آپ فرماتے ہین کہ لیلۃ البعیر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار میرے لیے دعا کی حضرت فرمائی لیلۃ البعیر سے وہ رات مقصود ہے کہ ایک جنگ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکا اونٹ مول لیا تھا آپ نے یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ پہنچکر جانور حوالہ کر دونگا عمر آپکی چورانوے برس کی ہوئی تھی

حضرت ابو القاسم محمد حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ

۷۰۰	۸۱		

آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادہ بطن سے حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین سادات علویہ آپکی نسل سے ہین

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۷۱۳	۹۴ ۹۵	۶۹۷	۳۸

کنیت آپکی ابو محمد و ابو الحسن ہے لقب آپکا سجاد و زین العابدین ہے والدہ آپکی حضرت شہر بانو بنت یزدجرد شاہ ایران ہین صاحب شواہد النبوۃ لکھتے ہین ایک روز آپ نماز مین تھے کہ شیطان بشکل اژدہا آیا آپ خوف سے نماز چھوڑین آپ نے کچھ خیال نہ کیا تب شیطان نے پیر مین کاٹا آپ نے باوجود تکلیف شدید کے بھی نماز نہ چھوڑی الہام ہوا کہ یہ اژدہا شیطان ہے آپ نے اُسکے منھ پر طمانچہ مارا اور لاحول پڑھا وہ اژدہا غایب ہوا ندا آئی یا زین العابدین جب سے لقب آپکا زین العابدین ہوا آپ جب نماز کا قصد فرماتے اور وضو کے لیے بیٹھتے تو خوف خدا سے رنگ آپکا زرد ہو جاتا تھا آپ نماز مین تھے کہ مکان مین آگ لگی ہر چند صحابیون نے آواز دی آپ نے نماز نہ چھوڑی یہانتک کہ سارا مکان جل گیا آپ محفوظ رہے جب آپ سے صورت محفوظ رہنے کی دریافت کی آپنے فرمایا کہ خوف آتش جہنم حضرت زہری فرماتے ہین کہ مین نے پہرہ دارون کی بہت خوشامدین کرکے اندر قید خانہ کے جانیکی اجازت لی اور آپکے حضور مین حاضر ہوا دیکھا کہ بیڑیان پڑی ہین مجھے بہت حسرت ہوئی اور اسقدر رویا کہ تمام جسم تر ہو گیا حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس طوق وزنجیر سے کوئی تکلیف نہین ہے جب چاہون علیحدہ کر دون اور بسہولت جدا کر دین اور مجھے رخصت کر دیا چار یا پانچ روز کے بعد آپ قید سے غائب ہوئے مین ایک دن عبد الملک مروان کے

پاس گیا اُنھون نے آپکی کیفیت پوچھی مین نے کہا کہ وہ سید آل رسول و مقبول ایزدی ہین عبدالملک نے کہا کہ جسدن وہ قید سے غائب ہوے اُسی روز میرے زنانہ مکان مین جہان کوئی آ نہین سکتا آپ آئے اور مجھسے فرمایا کہ تو کیون دیتے آزار رہو یہ فرماکر غائب ہوگئے ہرچند چاہا کہ کوئی بات کرون لیکن رعب سے میری زبان نہ نکلی آپنے ایکروز جنگل کے ہرن کو بُلاکر ساتھ کھانا کھلایا اور رخصت کیا اسکے بعد دوسرا ہرن آپ کے حضور مین آیا سر قدمون پر رکھا اور رویا وجہ یہ تھی کہ ایک قریش نے اُسکے بچہ کو پکڑ لیا تھا ہرن کی یہ فریاد تھی کہ بچہ اُسکو ملے کہ دودھ پلاوے آپنے اُس شخص کو مع بچہ کے طلب کیا ہرن نے دودھ پلایا آپ نے قریش سے کہا کہ اگر تم چاہو کہ خدا تمکو اور تمھاری اولاد کو ظالمون کے پنجہ سے بچاوے تو اس ہرن کے بچہ کو چھوڑ دو قریشی نے چھوڑ دیا ہرن اپنا بچہ لیکر جنگل مین چلا گیا وفات آپکی اٹھارھوین محرم ہی کہا جاتا ہو کہ ولید خلیفہ بنی امیہ نے زہر دلوایا تھا واللہ اعلم مزار مبارک بقیع مین ہو

معاویہ بن یزید ۳ بنی امیہ	۶۴	۶۸۳	۶۴ ۶۴	۶۸۳ ۶۸۵

بعد وفات یزید کے خلافت پر بٹھائے گئے مگر اس خلافت کو مکروہ جانتے تھے چند روز قیل و قال بہت ہوئی مگر انھون نے چالیس روز یا دو مہینے بعد خلافت سے کلیۃً انکار کر کے کنارہ کیا اور کسی کو خلافت کا نامزد نہ کیا اور ممبر پر جاکر بعد حمد خدائے جل و علا و نعت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے کہا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور خلفاے باصفا کی ہی میرے جد معاویہ بن ابی سفیان نے از راہ خلافت ساتھ علی مرتضے کے کہ احق اور الیق بخلافت تھے نزاع اور جدال کیا بعد اُسکے میرا باپ کہ کسی طرح کی اہلیت اور استحقاق نرکھتا تھا او پر تخت خلافت کے بیٹھا اور اپنی حکومت کے استحکام کے لیے امام حسین بن علی سے فرزند رسول کو قتل کیا جو ان مرد اور نیکو اقبال وارین بطمع حکومت چند روزہ ہمراہ اپنے لیگیا یہ کہکر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ بارہ ساتھ امام حسین علیہ السلام کے بہت برا تھا اگر میرے باپ نے کیا بازگشت اُسکی سعی سے جہنم ہی مین اس خلافت مین لذت نہین پاتا اولاد ابو سفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین عقد بیعت کرون یہ کہکر ممبر سے اترا اور باہر آیا اور گوشہ نشین ہوا اور اکیس برس کی عمر مین تھوڑے دنکے وفات کی

مروان بن الحکم ۴ بنی امیہ	۶۴	۶۸۳	۶۵	۶۸۴

بعد ترک خلافت معاویہ بن یزید کے چند روز عبداللہ زبیر نے مکہ مین اور ابن زیاد نے مصر و شام مین خلافت کی مگر مروان بن الحکم نے رفتہ رفتہ تسلط شام و مصر پر کر لیا اور اپنے بیٹے عبدالملک کو ولی عہد کر کے ۶۵ھ مین وفات کی

عبدالملک بن مروان ۵ بنی امیہ	۶۵	۶۸۴	۸۶ ۸۵	۷۰۵

چھبیس برس کی عمر مین اپنے باپ سے بیعت کر کے مصر و شام پر قابض ہوا پھر عراق پر غالب آیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کو

شہید کیا اور بتوسط حجاج بن یوسف کعبہ کو منہدم کر کے اس صورت پر جواب ہی تعمیر کی اور حجاج نے مدینۂ طیبہ مین صحابہ کو بہت آزار دیا اور اُسکے بھائی عبد العزیز نے جامع مسجد کو توڑ کر وسیع کیا حجاج سخت ظالم اور بیرحم شخص تھا

ولید بن عبد الملک ۶ بنی امیہ	۸۶	۷۰۵	۹۵ ۹۶	۷۱۴

باپ کے وقت سے ولیعہد تھا بعد مرگ پدر خلافت پائی ششہ مین جامع مسجد دمشق کی بنا کی اور مسجد نبوی کو وسیع کیا اور بہت سے بلاد فتح کیے ہشام بن عبد الملک مخزومی کو امارت مدینہ سے معزول کر کے عمر بن عبد العزیز کو امیر کیا اور جب خود مدینہ مین آیا تو دس فقہا کو طلب کر کے کہا کہ کوئی قضیہ بغیر راے وحاضری آپ لوگ کے فیصل نہو اور اگر سب لوگ نہ آسکین تو دو ایک ضرور حاضر ہون اور کسی پر ظلم ہوگا اور مجھے خبر ہوگی تو الزام اسکا آپ لوگ کی گردن پر ہوگا ہشام بن اسمٰعیل اپنے عہد امارت مین حضرت سجاد کے ساتھ بے ادبی کرتا تھا اس قضیہ کو جب سنا تو عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ ہشام کی تادیب قرار واقعی کرو عمر بن عبد العزیز نے حضرت سجاد سے پوچھا آپنے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ میرے لیے کسیکو ایذا پہونچے از دصلہ الصفا

	صدی دوم	

حضرت خواجہ حسن بصری چشتی رحمۃ اللہ علیہ			۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲	۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰

والدہ آپکی موالی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تھین جب آپکی والدہ کسی کام مین مصروف رہتین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی چھاتیان آپکے منہ مین دیتین آپ چوستے دو چار قطرے شیر کے نکلتے جتنی برکتین آپ مین آئین بوجہ شیر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے تھین آپنے ایام طفولیت مین پانی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کوزہ کا پیا حضرت نے پوچھا کہ پانی اس کوزہ کا کسنے پیا معلوم ہوا کہ حسن نے آپنے فرمایا کہ جسقدر پانی میرا پیا اُسی قدر علم میرا اسکو عطا ہوا ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گود مین آپکو دیدیا آپنے دعا دی پیدایش کے بعد حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لیگئے آپنے نام حسن رکھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پرورش کی ذمہ داری کی اور اپنا دودھ پلایا دعا کی کہ مقتداے خلق ہو یہ دعا آپکی قبول ہوئی آپنے حضرت امام حسن علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی خرقہ پایا علم حاصل کیا ستر برس تک دنیا چھوڑ کر حجرہ مین بیٹھے اور عہد کیا کہ تمام عمر باہر نہ آئے بعد اسکے ہفتہ مین ایکبار آپ وعظ فرماتے مگر جب حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا نہوتین آپ وعظ نہین فرماتے آپسے پوچھا کہ صرف ایک عورت ضعیفہ کے لیے وعظ کیون ترک فرماتے ہین آپنے فرمایا ہاتھی کے لیے جو شربت تیار ہوا ہو چیونٹیون کو نہین دیا جا سکتا آپ سے کسی نے عرض کی کہ مسلمان کون ہی اور مسلمانی کیا ہی آپنے فرمایا مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب پھر عرض کی اصل دین کیا ہی فرمایا پرہیزگاری پھر عرض کی مانع پرہیزگاری کیا ہی فرمایا طمع آپ تمام عبادت خانہ پر اکثر بیٹھکر اسقدر رویا کرتے کہ آنسو پرنالے سے نیچے گرتا ایک روز کسی شخص پر پڑا اُسنے پوچھا کہ یہ پانی پاک ہی یا ناپاک آپنے فرمایا

دھو ڈالو یہ پانی گنہگار کی آنکھون کا ہی آپ سے پوچھا کہ جنات عدن کیا ہی فرمایا کہ ایک کوشک ہی سونیکا کہ اُسمین سوائے پیغمبرا
صدیق یا شہید یا سلطان عادل کے دوسرا نہ در آوے قولہ میری بات سنو کہ میرا علم تمکو فایدہ ہی میری بے علمی تمکو
نقصان نہین عرض کیا کہ ہم لوگون کا دل سوتا ہوا ہی کہ آپ کی بات نہین اثر کرتی آپ نے فرمایا تم لوگون کا دل
مردہ ہی سوتا ہوا ہلانے سے جاگ سکتا ہی مردہ نہین جاگ سکتا پوچھا کہ ایک قوم کہتی ہی کہ جب اپنے نفس کو پاک کرے
تب دعوت خلق کی کرے فرمایا شیطان اس آرزو مین ہی کہ دروازہ امر معروف و نہی منکر کا بند ہو جاے پوچھا کہ مسلمان
حسد کرتا ہی فرمایا تم برادران یوسف کو بھول گئے مگر جب رنج کو سینہ سے نکال ڈالے تو کوئی نقصان نہین ہی آپ پر
ایسا خوف غالب تھا کہ جب آپ بیٹھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ جلاد کے سامنے بیٹھے ہین کبھی کسی نے آپکو خندان نہین دیکھا
ایک روز آپ گھر مین روتے اور نالہ و فریاد کر رہے تھے پوچھا کہ یہ نالہ تمھارا باوجود ایسے زمانہ کے جو تمکو ہی کیون ہی فرمایا
اس سبب سے روتے ہین کہ مبادا بے علم و قصد کے مجھسے کوئی کام ہوا ہو یا کوئی قدم خطا پر پڑھا ہو کہ وہ ناپسند
خدا ہوا ور مجھے کہین کہ درگاہ سے خدا کے جاؤ تمھاری کوئی طاعت قبول نہوگی قولہ تین کام مت کرو ایک سلاطین کے
بساط پر قدم مرکھو اگرچہ تمامتر شفقت ہو دوسرے ساتھ کسی عورت کے خلوت مین مت بیٹھو اگرچہ وہ تمامتر رابعہ ہو
اور تم قرآن سکھاتے ہو تیسرے ہرگز کان اپنا ساتھ مزامیر کے مت دو اگرچہ تم مردان مرد ہو کیونکہ یہ سب آفت سے
خالی نہین ہین آخر کو اپنا زخم لگا دینگے حضرت مالک دینار نے آپ سے پوچھا کہ عقوبت عالم کی کیا ہی کہا دل کا
مرنا پوچھا دل کا مرنا کیا ہی کہا حب دنیا قولہ ہمنشینی بدون کی مردون کو بدگمان کرتی ہی نیکون سے قولہ اگر مجھے
شراب پینے کو بلاے تو زیادہ دوست رکھتا ہون اُس سے کہ مجھے طلب دنیا کے لیے بلاے قولہ عرفت وہ ہی کہ اپنے
مین ذرہ خصومت نپاؤ قولہ بہشت عمل پر موقوف نہین ہی نیک نیتی پر موقوف ہی قولہ فکرت آئینہ ہی کہ نیکی بدی
تمھاری اُسمین دکھائی دے قولہ جسکی بات سر حکمت سے نہین ہی وہ آفت ہی اور جسکی خاموشی سر فکرت سے
نہین ہی وہ سب شہوت اور غفلت ہی اور جو نظر کہ سر عبرت سے نہین ہی وہ سب لہو اور ذلت ہی قولہ ورع مین
تین مقام ہین اول یہ کہ ہر حال مین بندہ سچی بات کہے جاے دوسرے اعضا کو اپنے اُس چیز سے بچاوے جسمین خدا کا
خشم ہو تیسرے یہ کہ اُسکا قصد اُس چیز مین ہو جسمین رضاے خدا ہو قولہ مثقال ذرہ ورع کا بہتر ہی ہزار سال کی نماز
و روزہ سے قولہ فاضل ترین اعمال فکرت ہی اور ورع قولہ باطن اور ظاہر خلاف از جملہ نفاق ہی قولہ کوئی مومن نہوا
ہی نہوگا کہ وہ نہ ڈرتا ہو کہ مبادا مین منافق ہون قولہ تین شخصون کے لیے غیبت نہین ہی صاحب ہوا
فاسق۔ امام ظالم آپ روزانہ بصرہ سے مکہ ظہر کے بعد جاتے اور عصر پھر آ کر بصرہ مین پڑھتے قولہ غریب فرزند آدم
اس گھر پر راضی ہوے اُسکے حلال کے لیے حساب ہی اور حرام کے لیے عذاب قولہ آدمی دنیا سے مفارقت نہین
کرتا ہی مگر ساتھ تین حسرتون کے ایک یہ کہ آسودہ نہوا جمع کرنے سے دوسرے نپایا ہو جسکی امید رکھتا تھا تیسرے زاد راہ

ناگزیر راہ کی جو سامنے ہی اُسنے مہیا نہ کیا قولہ خدا بخشتے اُس قوم کو جسکے نزدیک دنیا ودیعت ہی ودیعت سپرد کر دیا اور ہلکے پھلکے چلے گئے قولہ میرے نزدیک وہ بڑے عاقل ہین جو خراب کرین دنیا کو اور عمارت کرین آخرت کی قولہ جو خدا کو پہچانے اُسے دوست رکھو اور جو دنیا کو پہچانے اُسے دشمن قولہ کوئی چارپایہ لگام سخت کا مستوجب تمہارے نفس سے زیادہ نہین قولہ قسم خدا کی تہون کو کسی نے نہ پوجا مگر دوستی دنیا کے لیے قولہ تمسے جو اگلے لوگ تھے وہ قدر اُس نامہ کی جانتے تھے کہ خدا سے اُنکو پہونچا را تون کو اُسمین غور کرتے اور دنکو عمل اور تم لوگون نے درست کیا اعراب وحروف کو اور ترک کیا عمل کو اور دنیا کے نامے نباتے ہو قولہ بخدا زر وسیم کو کوئی شخص عزیز نہین رکھتا مگر جسے خدا ذلیل کرتا ہی قولہ جو کچھ دوسرے کو کہو چاہیے کہ پہلے خود فرمان بردار ہو قولہ برادران میرے نزدیک عیال وفرزند سے زیادہ عزیز مین کیونکہ یہ لوگ یار دین ہین اور وہ یار دنیا اور دشمن دین قولہ جو نماز کہ دل اُسمین حاضر نہو عذاب سے نزدیک تر ہی پوچھا خشوع کیا ہی فرمایا وہ خوف کہ دل مین قائم ہوا اور دل نے اُسے لازم کیا ہو کسی نے پوچھا آپ کیسے ہین فرمایا کیسا ہو حال اُس قوم کا کہ دریا مین ہوا اور کشتی ٹوٹ گئی ہوا اور ہر ایک تختہ پر بہے پھرتے ہون اُسنے کہا کہ سخت ہو فرمایا کہ میرا ویسا ہی حال ہی ایک شخص کو آپ نے گورستان مین دیکھا کہ روٹی کھا رہا ہی فرمایا وہ منافق ہی پوچھا کیونکر فرمایا جسکو ان مردون کے سامنے کسی شی کی خواہش ہو وہ مرگ اور آخرت پر ایمان نہین رکھتا اور یہ نشان منافق ہی بچپن مین آپ سے ایک گناہ سرزد ہوا تھا جب آپ نیا پیرہن سیتے اُس گناہ کو اُسپر لکھتے اور یہانتک روتے کہ بیہوش ہو جاتے جب آپ دعا کرتے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اپنا دامن کشادہ کرتے اور فرماتے قبولیت کو دیکھتا ہون قولہ تو اگر کوئی دیکھا چاہے کہ دنیا میرے بعد کیسی رہیگی تو دیکھے کہ اورون کے بعد کیسی ہی قولہ جس بات کا تحمل آپ کر سکے وہی دوسرے کو کہے قولہ جو کچھ اپنے یا اپنے ماں باپ پر نفقہ کرے اُن سب کا حساب روز قیامت ہوگا مگر دعوت مہمانان یعنی مہمان کے کھانا کھلانے کا حساب نہو گا حالت نزع مین آپنے تبسم فرمایا اور یہ فرما کر کہ کدام گناہ کدام گناہ رحلت فرمائی تمام عمر مین آپکو کسی نے کبھی خندان نہ دیکھا تھا کسی بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا عرض کی یا حضرت تمام عمر آپ کو ہنسی نہ آئی نزع کے وقت باعث ہنسی کیا تھا آپنے فرمایا اُس وقت میرے کان مین یہ صدا آئی تھی کہ ای عزرائیل سختی کر وا ابھی ایک گناہ باقی ہی مجھے ہنسی آئی اور مین نے پوچھا کون سا گناہ غرہ رجب کو آپ نے وفات پائی وبقولے پنجم رجب روز جمعہ

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	۵۷ ۵۸	۶۷۷ ۶۷۶	۱۱۱ ۱۱۲	۲۳۴ ۲۳۴

ولادت آپکی تیسری صفر روز جمعہ ہی دار الامارت ہشام کی بنا ہو رہی تھی کہ آپکا گذر اُسطرف ہوا آپ نے فرمایا کہ یہ عمارت

خراب ہوگی اور مٹی تک اُسکی اور جگہ جائیگی آپ کے ہمراہیون کو تعجب ہوا کہ یہ کیونکر خراب ہوگی جب ہشام نے انتقال کیا اُسکے بیٹے ولید نے حکم دیا کہ اس محل کو خراب کرو اور مٹی اُسکی دوسری جگہ لیجاؤ ایک شخص نے آپسے سوال کیا کہ مسلمانون کا حق اللہ پر کیا ہی آپ نے فرمایا کہ حق المومنین اللہ پر یہ ہی کہ اگر یہ درخت خرما کہ میرے سامنے ہی اگر طلب کرون میرے پاس چلا آوے اُنکا یہ فرمانا تھا کہ درخت اپنی جگہ سے چلا آپنے فرمایا کہ تو اپنی جگہ رہ مین طلب نہین کرتا مثال دیتا ہون مدینۂ طیبہ مین آپ نے روز دوشنبہ ہفتم ذیحجہ مین رحلت فرمائی مزار مبارک بقیع مین ہی —

سلیمان بن عبد الملک ۷ بنی امیہ	۹۶	۷۱۴	۹۹	۷۱۷

سنہ مین ولادت ہوئی بعد موت اپنے بھائی کے خلافت پائی بمشورہ عمر ابن عبد العزیز کے عمال جو ظالم تھے اور حجاج بن یوسف کو معزول کیا اور عمال منصف مزاج مقرر کیے اور قیدیان عراق کو آزاد کیا اور وقت وفات اپنی خلافت کو بنام عمر بن عبد العزیز بعدہ یزید بن عبد الملک ایک کتاب مین لکھکر بیعت کرائی جرجان اور طبرستان اُسی وقت مین فتح ہوا سلیمان کو لوگ مفتاح التسخیر کہتے تھے مرد بسیار خوار تھا نو رطل ہر روز کھاتا رات کو طبق حلوا اُس کے خواب گاہ

مین رکھا جاتا نیند سے اُٹھکر رات ہی کو کھا جاتا
مگر آدمی نیک تھا دہم صفر کو قضا کی

عمر بن عبد العزیز ۸ بنی امیہ	۹۹	۷۱۷	۱۰۱	۷۱۹

سنہ ۶۱ یا سنہ مین بطن سے ام عاصم بنت عاصم بن عمر خطاب رضی اللہ عنہ پیدا ہوے وقت خلافت ولید کے امیر مدینہ تھے سنہ سے سنہ ۹۹ تک امارت کو اچھی طرح انجام دیا اور سلیمان کے عہد مین سنہ ۹۹ ہجری مین خلیفہ ہوے اور نہایت عدل جہان مین باثر عدل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کیا اور سب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا جو بنی امیہ نے داخل خطبہ کیا تھا اُسکو موقوف کرکے اور خطبہ سے نکال کے بجاے اسکے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الخ داخل کیا صورت یہ ہوئی کہ ایک یہودی طبیب کو سکھایا کہ دربار عام مین آکر خواستگاری اُنکے دختر کی کرے جب وہ انکار کرین تو یہ تقریر کرے چنانچہ وہ یہود آیا اور دربار عام مین خواستگاری دختر خلیفہ کی کی خلیفہ نے کہا کہ تم کافر ہو مسلمان نہین کیونکر یہ صورت ہوسکتی ہی یہودی نے کہا پیغمبر نے تمہارے کیونکر اپنی دختر علی کو دی خلیفہ نے کہا کہ وہ ایک عظماے ملت محمدی سے تھے تب یہودی نے کہا کہ پھر کیون اُنپر لعنت کرتے ہین عمر بن عبد العزیز نے طرف حضار کے دیکھا اور کہا کہ جواب دو کل عاجز رہے تب عمر نے حکم دیا کہ سب کی عبارت خطبہ سے نکال دی جاے اور بجاے اُسکے یہ عبارت وضع ہووے اور آیندہ پھر کوئی سب علی نکرے اُسوقت سے سب علی کرم اللہ وجہہ موقوف ہوا سفیان ثوری سے منقول ہی کہ پانچ خلیفہ ہوے ابوبکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن عبد العزیز فاطمہ بنت امام حسین

علیہ السلام ہمیشہ عمر بن عبد العزیز کی تعریف فرماتین اور کہتین کہ اگر وہ زندہ رہتا تو مجھے کسی سے احتیاج نہوتی امام باقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر قوم مین ایک مرد صالح بنکو کا رہوتا ہے بہترین قوم بنی امیہ عمر ابن عبد العزیز ہے باغ فدک بھی حوالہ بنی فاطمہ کے کیا دو درم سے زیادہ اسنپے واپنے عیال کے صرف مین روانہ رکھتے اور بہت بہت خوبیان اُنمین تھین زاید از تحریر ہے بعمر سی و نہ سال و شش ماہ انزہر سے جو اقربا نے دیا تھا بیسوین رجب کو وفات کی حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے نعش اُنکی دیکھکر فرمایا مات خیر الناس

یزید ثانی بن عبد الملک عـــ بنی اُمیہ	۱۰۱	۷۱۹	۱۰۵	۷۲۳

سنہ ... مین ولادت ہوئی و ۱۰۱ مین خلیفہ ہوا ۱۰۲ ہجری یزید بن مہلب نے اسپر خروج کیا اور مسیلمہ بن عبد الملک نے اُسکو بموضع عقر قریب کربلا کے مقتول کیا عمال عبد العزیز کو معزول کیا اور بہت سے رسوم مستحسنہ اُنکے موقوف کیے اور ... مین ... ایک ... پر عاشق تھا باغ مین انگور توڑ توڑ کر اُسکے منھ مین ڈالتا ایک انگور اُسکی حلق مین پھنس گیا وہ مرگئی اسکو ... دفن ... نہین کیا اور مردہ سے مجامعت کی بفہمایش اُسکو دفن کیا اسی غم مین آخر شعبان فوت ہوا

ہشام بن عبد الملک عـــ بنی اُمیہ	۱۰۵	۷۲۳	۱۲۵	۷۴۲

... مین ولادت ہوئی بعد یزید ثانی کے خلیفہ ہوا ... مین قیصریہ و ... مین صخرہ و ... مین حرسنہ کو فتح کیا اور وقت وفات کے ولید پسر یزید کو ولی عہد کیا ہشام کے وقت مین حضرت زید بن علی بن حسین سے لڑائی ہوئی آپ جب بہت زخمی ہوے تب لوگ آپ کو اُٹھا لیگئے اور آپ نے وفات فرمائی اور دفن ہوے یوسف نے مدفن کو تحقیق کرکے قبر سے نکالا اور سر ہشام کے پاس بھیجا اور جسد کو دار پر چڑھایا

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ			۱۲۰ ۱۲۱	۷۳۷ ۷۳۸

آپ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے عجمی آپکا لقب اسلیے ہے کہ قرآن نہین پڑھ سکتے تھے بعد لٹا دینے سب مال کے جب آپکی بیوی کو بہت عسرت ہوئی اُنھون نے کہا کچھ مزدوری کرکے لاؤ تو وجہ قوت ہو آپ گئے اور صومعہ مین بیٹھکر دن بھر عبادت حق کی شام کو گھر آکے کہا کہ جسکے یہان مین کام کرتا ہون وہ بڑا کریم ہے مجھے شرم آئی کہ ایسے شخص سے مزدوری طلب کرون وہ خود دیگا اور اُسکے یہان دس روز پر تقسیم ہوتی ہے جب دس روز اسی طور پر گذرے کہ آپ صبح کو آتے اور دن بھر صومعہ مین عبادت کرتے تو آپ نے یہ سوچا کہ آج گھر جا کر بیوی سے کیا کہینگے اسی روز دفعتاً ایک شخص آیا اور دروازہ ہلایا اُنکی بیوی نے کہا کون ہے اُسنے کہا کہ جسکے یہان حبیب کام کرتے ہین اُسنے مزدوری بھیجدی ہے اور بہت سا آٹا اور گوشت

اور گھی اور شہد اور تین سو درم اُنکی بیوی کو دیے اور چلا گیا آپ متفکر شام کو گھر پھرے دروازہ پر جو آئے کھانیکی بو معلوم ہوئی متعجب
ہوے اندر جا کر بیوی سے معلوم ہوا کہ جسکا تم کام کرتے ہو اُسنے یہ بھیجدیا ہی اور کہلا بھیجا ہی کہ اچھی طرح سے کام کرو تو ہم اور زیادہ
دینگے آپ کی حالت غیر ہوئی کہا کہ مین نے دس روز کا کام کیا یہ کچھ دیا اگر زیادہ کرین تو بہت کچھ دیوے بس کلیا آپنے دنیا کی
طرف سے مُنھ پھیر لیا اور یکسو خدا کی طرف ہو گئے اور مستجاب الدعوات ایک روز ایک عورت آئی اور عرض کی کہ میرا لڑکا
غائب ہو گیا ہی اور مین اُسکے لیے نہایت بیچین ہون دعا کیجیے کہ وہ آجاے اور بہت روئی فرمایا تمھارے پاس کچھ چاندی ہی
کہا دو درم ہی اُسے لیکر فقرا کو دیدیا اور دعا کی فرمایا تم جاؤ وہ لڑکا آگیا وہ عورت ہنوز گھر نہ پہونچی تھی کہ لڑکے کو دیکھا جبھی کہ
یہی میرا لڑکا ہی لڑکے سے پوچھا کہ تم کہان تھے اور حال کیا ہی اُسنے کہا کہ مین کرمان مین تھا اُستاد نے مجھے گوشت لانے کو
بھیجا تھا مین بازار سے گوشت لیکر گھر جاتا تھا ایک ہوا آئی اور مجھے اٹھا لیچلی اور مین نے ایک آواز سُنی کہ ای ہوا اسے
ببرکت دعاے حبیب و برکت دعاے صدقہ اُس دو درم کے اسکو اسکی مان کے گھر پہونچاوے ایک وقت بصرہ مین قحط پڑا
آپ نے فقرا کو کھانا دینا شروع کیا اور بہت غلہ خرید کیا اور کیسہ سیکر اپنے سرہانے رکھا جب کوئی آتا اور قیمت غلہ طلب کرتا آپ
اُس کیسہ کو نکالتے پر از زر ہوتا اور قیمت دیدیتے بصرہ مین آپکا مکان چوراہہ پر تھا اور اپکی پوستین آپ رکھتے تھے جسے پہنتے
تھے ایک روز پوستین اُتار کر وہان رکھدیا اور طہارت کو گئے حضرت حسن بصری کا وہان گذر ہوا آپنے دیکھا کہ ایسی
جگہہ پوستین رکھی ہی ایسا نہو کوئی لیجاوے آپ وہان کھڑے ہو گئے جب حضرت حبیب آئے تو آپنے کہا تمنے کسکے اعتماد پر یہ
پوستین یہان چھوڑدی تھی کہا اُسکے جسنے تمھین بھیجدیا کہ تم اُسکی حفاظت کرو ایک روز نماز شام کے وقت حضرت حسن بصری
صومعہ مین حضرت حبیب کے آئے وہ نماز شروع کر چکے تھے حضرت حسن نے دیکھا کہ وہ الحمد کو ہاے ہوز سے پڑھ رہے
ہین خیال کیا کہ آپ کے پیچھے نماز جائز نہو گی تنہا نماز پڑھی اُسی رات خداے تعالی کو خواب مین دیکھا عرض کی بارخدایا
تیری رضا کس مین ہی حکم ہوا ای حسن میری رضا تو نے پائی تھی اُسکی قدر نکی عرض کی بارخدایا وہ کیا تھی حکم ہوا حبیب کے
پیچھے نماز پڑھنی کہ وہ نماز تمھاری سب نمازونکی مہر تھی تمنے درستی عبارت الحمد پر نظر کی اور صحت نیت سے باز
رہے بہت تفاوت زبان درست کرنے اور دل درست کرنے سے ہی ایک روز حضرت حسن کہین جاتے تھے دجلہ پر
پہونچے اور آپ بھی وہان پہونچے پوچھا ای امام یہان کیون کھڑے ہین کیا کسی کی انتظار مین آپنے کہا ای حبیب مین نے
علم تمسے سیکھا ہی حسد مردمان دل سے باہر کرو اور دنیا کو دل پر سرد کرو اور بلاؤن کو غنیمت جانو اور سب کام خدا سے دیکھو سوقت
پانی پر پیر رکھو اور پانی سے گذر جاؤ اور پانی پر پانون رکھا اور گذر گئے حسن بصری بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا لوگون نے
پوچھا آپ کو کیا ہوا تھا فرمایا اُسنے علم مجھسے سیکھا اسوقت مجھے ملامت کی اور پانی پر چلا گیا اگر کل آواز آوے کہ صراط آتشین پر
گذر رو اور ہم عاجز رہجائین تو کیا کرینگے پھر حبیب سے کہا یہ منزلت تمنے کہان سے پائی کہا مین دل سپید کرتا ہون اور تم کاغذ
سیاہ کرتے ہو حضرت حسن نے فرمایا میرا علم دوسرے کو نفع کرتا ہی اور مجھے نہین ایک روز آپ کی سوئی اندھیرے گھر مین گر پڑی

فوراً گھر تمام روشن ہوگیا آپ نے آنکھ بند کرلی کہ نہین نہین ہم اپنی سوئی چراغ سے ڈھونڈھ لینگے پوچھا کہ رضا کس مین
ہی فرمایا اُس دل مین کہ جس مین غبار نفاق نہو ایک درویش نے آپ کو ایک مرتبہ اعظم مین دیکھا کہا اس عجمی نے
یہ مرتبہ کہان سے پایا آواز آئی کہ عجمی ہی مگر حبیب ہی ایک خونی کو دار ہوئی تھی وقت دار آپ کا اُس طرف اتفاقاً
گذر ہوا آپنے گوشہ چشم سے اُس طرف دیکھا اور دعا کی اُسکو کسی نے خواب مین دیکھا کہ خیابان بہشت مین پھر رہا
ہی پوچھا کہ تو قاتل تھا سبب مجھے یہ درجہ کیونکر ملا اُسنے کہا کہ دار کے وقت حضرت حبیب کا گذر ہوا تھا اُنھون نے
مجھے گوشہ چشم سے دیکھا تھا اور دعا کی اُسکے اثر سے ہی آپکا پہلے یہ طور تھا کہ روپیہ سود پر قرض دیا کرتے تھے ہر روز تقاضا کیلیے
بصرہ جاتے اگر کچھ ملجاتا چلے آتے ورنہ خرچ راہ طلب فرماتے اور اسی طرح اپنی اوقات بسر کرتے ایکروز ایک شخص کے
مکان پر گئے زر قرضہ طلب کیا اُسکی بی بی نے جواب دیا کہ مدیون گھر مین نہین ہی اور میرے پاس بھی بجز بکری کے
کلہ کے کہ آج ذبح ہوئی تھی کچھ نہین ہی اگر چاہو حاضر ہی آپ نے وہ کلہ گوسفند لے لیا اپنے گھر آکر بی بی سے فرمایا لو یہ سود
ہی اسی کو پکاؤ بی بی نے کہا لکڑی نمک نہین ہی آپ یہ کہکر باہر تشریف لیگئے کہ یون ہی نمک لکڑی بھی لاتا ہون
اور دوسری جگہہ سے سود مین لکڑی نمک لائے آپ کی بیوی نے پکاکر چاہا کہ پیالے مین نکالین ایک سائل نے
سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ جاؤ یہان کچھ نہین ہی فقیر چلا گیا بیوی نے آپ کی دیگ مین چمچہ ڈالا دیکھا تو تمام خون
دیگ مین بھرا ہی آپ کو آواز دی کہا دیکھو تمھاری بدنیتی نے کیا کیا آپ نے جب دیگ کو دیکھا ایک حالت طاری
ہوئی فوراً حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور مین حاضر ہوے توبہ کی اور جسقدر مال جمع تھا للہ دیدیا اور
جسکے ذمہ قرض تھا معاف فرمایا اپنا پیراہن اور بیوی کی چادر تک راہ خدا مین دیدی فرات کے کنارے جا بیٹھے
تعلیم حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوئی آپ کی نقل ہی کہ روز ترویہ کے آپکو بصرہ مین اور روز عرفات کے عرفات
مین لوگون نے دیکھا ایکدن حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخوف حجاج آپکے عبادت خانہ مین پوشیدہ ہوے
جب لوگون نے آپ سے پوچھا کہ حضرت خواجہ کہان ہین آپ نے فرمایا اسی عبادت خانہ مین ہین ہرچند سب لوگ
کئی بار اندر گئے اور حضرت خواجہ کے جسم مبارک پر ہاتھ بھی رکھا مگر آپ کو ندیکھا جب باہر آئے کہنے لگے کہ تمنے غلط
کہا آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے اس عبادت خانہ مین گئے تمھین نظر نہ آئین تو مین کیا کرون جب حضرت خواجہ
صومعہ سے باہر آئے آپ سے فرمایا کیون حبیب حق اُستادی یہی تھا کہ تمنے میرا نشان بتادیا آپنے فرمایا یا حضرت
راستی کے باعث ہم دونون بچ رہے ورنہ گرفتار ہوتے پھر ارشاد فرمایا تمنے کیا کیا کہ لوگ مجھکو ندیکھ سکے آپنے
فرمایا حضرت مین نے دوبار آیۃ الکرسی دس بار قل ہو اللہ اور دس بار آمن الرسول پڑھکر یہ کہا کہ خدایا
حضرت حسن کو محفوظ رکھ نقل ہی کہ آپ کی کنیز تیس برس تک آپ کے مکان مین رہی آپ نے کبھی اُسکی صورت
نہین دیکھی ایک روز آپنے اُسکو ایک غیر عورت سمجھکر فرمایا میری کنیز کو بلاؤ اُسنے جواب دیا مین آپ کی

کنیز ہون آپ نے فرمایا مین نے بجز خدا کے تیس برس تک کسی کو نہ دیکھا آپ کے سامنے جب کوئی قرآن پڑھتا آپکو بہت گریہ ہوتا جب کوئی پوچھتا کہ آپ عجمی ہین قرآن نہین سمجھتے پھر روتے کیون ہین آپ فرماتے میری زبان عجمی ہی مگر دل عربی ہی بست و ششم شہر رمضان روز شنبہ آپ نے وفات فرمائی۔

۷۴۵	۱۲۸			حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اسم مبارک آپکا مالک ہی آپ صاحب ورع و تقویٰ و زہد تھے ایک روز آپ کشتی مین بیٹھکر دریا کے پار جاتے تھے جب نصف دریا مین پہونچے ملاح نے مزدوری طلب کی آپنے فرمایا میرے پاس کچھ نہین ہی ملاحون نے آپ کو خوب مارا یہانتک کہ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا پھر مارا اور یہ مشورہ کیا کہ دریا مین ڈالدو مچھلیان دریا کی ابھر آئین ہر مچھلی کے منھہ مین ایک ایک دینار تھا آپ نے ایک دینار لیکر ملاح کو دیا جب اس واقعہ کو لوگون نے دیکھا آپ کے قدمون پر گر پڑے معافیٔ تقصیر چاہا آپ اُتر آئے اور اپنی راہ لی اُس روز سے لقب آپکا مالک دینار ہوا قرآن پڑھتے وقت جب آپ ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتے زار زار روتے اور فرماتے اگر یہ آیت کلام الٰہی نہوتی اور حکم خدا پڑھنے کا نہوتا تو ہرگز ہرگز مین نہ پڑھتا یعنے زبان سے کہتا ہون کہ تیری پرستش کرتا ہون مگر نفس کو پوجتا ہون اور یہ کہتا ہون کہ تجھسے مدد چاہتا ہون لیکن اسکے اُسکے دروازہ پر جاتا ہون آپ ہمیشہ تمام شب بیدار رہتے ایک شب آپ کے صاحبزادے نے عرض کی آپ آرام فرمائین آپ نے فرمایا ای جان پدر شبخون قہر سے ڈرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ خدا کی نعمت آوے اور مین سوتا ہون آپسے عالم ضعیفی مین ایک شخص نے عرض کی مجھے وصیت فرمائے آپنے فرمایا راضی برضا رہو سبب توبہ کا آپکے یہ ہی کہ آپ نہایت صاحب جمال اور بڑے مالدار تھے اور دمشق مین رہتے تھے جامع مسجد دمشق مین معتکف ہوے جسے امیر معاویہ نے بنائی تھی اور بہت اُسمین وقف کیا تھا آپ کو طمع ہوئی کہ تولیت اس مسجد کی ملتی اسی لیے معتکف ہوے تھے ایک سال تک رہے ہر وقت مشغول عبادت رہتے جو کوئی دیکھتا کہتا کہ تم منافق ہو بعد ایک سال کے مسجد سے باہر آئے آواز سنی یا مالک مالک ان لاتتوب یعنی ای مالک تجھے کیا ہی جو تو توبہ نہین کرتا ہی جب یہ سنا پھر مسجد مین آئے اور تہجد کے اور دل مین کہتے تھے کہ ایک برس سے مین خدا کو بہ نفاق پوجتا ہون بہتر ہو کہ اخلاص سے عبادت کرون اور شرم کرون اُسی رات صاف دل سے عبادت کی صبح کو لوگ در مسجد پر آئے اور کہا کہ اس مسجد مین خلل دیکھتے ہین بہتر ہو کہ کوئی متولی مقرر ہو اور آپ پر اتفاق کیا اور آئے آپ نماز مین تھے وہ لوگ ٹھہرے جب آپ فارغ ہوے تو کہا تولیت اس مسجد کی آپ قبول کیجیے مالک نے کہا الٰہی سال ریا سے تیری عبادت کی مجھے کسی نے نہ پوچھا اب کہ مین نے تجھے دل دیا اور یقین کو

درست کیا مین آدمی تونے بھیجے کہ تو یہ کام میری گردن مین ڈالین قسم ہی تیرے عزت کی کہ مین نہین چاہتا اور مسجد
سے باہر آئے اور اپنے کام مین لگے اور ریاضت و مجاہدہ مین مصروف ہوے کہتے ہین کہ مصر مین ایک تونگر تھا
وہ مرگیا اور بہت مال چھوڑا اُسکی ایک بیٹی نہایت حسینہ تھی اُسنے ثابت یمانی سے کہا کہ مین چاہتی ہون کہ مالک
کی زوجہ ہون تو مجھے طاعت کے کامون مین یاری دے ثابت نے مالک سے کہا مالک نے کہا مین نے دنیا کو
تین طلاق دیا ہی اور بی بی دنیا سے ہی مطلقہ ثلاثہ سے نکاح نہین کرسکتا ایک روز آپ دیوار تلے سوئے تھے
ایک سانپ شاخ نرگس مُنھ مین لیے ہوے ہوا دیتا تھا فرماتے ہین برسون سے مجھے آرزوے جہاد تھی جب
موقع آیا کہ روم مین واسطے حرب کے جائین مجھے تپ ایسی آئی کہ مین جا نسکا مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ ای
بدن اگر تجھے خدا کے نزدیک کوئی منزلت ہوتی تو یہ تپ تجھے نہ آتی اسی فکر مین مجھے نیند آگئی ہاتف نے آواز
دی اگر تم آج حرب مین جاتے تو قید ہو جاتے اور گوشت خوک کھلائے جاتے تو تمکو کافر بناتے یہ تپ تمکو تحفہ عظیم
ہی خواب سے اُٹھے اور شکر الٰہی بجالائے آپ نے ایک مکان کرایہ لیا اور ہمسایہ اُسکا جہود تھا اُسنے محراب پر
آپ کے ایک میرزہ بنایا اُس سے نجاست مالک رحمہ اللہ کے گھر پھیکتا تھا اور محراب مالک رحمہ اللہ کا
پلید کرتا تھا مدتون ایسا ہی رہا اور آپ نے کسی سے نکہا ایک روز وہ جہود آیا اور کہا کہ ای مالک تمکو میرے میرزہ
سے کچھ تکلیف نہین ہی کہا ہی مگر ایک ظرف رکھتے ہین اور جھاڑو سے صاف کرتے ہین اور دھوتے ہین اُسنے
کہا ای مالک یہ تکلیف تم کسلیے اُٹھاتے ہو اور یہ غصہ کسلیے فرو کرتے ہو کہا خدا نے یون فرمایا ہی والکاظمین
الغیظ جہود نے کہا کیا خوب پسندیدہ دین ہی کہ خدا کا دوست خدا کے دشمن کا اتنا برداشت کرے اور
فوراً مسلمان ہوا چالیس برس سے آپ کے نفس کو خرما کی آرزو تھی اور آپ نکھاتے تھے ایک شب خواب دیکھا
کہ خرما کھاؤ اور نفس کو قید سے نکالو جب آپنے وہ خواب دیکھا نفس نے فریاد کی آپ نے کہا ای نفس ایک
ہفتہ ایسا روزہ رکھ کہ رات کو کھا نہ دن کو تب تجھے مین خرما دون نفس نے قبول کیا روزہ رکھا بعد
ہفتہ کے مالک رحمہ اللہ نے خرما خریدا اور مسجد مین گئے تو کھائین ایک لڑکے نے اپنے باپ کو پکار کر کہا کہ ایک
جہود مسجد مین گیا ہی اُسکا باپ لکڑی لیکر مسجد مین آیا اور آپ کو دیکھا پاؤن پر گرا اور کہا ای خواجہ معاف کیجیے
اس محلہ مین کوئی دن کو نہین کھاتا ہی سواے جہود کے اور سب روزہ رکھتے ہین لڑکے نے آپ کو نہ پہچانا اور
نادانی سے کہا اُسے معاف کیجیے جب حضرت مالک رحمہ اللہ نے یہ سنا ایک آگ آپ کی جان مین لگ گئی
جانا کہ لڑکے کو زبان غیب تھی کہا کہ خرما نہ کھانے پر تو میرا نام جہود زبان بے گناہ پر رکھا اگر ہم کھالین
تو میرا نام کافر مشہور کرے قسم ہی تیرے عزت کی کہ مین ہرگز نکھاؤنگا ایک روز بصرہ مین آگ لگی اپنی
عصا اور نعلین لیکر ایک اونچی جگہ پر چلے گئے دیکھ رہے تھے کہ کچھ لوگ جل رہے ہین کوئی دوڑ رہے ہین

کوئی اسباب اٹھا رہے ہین آپ نے کہا نجی المخففون وہلک المثقلون ایساہی ہوگا قیامت کے دن ایکروز ایک بیمار کی عیادت کو گئے اور آپ نے جانا کہ موت اسکی نزدیک آئی ہے آپ نے اُسے شہادت تلقین کی اُسنے نہین کہا ہرچند آپ نے کوشش کی وہ کہتا تھا دس۔ گیارہ۔ اُسوقت اُسنے کہا کہ میرے سامنے آگ کا پہاڑ ہے جسوقت ہم قصد کلمہ شہادت کا کرتے ہین آگ میرا قصد کرتی ہے آپنے پوچھا پیشہ کیا کرتا تھا کہا مال بوا پر دیتا تھا اور پیمانہ کم رکھتا تھا پوچھا آپ کیسے ہین فرمایا نعمت خدا کی کھاتا ہون اور فرمانبرداری شیطان کی کرتا ہون قولہ اُس ہمنشین سے جس سے تمکو نفع نہو اسکی صحبت چھوڑ دو ایک عورت نے مالک رحمہ اللہ کو کہا اے مرائی جواب دیا کہ بیس برس سے کسی نے مجھے میرے نام سے نہین پکارا تھا مگر تونے خوب جانا کہ مین کیا ہون قولہ دوستی اہل زمانہ کی مثل فالودہ بازار کے ہے رنگ مین بہتر او مزہ مین ناخوش قولہ پرہیز کرو اُس سحارہ سے یعنے دنیا سے کہ علما کے دلون کو اسنے سحر کیا ہے قولہ جو کوئی حدیث کہنی او میونکے ساتھ زیادہ دوست رکھے یاد سے خدا کی اور مناجات کرنیسے علم اُسکا تھوڑا ہے اور دل اُسکا نابینا اور عمر اُسکی ضایع قولہ خوبترین نعمت میرے نزدیک اخلاص ہے قولہ حق تعالی نے امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو دو چیزین ایسی دی ہین کہ نہ جبرئیل کو دی ہین نہ میکائیل کو ایک فاذکرونی اذکرکم دوسری فادعونی استجب لکم یعنے تم مجھے یاد کرو تو مین تمھین یاد کرون اور جب مجھے پکارو تو مین قبول کرون قولہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ جو عالم دنیا کو دوست رکھے سب سے کم ہم اُسکے ساتھ یہ کرین کہ حلاوت ذکر اور مناجات کی اپنی اُس سے لیلین قولہ جو کوئی خواہش دنیا مین طلب کرے شیطان اُسکی طلب سے فارغ ہوا ایک نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا سب وقت مین اُسکی کارسازی پر راضی رہو کہ وہ تمھارا کام بناتا ہے بعد وفات کے آپ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تعالے نے تمھارے ساتھ کیا کیا کہا خدا کو مینے دیکھا جل جلالہ ساتھ سب گناہون کے مگر جو مجھے حسن ظن خدا کے ساتھ تھا سب کو محو کیا دوسرے بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ قیامت ہے اور محمد واسع اور مالک رحمہما اللہ کو بہشت مین لیے جاتے ہین انھون نے خیال کیا کہ پہلے کسے لیے جاتے ہین دیکھا مالک کو لیگئے کہا تعجب ہے کہ محمد واسع زیادہ عالم اور کامل تھے کہا سچ ہے مگر محمد واسع دو پیراہن رکھتے تھے اور مالک ایک

ولید ثانی بن یزید ثانی ملا بنی امیہ	۱۲۵	۷۴۲	۱۲۶	۷۴۳

بعد ہشام کے خلیفہ ہوا اور فسق وفجور شروع کیا اور شراب خواری اُسکی حد سے زیادہ گذری یہانتک کہ یہ قصد کیا کہ بام کعبہ پر جا کر شراب پیے اور اسواسطے قصد حج کا کیا سب کا دل اُس سے برگشتہ ہوا یزید ابن ولید نے خروج کرکے اُسکو قتل کیا اپنے عہد مین اُسنے صرف ایک کام اچھا یہ کیا کہ نابیناؤن کے لیے علوفہ اور اہل خدمت مقرر کردیا

یزید بن ولید ثانی ۱۲ بنی امیہ	۱۲۶	۷۴۳	۱۲۶	۴۳

بعد ولید کے وہ خلیفہ ہوا اُسکو یزید ناقص کہتے ہین اس سبب سے کہ جو کچھ ولید نے لوگون کا یومیہ مقرر کیا اُسکو کم کر دیا تسم ذیحجہ کو بعد چھ مہینے خلافت کے مرض طاعون سے مرگیا

ابراہیم بن ولید ثانی ۱۳ بنی امیہ	۱۲۶	۷۴۳	۱۲۷	۷۴۴

بعد یزید کے خلافت پائی مگر دو مہینے دس روز کے بعد مروان نے خروج کیا اور چودھوین صفر کو اُسنے خلافت مروان کو تفویض کی

مروان الحمار بن محمد بن مروان بن الحکم ۱۴ آخرین خلیفہ بنی امیہ	۱۲۷	۷۴۴	۱۳۲ ۱۳۴	۷۴۹

سنہ مین پیدا ہوا جب خبر قتل ولید کی ہوئی مدعی خلافت ہوا اور اہل ارمیہ کو خلافت پر اپنی راضی کیا اور ابراہیم سے محاربہ کر کے خلافت لی اور نعش یزید ثانی کی قبر سے اکھاڑ کر دار پر کھینچی کہ کیون ولید کو قتل کیا چونکہ بہت لوگ خلافت کے مخالف تھے باعث خروج سفاح بنوعباس ہوا بالآخر ماہ ذیحجہ یہ مارا گیا سر اُسکا سفاح کے پاس آیا ایک بلی آئی اور اُسکا خون چاٹا اور اُسکی زبان کو باہر نکالکر چبانے لگی سفاح ایک گوشہ مین بیٹھکر اِس واقعہ سے عبرت لے رہے تھے یہ آخر خلیفہ بنی امیہ تھا اسکے بعد خلافت بنی امیہ سے منقطع ہو کر بنی عباس مین آئی

حضرت عائشہ بنت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما			۱۴۵	۷۶۲

مصر کے باب قرافہ مین مدفون ہین آپ فرماتی تھین قسم ہی تیرے عزت و جلال کی اگر مجھے تو نے جہنم مین ڈالا تو مین اپنی توحید کو اپنے ہاتھ سے پکڑون گی اور جہنمیون پر گشت کر کے کہونگی کہ مین نے توحید کی خدا کی اسلیے مجھپر عذاب ہو ۱۴۵ سنہ مین آپ نے وفات فرمائی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۸۰ ۸۳	۷۰۲	۱۴۸	۷۶۵

کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسمٰعیل ہی و لقب آپکا صادق ہی مدینہ طیبہ مین تیرھوین ربیع الاول کو آپ پیدا ہوے ایک دن منصور نے آپ کو طلب کیا اور دربان کو حکم دیا کہ جب امام آوین اُنکو قتل کر آپ تشریف لائے

اندر گئے پاس منصور کے بیٹھے اور چلے آئے منصور نے دربان کو طلب کیا پوچھا تو نے حکم کی تعمیل نکی اُسنے عرض کی مین نے
نہین دیکھا کہ امام کب آئے اور کب گئے دوبارہ پھر اُسنے آپکو طلب کیا اور یہ حکم دیا کہ جب مین اپنے سر پر ہاتھ رکھون سر امام
جدا کر ڈالو آپ تشریف لیگئے ہنوز اندر قدم نرکھا تھا کہ تمام محل مین منصور کے زلزلہ آیا وہ پریشان ہوکر ننگے سر باہر نکل آیا آپ کا
استقبال کرکے اندر لیگیا تخت پر بٹھایا عرض کی کیا ارشاد ہو آپنے فرمایا پھر مجھے طلب نکرنا جب میراجی چاہیگا آؤنگا یہ فرماکر
آپ تشریف لیگئے اسکے بعد منصور مع دیگر حاضرین کے بیہوش ہوا اور نصف شب تک بیہوش رہا جب ہوش آیا وجہ لوگون
نے پوچھی اُسنے کہا جب امام تشریف لائے مین نے دیکھا کہ ایک اژدہا بہت جسیم کہ جس کا ایک لب زمین مین اور دوسرا
بام قصر پر ہی یہ کہہ رہا ہی کہ اگر امام کا رونگٹا میلا ہوا تو تجھے مع اس محل کے نگل جاؤنگا نقل ہی کہ راہ مین آپنے ایک ضعیفہ کو
دیکھا کہ زار زار رو رہی ہی آپ نے وجہ پوچھی اُسنے عرض کی میری ایک گاے جو وجہ معاش تھی مرگئی آپنے دعا فرمائی
وہ گاے زندہ ہوگئی آپ کی مجلس مین ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس معجزہ کا ذکر ہورہا تھا کہ آپنے چار
جانور ذبح کیئے گوشت سب کا ریزہ ریزہ کرکے یکجا کیا جب نظر ڈالی چارون جانور زندہ ہوگئے آپنے فرمایا کہ اب
بھی دیکھا چاہتے ہو عرض کی ہان ای ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپنے چار جانورون کا نام لے کر پکارا
وہ حاضر آئے ذبح فرمایا گوشت و پر سبکے یکجا کیے بعد اسکے تھوڑا گوشت ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ زندہ ہو سبنے دیکھا کہ بال و
پر درست ہوگئے اور جانور زندہ ہوگیا اسی طرح سے باقی جانوران بھی زندہ ہوے نقل ہی کہ ایکروز حضرت داؤد طائی
آپ پاس گئے اور عرض کی یا ابن رسول اللہ مجھے کوئی پند دو کہ میرا دل سیاہ ہوگیا ہی آپنے فرمایا ای ابا سلیمان تم تو خود زاہد
ہو تمھین نصیحت کی مجھسے کیا احتیاج ہی داؤد رحمہ اللہ نے کہا ای فرزند رسول آپکو سب پر بزرگی ہی اور آپ پر سب کو
نصیحت کرنی واجب ہی فرمایا ای ابا سلیمان مین ڈرتا ہون کہ قیامت کے دن میرے دادا میرا دامن پکڑین کہ کیون
میری متابعت کا حق تمنے ادا نکیا یہ کام نسب کی رو سے صحیح نہین ہی یہ کام خدا کے نزدیک معاملہ شایستہ پر موقوف ہی
داؤد رحمہ اللہ روئے اور کہا بارخدایا جسکے خمیر طینت کا آب نبوت سے ہی اور ترکیب طبیعت کی اُسکی اہل برہان و
حجت و دادا جسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مان جسکی بتول رضی اللہ عنہا وہ اس خرابی مین ہی داؤد
کون ہو کہ اپنے معاملہ مین مغرور ہو ایک روز آپ بیٹھے ہوے تھے اپنے غلامون سے فرمایا آؤ باخود بابیعت
کرین اور عہد باندھین کہ جو ایک ہملوگون مین سے قیامت کے دن نجات پاوے سب کی شفاعت کرے
انھون نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ کو میری شفاعت کی کیا احتیاج کہ آپ کے دادا شفیع جملہ خلائق ہین
آپ نے فرمایا کہ مجھے ان افعال کے ساتھ شرم آتی ہی کہ قیامت کے دن اپنے دادا کو مُنھ دکھاؤن آپکو ایک شخص
اچھے کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہا یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس ہذا من بیتک اُس شخص کا ہاتھ
پکڑکے زیر آستین کیا نیچے ٹاٹ تھا کہ وہ ہاتھ کو خراش کرتا تھا فرمایا ہذا للخلق وہذا للحق آپ نے حضرت

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عاقل کون ہی آپ سنے فرمایا جو تمیز کرے درمیان خیر اور شر کے فرمایا یہ تو بہایم
بھی کرتے ہین درمیان اُسکے کہ اُسے مارین یا پیار کرین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کے نزدیک عاقل کون
ہی فرمایا وہ کہ تمیز کرے درمیان دو خیر اور دو شر کے دونون خیر سے خیر الخیر اختیار کرے اور دو شرون سے خیر الشر تمیز
کرے نقل ہی کہ آپ کو کہا کہ آپ سب ہنر رکھتے ہین زہد اور کریم النفسی اور قرۃ العین خاندان کے ہین مگر مغرور ہین فرمایا
مین متکبر نہین ہون مگر مجھے کبریائی ہی کہ جب مین اپنے سر کبر سے درگذرا اُسکی کبریائی مجھ مین آئی اور میرے کبر کی جگہ
بیٹھی اپنے کبر سے کبر نہین کرنا چاہیے اُسکی کبریائی سے کبر کرنا چاہیے ایکبار کسی کی ہمیانی زر کی کوئی لیگیا تھا وہ
حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ مین لپٹا کہ تمنے لی ہی اور پہچانا نہین آپ نے فرمایا کتنے تھے اُسنے کہا ہزار دینار اُسے
گھر لیجا کر آپ نے ہزار دینار دیدیے بعد اُسکے اُس مرد نے اپنی ہمیانی پائی آپ کی اشرفیان پھر لیگیا کہا مین نے
غلطی کی تھی آپ سنے فرمایا کہ مین نے جو کچھ دیا ہی اُسے نہ پھیرونگا اُسنے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہین کہا جعفر صادق
رضی اللہ عنہ وہ مرد نہایت خجل ہوا اور چلا گیا آپ ایک روز تنہا چلے جاتے تھے اور اللہ اللہ کہتے تھے اور ایک شوریدہ بھی
آپ کے پیچھے ہوا اور وا اللہ وا اللہ کہتا جاتا تھا آپ سنے ایکبار کہا اللہ کپڑا نہین ہی فوراً ایک کشتی جامہ پاکیزہ کی
ظاہر ہوئی آپ نے پہنا اُس شوریدہ سنے عرض کی مین بھی آپ کے ساتھ اللہ کہنے مین شریک تھا پرانے
کپڑے مجھے دیجیے آپ کو یہ بات اُسکی پسند آئی اور دیدیے ایک شخص آپ پاس آیا اور کہا کہ خدا کو مجھے دکھادو
آپ سنے فرمایا تمنے نہین سُنا ہی کہ حضرت موسے علیہ السلام کو کہا لن ترانی کہا سچ ہی مگر یہ ملت محمدی ہی کہ ایک
غل مچاتا ہی رای قلبی ربی دوسرا نعرہ لگاتا ہی لم اعبد ربا لم ارہ آپ نے فرمایا اسکے ہاتھ پیر باندھکر دجلہ مین ڈالدو
جب اُسے دجلہ مین ڈالدیا وہ اُبھرتا تو کہتا الغیاث الغیاث آپنے فرمایا ای پانی اسے نیچے لیجا چند بار ایسا ہی ہوا
اور ساتھ حضرت صادق کے پناہ چاہتا تھا ایکبار اُسنے کہا الٰہی الغیاث الغیاث آپنے فرمایا نکال لو آپ نے
پوچھا خدا کو دیکھا اُسنے کہا جب تک مین دوسرے کے دامن مین ہاتھ مارتا تھا حجاب رہتا تھا جب پورے
طور پر ساتھ اُسکے پناہ چاہی اور مضطرب ہوا تو ایک چھوٹا سا روزن میرے روزن دلمین کھلا وہان دیکھا اُسوقت
یہ نہ تھا کہ امن یجیب المضطر اذا دعاہ آپ سنے فرمایا تم جب تک صادق کو پکارتے تھے کاذب تھے اب اسی روزن کو
خوب خیال رکھو قولہ جو کوئی کہے کہ خدا کسی چیز پر ہی اور کسی چیز سے ہی وہ کاذب ہی قولہ جو گناہ کہ اول اُسکا ڈر ہو اور آخر
اُسکا عذر وہ بندہ کو خدا تک پہونچا ئے اور وہ عبادت کہ اول اُسکا امن ہو اور آخر اُسکا غرور وہ طاعت
بندہ کو خدا سے باز رکھے قولہ مطیع با عجب عاصی ہی اور عاصی با عذر مطیع آپ سے پوچھا کہ درویش صابر اچھا ہی
یا تونگر شاکر فرمایا درویش صابر کیونکہ تونگر کا دل کیسہ مین ہو اور درویش کا دل خدا مین قولہ عبادت بے توبہ کے
راست نہ آوے کیونکہ خدا نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہی قال اللہ تعالے التائبون العابدون قولہ وقت

ذکر خداے تعالے کے توبہ کا ذکر کرنا غافل رہنا ہی ذکر سے خدا کو حقیقت مین یاد کرنا وہ ہو کہ فراموش کرے
سب اشیا کو اُس آیت کے معنی مین یختص برحمتہ من یشاء خاص کرون مین اپنی رحمت سے جسے چاہون
واسطہ اور علت اور اسباب درمیان سے اُٹھایا ہی تو جانین کہ عطا محض ہی قولہ مومن وہ ہی کہ کھڑا ہی
اپنے نفس کے ساتھ اور عارف وہ ہی کہ کھڑا ہی وہ ساتھ اپنے خدا کے قولہ جو مجاہدہ نفس للنفس کرے وہ کرامات
خدا تک پہونچے اور جو مجاہدہ نفس بعد کرے وہ خدا تک پہونچے قولہ خدا کا مکر بندہ مین اس سے زیادہ پوشیدہ ہی کہ
چونٹی شب تاریک مین سیاہ پتھر پر قولہ عشق الٰہی نہ مذموم ہی نہ محمود قولہ معاینہ کا بھید مجھپر اُس وقت مسلم
ہوا جب رقم دیوانگی مجھپر کھینچا قولہ نیکبختی آدمی کی ایک یہ ہی کہ دشمن اُسکا خردمند ہو قولہ پانچ آدمیونکی صحبت
سے پرہیز کرو دروغگو کہ ہمیشہ اُسکے ساتھ غرور مین رہو احمق کہ ہرچند تمھارا نفع چاہے مگر تمھارا نقصان ہو
اور وہ نجانے بخیل کہ اچھے وقت تم سے ضائع ہون بددل کہ حاجت کے وقت پہلوتہی کرے فاسق کہ تمکو
ایک لقمہ پر بیچڈالے اور ادنے لقمہ پر طمع کرے قولہ خدا کی دنیا مین بہشت ہی اور دوزخ بہشت عافیت ہی
اور دوزخ بلا بہشت وہ ہی کہ اپنا کام خدا پر چھوڑو اور دوزخ وہ ہی کہ اپنا کام اپنے نفس پر چھوڑو قولہ من
لم یکن بہ ستر فہو مضر اگر صحبت اعدا اولیا کو مضر ہوتی تو آسیہ زن فرعون کو مضر ہوتی اور اگر صحبت اولیا نافع
ہوتی اعدا کو تو منفعت ہوتی زن لوط اور زن نوح علی نبینا وعلیہما السلام کو مگر قبض وبسط سے مثبتین نہین
ہی نقل ہی کہ ایک شخص نے مکہ معظمہ مین آپکو ہزار درم دیکر یہ عرض کی کہ اس موضع مین میرے لیے ایک
مکان خریدین جب یہان آؤنگا رہونگا آپ نے یہ سب درم راہ خدا مین صرف کر دیے جب وہ
شخص مکہ مین آیا مکان چاہا آپنے فرمایا تیرے لیے جنت مین مکان لیا ہی کہ ہمسایہ مین رسول کے ہی کفالت کا کاغذ
دیتا ہون وہ شخص کاغذ لیکر چلا گیا اور وصیت کی کہ قبر مین اس کاغذ کو رکھدینا چنانچہ جب وہ مرا یہ کاغذ قبر مین رکھدیا
دوسرے روز دیکھا کہ وہی کاغذ قبر پر رکھا ہوا ہی اور اُسپر لکھا ہی کہ حضرت امام نے اپنا وعدہ وفا فرمایا پندرھوین جب روز
دوشنبہ کو مدینہ طیبہ مین آپنے رحلت فرمائی مرقد مبارک بقیع مین ہی

ابوالعباس السفاح بن محمد بن علی بن عبداللہ عباس ع۱ عباسیہ	۱۳۲	۳۹ء	۱۳۶ ۱۳۷	۵۳ء

سنہ یا سنہ مین بموضع حمیمہ متعلقات بلقا ولادت ہوئی کوفہ مین بیعت خلافت پائی جب مروان اظہار کو
خبر بیعت پہونچی واسطے قتل اُسکے دوڑا مگر ہزیمت کھائی اور خلق کثیر بنی اُمیہ سے قتل ہوئی اور مروان اظہار
بھی مارا گیا بعد اُسکے قتل عام بنی اُمیہ کا ہوا قبرین بنی امیہ کی سواے قبر عمر بن عبدالعزیز کی کھودڈالی
حضرت معاویہ کی قبر مین سواے خاک کے کچھ نپایا یزید کی قبر مین خاکستر پائی عبدالملک کی صرف کھوپڑی

پائی گئی ہشام کا جسد پایا کہ وہ ریختہ نہین ہوا تھا اُسپر بہت کوڑے مارے اور نعش کو لٹکا دیا پھر جلا کر خاک کو اُسکی ہوا پر اُڑا دیا اُسکے اقوال یہ تھے کیونکر ہو سکتا ہی کہ ملک و دنیا ہاتھ مین رہے اور احباب حسن کرداری سے محروم رہین جب قدرت کمال پکڑے خواہش زوال پکڑے رذیل ترین وہ آدمی ہی کہ تحمل و بردباری کو ذلت وخواری سمجھے ایک شخص نے ایک عرضداشت مفصل لکھی اُسکی پشت پر سفاح نے تحریر کیا کہ میری نزدیکی مت چاہو اُس کام کے لیے جس سے خدا سے دوری ہو اور بدلہ نیکی کا وہ آدمی نہین پاوے جو خدا کے حکم سے خلاف کرے

چار سال بعد خلافت کے بماہ ذیحجہ مرض جدری سے قضا کی

ابو جعفر منصور ع۲ عباسیہ	۱۳۶	۷۵۳	۱۵۸ ۱۵۹	۷۷۴

۹۵ھ مین پیدا ہوا ۱۳۶ھ مین سریر خلافت پر بیٹھا بہتیرے عمدہ آدمیون کو قتل کیا حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کو بہ بہانۂ عدم قبول عہدۂ قضا کوڑے مارے قید کیا قید مین زہر دلوا کر شہید کیا منجمین کو اپنے دربار مین دخل دیا اور اکثر کام حکم نجوم پر کرتا سریانی و عجمی کتابون کو عربی مین ترجمہ کرایا کتاب کلیلہ و دمنہ و اقلیدس اُسکے وقت مین ترجمہ شائع ہوئی ۱۳۷ھ مین قائلین تناسخ کو قتل کیا طبرستان پر فتح پائی ۱۴۳ھ مین علما نے تدوین و تالیف شروع کی وبقول ذہبی ۱۴۳ھ مین تصنیف شروع ہوئی تفسیر و حدیث و تاریخ کی کتابین جمع ہوگئین جس سے بنائے شریعت مستحکم ہوئی قبل اسکے ائمہ بزور حفظ کے کلام کرتے تھے ۱۴۵ھ مین بنائے شہر بغداد کی کی اور اُسی سنہ مین حضرت محمد و حضرت ابراہیم پسران حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہم نے منصور پر خروج کیا حضرت ابو حنیفہ نے بھی فتویٰ خروج کا دیا تھا مگر مغلوب ہوے اور جماعت کثیر اہلبیت و دیگر علما بھی شہید ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت امام ابو حنیفہ کو اسی جرم مین بہ بہانہ عدم قبول عہدہ قضا قید کیا روزانہ دس کوڑے آپ کے بشرہ مبارک پر مارتا ۱۴۹ھ مین تعمیر شہر بغداد سے فراغت پائی بنا اس شہر کی حسب حکم منجمان ایسی ساعت کی گئی کہ کوئی خلیفہ اُس شہر مین نہ مرے حضرت سفیان ثوری اور حضرت عیاض بن کثیر کو قید کیا لوگ ڈرتے تھے کہ ان دو بزرگون کو بھی مثل حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہلاک کریگا مگر مکہ مین بسبب دعائے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ چھت کے نیچے دبکر بماہ ذیحجہ مرگیا ان دونون بزرگون نے رہائی پائی

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۰ ۸۲	۶۹۹	۱۵۰	۷۶۷

نام نامی آپ کا نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہی آپ نے سات صحابی سے حدیث حاصل کی آپ فضیل بن عیاض و حضرت ابراہیم ادھم و بشر حافی و ذی النون مصری و داؤد طائی و صاحبین رحمہم اللہ کے

اُستاد ہین آپ کا شجرہ یہ ہی امام ابو حنیفہ نعمان کوفی بن ثابت بن قیس بن نرد جرد بن شہریار بن پرویز بن
نوشیروان عادل جب آپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کو جاتے فرماتے السلام
علیک یا رسول اللہ جواب آتا وعلیک السلام یا امام المسلمین حضرت یحیی بن معاذ نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کی یا رسول اللہ آپ کی زیارت کہان ہو فرمایا ابو حنیفہ کے پاس آپنے خواب مین دیکھا
لحد مبارک سے مین نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہڈیان نکالکر جمع کی ہین اور بعضی کو چنتا ہون لیتا ہون آپکی نیند
خوف سے ٹوٹ گئی ابن سیرین کے ایک اصحاب سے تعبیر پوچھی اُنھون نے کہا تم علم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور حفظ
سنت مین اس درجہ پہونچوگے کہ اسمین تصرف کرو اور صحیح سقیم سے جُدا کرو آپ کو منصور نے جب عہدہ قضا دینے کو
بلایا تب آپ نے اُس سے کہا کہ ای امیر مین ایک مرد عرب سے نہین ہون بلکہ غلامان سے اُنکے ہون سادات عرب
میرے حکم پر راضی نہونگے جعفر نے کہا اس کام کو نسب سے تعلق نہین ہی اسکے لیے علم درکار ہی آپنے فرمایا مین اُسکام
کے لائق نہین اور یہ جو مین نے کہا کہ مین لائق اُس کام کے نہین ہون اگر مین سچ کہتا ہون تو حقیقتاً نہین ہون اور
اگر مین جھوٹ کہتا ہون تو دروغ گو قضاے مسلمان کے لایق نہین تم خدا کے خلیفہ ہو تمکو نہین چاہیے کہ جھوٹے کو خلیفہ کرو اور
مسلمانون کے خون کا اسپر اعتماد کرو یہ کہا اور نجات پائی چند لڑکے گیند کھیل رہے تھے اُنکا گیند آپکے مجمع مین آگرا
کوئی لڑکا نہین نکال سکا ایک اُسمین سے آیا اور نکال لے گیا آپ نے فرمایا یہ لڑکا حلال زادہ نہین ہی تحقیق ہوا تو
ایسا ہی تھا پوچھا کہ آپ نے کیونکر جانا فرمایا اگر حلال زادہ ہوتا حیا اُسے مانع ہوتی کثرت سجدہ کے سبب آپکا گھٹنا شتر
کے گھٹنے کے مثل ہو گیا تھا کسی مسئلہ مین جب آپکو مشکل ہوتی تو چالیس ختم قرآن کرتے وہ مسئلہ حل ہو جاتا محمد حسن بن
حسین بہت خوبصورت تھے ایک مرتبہ جو آنکو دیکھا پھر کبھی نہین دیکھا درس دیتے تو پیچھے بٹھاتے کہ نظر نہ پڑے حضرت
داود طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین بیس برس خدمت مین امام ابو حنیفہ کی رہا خلا اور ملا مین کبھی آپ ننگے سر
نہوتے اور خلوت مین بھی پیر نہ پھیلایا مین نے عرض کیا یا امام مسلمانان خلوت مین آپ پیر کیون نہین پھیلاتے فرمایا
خدا کے ساتھ آداب نگاہ رکھنا خلوت مین اولیٰ تر ہی خلیفہ نے ایک شب حضرت عزرائیل علیہ السلام کو خواب مین دیکھا پوچھا میری عمر
کتنی باقی ہی عزرائیل علیہ السلام نے پانچ انگلیان ہاتھ کی دکھا دین اس خواب کی تعبیر سب سے پوچھی گئی سب عاجز
رہے آپکی طلبی ہوئی آپ نے جاکر فرمایا فرشتہ نے اشارہ طرف پانچ علم کے کیا ہی یعنے وہ پانچ علم کوئی نہین جانتا وہ اس آیت
مین مذکور ہی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غداً وما تدری نفس بای
ارض تموت حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہان آپکو ڈھونڈھین فرمایا ابو حنیفہ کے علم مین
حضرت خواجہ محمد پارسا نے کتاب فصول ستہ مین لکھا ہی کہ وجود مسعود حضرت امام ایک بڑا معجزہ نبوت کا ہی اور آپہی کا مذہب بعد نزول قرآن ہی جسکے
مطابق حضرت عیسے بعد نزول کے چالیس سال حکم فرمائینگے حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات کتاب راحت القلوب مین فرماتے ہین

کہ آخری حج مین جب امام گئے ور کعبہ پڑ کر شب بھر کھڑے رہے اور ایک پیر پر کھڑے ہو کر نصف قرآن اور دوسرے پیر پر کھڑے ہو کر باقی نصف ختم فرمایا اور عرض کی ما عرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک ہاتف نے ندا دی کہ ای ابو حنیفہ تو نے مجھے پہچانا اور میری عبادت کی جتنا حق تھا بخشا مین نے تجھکو اور تیرے توابعین کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک حضرت انس رضی اللہ عنہ کے منھ مین دیکر فرمایا کہ جب امام ابو حنیفہ پیدا ہون انکو دنیا یہ لعاب قبل آبلہ ہو کر امانت رہا جب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپکے دہن مین وہ امانت پہونچائی آپ ہر شب ہزار رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور تیس سال تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی ایکدن آپنے قصد فرمایا کہ تنہا گوشہ مین بیٹھ کر یاد خدا کیجیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم رویا مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمکو میری سنت کے زندہ رکھنے کو پیدا کیا ہی یا گوشہ نشینی کے لیے آپنے فوراً فسخ عزیمت فرمائی آپ سخت تابش آفتاب مین بھی کسی اپنے قرضدار کے سایہ دیوار مین نہ ٹھہرتے بایں لحاظ کہ یہ سود ہوگا حضرت عثمان جلال لاہوری فرماتے ہین کہ مین سفر شام مین حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سویا تھا خواب مین دیکھا کہ مکہ مین ہون اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم باب شیبہ سے باہر تشریف لائے ایک پیر کو آغوش مبارک مین لیا جیسے بچہ کو گود مین لیتے ہین اور بہت پیار کیا مجھے تعجب ہوا کہ یہ پیر کون ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے از روے معجزہ میرا خیال دریافت کر کے فرمایا ای علی یہ امام مسلمان اہل سنت ہی آپکو ابو جعفر نے اس جرم مین قید کیا تھا کہ آپنے بیعت ہاتھ پر محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن امام حسن علیہ السلام سے کی تھی اور فتوے آپکی نصرت پر دیا تھا آپنے اسی قید مین رحلت فرمائی چہارم شعبان روز سہ شنبہ وقعوے چہاردہم رجب مقد شریف بغداد مین ہی

حضرت داؤد طائی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۱۶۰	۷۷۶

آپکو ہر علم مین کمال تھا خصوصاً علم فقہ مین بیس برس تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رہے حضرت فضیل بن عیاض اور ابراہیم ادہم کے ہم صحبت تھے آپ حضرت حبیب راعی کے مرید تھے ایکروز آپ بیٹھے روٹی تناول فرماتے تھے کہ ایک ترسا کافر کا گذر ہوا آپ نے پارہ نان اسکو دیا اُسنے کھا لیا اُسی شب کو وہ ترسا اپنی بیوی سے ہم صحبت ہوا حمل قرار پایا اور حضرت معروف کرخی پیدا ہوے۔ ابو بکر عباس نے آپکے حجرہ مین دیکھا کہ ایک ٹکڑا روٹی کا آپ ہاتھ مین لیے رو رہے ہین انھون نے پوچھا کیا حال ہی کہا چاہتے ہین کہ یہ روٹی کھائین مگر نہین جانتے کہ حلال ہی یا حرام ایک دوسرا شخص گیا اسنے دیکھا کہ پانی کا ظرف دھوپ مین رکھا ہی اُسنے کہا کیون سایہ مین نہین رکھتے آپنے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہی خدا سے کہ اپنے نفس کے لیے تنعم کرین۔ آپکا مکان بہت بڑا تھا ایک گھر جب خراب ہوتا تو دوسرے گھر مین رہتے کسی نے کہا کیون مرمت نہین کرتے آپنے فرمایا مین نے خدا سے عہد کیا ہی کہ دُنیا کا گھر نہ بناؤن اسیطرح رفتہ رفتہ سب مکانات آپکے گرے ایک دروازہ باقی تھا جو آپکی وفات کے روز گرا ایک شخص آپ پاس گیا اور کہا کہ یہ چھت ٹوٹی ہی آپنے فرمایا بیس برس ہوے کہ مین نے اس چھت کو

نہ دیکھا آپکو خلق سے نہایت نفرت رہتی ہمیشہ گوشہ مین رہتے نماز مین آتے تو فوراً بعد نماز ایسے بھاگتے جیسے پیچھے کوئی دشمن ہی ایکروز
آپکی والدہ نے دیکھا کہ آپ دھوپ مین بیٹھے ہین اور پسینہ آپکے بدن سے ٹپک رہا ہی کہا اے جان مادر سایہ مین آؤ تم صائم الدہر
ہو عرض کیا اے ماں مجھے شرم آتی ہی کہ نفس کی خوشامد مین قدم اُٹھائین ابو ربیع واسطی نے آپسے وصیت چاہی فرمایا
صُم عَنِ الدُّنیا وَ افطِر عَنِ الآخرۃ - ایک دوسرے نے وصیت چاہی فرمایا دُنیا کے لیے بقدر قیام دنیا اور دین کے لیے بقدر
قیام دین جہد کرو دوسرے نے وصیت چاہی فرمایا مردے تمہارا انتظار کر رہے ہین ایک مرید کو اپنے فرمایا اگر سلامتی چاہتے ہو تو دنیا پر
سلام وداع کہو اور اگر غنیمت چاہتے ہو تو تکبیر آخرت پر یعنی دونون سے گذرو تو خدا تک پہونچو فضیل عیاض نے دو مرتبہ آپکو دیکھا
جسکا بہت فخر کرتے تھے معروف کرخی فرماتے ہین کہ مین نے کسی دوسرے کو نہ دیکھا کہ آپ سے زیادہ دُنیا کو خوار رکھتا ہو دنیا اور اہل
دُنیا کی آپکے نزدیک ذرا قدر نتھی جب کسیکو دیکھتے تو شکایت کرتے مگر فقرا اور درویشون کو بہت دوست رکھتے اور معتقد رہتے اور
حرمت سے دیکھتے حضرت جنید فرماتے ہین کہ ایک حجام نے آپکی حجامت کی آپنے ایک دینار اسے دیا لوگون نے کہا کہ تمنے اسراف کیا فرمایا
جسکو مروت نہین اُسکی عبادت نہین لَا دِینَ لِمَن لَا مُروۃَ لَہُ - ہارون رشید نے حضرت ابی یوسف سے کہا کہ مجھے داؤد پاس لے چلو وہ لائے
مگر آپنے اجازت نہ دی آپکی ماں سے اُنھون نے بہت التجا کی شفاعت والدہ سے آپنے اجازت دی وہ آگے چلتے وقت ہارون رشید
نے ایک اشرفی آگے رکھی اور کہا کہ حلال ہی آپنے فرمایا کہ لیجاؤ مجھے کچھ کام نہین ہی مین نے اپنا گھر بیچا ہی وجہ حلال سے اور اُسی سے نفقہ
کرتے ہین اور خدا سے دعا کی ہی کہ جب یہ نفقہ تمام ہوجاے مجھے اُٹھالے - حضرت ابی یوسف نے وکیل سے پوچھا کہ کتنا پاس ہی
اور روز کیا خرچ ہی اُسنے بتایا جس روز آپکی وفات ہوئی ابی یوسف نے کہا کہ آج داؤد نے وفات پائی لوگون نے پوچھا کیونکر تمنے جانا
کہا مین نے اُنکے نفقہ کا حساب کیا اور دعا اُنکی مقبول تھی - حال وفات آپکا آپکی والدہ سے پوچھا کہا کہ تمام رات نماز پڑھتے تھے
آخر شب سر سجدہ پر رکھا اور نہ اُٹھایا صبحکو مجھے تعلق ہوا مین نے کہا اے بیٹا نماز کا وقت ہے جب دیکھا تو وہ مردہ تھے ایک بزرگ کہتے
ہین کہ اُس بیماری مین وہ دہلیز مین تھے اور سخت گرمی تھی اور ایک اینٹ سر تلے تھی اور حالت نزع مین تھے اور قرآن پڑھتے جاتے
تھے مین نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو اس سامنے کے میدان مین ہم لیجاوین فرمایا مجھے شرم آتی ہی کہ اپنے نفس کے لیے کوئی درخواست
کرین کہ کبھی نفس نے مجھپر قابو نہین پایا ہی اور اُسی شب کو آپنے وفات فرمائی اور وصیت کی کہ مجھے دیوار کے نیچے دفن کرین
تو کوئی میری نظر کے سامنے نگذرے چنانچہ ویسا ہی کیا اور آجتک ویسا ہی ہی آپکی وفات کے بعد آسمان سے آواز آئی کہ
داؤد مقصود کو پہونچے اور خدا اُن سے راضی ہوا

## حضرت سفیان ثوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۱۵۵ ۱۶۱	،،،

آپکو بزرگون نے تاج دین و شمع زہد و ہدایت و بادشاہ علما لکھا ہی باوجودیکہ آپ کبھی خلیفہ نہوے آپکو لوگ امیر المومنین کہتے
تھے علوم ظاہر و باطن مین آپکا کوئی نظیر نہ تھا مجتہدان یگانہ سے آپ شمار کیے جاتے ہین تقوی اور پرہیزگاری آپکی نہایت کو

پهونچی تهی بهت مشایخونکو آپنے دیکها تها ابتدا سے انتها تک جو کچھ تھے اُس سے ذرہ بھی نہ پھرے نقل ہی کہ ایکروز جب آپ حمل مین تھے
تو آپکی والدہ چھت پر گئین اور ہمسایہ کے اچار مین بے اذن اُسکے اُنگلی ڈبا کر چکھا آپنے شکم مین اسقدر سر مارا کہ آپکی والدہ نے
سمجھا اور ہمسایہ سے حلالی چاہا ابتداے توبہ آپکا یہ ہی کہ ایکروز بغفلت آپنے بایان پیر مسجد مین پیشتر رکھا ایک آواز سنی کہ ای
ثور توری نکر اس آواز کے سنتے ہی ہوش آپ سے گیا جب ہوش مین آئے تو اپنی داڑھی پکڑی اور اپنے مُنھ پر طمانچے
مارتے اور فرماتے کہ مسجد مین پانون تو نے ادب سے نرکھا اسلیے نام تیرا جریدہ انسان سے محو کر دیا گیا آپ فرماتے کہ مین نے ہرگز
کوئی حدیث پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی نہین سُنی جسپر عمل نکیا اور فرماتے اسے اصحاب حدیث زکوٰۃ حدیث دو پوچھا کہ زکوٰۃ حدیث کیا
ہی فرمایا کہ زکوٰۃ حدیث یہ ہی کہ دو سو حدیث مین پانچ پر تو عمل کرو ابو جعفر منصور خلیفہ آپکے سامنے نماز پڑھتا تھا اور نماز مین اپنی داڑھی
سے حرکت کرتا تھا آپنے فرمایا ایسی نماز نماز نہین ہوتی اور اس نماز کو قیامت کے روز مثل گوے پلید تیرے مُنھ پر مارینگے خلیفہ نے کہا
کہ سنبھل کے بولو آپنے فرمایا اگر ایسے مہم سے ہم دست بردار ہون تو پیشاب میرا خون ہو خلیفہ برہم ہوا اور نہفتہ کہا کہ دار ترتیب ہو جاے
اور یہ دار پر کھینچے جادین تو دوسرا ایسی دلیری نکرے اُسی روز کہ دار بنائی جاتی تھی آپ دو بزرگونکے پاس لیٹے ہوے کچھ غنودگی
مین تھے اُنھون نے چاہا کہ اس حال سے آپکو خبر دین آپ بیدار تھے پوچھا کہ کیا ہی اُن بزرگون نے حال بیان فرمایا اور افسوس
ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ مجھے زندگی کی چندان آرزو نہین ہی مگر دین کا حق ادا کرنا واجب ہی اور آنکھ مین آنسو بھر آیا اور کہا بار خدایا اُسکو
سخت پکڑ فوراً خلیفہ مع ارکین تخت پر بیٹھا تھا کہ چھت گری اور مر گیا خلیفہ دوسرا ہوا وہ معتقد سفیان رحمہ اللہ تھا اتفاقاً آپ
بیمار ہوے خلیفہ نے ایک طبیب حاذق ترسائی آپکے علاج کو بھیجا جب طبیب نے قارورہ دیکھا کہا کہ یہ ایسا مرد ہی کہ خدا کے
خوف سے جگر اُسکا پارہ ہو گیا اور زہرہ اُسکا مثانہ سے باہر آتا ہی جس دین مین ایسا مرد ہو وہ دین باطل نہین اور فوراً مسلمان ہوا آپ
جوانی مین کوزہ پشت ہو گئے تھے لوگون نے کہا اے امام مسلمانان آپکا ابھی ایسا وقت نہین پہونچا ہی آپ نے جواب ندیا ایکروز
لوگون نے بہت الحاح کی آپنے فرمایا کہ مین نے تین اُستاد سے علم سیکھا جب ایک کا وقت آخر پہونچا جہود ہوا اور مرا دوسرا
گبر اور تیسرا ترسا اُس خوف سے ایک طرا قا میرے پیٹھ سے بر آیا اور میری پیٹھ ٹوٹ گئی ہرگز کسی سے کچھ نہ لیتے ایک شخص آپکے
پاس ہدیہ لایا آپنے قبول نفرمایا اُسنے کہا کہ مین نے ہرگز ایسی حدیث نہین سُنی ہی فرمایا تمھارے بھائی نے سنا ہی مین ڈرتا ہون
کہ تمھارے مال کے سبب سے میرا دل مشفق ترباغلبار دوسرونکے ہو اور یہ میل ہی ایکروز ایک شخص کے ساتھ کسی میر کے دروازہ
سے آپ گذرے اُس آدمی نے اُس ایوان مین نظر کی آپنے منع فرمایا اور کہا کہ تم اُسکو نہ دیکھو تو وہ اتنا اسراف نکرے پس جب تم
اُسمین نظر کرتے ہو تو مظلمہ اسراف مین شریک ہو آپکے ایک ہمسایہ نے وفات کی اُسکے جنازہ پر آپ حاضر تھے لوگ اُسے نیک
کہتے تھے اور وہ مرد نیک تھا آپنے فرمایا کہ اگر مین جانتا کہ خلق اُس سے خوشنود ہی تو اُسکے جنازہ پر نہ آتا کیونکہ جبتک مرد منافق
نہو خلق اُس سے خوشنود نہین رہتی آپکی عادت تھی کہ مقصورہ جامع مسجد مین بیٹھتے جب وہان مال سلطان سے مجمع عود جلایا گیا
وہان سے بھاگے تاکہ اُسکی بُو انکو نہ پہونچے ایک شخص کا حج فوت ہوا تھا اُس نے ایک آہ کی آپ نے فرمایا کہ مین نے

چار حج کیے ہین وہ تمکو دیے یہ آہ مجھے دو اُس نے کہا کہ دیا شب کو آپنے خواب مین دیکھا کہ تمنے ایسا نفع کیا کہ سب اہل عرفات پر اگر تقسیم کرو تو سب تونگر ہو جاوین آپنے فرمایا قولہ گریہ دس جزو ہو تو نو جزو اُسکا ریا ہو اور ایک جزو اُسکا خدا کے واسطے ایک برس مین اگر ایک قطرہ دیدہ سے آوے اور خدا ہی کے لیے ہو تو بہت ہو قولہ زہد دنیا مین نہ پلاس پہننا ہی نہ جو کی روٹی کھانی لیکن دل دنیا مین نہ باندھنا ہی اور اُمید کو تاہ کرنی ایک نے آپسے پوچھا کہ گوشہ مین نسبت کسب کے کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا خدا سے ڈرو کہ کسی سند کو مین نے نہین دیکھا کہ محتاج کسب ہو ایکروز آپ حمام مین تھے کہ ایک غلام امرد وہان آیا آپ نے فرمایا اسکو باہر کرو کیونکہ ساتھ ہر عورت کے ایک شیطان ہی اور ساتھ ہر امرد کے اٹھارہ شیاطین ہین کہ اُسکو لوگونکی آنکھ مین آراستہ دکھاتے ہین قولہ پرہیز کرنا عمل پر سخت تر ہی عمل سے بہت ہوتا ہی کہ کوئی عمل نیک کرتا ہی اُسوقت تک کہ اُسکو دیوان علانیہ مین لکھین بعد اُسکے اسپر تنا فخر کرتا ہی اور اتنا ذکر کرے کہ اسکو دیوان ریا مین تحریر کرین قولہ خوے نیک خدا کے غصہ کو فرو کرتی ہی آپسے پوچھا کہ یقین کیا ہی فرمایا قطعیت نفس جب یقین درست ہو معرفت ثابت ہوئی یقین وہ ہی جو کچھ تجھے پہونچے جان کہ واجب تجھپر پہونچا ہی حاتم اصم سے آپنے فرمایا کہ مین تمکو چار باتین کہتا ہون کہ وہ جہل سے ہی ایک ملامت کرنی آدمیونکی ندیکھنے سے قضا کے ہی اور ندیکھنا قضا کا کافری ہی دوسری حسد کرنا برادر مسلمان سے نہ دیکھنے سے قسمت کے ہی اور ندیکھنا قسمت کا کافری ہی تیسری مال حرام جمع کرنا ندیکھنے سے شمار قیامت کے ہی اور ندیکھنا شمار قیامت کا کافری ہی چوتھی امین ہونا وعیدون پر خدا کے اور امید رکھنی وعدہ پر خدا کے یہ سب کافری ہی ایکروز بازار مین ایک مرغ کو دیکھا کہ قفس مین فریاد کرتا ہی اور تڑپتا ہی چونکہ آپ اشفق ترین جملہ مخلوق تھے اُسکو خرید کرکے آزاد کر دیا ہر شب وہ مرغ خانہ سفیان مین آتا آپ رات بھر نماز پڑھا کرتے وہ دیکھا کرتا کبھی کبھی آپ پر آکر بیٹھتا جب آپنے وفات فرمائی وہ مرغ آپکے جنازہ پر آہین مارتا اور فریاد کرتا خلق زار زار روتی تھی جب شیخ کو دفن کیا آپکی قبر پر اپنے تئین دے مارا یہانتک کہ قبر سے آواز آئی کہ حق تعالے نے سفیان کو بخشا بسبب شفقت کے کہ اُسکو خلق کے ساتھ تھی

حضرت ابراہیم ادہم بلخی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

١٦٢ ٧٧٧
١٦٦ ٧٨٢

اقتباس الانوار مین مرقوم ہی کہ آپکے والد ماجد حضرت ادہم ایک درویش باصفات تھے اتفاق وقت سے دختر شاہ بلخ پر عاشق ہوے اور پیغام نکاح کا دیا وزیر مانع ہوا اور حیلہ اختیار کیا یعنی حضرت ادہمؒ سے کہا کہ فلان قسم کا دُرشاہوار لاؤ تو تمھارا نکاح ہوگا حضرت ادہم تلاش دُرشاہوار مین بہت حیران ہوے بالآخر جذب عشق سے یہ قصد کیا کہ سمندر کو اولچھ ڈالون تو تہ دریا سے درشاہوار ہاتھ آئے اور سمندر کو اولچھنا شروع کیا حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور بہت سے اُسی قسم کے درشاہوار دریا کے کنارے پر ڈالدیئے آپنے اُن موتیون کو لیا اور حاضر کیا پھر کسی حیلہ سے وزیر نے مالا اور سخت زدوکوب حضرت ادہمؒ کو کیا کہ حضرت ادہم بیہوش ہوگئے تب اُنکو شہر کے باہر پھکوا دیا اور اُسی روز وہ شہزادی مرگئی بعد دفن اُسکے حضرت ادہم کو ہوش ہوا شہر مین آئے حال وفات سنکر وہ ستارات کو نعش شہزادی کی قبر سے اکھاڑی اور کنارے لیجاکر لکڑیان جلا کر نظارہ جمال کرتے تھے ناگاہ ایک قافلہ اُسطرف سے

گذرا اور آگ کی تلاش مین ایک شخص اُنہین پھرتا ہوا ادہم کے قریب آیا ادہم خوف سے کنارے ہوگئے اہل قافلہ نے صورت وقعہ دیکھکر میر قافلہ کو خبر کی وہ مع ایک طبیب ہمراہی اپنے اُس جگہ آیا طبیب نے مرض سکتہ تجویز کیا۔ فصد لی شاہزادی اُٹھ بیٹھی ادہم بھی گوشہ سے باہر آئے اور سب حقیقت بیان کی۔ میر قافلہ نے عقد شاہزادی کا ساتھ ادہم کے کردیا۔ وہ دونون جنگل مین رہنے لگے حضرت ابراہیم پیدا ہوے۔ جب آپ سات برس کے ہوے مکتب مین آپکو بٹھایا۔ ایکروز سلطان بلخ نے مکتب مین اپنے آپکو دیکھا۔ شبیہ دختر پاکر محبت کا غلبہ ہوا نام ماباپ کا پوچھا آپ نے نام باپ کا ادہم اور نام مان کا وہی جو شاہزادیکا تھا بتایا سلطان کو تعجب ہوا اور آپ کو اپنے ساتھ محل مین لے گیا اور اُستاد سے کہا کہ جب باپ اس لڑکے کا معمول کیوقت لینے کو آوے تو میرے یہان بھیجدینا چنانچہ حسب معمول جب حضرت ادہم شام کو آپکو لینے آئے تو وہان یہ حال سنا بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے حقیقت پوچھی۔ حضرت ادہم نے صاف صاف بیان کردیا۔ بادشاہ نے دائیان اور دودھ پلائی اورا ہو لیونکو شہزادی کے بھیجا۔ تاکہ پہچانین اور واقعات صغرسنی کے دریافت کرین سا گروہی ہو تو لے آوین چنانچہ وہ شہزادی باپ کے گھر مین آئی اور حضرت ابراہیم بادشاہ کی گود مین بناز و نعم پلے اور ولی عہد ہوے بالآخر بادشاہ ہوے فتبارک اللہ احسن الخالقین ابتدائی حالت آپکی یون لکھی ہو کہ آپ بلخ کے بادشاہ تھے ساری خلقت زیر حکومت تھی۔ چالیس گرز اور چالیس سپر زرین ہر وقت آپ کے سامنے رہتے ایک شب آپ تخت پر سو رہے تھے دفعتًا سقف خانہ کو حرکت ہوئی آپنے فرمایا کون ہو جواب آیا آشنا ہون میرا اُونٹ کھو گیا ہو ڈھونڈھنے آیا ہون۔ آپنے فرمایا ای عزیز بام پر اُونٹ کا ہونا تعجب ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ تم جو جامۂ اطلس پہنے ہوے تخت زرین پر بیٹھے خدا کو ڈھونڈھتے ہو اس سے کیا زیادہ تعجب ہو۔ اس کلمہ سے آپ کے دلمین خوف آیا طبیعت پریشان ہوئی۔ دوسرے دن آپ تخت پر جلوہ افروز تھے اراکین سلطنت حاضر تھے کہ ایک شخص مرعوب صورت ظاہر ہوا حاضرین مین سے کسی کی مجال نہوئی کہ اُس سے پوچھے کہ تو کون ہو یہ شخص آپکے تخت کے قریب آیا آپ نے فرمایا کیا ہو جواب دیا کہ مین اس سرا مین ٹھہرونگا آپنے فرمایا یہ سرا نہین ہو خاص میرا مکان ہو اُس نے پوچھا تجھسے پہلے کسکا تھا۔ آپنے فرمایا میرے باپ کا پھر پوچھا اُنسے پہلے آپنے فرمایا دادا کا۔ یونہین برابر پوچھتا رہا۔ آپ جواب دیتے رہے۔ بالآخر اُس شخص نے کہا کہ جب ایک جاتا ہو ایک آتا ہو تو یہ ضرور سرا ہو۔ یہ کہکر چلا گیا حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اُس کے عقب مین دوڑے۔ اور پوچھا کہ آپ کون ہین اُس مردنے جواب دیا مین خضرؑ ہون اس کلمہ سے آپ کے دلمین شورش ہوئی۔ اور بہت پریشان ہوے۔ فورًا حکم فرمایا گھوڑا تیار ہوا۔ جماعت کثیر ساتھ لیکر جنگل کی طرف چلے مگر بدحواس اثنائے راہ مین ہمراہیون سے جدا ہوے۔ آپنے سنا کوئی کہتا ہو بیدار گرد و بیدار گرد۔ دو تین بار یہ صدا آئی اُس کے بعد یہ صدا آئی کہ بیدار گرد پیش ازانکہ برگت بیدار کنند جب یہ صدا سنی دل ہاتھ سے گیا۔ ناگاہ ایک ہرن نظر آیا آپ اُس کی طرف مشغول ہوے ہرن نے عرض کی مجھے تمھارا شکار بنا کر بھیجا ہو لیکن تم شکار نہ کرسکوگے اور کیا اور کوئی کام تمکو نہین ہو۔ صرف یہی شغل ہو آپ گھبرائے کہ یہ کیا اسرار ہو

ہرن کی جانب سے مُنھ موڑا زین سے بھی یہی صدا آئی خوف اور بڑھا کشف بھی زیادہ ہوا جب منظور خدا یہ ہوا کہ انجام کار ہو
آپنے گریبان سے بھی وہی صدا سنی پھر کیا تھا در ملکوت کھل گیا یقین تمام حاصل ہو گیا۔ آپکو گریہ شروع ہوا اور اسقدر
روئے کہ تمام لباس و گھوڑا تر ہو گیا پھر آپنے باگ ایک طرف اُٹھائی راہ مین ایک چرواہے کو آپنے دیکھا کہ کمل کا جامہ
پہنے ٹوپی سر پر رکھے بیٹھا ہی۔ آپنے اُسکا لباس لیلیا اور اُسکے عوض مین تمام لباس اپنا مع دیگر سامان کے چرواہے کو
دیدیا۔ اب تمام ملکوت آپکو نظر آئے۔ آپ نے پیادہ پاکوہ و صحرا مین پھرنا اور اپنے گناہون پر رونا اختیار کیا جب نیشاپور
مین پہونچے یہان ایک غار تھا۔ آپ اُسمین جا بیٹھے۔ ہر پنجشنبہ کو باہر آتے۔ لکڑیان جمع کرتے جمعہ کے دن شہر مین لیجا کر بیچتے
نماز جمعہ پڑھکر لکڑیون کے دام کی روٹی خرید فرماتے نصف نذر درویش فرماتے نصف اپنے پاس رکھتے۔ اور پھر غار مین آ بیٹھتے
یہ کوئی نہین جانتا کہ کس قسم کی ریاضت آپ اندر اُس غار کے کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ جب وہانکے لوگونکو کچھ حال آپکا معلوم
ہوا آپ نے وہان سے مکہ معظمہ کی راہ لی جنگل مین ایک مرد بزرگ نے آپکو اسم اعظم تعلیم فرمایا اور ہدایت کی کہ اللہ تعالےٰ کو اسی نام
سے یاد کرو اُسکے بعد حضرت خضرؑ آپکے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس نے تمکو اسم اعظم بتایا وہ میرے بھائی حضرت الیاسؑ
تھے۔ آپ جب بلخ چھوڑکر چلے تھے ایک صاحبزادہ آپ کا محض صغیر سن تھا۔ جب جوان ہوا اپنی مان سے نشان پدر پوچھا
معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ مین ہین۔ قصد مکہ کیا اور خبر دی کہ جس کسی کو مکہ جانا ہو میرے ساتھ چلے۔ چنانچہ صدہا آدمیون نے قصد
مکہ کیا۔ یہان پہونچکر لوگون سے دریافت کیا کہ ابراہیم ادہم نامے کوئی شخص ہی سب نے کہا کہ وہ ہمارے شیخ ہین جنگل مین
لکڑیان لانے گئے ہین اُنکو بیچکر ہمارے لیے روٹیان لائینگے۔ آپ یہ سُنکر تنہا جنگل مین گئے ایک پیر مرد کو دیکھا کہ بوجھ لکڑیون کا
سر پر رکھے چلے آتے ہین۔ دیکھتے ہی دل بھر آیا مگر ضبط گریہ کیا اور آہستہ آہستہ شہر تک پیچھے پیچھے آئے حضرت ابرہیم رحمۃ اللہ
علیہ نے بازار مین پہونچکر آواز دی من یشتری الطیب بالطیب یعنی کوئی خریدتا ہی حلال کو حلال سے۔ ایکشخص نے خریدا اور
روٹیان عوض مین دین۔ آپ لے کر یارون کے پاس آئے روٹیان سامنے رکھدین اُن لوگون نے کھانا شروع کیا آپ
نماز مین مشغول ہوے۔ ایک روز آپ اپنے یارون کے ساتھ طواف کر رہے تھے ناگاہ نظر آپکی اپنے لڑکے پر پڑی اُسکو
بغور دیکھا جب طواف سے فارغ ہوے یارون نے عرض کی کہ ہم سب پر آپکی تاکید تھی کہ عورت یا امرد پر نظر نہ پڑے آج
کیا تھا کہ آپنے طواف مین ایک امرد کو بنظر غور دیکھا فرمایا جب مین بلخ سے چلا تھا تو ایک لڑکا شیر خوارہ چھوڑ آیا تھا
اور یہ وہی لڑکا ہی یہ سُنکر ایک شخص اُنمین سے قافلہ بلخ مین گیا صاحبزادہ کے پاس جا کر نام پدر پوچھا آپنے فرمایا ابراہیم
ادہم ہی لیکن مجھے خوف ہی کہ اگر میری خبر اُنکو ہو جائیگی۔ اور کہین چلے جائینگے۔ کیونکہ وہ ہم سب سے علیحدہ ہوے ہین
پھر آپ مع اپنی والدہ ماجدہ کے اُس شخص کے ساتھ ہو کر چلے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اُسوقت رکن یمانی مین تشریف
رکھتے تھے۔ جب بیوی کی نظر پڑی آپ نے پہچانا۔ اور فریاد کی۔ لڑکے سے فرمایا یہی تمھارے والد ماجد ہین۔ اس
واقعہ کو دیکھکر تمام حاضرین روئے صاحبزادہ آپ کے بیہوش ہوے۔ جب ہوش آیا سلام کیا۔ آپنے جواب دیا آغوش

مین لے لیا اور فرمایا تمھارا دین کیا ہی عرض کی دین محمدی - فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا قرآن پڑھا ہی - عرض کی پڑھا ہی فرمایا الحمد للہ پھر دریافت فرمایا کچھ علم بھی حاصل کیا ہی - عرض کی ہان - فرمایا الحمد للہ حضرت ابراہیم نے چاہا کہ چلا جاؤن صاحبزادہ نے نچھوڑا - اور بیوی بھی آپ کی فریاد کر رہی تھین حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدایا مدد کر فوراً آغوش مین صاحبزادے نے قضا کی - یارون نے عرض کی یہ کیا ہوا آپنے فرمایا جب مین نے آغوش مین لیا ندا آئی کہ اے ابراہیم میری محبت کا دعوے کرتے ہو اور پھر میرے ساتھ دوسرے کو عزیز رکھکر مشغول ہوین نے یہ سنکر عرض کی خدایا مدد کر - اگر اسکی محبت تیری محبت مین کچھ بھی فرق ڈالتی ہی تو اُسکی جان لے - یا میری - یہ دعا میری قبول ہوئی حضرت امام ابو حنیفہ انکو مفاتیح العلوم کہتے تھے - اور فرماتے کہ تمام علوم کی کنجی ابراہیم ادھم ہین - نقل ہی کہ ایک روز تنہا آپ کعبہ مین تشریف لے گئے عرض کی بار خدایا گناہ سے امان دے ندا آئی کہ گناہ سے پناہ مانگتے ہو ساری خلقت یہی چاہتی ہی اگر سب کی خواہشین پوری کر دون تو دریاے غفوری و غفاری و غافری و رحمانی و رحیمی کہان موج زن ہون قولہ طالب شہوت صادق نہین ہی قولہ اخلاص یہ ہی کہ خداے تعالے کے ساتھ صدق بنے - قولہ جو شخص قرآن یا نماز پڑھنے اور ذکر کرنے مین حضور قلب نہین رکھتا ہی اُسکی یہ مثال ہی کہ دروازہ بند ہی یا باہر کھڑا ہی قولہ عارف کے علامات یہ ہین کہ عبرت کے خیال سے ہر وقت دل متفکر رہے باتین اُسکی اکثر خدا کی ثنا مین ہون فعل اُسکا اطاعت ہو اکثر اللہ کی قدرت اور صنعت کو دیکھتا رہے قولہ کسی کو رتبہ نمازی و روزہ دار و غازی کا معلوم نہوا اگر اس شخص کو جسنے یہ جانا کہ اپنے حلق سے کیسی چیز فرو ہوتی ہی - نقل ہی کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے دونون ہاتھ منھ پر رکھ لیتے اور فرماتے مجھے ڈر ہی کہ نماز میری منھ پر نہ دے مارین - ایک مرتبہ آپ کو اتفاق سفر ہوا زاد راہ کچھ نہ تھا چالیس دن تک مٹی کھائی مگر کسی سے کچھ کہا نہین اس خیال سے کہ اُسے رنج ہوگا - کئی بار آپ حج کو پیدل گئے - آپنے کبھی چاہ زمزم سے پانی نہ لیا وجہ یہ تھی کہ ڈول و رسن شاہی تھا ایکبار آپ کو دریا اُترنا تھا کشتی مین بیٹھنا چاہا ملاح نے اجرت طلب کی - آپ کے پاس کچھ نہ تھا دو رکعت نماز لب دریا پڑھی جناب باری مین التجا کی کہ میرے پاس کوڑی نہین - ملاح کرایہ طلب کرتا ہی اُسی وقت تمام ریگ دریا موتی ہوگیا آپنے ایک مُشت اُٹھا کر کشتی بان کو دیا اور سوار ہوے نقل ہی کہ ایک روز آپ دریا کے کنارے بیٹھے ہوے خرقہ مین پیوند لگا رہے تھے - ایک شخص نے عرض کی بلخ چھوڑ کر کیا پایا آپنے سوئی دریا مین ڈالدی اور اشارہ فرمایا کہ سوئی لاؤ تمام مچھلیان دریا کی اُبھر آئین ہر کے منھ مین ایک سوئی تھی آپ نے فرمایا مین اپنی سوئی چاہتا ہون - ایک ضعیف مچھلی نے سر اُبھارا اور آپ کی سوئی دیدی آپنے اُس شخص سے فرمایا یہ ادنے جزو اُس دولت کا ہی جو بلخ چھوڑ کر مین نے حاصل کی ہی ایک دن کئی یارون کے ساتھ آپکا گذر لب دریا ہوا الکڑیان بہت تھین سننے روشن کین کہنے لگے کہ اگر شکار ہوتا تو اس آگ پر بھون بھون کے خوب کھاتے آپنے فرمایا تمھین لالچ آیا ہی تو خدا بھیجدیگا اس ارشاد کا تمام ہونا تھا کہ آواز شیر کی سنائی دی سب نے دیکھا کہ ایک گورخر کے پیچھے شیر بھاگا آتا ہی - یہ گورخر سامنے

آگیا سب نے پکڑکر ذبح کیا۔ اور اُسکا گوشت کباب بناکر کھایا۔ شیر چپکا سامنے بیٹھا رہا۔ آخر عمر مین آپ کسی جانب چلے گئے مزارکا نشان صحیح نہین معلوم کوئی بغداد شریف بتاتا ہی۔ کوئی ملک شام کہتا ہی کسی کا قول ہی کہ جوار مین حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کے ہی بہر حال جب آپ نے رحلت فرمائی ہاتف غیب نے ندا دی کہ دمان خلق فوت ہوا۔ لوگ متردد تھے کہ آپ کے وصال کی خبر مشتہر ہوئی

حضرت عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ			۱۶۷	۷۷۳

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے آپ کی روش عجیب تھی ایک روز دریا کے کنارے چلے جاتے تھے آپ پانی پر چلے گئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو تعجب ہوا اور فرمایا کہ یہ درجہ تمنے کس سبب سے پایا حضرت عتبہ رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دی کہ یا اُستاد تم تیس برس سے وہ کرتے ہو جو حکم ہوتا ہی اور مین وہ کرتا ہون کہ وہ چاہتا ہی۔ اور یہ اشارت ساتھ تسلیم و رضا کے تھی سبب توبہ کا آپ کے یہ ہوا کہ ابتدا مین ایک عورت کی طرف دیکھا ایک ظلمت انکے دلمین پیدا ہوئی یعنی دل اُدھر مائل ہوا اُس عورت کو یہ خبر ہوئی اُس نے ایک آدمی بھیجکر آپ سے پچھوایا۔ کہ مجھکے کہان سے دیکھا اور کون عضو دیکھا آپنے فرمایا آنکھ اُس عورت نے اپنی آنکھ نکالکر ایک طبق پر رکھا۔ اور کہا جو کچھ تمنے دیکھا ہی دیکھتے رہو آپ ہوش مین آئے اور توبہ کی۔ اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گئے۔ کہ ویسے ہوے اپنا قوت اپنے ہاتھ سے بوتے اور اُسی جو کو اٹھاتے اور پانی سے نم کرتے اور آفتاب مین سکھاتے۔ اور ہفتہ مین ایک قرص اُس سے کھاتے۔ اور عبادت مین مشغول رہتے آپکو ایک جگہ جاڑون کے دن مین دیکھا کہ ایک پیرہن پہنے ہوے ہین اور پسینہ مین ڈوب رہے ہین پوچھا کیا حال ہی آپنے فرمایا کہ ایک وقت میرے یہان مہمان آئے تھے۔ اور اُس ہمسایہ کی دیوار سے ایک شخص نے ایک کلوخ لیا تھا۔ تو ہاتھ دھوئین جیسے مین جب اس جگہ آتا ہون میرا یہی حال ہوتا ہی اور خجالت و ندامت سے اتنا پسینہ نکلتا ہی اگرچہ مین نے حلال چاہا ہی عبد الواحد زید سے پوچھا کہ کسی کو آپ جانتے ہین کہ ساتھ خلق کے مشغول نہو کہا ایک شخص کو ہم جانتے ہین کہ وہ ابھی آتا ہی اتنے مین عتبہ پہونچے۔ پوچھا کہ راہ مین کسی کو دیکھا کہا کسی کو نہین دیکھا حالانکہ وہ بازار کی راہ سے آئے تھے کبھی کھانا اچھا نہ کھاتے نہ پانی اچھا پیتے آپکی والدہ نے کہا کہ اپنے ساتھ رفق کرو یعنی اپنی جان کو آرام دو فرمایا رفق اپنا ہم جانتے ہین چند روز رنج کھینچے اور ہمیشہ آرام مین رہے۔ ایک مرتبہ رات بھر نہ سوئے اور یہی کہتے رہے کہ تو عذاب کرے تو تجھے دوست رکھتا ہون اور اگر عفو کرے تو تجھے دوست رکھتا ہون ایک روز آپ سردابہ مین کھڑے تھے ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ اے عتبہ لوگ تمہارا حال مجھسے کہتے ہین تم کچھ دکھاؤ آپنے فرمایا کیا چاہتے ہو۔ اُس شخص نے کہا کہ رطب چاہتا ہون۔ حالانکہ موسم جاڑے کا تھا آپنے ایک زنبیل رطب تازہ نکال کر اُسکو دی ایک روز حضرت محمد سماک اور ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہما حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نیا پیراہن لیے ہوے خراماں آئے۔ حضرت محمد سماک

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ کیا رفتار ہے آپ نے فرمایا کیون نہ خرامان ہون جب میرا نام غلام جبار رہو- یہ کہا اور گر پڑے دیکھا تو جان بحق ہوگئے تھے بعد وفات کے آپ کو کسی نے خواب مین دیکھا کہ آدھا منھ آپکا سیاہ ہے پوچھا کیا ہوا ہے فرمایا ایک وقت اُستاد کے پاس ہم جاتے تھے ایک امرد کو دیکھا تھا مجھے بہشت مین لئے جاتے تھے گذر میرا دوزخ پر ہوا- ایک سانپ وہانسے نکلا اور اُس نے نصف مُنھ پر کاٹ لیا اور کہا اگر تم زیادہ دیکھتے تو اور زیادہ کاٹتا

المہدی بن منصور ع۳ عباسیہ	۱۵۸	۷۷۴	۱۶۹	۷۷۵

سنہ ۱۲۰ یا سنہ ۱۲۶ہجری مین ولادت ہوئی- جب منصور نے طبرستان فتح کیا تب اُسکو ولی عہد کیا- اور جب منصور نے وفات پائی اور بغداد مین خبر آئی کچھ رنج وفات پدر کر کے حصول خلافت سے خوشنود ہوے اور سریر خلافت پر بیٹھے اور ہادی اور ہارون اپنے دونون بیٹون کو ولی عہد کیا- اور طویل منبرون کو پست کر کے بمقدار منبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رکھا- اور روم سے بہت فتوح حاصل کیے اور زندیقون کو ڈھونڈھ کر مباحثہ کیا- اور قتل کیا- ابن مقنع نے دعوے الوہیت کیا تھا- وہ قلعہ مین محصور ہوا جب اُسنے مفر نہین دیکھا تو سب ہمراہیان کو زہر دیا کہ وہ سب مر گئے اور خود تیزاب کے خم مین گرا سب گل گیا تھا- صرف بال باقی رہے تھے- ایک لونڈی بچ گئی تھی- اُس نے دروازہ قلعہ کا کھولا- اور مسلمان داخل قلعہ ہوے- اور حقیقت دریافت ہوئی خانہ کعبہ پر جو خلفاے بنی اُمیہ کے وقت کے بہت سے غلاف چڑھے تھے جس سے دیوار دبی جاتی تھی فقرا کو دیے اور مختصر غلاف زربفت کا کعبہ پر دیا- اور مشک و زعفران سے در و دیوار کعبہ کو دھویا اور مدینہ طیبہ مین ہر صغیر و کبیر کو بعطاے زر خوشنود کیا- مسجد الحرام کو وسیع کیا اور بہت مکانات اُس مین داخل کیے- بائیسوین محرم کو ایک شکار کے پیچھے گھوڑا ڈالا- گھوڑا اُسکا خرابہ مین لیگیا پیٹھ اُسکی اس خرابہ مین چور ہوگئی اور وفات کی-

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	۹۵	۷۱۳	۱۷۹	۷۸۵

کنیت آپ کی ابو عبد اللہ- اور نام نامی مالک بن انس آپ امام اربعہ مین دوسرے امام ہین لباس اور کپڑے آپ کے بیش قیمت ہوتے کپڑے نفیس آپ پہنتے اور فرماتے کہ ہم نہین پسند کرتے کہ خدا جو دولت و نعمت کسی کو دے اور کچھ اثر اُس مین نہ پایا جاوے- عطر بھی بیش قیمت لگاتے- جب کبھی ضرورتہً آپ سرمہ لگاتے تو جبتک وہ سرمہ آنکھ مین ہوتا گھر مین بیٹھے رہتے باہر نہ نکلتے- کیونکہ بغیر مرض یا کسی سبب کے آپ سرمہ لگانا مکروہ جانتے تھے آپ سترہ برس کی عمر مین درس دینے لگے تھے مگر آپکا علم مشہور نہوا تھا ایک روز ایک عورت صالحہ نے مدینہ طیبہ مین وفات کی درمیان غسل کے غسالہ عورت نے اندام نہانی پر ہاتھ رکھکر کہا کہ یہ فرج نہایت بدکار و زانیہ ہے- مجرد اسکے اُسکا ہاتھ

اُس جگہ چپک گیا بہتیری تدبیرین ہوئین مگر چھوٹا سب عقلا و علما حیران تھے۔کوئی تدبیر نہین بن آتی تھی آپ نے
فرمایا کہ اُس غسالہ پر حدّ قذف یعنی تہمت وہی کا حد جاری ہونا چاہیے چنانچہ ساٹھ تازیانے جب پڑے تو ہاتھ چھوٹ گیا
اُسوقت سے آپ کی شہرت ہوئی جب کوئی آپ کے دروازہ پر پکارتا تو آپ لونڈی بھیجکر دریافت فرماتے کہ فتوی
پوچھنے آیا ہی یا حدیث پوچھنے۔اگر فتویٰ پوچھنے آیا ہوتا تو آپ فوراً باہر آتے اور اُسکو جواب دیتے اور اگر حدیث
پوچھنے آیا ہوتا تو فرماتے کہ ٹھہرو اور آپ غسل کرتے اور صاف کپڑے پہنتے اور خوشبو لگاتے اور پاکیزہ مصلے پر تمکین و وقار
سے بیٹھتے اور فرماتے کہ اُسکو بلاؤ وہ آتا اور حدیث سناتے درس حدیث کے وقت آپ ایک ہی زانو بیٹھتے۔زانو
نہ بدلتے۔اس امر مین آپ کو نہایت احتیاط تھی۔ایک روز آپ کو درس حدیث مین دس گیارہ بار ایک بچھو نے
نیش مارا آپکا رنگ متغیر ہوتا تھا اور پیشانی پر پسینہ آجاتا تھا۔مگر آپ نے زانو نہ بدلا۔بعد درس کے اصحاب نے سبب تغیر
رنگ و پسینہ کا پوچھا آپنے بچھو کے نیش مارنے کی کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ کچھ جوانمردی یا نمائش کے سبب سے مین نے
ایسا نہین کیا صرف بہ تعظیم حدیث کے مین نے یہ کیا اور کبھی راہ مین یا کھڑے کھڑے یا عجلت کے ساتھ آپ حدیث
نفرماتے ہمیشہ مدینہ طیبہ مین رہے اور کبھی بغیر عذر بیماری شدید کے اندر شہر مدینہ کے قضاے حاجت نکی شہر سے باہر جاکر قضاے
حاجت فرماتے۔اور باوجود کبرسنی اور ضعف کے کبھی مدینہ طیبہ مین سواری پر سوار نہوے۔فرماتے کہ جسد رسول صلی اللہ
علیہ وسلم یہان مدفون ہی آپ کی وجاہت ظاہری ایسی بڑھی ہوئی تھی۔کہ لوگ آپس مین مفاخرت کرتے تھے کہ مین مالک سے
ہمکلام ہوا مجلس آپ کی ایسی رعب دار ہوتی تھی کہ کچھہ شور و غل اُس مین نہوتا کسی کو قدرت نہ تھی کہ شور و غل کرے
آپ حدیث پڑھاتے وقت عود و خوشبو جلاتے۔اور نہایت عظمت و شوکت سے بیٹھ کر پڑھاتے یہ حالت آپکی اُسوقت
تک رہتی جبتک آپ حدیث پڑھاتے۔ایک روز ایک شخص عیوب صحابہ بیان کررہا تھا آپنے اُس سے کہا کہ یہ آیت سنو
اور آپنے پڑھا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اس مقام پر پہونچکر لیغیظ بہم الکفار پڑھا۔اور فرمایا کہ جو کہ
اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے بد باطن ہی وہ اس حکم مین داخل ہی۔ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہی
آپنے فرمایا کہ اس زندیق کو مارو اُسکے کلام سے فتنے پیدا ہوتے ہین چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ بعد وفات امام کے سخت فتنہ
ہوا اور بہت سے مسلمان اس باب مین قتل ہوے اسی طرح ایک شخص نے پوچھا کہ الرحمن علی العرش استوی کے
کیا معنے ہین۔آپ کو اس سوال سے ملال ہوا اور دیر تک متفکر سر گریبان رہے یہان تک کہ پیشانی پر پسینہ آگیا پھر فرمایا
استوے معلوم والکیف مجہول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعتہ۔بعد اسکے حکم دیا کہ اس شخص کو نکالدو کہ صاحب
بدعت ہی۔چنانچہ بعد وفات امام کے اس مسئلہ کے سبب سے بھی بہت بڑا فساد پیدا ہوا حافظ ابونعیم اصفہانی روایت
کرتے ہین کہ عبداللہ بن مبارک کے کسی دوست نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کی کہ حضور کے
پردہ سے ہملوگ محروم ہوگئے اگر امور دین مین ہمکو کچھ ضرورت پیش آوے تو کس سے پوچھین فرمایا مالک سے ایک

بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہین۔ اور بہت لوگ حاضر ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود ہین آپ کے سامنے مشک رکھی ہو آپ تھوڑی تھوڑی اُٹھا کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو دیتے ہین اور آپ بطور نثار تمام لوگونکی طرف منتشر کرتے ہین اسکی تعبیر یہی ہوسکتی ہو کہ علم نبوی پہلے امام مالک مین ظاہر ہوا اور اُنکے واسطے سے تمام لوگونکو پہونچا عیادت بیمار اور حاجت روائی خلق آپ کا ہمیشہ دستور رہا جعفر منصور سے لوگون نے آپکی چغلی کی کہ امام مالک بیعت خلافت قبول نہین کرتے اُس نے آپ کو پکڑ منگایا اور ننگا کرکے تازیانے مارے۔ اور دونون ہاتھ اسطرح کھچوائے کہ شانہ سے نکل گئے۔ اس سبب سے آپ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے۔ اور شاگردون کو اسباب کی جرات نہوئی کہ اسباب کو آپ سے پوچھین حالانکہ موطا مین امام مالک کے حدیث انضمام یدین موجود ہو کتاب حدیث کی آپکی مشہور کتاب و معتبر ہو آپ نے ساتوین یا سوم ربیع الاول کو وفات فرمائی۔ مزار مبارک مدینہ طیبہ مین ہو

حضرت بی بی شعوانہ عجمی رحمہا اللہ تعالے			۱۷۵	۷۹۱

آپ نہایت خوش آواز تھین۔ نغمات خوش آیند کے ساتھ وعظ فرماتین زاہدین و عابدین و صاحبدل لوگ آپکی مجلس مین حاضر رہتے۔ آپ مجاہدہ سخت کرتی تھین اور نہایت خوف کی حالت مین رہتین اور بہت رویا کرتین کسی نے آپ سے کہا کہ اس کثرت گریہ سے آپ اندھی نہوجاوین فرمایا اندھا ہونا رونے سے مجھے بہت پیارا ہو اندھے ہونیسے عذاب کے قول وہ آنکھ کہ لقاے محبوب سے اپنے محروم رہے اور اُسکے دیدار کی مشتاق ہوبے گریہ اچھی نہین معلوم ہوتی کہتے ہین اسی قدر اندوہ نے اُن پر غلبہ کیا کہ نماز و عبادت سے باز رہین خواب مین دیکھا کہ کسی نے یہ اشعار پڑھے اشعار

اذری دموعک ما کنت ناحیۃ	ان النیاحۃ تشفی للحزینا
اپنی آنکھ سے آنسو جاری رکھ کیا تو غمگین نہین ہو	کیونکہ نوحہ کرنا غمگینون کو شفا دیتا ہو
جدّی و قومی و صومی الدھر دائبۃ	فانما الذوب من فعل المطیعینا
کوشش کر تو اور قیام کر اور روزہ برابر رکھ اور لگی جا	اسواسطے کہ گداختہ ہونا فرمان بردار لوگونکا کام ہو

بعد اُسکے پھر آپ عبادت مین مشغول ہوئین اور انھین اشعار سے اکثر ترنم فرماتین اور روتین اور عورتین آپ کے ساتھ گریہ کرتین جب آپ بوڑھی ہوئین تو حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ آپ پاس گئے اور دعا طلب کی آپنے فرمایا اے فضیل تمھارے اور خدا کے درمیان کچھ ہو اگر ہم دعا کرین تو سبب اجابت ہو۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش گر پڑے

حضرت بی بی عفیرہ بصری رحمہا اللہ تعالے			۱۸۰	۷۹۶

آپ اصحاب سے حضرت معاذہ عدویہ کے ہین - اسقدر روتین کہ نابینا ہوئین کسی نے کہا کہ نابینائی کیا سخت چیز ہے آپنے
فرمایا محجوب ہونا خدا سے سخت تر ہے - اور کوری خدا کے مطلب سمجھنے مین اُسکے امور مین سخت تر ہے

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ			۱۸۱	۷۹۷

آپ مرو کے رہنے والے تھے ابتدائے توبہ آپکا یہ ہے - کہ ایک لونڈی پر عاشق تھے اور اُسکے عشق مین نہایت از دست رفتہ تھے ایک شب جاڑون کے دن مین معشوقہ کی دیوار لگے رات بھر کھڑے رہے باوجودیکہ برف شدت سے گرتی تھی اور اُسکا انتظار کر رہے تھے - جب صبح کی اذان ہوئی تو جانا کہ عشا کی اذان ہوتی ہے جب دن ہوا تو سمجھے کہ مین تمام شب انتظار معشوقہ مین رہا - آپنے فرمایا اے ابن مبارک تجھے شرم ہوجیو کہ مبارک رات تونے ہوائے نفس مین جاگ کر کاٹی - اگر امام نماز مین قرات طویل کرتا تو تیری جان پر بنتی - اور فریاد کرتا - اُسی وقت توبہ کی - اور مشغول عبادت ہوئے پھر تو ایسی ریاضتین کین اور ایسا تقوی بڑا کہ کوئی نہین کرسکتا ایک روز آپ کی سواری مین ایک بیش قیمت گھوڑا تھا - ایک مقام پر آپ اتر کر نماز پڑھنے لگے - گھوڑا ایک کھیت مین جا پڑا آپنے بعد نماز جو یہ حالت دیکھی گھوڑے کو وہین چھوڑ دیا - اور پیادہ وہان سے گئے - ایک مرتبہ آپنے کسی سے ایک قلم لیا - اور بھول کر واپس نہ دیا تھا اُسکے دینے کو مرو سے شام گئے اور مالک کو واپس دیا - آپ اتنے بڑے عالم عہد تھے کہ شہنشاہ علما کہلاتے تھے ایک روز آپ آتے تھے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ نے یا رجل المشرق کہا حضرت فضیل رحمۃ اللہ وہان موجود تھے اُنھون نے فرمایا والمغرب وما بینہما - پس جس آدمی کو حضرت فضیل رحمۃ اللہ ایسا کہین اُسکی بزرگی کی کیا حد ہے - لوگ آپ کو ذوالجہادین کہتے اس لیے کہ ایک سال آپ حج و دریافت کرتے اور ایک سال جہاد اور ایک سال تجارت - اور نفع تجارت کو اصحاب پر تقسیم کرتے اور درویشونکو خرما دیتے اور اُسکے استخوان کو گنتے جو درویش زیادہ کھاتا اُسے فی استخوان ایک درم دیتے - ایک روز آپکی والدہ باغ مین گئین دیکھا کہ آپ سوتے ہین - ایک درخت کے نیچے - اور ایک مار سیاہ شاخ نرگس منھ مین لئے ہوئے کھی اُڑا رہا ہے بعد اُسکے آپ مرو سے بغداد مین آئے اور صحبت مین مشایخون کے رہے اور مدت تک مجاور رہے پھر مرو مین آئے اہل مرو نے آپسے تولا کیا - اور دو گروہ ہوئے ایک گروہ آپ سے حدیث پڑھتے اور ایک گروہ فقہ اور دونون گروہ آپس مین آپ سے راضی رہتے - کہ آپ کو لوگ رضی الفریقین کہتے - اور دونون فریق آپ کو اپنا جانتے - اور آپنے دو رباط بنائی تھی - ایک اہل حدیث کے لیے - اور ایک اہل رائے کے لیے - ایک وقت ایک بدخو سے آپکا ساتھ ہوا جب وہ جدا ہوا تو آپ بہت روئے لوگون نے پوچھا کیون آپ روے آپنے فرمایا کہ وہ بیچارہ گیا اور وہ خوے بد ویسی اُسکے ساتھ ہے ایک مرتبہ اونٹ پر سوار جنگل مین جاتے تھے ایک درویش پہونچا - اُس سے کہا کہ ہم لوگ تونگر ہین مجھے بلایا ہے تم کہان جاتے ہو کہ تم طفیلی ہوگے درویش نے کہا جب میزبان کریم ہوتا ہے تو طفیلی کو اچھی طرح رکھتا ہے اگر تمکو انہے گھر بلایا ہے

توتمکو اپنے پاس بلایا ہی۔ عبداللہ نے کہا کہ ہم دولتمندون سے اُس نے قرض لیا ہی درویش نے کہا کہ اگر تمسے قرض
لیا ہی تو میرے واسطے لیا ہی۔ عبداللہ شرمندہ ہوے اور کہا سچ کہتے ہو ایک روز اندھا چلا جاتا تھا اُسے لوگون نے
کہا کہ عبداللہ آتے ہین جو تمھین درکار ہو مانگو نابینا نے کہا توقف کرو۔ جب عبداللہ آگے تو نابینا نے کہا ای
عبداللہ دعا کرو کہ خدا مجھے بینائی دے۔ آپ نے سر نیچے کیا اور دعا کی۔ فی الحال بینا ہو گیا۔ ایک روز عشرہ ذی حجہ
مین ایک میدان مین گئے اور آرزوے حج مین جاتے تھے اور کہتے تھے افسوس ہم وہان نہین۔ مگر اعمال بجالاؤن
کہ جو کوئی متابعت کرے یعنی ناخن نہ چنے اور حلق کا بال نہ نوچے تو ثواب حج کا پاوے۔ اِسی درمیان مین ایک
بوڑھی عورت آئین۔ پیٹھ جھکی ہوئی عصا ہاتھ مین لیئے اور کہا ای عبداللہ حج کی آرزو رکھتے ہو کہا ہان ضعیفہ نے
کہا مجھے تیرے لیئے بھیجا ہی میرے ساتھ تو ہو ہم عرفات پہونچا دین عبداللہ نے اپنے دلمین کہا کہ تین روز حج کو باقی
رہا ہی مجھے کیونکر حج مین پہونچاویگی۔ ضعیفہ نے کہا کہ جو شخص کہ سنت فجر کی بیجاب مین پڑھا اور فرض لب جیحون پڑھا اُسکو
آفتاب مرو مین نکلے اُسکی ہمراہی کر سکتا ہی۔ عبداللہ نے کہا بسم اللہ اور چلے گئے بڑے دریاؤن پر گذرے جس دریا پر
پہونچے۔ وہ ضعیفہ بولین کہ آنکھ بند کرلو جب آنکھ کھولی تو اپنے تئین نصف دریا مین پایا الغرض عرفات مین پہونچے
اور حج ادا کیا جب طواف وداع کیا۔ ضعیفہ نے کہا آؤ کہ میرا ایک لڑکا ہی کہ تھوڑے دنون سے غار مین ریاضت
کرتا ہی۔ اُسکو دیکھ لین۔ وہان گئے ایک جوان کو دیکھا۔ زرد رنگ ضعیف و نورانی جب مان کو اُس جوان نے دیکھا
تو اُسکے پیر پر گرا اور کف پاسے مُنھ کو ملا۔ اور کہا کہ مین نے جانا آپ اپنے قصد سے نہین آئی ہین خدا نے آپکو بھیجا ہی تا مجھے
تجہیز و تکفین کرو کہ میرا وقت قریب ہی۔ ضعیفہ نے کہا ای عبداللہ یہان ٹھہرو تو اُسکو دفن کردیں فوراً وہ جوان مرگیا
اور اُسے دفن کیا۔ بعد اُسکے ضعیفہ نے کہا کہ اب مجھے کچھ کام نہین ہی باقی عمر اسکی گور کی مجاوری کرونگی تم جاؤ اور مجھے
دعاے خیر سے یاد کرنا۔ دوسرے سال جب آؤ گے مجھے نپاؤ گے ایک مرتبہ آپ بعد فراغت حج کے حرم مین ایک ساعت سو گئے
خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک نے ایک سے پوچھا کہ اس سال کتنے لوگ حج مین آئے دوسرے نے
کہا کہ چھ لاکھ پھر پوچھا کہ کتنے آدمی کے حج مقبول ہوے کہا ایک کا بھی نہین حضرت عبداللہ رح کو سخت تشویش ہوئی کتنی
تکلیفین اُٹھا کر لوگ آئے۔ اور کسی کا حج قبول نہوا۔ اُس فرشتہ نے کہا کہ دمشق مین ایک موچی ہی علی بن موفق اور وہ حج مین
نہین آئے ہین مگر انکا حج مقبول ہوا ہی اور اُن سب خلق کو اُنکی بدولت بخشا ہی تب آپنے اپنے دل مین کہا کہ دمشق
جا کر اُنکی زیارت کرنی چاہیئے الغرض وہان سے دمشق مین آئے اور اُنکے گھر جا کر پکارا وہ آئے پوچھا کہ نام کیا ہی
کہا علی بن موفق آپ نے کہا مجھے تمسے کچھ بات کہنی ہی کہا کہو۔ پوچھا کیا کام آپ کرتے ہین۔ کہا پارہ دوزی تب
آپ نے اس واقعۂ خواب کو اُن سے کہا اُنھون نے پوچھا تمھارا کیا نام ہی آپنے فرمایا عبداللہ بن مبارک علی بن موفق نے نعرہ
لیا اور گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے آپ نے کہا مجھے اپنے کام سے خبر دو۔ اُنھون نے کہا تیس برس سے

مجھے آرزو حج کی تھی۔ مین نے پارچہ دوزی سے تین سو درم جمع کیئے تھے۔ اور اس سال حج کا قصد تھا ایک دن
میری حاملہ بی بی نے کہا کہ ہمسایہ سے کباب کی بو آتی ہی۔ اور میرا دل اُس طرف بہت راغب ہی ہمسایہ سے جاکر تھوڑا
اُس مین سے مانگ لاؤ مین گیا اور مانگا۔ ہمسایہ نے کہا سات شبانہ روز و شب اطفال پر فاقہ گذرا تھا آج ایک مرا
ہوا گدھا دیکھا اُسکا تھوڑا گوشت لاکر بھونتے ہین۔ یہ تم پر حلال نہین ہی جب مین نے یہ سُنا ایک آگ میری جان پر
پڑگئی اور تین سو درم مین نے جاکر ہمسایہ کو دیا کہ اسکو نفقۂ عیال کرو۔ میرا یہی حج ہی آپ نے فرمایا صدق الملک فی الرؤیا
صدق الملک فی الحکم والقضا آپ کے ایک غلام تھے مکاتب لوگون نے آپ سے کہا کہ تمھارا غلام نباشی یعنی کفن چوری
کرتا ہی اور اسکا پیسہ تکو دیتا ہی۔ یہ سُنکر آپ غمگین ہوے اور ایک شب اُسکے پیچھے گئے اور گورستان مین پہونچے۔ وہان
غلام نے ایک قبر کھولی۔ اور اسکے اندر گیا۔ وہان محراب تھا اُس مین نماز پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ دور سے
دیکھتے تھے آہستہ نزدیک گئے دیکھا کہ غلام ٹاٹ پہنے ہوے ہی اور طوق گردن مین دیئے ہوے اور خاک پر مُنھ ملتا
ہی اور زاری کرتا ہی۔ آہستہ سے پھر آئے اور روئے اور ایک گوشہ مین بیٹھے۔ اور غلام صبح تک وہان رہا صبحکو نکل کر
گور کو چھپا دیا۔ اور مسجد مین آیا اور صبح کی نماز پڑھی اور کہا الٰہی دن ہوا خداوند مجازی مجھ سے درم مانگیگا مال دینے والا
مفلسون کا تو ہی ہی دے جہان سے تو جانتا ہو فوراً ایک شور ہوا سے پیدا ہوا اور ایک درم غلام کے ہاتھ مین آگیا
حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کو طاقت ضبط باقی نرہی۔ اُٹھے اور سر غلام کا گود مین لیا چومتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ ہزار
جان خواجہ کی ایسے غلام پر فدا ہو جیو کاش خواجہ تم ہوتے اور غلام مین ہوتا جب غلام نے یہ حال دیکھا کہا الٰہی
میرا پردہ پھٹ گیا۔ میرا بھید ظاہر ہو گیا۔ دُنیا مین مجھے اب راحت باقی نہ رہی قسم تجھے اپنی عزت کی کہ مجھے فتنہ نہ بنا اور
مجھے اُٹھالے۔ اور ویسے ہی گود مین حضرت عبداللہ کی جان بحق ہوا حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے اُسی پلاس مین اُسے
اُسی گور مین دفن کر دیا۔ اُسی رات کو پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
کے ساتھ آپ آئے ہین۔ دونون بزرگ براق پر سوار ہین فرمایا ای عبداللہ کیون میرے دوست کو و محبوب خدا کو ٹاٹ
مین دفن کیا۔ سہیل بن عبداللہ ہمیشہ تدریس کو آتے۔ ایک روز اُنھون نے کہا کہ اب ہم آج سے درس کو نہین آئینگے
لونڈیان تمھاری کوٹھے پر سے مجھے بلاتی ہین۔ اور کہتی ہین سہیل میرا سہیل میرا آپنے اصحاب سے کہا حاضر رہو تا کہ
نماز جنازہ سہیل کی پڑھو فوراً سہیل نے وفات کی اُن پر نماز پڑھی۔ اور کہا وہ حورین تھین کہ اُسے بلاتی تھین میرے یہان
کوئی لونڈی نہین ہی ایک جہاد مین آپ تھے اور ایک کافر کے ساتھ لڑ رہے تھے وقت نماز کا آیا۔ آپنے کافر سے مہلت چاہی اور
نماز ادا کی جب کافر کی نماز کا وقت آیا اُس نے مہلت چاہی۔ جب اُس نے بت کی طرف مُنھ کیا تب حضرت عبداللہ رحمہ اللہ
کے دل مین آیا۔ کہ اِسوقت مین نے اُس پر فتح پائی تلوار کھینچ کر اُسکے سر پر پہونچے کہ اُسکو مارین۔ آواز سُنی
کہ یا عبداللہ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا۔ وفاے عہد سے پوچھے جاؤگے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ روئے

کافر نے سر اُٹھایا۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ تلوار کھینچے ہوئے رو رہے ہین۔ پوچھا کیا ہوا۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے اس حال کو اُس سے کہا کہ تمھارے لیئے مجھ پر عتاب ہوا کافر نے نعرہ کیا اور کہا کہ نامردی ہی ایسے خدا سے منھ پھیرنا کہ دوست پر دشمن کے لیے عتاب کرے فوراً مسلمان ہوا۔ اور راہ دین مین عزیز تر ہوا قولہ بہ اندکے ادب محتاج تریم از بسیارے علم (اس جملہ کو مین نے فارسی ہی لکھا ترجمہ مین مزہ بات کا جاتا تھا) قولہ جس نے ادب مین بے پروائی کی اُسکی سنتون مین خلل پڑے اور اُسکو فرایض سے محروم کرین اور جس نے فرایض سے بے پروائی کی معرفت سے اُسکو محروم رکھین اور شخص معرفت سے محروم رہا اُسکا کیا حال ہو قولہ ادب اب ڈھونڈھتے ہو جب مردان ادیب جا چکے قولہ لوگون نے ادب کی تعریف (یعنی ادب کیا ہی) بہت کچھ کی ہی مگر میرے نزدیک ادب نفس کا پہچاننا ہی قولہ توکل وہ نہین ہی کہ تم اپنے خیال مین توکل جانو۔ توکل وہ ہی کہ خدائے عزوجل تم سے توکل جانے قولہ جس نے مزہ بندگی کا نہ چکھا۔ ہرگز اُس کو ذوق نہوگا قولہ جسکی قدر خلق مین بڑی ہو وہ اپنے کو اپنے نفس مین حقیر تر دیکھے قولہ آپ سے پوچھا کہ دلکی دوا کیا ہی کہا کہ آدمیون سے دور رہنا قولہ تونگرون کے ساتھ متکبر رہنا۔ اور درویشون کے ساتھ متواضع یہی تواضع ہی قولہ اصلی رجا وہ ہی کہ خوف سے پیدا ہوا اور خوف اصلی وہ ہی کہ صدق اعمال سے پیدا ہو وصدق اعمال تصدیق سے پیدا ہوا اور جس رجا کا مقدمہ خوف نہو۔ جلد ہو کہ وہ آدمی رہجائے قولہ جو کچھ خوف برانگیختہ کرے تو دل اُسکا قرار پکڑے۔ ظاہر و پوشیدہ مین مراقبہ دوام ہی آپ کے حضور مین غیبت کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ اگر مین غیبت کرون تو اپنے ماں باپ کی کرون کہ میرے احسان کے لیے وہ اولےٰ تر ہین۔ (یعنی جو احسان ہم کرین اُنپر کرنا بہتر ہی۔) ایک روز ایک شخص آپ پاس آیا اور پیر پر گر پڑا اور زار زار رویا اور کہا کہ مین نے ایک گناہ کیا ہی کہ شرم سے نہین کہہ سکتا آپ نے فرمایا کہو تمنے کیا کیا ہی اُس نے کہا زنا کیا ہی آپ نے فرمایا کہ مین ڈرا تھا کہ شاید تمنے غیبت کی ہی ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی۔ فرمایا خدا کو نگاہ رکھو۔ اُس نے پوچھا اُسکی تفسیر کیا ہی فرمایا ہمیشہ ایسے رہو کہ تم جانو کہ خدائے تعالےٰ کو دیکھ رہا ہون ایک وقت ایک مہمان آئے جو کچھ آپ پاس تھا سب اُنکی دعوت مین صرف کر دیا اور فرمایا کہ مہمان فرستادہ خدائے تعالےٰ ہی بی بی نے آپ سے تکرار کی آپ نے کابین دیکر اُن بی بی کو طلاق دیا ایک امیر کی لڑکی اُسکے بعد آپکی مجلس مین آئی اُسکو آپ کی باتین نہایت پسند ہوئین اُس نے اپنے باپ سے جا کر کہا کہ مجھے آپکی زوجیت مین دو۔ اُنکے باپ نے پچاس ہزار اشرفی اپنی لڑکی کو دیکر آپکی زوجیت مین دیا آپ نے خواب مین دیکھا کہ ایک عورت کو میرے لیے طلاق دیا۔ اُسکا عوض ہی تاکہ جانو کہ کوئی مجھپر نقصان نہین کرتا جب آپ قریب نزع ہوئے اپنا سب مال درویشونکو دیدیا۔ ایک مرید آپ کے بالین پر تھے عرض کی یا شیخ لڑکیان ہین اُنکے لیئے کچھ چھوڑ دیجیے۔ اُنکی کیا تدبیر کی ہی فرمایا مین نے اُنکی بات کہی ہی وہو یتولی الصالحین کارساز اہل صلاح کا وہ ہی جسکا کام بنانے والا وہ ہو بہتر اس سے ہی کہ عبداللہ بس مرتے وقت آنکھین کھولین۔ اور ہنستے تھے اور کہتے تھے بمثل ہذا فلیعمل العاملون

الہادی باللہ بن مہدی ع۴ عباسیہ	١٦٩	٧٨٥	١٧٠	٧٨٦

سنہ ١٤٧ھ مین ولادت ہوئی بعد باپ کے خلیفہ ہوا نسل تبار زنادقہ کا منقطع کیا اُسکی ماں نے اس خوف سے کہ وہ اپنے بھائی ہارون رشید کو قتل کرکے اپنے بیٹے کو ولی عہد کریگا زہر دیکر ہلاک کیا۔ کیونکہ اُس نے ایسا ہی بندوبست کیا تھا بعضے کہتے ہین کہ پیٹ کے اندر زخم تھا اسی سے ہلاک ہوا واللہ اعلم سخت بیرحم اور خوش طبع آدمی تھا حضار دربار موت کو ہر وقت اپنے سر پر جانتے تھے

ہارون رشید بن مہدی ع۵ عباسیہ	١٧٠	٧٨٦	١٩٣	٨٠٨

سنہ ١٤٩ھ مین ولادت ہوئی بعد ہادی کے خلافت پائی اپنے عہد مین علم و ادب کو بہت دوست رکھا موطائے امام مالک ہمیشہ مع اپنے دونون بیٹون کے سنتا ایک روز ایک زندیق پکڑ کر آیا اُسکے قتل کا حکم دیا اُس نے کہا کہ میرے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا ہزارہا احادیث موضوعہ مین وضع کیئے ہین اُنکو کیا کروگے۔ جواب دیا کہ ابو اسحاق و ابن مبارک تمیز کرینگے ابن مبارک کی خبر وفات پاکر بہت محزون و غمگین ہوئے سنہ ١٨٠ھ مین زلزلہ عظیم ہوا کہ منارہ قلعہ اسکندریہ کا گر گیا سنہ ١٨٧ھ مین قیصر روم نے خط مشعر نقض عہد لکھا اُسپر چڑھائی کی اور فتح پائی اور التزام خراج دوام کیا قلعہ صفالیہ و طفوریہ فتح کیا اور سولہ ہزار اہل قبرس کو مقید کرکے قبرس کو منہدم کردیا اور جلادیا مدینہ طیبہ مین جاکر تین بار وہان کے خلائق کو انعام و اکرام دیا۔ ایکبار اپنے اور دو بار امین و مامون رشید کے نام سے پھر مکہ معظمہ مین آکے وہان بھی اسی طور سے تین بار انعام دیا ہر روز سو رکعات نماز پڑھتا اور دو ہزار درہم روزانہ تصدق کرتا۔ اور ہر سال حج کو جاتا۔ سو علما و فضلا کو اپنے خرچ سے ساتھ لیجاتا شعرا کو دوست رکھتا اور ایک وصیت نامہ لکھکر ملک کو دو قسمت کیا تو خلافت محمد امین کا بعد او۔ اور مامون رشید کا مقرر قرار دیا۔ اور بہت سے امور شایستہ کا بانی ہوا۔ مگر داغ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اپنے ماتھے پر لے گیا۔ اور طوس مین وفات کی

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ	١١٠ ١١١	٧٢٨ ٧٢٩	١٨٢	٧٩٨

اسم مبارک آپ کا یعقوب بن ابراہیم اور لقب آپکا ابو یوسف ہے آپ کی اصل کوفہ ہے آپ شاگرد حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین لفظ صاحبین سے ایک آپ مراد ہین اور دوسرے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ستائیسوین رجب شب آدینہ کو آپ نے رحلت فرمائی

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	۱۲۸	۷۴۵	۱۸۳ ۱۸۶	۷۹۹

کنیت آپ کی ابو ابراہیم و ابو الحسن۔ لقب آپکا کاظم ہی۔ ساتوین صفر روز یکشنبہ کو آپ پیدا ہوے۔ نقل ہی کہ مہدی بن منصور اول مرتبہ آپ کو مدینہ سے بغداد شریف مین لانے لگے۔ اصحاب مدینہ بہت بیتاب ہوے۔ دور تک آپکے ساتھ آئے۔ آپ نے فرمایا مت گھبراؤ مین فلان وقت فلان روز یہان پہونچونگا۔ جب بغداد شریف مین پہونچے مہدی نے آپ کو قید کیا ایک رات اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا کہ قرآن کی کوئی آیت پڑھ رہے ہین۔ یہ بہت ڈرا اُسی وقت کہ نصف شب گذر رہی تھی بیدار ہوکر ایک شخص کو قیدخانہ مین بھیجکر حضرت کو طلب کیا۔ اور خواب بیان کیا اور عرض کی کہ کیا آپ مجھپر خروج کرنا چاہتے ہین۔ آپنے فرمایا ہرگز میرا خیال اسطرف نہین ہی۔ اور نہ مین کبھی یہ کرونگا۔ اُسی وقت مہدی نے ربیع کو حکم دیا کہ دو ہزار دینار دیکر آپ کو مدینہ پہونچاؤ چنانچہ اُسی وقت سامان مہیا کیا گیا۔ اور آپ مدینہ کو واپس تشریف لائے۔ دوسری بار ہارون رشید نے پھر آپکو بغداد شریف مین طلب کیا۔ اور قید مین رکھا اسی قید مین اُس نے آپ کو خرما مین زہر دیا کہ آپنے وفات فرمائی تیکسوین رجب روز جمعہ کو مزار شریف بغداد مین زیارت گاہ انام ہی

حضرت محمد ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ			۱۸۳	۷۹۹

آپ امام وقت تھے و مقبول انام کلام عالی رکھتے تھے و بیان شافی۔ وعظ مین ایک یادگار تھے۔ معروف کرخی نے کشائش آپکی باتون سے پائی۔ ہارون رشید آپکی بڑی تعظیم کرتا۔ کہ آپ نے فرمایا ای امیرالمومنین تمھاری تواضع شریف تر ہی تمھارے بہت شرفون سے قولہ حق تواضع وہ ہی کہ اپنے کو سب سے کم جانے قولہ اس سے پہلے لوگ تھے کہ ہمہ تن دوا تھے کہ اُن سے لوگ شفا پاتے تھے۔ اب سب بیماری ہین جسکی دوا نہین ہی۔ پس بہتر یہ ہی کہ خدائے عزوجل کو اپنا مونس کرو۔ اور اُسکی کتاب کو اپنا ہمراز قولہ طمع ایک رسّی ہی گلے مین۔ اور بیڑی ہی پیر مین چھوڑو تو خلاص ہو قولہ ایک وقت تھا کہ واعظین پر وعظ گران ہوتا۔ جیساکہ اب عاملین پر عمل ایک وقت وعظ کم تھا جیسے کہ اب عامل تھوڑے ہین۔ حالت نزع مین آپ فرماتے تھے الٰہی تو جانتا ہی کہ جس وقت ہم گناہ کرتے تھے تیرے اہل طاعت کو دوست رکھتے تھے۔ اُسکو کفارہ میرے گناہ کی کر لوگون نے کہا کہ آپ بی بی کیون نہین کرتے۔ فرمایا اس سبب سے کہ دو شیطان کی طاقت مین نہین رکھتا۔ پوچھا اسکے کیا معنی ہین۔ فرمایا ایک میرا شیطان ایک اُسکا شیطان ہی دو شیطان کے ہاتھ مین کیونکر بچ سکتے ہین۔ بعد وفات کے آپ کو خواب مین دیکھا حال پوچھا فرمایا سب سرفرازی بخشی۔ اور اکرام کیا مگر کسی کو وہ آبرو نہین ہی کہ اس قوم نے رنج و تعب مین اپنے تئین رکھا ہی اور اُسپر بار عمل اُٹھایا ہی۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا			۱۸۵	۸۰۱

آپکا نام رابعہ ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ آپ چوتھی صاحبزادی تھین یعنی تین بہنین آپ کی آپ سے بڑی تھین جس
شب آپ پیدا ہوئین گھر مین تیل تک نہ تھا کہ چراغ روشن کیا جاتا۔ آپکے والد سے گھر والون نے کہا کہ ہمسایہ کے
یہان سے تیل مانگ لاؤ کہ روشنی کی جائے آپ ایک کے دروازہ پر گئے۔ اور صرف ہاتھ رکھکر چلے آئے آپنے اُسکے
قبل عہد کیا تھا کہ کوئی شی کسی سے طلب نکرونگا۔ گھر آکر آپنے فرمایا کہ دروازہ بند ہی۔ اور یہ کہکر سو رہے۔ خواب مین جناب
سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوے۔ آپ نے فرمایا تو کسی کے پاس نجا آج تیرے گھر مین
وہ لڑکی پیدا ہوئی ہی جسکی شفاعت مین ستر ہزار امت ہماری ہوگی۔ پھر آپنے فرمایا کہ ایک پرچہ بنام عیسے امیر بصرہ
اس مضمون کا لکھ۔ کہ ہر شب تین سو بار اور شب جمعہ کو چار سو بار درود تو مجھپر بھیجتا تھا آج کی شب بھول گیا۔ اسکی کفارہ
مین چار سو دینار حلال اس شخص کو دے یہ دیکھکر فوراً بیدار ہوے۔ پہلے خوب روئے۔ پھر اس مضمون کا خط لکھکر
ایک شخص کے ہاتھ امیر بصرہ کو بھیجدیا امیر نے جب اُسے پڑھا حکم دیا کہ دس ہزار درہم نذر فقرا کیا جاے اس خوشی مین کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یاد کیا۔ اور چار ہزار دینار اس شخص کو دین۔ اور کہدین کہ جب ضرورت ہو مجھے خبر دے
آپ دینار لیکر مکان پر آئے۔ ضروریات مین صرف کیا۔ جب آپ سن تمیز کو پہونچین۔ والدین نے آپکے قضا کی۔ اُسی سال
بصرہ مین قحط عظیم پڑا بہنین آپ کی آپ سے جُدا ہوئین۔ آپ کو ایک شخص نے پکڑ کر بیچ ڈالا خریدار آپ کو گھر لے گیا
اور سخت کامون مین لگایا۔ ایک دن آپ کی نظر کسی نامحرم پر پڑی۔ آپ دوڑ کر بھاگین۔ ناگاہ گرین اور ہاتھ آپ کا
ٹوٹا۔ آپ نے عرض کی بارخدایا مین یتیم و اسیر و مجبور ہون ہاتھ بھی میرا ٹوٹا لیکن ان سب کا مجھے کچھ غم نہین فکر
اِسی قدر ہی کہ تو مجھ سے خوش ہی یا نہین۔ ندا آئی ای رابعہ کچھ فکر نکر قیامت کے دن تیرا وہ مرتبہ ہوگا کہ فرشتے ناز
کرینگے آپ اپنے مالک کے گھر آئین تمام دن روزہ رکھکر خدمت مین مصروف رہتین شب بھر نماز ادا کرتین ایک
شب خواجہ کی آنکھ کھلی۔ دیکھا کہ آپ سجدہ مین ہین اور جناب باری مین یہ عرض کر رہی ہین کہ ای معبود مطلق تو جانتا ہی
کہ میری دلی خواہش تیرے فرمان کی موافقت مین ہی۔ اور میری آنکھین تیری بارگاہ کی خدمت مین ہین۔ اگر اپنے
بسکی ہوتی ایک ساعت تیرے ذکر سے غافل نرہتی لیکن تو نے مجھے مخلوق کا زیر دست کیا ہی اس لیے تیری بارگاہ
کی حاضری مین توقف ہوتا ہی آپ یہ مناجات کر رہی ہین اور سر پر ایک قندیل لٹک رہا ہی جس سے تمام مکان
روشن ہی یہ دیکھکر خواجہ نے آپ کو آزاد کیا اور عرض کی کہ اگر آپ یہان رہین تو مین آپکی خدمت کرون۔ آپنے
اجازت چاہی اور گھر سے باہر نکل آکر عبادت حق مین مشغول ہوئین۔ نقل ہی کہ آپ کعبہ کو تشریف لیے جاتی تھین
راہ مین گدھا آپکا مر گیا۔ ہمراہیون نے چاہا کہ آپکا اسباب اپنے جانور پر بار کرلین۔ آپنے فرمایا مین تمھارے

بھروسے پر نہین آئی ہون تم چلے جاؤ پھر آپ نے فرمایا بادشاہون کا یہی کام ہی ایک غریب عورت کو اپنے گھر بلایا اور
راہ مین گدھے کی جان لی۔ بیچارہ کو جنگل مین تنہا چھوڑا۔ ابھی آپ کی مناجات تمام نہوئی تھی کہ گدھا زندہ ہوا۔ آپنے
اسباب اُسپر بار کیا اور روانہ ہوئین کئی دن تک صحرا مین پھرا کین۔ آپ فرماتی ہین مجھے یہ خیال ہوا کہ کہان جاتی ہون
وہ خانہ سنگی ہی مین مٹی کی ہون مجھکو تو خدا چاہیے فوراً حق تعالے نے بواسطہ آپ کے دل مین کہا کہ تمھین اٹھارہ ہزار
عالم کے خون مین ہاتھ دھونا منظور ہی تم نہین جانتین کہ موسیٰ نے ہماری دیدار کی تھی۔ ذرا سی تجلی مین کوہ طور کے ہزار
ٹکڑے ہوگئے۔ نقل ہی کہ دوسری بار جب آپ حج کو تشریف لے گئین راہ مین دیکھا کہ کعبہ استقبال کو آرہا ہی آپ نے
فرمایا مین رب البیت کو چاہتی ہون کعبہ سے مجھے کیا غرض۔ اسی سال حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ بھی حج کو تشریف
لائے تھے چودہ برس مین آپ یہانتک پہونچے تھے راہ مین ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے آتے تھے جب پہونچے
کعبہ کو نہ دیکھا آپ کو بہت تعجب ہوا سمجھے آنکھون مین کچھ خلل ہوا ہاتف نے ندا دی تمھاری آنکھون مین کچھ ہرج نہین
کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کو گیا ہی آپ نے صحرا کی جانب نظر کی۔ دیکھا ایک ضعیفہ عصا ٹیکتی آرہی ہی۔ اور کعبہ ساتھ ہی
جب آپ قریب پہونچ گئین کعبہ اپنی جگہ آگیا حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے آپسے فرمایا یہ کیا شور دُنیا مین تمنے ڈالا ہی حضرت
رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا شور تمنے مچایا کہ چودہ برس مین آئے ہو حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سچ ہی۔ مین نے
چودہ سال تک نماز سے راہ طے کی ہی۔ آپنے فرمایا تمنے نماز سے راہ طے کی اور مین نے نیاز سے پھر آپ نے حج ادا کیا
اور بہت روئین جناب باری مین عرض کی ای خداے عالم تو نے حج کے عوض بھی وعدہ کیا ہی۔ اور مصیبت کے
عوض بھی۔ اگر حج قبول نہین ہوا ہی تو یہ بہت بڑی مصیبت ہی اسکا اجر کہان ہی نقل ہی کہ ایک روز آپ حضرت
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لے گئین۔ دیکھا کہ صومعہ کے نابدان سے آنسو بہ رہا ہی آپنے فرمایا
ای حسن اگر یہ آنسو رعونت سے نفس کے ہی آنکھون مین رہنے دے کہ باطن تیرا ایسا دریا ہو کہ اگر اپنے دل کو اُسمین
ڈھونڈھے نہ پاے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات بُری معلوم ہوئی۔ مگر آپنے کچھ جواب ندیا نقل ہی کہ ایکدن
حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو لب دریا دیکھا حضرت نے پانی پر مصلا بچھادیا حضرت رابعہ سے فرمایا آؤ
دو رکعت نماز پڑھ لین۔ آپنے فرمایا ہان اُستاد بازار دُنیا مین آخرتیون سے ایسے ہی کام کو کہنا چاہیے جو وہ نکرسکین
یہ فرماکر آپنے اپنا مصلا ہوا پر بچھادیا۔ اور کہا کہ ای حسن یہان آؤ تا کہ نظر خلق سے زیادہ تر نہان ہون اسکے بعد آپنے چاہا
کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کو راضی کرلین۔ تو آپنے فرمایا ای حسن تمنے وہ کام کیا جو مچھلیان کرتی ہین۔ اور مین نے وہ کیا جو
مکھیان کرتی ہین یہ دونون بیکار ہین۔ یعنی اس سے حصول مطلب نہین۔ کام اس سے دور ہی۔ نقل ہی کہ ایک روز خواجہ
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے یارون کے آپ کے مکان پر تشریف لے گئے آپکے گھر مین چراغ نہ تھا اب ضرورت
ہوئی تو آپ نے اپنی اُنگلی اٹھائی اور پھونک دیا۔ اُنگلی مثل شمع روشن رہی آپ فرماتی ہین کہ ایک شب مین نے

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ارشاد ہوا اے رابعہ تو مجھسے محبت رکھتی ہی۔ مین نے جواب مین عرض کی
وہ کون ہی جسکو آپ سے محبت نہین۔ مگر محبت حق نے مجھکو ایسا گھیرا ہی کہ کسی کی محبت وعداوت کی جگہ باقی نہین ہی
نقل ہی کہ ایک شخص کو آپ نے چار درم دیکر فرمایا کہ کمل خرید لا۔ اُس شخص نے عرض کی سیاہ ہو یا سفید آپنے درہم
لیکر دریا مین ڈالدیے۔ اور فرمایا ابھی کمبل خریدا نہین گیا اور تفرقہ پیدا ہوگیا آپ بہت رویا کرتین اور غمگین رہتین
تذکرہ جہنم سنکر دیر تک غش مین مبتلا رہتین آپ کا قول تھا کہ میرا استغفار خود محتاج استغفار کا ہی جو کوئی نذر پیش
کرتا اُسکو پھیر دیتین اور فرماتین کہ دُنیا کی مجھے حاجت نہین۔ جب سن شریف اسّی برس کا ہوا سوکھکے پُرانی سوکھی
مسک سی ہوگئین تھین اور چلنے مین ڈگتی تھین آپ کا کفن ہمیشہ سامنے سجدہ گاہ کے پاس رکھا رہتا۔ اور سجدہ گاہ
آپ کا آنسو سے تر رہا کرتا آپکے مناقب بہت ہین اور مشہور ہین

حضرت فضیل بن عیاض چشتی رحمۃ اللہ علیہ			۱۸۷	۸۰۲

آپ ابتدائے حال مین سردار جماعت رہزنان تھے اور بادیہ مرو و باورد مین خیمہ ڈالکر ٹاٹ کا کپڑا اور نمدے کی ٹوپی
اور گلے مین تسبیح ڈالے رہتے تھے جو شاگرد لوگ رہزنی کرکے لاتے تھے وہ تقسیم کرتے۔ اور اپنا حصہ لیتے مگر ہرگز
نماز جماعت نچھوڑتے اور جو آدمی ترک جماعت کرتا اُسکو نکال دیتے ایک روز کہ بڑا قافلہ آتا تھا اور غلغلہ رہزنونکا معلوم
تھا ایک شخص کے پاس اُس قافلہ مین کچھ روپیہ تھا اُس نے خیال کہ اسکو کہین چھپا دین تو محفوظ رہے۔ وہ روپیہ
لیکر جنگل مین گیا۔ دیکھا کہ ایک مرد بصورت درویش بیٹھا ہی۔ جاکر کہا کہ یہ روپیہ آپ رکھیں تا کہ رہزنون کے ہاتھ سے
محفوظ رہے۔ آپنے کہا کہ خیمہ مین رکھدو وہ رکھکر قافلہ مین آگئے۔ اور راہزن آگئے اور قافلہ کو لوٹا اور مال لے گئے
بعد اُسکے وہ شخص اپنا روپیہ لانے جنگل مین گیا۔ دیکھا کہ مال رہزنون کا آپ تقسیم کر رہے ہین۔ اُسنے دلمین کہا
کہ مین نے اپنا مال اپنے ہاتھ رہزنون کو دیا۔ آپنے دور سے دیکھا اور پکارا وہ شخص ڈرتا ڈرتا سامنے گیا پوچھا کیا
آیا ہی۔ اُس نے کہا اپنی امانت چاہتے ہین کہا جہان رکھا ہی وہان سے اُٹھالے۔ اسنے دیکھا کہ اُسیطرح رکھا ہی اُٹھالیا
آپ کے یارون نے کہا کہ اس قافلہ سے کچھ نقد نہین ملا تھے کیون واپس دیا حضرت فضیل رحمۃ اللہ نے کہا کہ اس نے
میرے ساتھ گمان نیک کیا تھا اور ہم بھی خدا کے ساتھ گمان نیک رکھتے ہین مین نے اُسکے گمان کو سچا کیا۔ تو خدا میرے
گمان کو سچا کرے۔ ایک روز ایک دوسرے قافلہ کو ہمراہیان فضیل رحمۃ اللہ نے مارا۔ اور مال لوٹ کر کھانے بیٹھے
ایک شخص نے اُس قافلہ کے اُن سے پوچھا تمہارا کوئی سردار بھی ہی کہا ہی پوچھا کہان ہی کہا نماز پڑھتا ہی کہا کہ وقت
نماز کا نہین ہی۔ کہا تطوع کی پڑھتا ہی کہا کچھ کھاتا ہی۔ کہا روزہ سے ہی کہا کہ رمضان نہین ہی کہا تطوع سے رکھتا ہی وہ
شخص پاس فضیل رحمۃ اللہ کے گیا اور بولا کہ روزہ و چوری و نماز ساتھ کیا کام کرینگے فضیل رحمۃ اللہ نے کہا قرآن جانتا

کہا ہان فضیل رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی وآخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملاً صالحاً۔ وہ شخص سخت متحیر ہوا۔ ایک
شب کو ایک قافلہ جاتا تھا اسمین ایک شخص نے یہ آیت پڑھی الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ یعنی آیا وقت
نہین آیا ہی کہ یہ دل خفتہ تمھارا بیدار ہو یہ صدا جان فضیل رحمہ اللہ کو ایک تیر ہوا کہا راہزنی کب تک۔ اب وقت آیا کہ تیری
راہ مین چلین فریاد بر لائے اور بیقرار جنگل کو گئے۔ باورد مین ایک جہود تھا کہ کسیطرح خوش نہوتا تھا۔ آپکو دیکھکر اپنے
لوگون سے کہا کہ وقت آیا ہی کہ محمدیونکا استخفاف کرین۔ آپکو پکڑا اور کہا اگر اپنی خلاصی چاہتے ہو تو اس بالو کے ٹیلے کو
اُٹھا کر جگہ خالی کرو۔ فضیل رحمہ اللہ شب و روز بالو اُٹھاتے تھے مگر کم نہوتا تھا۔ ایک روز رات کو ایسی ہوا آئی کہ سب
بالو دفع ہو گئی۔ جہود نے جب یہ دیکھا تو کہا مین نے قسم کھائی ہی کہ جبتک تم میرا مال مجھے ندوگے تمھین نچھوڑونگا میرے
سرھانے میرا کیسۂ زر رکھا ہی اُٹھا کر مجھے دو تاکہ قسم پوری ہو جاے تب تمکو چھوڑ دین۔ فضیل رحمہ اللہ نے ہاتھ اسکے زیربالین
کیا اور کیسۂ زر اُسکو دیا۔ جہود نے کہا اول اسلام ہمکو سکھاؤ تب تمکو چھوڑین۔ جہود مسلمان ہوا اور آپ کو چھوڑ دیا اور
کہا کہ تمنے جانا ہم کیون مسلمان ہوے جہود نے کہا کہ مجھے ابتک یقین نہ تھا کہ کون دین حق ہی توریت مین مین نے
پڑھا تھا کہ جس کا سچا توبہ ہوا گر ہاتھ خاک پر ڈالے وہ سونا ہو جاے۔ مین نے اپنے زیربالین خاک رکھی تھی کہ تمھین آزماؤن
اب معلوم ہوا کہ دین تمھارا سچا ہی حضرت فضیل رحمہ اللہ جب اپنے گھر پہونچے۔ تو آواز دی بی بی نے آواز سنکر کہا کہ کسی نے
تمھین مارا ہی اور تمنے زخم کھایا ہی۔ فضیل رحمہ اللہ نے کہا بہت بڑا زخم کھایا ہی۔ پوچھا کہان کہا جان پر۔ اور بی بی سے کہا کہ ہم
عزم خانۂ خدا رکھتے ہین اگر کہو تمھارا پیر کھولدین۔ بی بی نے کہا کہ ہم ہرگز تمسے جدا نہونگے اور جہان تم رہوگے تمھاری
خدمت کرینگے۔ پس مکہ مین گئے۔ خدا نے راہ اُن لوگون پر آسان کردی وہان مجاور ہوے بعضے اولیا کی درک
خدمت کی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے مدت تک صحبت رکھی۔ اور علم سیکھا۔ اور ریاضت کی مکہ مین بات آپ پر کھلی اور مکہ کے لوگ
آپ پر جمع ہوتے۔ اور آپ وعظ کہتے۔ ایک شب ہارون رشید نے فضیل برمکی سے کہا کہ آج کی رات مجھے کسی مرد کے پاس
لیچلو کہ میرا دل اس طمطراق سے مکدر ہی۔ فضیل رح اُنکو سفیان عتبہ کے دروازہ پر لایا سفیان نے پوچھا کون ہی کہا
امیرالمومنین سفیان نے کہا کیون مجھے خبر نکیا مین خود آتا۔ ہارون نے جب یہ سنا کہا کہ یہ وہ مرد نہین ہی جسکو ہم ڈھونڈھتے ہین
سفیان نے سُنا اور کہا کہ جیسا مرد تم ڈھونڈھتے ہو فضیل عیاض ہی فضیل عیاض کے دروازہ پر گئے۔ وہ آیت
پڑھتے تھے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین آمنوا آخر آیۃ تک۔ ہارون رشید نے کہا کہ اگر نصیحت ہم چاہتے
ہین یہ کفایت ہی۔ معنی آیۃ یہ ہین کہ جانا اُن لوگون نے جنھون نے بدکرداری کی ہی کہ ہم انکو ساتھ نیکوکارون کے برابر کرین
بعد اُسکے دروازہ ہلایا حضرت فضیل رحمہ اللہ نے پوچھا کون ہی۔ کہا امیرالمومنین۔ کہا امیرالمومنین مجھ سے کیا کام
رکھتا ہی اور مین اُس سے کیا کام رکھتا ہون۔ فضیل برمکی نے کہا اطاعت اولوا الامر واجب ہی کہا مجھے پریشان مت کرو
فضیل برمکی نے کہا باجازت آؤن یا بحکم کہا اجازت نہین۔ اگر بحکم آؤ تم جانو۔ ہارون آیا حضرت فضیل رحمہ اللہ نے چراغ گم کر دیا

تو منھ ہارون کا نذکھین ہاتھ ہارون کا فضیل رحمہ اللہ کے ہاتھ پر پڑ گیا فضیل رحمہ اللہ نے کہا کیا نرم ہی یہ ہاتھ اگر آگ سے
نجات پاوے یہ کہا اور نماز مین مشغول ہوے ہارون رویا اور کہا آخر کوئی بات کہو فضیل رحمہ اللہ نے جب سلام
پھیرا کہا کہ باپ تمھارا عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھا پیغمبر سے درخواست کی کہ مجھے کسی قوم کا امیر کیجیے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا عم یک نفس تک تھین تمپر امیر کیا یعنی تمھارا نفس خدا کی طاعت مین بہتر اُس سے ہی کہ ہزار سال تم خلق کی
طاعت کرو ہارون نے کہا زیادہ کرو کہا جب عمر بن عبد العزیز کو خلافت پر بٹھایا سالم بن عبد اللہ ورجا بن حیات و محمد بن
کعب کو بلایا اور کہا کہ ہم مبتلا ہوے اس کام مین تدبیر کیا ہی۔ ایک نے کہا اگر چاہتے ہو کہ قیامت مین خدا تمکو نجات دے
پیران مسلمانان کو مثل پدر و جوانان کو مثل برادر اور لڑکو نکو مثل فرزند و عورتونکو مثل خواہر و مادر جانو اور اُن کے
ساتھ ویسا ہی معاملہ کرو جیسا کہ باپ بھائی بہن لڑکے کے ساتھ کرتے ہین ہارون نے کہا اور کچھ فرمایئے فرمایا دیار اسلام
مثل تیرے گھر کے ہی اور خلایق مثل تیرے عیال کے کہا اور کچھ فرمایا ہم ڈرتے ہین اس تیرے روے خوب سے کہ
مبتلاے دوزخ نہو اور زشت نہو جاے کم من وجہ صبیح فی النار یفتضح کم من امیر ہناک و اسیر کہا اور کچھ اور زار زار رویا
آپ نے فرمایا ڈر خدا سے اور جواب خداوند سے ہوشیار رہ و آمادہ کہ روز قیامت حق تعالے تجھے ایک ایک کرکے پوچھیگا
اور انصاف ہر ایک کا چاہیگا اگر کسی رات کو ایک ضعیفہ بھوکھی اپنے گھر مین سوئی ہو گی بروز قیامت تیرا دامن پکڑیگی
ہارون گریہ سے ایسا بیہوش ہوا کہ بیخبر ہو گیا۔ فضیل برمکی نے کہا یا فضیل تمنے امیر المومنین کو مارا حضرت فضیل رحمہ اللہ
نے کہا چپ رہ اے ہامان کہ تو نے اور تیری قوم نے اُسے مارا نہ مین نے ہارون کو اس بات سے زیادہ گریہ ہوا فضیل برمکی
سے کہا کہ تمکو ہامان اس لیے کہا کہ مجھے فرعون جانتے ہین۔ پس ہارون نے کہا آپ پر کچھ قرض ہی۔ آپنے فرمایا ہان
خدا کا قرض مجھپر ہی اور وہ عبادت ہی اگر مجھکو اُسکے لیے پکڑے۔ وای اوپر میرے ہارون نے کہا مین خلق کا قرض پوچھتا
ہون فرمایا خدا کا شکر ہی کہ مجھکو اُس خدا سے بہت نعمت ہی اور مجھے کچھ گلہ نہین ہی۔ ہارون نے توڑا ہزار اشرفی کا سامنے آپکے
رکھا اور کہا کہ یہ حلال ہی مین نے میراث مادر سے پایا ہی۔ آپنے فرمایا میری ان نصیحتون نے تجھے کچھ نفع نہین کیا اسی
جگہ سے تو نے ظلم شروع کیا مین کہتا ہون جو کچھ تو رکھتا ہی صاحبان مال کو پھیر دے تو دوسرون کو جنکو دینا چاہیے
دیتا ہی۔ یہ کہا اور ہارون کے آگے سے اُٹھے اور دروازہ بند کر لیا ہارون باہر آیا ایک روز آپ عرفات مین کھڑے
تھے۔ اور خلق کو دیکھ رہے تھے اور اُنکی الحاح و زاری سُن رہے تھے آپنے فرمایا اگر یہ خلق کسی بخیل کے پاس بھی جاوے
اور اُس سے ایک پیسہ طلب کرے وہ دریغ نرکھے تیرے نزدیک کہ خداوند کریم ہی آمرزش اُنکی آسان ہی تو اکرم الاکرمین
ہی امید ہی کہ تو سب کو بخشیگا آپ سے کسی نے پوچھا کہ کیا سبب کہ خایفون کو نہین دیکھتے ہین جواب دیا کہ اگر تم خایف رہتے
تو تمسے وہ پوشیدہ نرہتے کہ خایف کو نہین دیکھتا ہی مگر خایف۔ اور ماتم زدہ ماتم زدہ کو دیکھتا ہی آپ سے پوچھا کہ مرد کس وقت
تک دوستی حق کی حد تک پہونچتا ہی کہا جب منع و عطا آگے اُسکے برابر ہو جاتا ہی پوچھا اصل دین کیا ہی۔ جواب دیا

کہ عقل پوچھا اصل عقل کیا ہی کہا کہ حلم۔ پوچھا کہ اصل حلم کیا ہی کہا صبر حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے کچھ وصیت کرو۔ فرمایا تبع سے رہو اور متبوع سے مت ہو بشر حافی نے پوچھا زہد بہتر ہی یا رضا۔ فرمایا رضا۔ اس سبب سے کہ راضی کچھ منزلت نہین طلب کرتا ہی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ آپ پاس گئے اور دیر تک باتین کین اور سنین فرمایا کہ یہ کیا مبارک رات ہی اور پسندیدہ شب ہی۔ ایسا جلسہ وحدت سے اچھا ہی فضیل رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ کیا بری رات ہی اور تباہ شب۔ سفیان رحمۃ اللہ نے پوچھا کس سبب سے فرمایا اس لیے کہ تم تمام رات اس فکر مین رہے کہ کون سی بات کہین جو میری خوشی کی ہو۔ اور مین اس فکر مین رہا کہ جواب اسکا کہان سے دین کہ پسندیدہ ہو پس ہم دونون خدا سے جدا رہے اس لیے خلوت بہتر ہی۔ اور مناجات کرنا خدا سے۔ آپنے فرمایا کہ بہت ہم احسانمند اُس شخص سے ہون جو ہم پر گذرے اور سلام نکرے اور جب ہم بیمار رہون ہمرے دیکھنے کو نہ آوے۔ اور فرمایا جب رات آتی ہی مین خوش ہوتا ہون کہ مجھے خلوت بے تفرقہ ہوتی ہی اور جب صبح ہوتی ہی غمگین ہوتا ہون کراہیت دیدار خلق سے کہ ایسا نہو کہ کوئی آوے اور مجھے تشویش دے۔ فرمایا جسے تنہائی سے وحشت ہو اور خلق سے انس پکڑے سلامتی سے دور ہی۔ اور کہا ہر چیز کی زکوٰۃ ہی اور زکوٰۃ عقل کی اندوہ طویل ہی۔ اور اسی جگہ سے ہی کہ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان اور فرمایا جیسا کہ تعجب ہی کہ بہشت مین کوئی گریہ کرے ویسا ہی تعجب ہی کہ دُنیا مین کوئی ہنسے اور فرمایا کہ جب خوف کسی کے دلمین جاگزین ہو وہ چیز کہ اُسکے کام نہ آوے اُسکی زبان پر نہ آوے اور اُس سے خوف شہوات اور حب دُنیا بالکل سوختہ ہو جاوے۔ اور رغبت دنیا کی اُسکے دل سے باہر کرے قولہ جو خدا سے ڈرے اُس سے سب ڈرین اور جو خدا سے نہ ڈرے سب چیز سے ڈرے قولہ خوف اور ہیبت بندہ کی بقدر علم اُسکے ہوتی ہی اور زہد بندہ کا دنیا مین بقدر رغبت آخرت کے ہی قولہ دنیا ایک پاگل خانہ ہی اور خلق اُسمین مثل دیوانون کے اور پاگل خانہ مین طوق و زنجیر ہوتی ہی قولہ قسم خدا کی اگر آخرت سفال باقی ہوتی اور دنیا زر فانی۔ سزاوار تھا کہ رغبت طرف سفال باقی کے ہوتی حالانکہ دنیا نہین ہی مگر سفال فانی۔ اور آخرت نہین ہی مگر زر باقی۔ قولہ کسی کو دنیا مین کچھ نہین دیا۔ کہ سو اتنا آخرت سے اُسکے کم نہین کیا قولہ لوگ آپس سے کہ منقطع ہوے ہین بسبب تکلف کے۔ اگر تکلف درمیان سے اُٹھ جاوے گستاخ آپسمین زندگانی کر سکتے ہین قولہ تین چیز مت ڈھونڈھو کہ نپاؤ گے عالم کہ علم اُسکا میزان عمل مین درست آوے۔ نپاؤ گے اور بے عالم رہو گے۔ اور عامل کہ اخلاص اُسکا ساتھ عمل کے موافق ہو۔ نپاؤ گے بے عامل رہو گے اور بھائی کہ بے عیب نپاؤ گے اور بے بھائی کے رہو گے قولہ ایک وقت تھا کہ جو کچھ کرتے تھے ریا تھی اب جو کچھ نہین کرتے ہین یا کرتے ہین قولہ دوست رکھنا عمل کا واسطے خلق کے ریا ہی۔ اور عمل کرنا واسطے خلق کے شرک ہی اور اخلاص وہ ہو کہ خدا تجھے اُن دونون خصلتون سے بچاوے۔ قولہ جو کوئی خدا کو پہچانتے پہچاننے کے حق سے۔ تو وہ پرستش بھی کرے پرستش کے حق سے قولہ جوانمردی گذر جانا ہی برادرون سے قولہ حقیقت توکل کی وہ ہی کہ بغیر اللہ کے امید نہ رکھے اور غیر خدا سے نہ ڈرے

قولہ جب تجھ سے پوچھین کہ خدا کو دوست رکھتا ہی تو چپ رہ اگر تو کہے نہین تو کافر ہوا اور کہے ہان تو فعل تیرا ساتھ فعل دوستون کے نہین ملے قولہ جو فاسق کے سامنے ہنسے اُس نے گویا کوشش کی ویران کرنے مین مسلمانی کے قولہ دو عادتین دلکو خراب کرتی ہین بہت کھانا اور بہت سونا قولہ تلوگون مین دو خصلتین ہین۔ اور دونون جہل سے ہین۔ ایک یہ کہ ہنستے ہو تعجب کی بات دیکھکر دوسرے یہ کہ نصیحت کرتے ہو اور خود وہ نہین کرتے نقل ہی کہ تیس سال کسی نے آپ کو ہنستے نہین دیکھا مگر اُس روز کہ آپ کے صاحبزادہ نے وفات کی تھی لوگون نے کہا یہ کیا موقع تبسم تھا فرمایا مین نے جانا کہ خدا راضی تھا اسکے مرگ پر مین نے بھی موافقت اُسکی رضا کی کی اور تبسم کیا۔ آپکی جب وفات نزدیک ہوئی دو دختر نیک اختر آپکی تھین عیال کو وصیت کی کہ جب مجھے دفن کر لو دونون لڑکیون کو کوہ بوقبیس پر لیجانا اور آسمان کی طرف منھ کر کے کہنا کہ خداوندا فضیل نے مجھے وصیت کی ہی کہ جبتک مین زندہ تھا ان قیدیون کو اپنی طاقت سے رکھتا تھا جب مجھے محبس قبر مین تو نے مقید کیا۔ ان قیدیون کو مین نے تجھے پھیر دیا۔ جب حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کر چکے آپ کی بی بی نے ویسا ہی کیکے مناجات کی اور بہت روئین فوراً امیر مین ساتھ دو لڑکون کے اُس جگہ پہونچا اور وہ رونا سُنا حال پوچھا آپ کی بی بی نے حال کہا۔ امیر نے کہا ان لڑکیون کو ہم لڑکون کو دینگے۔ آپکی بی بی نے کہا کہ دو فی الفور عماری تیار ہوئی اور فرش دیبا کا بچھایا گیا۔ اور اُن لڑکیون کو مین مین لے گیا اور لوگون کو جمع کر کے اپنے دونون بیٹون کے ساتھ نکاح کر دیا اور ہر ایک کا دس ہزار کابین کیا عبداللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب فضیل نے وفات فرمائی اندوہ زمین سے اُٹھا

حضرت امام محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ			۱۸۹	۸۰۴

آپ صاحبین مین سے ہین۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے استخراج مسائل آپکے مشہور عام ہین بائیسوین صفر یا غرہ رمضان آپکی وفات ہی۔

حضرت خواجہ شقیق بلخی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۱۹۴ ۱۹۵	۸۰۹ ۸۱۰

یگانہ وقت و شیخ زمانہ تھے۔ زہد و عبادت مین قدم راسخ رکھتے تھے اور تمام عمر توکل مین رہے۔ انواع علوم مین کامل تھے تصنیفات آپ کے فنون و علوم مین بہت ہین۔ حاتم اصم کے اُستاد تھے طریقت حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے پائی تھی اور بہت مشایخ کے ساتھ صحبت رکھی۔ فرماتے تھے کہ ایک ہزار سات سو اُستاد کی مین نے شاگردی کی اور کئی اونٹ کا بار کتابین حاصل کین۔ اور جانا کہ رضاے خداے تعالےٰ چار چیز مین ہی ایک امن روزی مین دوسری اخلاص کام مین۔ تیسری عداوت شیطان سے چوتھی آمادہ مرگ رہنا سبب توبہ کا آپکے یہ تھا کہ

ترکستان مین آپ واسطے تجارت کے گئے۔ اور وہان ایک بتخانہ مین دیکھا کہ ایک شخص بت پوجتا ہے اور زاری کرتا ہے شقیق رحمہ اللہ نے کہا کہ تیرا پیدا کرنے والا زندہ ہے اور عالم ہے اور قادر ہے۔ اُسکو پرستش کر۔ بت کو مت پوج۔ کہ اُس سے کچھ نہو گا۔ اُسنے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو تو کیا وہ قادر نہین ہے کہ تمکو تمھارے شہر مین روزی دے اور تمھین یہان نہ آنا پڑے حضرت شقیق رحمہ اللہ کو ہوش آیا۔ اور رخ طرف بلخ کے کیا ایک گبر آپ کے ساتھ چلا اور شقیق رحمہ اللہ سے پوچھا تم کس کام مین ہو کہا سوداگری مین اُس نے کہا اگر تم پیچھے اُس روزی کے دوڑتے ہو کہ جو تقدیر مین نہین ہے تو اسکو عمر ضایع کرنا کہتے ہین۔ اور اگر پیچھے اُس روزی کے دوڑتے ہو جو مقدر ہے تو مت جاؤ کہ خود تمکو پہونچے گی۔ شقیق رحمہ اللہ نے جب یہ سُنا اچھی طرح چونکے اور دنیا اُنکے دل پر سرد ہو گئی بلخ مین قحط شدید ہوا کہ آدمی آدمی کو کھاتا تھا شقیق رحمہ اللہ نے ایک غلام کو دیکھا کہ ہنستا ہوا خوش خوش جاتا ہے کہا ای غلام کیا موقع خوشی کا ہے تو نہین دیکھتا کہ خلق کا حال گرسنگی سے کیا ہے غلام نے کہا مجھے کیا غم ہے کہ مین غلام ایسے شخص کا ہون کہ اُسکے گانون ہے۔ اور اسقدر غلہ اُسکے پاس ہے کہ مجھے بھوکھا نہین رکھیگا شقیق اب اپنے ہاتھ سے گئے کہا الٰہی وہ غلام اپنے خواجہ پہ کہ وہ ایک انبار رکھتا ہے شاد ہے۔ تو کہ مالک الملوک ہے اور میری روزی کا ذمہ دار ہے مین کیون غم کرون فوراً شغل دنیا سے پھرے۔ اور توبہ نصوح کیا حاتم اصم رحمہ اللہ نے کہا کہ شقیق کے ساتھ ہم ایک جہاد مین تھے۔ اور سخت لڑائی تھی۔ اُسوقت کہ سوا سر نیزہ کے کچھ نظر نہین آتا تھا اور تیر ہوا پر جاتے تھے شقیق نے مجھ سے کہا کہ ای حاتم اپنے تئین کیسا پاتے ہو۔ گویا ایسا جانو کہ کل کی رات ہے کہ اپنی بی بی کے ساتھ تم سوئے تھے۔ بعد اُسکے شقیق رحمہ اللہ نکلے اور درمیان مین دونون صف کے خرقہ سر تلے رکھکر سوئے۔ اعتماد سے کہ خدا پر اُنکو تھا درمیان دشمنون کے بسر لے گئے۔ ایک روز آپ بیٹھے تھے کہ شہر مین غل ہوا کہ کافر آئے آپ باہر گئے اور کافرون کو ہزیمت دیکر پھر آگئے ایک مرید گئے پھول آپ کے سجادہ پر رکھا۔ اُسکو آپ سونگھتے تھے ایک جاہل نے دیکھا کہا کہ لشکر کفار در شہر ہے۔ اور امام مسلمانان پھول سونگھتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ منافقین سب پھول سونگھتا دیکھتے ہین۔ لشکر کو ہزیمت دینا نہین دیکھتے ایک شخص حضرت شقیق رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرا ارادہ حج جانے کا ہے پوچھا زاد راہ کیا ہے اُس نے کہا چار چیز۔ اوّل کسی کو اپنی روزی پر اپنے سے زیادہ نزدیک نہین دیکھتے ہین۔ اور کسی کو اپنی روزی سے دورتر سوائے اپنے نہین دیکھتے ہین۔ تیسرے قضاے خدا کو دیکھتے ہین۔ کہ ہم جہان ہون آوے۔ چوتھے ہم جس حال مین ہون ہم جانتے ہین کہ خداے تعالےٰ مجھے مجھ سے اچھا جانتا ہے حضرت شقیق رحمہ اللہ نے کہا اچھا توشہ ہے کہ تو رکھتا ہے مبارک باد جب حضرت شقیق رحمہ اللہ نے قصد کعبہ کا کیا۔ بلخ سے بغداد مین پہونچے۔ ہارون رشید نے آپکو بلایا آپ گئے ہارون نے کہا تم شقیق زاہد ہو۔ کہا شقیق مین ہون۔ مگر زاہد نہین ہون ہارون نے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ کہا ہوش رکھو خدا نے تمھین بجاے صدیق کے بٹھایا ہے۔ صدق طلب کرے وبجاے فاروق کے بٹھایا ہے فرق چاہیے میان

حق و باطل کے وبجاے ذی النورین کے بٹھایا ہی حیاو کرم چاہیے وبجاے مرتضےٰ کے بٹھایا ہی۔ علم و عدل چاہیے کہا اور فرمایئے
فرمایا حق سبحانہ و تعالے کا ایک مکان ہی جسکو دوزخ کہتے ہین تجھے دربان اُسکا کیا ہی۔ اور تین چیز تجھے دی ہی۔
مال و شمشیر و تازیانہ اور کہا ہی کہ خلق کو بوسیلۂ اس تین چیز کے دوزخ سے باز رکھ۔ جو حاجتمند تیرے سامنے آوے
مال اُس سے دریغ مت رکھ اور جو خدا کے حکم سے خلاف چلے۔ اِس تازیانہ سے اُسکی تنبیہ کر اور جو کوئی کسی کو مارے اس
تلوار سے قصاص لے اگر تو ایسا نہین کرے تو پیشیرو دوزخیان تو ہو۔ ہارون نے کہا اور فرمایئے فرمایا کہ اگر تو جنگل
مین ایسا پیاسا ہو کہ نوبت بجان پہونچے کوئی تجھ سے نصف ملک مانگے تو بعوض ایک کوزہ آب کے تو دے۔ کہا ہان
فرمایا اگر وہ پانی حلق مین جا پھنسے کہ نوبت بجان آوے۔ تجھ سے نصف ملک مانگے تو بعوض نکالنے اُس پانی کے تو دے
کہا ہان فرمایا پھر تجکو کیا ناز ہی ایسے ملک پر کہ ایک کوزہ پانی قیمت اُسکی ہو۔ ہارون رویا۔ اور باعزاز تمام رخصت کیا۔ جب
آپ مکہ مین پہونچے لوگ جمع ہوے۔ فرمایا یہان روزی ڈھونڈھنا جہل ہی اور کام کرنا واسطے روزی کے حرام قولہ جو
کوئی مصیبت مین جزع کرے ویسا ہی ہی کہ نیزہ لیکر خدا سے لڑتا ہی قولہ اصل طاعت خوف و رجا و محبت ہی علامت خوف ترک محارم
و علامت رجا طاعت دایم۔ و علامت محبت شوق ہی قولہ عبادت دو جز و ہی خاموشی و گرنجتن از خلق قولہ ہلاکت آدمی تین چیز
مین ہی گناہ کرنا ہی بامید توبہ۔ اور توبہ نہین کرنا بامید زندگانی۔ اور توبہ ناکردہ رہنا بامید رحمت قولہ تین چیز زینت فقر ہی۔ فراغت
دل و سبکی حساب و راحت نفس۔ اور تین چیز لازم تونگران ہی۔ رنج تن و شغل دل۔ و سختی حساب قولہ مرگ کیلیے
آمادہ رہو کہ جب آوے پھر نہ پھرے پوچھا کہ کیونکر پہچانے کہ بندہ واثق ہی ساتھ خدا کے اور اعتماد اُسکا خدا پر ہی فرمایا
اس سے کہ اگر اُسکا دنیا سے کچھ فوت ہو جاوے تو وہ غنیمت جانے قولہ سات سو عالم سے مین نے پوچھا کہ خردمند کون
ہی اور تونگر کون ہی اور زیرک کون ہی۔ اور درویش کون ہی اور بخیل کون ہی ساتون سونے ایک جواب دیا۔ کہ خردمند وہ
ہی کہ دنیا کو دوست نہ رکھے اور زیرک وہ ہی کہ دنیا مین فریفتہ نہو۔ اور تونگر وہ ہی کہ خدا کی قسمت پر راضی ہے۔ اور درویش
وہ ہی کہ اُسکے دلمین طلب زیادتی نہو اور بخیل وہ ہی کہ حق مال خدا کا باز رکھے۔

حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ			۱۹۶	۸۱۱

زہاد و عباد سے اس گروہ کے ہین اور تابعین مین آپ کے زہد کا مقابل کوئی نہ تھا مراقبہ و محاسبہ مین آپ کو
کمال تھا۔ اپنی معرفت و حالت پوشیدہ رکھتے۔ اور ریاضت عجیب کرتے دنیا سے انقطاع کلی رکھتے ستر ہزار درم
میراث مین پائے تھے۔ کچھ اس سے نکھایا۔ خرمے کی چٹائی بنتے اُسیکے مزد سے کھاتے۔ چالیس برس تک نیا کپڑا نہ پہنا
قولہ جسکو فضائل پیارا ہو وہ فریفتہ ہی قولہ جس نے قرآن پڑھکر دنیا اختیار کی وہ استہزا کرنے والا ہی قولہ مین
ڈرتا ہون کہ جو کچھ مجھپر ظاہر ہوتا ہی میرے اعمال سے۔ وہ میرے گناہ سے زیادہ نقصان کرنے والا ہی قولہ

اگر ایک رات صدق کے ساتھ خدا کا کام کرین وہ مجھے اُس سے زیادہ پیارا ہی اور میرے نزدیک بہتر ہی کہ خدا کی راہ مین تلوار چلا دین حذیفہ رحمۃ اللہ کو آپنے لکھا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے تقویٰ کرنے کو اور عمل کرنے کو اُسپر جو کچھ تم سکھائے گئے ہو اور ایسے مراقبہ کے لئے کہ کوئی تمکو نہ دیکھے جہان مراقبہ کرو مگر حق جل شانہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یوسف اسباط سے پوچھا کہ تواضع کی غایت کیا ہی۔ کہا وہ کہ جب گھر سے باہر نکلو جسکو دیکھو جانو کہ وہ تمسے اچھا ہی قولہ تھوڑے تقویٰ کو بہت عمل کی جزا دین اور تھوڑی تواضع کو بہت اجتہاد کی جزا دین قولہ علامت تواضع کی وہ ہی کہ سچی بات کو تو قبول کرے جو کوئی کہے اور مراقبت کرو اپنے سے کمتر کی۔ اور بزرگ رکھو اپنے سے بڑے کو جس رتبہ مین ہو اور جو کچھ ملے اُسپر شکر کرو۔ اور غصہ کو فرو کرو۔ اور جہان رہو خدا کی طرف رجوع کرو۔ اور تونگرون سے تکبر کرو قولہ شہوت کو یعنی خواہشون کو محو نکرے دل سے مگر خوف یا شوق جو مرد کو بے آرام کرے قولہ مراقبت کی چند علامتین ہین۔ اختیار کرنا اُس چیز کا جسکو خدا نے قبول کیا ہی نیک قصد کرنا خدا کے ساتھ۔ کمی شئی سب خدا کے واسطے جاننا دل کا ساتھ خدا کے آرام پکڑنا منقطع ہونا سب خلائق سے خدا کے واسطے قولہ صادق کی چند علامتین ہین دلکو زبان کے ساتھ درست رکھنا۔ قول اور فعل برابر رکھنا اُس جہان کے طلب تعریف کو ترک کرنا۔ ریاست نقبول کرنا۔ آخرت کو دنیا پر قبول کرنا۔ نفس پر قہر کرنا قولہ توکل کی بھی چند علامتین ہین قرار پکڑنا اُسپر جسکا خدا ضامن ہی اور قائم رہنا اُسپر جو تمکو پہونچے اعلیٰ یا ادنےٰ سے اور تسلیم کرنا اُسپر جو ہونیوالا ہی۔ اور تعلق نکرنا دل کا درمیان کاف اور نون کے یعنی ایسا جانے کہ ہنوز کاف نون کے ساتھ نہین ملا ہی۔ تو ضرور جو کچھ کاف و نون سے ہو توکل درست ہو اور قدم عبودیت مین رکھنا۔ اور الوہیت سے باہر آنا۔ یعنی دعویٰ فرعونی ذہنی نکرے سا اور اختیار کرے قطع تعلق اور نومیدی خلق سے قولہ عمل کرو عمل ایسے مرد کا کہ وہ دیکھتا ہی کہ اُسکی نجات نہو گی مگر اُسی عمل سے اور توکل کرو توکل اُس شخص کا کہ وہ دیکھتا ہی کہ اُسکو نملے گا مگر وہ کہ خدا نے ازل مین اُسکے لئے لکھا ہی۔ اور حکم کیا ہی قولہ اُنس کی پانچ علامتین ہین۔ ہمیشہ تنہا خلوت مین بڑھنا وحشت کا مخالطت سے لذت پانا ذکر مین۔ راحت پانا مجاہدہ مین جنگل مارنا رسن طاعت پر۔ جمع و تفرقہ سے سوال کیا۔ فرمایا کہ جمع جمع کرنا دلکا ہی معرفت مین اور تفرقہ متفرق کرنا احوال مین قولہ نا زجاعت تمپر فرض نہین ہی اور طلب حلال تمپر فرض ہی

حضرت معروف کرخی قادری رحمۃ اللہ علیہ			۲۰۰ ۲۰۴	۸۱۲

والدین آپکے نصاریٰ تھے ایک روز حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ روٹی تناول فرما رہے تھے کہ حضرت معروف رحمۃ اللہ کے والد کا اُس جگہ گذر ہوا آپنے ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا۔ اُنھون نے کھالیا اُسی شب بی بی سے ہم صحبت ہوئے۔ حمل حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا قرار پایا جب آپ سن تمیز کو پہونچے مکتب مین بھیجے گئے

معلم نے تثلیث کی تعلیم شروع کی آپ سے کہا کہ کہو ثالث ثلاثہ۔ آپنے فرمایا قل ہو اللہ احد۔ ہرچند معلم نے جبر کیا
کہ آپ تین خدا کا نام لین مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ خدا ایک ہی۔ بالآخر آپ بھاگ گئے۔ آپکے والدین کو تشویش
ہوئی بہت ڈھونڈھا اور یہ کہا کہ اگر آجائے تو جس دین پر وہ ہوگا ہم سب بھی قبول کرینگے تھوڑے دنون کے
بعد آپ حضرت علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوے اپنے گھر آئے والدین نے پوچھا تو کون ہی۔ آپنے
فرمایا معروف پھر پوچھا مذہب کیا ہی آپ فرمایا دین محمدی آپ کے والدین نے بھی اسلام قبول کیا پھر آپ حضرت
داؤد طائی کی خدمت مین حاضر ہوے اور عبادت مین مشغول ہوے اور اتنی ریاضتین کین کہ مقبول خلائق ہوے
ایک روز آپ ایک جماعت کے ساتھ جاتے تھے ایک جماعت جوانون کی دیکھی کہ فساد مین مشغول شراب پیتی رباب
بجاتی تھی لوگون نے کہا کہ دعا فرمائیے کہ یہ سب دجلہ مین ڈوب جائین تو فساد رفع ہوا اور دوسرون پر اُنکے فساد کا
اثر نہو آپنے فرمایا تم لوگ ہاتھ اُٹھاؤ اور آپنے یہ دعا کی خدایا جیسا انکو دنیا مین تو نے عیش مین رکھا آخرت مین بھی اُنکو عیش خوشی
عطا فرما اصحاب حیران رہے اور عرض کیا کہ یا شیخ اسکے بھید سے مجھے مطلع فرمائیے فرمایا تھوڑا توقف کرو تو ظاہر ہوگا اس
جماعت نے جب شیخ کو دیکھا تو رباب کو توڑا اور شراب پھینکدی اور گریہ اُنپر غالب ہوا اور شیخ کے پانون پر گرے اور توبہ کی
آپنے فرمایا کہ تملوگون نے دیکھا کہ سبکی مراد بے غرق و بے رنج حاصل ہوئی حضرت سری سقطی نے عید کے روز دیکھا کہ آپ
خرمے کی گٹھلیان چن رہے ہین پوچھا یہ کیون فرمایا کہ فلان لڑکا یتیم ہی اُسکو نیا کپڑا نہین ہی وہ روتا ہی مین یہ گٹھلیان اس لیے
چنتا ہون کہ بیچکر اُسکو جوز خرید کر دون تاکہ وہ کھیل مین بہل جائے حضرت سری سقطی اُس لڑکے کو اپنے ساتھ لے گئے
اور نئے کپڑے بنوا دیئے اور جوز خرید دیا اُنکے دلمین ایک نور پیدا ہوا اور حال اُنکا دگرگون ہوگیا ایک روز آپکا وضو ٹوٹ
گیا آپنے فوراً تیمم کیا لوگون نے کہا کہ دجلہ قریب ہی تیمم کیون کیا آپنے فرمایا اگر پہونچتے پہونچتے مین مرجاؤن۔ قولہ
جوانمردی مین چیزین ہی وفا بے خلاف ستائش بے جود عطا بے سوال۔ قولہ علامت خدا کے بگڑنے کی کسی کے
حق مین یہ ہی کہ اُسے کار نفس مین مشغول کرے کہ وہ اُسکے کچھ کام نہ آئے اور جب خدا بندہ کے لیے کچھ چاہے تو در
عمل نیک کا اُسپر کھولے اور دروازہ سخن کا اُسپر بند کرے۔ قولہ علامت اولیا سے خدا یہ ہی کہ فکرت اُنکی ساتھ خدا کے ہو
قرار اُنکا ساتھ خدا کے او شغل اُنکا راہ مین خدا کے ہو قولہ حقیقت وفا کی ہوش مین آنا ہی خواب غفلت سے اور فارغ
ہونا ہی اندیشۂ فضول اور آفت سے قولہ طلب بہشت بے عمل کے گناہ ہی اور انتظار شفاعت بے نگہداشت سنت کے
ایک نوع کا غرور ہی امید رکھنا رحمت کی نافرمانی کے ساتھ جہل و حماقت ہی۔ قولہ تصوف حقایق کا لینا ہی اور دقایق کا کہنا
اور ناامید ہونا ہی اُس سے کہ جو کچھ خلائق کے ہاتھ مین ہی۔ قولہ جو شخص عاشق ریاست ہی ہرگز فلاح نپاوے قولہ
مین ایک بہت نزدیک راہ خدا کی بتاتا ہون کچھ کسی سے مت چاہو اور نہ تمھارے پاس کچھ ہو کہ کوئی تمسے چاہے
قولہ زبان کو مدح سے نگاہ رکھو جیسا کہ ذم سے پوچھا کہ کس چیز سے ہم طاعت پر قادر ہون کہا کہ جب دنیا دل سے

دور کرو اگر کچھ بھی دنیا سے تمھارے دلمین ہو توجو سجدہ تم کرو اُسکو کرتے ہو۔ سوال کیا محبت سے فرمایا کہ محبت تعلیم خلق سے
نہین ہی بلکہ محض موہبت حق سے ہی اور اُسکے فضل سے ایک شیعہ نے ایک روز حضرت امام موسیٰ رضا کے دروازہ پر آپکو مارا
کہ پسلی آپکی ٹوٹ گئی اور بیمار ہوے حضرت سری نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت فرمایئے آپنے فرمایا کہ جب مین مرون
تو میرا پیراہن صدقہ کر دینا تاکہ دنیا سے مین ننگا جاؤن جیسا شکم مادر سے ننگا آیا تھا تجرید مین آپ بے مثل تھے قوت
تجرید کی آپ کے یہ ہی کہ بعد وفات کے آپکو تریاک مجرب کہتے ہین کہ جس حاجت کو آپکی خاک پر جاوے خدا وہ حاجت
برلاوے ایک روز آپ روزہ دار تھے اور بازار مین جاتے تھے ظہر کا وقت تھا کہ ایک سقا نے پکارا رحم اللہ من شرب آپنے
پانی لیکر پی لیا لوگون نے کہا آپ روزہ دار تھے فرمایا ہان مگر اُسکی دعا پر رغبت ہوئی جب آپنے وفات فرمائی تو خواب مین
کسی نے دیکھا پوچھا خدا نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے اُس سقا کی دعا کارگر ہوئی اور مجھے بخشا ایک دوسرے شخص نے
خواب مین دیکھا پوچھا کہ کیا حال ہوا فرمایا خدا نے مجھے بخشا پوچھا بوجہ زہد و تقویٰ فرمایا نہین ایک بات پسر سماک کی
مین نے کوفہ مین سُنی کہ جو کوئی تمامتر ساتھ خدا کے بازگشت کرے خدا ساتھ رحمت کے اُسکے ساتھ بازگشت کرے
اور سب خلق کو اُسکی طرف رجوع کرے اُسکی بات نے میرے دلمین جگہ پکڑی اور مین کلیتہً خدا کے ساتھ پھرا اور سب
شغلون سے ہاتھ اُٹھایا مگر خدمت موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے اور یہ بات مین نے اُنسے کہی فرمایا اگر تم اختیار کرو تو
تمکو کفایت ہی سری سقطی فرماتے ہین کہ مین نے معروف کو خواب مین دیکھا کہ عرش کے نیچے مدہوش پڑے ہین
اور خدا کی طرف سے ندا آتی ہی کہ اے فرشتو یہ کون ہی وہ کہتے ہین خدایا تو جانتا ہی کہ معروف ہی تیری محبت مین از خود رفتہ
ہوا ہی اور بجز دیدار تیرے ہوش مین نہ آوے فرمان آیا کہ معروف ہی اور میری دوستی مین خود رفتہ ہوا ہی
سواے میرے دیدار کے ہوش مین نہ آوے آپ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر اور سری سقطی وغیرہ
کے اُستاد تھے۔ جب آپ نے رحلت فرمائی ہر مذہب والے دعویٰ اپنے ہمقوم ہونے کا کرنے لگے وجہ اِسکی یہ تھی
کہ آپ کا اخلاق آپکی تواضع ہر مذہب والے کے ساتھ تھی بالآخر خادم نے یہ کہا کہ آپنے فرمایا ہی جس مذہب والا میری
نعش اُٹھا سکے مجھے اپنا ہم مذہب سمجھے اس بات پر سب راضی ہوے۔ ہر چند یہود و نصاریٰ نے چاہا آپکی نعش نہ اُٹھ سکی
آخر مسلمانان نے جنازہ اُٹھا لیا۔ اور تجہیز و تکفین اپنے طور پر کی۔:

صدی سوم

حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ	۱۴۷ ۱۵۳	۷۶۴ ۷۷۱	۲۰[illegible] ۲۰۵ ۲۰۸	۸۱۸ ۸۲۳

کنیت آپکی ابو الحسن اور لقب آپکا رضا ہی گیارھوین ربیع الثانی روز پنجشنبہ کو آپ پیدا ہوے۔ آپکی والدہ
فرماتی ہین کہ جب موسیٰ رضا حمل مین آئے کوئی اثر حمل مجھپر ظاہر نہوا سوتے مین آواز ذکر و شغل کی پیٹ سے

آتی تھی اور زمین ڈورتی تھی وقت ولادت کے بچہ نے ہاتھ زمین پر رکھا مُنھ طرف آسمان کے کیا لب کو حرکت تھی معلوم ہوتا جیسے کوئی دعا کرتا ہے۔ مامون رشید خلیفہ بغداد نے آپکو اپنا ولی عہد کیا۔ جب آپ دربار مین تشریف لیجاتے اور واپس آتے امراے دربار پردہ اُٹھا دیتے۔ ایک دن ان سب نے عہد کیا کہ اب پردہ نہ اُٹھائینگے اب جو امام تشریف لائے ہوا نے پردہ اُٹھایا آپ اندر گئے وقت آنے کے بھی یہی ہوا آپ کے ولی عہد رہنے کے زمانہ مین ایک مدت تک پانی نہ برسا مامون رشید کے مصاحبون نے عرض کی جب سے موسیٰ رضا کو ولی عہد کیا ہے اسکی نحوست سے پانی نہین برسا ہے۔ خلیفہ کو یہ بات بُری معلوم ہوئی آپ سے التجاے دعا کی آپ نے قبول فرمایا دوشنبہ کے دن آپ جنگل مین تشریف لے گئے اور مسلمان ساتھ تھے آپ نے دعا کی ابر گھر آیا لوگون نے پانی چاہا آپ نے فرمایا دوسرے مقام کے لیے ہے چنانچہ وہ ابر منتشر ہوکر ایک طرف چلا گیا پھر ابر آیا سب نے پانی طلب کیا آپ نے فرمایا دوسرے موقع کے لیے ہے چنانچہ اسی طرح دس بار ابر آیا اور منتشر ہوکر اور طرف چلا گیا گیارھوین بار جب گھٹا آئی آپنے فرمایا یہ بارش تمھارے واسطے ہوگی بہتر ہے کہ تم سب لوگ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ اور خود بھی اُٹھکر چلے آئے اسقدر بارش ہوئی کہ کبھی نہوئی تھی ایک دن امراے مامون رشید نے چاہا کہ آپکو شرمندہ کرین کہنے لگے پانی برسنے پر آپکو غرور ہوا حالانکہ جماعت مسلمانان کی دعا کا وہ اثر تھا اگر کچھ کرامت ہے تو ان دونون شیر قالین کو زندہ کرکے ہم پر مسلط کرو۔ آپکو غصہ آیا شیر قالین کی طرف دیکھکر فرمایا اس جھوٹے کو پکڑ لو فوراً دونون شیر زندہ ہوکر اُسکو لپٹ گئے گوشت پوست سب ریزہ ریزہ کرکے کھالیا خون جو فرش پر گرا اُسکو چاٹ لیا۔ پھر آپکے حکم سے شیر قالین بن گئے آپ نے نوین رمضان کو شہر طوس مین رحلت فرمائی مامون رشید نے انگور مین زہر ملا کر کھلایا تھا مزار آپکا مشہد مقدس مین ہے

امین بن ہارون رشید ع۶ عباسیہ	۱۹۳	۸۰۸	۱۹۸	۸۱۳

۱۷۰ھ مین پیدا ہوا۔ بعد وفات ہارون رشید کے حسب وصیت امین بغداد مین و مامون رشید مرو مین خلیفہ ہوا چندروز بعد امین نے یہ خواہش کی کہ مامون رشید کو معزول کرکے اپنے پسر عیسے کو مامور کرین۔ الغرض اس ارادہ کے پورا کرنے مین لڑائی جنگ ہوئی اور برابر جنگ رہا بالآخر امین بماہ محرم بعمر ستائیس برس مارا گیا اور مامون رشید تمامی قلمرو پر حکمران ہوا

مامون رشید بن ہارون رشید ع۷ عباسیہ	۱۹۸	۸۱۳	۲۱۸	۸۳۳

۱۷۰ھ مین پیدا ہوا بعد قتل امین کے خلیفہ بغداد ہوا۔ قرآن مجید کے مخلوق ہونے کا اعتقاد پیدا کیا اور علما پر جبر کیا کہ قرآن مجید کو مخلوق کہین حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کو اپنا ولی عہد کیا اور ساتھ اہلبیت کے مصاہرت کی یعنی شادی بیاہ شروع کیا

اور منادی کی کہ جو کوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بخیر یاد کرے خون اُسکا ہدر ہے یعنی روا ہو یہ سب افعال اُسکے بغرض فوائد دنیاوی تھے نہ دین داری کی راہ سے اقلیدس کا ترجمہ رومی زبان سے اُسی وقت مین ہوا ایک دن مجلس مین مامون کے ذکر اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہوتا تھا اور تذکرہ اُن خطاؤن کا تھا جو اُن سے ملک داری مین واقع ہوئین مامون رشید نے کہا تدبیر اخروی اُنکی قوت رکھتی تھی اور افکار دنیوی ضعیف۔ تو رشتہ تعلق اُن سعادتمند ونکا مزخرفات دنیا سے ٹوٹ جاوے۔ اور یہ بات سبب رفعت درجات کا اُنکے ہو مگر مظلمہ شہادت حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ اپنی گردن پر لے گیا۔ واللہ اعلم روز پنجشنبہ بموضع بدندون ارض روم مین وفات پائی اور طرطوس مین دفن ہوا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۰	۲۶۷	۲۰۴	۸۱۹

آپ چار سال تک شکم مادر مین رہے اور جس شب کو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے رحلت فرمائی اُسی شب مین آپ پیدا ہوے۔ آپ پندرہ برس کی عمر مین فتوی دیتے تھے حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ آپکے شاگرد ہوے کسی نے حضرت حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ مشایخون کی صحبت چھوڑکر ایک بچہ کی شاگردی آپ نے کیا کی فرمایا جو کچھ مجھے یاد ہو معنی اُسکے تُرکے کو یاد ہین۔ حالانکہ آپکو تین لاکھ حدیثین یاد تھین حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ در فقہ بند تھا حق تعالے نے حضرت امام شافعی کے باعث کھولدیا یہ بھی آپ نے فرمایا ہو میری سمجھ مین اسلام پر کسی کا احسان حضرت امام شافعی سے زیادہ نہین ہو۔ آپ چار علم کے فیلسوف مین تھے یعنی فلسفی تھے۔ لغت اختلاف الناس فقہ ومعنی کے ثوری کا قول ہو کہ اگر نصف خلق کی عقل سے حضرت شافعی کی عقل کو وزن کرین تو آپکی عقل کا پلہ بھاری ہو تمام عمر آپ نے کبھی لقمہ حرام نکھایا ایک شب لشکر کے سامنے صرف قیام فرمایا تھا اُسکی کفارت مین چالیس شب صبح تک نماز ادا کی نقل ہو کہ ہر سال روم سے خلیفہ ہارون رشید کے پاس مال آیا کرتا تھا ایک سال رومیون نے مال کے ساتھ تین سو راہب بھی بھیجے اور یہ پیغام بھیجا کہ خلیفہ اپنے لوگون سے ان سے بحث کرائین۔ اگر اُنکے آدمی غالب آئین مال ہمسے لیا کرین ورنہ پھر طلب نکرین۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ کل علما بغداد لب دجلہ حاضر ہون۔ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو طلب فرماکر کہا کہ جواب انکا تمھین دینا ہوگا لوگ جمع ہوے آپنے اپنا مصلا کاندھے پر رکھا اور پانی پر جاکر بچھادیا اور فرمایا مجھ سے جسکو بحث کرنی ہو یہان آئے۔ نصرانیون نے جب یہ دیکھا سب مسلمان ہوے۔ یہ خبر جب قیصر روم کو ہوئی کہ حضرت شافعی کے ہاتھ پر سب مسلمان ہوگئے اُسنے کہا الحمد للہ کہ وہ یہان نہ آئے ورنہ ملک روم سے زنارداری جاتی رہتی ابتداے جوانی مین آپ مکہ مین رہے ایک مدت تک درویش رہے۔ ایک شب کو آپ حرم مین بیٹھے ماہتاب کی روشنی مین کتاب پڑھ رہے تھے مادنی حرم مین جو رہی تھی پوچھا کہ اس روشنی مین کیون نہین پڑھتے۔ آپ نے فرمایا وہ شمع کعبہ کے لئے ہو اُسکی روشنی مین نہین

پڑھ سکتا ہون۔ آپ فرماتے ہین کہ جو شخص رخصت اور تاویلات سے شرع مین کام لے اُسکو کچھ نہین آتا ہی اگر کسی نے ناشایستہ کو علم سکھایا حق علم ضایع کیا اور اگر شایستہ سے چھپایا ظلم کیا۔ جس نے مجھے ایک حرف ادب سکھایا اُسکا غلام ہون آپنے وقت وفات وصیت فرمائی کہ فلان مجھے غسل دے اور یہ شخص اُسوقت مصر مین تھا۔ جب آیا لوگون نے ذکر کیا اُس نے کہا اُنکا تذکرہ لاؤ اسمین دیکھا تو ستر ہزار درہم آپکے ذمہ قرض تھا اس شخص نے سب ادا کرکے کہا کہ میرے غسل دینے کے یہی معنی تھے ہشتم سلخ رجب روز آدینہ آپ نے وفات فرمائی مزار مبارک مصر مین ہی حضرت بلال خواص کہتے ہین کہ مین نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ شافعی علیہ الرحمہ کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین کہا وہ اوتاد ہین۔ آپ تیرہ برس کی عمر مین حرم مین کہتے کہ پوچھو جو چاہو اور پندرہ برس کی عمر مین فتویٰ دیتے تھے ابتدا مین آپ کسی دعوت وغیرہ مین نہ جاتے اور ہمیشہ روتے رہتے اور ہنوز لڑکے تھے کہ خلعت ہزار سالہ آپ کے سر پر ڈالا بعد اُسکے سلیم راعی کی خدمت مین آئے اور ایک مدت اُنکی صحبت مین رہے اور سب پر فائق ہوئے عبداللہ انصاری کہتے ہین کہ مین مذہب شافعی نہین رکھتا ہون مگر شافعی کو دوست رکھتا ہون کیونکہ جہان دیکھتا ہون اُنکو آگے ہی دیکھتا ہون عالم خواب مین آپ کے دہن مبارک مین حضرت رسول اللہ صلعم نے اپنا لعاب دہن دیدیا تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی انگوٹھی آپکو پہنا دی تھی آپ فرماتے ہین کہ علم نبیؐ و علیؓ اُنکی برکتون سے مجھ مین آیا حضرت امام مالک کے بھی آپ شاگرد ہوے دروازہ پر رہتے جب کوئی فتویٰ حضرت امام مالک لکھتے تو آپ اُسے دیکھتے اگر کچھ خلاف ہوتا تو آپ کہتے مستفتی سے کہدو کہ اُستاد کے پاس لیجاکے کہ اچھی طرح پھر دیکھین جب حضرت امام مالک دیکھتے تو حق بجانب آپ کے ہوتا ہارون رشید و زبیدہ مین باہم تکرار ہوئی زبیدہ نے ہارون رشید کو کہا تو دوزخی ہی ہارون رشید نے کہا اگر مین دوزخی ہون تو تجھے طلاق ہی چونکہ زبیدہ پر بہت فریفتہ تھا ہارون رشید کو یہ فکر ہوئی کہ یہ طلاق باطل ہوئی تمام علما کو جمع کیا سب عاجز رہے کہ جنتی کیونکر کہین چند روز تک علما آتے رہے اور جواب نہ دے سکے آپ اُسوقت بہت کم سن تھے آپ بھی کسی بزرگ کے ساتھ مجلس علما مین گئے تھے آپنے اپنی جگہ سے اُٹھکر کہا کہ ہم جواب دینگے ہارون رشید نے بلایا آپ نزدیک گئے سب لوگ حیران کہ یہ لڑکا مجنون ہو گیا کہ جس جواب مین اتنے علما معذور ہین اُس جواب کی یہ جسارت کرتا ہی خلیفہ نے کہا سوال کا جواب دو آپنے فرمایا کہ تمکو حاجت ہی مجھ سے یا مجھے حاجت ہی تم سے اگر تمکو حاجت ہی تو مجھے تخت پر بٹھاؤ یا تم میرے سامنے آؤ کہ علما کا مرتبہ بڑا ہی ایک غل خلق سے بلند ہوا خلیفہ نے آپکو تخت پر بٹھایا اور کہا جواب دو آپ نے فرمایا مجھے تم سے ایک سوال ہی اس سوال کا جواب دو مین تمھارے مسئلہ کا جواب دون تو خلیفہ نے پوچھا کیا ہی فرمایا کہ کبھی کسی گناہ پر تم قادر ہوئے ہو اور خوف خدا سے باز آگئے ہو کہا ہان ایسا ہوا ہی کہا قسم خدا کی ایسا ہی جیسا تم نے کہا خلیفہ نے کہا ایسا ہی جیسا مین نے کہا پوچھا کیونکر خلیفہ نے کہا ایک روز مین پایخانہ گیا اور ایک لونڈی سے مین نے پانی مانگا میرا دل اُس پر

مائل ہوا اُسکا ہاتھ پکڑا اور چاہا کہ باہر لے جائین پھر مین نے خیال کیا کہ یہ لونڈی میری مان کی ملک ہی اُس سے
مین نے ہاتھ اُٹھا لیا آپ نے پوچھا ایسا ہی ہی ہارون نے کہا واللہ ایسا ہی ہی آپ نے فرمایا مین نے حکم کیا تم
اہل بہشت ہو عُلما نے غل مچایا کہ تمنے کس حجت سے کہا آپ نے فرمایا کہ قرآن سے بڑھ کے کیا حجت ہوسکتی ہی
علما نے کہا کہئیے آپ نے فرمایا واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی جو کوئی کسی
گناہ کا قصد کرے اور خدا کے خوف سے اپنے نفس کو اُس سے باز رکھے تو مقام اُسکا جنت ہی پس یہ بہشتی ہی
اور زبیدہ اُسکی بی بی - ایک شور قیامت اُس مجلس مین بلند ہوا ہارون رشید نے دس ہزار دینار آپکو دیئے
باز ار ہو پہنچتے پہونچتے آپ نے سب فقرا کو دے دیا تمامی عمر مین آپ نے لقمہ حرام مُنہ مین نہ دیا آپ سبق دیتے
رہے تھے اور لڑکے سامنے کھیل رہے تھے اُسمین ایک لڑکا علوی کا تھا جب سامنے آجاتا آپ کھڑے ہوجاتے
دس مرتبہ یہ اتفاق ہوا آپ کے وقت مین ایک عورت تھی جسکے دو مُنہ تھے آپ نے دیکھنا چاہا سو دینار پر عقد
کرکے منہ دیکھ کر طلاق دے دیا حضرت حنبل رح کے مذہب مین ایک وقت کی عمداً ترک صلوۃ سے کافر ہوتا ہی اور
شافعی مذہب سے نہین آپ نے حضرت حنبل سے کہا کہ جب ایک نماز کے ترک سے کافر ہو جاے تو کیا تدبیر کرے
کہ مسلمان ہو فرمایا نماز کرے آپ نے فرمایا کافر کی نماز کیونکر درست ہو حضرت حنبل لاجواب ہوے **قولہ** اگر تمامی دنیا
ایک روپیہ پر بیچین مین نہ لون **قولہ** تمام علما کا علم میرے علم کو نہین پہونچے اور میرا علم صوفیون کے علم کو بعد وفات
کے حضرت ربیع نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا مجھے کرسی پر بٹھایا اور زر وجواہر
نثار کیے اور ساتھ لاکھ دینار کے برابر مجھے دیا اور مجھپر مُباح کیا کہ اُسمین ہم دیکھتے رہین جبتک خلق اُٹھے اور یہ بھی
کہا کہ جو تجھے دوست رکھے قیامت کے دن ہم اُسے آزاد کرین اور اپنے جوار مین جگہ دین -

حضرت ابوالعباس بن عطار رحمۃ اللہ علیہ			۲۰۹	۸۲۴

سلطان اہل تحقیق تھے وبرہان اہل توحید فنون وعلم کے ایک نشانی تھے اور اصول وفروع کے مفتی زمان
آپ سے پہلے کسی مشایخ نے اسرار تنزیل اور معانی تاویل کی شرح نہین کی ہی اور وہ لطافت بیانی کسی کو
نہ تھی ابو سعید رح جزار آپ کے کام مین بہت مبالغہ کرتے تھے اور سوائے آپ کے تصوف مین کسیکو مسلم رکھتے
تھے ایک روز بہت سے لوگ آپ کے صومعہ مین گئے دیکھا کہ تمام پانی سے تر ہی اور آپ رو رہے ہین پوچھا
حال کیا ہی کہا کہ مجھپر ایک حالت طاری ہی کہ صومعہ مین گھومتے ہین اور روتے ہین پوچھا کیا سبب ہی کہا بچپن مین
مین نے کسی کا ایک کبوتر پکڑا تھا مجھے یاد آیا اور مین نے باوجود اسکے کہ ہزار درہم واسطے ثواب مالک اُسکے
کے صدقہ دیا ہی مگر میرا دل قرار نہین پکڑتا روتے ہین کہ میرا کیا حال ہوگا نقل ہی کہ آپکے دس بیٹے تھے

سب صاحب جمال دسون بیٹے باپ کے ساتھ ایک سفر مین گئے راہ مین رہزنون نے آکر گھیرا ایک ایک بیٹے کی
آنکھ باندھتے تھے اور گردن مارتے تھے اور آپ کچھ نہ کہتے تھے آسمان کی طرف دیکھتے تھے اور ہنستے تھے یہانتک
کہ نو بیٹون کی آپ کے رہزنون نے گردن ماری - جب دسوین بیٹے کی آنکھ باندھی اور گردن مارنی چاہی
اُنھون نے باپ کی طرف منھ کیا اور کہا کیا خوب آپ ایسا باپ بے شفقت ہی کہ نو بیٹونکو آپ کے مارا اور
آپ ہنستے ہین اور کچھ نہین کہتے آپ نے فرمایا ای جان پدر جو یہ کرتا ہی اس سے کچھ کہہ نہین سکتے وہ خود جانتا ہی
اور دیکھتا ہی اگر چاہے بچاے اُس رہزن نے جو یہ سُنا اُسکی حالت غیر ہوئی - اُسنے کہا ای بوڑھے کیون یہ بات
تمنے پیشتر نہین کہی کہ کوئی لڑکا تمھارا مارا نہ جاتا **قولہ** ہر علم کو ایک بیان ہی اور ہر بیان کو ایک زبان - اور ہر
زبان کو ایک عبارت - اور ہر عبارت کو ایک طریقہ اور طریقہ کے واسطے ایک جماعت ہی پس جو شخص احوال
مین تمیز کر سکے اُسکو پہونچتا ہی کہ بات بولے **قولہ** جو شخص اپنے کو ساتھ ادب سنت کے آراستہ رکھے - حق تعالے اُسکے
دل کو نور معرفت سے منور کرے **قولہ** کوئی مقام برتر نہین ہی موافقت سے احکام خدا مین بادہ اخلاق کے
قولہ سب غفلتون سے بڑی وہ غفلت ہی کہ خدا سے غافل رہے - اور اُسکے حکم سے اور اُسکے معاملہ سے - **قولہ**
اپنی ذات کو راہ ہواے نفس مین صرف مت کرو اُسکے بعد جس موجودات کے واسطے چاہو صرف کرو **قولہ** اگر کوئی
بیس شیوہ منافقی کرے اور اُس درمیان مین ایک قدم واسطے نفع کسی بھائی کے اُٹھاوے اُس سے افضل ہی
کہ ساٹھ برس عبادت باخلاص کرے - اور اُس سے نجات اپنی چاہے **قولہ** جو کوئی سواے خدا کے کسی چیز پر
ساکن ہو - بلا اُسکی وہی چیز ہو **قولہ** صحیح ترین عقلون مین وہ عقل ہی کہ توفیق کے موافق ہو اور بدترین طاعت
وہ طاعت ہی کہ اُس سے غرور پیدا ہو اور بہترین گناہون مین وہ گناہ ہی کہ توبہ اُسکے بعد آوے **قولہ** جسکا پہلا
مدخل ہمت پر ہو وہ خدا تک پہونچے اور جسکا پہلا مدخل ارادت ہو وہ آخرت کو پہونچے اور جسکا پہلا مدخل آرزو
ہو وہ دنیا پر پہونچے **قولہ** جو چیز کہ بندہ کو خدا سے پھیرتی ہی دنیا ہی **قولہ** سرشت نفس کی بے ادبی ہی اور بندہ مامور ہی
لازم پکڑنے پر ادب کے نفس کے جیسا نفس کو پیدا کیا ہی وہ جاتا ہی میدان مخالفت مین اور بندہ کوشش کرکے اُسے
روکتا ہی اُس مطالبہ سے اسکے کہ اُسکی باگ ڈھیلی کرے اور اُسکے فسادمین شریک ہو - آپ سے پوچھا کہ خدا
کا دشمن کیا ہی فرمایا نفس کا دیکھنا اور اُسکے حالون کا - یعنی پاسداری نفس کی کرنی اور عوض چاہنا اپنے
فعل کا **قولہ** غذا منافق کی کھانا پینا ہی اور غذا مومن کی ذکر و مجاہدہ **قولہ** تقصیر ادب قرب زیادہ سخت ہی تقصیر ادب بعد
سے جا بادون کے کبائر سے درگذر کرین اور صدیقون کو ایک چشمک اور ادنی التفات کے لیے پکڑین **قولہ** موحد تین طبقہ پر
ہین - طبقہ اول نظر وقت و حالت مین کرتے ہین - دوسرے نظر عاقبت مین کرتے ہین تیسرے نظر حقائق مین کرتے ہین **قولہ**
ادنی منازل مرسلان اعلی منازل انبیا ہی اور ادنی منازل انبیاء اعلی منازل صدیقان ہی اور ادنی منازل صدیقان اعلی مراتب شہدا ہی

اور ادنیٰ منازل شہدا اعلیٰ منازل صلحا ہی اور ادنیٰ منازل صلحا اعلیٰ منازل مومنان ہی **قولہ** حق تعالےٰ کے ایسے
بندے ہین کہ اتصال انکا ساتھ حق کے درست ہوا اور آنکھین انکی اُس سے روشن ہون اور انکو حیات نہ ہو مگر
اُسکے ساتھ اور بسبب اتصال انکے دل کے اُسکے ساتھ اور انکو بسبب صفاے یقین کے نظر دایم اُسکے ساتھ ہو اور
حیات انکی اُسکی حیات کے ساتھ موصول ہو پس انکو تا ابد مرگ نہ ہو **قولہ** غیرت فرض ہی اولیا خدا پر بہت
بہتر ہی کہ غیرت وقت ندامت کے ہو۔ اور محبت مین **قولہ** اگر صاحب غیرت کی ایک حالت صحیح ہو۔ مارنا اُسکا
بہتر ہی دوسرے کے مارنے سے یعنی حال صحیح صاحب غیرت ایسا انتہا تک ہو کہ جو اُسکو مارے ثواب پاوے
تا وہ آتش غیرت سے خلاص ہو **قولہ** ہمت وہ ہی کہ کوئی سبب اُسکو باطل نہ کرسکے **قولہ** زندگی محبت کی بدل سے
ہی اور زندگی مشتاقی کی اشک سے اور زندگی عارف کی ذکر سے اور زندگی موحد کی زبان سے اور زندگی صاحب
تعظیم کی نفس سے اور زندگی صاحب ہمت کی انقطاع نفس سے۔ اور یہ زندگی جلنا اور ڈوب جانا ہی اور اگر
کوئی کہے کہ زندگی موحد کی زبان سے کیونکر ہی مین کہون کہ باطن کو اُسکے سب توحید نے لیا ہی اور ذرہ بھی
اُسکو باطن سے خبر نہین ہی۔ سوا اُسکے کہ زبان ہلاتا ہی جیسا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تیس برس ہوے کہ
مین بایزید کو ڈھونڈھتا ہون اور زندگی صاحب تعظیم نفس سے یون ہو کہ زبان اُسکے کام سے جاتی رہتی ہی
فقط نفس رہ جاتا ہی اور زندگی صاحب ہمت کی انقطاع نفس ہو کہ اگر اُس ہیبت مین دم مارے ہلاک ہو
جیسا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لی مع اللہ وقت نہ میری وہان گنجایش ہی نہ جبرئیل کی **قولہ** صدق
توحید وہ ہو کہ ایک پر قائم رہے **قولہ** وجد انقطاع اوصاف ہی تو نشان ارادت نہ رہے اور مجسم اندوہ ہو **قولہ**
جب تم اُسکے ساتھ وجد کرسکتے ہو تو وجد تسے دور ہی **قولہ** سب سے بڑا علم ہیبت ہی اور حیا۔ جب یہ دونون بندہ
مین نہ رہے تو اسمین کچھ نہ رہے **قولہ** جسکی توبہ ساتھ عمل کے درست آوے توبہ اُسکی مقبول ہی **قولہ** توکل وہ ہی کہ
جبتک شدت فاقہ کی تجھ مین پیدا نہ ہو کسی سبب کی طرف تو نہ دیکھے۔ اور حقیقت سکون سے با ہر قدم نہ رکھے
تو خدا جانے کہ تو اسمین سچا ہی **قولہ** معرفت کے تین رکن ہین ہیبت وحیا و امن **قولہ** رضا وہ ہی کہ دل مین دو
امر نظارہ کرے ایک یہ کہ جو کچھ اُسکو پہونچے خیال کرے کہ ازل مین میرے لیے یہی ٹھہرایا گیا ہی دوسرے یہ کہ
جو کچھ ٹھہرایا گیا ہی بہت بہتر اور افضل ہی **قولہ** اخلاص وہ ہی کہ خالص ہو آفات سے **قولہ** تقوی کا ایک ظاہر
ہی اور ایک باطن ظاہر اُسکا نگاہ رکھنا حدون کا ہی اور باطن اُسکا نیت اور اخلاص **قولہ** ادب مداومت ہی اُس پر جو کچھ تیرے
لیے قرار پائی ہی پوچھا یہ کیونکر فرمایا معاملہ خدا کے ساتھ باادب کرے ظاہر و پوشیدہ پوچھا عبادتون سے کیا افضل تر ہی
فرمایا مراقبت دوام با حق تعالیٰ بر وقت پوچھا شوق کیا ہی فرمایا دل کا جلنا جگر کا ٹکڑے ہونا اور شعلہ مارنا آگ کا
اُسمین پوچھا شوق بہتر کہ محبت فرمایا محبت کہ شوق اُسی سے پیدا ہو **قولہ** جب غلغلہ وعصی آدم کا ہوا سب مخلوق

حضرت آدمؑ پر روئے مگر چاندی وسونا نرو دیا خدا نے پوچھا تم دونون کیون آدم پر نہ روئے عرض کی ہم ہرگز اسپر نہ روئینگے
جو خدا کا عاصی ہوا ارشاد ہوا قسم ہی مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ قیمت سب چیزون کی تیرے ذریعہ سے ہم ظاہر کرینگے
اور سب فرزندان آدم کو تیرا خادم بنائینگے ایک نے آپ سے پوچھا کہ ہم عزلت اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہین فرمایا
جب خلق سے قطع کرتے ہو تو کس سے ملوگے اُسنے پوچھا پھر کیا کرین فرمایا بظاہر خلق کے ساتھ رہو و بباطن خدا کے ساتھ
ایک روز آپ نے اصحاب سے پوچھا کہ مرد کس چیز سے بلند ہوتا ہی کسی نے کہا کثرت علوم سے کسی نے کہا کثرت نماز سے
کسی نے مجاہدہ سے کسی نے محاسبہ سے کسی نے موادنہ سے کسی نے بذل مال سے کہا آپ نے فرمایا بلندی نہین پاتا ہی کوئی
مگر اچھی خصلتون سے ایک روز آپ نے اصحاب کے سامنے پیر پھیلا دیا فرمایا کہ پیر پھیلانا اور ترک ادب درمیان
اہل ادب کے ادب ہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار سامنے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے کہ ان دونون
کے ساتھ آپ زیادہ تر صاف تھے پیر پھیلایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگئے آپ نے پیر سمیٹ لیے خلیفہ کے سامنے
لوگون نے آپ پر تہمت زندقہ کی لگائی علی بن عیسیٰ وزیر نے آپکو بلا بھیجا اور بہت سخت کہا اور بہت سختی کی ابن عطا
نے بھی وزیر کو بہت سخت کہا وزیر غصہ مین آیا حکم دیا کہ آپ کا جوتا آپ کے پیر سے نکالکر انکے سر پر مارو اتنا مارا کہ آپ
غش کر گئے ہوش مین آئے تو اُسکے حق مین دعاے بد کی قطع اللہ یدیک ورجلک یعنی اللہ تیرا ہاتھ پیر کاٹے اور وفات
فرمائی تھوڑے دنون بعد خلیفہ اُس وزیر پر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ ہاتھ پیر اسکا کاٹ ڈالو چنانچہ کاٹا گیا۔

حضرت سلیمان دارائی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۲۱۸	۲۳۳

اپنے وقت کے یگانہ روزگار تھے آپکو لوگ ریحان القلوب کہتے ریاضت وگرسنگی مین آپ شان رفیع رکھتے تھے کوئی شخص
اس امت کا آپ کی بھوکھ پر صبر نہین کر سکتا یعنی آپ کے برابر تکلیف بھوکھ کی نہین سہ سکتا معرفت وحالات عیوب القلوب
اور آفات عیوب نفس مین آپکو بہرہ عظیم تھا آپ کے کلمات عالی اور اشارات لطیف تھے آپ دارا کے رہنے والے تھے
جو ایک قریہ شام مین ہی احمد خواری آپ کے مرید فرماتے ہین کہ ایک شب خلوت مین مین نماز پڑھتا تھا اور لذت عظیم مین نے
پائی صبحکو حضور مین کیفیت عرض کی حضرت نے فرمایا تم سخت ضعیف مرد ہو تمکو ابتک خلوت درپیش ہی کہ خلا مین تم
دوسرے ہو اور ملا مین دوسرے قولہ ایک شب ایک حور کو دیکھا کہ ایک گوشہ مین ہنس رہی ہی اور روشنی رخسار کی ایسی
ہی جسکی صفت نہین کیجا سکتی مین نے پوچھا کہ یہ روشنی وجمال تو کہان سے لائی ہی کہا کہ ایک رات تمھارے چند
قطرے آنسو کے گرے تھے اُس سے میرا منھ دھلا دیا گیا اُس سے یہ کمال مجھ مین ہوا کہ آب چشم تمھارا گلگونہ رخسار
حوران ہی قولہ آپکی عادت تھی کہ جب روٹی کھاتے تو صرف نمک منگاتے روٹی اُس سے مس کر کے کھاتے ایک روز ایک
تل نمک کے ساتھ روٹی مین لپٹ گیا آپ کھا گئے فرماتے ہین کہ ایک برس اپنا وقت مین نے گم کیا جہان ایک تل نہین

گنجایش رکھتا لاکھون آرزو جو تیرے دل مین بھری ہی مین نہین جانتا یہ کیا کرینگی فرمایا ایک مرید کو مین نے مکہ مین دیکھا
کہ کچھ نہ کھاتا صرف آب زمزم پیکر رہتا مین نے کہا اگر یہ خشک ہوجاے تب کیا کھاوگے اُٹھا اور کہا جزاک اللہ خیرا
چند برس سے مین زمزم پر پست تھا یہ کہا اور چلا گیا احمد خواری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ نے وقت احرام کے لبیک نہ کہا
تھوڑی دور چلے اور بیہوش ہوگئے احمد خواری رحمۃ اللہ نے عرض کی کیون آپ نے لبیک نہ کہا فرمایا حق سبحانہ تعالی نے
حضرت موسی علیہ السلام پر وحی کی تھی کہ ظالمان امت کو اپنے کہدو کہ مجھے نہ یاد کرین کہ جو ظالم مجھے یاد کرتا ہی مین اُسے
ساتھ لعنت کے یاد کرتا ہون پھر فرمایا سُنا ہی کہ جو کوئی نفقہ حج مال مشتبہ سے کرے اور کہے لبیک اُس سے کہین کہ لا لبیک
ولا سعدیک حتی ترد ما فی یدیک نقل ہی کہ صالح بن عبد الکریم نے کہا کہ انسان مین خوف ورجا دونون چاہیے پوچھا کہ
بہتر کون ہی انھون نے کہا کہ رجا جب یہ بات حضرت سلیمانؒ نے سنی کہا سبحان اللہ یہ کیسی بات ہی مین نے دیکھا ہی کہ خوف
سے تقوی اور صوم وصلوٰۃ ہوتی ہی اور رجا سے نہین ہوتی اور فرمایا کہ ہم ڈرتے ہین آگ دوزخ سے کہ وہ عقوبت خدا ہی نا
خدا سے کہ اسکی عقوبت آگ ہی اور فرمایا کہ اصل سب چیزون کی دنیا و آخرت مین خوف ہی خدا تعالی کا جب رجا خوف
پر غالب آوے تو دل مین فساد پیدا ہوا اور جب دل مین خوف دایم ہو خشوع دل پر ظاہر ہو ایک روز احمد خواری رحمۃ اللہ
علیہ سے فرمایا جب تم دیکھو کہ لوگ رجا پر عمل کرتے ہین جہانتک ممکن ہو تم خوف پر عمل کرو لقمان حکیم نے اپنے بیٹے
سے کہا کہ ڈرو خدا سے مگر ایسا ڈرو کہ نا امید مت ہوجاو اُسکی رحمت سے اور امید رکھو خدا سے ایسی امید کہ بےغم
نہ ہوجاو اُسکے مکر سے **قولہ** جب اپنے دلکو شوق مین ڈالو بعد اُسکے خوف مین ڈالو تو اُس شوق کو خوف راہ سے لے لے
یعنی تم اسوقت خوف کے محتاج اُس سے زیادہ ہو کہ شوق کے **قولہ** بہترین کام سب کامون مین خلاف نفس ہی **قولہ**
ہر چیزون کی ایک علامت ہی علامت بےنصیبی کی ہاتھ اُٹھانا گریہ سے ہی اور ہر چیز کے لیے ایک زنگ ہی زنگ
نور دل کا سیر ہوکر کھاتا ہی **قولہ** احتلام ایک عقوبت ہی اس سبب سے کہ سیری سے ہوتا ہی **قولہ** جو کوئی سیر ہوکر
کھاتا ہی چھ چیزین اُسپر آتی ہین عبادت کی حلاوت نہین پاتا حافظہ اُسکا یاد داشت حکمت مین کم ہوجاتا ہی شفقت سے
اوپر خلق کے محروم رہتا ہی جانتا ہی کہ سارا جہان سیر ہی عبادت اُسپر گران ہوتی ہی شہوات اُسمین زیادہ ہوتے ہین
سب مسلمان گرد مسجد پھرتے ہین اور وہ گرد مزبلون کے **قولہ** گرسنگی خداوند تعالی کے پاس ایک خزانہ ہی کسیکو نہین دیتا
مگر اُسکو جسکو وہ دوست رکھتا ہی **قولہ** جب آدمی سیر ہوتا ہی تو سب اعضا اُسکے شہوات کے گرسنہ ہوتے ہین اور جب
آدمی گرسنہ ہوتا ہی تو سب اعضا اُسکے شہوات سے سیر ہوتے ہین **قولہ** گرسنگی کلید آخرت ہی اور سیری کلید دنیا **قولہ** اگر ایک
لقمہ حلال سے کسی رات کو ہم کم کھائین میرے نزدیک وہ بہتر اس سے ہی کہ صبح تک نماز پڑھین **قولہ** صبر نہ کرے شہوات دنیا
سے مگر وہ کہ جسکے دل مین ایک نور ہو کہ طرف آخرت کے اُسکو مشغول رکھتا ہی **قولہ** جب بندہ صبر نہ کرے اُسپر جسکو وہ دوست
رکھتا ہی کیونکر صبر کریگا اُسپر جسکو وہ نہین دوست رکھتا ہی **قولہ** خوش نصیب وہ آدمی ہی جسکو تمام عمر مین ایک قدم ساتھ

اخلاص کے ملا ہو **قولہ** جب بندہ خالص ہو بیاری وسواس دریا سے نجات پاوی **قولہ** جب تمکو کوئی حاجت دین کی یا دنیا کی
ہو جبتک نہ برآوے کچھ نہ کھاؤ اسلیے کہ سیر کھانے سے عقل متغیر ہو جاتی ہی اور حاجت چاہنا متغیر سے متغیر ہو پس تمکو لازم ہی
کہ بھوکہ کھے پھر حرص کرو کہ بھوکہ نفس کو ذلیل کرتی ہی اور دلکو رفیق اور علم سماوی تجھپر ٹباتی ہی **قولہ** ہر چیز کا ایک زیور ہی اور زیور
صدق کا خشوع ہی **قولہ** خدا کے ایسے بندے ہین کہ شرم رکھتے ہین ساتھ اُسکے کہ صبر سے معاملہ کرین بلکہ معاملہ کرتے ہین رضا سے
قولہ رضا وہ ہی کہ خدا سے بہشت مت مانگو اور دوزخ سے پناہ مت طلب کرو **قولہ** ہم نہین جانتے ہین زہد کی حد اور ورع کی
نہایت مگر ایک راہ اُس سے جانتے ہین **قولہ** مجھے ہر مقام سے خبر ملی ہی مگر رضا سے کہ اُس سے سوائے ایک بو کے مجھ تک
کچھ نہین پہونچا با اینہمہ اگر تمام خلق کو دوزخ مین بھیجین سب باکراہ جائینگے اور مین رضا سے **قولہ** مین رضا مین وہانتک پہونچا
ہون کہ اگر سات طبقہ دوزخ کے میری داہنی آنکھ مین رکھین تو میرے دل مین نہ گذرے کہ کیون بائین آنکھ مین نہ رکھا
قولہ تواضع وہ ہی کہ عمل مین اپنے کچھ غرور ظاہر نہ کرے **قولہ** ہرگز بندہ تواضع نہ کرے جبتک اپنے نفس کو نہ جانے اور ہرگز
زہد نکرے جبتک نہ جانے کہ دنیا کچھ نہین ہی اور زہد وہ ہی کہ جو کچھ تجھے خدا سے باز رکھے اُسکو ترک کرے **قولہ** علامت زہد
کی وہ ہی کہ اگر کوئی کپڑا پہناوے کہ قیمت اُسکی تین درم ہو تیرے دل مین رغبت اُس کپڑے کی نہ ہو جسکی قیمت پانچ درم
ہو **قولہ** حصن حصین نگاہ رکھنا زبان کا ہی اور مغز سب عبادتونکا گرسنگی ہی اور سر سب گناہونکا دنیا کی دوستی **قولہ** تفکر
دنیا کا حجاب آخرت ہی اور تفکر آخرت کا ثمرہ حکمت زندگی دنیا کا ہی **قولہ** عبرت سے علم زیادہ ہو اور تفکر سے خوف **قولہ**
عادت کرو آنکھ کی ساتھ گریہ کے اور دل کی ساتھ فکر کے **قولہ** جسنے خدا کو پہچانا ہی وہ دلکو فارغ کرتا ہی فکر سے اور مشغول ہوتا
ہی اُسکی خدمت مین اور روتا ہی اپنے خطاؤن پر **قولہ** بہشت صحرا ہی جب بندہ اُسکے ذکر مین مشغول ہوتا ہی تو فرشتے اُسمین
اُسکے نام پر درخت بٹھاتے ہین جب وہ بندہ ذکر اُسکا نہین کرتا ہی تو فرشتے بھی درخت بٹھانا چھوڑ دیتے ہین **قولہ** جو
کوئی نیکی کرے دن کو رات کو مکافات اُسکا پاوے اور رات کو جو نیکی کرے دن کو مکافات اُسکا پاوے **قولہ** جو کوئی
صدق سے کسی شہوت سے ہاتھ کھینچے حق سبحانہٗ و تعالیٰ وہ شہوت اُسکے دل سے مٹاوے **قولہ** جو کوئی نکاح و سفر و حدیث
لکھنے مین مشغول ہوا دنیا کی طرف اُسنے رُخ کیا مگر زن نیک کہ وہ دنیا سے نہین ہی بلکہ آخرت سے یعنی تجھے فارغ رکھے تو
کار آخرت مین مشغول ہو مگر جو تجھے خدا سے باز رکھے مال اور اہل اور فرزند سے وہ شوم ہی **قولہ** آخر قدم زاہدونکا اول
قدم متوکلون کا ہی **قولہ** اگر غافل لوگ جانین کہ اُنسے کیا فوت ہوتا ہی سب دفعۃً مرجائین **قولہ** عارف کی جب
چشم دل کھلے تو چشم سر بند ہو جائے یعنی سوائے اُسکے کچھ نہ دیکھے **قولہ** عارف کو حق تعالیٰ بستر پر سوتے ہوئے بھید کھولے
اور روشن کرے کہ ہرگز نہ کھولے کھڑے ہوئے نماز پڑھنے والے پر **قولہ** معرفت خاموشی سے نزدیک ہی نہ بات بولنے
سے اور دل مومن روشن ہی اُسکے ذکر سے اور ذکر غذا اُسکی ہی اور اُنس راحت اُسکی اور معاملہ اُسکا اور تجارت اُسکی
اور مسجد دوکان اُسکی اور عبادت کسب اُسکا اور قرآن بضاعت اُسکی دنیا مزرعہ اُسکی قیامت خرمن گاہ اُسکی

ثواب حق تعالیٰ ثمرہ اُسکے رنج کا **قولہ** بہترین چیزون سے اس زمانہ مین صبر ہی اور صبر دو قسم ہی ایک صبر ہی اسپر جو تم نہین جانتے ہو ایک اُسپر صبر ہی کہ جسکے تم طالب ہو اُس چیز مین کہ ہوا تمکو اُسپر لائی ہو اور خدا نے اُس سے منع کیا ہی **قولہ** وہ چیز کہ جس مین شر نہین ہی وہ شکر ہی نعمت پر اور صبر ہی بلا پر **قولہ** جو شخص اپنے نفس کو قیمتی جانے ہرگز حلاوت خدمت کی نہ جانے **قولہ** ہر چیز کی ایک کابین ہی کابین آخرت و بہشت کی ترک دنیا ہی **قولہ** جس دل مین کہ دوستی دنیا نے جگہہ پکڑی آخرت نے اُس سے کنارہ کیا **قولہ** دنیا نزدیک خدا تعالیٰ کے پرِ پشہ سے بھی کم ہی قیمت اُسکی کیا ہو تو کوئی اُسمین زاہد ہو **قولہ** خدا نے فرمایا ہی کہ میرا بندہ اگر مجھہ سے شرم رکھے تو تیرے عیوب ہم آدمیون سے چھپا دین اور اُس مقام کو جہان تو نے گناہ کیا ہو اہل بقعہ سے بھلا دین اور تیری ذلتو نکو لوح محفوظ سے محو کر دین اور قیامت کے دن تیرے ساتھ حساب مین قضا یا نہ کرین احمد خواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز آپ سپید پیراہن پہرے ہوے تھے فرمایا کاش میرا دل دلون مین میرے پیراہن کا سا ہوتا کپڑون مین مناجات مین آپ فرماتے خدایا کیونکر شائستہ خدمت تیرا وہ ہو سکتا ہی جو تیرا خدمتگار نہ ہو سکے یا کیونکر تیری رحمت کا امیدوار ہو سکتا ہی وہ کہ شرم نہ رکھے تیری معصیت سے جب وفات آپ کی قریب ہوئی مریدون نے عرض کی کہ ہمین بشارت دیجیے کہ آپ خدا کی حضور مین مغفور جاتے ہین فرمایا یہ کیون نہین کہتے کہ ایسے خداوند کے پاس جاتے ہو کہ صغیرہ سے حساب کرے اور کبیرہ سے عذاب اور جان بحق ہوے

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ			۲۱۹	۸۳۴

اکابر مشائخ سے تھے صاحب ہمت تھے تقویٰ و مجاہدہ نہایت تھا حزن و خوف غالب رکھتے تھے اور انقطاع خلق سے یہانتک رکھتے تھے کہ ایک جھبا کنجی کا رکھتے اور بصورت سوداگر کے رہتے جہان جاتے جھبا کنجی کا منہ کے آگے رکھہ لیتے تو کوئی نہ جانتا کہ یہ کون ہی ایک وقت ایک ولی پہونچے پوچھا کہ ان کنجیون سے کیا کھولتے ہو آپ نے جواب نہ دیا ابو عبد اللہ فرماتے ہین کہ ہم سری سقطی کے پاس تھے جب تھوڑی رات گذری تب سری رحمۃ اللہ نے پاکیزہ کپڑے پہنے اور چادر اوڑھی مین نے کہا کہان جاتے ہو انھون نے کہا کہ فتح موصلی کی عیادت کو جاتا ہون آپ باہر نکلے اور چوکیدارون نے آپکو پکڑا اور قیدخانہ مین لیگئے جب دن ہوا حکم ہوا کہ قیدیون کی گردن مارو جب جلاد آپ کے سامنے آیا اور ہاتھ اُٹھایا ہاتھ اُسکا اوپر رہگیا اور ہلا نہ سکا لوگون نے اُس سے کہا کہ کیون نہین مارتا ہی کہا ایک بوڑھے میرے سامنے کھڑے ہین اور کہتے ہین کہ مت مارو میرا ہاتھ کام نہین کرتا دیکھا تو وہ پیر فتح موصلی ہین سری رحمۃ اللہ کو اُنکے پاس لیگئے اور قتل سے باز رہے آپ سے سوال کیا کہ صدق کیا ہی آپ نے ایک لوہار کی بھٹی مین ہاتھ دیا اور جلتا ہوا لوہا نکالکہ ہتھیلی پر رکھہ لیا ایک شخص آپکے پاس پچاس درہم لایا اور کہا کہ حدیث مین ہی کہ جسکو بے سوال کچھہ دین اگر رد کرے تو خدا کو اُسنے پھیرا ہی آپنے ایک درہم لے لیا باقی

دیا ابیس دیا **قولہ** تین سو پیر سے مجھے صحبت ہوئی وہ سب ابدال تھے سب نے کہا صحبت خلق سے پرہیز کرو اور کم کھاؤ **قولہ** مین نے ایک راہب سے سوال کیا کہ راہ طرف خدا تعالی کے کیونکر ہو اُسنے کہا واہی تمپر جسطرف توجہ کرو وہان ہی **قولہ** اہل معرفت وہ قوم ہین کہ جب بات کہین تو خدا سے کہین اور جب عمل کرین تو خدا کے واسطے کرین اور جب طلب کرین تو خدا سے طلب کرین **قولہ** جو کوئی خدا کو قبول کرے اپنی خواہشون پر اُسکو دوستی خدا کی پیدا ہو جب آپ نے وفات فرمائی آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا نے آپکے ساتھ کیا کیا کہا کہ خدا نے فرمایا کہ اتنا تم کیون روئے مین نے کہا خداوندا اپنے گناہون کی شرم سے حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا کہ اے فتح فرشتۂ موکل گناہ کو تیرے مین نے حکم دیا تھا کہ تجھپر کوئی گناہ نہ لکھین بسبب تیرے رونے کے

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ	۱۹۵	۸۱۰	۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۵	۸۲۴ ۸۳۹

کنیت آپکی ابو جعفر اور لقب تقی ہی دہم رجب روز جمعہ کو آپ مدینہ مین پیدا ہوے آپ بڑے عالم تھے آپ کے فیض باطن سے بہت لوگ مستفید ہوے مامون رشید نے بوجہ اسکے کہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کو زہر دینے کا گمان اُسکی طرف تھا اپنی لڑکی آپکو بیاہ دی اور مدینہ رخصت کیا ہر سال ہزار دینار خرچ کو دیا کرتا آپ بعد نکاح کے مدینہ طیبہ آتے تھے راہ مین ایک مسجد مین گذر ہوا اُسمین ایک درخت تھا کہ کبھی بارور نہ ہوا آپ نے ایک کوزہ پانی کا طلب کیا اُسمین سے کچھ پیکر باقی جڑ مین اُس درخت کے ڈال دیا وہ درخت بارور ہوا ایک عابد مسجد شام مین ذکر خدا کر رہا تھا آپ آئے اور فرمایا کہ میرے ساتھ چل یہ ساتھ ہو لیے چند قدم چلے تھے کہ مسجد کوفہ مین اپنے کو پایا آپ نے نماز پڑھی اُسنے بھی اقتدا کی نماز سے فارغ ہو کر دو چار قدم اور چلے تو مسجد نبوی مین پہونچے یہان بھی دو رکعت نماز پڑھی پھر دو چار قدم چلے تو بیت اللہ مین پہنچے طواف کیا اسکے بعد اُس شخص نے اپنے کو شام مین پایا اُسکو سخت حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ تھا صبح کو اُسنے کیفیت لوگون سے بیان کی شدہ شدہ یہ کیفیت حاکم شام کو پہونچی اُسنے بالزام دعوی نبوت قید کر دیا کسی نے رہا کر دینے کی سفارش کی حاکم شام نے کہا کہ جو شخص ایک شب مین اُسکو شام سے کوفہ اور مدینہ و مکہ لے گیا اور پھر شام مین پہونچا گیا وہی خلاص بھی کر دے یہ شخص محبس کی جانب چلا کہ قیدی کو حاکم کا جواب سناوے اور جب در قید خانہ پر پہونچا پہرہ دارونکو مضطر پایا وجہ پوچھی معلوم ہوا کہ ایک شخص دعوی نبوت کے جرم مین قید تھا آج غائب ہو گیا آپ نے پچیس برس کی عمر مین زہر کے اثر سے کہ معتصم نے دلوایا تھا آٹھوین ذیقعدہ روز سہ شنبہ کو رحلت فرمائی مزار شریف بغداد مین ہے

حضرت فاطمہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہا			۲۲۳	۸۳۷

قدیم عارفات نسائے خراسان سے ہین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ انکی بہت تعریف فرماتے تھے اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اُنسے بہت سوال کیے ہین حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے اپنی عمر مین ایک مرد اور

ایک عورت فاطمہ نیشاپوری کو دیکھا کہ کسی مقام سے اُسکو خبر نہ کی کہ وہ خبر اُسکو عیان نہ تھی ایک روز حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا نے کوئی چیز حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجی آپ نے قبول نہ کی کہ عورت سے کچھ لینا مذلت ہی اور نقصان حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ کوئی صوفی اُس سے بہتر اور بزرگتر نہین ہی کہ سبب درمیان دیکھے ایک مشائخ نے حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ نے کسکو اس طائفہ مین بڑا بزرگ دیکھا فرمایا ایک عورت تھی مکہ مین کہ اُنکو فاطمہ نیشاپوری کہتے تھے فہم معنی قرآن مین ایسی باتین کہین کہ مجھے تعجب ہوا اور آپ ہمیشہ مجاور کعبہ رہتین کبھی کبھی بیت المقدس مین جاتین اور چلی آتین

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

			۲۴۰ ۲۴۲ ۲۴۴	۸ ۳ ۸

آپ ملوک طریقت و سالکان راہ بلا و ملامت سے ہین اسرار توحید کے بڑے باریک بین تھے آپکی ریاضت و عبادت کی حد نہ تھی نقل ہی کہ ایک دن آپ کشتی پر سوار تھے اور لوگ بھی تھے اُن مین سے کسی کا موتی کھو گیا سب نے آپ پر شک کیا اور بہت تکلیف دی آپ نے صبر فرماکر جناب باری مین التجا کی کہ تو داناے حال ہی مین محض بے قصور ہون فوراً صدہا مچھلیان دریا سے منھ مین موتی لیے اُبھر آئین آپ نے ایک دانہ لیلیا اور اُس شخص کے حوالہ فرمایا سب بہت نادم ہو کر آپ کے قدمون پر گرے اسی سے آپکا نام ذوالنون ہوا آپکی ہمشیرہ بھی آپکی اثر صحبت سے عارفہ کاملہ ہو گئی تھین ایکدن جناب باری مین عرض کی کہ اسرائیلیون کو من و سلویٰ اُترتا تھا محمدیون کو کیون نہین آتا اور آپنے قسم کھائی کہ جبتک من و سلویٰ نہ آیگا نہین بیٹھونگی چنانچہ آنے لگا آپ صحرا مین چلی گئین کچھ خبر نہ ملی نقل ہی کہ ایک لڑکا حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا عرض کیا ایک لاکھ دینار میراث پدر مین مجھے ملے ہین چاہتا ہون کہ آپکی نذر کرون آپ نے پوچھا کہ بالغ ہی اُسنے جوابدیا نہین آپ نے فرمایا چندے صبر کرو جب بالغ ہوا حاضر ہو کر مرید ہوا اور سب دینار راہ خدا مین صرف کیے ایکدن یہ لڑکا درویشون مین بیٹھا تھا اتفاق سے کچھ ایسا کام پڑا جسمین صرف کی ضرورت تھی لڑکے نے کہا اب لاکھ دینار کہان سے لاؤن کہ فقرا کو دون حضرت کو یہ خبر معلوم ہوئی آپ نے جانا کہ طمع دنیا ابھی اس سے نہین گئی ہی فرمایا کہ فلان عطار کے پاس جاؤ اور اس سے میرا نام لیکر کہو کہ فلان دوا تین درم دے یہ لڑکا لایا آپنے فرمایا کہ اون کو ہاون مین کوٹ کر روغن ملا کر تین گولیان بناؤ اور ہر ایک مین سوئی سے سوراخ کرکے لے آؤ حسب الحکم یہ تیار کرکے لیگیا آپ نے ہاتھ مین لیکر ملا اور کچھ پھونکا وہ دانے یاقوت کے ہو گئے آپنے فرمایا اسکو بازار مین لیجاؤ قیمت لگالاؤ بیچنا نہین یہ لے گیا بازار مین دکھایا ہر دانہ کی قیمت ایک لاکھ دینار بتائی لڑکا واپس آیا قیمت عرض کی آپ نے فرمایا کہ اسے کوٹ کر پانی مین ڈالدو جب یہ ہو چکا آپ نے فرمایا درویش بے زر سے بھوکا نہین رہتا مگر اپنی خوشی سے اس واقعہ سے جوان کو ہوش آیا تو پھر دنیا کی کوئی قدر اُسکی آنکھون مین نہ رہی نقل ہی آپ سے کسی نے سوال کیا زیادہ غمگین کون ہی آپنے فرمایا جو زیادہ بدخو ہی پوچھا کسکی صحبت مین رہنا چاہیئے فرمایا جہان من و تو نہو پوچھا

کمال معرفت نفس کیا ہی فرمایا ہمیشہ اُس سے بدگمان رہنا ایکروز قبل وفات آپ بیہوش ہے یوسف حسین نے عرض کی مجھے وصیت
فرمایئے آپ نے فرمایا مجھے اور باتون مین مشغول نہ کرو ہوقت مین اللہ کے احسان مین متغیر ہون یہ فرماکر آپنے رحلت فرمائی اس شب کو
ستر آدمی خواب مین زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوے اور سُنا کہ آپ فرمارہے ہین آج ذوالنون خدا کا دوست آتا
ہی اُسکے استقبال کو ہم آئے ہین بعد وفات کے آپکی پیشانی پر بخط سبز لکھا ہوا سبنے دیکھا ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ ہذا قتیل اللہ
مات بسیف اللہ جب آپکا جنازہ اٹھایا دھوپ بہت تیز تھی جانورون نے آپکی نعش مبارک پر سایہ کر لیا اور سب گور تک یونہین چلے گئے

۸۳۹	۲۲۵			حضرت بی بی تحفہ رحمتہ اللہ علیہا

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین ایک شب مجھے نیند نہ آئی عجب طرح کا اضطراب و قلق مجھے تھا یہانتک کہ مین تہجد
نہ پڑھ سکا جب صبح کی نماز پڑھی تو گھر سے باہر نکلا اور ہر جگہ جہان جہان خیال مین آیا کہ تسکین خاطر ہو گی گیا مگر کہین دل نہ
بہلا آخر دل مین آیا کہ شفاخانہ مین چلون اور اہل ابتلا کو دیکھون شاید کچھ خوف پیدا ہو جب ہم شفاخانہ مین پہنچے تو دل
منشرح ہو گیا ناگاہ ایک لونڈی کو دیکھا کہ نہایت خوبصورت اور پاکیزہ رو عمدہ کپڑے پہنے ہوے خوشبو لگائے ہوے دونون
ہاتھ و دونون پیر بندھے ہوے ہین جب مجھے دیکھا تو آنکھون مین آنسو بھر لائی اور چند اشعار پڑھے صاحب شفاخانہ سے
مین نے پوچھا کہ یہ کون ہی اُسنے کہا کہ ایک لونڈی ہی دیوانی ہو گئی ہی جب اُسنے صاحب شفاخانہ کی بات سُنی تو اُسکو روتے
روتے ہچکی لگ گئی اور یہ اشعار اُسنے پڑھے اشعار

معشر الناس ما جننت ولکن	انا سکرانۃ وقلبی صاحی
ای لوگو مین دیوانی نہین ہون بلکہ مین	متوالی ہون اور میرا دل ہوشیار ہی
اغللتم یدی ولم آت ذنبا	غیر جہدی فی حبہ واقتضاحی
تم لوگون نے میری ہاتھ باندھے حالانکہ مین نے کچھ خطا نہین کی	سوا اسکے کہ اسکی محبت مین کوشان ہون اور رسوا ہون
انا مفتونۃ بحب حبیب	لست ابغی عن بابہ من براح
مین دوست کی محبت مین دیوانی ہون	اسکی درگاہ مین مین صدمہ کے سبب سے سرکشی نہین کرتی
فصلاحی الذی زعمتم فنادی	وفنادی الذی زعمتم صلاحی
میرے لیئے بھلی بات وہی ہی جسکو تم بُرا گمان کرتے ہو۔	اور وہی بُری بات ہی جسکو تم میری بھلائی سمجھتے ہو
ما علی من احب مولی الموالی	وارتضاہ لنفسہ من جناح
جس آدمی نے سب مالکون کے مالک سے محبت کر لی ہی	اور اسکو اپنا بنا لیا ہی۔ اسنے کچھ خطا نہین کی

اسکی باتون نے مجھے مار ڈالا اور مجھے سخت قلق ہوا مین رونے لگا جب اُسنے میرے آنسو دیکھے اُسنے کہا ای سری تم رلا

اُسکی صفت پر کیا خوب ہو کہ اُسکو پہچانو ساتھ حق معرفت اُسکے بعد اُسکے ایک ساعت بیخود ہو گئی جب آپ مین آئی تو مین نے
کہا ای جاریہ اُسنے کہا لبیک ای سری مین نے کہا مجھے تم کہان سے پہچانتی ہو کہا جس وقت سے اُسکو ہمنے پہچانا اُسوقت سے
مین جاہل نہ ہوئی آپ نے فرمایا کہ ہم سنتے ہین کہ یاد صحبت کی تم کرتی ہو کسکو تم دوست رکھتی ہو کہا اُسکو جسنے شناسا کیا
مجھے اپنی نعمتون پر اور احسان رکھا مجھپر اپنی عطا سے مین نے کہا تجھے یہان کسنے قید کیا ہی کہا ای سری حاسدون نے باہم
یاری کی بعد ایسا چیخی کہ مین نے جانا مر گئی بعد ایک ساعت کے آپ مین آئی اور چند ابیات مناسب حال اپنے پڑھے صاحب
شفاخانہ کو مین نے کہا اِسے چھوڑ دو اُسنے چھوڑ دیا مین نے کہا کہ جا جہان تیرا دل چاہے اُسنے کہا ای سری کہان جاؤن مجھے
کہین نہین جانا ہی وہ کہ حبیب میرے دل کا ہی اُسنے مجھے مملوک اپنے مالک کے نفس کا کیا ہی اگر میرا مالک راضی ہو تو جاؤن
ورنہ صبر کرین مین نے کہا قسم خدا کی وہ مجھسے عاقل تر ہی ناگاہ اُسکا خواجہ آیا اور صاحب شفاخانہ سے کہا کہ تحفہ کہان ہی
اُسنے کہا اندر ہی اور شیخ سری اُسکے پاس ہین وہ خوش ہوا اور اندر آیا اور مجھے سلام کیا اور میری بہت تعظیم کی مین نے کہا
لونڈی اولی تر ہی مجھسے واسطے تعظیم کے کیا سبب ہی جو اِسکو تمنے قید کیا ہی اُسنے کہا وہ دیوانی ہو گئی ہی نہ کھاتی ہی نہ پیتی ہی
نہ سوتی ہی اور مجھے نہین چھوڑتی ہی کہ سوؤن بہت روتی ہی اور بہت فکر کرتی ہی حالانکہ ساری پونجی میری یہی ہی اپنا
سب مال دیکر اُسے خرید کیا ہی بیس ہزار درہم پر اور امید کرتی تھی کہ دونی قیمت اُس سے فائدہ اُٹھاؤنگا بسبب کمال اُسکے
مین نے پوچھا کیا صفت رکھتی ہی کہا مطربہ ہی مین نے پوچھا کب سے اُسکا یہ حال ہی اُسنے کہا سال بھر سے مین نے پوچھا
ابتدا اُسکی کیا ہوئی کہا عود گود مین لیے ہوے یہ اشعار گا رہی تھی **اشعار**

وحقک لا نقضت الدھر عھدا
تیرے حق کی قسم مین نے زمانہ سے کبھی نقض پیمان نہین کیا

ولا کدرت بعد الصفو ودا
اور نہ مین صفائی کے بعد مکدر ہوئی

ملأت جوانحی والقلب وجدا
میرا دل و جگر شیفتگی سے پر ہی

فکیف الذ واسلوا وھدا
پس کیا مزہ اور تسلی اور آرام پاتی ہون

فیا من لیس لی مولی سواہ
اے وہ شخص کہ تیرے سوا میرا کوئی مالک نہین ہی

اراک ترکتنی فی الناس عبدا
مین دیکھتی ہون کہ تونے مجھے آدمی کا بندہ بنا کر چھوڑ دیا ہی

بعد اسکے اُٹھی اور عود کو توڑ ڈالا اور رونے لگی مین اُسکو کسی کی محبت مین متہم کرتا تھا مگر ظاہر ہوا کہ کوئی اثر اُسکا نہین ہی
اُس سے پوچھا کہ کیسا حال ہی اُسنے دل خستہ زبان شکستہ سے کہا **اشعار**

خاطبنی الحق من جنانی
خدا میرے دل سے مخاطب ہوا

فکان وعظی علی لسانی
تب میرا وعظ میری زبان پر آیا

قد قربنی منہ بعد بعد	وخصنی اللہ واصطفانی
دوری کے بعد خدا نے مجھے اپنی نزدیکی دی	اور اپنے ساتھ مجھے خصوصیت دی اور مقبول کیا
اجبت لما دعیت طوعاً	ملبیا للذی دعانی
برغبت مین نے قبول کیا اسکو جسکے لیے مین پکاری گئی	جسنے پکارا اُسکی ثنا کرتی ہون
و خفت مما جنیت قدما	فوقع الحب بالامان
مین نے پہلے جو خطا کی تھی اُس سے ڈری	مگر محبت مامون ہو گئی

پھر مین نے صاحب کنیز سے کہا قیمت اُسکی کچھ ہی اور زیادت بھی ہم دیتے ہین اُسنے کہا تم مرد درویش ہو تمھارے پاس اُسکی
قیمت کہان مین نے کہا کہ تم جلدی نہ کرو اور یہین ہو تو ہم اُسکی قیمت لے آوین ہم روتے ہوے چلے اور میرے پاس ایک کوڑی
بھی نہ تھی اور دیر رات تک متحیر رہے کہ کہان سے قیمت اُسکی ہوسکتی ہو درگاہ رب العزت مین بہت زاری کی ناگاہ قلابہ در کسی نے
ہلایا مین نے پوچھا کون ہی کہا تمھارا دوست مین نے دروازہ کھولا دیکھا کہ ایک مرد ہی ساتھ غلام کے اور روشنی اُسکے ساتھ ہی
پوچھا کہ اجازت ہی اندر آؤن مین نے کہا کہ آؤ مین نے پوچھا کہ تم کون ہو کہا احمد بن مثنی ہون مین نے آج خواب دیکھا کہ ایک
ہاتف نے آواز دی کہ پانچ توڑے اُٹھالے اور سری کے پاس جا اور اُسکو اُس سے خوش کر تو تحفہ خرید کرے مجھے ساتھ تحفہ کے ایک
عنایت ہی جب مین نے یہ سُنا سجدۂ شکر ادا کیا صبح ہوئی تو نماز پڑھی اور اُنکا ہاتھ پکڑے ہوے شفاخانہ مین آیا صاحب شفاخانہ دائین
بائین دیکھ رہا تھا جب مجھے دیکھا کہا مرحبا آؤ کہ تحفہ کو خدا کے نزدیک قرب و اعتبار ہی کہ شب کو ایک ہاتف نے مجھے آواز دی اور کہا

اشعار

الہا منا ببال	لیس تخلو من نوال
تحقیق کہ وہ میری جانب سے ایسی شان مین ہی	جو میری بخشش سے خالی نہین ہی
قربت ثم ترقت	و علت فی کل حال
اُسنے قربت حاصل کی اور پھر ترقی کی	اور ہر حال مین بلند ہو گئی

جب تحفہ نے مجھے دیکھا تو آب دیدہ ہوئین اور خدا کے ساتھ مناجات مین کہتی تھین کہ مجھے خلق مین تو نے مشہور کیا مین
بیٹھا تھا کہ صاحب تحفہ آیا روتا ہوا مین نے کہا مت رو جو کچھ تمنے کہا مین لایا ہون ساتھ پانچ ہزار نفع کے کہا نہین خدا کی قسم
مین نے کہا دس ہزار کہا نہین خدا کی قسم مین نے کہا قیمت کے برابر نفع کہا اگر تمام دنیا مجھے دیدو ہم قبول نہ کرین وہ آزاد ہی خالصاً
اللہ کے واسطے مین نے پوچھا قصہ کیا ہی کہا اے اُستاد آج کی رات مجھے توبیخ کی ہم تمکو گواہ رکھتے ہین کہ سب مال سے اپنے باہر آئے
اور خدا مین بھاگے مین نے ابن مثنی کی طرف دیکھا تو وہ بھی رو رہے ہین پوچھا تم کیون روتے ہو کہا گویا خدا تعالی نے جس لیے مجھے
بلایا مجھسے راضی نہین ہی تمکو ہم گواہ کرتے ہین کہ مین نے سب مال اپنا خدا کی راہ مین خالصاً صدقہ کیا مین نے کہا کیا بزرگ ہی
برکت تحفہ کی سب پر بعد اسکے تحفہ اُٹھین اور وہ کپڑے جو پہنے تھین اُتارے اور ٹاٹ پہنا اور باہر گئین اور روتی تھین مین نے
کہا خدا تعالی نے تمھین رہائی دی پھر رونا کیا ہی کہا **اشعار**

ہربت منہ الیہ	وبکیت منہ علیہ
اُسکے ہاتھ سے مین اُسی کی طرف بھاگی	اور اُسی کے لیے اُسکی برائی کرکے روئی
وحقہ وہو سوٴلے	لازلت بین یدیہ
قسم ہی اُسکے حق کی جو میرا مطلوب ہی	مین ہمیشہ اُسی کے پاس رہی
حتےٰ انال واحظے	بما رجوت لدیہ
یہانتک کہ مین اُس تک پہونچی اور محفوظ ہوئی	جو مین نے اُسکے ہاتھ سے امید کی تھی

بعد اسکے ہم باہر آئے اور جہانتک ممکن تھا تحفہ کو ڈھونڈھا نہ پایا بعد اُسکے مین نے قصد کعبہ کا کیا ابن مثنی راہ مین گئے اور ہم اور خواجۂ تحفہ مکہ مین پہونچے جسوقت طواف کرتے تھے ایک مجروح جگر ریش کی آواز سنی کہ وہ کہتا ہی اشعار

محب اللہ فے الدنیا سقیم	تطاول سقمہ فدواہ داہ
خدا کا دوست دنیا مین ہمیار رہی	اُسکی بیماری طول کھینچ جاتی ہی مگر بیماری ہی اُسکی دوا ہی
سقاہ من محبتہ بکاس	فاروہ المہیمن اذ سقاہ
اپنی محبت کا پیالہ خدا نے اُسکو پلایا	اور پلا کر اُسکو سیراب کیا
فہام بحبہ وسما الیہ	فلیس یرید محبوبا سواہ
پس خدا کی محبت مین وہ شیفتہ ہوا اور اُسکی جانب بلند ہوا	یہانتک کہ خدا کے سوا اور کوئی محبوب اُسکی مراد نہین ہی
کذاک من ادعے شوقا الیہ	یہیم بحبہ حتے یراہ
ویسا ہی جس کسی کو اُسکے شوق کا دعویٰ ہی	وہ اُسکی محبت مین شیفتہ ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ اسکو دیکھتا ہی

مین اُسکے پاس گیا جب مجھے دیکھا کہا ای سری مین نے لبیک کہکر پوچھا تم کون ہو کہا لاالٰہ الا اللہ پہچاننے کے بعد پھر نہ پہچاننا واقع ہوا مین تحفہ ہون اور وہ مثل ایک خیال کے ہوگئی تھین مین نے کہا ای تحفہ تمنے کیا فائدہ دیکھا جیسے تینے تنہائی خلق سے اختیار کی کہا خدا نے مجھے اپنے قرب سے انس دیا اور غیر سے اپنی وحشت مین نے کہا ابن مثنی مرگئے کہا خدا نے اُسکو کرامت سے اتنا بخشا کہ کسی نے آنکھ سے نہین دیکھا ہی میرا ہمسایہ ہی بہشت مین مین نے کہا تمھارا خواجہ جسنے تمھین آزاد کیا ہی میرے ساتھ آیا ہی یہ سنکر پوشیدہ دعا اُسنے کی اور کعبہ کے برابر گرین اور مرگئین جب خواجہ آیا اُسکو مردہ دیکھکر اُسپر گرا مرگیا۔ اور پلا یا وہ بھی مردہ تھا مین نے اُن دونونکو دفن کفن کیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت بشر حافی اویسی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۰	۲۲۷	۲۲۶ / ۲۲۷	۲۳۹ / ۲۴۱

آپ اپنے ماموں حضرت علی خشرم رضی اللہ عنہ کے مرید تھے علم اصول و فروع کے عالم تھے آپ مقام مرو مین کہ حوالی بغداد مین ہی پیدا ہوے ابتدا ے زمانہ مین آپ بہت آوارہ تھے بہت پھرا کرتے تھے ایک پرچہ کاغذ کا پڑا دیکھا جسپر بسم اللہ لکھی تھی

اُٹھا لیا اور عطر سے بسا کر بہ تعظیم ایک جگہ رکھدیا اُسی شب ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی بشر سے جا کر یہ کہ طیبت اسمنا فطیبناک وحببت اسمنا فحببناک وطہرت اسمنا فطہرناک فبعزتی لاطیبن اسمک فی الدنیا والآخرۃ ان بزرگ نے سمجھا یہ خواب غلط ہی کیونکہ جسکی نسبت حکم ہوا ہی وہ ایک مرد فاسق ہی یہ کہکر آپ نے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر سوئے دوبارہ یہی خواب دیکھا اسیطرح تین بار اتفاق ہوا بالآخر حضرت بشر حافی کو طلب فرمایا معلوم ہوا کہ مجلس شراب مین بیٹھے ہین آپ خود تشریف لے گئے دریافت کیا جواب پایا کہ نشا مین بیخود ہین آپ نے فرمایا اُنسے کہدو کہ مین تمھارا پیام لیکر آیا ہون کسی نے جاکر آپ سے کہدیا آپ نے کہا پوچھو کسکا پیام لایا ہی آکر پوچھا مرد بزرگ نے جوابدیا اللہ کا پیام لایا ہون جب حضرت بشر رحمۃ اللہ کو یہ معلوم ہوا آپ خوب روئے اور فرمایا کہ عتاب آیا یا عذاب نازل ہوا یارونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ اب مین تمھارے کام سے گیا ہرگز یہان اب تم مجھے نہ دیکھو گے یہ فرما کر آپ اُٹھے اور توبہ کی پھر ایسے ہوے کہ ہر شخص آپ کا نام سنکر خوش ہوتا طریقہ زہد اختیار کیا ہر وقت مشاہدہ حق کرتے ننگے پیر رہتے اسیوجہ سے آپ کا لقب حافی ہوا جب کوئی پوچھتا جوتا کیون نہین پہنتے آپ فرماتے جسدن مین نے آشنائی کی تھی پابرہنہ تھا اب کفش پہنتے شرم آتی ہی اور خدا فرماتا ہی کہ زمین کو تمھارا فرش بنایا ہی پس خلاف ادب ہی کہ کفش پہنکر فرش شاہی پر چلون حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اکثر آپ کے پاس حاضر رہتے عقیدت آپ سے رکھتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ علم فقہ وحدیث وغیرہ مین بےنظیر ہین آپ کیون اُس شوریدہ کے پاس جاتے ہین حضرت حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سچ ہی جہانتک تمھارا خیال ہی اُس سے زیادہ میرا علم ہی لیکن وہ مجھ سے زیادہ خدا کو جانتا ہی آپ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ کے پاس جب حاضر ہوتے عرض کرتے حدثنی عن ربی یعنی میرے خدا کی باتین مجھ سے کرو بلال خواص ناقل ہین کہ ایکروز کہین جارہے تھے راہ مین ایک شخص ساتھ ہوا یقین ہوا کہ یہ خضر علیہ السلام ہین قسم دیکر پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا خضر ہون پوچھا حضرت امام شافعی کی نسبت آپکی کیا راے ہی فرمایا اوتاد ہی پھر حضرت حنبل کی نسبت پوچھا فرمایا وہ صدیق ہی پھر حضرت بشر کو پوچھا فرمایا یہ وہ شخص ہی کہ اسکے بعد اسکا نظیر پیدا نہ ہوگا آپنے کبھی اُس نہر کا پانی جو شاہی انتظام سے کھدی ہو نہ پیا احمد بن ابراہیم سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ حضرت معروف رحمۃ اللہ کی ملاقات کو گئے راہ مین دجلہ تھا آپ پانی پر گذر کر حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہونچے ملاقات کرکے اسیطرح واپس آئے احمد بن ابراہیم قدمون پر گرے عرض کی میرے لیے دعا کیجیے آپ نے دعا فرمائی اور حکم کیا کہ جبتک زندہ رہون کسی سے اِس حال کو نہ کہنا چنانچہ جبتک آپ زندہ رہے کسی سے نہین کہا جبتک حضرت بشر زندہ رہے بغداد کی راہ مین کسی چارپایہ نے لید نہ ڈالی اس ادب سے کہ آپ ہمیشہ پابرہنہ رہتے تھے ایکدن اُس راہ مین گدھے نے لید کی اُسکے مالک نے فریاد کی کہ ضرور حضرت بشر نے رحلت فرمائی کبھی بغداد کی راہ مین کسی نے لید نہین دیکھی تھی حالت نزع مین آپ کو بہت بیچینی ہوئی حاضرین نے عرض کی شاید زندگی عزیز ہی آپ نے فرمایا نہین ڈر رہا ہون کہ شاہ شاہان کے پاس جاتا ہون بعد رحلت کے آپکو کسی بزرگ نے خواب مین دیکھا حالت پوچھی آپنے فرمایا کہ جناب باری سے یہ سوال ہوا کہ مجھ سے اسقدر ڈرنا کیون تھا کیا میری شان رحیمی کا قایل نہ تھا اور اُسی

جرم مین عتاب بھی ہوا یوم عاشورہ بروز چہارشنبہ آپ نے وفات فرمائی مزار شریف بغداد مین ہی

المعتصم باللہ ثامن عباسیہ	۲۱۸ ۲۲۰	۸۳۳	۲۲۷	۸۴۱

سنہ ۱۸۰ مین ولادت ہوئی اور بعد مامون رشید کے خلیفہ ہوے آٹھ مقامات فتح کیے اور آٹھ دشمن قتل کیے اور آٹھ فرزند چھوڑے آٹھ سال آٹھ مہینے خلافت کی مامون رشید کے طریقہ پر قرآن کو مخلوق کہتا تھا اور علما کو اُسپر مجبور کرتا تھا حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ کو اسکے لیے کئی بار کوڑے مارے سامرہ بنا کردہ اسیکا ہی جسکو سرمن رائے کہتے ہین خلیفہ ثامن لقب تھا آنیسوین ربیع الاول کو وفات فرمائی

حضرت احمد خواری رحمۃ اللہ علیہ			۲۳۰	۸۴۴

آپ یگانہ وقت تھے ہر قسم کے علم کے عالم طریقت مین بیان عالی رکھتے تھے حقایق و دقایق مین معتبر تھے روایات احادیث مین مقتدی اور مرجع اہل عہد تھے اکابر مشایخ شام سے تھے سب زبانون پر محمود تھے یہانتک کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احمد خواری ریحان شام سے ہی سلیمان دارائی کے مرید تھے آپکی باتون کا دلون مین عجیب اثر تھا ابتدا مین تحصیل علم مین مشغول تھے جب کمال کو پہونچے کتابونکو دریا مین ڈالدیا اور کہا کہ تو میری اچھی راہبر تھی مگر مقصود تک پہونچنے کے بعد مشغول رہنا ساتھ راہبر کے محال ہو کیونکہ راہبر اُسوقت تک چاہیے کہ جبتک مرید راہ مین ہو جب سامنا ظاہر ہوا تو در گاہ وراہ کی کچھ قدر باقی نہین نقل ہو کہ سلیمان دارائی اور احمد خواری رحمہما اللہ سے عہد تھا کہ احمد کچھ خلاف اُنکے نکرے ایکروز سلیمان رحمہ اللہ ایک حال مین تھے احمد رحمہ اللہ سے کہا کہ تنور روشن ہی احمد رحمہ اللہ جاکر تنور مین بیٹھ رہے تھوڑی دیر کے بعد یاد آیا فرمایا احمد کو بلاؤ لوگون نے ڈھونڈھا نہ پایا اُنکو یاد آیا فرمایا کہ تنور مین دیکھو کیونکہ مجھ سے عہد کیا ہی کہ مخالفت نہ کرین لوگون نے دیکھا کہ تنور مین بیٹھے اور ایک بال نہ جلا تھا ایک لونڈی کو آپ نے خواب مین دیکھا نہایت جمیلہ پوچھا ای کنیز تو بہت خوبصورت ہی اُسنے کہا کہ یہ سب خوبصورتی تمھاری بدولت ہی تمکو یاد ہوگا کہ تم فلانی رات مین روتے تھے مین نے تمھارا آنسو اپنے مُنھ مین لگا لیا تھا اُسی سے مین ایسی خوبصورت اور نورانی ہو گئی **قولہ** بندہ تائب نہ ہو جبتک دل مین پشیمان نہ ہوا ور زبان سے استغفار نہ کرے اور عہدہ مظالم سے باہر نہ آوے اور عبادت مین جہد نہ کرے جب ایسا ہو جیسا مین نے کہا توبہ اور اجتہاد وزہد وصدق پیدا ہوا ور صدق سے توکل پیدا ہوا اور استقامت سے معرفت پیدا ہو اُسکے بعد اُنس کی لذت ہو اُنس کے بعد حیا ہو حیا کے بعد خوف ہو مکر اور استدراج سے اور سب حال مین دل سے خوف مفارقت نہ کرے کہ مبدا احوال اُسکے دل سے جاتا رہے اور سزاوال آوی اور لقاے حق سے باز رہے **قولہ** جو کوئی پہچانے اُسکو جو کچھ وہ کرے تو ڈرنا اُسپر آسان ہو اور دور رہنا اُس سے جس سے منع کیا گیا ہی **قولہ** جو بڑا عاقل ہو وہ خدا کا بڑا عارف ہی اور جو خدا کا بڑا عارف ہو وہ جلد منزل کو پہونچے **قولہ** رجاقوت خایفون کی ہی **قولہ** بہترین گریہ بندہ کا وہ گریہ ہو جو فوت ہونے مین اُن وقتون کے ہو جو موافقت مین نہ ہون **قولہ** جو کوئی طرف دنیا کے نظر کرے ساتھ نظر دوستی وارادت کے تو حقتعالیٰ نور فقر وزہد کا اُسکے دل سے نکال ڈالے **قولہ** دنیا مثل مزبلہ کے ہی اور جگہ کتون کی جمع آنے کی کتون سے بھی وہ کمتر ہو جو خیال مین حصول دنیا کے پھنسے کیونکہ کتا جب مزبلہ سے اپنی حاجت سے ا

کرے اور سیر ہو تو چلا جاوے **قولہ** جو اپنے نفس کو پہچانے اپنے دین مین ہرگز دنیا پر مغرور نہ ہو **قولہ** مبتلا نہ کیا خدا نے بندہ کو کسی
چیز سخت ترین غفلت اور سخت دلی سے **قولہ** انبیا نے مرگ کو مکروہ جانا ہی کیونکہ ذکر حق سے باز رہے ہین **قولہ** خدا کے دوست رکھنے
کا نشان اُسکی طاعت کا دوست رکھنا ہی **قولہ** خدا کے پہچاننے کی کوئی دلیل نہین ہی سواے خدا تعالی کے مگر دلیل طلب کرنا اُسکے
ادب خدمت کے واسطے ہی **قولہ** جو کوئی دوست رکھے کہ اسکو نکوکار جانے مشرک ہو عبادت مین خدا کے کیونکہ جو کوئی خدا کو بھلا
دوستی کے پوجے جائز نہ رکھے کہ خدمت اُسکی سواے مخدوم کے کوئی دیکھے۔

حضرت حاتم اصم اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۲۳۷	۸۵۱

مشائخ کبری سے تھے خراسان مین ظاہر ہوے تھے مرید شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے زہد و ریاضت و ادب و ورع مین بےنظیر تھے فرمایا
بعد بلوغ کے بے مراقبہ و محاسبہ ایک سانس نہین لی اور ایک قدم بے صدق و ارادت کے نہین اُٹھایا تھا یہانتک کہ جنید رحمۃ اللہ نے
کہا کہ وہ صدیق میرے زمانے کے ہین آپنے یارون سے کہا کہ اگر تمسے پوچھین کہ حاتم سے کیا سیکھتے ہو تو کیا جواب دو اُنھون نے
کہا کہین کہ علم سیکھتے ہین فرمایا اگر کہین کہ حاتم علم نہین جانتا تب کہا کہ کہین حکمت سیکھتے ہین فرمایا اگر کہین کہ حکمت نہین جانتا کہا
آپ فرمائیے کیا کہین آپنے فرمایا کہو دو چیز سیکھتے ہین ایک خرسندی اُس چیز سے کہ ہاتھ مین ہی دوسری نومیدی اُس چیز سے جو دوسرے کے ہاتھ
مین ہو آپنے یارون سے کہا کہ اتنے روز سے ہم تمھارے ساتھ پریشان ہین کوئی تم مین سے جیسا چاہیئے شائستہ ہوا ہی کسی نے کہا فلان نے اتنے حج
کیے ہین کسی نے کہا فلان نے اِتنے جہاد کیے ہین کسی نے کہا فلان نے اسقدر مال راہ خدا مین دیا ہی آپ نے فرمایا وہ حاجی ہوا وہ غازی
ہوا وہ سخی ہوا مجھے شایستہ چاہیے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہی فرمایا کہ خدا تعالی سے ڈرے اور سواے اُسکے دوسرے سے امید نہ رکھے ایکروز
آپ کے پاس ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی اُس سے ہوا سرزد ہوئی وہ خجل ہوئی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اونچی آواز سے کہو کہ ہم نہین
سنتے ہین تاکہ وہ عورت خجل نہ ہو اور اُس مسئلہ کا جواب دیا عورت نے جانا کہ آپ نے نہ سنا اور جبتک وہ عورت زندہ رہی آپنے اپنے
تئین بہرا بنایا تھا اِس سبب سے آپکو اصم کہتے ہین ایکروز آپ مجلس مین وعظ فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کہ الہی جو گناہگار تر اِس مجلس
مین ہی اُسکو بخشدے ایک نباش یعنی کفن چور حاضر تھا جب رات ہوئی وہ اپنے کام مین ایک قبر پر گیا آواز آئی کہ آج مجلس مین حاتم کے
تو بخشا گیا ہی پھر بر سر گناہ آتا ہی اُسنے توبہ کی ایک شخص نے آپ سے عرض کی مجھے کچھ پند فرمائیے آپ نے فرمایا خلق سے طمع بریدہ
کرو تا وہ بھی تمسے قطع کرین پوشیدہ نیکی کرو تا خداے عزوجل اُسکی تجھے حرمت دے جان ہو خالق کی خدمت کرو تو خلق اُسکی تیری
خدمت کرے ایک مشائخ نے آپ سے پوچھا کہ نماز کیونکر پڑھتے ہو فرمایا جب وقت نماز کا آتا ہی وضوے ظاہر پانی سے اور وضوے باطن
توبہ سے کرتے ہین تب مسجد مین جاتے ہین اور کعبہ کو مشاہدہ کرتے ہین اور مقام ابراہیم کا درمیان دو ابرو کے رکھتے ہین اور بہشت داہنی
طرف اور دوزخ بائین طرف اور صراط زیر قدم و ملک الموت کو پیٹھ کے پیچھے جانتے ہین اور دل خدا کو سونپتے ہین تب تکبیر ہم کہتے ہین
ساتھ تعظیم کے اور قیام ساتھ حرمت کے و قرات ساتھ ہیبت کے اور رکوع ساتھ تواضع کے سجود ساتھ تضرع کے اور جلوس ساتھ
حلم کے اور سلام ساتھ شکر کے کرتے ہین ہم ایسی نماز پڑھتے ہین **قولہ** خدا تعالی نے تین چیزین تین چیزون مین رکھی ہین فراغت آزادی

ہین اخلاص نا امیدی ہین خلق سے نجات عذاب سے طاعت ہین تو مطیع رہے بامید نجات **قولہ** ڈرو موت سے ان تینون
حال ہین کبر حرص تجبر متکبر کو خدا اس جہان سے نہ لیجاوے جبتک اُسکو خواری اُسکے کمترین سے نہ چکھاوے اور حریص کو نہ اُٹھاوے
مگر بھوکھا اور پیاسا گلا اُسکا پکڑین اور نہ چھوڑین کہ کچھ کھاوے اور اہل تجبر کو نہ اُٹھاوین جب تک اُسکو بول و غایط مین
نہ علیحدہ کرے **قولہ** اگر وزن کبر زہاد و علماے میرے زمانہ کا کرین بہت زیادہ آوے کبر سلطان و ملوک سے **قولہ** اچھے باغ
و مکان پر غرہ نہ ہو کہ بہشت سے بہتر کوئی باغ و مکان نہین ہی آدم علیہ السلام نے دیکھا جو کچھ دیکھا اور بہت عمل پر غرہ نہ ہو
ابلیس نے ساتھ اپنی طاعت کے دیکھا جو کچھ دیکھا اور کثرت کرامت و عبادت پر غرہ نہ ہو کہ بلعم باعور نے ساتھ اپنی کرامت کے
دیکھا جو کچھ دیکھا کہ خدا نے اُسکے حق مین فرمایا مثلہ کمثل الکلب زیارت و صحبت پارسایان و علما پر غرہ نہ ہو کہ کوئی حضرت
محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بزرگتر نہین ہی ثعلبہ آپ کی خدمت مین تھا کوئی فائدہ نہ ہوا **قولہ** تین وقت تعہد نفس کرو
جب کوئی کام کرو یاد رکھو کہ خداے عز وجل ناظر ہی جب بات کرو یاد رکھو کہ خدا سنتا ہی جو تم کہتے ہو جب چپ رہو یاد
رکھو کہ خدا جانتا ہی کہ تم کیون چپ ہو **قولہ** چار جگہہ اپنے نفس کی تجسّس کرو عمل صالح بیریا مین بات بے طمع کرنے مین ہمیت
دینے مین نگاہ رکھنے مین بے بخل کے **قولہ** پہلا مرتبہ زہد کا اعتماد ہی خدا پر درمیان اُسکا صبر ہی اور آخر اُسکا اخلاص **قولہ**
ہر حبیب کے نزدیک ایک زینت ہی زینت عبادت خوف ہی اور علامت خوف کوتاہی امیدون کی ہی اور یہ آیت پڑھی الا تخافوا
ولا تحزنوا **قولہ** اگر چاہتے ہو کہ خدا کے دوست بنو راضی رہو اُسپر جو کچھ خدا کرے جب حاتم رحمہ اللہ بغداد مین آئے خلیفہ کو
خبر ہوئی کہ زاہد خراسان آئے ہین خلیفہ نے آپکو بُلایا جب آپ آئے فرمایا السلام علیک یا زاہد خلیفہ نے کہا مین زاہد
نہین ہون کہ تمام دنیا میرے زیر فرمان ہی تم زاہد ہو حاتم رحمہ اللہ نے کہا نہین تم زاہد ہو خلیفہ نے پوچھا کیونکر فرمایا
خدا تعالی فرماتا ہی قل متاع الدنیا قلیل اور تمنے قلیل پر قناعت کی ہی تم زاہد ہو نہ مین کہ مین دنیا و عقبیٰ پر سر نہین جھکاتا ہون

حضرت احمد خضرویہ بلخی خراسانی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۲۴۰	۸۵۴

معتبرین مشایخ خراسان سے ہین فتوت و ریاضت مین مشہور تھے کلمات عالی رکھتے تھے و صاحب تصنیف تھے ہزار
مرید رکھتے تھے کہ سب ہزارون ہوا پر اُڑتے تھے اور پانی پر جاتے تھے سب صاحب کرامات تھے مرید حاتم اصم رحمۃ اللہ
کے تھے اور ساتھ ابو تراب رحمہ اللہ کے صحبت رکھتے تھے لوگون نے ابو حفص حداد سے پوچھا کہ اس گروہ مین آپ نے
کسکو دیکھا فرمایا کسی کو بلند ہمت اور صادق الاحوال زیادہ احمد خضرویہ سے نہین دیکھا اور فرمایا اگر احمد نہ ہوتے فتوت
و مروت ظاہر نہ ہوتی آپ کپڑے مثل لشکریون کے پہنتے فاطمہ نے کہ آپ کی بی بی تھین طریقت کی ایک نشانی
تھین ایک امیر بلخ کی بیٹی تھین توبہ کی اور آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میری درخواست میرے باپ پاس کرین آپنے
قبول نہ فرمایا پھر آدمی بھیجا کہ ہمنے تمکو مردانہ اس سے زیادہ جانا تھا کہ راہ حق دیکھو اور رہبر ہو نہ راہبر آپنے آدمی بھیجا

اور اُنکے باپ سے درخواست کی اُنکے والد نے تبرک آپکو دیا فاطمہ نے ترک شغل دنیا کیا اور بحکم عزلت ساتھ احمد رحمہ اللہ کے
رہین احمد رحمہ اللہ کو قصد زیارت بایزید رحمہ اللہ ہوا فاطمہ بھی ساتھ گئین جب سامنے بایزید رحمۃ اللہ کے گئین نقاب اُٹھا دیا
اور گستاخ وار ساتھ بایزید رحمہ اللہ کے باتین کین احمد رحمہ اللہ متغیر ہوے اور آپکو غیرت ہوئی فرمایا اے فاطمہ یہ گستاخی
تھی جو تمنے ساتھ بایزید کے کی فاطمہ نے کہا اس سبب سے کہ تم محرم میری طبیعت کے ہو اور وہ محرم میرے طریقت کے
ہم تمسے اپنی خواہشون کو پہونچینگے اور اُس سے خدا تک دلیل اسپر یہ ہی کہ وہ میری صحبت سے بے نیاز ہی اور تم ساتھ میرے
محتاج ہمیشہ بایزید رحمہ اللہ ساتھ فاطمہ کے گستاخ رہتے ایک روز بایزید رحمہ اللہ کی نظر فاطمہ کے ہاتھ پر پڑی کہ آپ
مہندی لگائے ہوے تھین بایزید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسلیئے مہندی لگائی ہی فاطمہ نے کہا اُسوقت تک کہ تمنے میرا ہاتھ
اور مہندی نہ دیکھی تھی مجھے انبساط تھا اَب کہ نظر تمھاری اسپر پڑی صحبت ساتھ تمھارے حرام ہوئی بایزید رحمۃ اللہ نے
نے کہا ہمنے خدا سے درخواست کی کہ مؤنث عورتون کی مجھ سے لے تب خدا نے عورت و دیوار کو میرے سامنے برابر
کر دیا ہی جو ویسا ہو کہان سے عورت دیکھ سکتا ہی پس احمد و فاطمہ رحمہا اللہ وہان سے نیشاپور آئے حضرت یحییٰ معاذ رحمہ اللہ
نیشاپور مین آ ئے اور قصد بلخ کا رکھتے تھے احمد رحمہ اللہ نے چاہا کہ دعوت کرین فاطمہ سے مشورہ کیا کہ یحییٰ کی
دعوت مین کیا درکار ہوگا فاطمہ نے فرمایا اسقدر گاے اِسقدر بکری اور دوسری چیزین اور شمع اور عطر اسکے ساتھ ہی
بیس گدھے بھی مارا چاہیے احمد رحمہ اللہ نے کہا گدھے کسلیے فاطمہ نے کہا جب کوئی بزرگ مہمانی مین آوے چاہیے کہ
محلے کے کتے بھی اُس سے بہرہ مند ہون فاطمہ فتوت مین ایسی تھین لاجرم بایزید رحمہ اللہ نے کہا کہ جو چاہے کہ مرد
کو لباس مین عورتون کے دیکھے فاطمہ کو دیکھے نقل ہی کہ احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ مدتون مین نے اپنے نفس پر قہر کیا ایک
روز ایک جماعت جہاد کو جاتی تھی رغبت عظیم مجھہ مین پیدا ہوئی اور نفس اُن حدیثون کو جو جہاد کی شان مین ہی مجھہ پر
پڑھتا تھا مین نے کہا کہ نفس سے نشاط طاعت کی نہین آوے یہ نفس کا مکر ہی مین نے خیال کیا کہ ہمیشہ روزہ رکھتے
ہین وہ بھوکھا رہتا ہی چاہتا ہی کہ سفر کرین تو روزہ توڑین مین نے کہا کہ سفر مین روزہ ہم نہ توڑینگے نفس نے کہا
ہم روا رکھتے ہین مجھے زیادہ تر تعجب ہوا اور خیال کیا کہ رات کو جاگنے کے سبب سے یہ جانتا ہی کہ سفر مین رات کو
نہ جاگینگے مین نے کہا کہ رات کو جاگنا مین نہ چھوڑونگا نفس نے یہ بھی قبول کیا اور زیادہ تعجب ہوا خیال مین گذرا
کہ نفس چاہتا ہی کہ ساتھ خلق کے ملے تنہائی مین ملول رہتا ہی مین نے کہا کہ جہان جاؤنگا ویرانہ مین رہونگا یہ بھی
نفس نے قبول کیا تب مجھے نہایت حیرت ہوئی اور درگاہ الٰہی مین ملتجی ہوا کہ خدایا مجھے نفس کے مکر سے آگاہ کر خدا
نے اُس سے اقرار کرایا مجھ سے کہا کہ تم مجھکو خلاف مین سو بار ہر روز کشتہ کرتے ہو اور خلائق نہین جانتی ایکدفعہ
جہاد مین مارے جاوین تو خلاص پاوین اور جہان پر آوازہ ہو کہ زہے احمد خضرویہ کہ درجۂ شہادت پایا مین نے
کہا سبحان اللہ ایسا خدا کہ جسنے نفس کو پیدا کیا ہی کہ زندگانی مین منافق اور بعد مرگ کے بھی منافق نہ اس جہان مین

ایمان لائیگا نہ اُس جہان مین ہمنے جانا تھا کہ نفس طاعت ڈھونڈھتا ہی نہ جانا تھا کہ زنار باندھتا ہی پس حسب تقنا
خلاف اُسکے کرتے تھے اُس سے زیادہ کرنا شروع کیا آپ فرماتے ہین کہ ایک دفعہ جنگل مین ہم جاتے تھے کہ ایک کانٹا
میری پیر مین چبھا مین نے نہین نکالا کہ توکل باطل ہوگا پیر سوج گیا لنگ کھا کر چلتے تھے تمام راہ اُس سے کچھ نکلا کرتا تھا
تکہ گئے حج کی اور پھرے بہت تکلیف سے راہ چلتے تھے لوگون نے دیکھا اور نکالا دیسے ہی پاے مجروح مین بسطام مین گیا اور بایزید
سے ملا بایزید نے مجھے دیکھا تبسم کیا اور کہا کہ وہ مشقت جو تمھارے پیر پر رکھی گئی تھی کیا کی مین نے کہا کہ اپنا
اختیار اُسکے اختیار مین چھوڑا بایزید نے کہا اے مشرک یعنی تمھین کوئی وجود اور کوئی اختیار ہی یہ شرک نہ تھا قولہ عزت
درویشی کو اپنے پوشیدہ رکھو نقل ہی کہ ایک درویش نے دیکھا کہ احمد خضرویہ رحمہ اللہ ایک گاڑی مین لیٹے ہوے ہین اور
فرشتے سونے کی زنجیرون سے اُس گاڑی کو ہوا پر کھینچے جاتے ہین درویش نے کہا ساتھ اس منزلت کے آپ کہان جاتے
ہین فرمایا ایک دوست کی زیارت کو جاتا ہون درویش نے کہا کہ تمکو ساتھ ایسے مقام کے دوسرے زیارت کی کیا
احتیاج ہی کہا اگر مین نہ جاؤن وہ آوے اُسوقت درجہ زایران اُسکو ہو نہ مجھے ایک رات ایک درویش آپ کے
مہمان ہوے آپ نے ستر شمع روشن کین درویش نے کہا مجھے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا کیونکہ تکلف ساتھ تصوف کے
نسبت نہین رکھتا ہی آپ نے فرمایا جاؤ اور جسکو ہمنے واسطے خدا کے نہین روشن کیا ہی بجھا دو وہ درویش صبح تک پانی
اور مٹی اُن سب شمع پر ڈالتے رہے مگر ایک نہ بجھی دوسرے روز آپ نے اُن درویش سے کہا یہ سب تعجب کیا ہی اُٹھو
تو عجائب دیکھو اُٹھکر چلے ایک کلیسا پر پہونچے مہتر ترسایان بیٹھا تھا جب احمد رحمہ اللہ کو دیکھا اپنے اصحاب کو کہا آؤ
اور ایک خوان رکھا اور کہا کہ کھاؤ احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ دوست دشمن کے ساتھ نہین کھاتے کہا اسلام عرضہ کرو
پس اسلام لایا اور ستر آدمی اُسکی قوم سے مسلمان ہوے اُسی رات کو احمد رحمہ اللہ نے خواب مین دیکھا کہ خدا تعالے
فرماتا ہی کہ اے احمد تونے میرے لیے ستر شمع جلائین مین نے تیرے لیے ستر دل کو نور ایمان سے منور کیا قولہ ہر کوئی
چاہے کہ خدا اُسکے ساتھ ہو کہدو کہ صدق کو لازم پکڑے قولہ تعالے ان اللہ مع الصادقین قولہ صبر توشہ دل مضطر کا
ہی اور رضا درجہ عارفون کا قولہ خدا کا نزدیک تر وہ آدمی ہی کہ خلق اُسکا زیادہ ہی کسی نے کہا مجھے وصیت کرو کہا مار دو
نفس کو تو زندہ ہو جب وفات آپ کی نزدیک ہوئی ستر ہزار دینار آپ پر قرض تھے کہ مساکین و غربا کو آپ نے دیے تھے
جب آپ کی حالت غیر ہوئی قرض خواہان سب آئے آپ نے درگاہ الٰہی مین دعا کی کہ الٰہی مجھے تو لیے جاتا ہی اور جان
میری اُن لوگون کے ہاتھ مین گرو ہی کیونکہ وثیقے ان لوگون سے لیے جائینگے کسیکو بھیج تو ادا ے حق اُنکا کرے اُسوقت
میری جان لے اس بات مین تھے کہ کسی نے دروازہ ہلایا کہ قرض خواہان شیخ باہر آوین سب باہر گئے اور اپنا پورا روپیہ
پالیا جب قرض ادا کر لیا گیا تب احمد رحمہ اللہ جان بحق ہوے

حضرت بی بی ام علی زوجہا احمد خضرویہ رحمہا اللہ	۰	۰	۰	۰

آپ ایک امیرزادی تھین اور بہت مال رکھتی تھین سب فقرا پر نفقہ کیا اور ساتھ احمد رحمہ اللہ کے جو کچھ تھا موافقت کی
حضرت بایزید و ابوحفص رحمہا اللہ کو دیکھا تھا اور بایزید رحمہ اللہ سے سوالات کیے تھے حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ مین ہمیشہ عورتون کی بات کو مکروہ جانتا تھا اُسوقت تک کہ ام علی کو دیکھا اور مین نے جانا کہ خدایتعالے نے
معرفت وشناخت اپنی جہان چاہتا ہی رکھتا ہی حضرت بایزید رحمہ اللہ کا قول ہی کہ جو کوئی تصوف اختیار کرے
چاہیئے کہ ایسی ہمت کے ساتھ اختیار کرے جیسی علی کی مان ایسے حال کے ساتھ جیسا اسکا حال ہی **قولہ** خدا نے
ساتھ انواع لطف ونکوئی کے خلق کو اپنی طرف بلایا خلق نے قبول نہ کیا تب اُنپر انواع واقسام کی بلائین نازل
کین تا اُنکو سبب بلا کی اپنی طرف پھیرے اسلیے کہ اُنکو بیمار کرتا ہی **قولہ** حاجت کا فوت ہونا زیادہ آسان ہی ذلت سے
اُسکے جو حصول مین اُسکے ہوتی ہی ایک عورت بلخ سے آپ کے پاس آئی اور کہا کہ ہم اسلیے آئے ہین کہ تمھارے وسیلے سے قربت
خدا کی ڈھونڈھین فرمایا کیون بواسطہ خدایتعالے میرے ساتھ تقرب نہین ڈھونڈھتی

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ	۱۶۴	۷۸۰	۲۴۱	۸۵۵

آپ امام اربعہ اہل سنت سے ہین علم وفضل آپ کا اظہر من الشمس ہی تقوے آپ کا ایسا تھا کہ باوجودیکہ بغداد مین رہے
لیکن کوئی چیز وہان کی نہ کھائی فرماتے کہ اس شہر کو غازیون کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کیا ہی آدمی موصل
بھیجکر آٹا منگوا کر روٹی پکواتے نقل ہی کہ ایکروز خمیر نہ تھا کوئی جاکر آپ کے صاحبزادہ جنکا نام صالح تھا اُنکے یہان سے
خمیر لے آیا جب روٹی آپ کے سامنے آئی فرمایا کیسی ہی عرض کی کہ خمیر صالح سے لیکر پکائی ہی آپ نے فرمایا وہ ایک
سال صفاہان کے قاضی تھے یہ روٹی مین نہین کھا سکتا عرض کی کیا کیجاے فرمایا رکھ چھوڑو جب کوئی سایل
آوے پہلے اُس سے کہو کہ آٹا حنبل کا اور خمیر صالح کا ہی اگر قبول کرے دیدو اتفاقاً کوئی سایل نہ آیا روٹی
سے بدبو آنے لگی فرمایا دجلہ مین ڈالدو اُسکے بعد پھر آپ نے دجلہ کی مچھلی نہ کھائی نقل ہی کہ جب بغداد مین
گمراہون کا غلبہ ہوا خلیفہ سے لوگون نے کہا کہ آپ کو طلب کرے اور قرآن کو مخلوق کہلادے خلیفہ نے آپ کو
طلب کیا اور ہزار کوڑے مارے کہ قرآن کو مخلوق کہین مگر نہ کہا کوڑہ آپ پر پڑ رہا تھا کمربند کھل گیا دو ہاتھ
غیب سے پیدا ہوے اور آپ کا ازار بند باندھ دیا یہ دیکھکر سب نے آپ کو چھوڑ دیا لیکن صدمہ بہت پہونچا

تھا اُسی صدمہ سے آپ نے رحلت فرمائی جب جنازہ آپ کا چلا جانوران آپ کے جنازہ پر گرنے لگے منقول ہی کہ اُس
روز دو ہزار گبرو یہود و نصاریٰ ایمان لائے اور نعرہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند کیا مزار مبارک آپ کا بغداد
شریف مین زیارت گاہ ہی حضرت بشر حافی فرماتے ہین کہ حنبل طلب حلال کرتے ہین اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے
اور مین اپنے لیے جب آپکو خلیفہ نے قرآن کو مخلوق کہنے کے لیے ہزار کوڑے مارے آپ سے لوگون نے کہا کہ اِن قوم کے
حق مین جنھون نے آپ کو مارا ہی کیا فرماتے ہین فرمایا مین کیا کہون اُس قوم کو اُنھون نے خدا کے واسطے مجھے مارا ہی
اُنھون نے جانا کہ مین باطل پر تھا اور وہ حق پر مجرد اِس ضرب چوب کے لیے قیامت مین مین اُنسے خصومت نہ کرون ایک
عورت بشدت بیمار ہوئی اور بیماری مزمن ہو گئی اُسنے اپنے بیٹے سے کہا کہ مین اس بیماری سے بہت عاجز آگئی ہون
اگر تم چاہتے ہو کہ مین تمسے خوش ہون تو امام احمد حنبل کے پاس جاؤ اور دعا چاہو کہ خدا مجھے شفا دے وہ حضرت کے دروازہ
پر گیا اور دروازہ ہلایا ایک اندھیرا گھر تھا آپ اُسی مین رہتے تھے پوچھا کون ہی کہا محتاج پوچھا کیا حاجت ہی اُسنے حاجت
بیان کی آپکو اسکا رنج ہوا کہنے مجھے کیون جانتے ہین دروازہ نہ کھولا اور ٹال گئے بعد اُسکے اُٹھے اور غسل کیا اور نماز مین مشغول
ہوے وہ جوان اُسیطور پر وہان رہا ایک دربان تھا اُسنے کہا تم جاؤ احمد تمھارے کام مین ہین جوان جب اپنے دروازہ
پر پہونچا اور دروازہ ہلایا مان اُسکی اُٹھی اور دروازہ کھولا خدا کے حکم سے اُسنے صحت کلی پائی تھی ایک روز آپ پانی کے
کنارہ وضو کر رہے تھے اور ایک دوسرا شخص اُسکے اوپر وضو کرتا تھا اُسنے خیال کیا کہ شاید امام کو کراہیت معلوم ہو اُسنے
نیچے اُترکر وضو کیا جب وہ مرا تو اُسے خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہوا اُسنے کہا برکت اُسی تعظیم امام کے مجھے بخشا ایک
مرتبہ آپ مکہ گئے تھے سفیان بن عتبہ کے پاس حدیث سُننے کو جایا کرتے تھے ایک روز آپ نہین گئے اُنھون نے آدمی
بھیجا کہ نہ آنے کا سبب دریافت کرے دروازہ بند تھا اور آپ نے کپڑے دھونے کو دیے تھے برہنگی کے سبب سے باہر نہین آتے
تھے وہ مرد رسول باثروت تھا اُسنے کہا مین اتنی اشرفیان دیتا ہون اس سے کپڑے بنایئے آپ نے فرمایا مین نہین لونگا
اُسنے کہا میرا کپڑا عاریت لیجیے آپ نے کہا نہین اُسنے کہا ہم نہین پھر جائینگے جبتک آپ اسکی تدبیر نہ کیجیے گا آپ نے
فرمایا مین ایک کتاب لکھتا ہون اُسکی مزدو سے دس گز ٹاٹ خرید دو کہ نصف کا ازار اور نصف اوپر کے لیے ہو قولہ خدا
سے مین نے دعا کی کہ دروازہ خوف کا مجھپر کھولے ایسا ہوا کہ خوف تھا کہ عقل زایل ہو جاے ایک مرتبہ آپ نے دعا کی
کہ خدایا تیرے ساتھ تقرب کس چیز سے بہتر ہی حکم ہوا میرے کلام سے قولہ اخلاص وہ ہی کہ آفات اعمال سے خلاص پاؤ
اور توکل یاد رکھنا خدا سے عزوجل کا اپنی روزی مین اور رضا اپنے کام خدا کو سونپنا ہی پوچھا محبت کیا ہی فرمایا یہ
بشر حافی سے پوچھو جب تک وہ زندہ ہی اسکا جواب نہ دونگا پوچھا زہد کیا ہی فرمایا زہد تین ہی ایک ترک حرام یہ زہد
عوام ہی دوم ترک افزونی از حلال یہ زہد خواص ہی سوم ترک اُس چیز کا جو کچھ تجھے خدا سے پھیرے یہ زہد عارفون کا ہی

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ			٢٤٣	٨٥٧

آپ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے وقت مین پیدا ہوے اپنے وقت کے شیخ الشیوخ تھے علم ظاہر و باطن اور معاملات
و اشارات مین مقبول اور مرجع اولیاے وقت تھے سب فنون مین آپ کی تصانیف ہین سخاوت و مروت کمال رکھتے تھے
فراست و حذاقت مین آپ کا کوئی نظیر نہ تھا تجرید و توحید مین مخصوص تھے مجاہدہ اور مشاہدہ مین باقصا رغایت اور
طریقت مین مجتہد تھے اُنکے نزدیک رضا ایک حال ہی نہ مقام عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ میرے
پانچ پیرون کی اقتدا کرو اور اُنکے حال کی متابعت کرو اور دوسرون کو تسلیم کرو ایک حارث محاسبی دوسرے
جنید تیسرے رویم چوتھے ابن عطا پانچوین عمرو بن عثمان مکی کیونکہ ان لوگون نے جمع کیا ہی درمیان علم شریعت
و طریقت و حقیقت کے اور جو لوگ ان پانچ کے سوا ہین اعتقاد کے قابل ہین مگر یہ پانچ اعتقاد کے قابل بھی
ہین اور اقتدا کے لائق بھی اور بزرگان طریقت رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہی کہ عبد اللہ خفیف چھٹے ان مین کے ہین
کہ اعتقاد و اقتدا دونون کے لایق ہین اپنی تعریف کرنی انکا کام نہ تھا تمیس ہزار اشرفی اپنے باپ سے آپنے
میراث پائی فرمایا بیت المال مین لے جاؤ تا بادشاہ کا ہو لوگون نے پوچھا کیون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ قدری گبر اس امت کا ہی اور باپ میرا قدری تھا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ میراث نہ لے مسلمان مغ سے اور باپ میرا مغ تھا اور مین مسلمان ہون خدا کی عنایت حق مین انکے
ایسی تھی کہ جب طعام مشتبہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو انگلی کی رگ کھنچ جاتی ایسی کہ لقمہ نہ اٹھا سکتے اس سے آپ
جان جاتے کہ وہ کھانا مشتبہ ہے اور آپ چھوڑ دیتے حضرت جنید رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ایک روز وہ میرے سامنے آئے
مین نے اثر گرسنگی پایا مین نے کہا کھانا لاؤن کہا بہتر ہی مین گھر مین گیا کچھ لاؤن کسی کی شادی سے کچھ آیا تھا وہ مین
لایا اور آگے رکھا انگلی نے انکی تابعداری نہ کی منھ مین لقمہ دیا اور ہرچند کوشش کی فرو نہ ہوا منھ مین پھیرتے رہے
آخر اٹھ کر چلے گئے اُسکے بعد پھر انکو دیکھا وہ حال پوچھا کہا مین بھوکا تھا اور مین نے چاہا کہ تمھاری دلشکنی نہ کرون
لیکن مجھے خداے عزوجل سے یک نشانی ہی کہ جس کھانے مین شبہہ ہو میرے حلق سے فرو نہ ہو انگلی نے میری تابعداری
نہ کی ہرچند مین نے کوشش کی فرو نہ ہوا وہ کھانا کہان کا تھا مین نے کہا ایک برادری کے گھر کا پھر مین نے کہا میرے
گھر آؤگے کہا آؤنگا آے اور ایک ٹکڑا خشک روٹی کا تھا وہ کھایا اور کہا جو کچھ فقیرون کے سامنے لاؤ ایسے ہی لاؤ
قولہ تیس برس تک میرے کان نے سواے اسرار کے ہوا کچھ نہین سنا اُسکے بعد دوسری حالت یہ ہوئی کہ میرے راز کو
بجز خدا کے کسی نے نہین جانا جب کسی کو نماز پڑھنے کے بعد خوش ہوتے دیکھتا تھا تو خیال گذرتا تھا کہ نماز اسکی باطل
ہوئی یا نہین اب یقین ہوا کہ باطل ہوئی محاسبہ مین آپ کو کمال تھا اور یہی وجہ تھی کہ محاسبی مشہور ہوے قولہ

محاسب کی چند خصلتین ہین کہ جنپر اگر قائم رہین منزل مقصود کو پہونچین اور سب چیزین قوت عزم اور ہواے نفس پر جبر
کرنے سے حاصل ہوتی ہین جسکا عزم قوی ہوگا مخالفت ہواے نفس اُسپر آسان ہوگی پس عزم قوی رکھنا چاہیئے اور ان
خصایل پر عمل کرو اوّل خدا کو قسم سے سہواً یا قصداً کبھی یاد نہ کرو دوم جھوٹھ سے پرہیز کرو سوم وعدہ خلاف نکرو اگر کرسکتے ہو
ہو اور اگر ایفا ناممکن ہو وعدہ نہ کرو چہارم کسی پر لعنت نہ کرو گو اُسنے ظلم کیا ہو پنجم قولاً یا فعلاً دعاے بد نہ کرو اور مکافات
نہ ڈھونڈھو خدا کے لیے تحمل کرو ششم کسی پر گواہی کفر و شرک و نفاق کی نہ دو ہفتم قصد کسی گناہ کا ظاہراً یا باطناً نہ کرو جوارح
کو اپنی معصیت سے باز رکھو ہشتم اپنا رنج کسی پر نہ ڈالو اور اپنا بار کم ہو یا زیادہ سب سے اُٹھا لو عام ازین کہ اُسکی حاجت تمھین
ہو یا نہ ہو نہم خلائق سے کلیۃً قطع کر کے سب سے ناامید ہو وہم بلندی مراتب نہ ڈھونڈھو اور ہر بنی آدم کو جسکو دیکھو اپنے سے
بہتر جانو **قولہ** مراقبہ علم دل کا ہی قرب مین خدا تعالی کے **قولہ** رضا تحت مجاری احکام کے قرار پکڑتا ہی **قولہ** صبر نشانہ تیر بلا کا ہونا
ہی **قولہ** تفکر اسباب حق تعالی کو قائم دیکھنا ہی **قولہ** تسلیم ثابت رہنا ہی وقت نزول بلا کے لیے کسی تغیر کے ظاہر و باطن مین **قولہ**
حیا باز رہنا ہی سب خوبہاے بد سے جس سے خدا راضی نہ ہو **قولہ** محبت خواہش کرتی ہی تمامتر کسی چیز کی پھر اُسے ایثار کرنا ہی
اپنے اوپر تن اور مال و جان سے اور موافقت پوشیدہ اور ظاہر بعد اُسکے جاننا کہ تجھسے سب تقصیر ہوئی ہی **قولہ** خوف وہ ہی کہ
ہرگز کوئی حرکت نہ کرسکے کہ اُسکا گمان نہ ہو کہ اس ایک حرکت سے ہم ماخوذ ہونگے **قولہ** علامت اُنس حق کی وحشت ہی خلق سے
اور دور رہتا ہی اُس سے جسمین خلق ہی اور منفرد ساتھ ذکر حقتعالی کے رہتا ہی جتنے اُنس حق مین ہو انس مخلوقات اُسیقدر دل سے اٹھ جاے
قولہ صادق وہ ہی کہ اُسے کچھ باک نہ ہو کہ خلق کے نزدیک اُسکی کچھ عزت نہ ہو اور صلاح اپنی اسی مین جانے اور جائز نہ رکھے
کہ ذرہ بھی اعمال اُسکا دیکھین اور سب کامون مین سستی عزم سے پرہیز کرے کیونکہ ایسے وقت مین دشمن اوپر اُسکے فتح
پاوے (یعنی شیطان کو موقع ملے) جب عزم مین فتور پاوے تو چاہیئے کہ خداے عزوجل سے پناہ ڈھونڈھے **قولہ** خدا کا ہو
کن فیہ والا فلا تکن ورنہ خود مت ہو اور یہ نیک بختی ہی **قولہ** وہی راہ دکھانے کے لایق ہی جسنے اپنے نفس کو ساتھ ریاضت کے
مہذب کیا ہی **قولہ** جو شخص چاہے کہ لذت اہل بہشت کی پاوے اُس سے کہدو کہ صحبت مین درویشان قانع و صابر کے رہے
قولہ جو کوئی اپنے گمان کو درست کرے مراقبت اور اخلاص سے خداے تعالی اُسکو ساتھ مجاہدہ اور اتباع سنت کے آراستہ
کرے **قولہ** جو کوئی حرکات دل سے محل غیب کا عالم ہو اس سے بہتر ہی کہ حرکات جوارح پر عامل ہو **قولہ** ہمیشہ عارفین
تہخانہ مین غار رضا کے ہین اور غواصی کرتے ہین بحر صفا مین اور نکالتے ہین موتی وفا کا پس بالضرور پہونچتے ہین خدا تک
سر خفا مین **قولہ** تین چیز اگر پاوین تو اُس سے بہرہ لین کہ مین نے نہین پایا ہی نیک یعنی عمدہ و بہتر دوست کہ صاحب صیانت
یعنی (دور اندیش) و وقار و شفقت ہو آپ ایک کتاب تصنیف کر رہے تھے ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ معرفت
خدا کی حق ہی اوپر بندہ کے یا حق بندہ کا خدا پر ہی اس بات پر آپ نے ترک تصنیف کی یعنی اگر کہا جاے کہ بندہ
معرفت اپنے سے حاصل کر سکتا ہی تو بندہ کا ایک حق خدا پر ہو جاتا ہی اور یہ جائز و روا نہین ہی اور معرفت خدا کی اگر

حق ہو بندہ پر تو روا نہ ہو کہ خدا کا کوئی حق ادا کرے دوسرے معنی یہ ہین کہ معرفت حق کی حق ہی بندہ پر اس معنی سے کہ جب خدا تعالے نے بندہ کو معرفت دی بندہ کو واجب ہی حق اُسکا ادا کرنا آپ نے جس وقت وفات فرمائی بالکل محتاج تھے باوجودیکہ متروکہ باپ کا بہت تھا مگر آپ نے کچھ نہ لیا اور ویسی ہی تنگی مین رہے اور وفات فرمائی

حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ	۱۶۵	۲۸۱	۲۴۵	۸۵۹

آپ اکابر مشایخ خراسان سے تھے مجاہدہ و تقوی مین بے مثل یکے از مجردان راہ بلا و یکے از سیدان اس طایفہ کے تھے برسون تکیہ پر سر نہ رکھا چالیس حج کیے اشارات و کلمات مین نفس عالی رکھتے تھے ایک روز حرم مین سجدہ مین آپ سو گئے ایک قوم نے حورون سے چاہا کہ اپنے تئین پیش کرین شیخ نے کہا کہ مجھے رب غفور کے ساتھ اتنا استغراق ہی کہ پروا حور نہین حورون نے عرض کی کہ اے بزرگ ہمارے دوست مجھے طعنہ دینگے جب سنینگے کہ مجھے آپ کے سامنے قبولی نہ ہوئی رضوان نے جواب دیا کہ ممکن نہین ہی کہ تم لوگ کو آپ کے سامنے قبولی ہو یا اُنکو تمھاری پروا ہو جاؤ قیامت تک صبر کرو جب یہ بہشت مین آرام کرین اور سریر مملکت پر بیٹھین تب آؤ جو تقصیر کہ ہوگئی ہی اُسکا عذر بجالاؤ ابن جلا رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے تین سو پیر دیکھے اُن مین چار آدمی سے بزرگتر کوئی نہ تھا اول اُنکے ابو تراب ہین ابن جلا رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ جب ابو تراب رحمہ اللہ مکہ مین آئے تو تازہ و مفرح تھے مین نے پوچھا کہ کھانا کہان کھایا فرمایا بصرہ مین پھر بغداد مین بعد اُسکے یہان آپ اپنے اصحاب سے کچھ دیکھتے کہ وہ فعل مکروہ ہوتا تو خود توبہ کرتے اور مجاہدہ مین افزایش کرتے اور فرماتے کہ یہ بیچارہ میری شومی سے بلا مین پڑا اور اپنے اصحاب کو فرماتے جو تم مین سے گدڑی پہنکر یا خانقاہ مین بیٹھکر یا قرآن پڑھ کر سوال کرے وہ لائق تصوف نہین ہی اُسکو ہم نکال دین ایک روز ایک اصحاب نے آپ کے بعد تین دن و رات کے کہ کچھ نہ کھایا تھا خربزہ کے چھلکے کی طرف ہاتھ بڑھایا فرمایا چلے جاؤ کہ تم تصوف کے شائستہ نہین ہو تمکو بازار مین جانا چاہیئے قولہ کسی آرزو کو مجھپر دسترس نہ تھا مگر ایک روز جنگل مین مجھے آرزو گرم روٹی اور بیضۂ مرغ کی دل مین گذری آگے گئے تو ایک قبیلہ کو دیکھا کہ فریاد کر رہے ہین اور واویلا مچا رہے ہین مجھے پکڑ لیا کہ میرا مال تو ہی لے گیا ہی اور مارنا شروع کیا دو سو کوڑے مجھے مار رہے تھے کہ ایک مرد ضعیف آیا اور مجھے پہچانا اور کہا کہ ای قوم یہ کیا کر رہے ہو یہ شیخ الشیوخ ہین سب نے معذرت کی پھر وہ بوڑھا مجھے اپنے گھر لے گیا اور اجازت کھانے کی لیکر کھانا سامنے لایا تو وہی گرم روٹی اور بیضۂ مرغ تھا مین نے آواز سنی کہ ای ابو تراب کھاؤ بعد دو سو کوڑون کے اور جو آرزو تمھارے دل پر گذرے گی بے دو سو کوڑون کے پوری

نہ ہوگی نقل ہی کہ آپ کے چند صاحبزادہ تھے اُسی زمانہ مین ایک گرگ مردم خوار ظاہر ہوا اور چند لڑکون کو آپکے
پھاڑ ڈالا ایک روز آپ برسر سجادہ بیٹھے تھے گرگ نے قصد آپ کا کیا آپ کو لوگون نے خبر کی آپنے التفات
نہ فرمایا گرگ نے جب آپکو دیکھا پھر گیا ایک روز اصحاب کے ساتھ آپ جنگل مین جاتے تھے اصحاب نے چاہا کہ وضو
کرین شیخ سے عرض کی شیخ نے ایک خط زمین پر کھینچ دیا وہان پانی جوش زن ہوا سب نے وضو کیا اور پانی پیا
ابو العباس رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ابو تراب کے ساتھ مین جنگل مین تھا اصحاب نے کہا کہ پیاسے ہین شیخ نے
پانون زمین پر مارا چشمہ جاری ہوا ایک نے کہا کہ مجھے آرزو ہی کہ پیالہ مین پانی پیئن شیخ نے زمین پر ہاتھ مارا
ایک قدح شیشہ نہایت عمدہ برآیا سب نے اُسی قدح مین پانی پیا قدح مکہ تک ہم لوگون کے ساتھ تھا آپنے
ابو العباس رحمہ اللہ سے کہا کہ تمھارے اصحاب کیا کہتے ہین ان کامون مین کہ حق تعالے اپنے اولیا کے ساتھ
کرتا ہی اُنکی گرمیون سے کہا مین کسی کو نہین دیکھتا کہ اسپر ایمان لاوے مگر تھوڑے ابو تراب رحمہ اللہ نے فرمایا
جو اسپر ایمان نہ لاوے وہ کافر ہی قولہ ایک رات مین جنگل مین جاتا تھا اور اندھیری رات تھی ایک حبشی کو
دیکھا جیسے ایک منارہ مین ڈرا اور کہا کہ تو دیو ہی یا آدمی اُسنے کہا تو مسلمان ہی یا کافر مین نے کہا مسلمان ہون اُسنے
کہا مسلمان کسی چیز سے نہین ڈرتا سواے خدا کے پس میرا دل ٹھکانے ہوا اور مین نے جانا یہ مرد غیب ہی ایک غلام
کو آپ نے دیکھا کہ جنگل مین بے زاد و راحلہ ہی آپنے کہا اگر اسکو خدا پر یقین نہ ہوتا تو وہ ہلاک ہوتا پس آپنے
کہا ایسی جگہ تو بے زاد و راحلہ ہی کہا ای بوڑھے سر اُٹھاؤ تو سواے خدا کے کسیکو نہ دیکھو گے آپ نے فرمایا کسیکو
یہ یقین کہ تم رکھتے ہو نہین ہوتا جہان چاہو جاؤ آپ نے فرمایا کہ مین نے بیس برس نہ کسی سے کچھ لیا نہ کسیکو کچھ
دیا پوچھا کیونکر فرمایا اگر مین لیتا تھا تو اُس سے لیتا تھا اور اگر نہ لیتا تھا تو اُس سے نہ لیتا تھا فرمایا ایکروز کھانا میرے
سامنے لائے مین نے منع کیا چودہ روز اُس شومی منع سے گرسنہ رہے قولہ مرید کو ہوائے نفس پر سفر کرنے سے
زیادہ کوئی چیز مضر تر نہین ہی اور کوئی فساد مرید مین نہین پیدا ہو مگر بسبب فساد سفر باطل کے قولہ ہرگز کوئی
آدمی خدا کی رضا تک نہین پہونچے اگر دنیا ایک ذرہ بھی اُسکے دل مین ہو قولہ اگر بندہ صادق ہو عمل کرنے کے پہلے
عمل مین حلاوت پاوے قولہ توکل وہ ہی کہ اپنے تئین دریاے عبودیت مین ڈال دو اور دل ساتھ خدا کے باندھ
اگر دے شکر کرو ندے تو صبر کرو قولہ کوئی چیز عارف کو تیرہ نہ کرے بلکہ سب تیرگی اُس سے روشن ہو جاے
قولہ قناعت قبول کرنا ایک قوت ہی خداوند تعالی سے قولہ کوئی مانع تر عبادتون سے نہین ہی مگر اصلاح خطرون کی
قولہ اپنے اندیشہ کو نگاہ رکھو کیونکہ یہ مقدمہ سب چیزونکا ہی جسکا اندیشہ درست ہوا اُسکے بعد جو کچھ اُسکا فعل و حال
ہو درست ہو قولہ خدا بلواتا ہی علماے ہر زمانہ کو مناسب اعمال اہل روزگار کے قولہ حقیقت غنا کی یہ ہی کہ مستغنی
رہو اُس سے جو تمھارے مثل ہو اور حقیقت فقر کی یہ ہی کہ محتاج رہو ساتھ اُسکے جو تمھارے مثل نہین ہی کسی نے

پوچھا کہ آپ کو کچھ حاجت ہی فرمایا مجھے تمسے یا تمھارے مثل سے کب حاجت ہو جب مجھے خدا سے کچھ حاجت نہین ہی
یعنی ہسقام رضا مین ہون راضی کو حاجت سے کیا کام قولہ فقر وہ ہی کہ قوت اُسکی وہ ہو جو پاوے اور لباس ایسا ہو
کہ جس سے ستر عورت ہو اور مسکن وہ ہو کہ جہان ہو نقل ہی کہ وفات آپ کی بادیہ بصرہ مین ہوئی بعد چند سال کے ایک
جماعت وہان پہونچی دیکھا کہ عصا ہاتھ مین لیے روبقبلہ کھڑے ہین لب خشک ہو گئے ہین اور کوئی درندہ گرد انکے
نہین پھرا ہے

حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ			۲۴۶	۵۹ھ

اکابر زہاد و عباد و مشائخ سے تھے تقوی و تجرید و تفرید مین ندرت کمال رکھتے تھے معاملہ ادب مین بےنظیر تھے چنانچہ
مشائخین آپ کو مودب الاولیا کہتے تھے ساتھ محمد حکیم کے صحبت رکھتے تھے اور بلخ مین رہتے تھے اور یاران خضرویہ
رحمہ اللہ سے تھے ریاضات و آداب مین آپکی تصانیف بہت ہین مریدون کو سفر سے باز رکھتے آپ کو ایک زمانہ
تک آرزو ملاقات کی حضرت خضر علیہ السلام کی تھی اور ہر روز گورستان مین جاتے اور آمد و رفت مین قرآن
پڑھا کرتے ایک روز دروازہ سے باہر قدم رکھا تھا کہ ایک پیر دیرینہ کو دیکھا سلام کیا اور کہا ساتھ رہنا چاہتے ہو
کہا ہان اور ساتھ چلے راہ مین اُنکے ساتھ بات کرتے جاتے تھے جب پھرنا چاہا حضرت خضر نے کہا کہ ایک عمر تم میری
آرزو مین تھے کہ مجھے دیکھو آج مجھسے صحبت ہوئی اُس جزو قرآن پڑھنے سے محروم رہے جب میری صحبت کا یہ حال
ہو دوسرون کی صحبت کیسی ہو گی سمجھو کہ عزلت و تجرید و تنہائی سب کامون پر شرف رکھتی ہی آپ کے ایک صاحبزادے
تھے مکتب خانہ مین پڑھتے تھے ایک روز آپنے اُنکو دیکھا کہ رو رہے ہین اور رنگ چہرہ کا اُڑا ہوا ہی پوچھا کہ
کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ اُستاد نے مجھے ایک آیت آج پڑھائی ہی اُس سے میرا یہ حال ہی اور وہ یہ آیت
ہی یوما یجعل الولدان شیبا یعنی اُس روز لڑکون کو بوڑھا کرینگے پس وہ صاحبزادہ اِس غم سے بیمار ہوے اور فوت
کیا آپ اُنکی قبر پر روتے تھے اور کہتے تھے اے ابو بکر تیرا فرزند ایک آیت سے ایسا ہو گیا کہ اُسنے اپنی جان دے دی اور
تو اتنی برسون سے ختم کرتا ہی اور تجھ مین کچھ اثر نہین جب آپ نماز پڑھ کر مسجد سے آتے اس طرح جاتے جیسے کسی نے
چوری کی ہو یا کسی بڑے گناہ مین مبتلا ہوا ہو قولہ مکہ کی راہ مین ایک عورت کو دیکھا اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو مین نے
کہا کہ مرد غریب ہون اُس عورت نے کہا کہ شکایت وحشت غربت سے کرتے ہو یا اپنے خدا سے تمنے اُنس نہین پکڑا
ہی جب مین نے یہ سنا مجھ مین ایسی قدرت نہ رہی کہ ایک قدم اُٹھاؤن پھر آیا اور وہ چلی گئی قولہ آدمی تین گروہ
ہین امرا علما فقرا جب اُمرا تباہ ہون تو معاش و کسب خلق کا تباہ ہو جب علما تباہ ہون تو دین خلایق تباہ
ہو جب فقرا تباہ ہون تو دل خلائق تباہ ہو قولہ اصل غلبہ نفس کا دوست رکھنے مین خواہشون کے ہی جب

خواہشین ہون دل تاریک ہو جاے اور جب دل تاریک ہو جاے تو وہ خلق کا دشمن ہو جاے اور خلق اُس کی
دشمن خلق پر جفا شروع کرے اور جو رپیشہ ہو جاوے **قولہ** حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک کوئی فسا
د ہرنہ ہوا مگر خلق کی آمیزش کے سبب سے اور اُسوقت سے اِس وقت تک کوئی سلامت نہ رہا مگر وہ کہ جسنے
اختلاط خلق سے کنارہ کیا ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا ایک پتھر لے کر دونون پانون اپنے توڑ ڈالو
اور چھری لیکر زبان کاٹ ڈالو اُسنے عرض کی یہ کسکی طاقت ہی فرمایا زبان ظاہر گنگ اور کان ظاہر کا بھرا ہونا چاہیئے
اور یہ کام خلوت سے حاصل ہوا اور خلوت زبان کاٹنے اور پیر توڑنے سے حاصل ہو **قولہ** بعد نبوت کے کوئی درجہ
نہین ہی مگر حکمت اور پہلا نشان حکمت کا خاموشی ہی اور بات کرنی بقدر حاجت **قولہ** خاموشی عارفون کی نافع تر ہی
اور کلام اُسکا خوشتر ہی **قولہ** حق تعالی آٹھ چیز خلق سے چاہتا ہی دو چیز دل سے تعظیم فرمان حق تعالی اور شفقت
بر خلق اور دو چیز زبان سے اقرار توحید حق تعالے اور رفاقت با خلق اور دو چیز اعضا سے عبادت حق تعالی اور مدد
مومنان خلق اور خلق سے دو چیز صبر حکم پر خدا کے اور حلم ساتھ خلق کے **قولہ** جو شخص اپنے نفس پر عاشق ہوا کبر و حسد
و خواری اُسپر عاشق ہوئی **قولہ** اگر طمع سے پوچھین کہ تیرا کون باپ ہی تو کہے گا کہ شک تقدیر اور اگر پوچھین کہ غایت
تیری کیا ہی تو کہے کہ حرمان **قولہ** قول بزرگان ہی کہ شیطان کہتا ہی مین ایسا احمق نہین کہ پہلے ہی مومن کو وسوسہ
کافری کا دون اول اُسکو طرف شہوات حلال کے حریص کرتا ہون جب وہ اُسپر حریص ہوگیا اور ہوا اُسپر چیرہ
ہوئی اور قوت پکڑی اور گناہون پر دلیر ہوا تب کافری کا وسوسہ دیتا ہون **قولہ** پانچ چیزین تیرے ساتھ ہین اگر ہمراہی
اُنکی نہ جانو تو ہلاک ہوا اور اگر جانو تو نجات ہو اول خدا تعالی دوسرے نفس تیسرے شیطان چوتھے دنیا پانچوین خلق
خدا کے ساتھ موافق رہو نفس سے مخالفت کرو شیطان کے دشمن دنیا سے پرہیز رکھو اور خلق کے ساتھ شفقت کرو
قولہ جبتک مخلوقات سے قطع نہ کرو اُنس خدا کی طمع مت رکھو اور جبتک دلکو مشاغل مین پھرتا رکھو عبرت کی طمع نہ رکھو
اور جبتک سینہ طلب ریاست و مہتری سے پاک نہ کرو الہام حکمت کی طمع مت رکھو **قولہ** عاقلون کی صحبت ساتھ اقتدا کے
اور زہاد کی ساتھ حسن مدارا کے اور جہال کے ساتھ صبر جمیل کے کرو **قولہ** خوشدل وہ درویش ہی کہ دنیا مین بادشاہ کا
خراج اُسپر نہین ہی اور آخرت مین جبار عالم کا حساب اُسپر نہین ہی **قولہ** صدق کو نگاہ رکھو اُن چیزون مین جو تمھارے
اور خدا کے درمیان ہی اور صبر نگاہ رکھو اُسمین جو تمھارے اور نفس کے درمیان ہی **قولہ** یقین ایک نور ہے جس سے بندہ
اپنے احوال پر منور ہوتا ہی پس وہ نور اُسکو درجہ متقیان تک پہونچاتا ہی **قولہ** زہد کے تین حرف ہین ز سے مراد ترک
زینت ہ سے ترک ہوا د سے ترک دنیا **قولہ** یقین دل کا پیچھے لانے والا ہی اور کمال ایمان کا **قولہ** جسکو معرفت خدا تعالی
کی درست ہو ہیبت اُسپر ظاہر ہو **قولہ** توکل حاصل کرنا وقت کا ہی جو صاف ہو کدورت انتظار سے نہ ایسا کہ اُسے
افسوس ہو گذشتہ پر نہ اُمید ہو آیندہ کی **قولہ** پرہیز کرو اخلاق بد سے جیسا پرہیز کرتے ہو لقمہ حرام سے آپکی وفات کے

بعد ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھا ضعیف و غمگین سبب پوچھا آپ نے فرمایا جس گورستان مین مین دفن ہوا ہون
گانون سے جتنے جنازے اسمین آتے ہین کوئی با ایمان نہین مرا ہی دوسرے شخص نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا
نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے اپنے پاس رکھا اور نامہ میرے ہاتھ مین دیا مین پڑھتا تھا ایک گناہ اسمین نظر آیا تمام
نامہ سیاہ ہوگیا کہ مین کچھ آگے نہ پڑھ سکا ندا آئی کہ اس گناہ کو مین نے تجھپر چھپایا ہی اور سزاوار کرم میرا نہین ہی کہ تجھے
اس جہان مین رسوا کرون مین نے عفو کیا۔

حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ			۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۳	۸۶۶

آپ امام اہل تصوف ہین علم مین کمال رکھتے تھے آپ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے ماموں تھے اور حضرت
معروف کرخی رحمہ اللہ کے مرید تھے پہلے سب سے بغداد شریف مین مسئلہ توحید آپ ہی نے بیان فرمایا ہی ابتدا ے
عمر مین بغداد مین آپ نے دوکان رکھی تھی دس دینار مین نصف دینار سے زیادہ نفع پر کوئی چیز نہین بیچتے تھے دوکان
مین پردہ ایک جانب ڈال رکھا تھا اسکی آڑ مین ہزار رکعت نماز روز پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ ساٹھ دینار کے بادام
آپ نے خریدے اسکے بعد قیمت بہت زیادہ ہوگئی دلال آیا آپ سے عرض کی بادام بیچ ڈالیے بہت زیادہ قیمت
ملے گی آپ نے فرمایا کسقدر اسنے عرض کی نوے دینار آپ نے فرمایا میرا عہد ہی کہ دس دینار مین نصف دینار سے زیادہ
نفع پر نہ بیچونگا دلال نے کہا کہ آپ کا مال کم قیمت کو نہین فروخت کرسکتا یہ کہکر چلا گیا آپ نے بادام نہ بیچے حضرت
جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ کسی کو عبادت مین آپ کا سا کامل نہ دیکھا اٹھانوے برس تک آپ نے زمین سے پہلو
نہ لگایا لیکن بیماری مرگ مین آپ کئی بار دن کو آئینہ مین اپنا منھ دیکھتے اور فرماتے کہ دیکھتا ہون کہین گناہ سے
سیاہ تو نہین ہوگیا ہی نقل ہی کہ آپ کی ایک ہمشیر تھین بہت ضعیفہ آپ سے اجازت چاہی کہ حجرہ مین جھاڑو دین آپ نے
قبول نہ فرمایا جواب دیا میری زندگی اسکو قبول نہین کرتی کئی دن کے بعد آپ کی ہمشیرہ اندر تشریف لائین دیکھا
کہ ایک ضعیفہ جاروب کشی کر رہی ہی فرمایا مجھے تو اجازت نہ دی اور ایک نامحرم کو لے آیا آپ نے فرمایا اے بہن مضطر
نہ ہو یہ دنیا ہی میرے عشق مین جلکر خاک ہوچکی ہی اور مجھسے محروم رہی اب حق تعالے سے اسنے فریاد کی جاروب کشی
میرے حجرے کی اسے دیگئی ایک بزرگ ناقل ہین کہ کسی مشایخ کو مخلوق خدا کے ساتھ ایسا شفیق نہ دیکھا جیسا آپکو
ایک روز ایک شخص آیا اور پردہ اٹھاکر سلام کیا اور کہا کہ فلان پیر نے جو کوہ لبنان مین ہین آپ کو سلام کہا ہی
فرمایا کہ وہ پہاڑ مین بیٹھے ہین کچھ کام نہ ہوگا مرد کو چاہیئے کہ بازار مین ساتھ خدا کے مشغول رہے ایسا کہ ایک لحظہ خدا
سے غائب نہ ہو اول آپ سقط فروشی کرتے تھے بغداد مین آگ لگی لوگون نے کہا کہ تمھاری دوکان بھی جل گئی
آپ نے فرمایا ہم بھی فارغ ہوے بعد اسکے معلوم ہوا کہ نہ جلی آپ نے سب کچھ جو تھا درویشونکو دے دیا اور طریق

تصوف اختیار کیا **قولہ** چالیس برس ہوے کہ میرا نفس مجھسے شہد چاہتا ہی اور مین نے اسے نہین دیا ہی **قولہ** جتنے
اندوہ مسلمانون کے دلپر ہوتے ہین ہم چاہتے ہین کہ سب ہمارے ہی دلپر ہون اور وہ لوگ فارغ رہین **قولہ** اگر کوئی
بھائی میرے پاس آئے اور مین اُسکے داڑھی پر ہاتھ پھیرون ڈرتا ہون کہ میرا نام جریدۂ منافقان مین لکھین بشر حافی
رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین کسی سے سوال نہ کرتا مگر سری سقطی سے کہ وہ زاہد تھے اور مین جانتا تھا کہ جب کچھ انکے ہاتھ
سے جاتا ہی تو وہ خوش ہوتے ہین حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک روز آپ کے پاس گئے متحیر دیکھا پوچھا فرمایا
ایک لڑکے نے میرا کوزہ لٹکا دیا کہ پانی اُسکا سرد ہو مین سو گیا خواب مین ایک حور کو دیکھا پوچھا کہ تو از آن کس کی ہی
کہا اُسکی جو کوزہ نہ لٹکائے کہ پانی ٹھنڈا ہوا اور کوزہ کو زمین پر ٹپک دیا کہ چور ہو گیا کہ یہ برا ہی حضرت جنید رح
فرماتے ہین کہ ایک روز مسجد پر مجھے شیطان ملا مین نے اُس سے پوچھا کہ تو درویشون پر دسترس پاتا ہی کہا نہین
جب مین اُنھین دنیا مین پکڑتا ہون تو وہ آخرت مین بھاگتے ہین اور جب وہان پکڑتا ہون تو مولا مین بھاگتے ہین
وہان مجھے راہ نہین ہی تب پوچھا کہ تم ان لوگ کو دیکھتے ہو کہا ہان پوچھا کب کہا وہ لوگ سماع و وجد مین ہوتے
ہین تو ہم دیکھتے ہین کہ نالہ اُنکا کہان سے ہی اور غائب ہو گیا جب حضرت جنید رحمہ اللہ مسجد مین گئے حضرت سری
رحمہ اللہ وہان سر جھکائے بیٹھے تھے سر اُٹھا کر فرمایا وہ دشمن خدا جھوٹھا ہی وہ لوگ خدا کے عزیز ان ہین اُنکو جبرئیل
کو بھی نہین دکھاتا اُسے کیا دکھائے گا حضرت جنید نے عرض کی کہ ایک جماعت مخنثان پر مین گذرا میرے دل
مین آیا کہ الٰہی اُنکا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ میرے دل مین کبھی نہین گذرا کہ مین عالم مین کسی مخلوق سے اچھا
ہون جنید رحمہ اللہ نے پوچھا کہ مخنثون سے بھی نہین آپ نے فرمایا نہین حضرت جنید رحمہ اللہ
ایک دوسرے روز آپ کے پاس گئے دیکھا کہ آپ متغیر بیٹھے ہین اور سامنے پانی ہی سبب پوچھا آپ نے فرمایا ابھی ایک
جن آیا تھا اسنے مجھسے پوچھا کہ حیا کیا ہی مین نے جواب دیا وہ پانی ہو گیا کہ یہ دیکھتے ہو آپ کو جب کوئی سلام کرتا تو
ترش رو ہوتے اور جواب دیتے اسکا بھید لوگون نے پوچھا آپ نے فرمایا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جب کوئی کسی پر سلام
کرتا ہی تو سو رحمتین نازل ہوتی ہین نوے اُسپر جو تازہ رو ہوتا ہی پس مین اسلیے ترشرو ہوتا ہون کہ نوے رحمتین اُسپر
ہون ایک روز آپ نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ محبت کیا ہی جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک گروہ نے
موافقت کہی ہی اور ایک گروہ نے اشارت آپ نے اپنے ہاتھ کا چمڑا کھینچا نہ کھنچا فرمایا قسم ہی اُسکے عزت و جلال کی
اگر مین کہون کہ یہ چمڑا اُسکی محبت مین خشک ہو گیا ہی تو مین نے سچ کہا ہو **قولہ** بندہ محبت سے وہان پہونچے کہ اگر
اُسے تیر یا تلوار مارین اُسے کچھ خبر نہ ہو اور اسی سے میرے دل کو خبر نہ تھی مگر جب سے کہ ظاہر ہوا **قولہ** تیس برس ہوے
کہ مین ایک شکر کرنے کا استغفار کرتا ہون پوچھا کیونکر فرمایا کہ بغداد مین آگ لگی اور میری دوکان نہ جلی مین نے
کہا الحمد للہ پس مجھے شرم آئی کہ مین نے اپنی بہتری بمقابلہ برادران مسلمانون کے پسند کی اور دنیا کے لیے شکر کیا **قولہ**

دور رہو ہمسایگان تونگر اور قاریان بازار اور علماے دنیا دوست سے **قولہ** جو کوئی چاہے کہ دین اُسکا سلامت اور اُسکے
دل کو راحت اور اُسکے بدن کا غم کم ہو تو اُس سے کہدو کہ خلق سے عزلت پکڑے۔ **قولہ** تمام تر دنیا فضول ہی مگر پانچ چیزین
نان سدرمق پانی قدر رفع تشنگی و طہارت جامہ ستر عورت گھر رہنے کا علم جس سے کام کر سکے **قولہ** جو معصیت کہ بسبب
شہوت کے ہو اُسکے بخشایش کی امید ہی اور جو معصیت کہ ازراہ غرور ہو اُسکے بخشایش کی امید نہین معصیت ابلیس
ازراہ غرور تھی اور معصیت آدم ازراہ شہوت **قولہ** جو کوئی کسی باغ پر اشجار مین جاوے اور اُسمین ہر شاخ پر جانور
بیٹھے ہون اور سب کہتے ہون کہ السلام علیک یا ولی اللہ اور وہ شخص نہ ڈرے کہ یہ مکر ہی اور استدراج تو اُس شخص
پر ڈرنا چاہیئے **قولہ** علامت استدراج کوری ہی عیوب نفس سے **قولہ** مگر ایک قول ہی بے عمل **قولہ** ادب ترجمان دل ہی
قولہ سب سے بڑی قوت یہ ہی کہ اپنے نفس پر غالب آوے **قولہ** جو کوئی عاجز آوے اپنے ادب نفس سے ہزار بار وہ سخت تر
عاجز ہی **قولہ** ایسے لوگ بہت ہین کہ قول اُنکا موافق فعل اُنکے نہین ہی اور ایسے تھوڑے ہین جنکا قول موافق فعل
کے ہی **قولہ** جو کوئی قدر نعمت کی نہ جانے اُسے زوال آوے اور جو کوئی اپنے قوی کا مطیع ہو کمزور اُسکا مطیع ہو **قولہ**
تیری زبان تیرے دل کی ترجمان ہی اور تیرا مُنھ تیرے دل کا آئینہ جو کچھ تیرے دل مین پوشیدہ ہی اُسپر پیدا ہو
قولہ دل تین قسم کے ہین ایک مثل پہاڑ کے ہی کہ کسی کے ہلائے نہین ہلتا دوسرا مثل درخت کے ہی کہ ہوا کبھی کبھی اسکو
ہلا دیتی تیسرا مثل پر مرغ ہی کہ جب ذری ہوا چلی ہلگیا **قولہ** حیا و اُنس در دل بر آتے ہین اگر اُس دل مین زہد و تقوے ہو
در آئین ورنہ پھر جائین **قولہ** پانچ چیزین ہین کہ ایسے دل مین قرار نہین پکڑتی ہین کہ جسمین کوئی اور دوسری چیز ہو
خوف خدا سے رجا خدا سے دوستی خدا سے حیا خدا سے اُنس ساتھ خدا کے **قولہ** بڑا فہم خلق مین وہ ہے کہ سمجھے اسرار
قرآن کو اور تدبیر کرے اُس اسرار مین **قولہ** مقدار ہر مرد کی اپنے فہم مین بمقدار اُسکے قرب حق کے ہی **قولہ** قیامت کے
دن اُمتون کو پیغمبران علیہ السلام کے نام سے پکارین اور دوستون کو خدا کے نام سے **قولہ** شوق برترین مقام عارف ہی
قولہ عارف وہ ہی کہ کھانا اُسکا مثل کھانے بیمارون کے ہو اور سونا اُسکا مثل سونے مارگزیدہ کے اور عیش اُسکا مثل
ڈوبنے والے کے **قولہ** خدا فرماتا ہی کہ اے میرے بندو جب تمپر میرا ذکر غالب ہو تو مین تمھارا عاشق ہون اور تم
میرے (عشق سے اسجگہ مراد محبت ہی) **قولہ** عارف آفتاب صفت ہو کہ تمام عالم پر ایک طرح چمکے اور زمین صورت ہو
کہ سب موجودات کا بوجھ اُٹھاوے اور پانی کی طرح ہو کہ زندگانی دلون کی ہو اور آگ کا سا ہو کہ عالم اُس سے
روشن ہو علامت زہد کی نفس کا آرام پکڑنا ہی طلب سے اور قناعت کرنی ہی اُتنے پر جس سے بھوکھ دفع ہو اور ستر
عورت ہو اور نفرت کرنا نفس کا فضول سے اور نکال ڈالنا کینہ کا ہی دل سے **قولہ** سرمایہ فتوت رغبت ہی آخرت
کی اور سرمایہ عبادت زہد ہی دنیا مین **قولہ** جو کوئی اپنے تئین خلق کی آنکھ مین سنوارے اُس سے جو کچھ اُسمین نہین ہی
تو وہ تفکر سے گرے اور جو کوئی خلق کے ساتھ بہت ملے وہ اللہ کے صدق ہی یعنی کمی صدق **قولہ** حسن خلق وہ ہی

کہ کسی کو رنج نہ دو اور رنج خلق بے کینہ و مکافات کے سہو قولہ کسی بھائی سے شک اور گمان پر قطع مت کرو قولہ ترک گناہ تین چیز سے حاصل ہوتا ہی خوف دوزخ و رغبت بہشت و شرم از خدا قولہ بندے کامل نہوں جبتک اپنے دین کو شہوات پر اختیار نہ کرین حضرت جنید رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ جب سری بیمار ہوے ہین عیادت کو گیا پنکھا رکھا تھا مین جھلنے لگا آپ نے فرمایا کہ آگ ہوا سے تیز ہوتی ہی نہ جھلو جنید رحمۃ اللہ نے پوچھا حال کیا ہے فرمایا عبد مملوک لایقدر علی شئی جنید رحمۃ اللہ نے کہا وصیت کرو فرمایا مشغول مت ہو بدون کی صحبت مین نیکون کی صحبت سے کہا اور فرمایا مشغول مت ہو نیکون کی صحبت مین صحبت حق تعالے سے جنید رحمۃ اللہ نے کہا اگر یہ بات اس سے پہلے آپ کہتے تو مین آپ سے صحبت نہ رکھتا تیسری رمضان روز سہ شنبہ کو آپ نے وفات فرمائی مرقد مبارک بغداد مین ہی

تلمیذہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہا				

ایک عورت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگرد تھین اُنکے ایک بیٹا تھا وہ مکتب مین پڑھنے جاتا تھا معلم نے اُسکو پانی لانے بھیجا وہ دریا مین ڈوب گیا معلم نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ کو خبر کی آپ نے فرمایا آؤ اسکی ماں کے پاس چلین چنانچہ گئے اور اُنکے ساتھ صبر و تسکین کی باتین کین اور رضا کا بیان فرمایا اُس عورت نے کہا اے اُستاد آپ کا اس سے کیا مطلب ہی آپ نے فرمایا کہ تمھارا بیٹا دریا مین ڈوب گیا اُسنے کہا میرا بیٹا آپنے فرمایا ہاں کہا ہرگز خدا نے ایسا نہین کیا ہی شیخ نے پھر صبر و تسلیم و رضا کی باتین فرمائین عورت نے کہا اٹھو میرے ساتھ آؤ اُنکے ساتھ دریا کنارے پہونچے پوچھا کہاں پر ڈوبا ہی لوگون نے بتادیا وہان جاکر پکارا کہ فرزند محمد اُسنے کہا لبیک اے مادر وہ عورت پانی مین اُتری اور لڑکے کا ہاتھ پکڑے ہوے گھر آئی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ نے حضرت جنید رحمۃ اللہ سے کہا کہ یہ کیا ہی جنید رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ عورت رعایت کرنے والی ہی اُن چیزون کی کہ خداے تعالے نے اُسپر واجب کی ہین اور جسکا حکم ایسا ہو اُسپر کوئی حادثہ حادث نہ ہو بغیر اسکے کہ اسکو اطلاع کرین چونکہ اُسے فوت پسر سے اطلاع نہین کی گئی تھی اسلیے اُسنے انکار کیا اور کہا خدا نے یہ نہین کیا ہے

حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ	۲۱۳ ۲۲۲	۸۲۸ ۸۳۶	۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵	۸۶۸

کنیت آپ کی ابوالحسن اور لقب ہادی عسکری و نقی ہی تیرھوین رجب کو آپکی ولادت ہی نقل ہی کہ خلیفہ بغداد نے آپ کو مدینہ سے طلب کیا جب سرمن رائے مین پہونچے ایک ویرانہ مین آپکو ٹھہرایا کئی دن کے بعد

ایک حبیب آپ کے حاضر ہوے عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ یہ جگہ پر وحشت ہے قصداً ایسی جگہ تم سکو اُتارا ہے آپ نے
فرمایا کہ تم اب تک اسی مقام مین ہو یہ فرما کر اپنے دہنے ہاتھ سے اُنکی بائین جانب اشارہ کر کے فرمایا دیکھو دیکھا تو ایک باغ
پُر فضا مع مکان و نہر وغیرہ نظر پڑا آپ نے فرمایا یہ سامان ہر وقت میرے ساتھ ہے مین جہان چاہے رہون نقل ہے کہ
متوکل خلیفہ بغداد کی ران مین ایک زخم نکلا اُسکی والدہ نے منت مانی کہ اگر زخم اچھا ہو جاے ہزار دینار نذر امام کرون
تمام اطبا علاج سے عاجز آئے خلیفہ کی مان نے در پردہ آدمی آپ کے پاس بھیجا کہ زخم کا علاج فرماوین آپ نے
ایک دوا بتائی کہ حل کر کے ضماد کیا جاے یہ دوا بالکل زخم کے علاج کے خلاف تھی جب حکیمون کو معلوم ہو متعجب
ہوے ایک نے اُن مین سے کہا کہ تجربہ کرنے مین کیا ہرج ہے سب نے پسند کیا اور اُسی دوا کا ضماد کیا گیا تھوڑی دیر کے
بعد زخم پھٹکر بہگیا دوسرے روز پھر وہی ضماد لگایا زخم بھرنے لگا دو چار روز مین بالکل اچھا ہو گیا خلیفہ کی مان نے
منت پوری کی ہزار دینار آپکو دیے نقل ہے کہ خلیفہ بغداد نے اپنے گھر مین بہت سے جانور پال رکھے تھے یہ جانور
اسقدر چیختے رہتے تھے کہ کسی کی آواز کوئی سن نہین سکتا تھا لیکن جب حضرت امام تشریف لے جاتے سب جانور
چُپ ہو جاتے نقل ہے کہ ایک ہندی شعبدہ گر خلیفہ بغداد کے دربار مین حاضر ہوا انواع اقسام کے شعبدے
دکھائے خلیفہ نے کہا اگر اپنے شعبدہ سے امام کو شرمندہ کرے ہزار دینار انعام پائے شعبدہ گر نے کہا روٹیان
پکوا کر دسترخوان پر امام کے سامنے رکھوایئے اور مجھے امام کی بغل مین بٹھایئے چنانچہ ایک روز متوکل نے آپ
کی دعوت کی دسترخوان بچھایا کھانا چنا گیا شعبدہ گر امام کے داہنی جانب بیٹھا جب کھانا شروع ہوا حضرت امام نے
ہاتھ روٹی کی طرف بڑھایا روٹی اُڑ کر دوسرے کی جانب جا پڑی اسی طرح تین بار ہوا آپ نے نظر اُٹھا کر
ہر طرف دیکھا دیوار پر شیر کی تصویر نظر پڑی اُسکی جانب مخاطب ہو کر فرمایا اس نا اہل دشمن اہلبیت کو پکڑ کر
کھاے فوراً وہ تصویر اصلی شیر کی صورت ہو گئی اور شعبدہ گر کو کھا لیا پھر تصویر ہو کر دیوار پر قائم ہو گئی آپ نے
بروز دوشنبہ آخر ماہ جمادی الاول کو زہر کے اثر سے کہ خلیفہ بغداد نے دلوایا تھا رحلت فرمائی مرقد مبارک
سامرہ مین ہے

الواثق باللہ ۹ عباسیہ	۲۲۷	۸۴۱	۲۳۲	۸۴۶

سنہ ۱۹۶ھ مین ولادت ہوئی بعد معتصم کے خلیفہ ہوے احمد بن نصر نے قصد خروج کیا خبر پا کر گرفتار کیا اور بفتواے
علما اسکو قتل کیا کہتے ہین کہ نہایت حریص الطعام تھا بے خواہش بھی کھایا کرتا مرض استسقا ہوا مگر اُس سے
صحت پائی ایک درویش نے سوال کیا لاکھ درہم مجھے دے دیے درویش نے قبول نہین کیا لوگون نے درویش
سے پوچھا کہ کیون نہین قبول کیا درویش نے فرمایا مین نے دعا کی تھی کہ خدا تو نے ملک السیون کے ہاتھ مین

دیا ہی جو اُسکے لائق نہین ہاتف نے آواز دی کہ واثق کو آزما دیکھو مین نے آزمائش کی تھی واثق نے حکم دیا کہ مضاعف کرکے اُن درہم کو فقرا کو اس شکرانہ مین دیوین کہ خدا وند کریم نے مجھے اِس فقیر سے شرمندہ نہین کیا اعتقاد خلق قرآن سے پھرا تھا آخر ذیحجہ مین وفات کی

المتوکل علی اللہ ملنا عباسیہ	۲۳۲	۸۴۶	۲۴۷	۸۶۱

۲۰۵ھ یا ۲۰۶ھ مین ولادت ہوئی بعد واثق کے جانشین ہوا ۲۳۴ھ مین حدیث کی طرف متوجہ ہو کر محدثین کی نوازش کی اُسیوقت سے بسبب تعصب کے مذہب محدثین اور مذہب ابوحنیفہ کا اختلاف پیدا ہوا ۲۴۳ھ مین عراق مین ایسی ہوا گرم چلی کہ زراعت و چارپائے و مسافر بہت تلف ہوے اور دمشق مین زلزلہ سے بہت لوگ ضائع ہوے ۲۳۶ھ مین مزار مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام اور اطراف کو اُسکے منہدم کیا اور خلائق کو زیارت سے منع کیا ۲۴۰ھ مین ایک آواز مہیب آسمان سے آئی اُس سے بہت لوگ ہلاک ہوے ۲۴۱ھ مین ستارون مین تموج پیدا ہوا اور مثل ملخ کے منتشر ہوے ۲۴۲ھ مین سخت زلزلہ آیا اور اکثر پہاڑ اور زمین شق ہوگئے زراعت پہاڑ پر کی دوسری سرزمین پر جاگری ایکروز اپنے بیٹے کے معلم سے پوچھا کہ میرے دونون بیٹون کو افضل جانتے ہو کہ حسین کو انھون نے جواب دیا کہ قنبر غلام علی کرم اللہ وجہہ کو تمھارے بیٹون سے افضل جانتا ہون اسلیئے اُنکا پیٹ پھاڑ ڈالا کہ ہلاک ہوے ۲۴۷ھ مین چاہتا تھا کہ معتز کو راضی کرکے خلیفہ کرین معتز نے باتفاق اہل لشکر کے اپنے باپ کو ہلاک کیا دو واقعہ عجیب اُسوقت کے ہین ایک یہ کہ بعضے ولایت مین ایک جانور کوے سے بڑا خرمے کے درخت پر بیٹھکر فریاد کرتا تھا کہ یا ایہا الناس اتقوا اللہ۔ اللہ اللہ اور چالیس مرتبہ یہ کہکر اُڑ گیا دوسرے روز پھر چالیس بار کہکر اُڑ گیا خبردارون نے ایک محضر درست کرکے جسپر پانسو آدمی کے دستخط تھے دارالخلافہ مین بھیجا دوسرے یہ کہ ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہی کہ قریۂ اہواز مین ایک شخص نے وفات کی جب اُسکا جنازہ لے چلے ایک مرغ وہان آیا اور زبان جوزی مین کہا کہ حق تعالیٰ نے اِس میت کو اور جو شخص اِسکے جنازہ مین حاضر آیا بخشدیا اِس نقل کو ابن جوزی نے اپنی کتاب تنقیح مین محمد بن جلیب ہاشمی سے روایت کی ہی

المستنصر باللہ ملا عباسیہ	۲۴۷	۸۶۱	۲۴۸	۸۶۲

بعد قتل کرنے باپ کے سریر خلافت پر بیٹھے اور برخلاف اپنے باپ کے ساتھ اہلبیت کے رحیم اور محسن رہے مزار مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کو برائے زیارت واپس دیا باغ فدک بھی دیدیا اور دونون بھائی کو اپنے یعنے معتز اور موید جنکو باپ نے ولیعہد کیا تھا ولیعہدی سے معزول کیا اور داد دہش اور

انصاف سے رعایا کو خوشنود کیا مگر بسبب عداوت بعضے اہل لشکر کے مسموم ہوکر وفات پائی

المستعین باللہ ۱۲ عباسیہ	٢٤٨	٨٦٢	٢٥٢	٨٦٦

سنہ ۲۲۱ھ مین ولادت ہوئی اور بعد معتصم کے سریر خلافت پر بیٹھا مگر ترکون نے خلافت کی اور معتز بن متوکل کو قید سے نکالکر کے اسکی بیعت کی مستعین بخوف ترک بغداد مین گیا وہان کے لوگون نے اعانت کی چندروز تک جنگ عظیم رہی بعد قتل کثیر کے خشک سالی پیدا ہوئی لوگون نے بتحریر دستخط صلح کرائی اور مستعین کو خلافت پر رضامند کیا مگر بعد ازین بحکم معتز اسکو ذبح کر دیا بعمر کنتیس سال ماہ شوال مذبوحاً فوت ہوا

المعتز باللہ ۱۳ عباسیہ	٢٥٢	٨٦٦	٢٥٦	٨٦٩

سنہ ۲۳۲ھ مین ولادت ہوئی انیس ۱۹ برس کی عمر مین خلافت پائی سال اول خلافت مین اشناس نے وفات پائی پانچ لاکھ دینار اندوختہ اسکے معتز کے ہاتھ آئے اور اپنے بھائی مؤید کو ولیعہدی سے موقوف کرکے بہت مارا اور قید کیا کہ اس صدمہ سے وہ مرگیا لوگ اس سے مخالف ہوے اور حملہ کرکے آئے اور اسکو چور کی طرح کھینچتے ہوے گھر سے باہر نکالا اور طمانچہ مارتے رہے یہانتک کہ اسنے خلع خلافت کی اور محمد بن واثق جسکو معتز نے دور ڈال رکھا تھا اسکو لاکر معتز نے اسکی بیعت لی بعد پانچ روز کے اسکو حمام مین لے گئے بعد غسل کے اسکو تشنگی کا غلبہ ہوا مگر پانی نہ دیا جب شدت پیاس کی ہوئی تو آب مثلوج دیا کہ پیتے ہی مرگیا

حضرت یحیی معاذ الرازی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			٢٥٧ ٢٥٨	٨٧٢

آپ کو یحیی واعظ کہتے تھے خلق عظیم رکھتے تھے قطب زمان طریقت و محبت کے تھے علم و عمل مین قدم راسخ رکھتے تھے لطائف و حقایق مین مخصوص تھے و مجاہدہ و مشاہدہ مین موصوف و صاحب تصنیف تھے سخن نغز فرماتے ایک مشایخ نے کہا ہی کہ خدا کے دو یحیی تھے ایک انبیا سے اور ایک اولیا سے یحیی زکریا علیہ السلام نے طریقہ خوف کا ایسا اختیار کیا کہ جملہ صدیقان خوف فلاح سے اپنی نا امید ہوے اور حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ طریق رجا ایسا چلے کہ ہاتھ سب مدعیان رجا کا خاک مین ملا لوگون نے کہا حال زکریا معلوم حال ان یحیی کا کیا ہے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہی کہ ہرگز انکو جاہلیت نہ تھی اور ہرگز اُنسے کبیرہ سرزد نہ ہوا اور معاملہ اور ورزش مین وہ کوشش عظیم کرتے تھے کہ کوئی نہین کر سکتا انکے اصحاب نے کہا ای شیخ مقام

آپ کا رجا اور معاملہ آپ کا مثل خایفان کے ہی بات کیا ہی اُنھون نے کہا معلوم کرو کہ ترک عبودیت ضلالت
ہی اور خوف و رجا دو ستون ایمان کے ہین خایف عبادت کرتا ہی خوف سے قطعیت کے اور راجی امید رکھتا ہی
وصل کی پس جب تک عبادت حاصل نہ ہو نہ خوف درست ہو نہ رجا جب عبادت حاصل ہو بے خوف و رجا کے
نہ ہو ایک روز آپ ممبر پر گئے چار ہزار آدمی حاضر تھے نگاہ کی اور ممبر سے اُتر آئے کہا مین جسکے لیے ممبر پر گیا
تھا حاضر نہین ہی آپ کے ایک بھائی بھی تھے وہ مکہ مین جا کر مجاور ہو رہے اور آپ کو خط لکھا کہ مجھے تین آرزو تھین
دو حاصل ہوئین ایک باقی ہی دعا کرو کہ مین وہ بھی پا جاؤن ایک یہ آرزو تھی کہ آخر عمر بقعہ مبارک مین کاٹون
مین کعبہ مین پہونچا کہ فاضلترین بقعہ ہی دوسری یہ آرزو تھی کہ ایک خادم ہو تو میری خدمت کرے اور پانی وضو کا
تیار رکھے خدا نے ایک لونڈی ارزانی فرمائی تیسری آرزو یہ ہی کہ مرنے کے پہلے مین تمھین دیکھتا خدا روزی کرے
آپ نے جواب لکھا کہ آرزوے بہترین بقاع جو تم رکھتے تھے تم بہترین خلق ہو اور جس جگہہ چاہو رہو بقعہ مردون
سے بزرگ ہوتا ہی نہ مرد اُس بقعہ سے اور یہ جو تمنے کہا کہ ایک خادم کی آرزو تھی مین نے پایا اگر تمکو مروت و
جوانمردی ہوتی تو خادم حق کو اپنا خادم نہ بناتے اور خدمت حق سے اُسے باز نہ رکھتے تمکو خادم ہونا چاہیئے
تم مخدومی کی آرزو کرتے ہو مخدومی صفات حق سے ہی اور خادمی صفت بندہ بندے کو بندہ رہنا چاہیئے
اگر بندہ صفات حق کی آرزو کرے فرعونی ہی اور جو یہ تمنے کہا کہ مجھے تمھارے دیکھنے کی آرزو ہی اگر تمکو خدا
سے خبر ہوتی مین تمھین یاد نہ آتا تم خدا کے ساتھ ایسی صحبت رکھو کہ تمکو بھائی یاد نہ آوے وہان فرزند
قربان کرنا چاہیئے بھائی کو کون پوچھتا ہی اگر اُسکو پایا ہی مجھے کیا کروگے اور اگر نہ پایا ہی تو نے مجھسے تمھارا کیا
ہوگا ایک دوست کو نامہ لکھا کہ دنیا مثل خواب کے ہی اور آخرت مثل بیداری کے جو خواب مین دیکھے کہ روتا ہی
تعبیر اُسکی یہ ہو کہ بیداری مین ہنسے اور خوش ہو تم خواب دنیا مین روؤ تو بیداری آخرت مین خوش ہو
آپ کی ایک صاحبزادی تھین اُنھون نے ایک روز مان سے کہا کہ مجھے فلان چیز چاہیئے مان نے کہا کہ خدا سے
مانگو اُنھون نے کہا اے مادر مجھے شرم آتی ہی کہ خواہش نفسانی کو خدا سے مانگئے تم دو جو کچھ دوگی وہ اُسی سے ہی
ایک شب آپ کے سامنے شمع جلتی تھی ہوا آئی وہ گل ہو گئی آپ بہت روئے لوگون نے کہا آپ کیون روئے
ابھی روشنی کر دیجاتی ہی آپ نے فرمایا مین اس سے نہین رویا بلکہ اسلیئے روتا ہون کہ شمع ہمارے ایمان جو
سینہ مین روشن ہی ہم ڈرتے ہین کہ مبادا بے نیازی سے ایک ہوا آئے اور اُسے بجھا دے کسی نے کہا کہ
ملک الموت کے سامنے دنیا ایک دانہ کی بھی قیمت نہین رکھتی فرمایا اگر ملک الموت نہ ہوتے تو دنیا ایک حبہ کی
قیمت نہین رکھتی اور فرمایا الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب **قولہ** تین قوم کی صحبت سے دور رہو عالم
غافل و قاری مداہن و متصوف جاہل **قولہ** تنہائی آرزوے صدیقان ہی اور اُنس خلق اُنکی وحشت ہی **قولہ**

اصحاب دنیا کی خدمت لونڈی غلام کرتے ہین اور اصحاب آخرت کی خدمت احرار و زہاد و ابرار کرتے ہین **قولہ**
حکیم نہ ہو جب تک جمع نہ ہو اسمین تین خصلتین ایک یہ کہ تونگرون مین چشم نصیحت سے دیکھے نہ چشم حسد سے دوسرے
عورتون کو بچشم شفقت دیکھے نہ بچشم شہوت تیسرے درویشونکو چشم تواضع سے نہ چشم کبر سے **قولہ** مومن کو تم سے
تین چیزین ملنی چاہئین اول اگر منفعت نہ پہونچا سکو تو ضرر نہ پہونچاؤ دوم اگر خوش نہ کر سکو تو رنجیدہ و
اندوہگین مت کرو سوم اگر تعریف نہ کر سکو تو ہجو اُسکی مت کرو **قولہ** کوئی حماقت زیادہ اِس سے نہین ہی کہ بیج
دوزخ کا بوئے اور امید بہشت کی رکھے **قولہ** ایک گناہ توبہ کے بعد کا بدتر ہی ستر گناہ قبل توبہ سے **قولہ** گناہ
مومن کا کہ درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہی مثل ایک روباہ کے ہی درمیان دو شیر کے **قولہ** مجھے تعجب آتا ہی اُس شخص سے
کہ پرہیز کرتا ہی کھانے سے بخوف بیماری کیون پرہیز نہین کرتا گناہ سے بخوف عذاب **قولہ** خدا کا کرم دوزخ کے
پیدا کرنے مین اُس سے زیادہ ظاہر ہی کہ پیدا کرنے مین بہشت کے اِس سبب سے کہ ہرچند بہشت پر چند وعدے
کیئے گئے ہین اگر خوف دوزخ نہ ہوتا کوئی طاعت نہ کرتا **قولہ** دنیا شیطان کی دوکان ہی ہرگز اُس سے کچھ
مت چوری کرو کہ وہ پیچھے سے آوے اور عوض مین اُسکے دین تمسے لے لے **قولہ** خدا فرماتا ہی کہ میری شکایت
کرتے ہو کیا تمکو یہ کافی نہین ہی کہ دونون جہان میرا ہی اور ہم تمھارے ہین **قولہ** عاقل تین ہین ایک وہ کہ
ترک دنیا کرے دوسرے جو قبر کھود رکھے قبل مرنے کے تیسرے وہ کہ خدا کو راضی کرے قبل اسکے کہ وہ خدا کے
پاس جاے **قولہ** تکبر کرنا اُس شخص سے جو بسبب مال کے تکبر کرتا ہی تواضع ہی **قولہ** گرسنگی ایک نور ہی اور سیر کھانا
آگ ہی اور خواہشین لکڑی اُسکی **قولہ** مین پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے اُس زاہد سے کہ فاسد کرے معدہ کو اپنے
بہت کھانے سے انواع طعام تونگرون کے پوچھا کہ مرید پر کیا چیز سخت تر ہی فرمایا ہمنشینی اضداد یعنی مخالف **قولہ** ضائع
ہونا دین کا طمع سے اور باقی رہنا پرہیزگاری سے **قولہ** دانہ اسپند کے برابر مجھے دوستی زیادہ پیاری ہی ستر برس
کی عبادت بے دوستی سے **قولہ** ایمان تین چیز ہی خوف و رجا و محبت خوف کے ضمن مین ترک گناہ ہی اور رجا کے
ضمن مین شوق طاعت ہی محبت کے ضمن مین احتمال مکروہات ہی تا رضاے حق حاصل آوے **قولہ** طاعت خدا
کا خزانہ ہی اور کلید اُسکی دعا ہی پوچھا کیونکر جانے کہ خدا مجھ سے راضی ہی یا نہین فرمایا اگر تم خود اُس سے راضی
رہو یہی نشان ہی کہ وہ تمسے راضی ہی پوچھا کہ بروز قیامت کون بے خوف رہے گا فرمایا جو آج ڈرتا ہی پوچھا
مرد توکل پر کب پہونچے فرمایا جب خدا کو اپنا وکیل کرے پوچھا درویشی کیا ہی فرمایا وہ کہ اپنے خدا کے ساتھ
جملہ کائنات سے تونگر ہو ایک روز آپ کے سامنے ذکر تونگری و درویشی کا ہوتا تھا آپ نے فرمایا قیامت کے
دن نہ تونگری کام آیگی نہ درویشی صبر و شکر کو اعتبار ہوگا پوچھا نشان محبت کا کیا ہی کہا وہ کہ نیکوئی سے
زیادہ نہ ہو اور جفا سے کم نہ ہو آپ پر لاکھ درہم قرض ہو گیا تھا جو آپ نے مجاہدین وغیرہ کو قرض لے کر

دیا تھا قرضخواہون نے تقاضا کیا آپ فکر مین تھے کہ شب پنجشنبہ کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
آپ نے فرمایا کہ دل تنگ مت ہو تمھاری دل تنگی سے ہم رنجور ہوتے ہین خراسان مین جاؤ ایک آدمی تمکو
سو ہزار درہم دے گا آپ نے عرض کی وہ شخص کون ہی اور کہان ہی فرمایا تم شہر بشہر جاؤ اور وعظ کہتے جاؤ
کہ تمھارا وعظ شفاء دلون کی ہی مین جیسا تمھارے خواب مین آیا ویسا ہی اُسکے خواب مین جاؤن پس آپ
نیشاپور مین آئے اور آگے طاق ممبر کے بیٹھے اور فرمایا کہ اے لوگو مین بہ اشارہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
آیا ہون کہ آپ نے فرمایا ہی کہ تیرا قرض ایک شخص ادا کر دے گا اور مجھپر سو ہزار درہم قرض ہی اور جانو
کہ میری بات کو ہمیشہ جمال ہوتا ہی اسوقت قرض اُسکا حجاب ہوا ہی ایک شخص نے کہا مین دس ہزار درہم
دوسرے نے کہا مین پچاس ہزار درہم تیسرے نے کہا کہ مین چالیس ہزار درہم دونگا آپ نے فرمایا ارشاد ہی
کہ ایک شخص دے گا اس سبب سے مین نہین لے سکتا پس آپ وعظ فرمانے لگے پہلے روز سات جنازے
مجلس سے اُٹھائے نیشاپور مین آپ کا قرض ادا نہ ہوا بلخ مین آپ تشریف لائے مردمان بلخ نے آپکو روکا
چند روز وہان رہے اور وعظ کہا اور توانگری کو فضل دیا ایک شیخ اُس نواح مین تھے اُنکو پسند نہ آیا
کہ توانگری کو درویشی پر فضل دیا اُنھون نے فرمایا اللہ برکت نہ دے جب آپ بلخ سے باہر آئے رہزنون نے
وہ سب لوٹ لیا فرمایا اثر دعا سے اسی بزرگ کے تھا پس عزم ہرے کا کیا وہان بھی قصہ اپنے قرض و خواب
دیکھنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا امیر ہرے کی لڑکی تھی مجلس مین حاضر تھی اُسنے کہا ای امام دل
قرض سے فارغ رکھو کہ جس رات کو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تمھارے خواب مین آئے اُسی شب کو مجھے
بھی سرفراز فرمایا مین نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اُنکی خدمت مین جاؤن حکم ہوا
کہ نہین وہ خود تیرے نزدیک آئینگے مین جب سے آپکی منتظر تھی میرے پاس سو ہزار درہم ہین مین سب آپ کو
دیتی ہون مگر ایک حاجت مجھے ہی کہ چار روز آپ اور وعظ کہئے آپنے چار روز اور وعظ کہا پہلے روز دس جنازہ
مسجد سے اُٹھے دوسرے روز تیس جنازہ تیسرے روز چالیس جنازہ چوتھے روز ستر جنازہ پانچوین روز ہرے
سے باہر آئے اور سات اونٹ پر وہ سب درہم بار تھے آپ کے بیٹے ساتھ تھے جب بلخ مین پہونچے بیٹے نے
اپنے دل مین کہا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ شہر مین پہونچین تو قرض ادا کر کے جو کچھ بچے فقرا کو دے دین ہم بے بہرہ رہینگے
صبح کے وقت یحیٰی رحمہ اللہ مناجات مین سر بر زمین تھے کہ سر پر ایک پتھر مارا آپنے فرمایا کہ مال قرضخواہون
کو دیدیا جاوے اور جان بحق تسلیم ہوے اہل طریقت نے آپ کو کاندھے پر اُٹھایا اور نیشاپور مین لائے اور
گورستان مین دفن کیا

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ	۲۳۲ / ۲۳۲ / ۲۳۳	۸۴۶	۲۶۰	۸۷۳

کنیت آپ کی ابو محمد اور لقب زکی و خالص و سراج و عسکری ہی مولد آپ کا مدینہ طیبہ ہی علی بن ابراہیم بن موسی سے روایت ہی کہ ایک دفعہ تنگدستی تھی میرے والد نے کہا کہ امام کے پاس جاتا ہون اگر پانسو دینار دیے تو فلان فلان جنس خریدونگا اور آپ کے پاس حاضر ہوے آپ نے اندر بلایا بیٹھے لیکن شرم سے کچھ کہہ نہ سکے جب باہر آئے امام کا ایک غلام ایک تھیلی پانسو دینار کی لیکر آیا کہا کہ امام نے دی ہی اس سے فلان فلان چیزین خرید کر لیجاؤ اور نام ان چیزون کے بتائے جنکے لینے کا ارادہ کرکے گئے تھے نقل ہی کہ ایک شخص قید تھا آپ کے پاس عرضی واسطے دعاے خلاص بھیجی اور یہ بھی ارادہ تھا کہ اپنی غربت تنگدستی کا بھی حال لکھے مگر بھول گیا جب رقعہ آپ کو پہونچا آپ نے جواب مین تحریر فرمایا کہ نماز ظہر گھر مین پڑھنا چنانچہ قبل نماز ظہر اسے آزادی ملی جب اپنے گھر پہونچا دیکھا کہ ایک خادم امام کا چلا آتا ہی یہ شخص استقبال کے لیئے دوڑا گھر پر لایا خادم نے سو دینار اور ایک رقعہ دیا جسمین یہ مضمون تھا کہ تم نے اپنے خط مین شرم سے نہ لکھا سو دینار جاتے ہین انکو صرف کرو ہرگز شرم نہ کرو جو ضرورت ہوگی پہونچیگا آپ کا دل جود و ایثار کی جانب بہت تھا چھٹی یا آٹھوین ربیع الاول کو آپنے وفات فرائی قبر شریف متصل پدر ہی

المہتدی باللہ ۱۴ عباسیہ	۲۵۶	۸۶۹	۲۵۷	۸۷۰

بعد معتز کے خلافت پائی لکھتے ہین کہ شخص زاہد تھا باوجود اسقدر نعمتہاے گوناگون کے بادرمضان روٹی نمک وسرکہ در وغن زیت سے کھاتا اور مخالف آبا و اجداد اپنے امام حنبل رحمہ اللہ کی تعریف بیان کرنا اور لہو و لعب وغنا وغیرہ اپنے اوپر حرام جانتا اور خلق کو اس سے باز رکھتا اور راتون کو کمل پر بیٹھکر نماز پڑھتا اور یاد الٰہی مین مصروف رہتا تمام ظروف نقرئی وطلائی کو توڑکر سکہ کیا اور تصویر کے فروش کو اٹھا دیا اور مشروع فرش رکھنا تاگاہ موسی بقصد قتل صالح بن وصیف قاتل معتز و بطلب مال اسکی مان کے مع فوج جرار آیا اور بہت سے قصص اس درمیان مین ہوے بالآخر مہتدی کو ان لوگون نے قتل کیا۔

المعتمد علی اللہ ۱۵ عباسیہ	۲۵۷	۸۷۰	۲۷۹	۸۹۲

سنہ ۲۲۹ مین ولادت ہوئی شب اختلاف خلافت مین محبوس ہوا مگر بعد قتل مہتدی قید سے نکالکر لوگون نے بیعت اسکی کی اور خلیفہ ہوا طلحہ کو عامل مشرق کیا اور جعفر کو ولیعہد کیا اور والی مصر و مغرب کا کیا اور

خود لہو و لعب مین مصروف ہوا اس سبب سے خلائق ناراضامند ہوئی اور خلیفہ نے اُسکے بھائی کو پسند کیا اُسی زمانہ مین
بصرہ مین زنگی جمع ہوئے اور بصرہ کو جلا دیا اور بہتون کو مقید کیا اور اکثر کو قتل کیا اور بسبب زلزلہ کے ہزارہا آدمی
تلف ہوئے اور درمیان لشکر زنگیان و خلیفہ سنہ ۲۵۵ھ سے سنہ ۲۷۰ھ تک لڑائی قایم رہی اور سردار زنگیان کہ نام اسکا
بہبود تھا اور دعوی نبوت اور عالم الغیب ہونے کا رکھتا تھا مقتول ہوا بقول سیوطی بعد قتل ایک کرور مسلمانونکے
وہ خبیث داخل جہنم ہوا سنہ ۲۶۰ھ مین عراق و حجاز مین ایسی خشک سالی ہوئی کہ ایک سیر جو کی قیمت پچاس دینار
ہوئی سنہ ۲۶۶ھ مین لشکر روم دیار بکر مین پہونچا اور بہت آدمیون کو قتل کیا اور صحرائی اعرابیون نے شورش کی و غلاف
کعبہ کو لوٹ لیا اور اور بھی لڑائیان رہین معتمد سامرہ سے بقصد دمشق باہر آیا راہ مین بلاد کے لوگون نے اُسکو روکا
اور پھر سامرہ کو پھیر دیا اُسی سال مین نہر عیسے نے طغیانی کی اور سات ہزار مکانات کو منہدم کیا اور معتمد خلافت
سے علیحدہ ہوا

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۸ ۱۳۶	۷۴۴ ۷۵۳	۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۵ ۲۶۹	۸۷۴

آپ بہت بڑے مشایخ و ولی تھے ہمیشہ مقام قربت و ہیبت مین رہتے دریاے آتش محبت مین ہر وقت ڈوبے
رہتے تن مجاہدہ مین اور دل مشاہدہ مین ہر وقت مصروف رکھتے معانی طریقت مین آپ کا جواب نہ تھا یہ کہتے ہین
کہ سب کچھ اس طریقہ مین آپ ہی تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بایزید کی مثال ہم لوگون مین ایسی ہی
جیسی فرشتون مین جبرئیل اور فرمایا انتہاے روندگان میدان توحید ابتدائی حضرت بایزید ہی تھی اور دن کی جو انتہا
ہو وہ آپ کی ابتدا ہی نقل ہی کہ جب آپ کی والدہ نے مکتب مین بھیجا آپ قرآن پڑھتے تھے جس روز سورہ لقمان مین
یہ آیت پڑھی اِن اشکر لی و لوالدیک یعنی حق تعالی فرماتا ہی کہ شکر کرو میرا اور ماں باپ کا اس آیت کے معنی استاد
سے پوچھے اُستاد نے بتائے آپ کے دل پر اثر ہوا اجازت لیکر گھر مین تشریف لائے آپ کی والدہ نے فرمایا کیون آئے
مکتب سے کچھ ہدیہ لائے یا کوئی عذر پیش آیا آپ نے فرمایا نہین آج یہ آیت مین نے پڑھی مجھے اندیشہ ہوا کہ دو گھر
کا کام مجھ سے نہ ہو سکے گا اسلیئے آیا ہون کہ یا تم خدا سے مجھے لے لو کہ ہر وقت تمھارا رہون یا مجھے خدا پر چھوڑ دو
کہ اُسیکا ہو رہون آپ کی والدہ نے فرمایا مین نے تمکو خدا کے کام کو دیا اپنا حق بخشدیا جاؤ آپ نے بسطام چھوڑ کر
جنگل کی راہ لی تیس برس تک شام کے جنگل مین رہ کر ریاضت کی کبھی سیر ہو کر نہ کھایا اور چین سے نہ سوئے
ایک سو تیرہ پیر کی آپ نے خدمت کی اُن مین سے ایک حضرت صادق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور سب سے فیض
حاصل کیا نقل ہی کہ ایک روز حضرت صادق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آپ حاضر ہوئے فرمایا فلان کتاب طاق پر
سے اُتار و عرض کی کونسا طاق ہی فرمایا اتنی مدت سے یہان آتے ہو طاق کہان ہی نہین جانتے آپنے عرض کی

تو مجھے اس سے کیا کام کہ آپ کے سامنے سر اٹھاؤن نظارہ کے لیے مین نہین آتا ہون حضرت صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اگر یہی ہی تو بسطام کو واپس جاؤ تمھارا سب کام تمام ہوگیا جب آپ شکم مادر مین تھے اگر آپ کی مان کبھی لقمہ مشتبہ
کھا لیتین تو آپ پیٹ مین تڑپنے لگتے جبتک وہ اسکو دفع نہ کرتین تصداق اسکا یہ ہی کہ آپ سے پوچھا کہ اس راہ مین
سب سے بہتر کیا چیز ہی فرمایا دولت مادرزاد کہا اگر یہ نہو فرمایا دل دانا اگر یہ نہو چشم بینا اگر یہ نہ ہو گوش شنوا اگر یہ نہ ہو
بدن توانا کہا اگر یہ بھی نہ ہو فرمایا مرگ مفاجات شیخ ابوسعید فرماتے ہین کہ اٹھارہ ہزار عالم کو مین بایزید سے بھرا
دیکھتا ہون اور بایزید کو درمیان نہین دیکھتا ہون یعنی جو کچھ بایزید مین ہی اسمین محو ہی ایک روز آپ کے پاس ایک
شخص آیا اور پوچھا حیا کیا ہی آپ نے جواب دیا وہ پانی ہوگیا ایک شخص کو مسجد مین نماز پڑھتے دیکھا کہا کہ اگر تم جانتے
ہو کہ نماز سبب پہونچنے اور پیوند کا ہی بخدا لے تعالے تم غلط کرتے ہو کہ یہ سب پندار ہی مواصلت نہین ہی اگر نماز
نہ کرو تو کافر ہوا اور اگر ذرہ بھی چشم اعتماد سے اسکی طرف نہ دیکھو تو مشرک ہو ایک بزرگ نے آپ کو سر جھکاتے دیکھا
جب آپ نے سر اٹھایا پوچھا کہ اے شیخ تمنے کیا کیا فرمایا کہ اپنی فنا مین سر جھکایا اور اسکی بقا مین سر اٹھایا ایک روز خطیب
نے منبر پر پڑھا قدر اللہ حق قدرہ آپ کی آنکھون سے خون جاری ہوا اور اتنا اپنے تئین زمین پر پٹکا کہ بیہوش ہوگئے
جب ہوش مین آئے کہا خداوندا جب تو یہ جانتا تھا اس جھوٹے اور لاغی کو کہان لایا کہ وہ دعوی تیری معرفت کا کرے
ایک شخص نے کہا کہ دل صاف کرو تو تم سے ایک بات کہین فرمایا تیس برس ہوے کہ خدا سے دل صافی چاہتا ہون
اب تک نہین پایا ہی تمھارے لیے ایک ساعت کے لیے کہان سے پاؤن آپنے ایک شخص کو دیکھا کہ کہ رہا ہی کہ مجھے
تعجب آتا ہی اس شخص سے کہ خدا کو جانے اور عبادت اسکی نہ کرے آپ نے فرمایا کہ مجھے تعجب آتا ہی اس سے کہ اسے
پہچانے تو کیونکر عبادت کرے یعنے تعجب ہی کہ اپنی جگہ پر رہے جیسا کہ زنان مصر جمال یوسف مین اپنی جگہ نہین ایک
شخص نے آپ سے پوچھا کہ مجھے کچھ بتا دیجئے کہ سبب نجات ہو فرمایا دو حرف توحید سے سیکھ لو جانو کہ خدا مطلع ہی
اور جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہی اور یہ جانو کہ خداوند تمھارے عمل سے بے نیاز ہی **قولہ** اگر ایک ذرہ میری صفت سے صحرا
مین کہین تو ساتون آسمان و زمین باہم گر پڑین **قولہ** برسون اس درگاہ پر ہم رہے مگر سواے ہیبت و حیرت کے کچھ
نصیب نہ ہوا **قولہ** مدتون گرد خانہ کعبہ کے مین طواف کرتا تھا جب مین خدا تک پہونچا دیکھا کہ کعبہ میرا طواف کرتا
ہی **قولہ** خدا نے مجھکو وہان پہونچایا کہ خلق کو مین نے دو انگلیون کے بیچ دیکھا **قولہ** کمال درجہ عارف محبت مین اسکا
جلنا ہی **قولہ** خدا کے ایسے بھی بندے ہین کہ اگر بہشت کو خوب آراستہ کرکے انھین دینا چاہین تو وہ ایسی فریاد
کرین کہ دوزخیان دوزخ سے **قولہ** عابد در حقیقت اور عامل بصدق وہ ہین جو کہ تیغ محبت سے سب مرادون کا
سر کاٹین اور خواہشین اور تمنا انکی محبت حق مین ناچیز ہون **قولہ** اول مقام توحید کا یہ ہی کہ جو کچھ کہے علم سے
کہے اور جو کچھ سنے علم سے سنے **قولہ** توبہ خلق کا گناہ سے ہی توبہ بایزید قول لا الہ الا اللہ سے یعنی جو کچھ کہتے ہین شرک کہا

قولہ گناہ تم لوگ کو اتنا نقصان نہین پہونچاتے کہ بیحرمتی کرنی اور خوار رکھنا مسلمانون کا قولہ عبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہی قولہ دل کے سوار رہو اور بدن کے پیادہ قولہ علامت شناخت حق کی خلق سے بھاگنا ہی اور چپ ہو جانا اُسکی معرفت مین قولہ کمال عارف اُسکا جلنا ہی دوستی حق مین قولہ محال ہی کہ کوئی خدا کو پہچانے اور اُسے دوست نہ رکھے قولہ جو کوئی خدا کو پہچانے زبان دوسری بات مین سوائے خدا کے نہ کھولے قولہ دنیا کیا چیز ہی کہ اُسکا چھوڑنا کوئی کام ہی قولہ ایک روز باطن مین میرے آواز دی کہ میرا خزانہ طاعت مقبول اور خدمت پسندیدہ سے بھرا ہی اگر مجھے چاہتے ہو تو وہ چیز لاؤ کہ میرے پاس نہ ہو عرض کیا وہ کون سی چیز ہی جو کہ تیرے پاس نہ ہو حکم ہوا بیچارگی عجز و نیاز و خواری و شکستگی قولہ اولی ترین چیز جو عارف پر واجب آوے یہ ہی کہ مال و ملک سے تبرا کرے اور حق تو یون ہی کہ اگر دونون جہان اُسکی دوستی مین ترک کرے تھوڑا ہی قولہ خدا اپنے اولیاء کے دل پر واقف ہوا جسے تحمل بار معرفت کا نہ دیکھا اُسکو عبادت مین مشغول کیا قولہ کوشش کرو کہ ایک وقت ایسا حاصل کرو کہ اُسوقت مین سوائے خدا کے کچھ نہ دیکھو قولہ جو خدا کو اختیار کرے تو ایک فرعون اُسپر متعین کیا جائے کہ اُسے ستاتا رہے قولہ یہ سب گفتگو غل شور آرزو پردہ کے باہر ہی اندر پردہ کے خاموشی ہی قولہ عارف وہ ہی کہ کوئی مذہب اُسکے قلب کو سیاہ نہ کرے اور جو کدورت اور تیرگی کہ اُسمین پہونچے صاف ہو جائے قولہ اگر سب دولت دنیا کی تمکو دیدین تو اُسکے گردمت ہو جاؤ اور سب بیدولتی تمکو ہو تو نا امید نہو کہ خدا کا کام کن فیکون ہی قولہ جو کوئی اپنے دلکو کثرت شہوات مین مردہ کرے اُسکو لعنت کے کفن مین لپیٹین اور زمین ندامت مین دفن کرین اور جو کوئی اپنے نفس کو مارے شہوات کے باز رکھنے سے اُسکو کفن رحمت مین لپیٹیں اور زمین سلامتی مین دفن کرین قولہ خدا تک نہ پہونچے مگر حفظ حرمت سے اور راہ سے نہ گرے مگر ترک حرمت سے قولہ معرفت وہ ہی کہ پہچانو کہ حرکت و سکنت خلق کی خدا سے ہی قولہ محبت وہ ہی کہ دنیا و آخرت کو دوست نہ رکھو قولہ اختلاف علما راحت ہی مگر توحید و تجرید مین نہین قولہ خدا سے نزدیک تر وہ ہی کہ بار خلق کا زیادہ اُٹھاوے قولہ فراموشی نفس یاد کرنا حق کا ہی جو کوئی حق کو ساتھ حق کے پہچانے زندہ ہوا اور اگر حق کو ساتھ اپنے پہچانے فانی ہو قولہ جب عارف کا دل مثل چراغ کے صاف ہو شیشہ کی قندیل مین کہ شعاع اُسکی ملکوت کو روشن کرے اُسکو تاریکی سے کیا ڈر قولہ خلق دو چیز سے ہلاک ہوتی ہی ایک خلق کی حرمت نہ کرنے سے دوسرے خدا کا احسان نہ جاننے سے پوچھا فرض و سنت کیا ہی فرمایا صحبت مولی فرض ہی اور ترک دنیا سنت قولہ جب اپنا عیب پہچانے اور خلق سے ہمت ترک کرے اُسوقت خدا بقدر ہمت و بقدر دوری نفس کے اپنے ساتھ نزدیک کرے قولہ تم راہ سے اُٹھو خدا کو پہونچو پوچھا کس چیز سے خدا تک پہونچ سکتا ہی فرمایا اندھے بہرے گونگے ہونے سے قولہ اسباب دنیا کو مین نے جمع کیا اور قناعت کی زنجیر سے باندھا اور منجنیق صدق مین رکھا اور دریا

ناامیدی مین پھینکدیا پوچھا کہ خدا کی طرف راہ کیونکر ہی فرمایا غائب ہونا راہ سے اور ملنا خدا سے پوچھا متکبر کون ہی فرمایا وہ کہ اٹھارہ ہزار عالم مین کوئی نفس اپنے نفس سے خبیث تر دیکھے پوچھا کہ مردونکا کیا کام ہی فرمایا کہ خدا کے سوا دل کسی مین نہ باندھے قولہ عورتون کا کام میرے کام سے اچھا ہی وہ ہر مہینے غسل کرتی ہین ناپاکی سے اور مین نے تمام عمر غسل پاکی سے نہ کیا قولہ خلق جانتی ہی کہ مین اُنکی طرح ہون اگر صفت میری غیب مین دیکھین تو سب ہلاک ہون کسی نے پوچھا کہ عرش کیا ہی کہا مین کہا کُرسی کیا ہی کہا مین پوچھا لوح و قلم کیا ہی کہا مین کہا خدا کے بندے عیسیٰ و موسیٰ و محمد علیہم السلام کہا وہ سب مین پوچھا خدا کے بندے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام کہا سب مین ہون وہ چپ رہا آپ نے فرمایا سچ ہی جو کوئی حق مین محو ہوا بحقیقت سب چیز وہ ہی اگر وہ آدمی نہ ہو خدا سب اپنے تئین دیکھے تعجب نہ ہو نقل ہی کہ ایک شخص نے کسی بزرگ کا نشان بتایا آپ وہان تشریف لے گئے اتفاقاً اُسوقت اُس مرد بزرگ نے قبلہ کی جانب تھوکا آپ فوراً یہ کہکر واپس چلے آئے کہ اگر اُسکو طریقت مین کچھ بھی دخل ہوتا تو خلاف شرع کام نہ کرتا نقل ہی کہ جب آپ مسجد کو جاتے راہ مین بلحاظ حُرمت مسجد تھوک نہ ڈالتے بارہ سال مین آپ کعبہ پہونچے تھے ہر قدم پر مصلا بچھا کر دو رکعت نماز پڑھتے اور فرماتے یہ شاہان دنیا کا دربار نہین کہ ایکدفعہ وہان پہونچ سکین کعبہ مین پہونچکر زیارت کی مگر مدینہ منورہ نہ گئے فرمایا خلاف ادب ہی کہ اس ذریعہ سے ایسے سردار کی زیارت ہو واپس آکر دوبارہ احرام کرکے مدینہ منورہ گئے راہ مین کچھ آدمی ساتھ ہوے آپ نے دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو عرض کی آپ کے ساتھ رہینگے آپ نے عرض کی ای بارخدایا خلق کو اپنی جانب سے میری طرف نہ پھیرا اور یہ خیال کرکے کہ اپنی محبت اُنکے دلون سے نکالین نماز صبح ادا کرنے کے بعد فرمایا انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدون جب ہمراہیون نے یہ سُنا کہا یہ مرد دیوانہ ہی اور آپ کو چھوڑکر اپنی راہ لی نقل ہی کہ سفر مکہ مین آپ کے ساتھ ایک اونٹ تھا جسپر اسباب آپ کا اور آپ کے مریدان کا بار تھا کسی نے کہا کہ یہ کیا ظلم ہی کہ ایک اونٹ پر اتنے آدمیون کا اسباب ہی آپ نے فرمایا اونٹ پر بار نہین ہی دیکھ لو دیکھا تو ایک بالشت اونٹ کی پیٹھ سے بار بلند تھا حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے حق تعالےٰ کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ تمام مخلوق مجھ سے کوئی چیز چاہتی ہی مگر بایزید مجھکو مجھسے چاہتا ہی نقل ہی کہ روم کے کفار کی لڑائی مین لشکر اسلام ضعیف ہوا قریب تھا کہ شکست کھائے کفارون نے سنا کوئی کہتا ہی ای بایزید مدد کرو معاً خراسان کی جانب سے آگ پیدا ہوئی جس سے کفارون کے دلون مین ہراس پیدا ہوا لشکر اسلام نے فتح پائی۔

معراج بایزید

حضرت فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز نے آپ کی معراج کے باب مین یہ لکھا ہی کہ فرمایا حضرت بایزیدؒ

نے کہ جب خدا یتعالی نے مجھے کل مدارج موجودات سے درجۂ استغنا کو پہونچایا تو اپنے نور سے منور فرمایا عجائب اسرار مجھپر آشکارا کئے اپنی عظمت و ہویت مجھپر ظاہر فرمائی تب مین نے بچشم یقین سے اُسکو دیکھا پھر مین نے آپکو نظر حق سے دیکھا اور اپنے صفات مین تامل کیا میرا نور نور حق کے مقابل مین ظلمت تھا میری عظمت عظمت حق کے سامنے حقارت تھی اور میری عزت عزت حق کے آگے ناپیدا ہوئی وہان صفا تھا یہان کدورت پھر جو نگاہ کی نور کو اپنے نور حق مین دیکھا اُسکی عزت کو اپنی عزت سمجھا مین نے جانا کہ جو کچھ مین نے کیا اُسی کی قدرت سے تھا اُسکا نور میرے باطن مین چمکا اور چشم حقیقت سے جو دیکھا تو ساری پرستش خدا ہی سے تھی مجھ سے نہ تھی مین یہ سمجھے تھا کہ اُسکی پرستش کرتا ہون عرض کی خدایا یہ کیا ہے فرمایا سب کچھ مین ہون اور نہین یعنی فعل تمسے سرزد ہوتا ہے لیکن کرنے والا اُس کام کا مین ہون جب تک مین تمکو توفیق نہ دون کوئی عبادت تمسے نہ ہوسکے پھر مجھسے بصارت ظاہری لے لی اور اصل ہویت سکھائی میری ہستی مٹا کر اپنی بقا مین ملایا اور عزیز کیا اپنی خودی بلا مزاحمت میرے وجود کے مجھمین دی آخر اپنی حقیقت مجھے بتائی اُس سے اُسکو دیکھا اُسکو حقیقت مین پایا وہان رہنے آرام کیا آپ نے جس شب وفات فرمائی حضرت موسی رضا رضی اللہ عنہ نے خواب مین دیکھا کہ عرش سر پر اُٹھایا ہے صبح کو چاہا کہ آپ کے حضور مین حاضر ہون اور تعبیر پوچھین جب مکان پر آئے معلوم ہوا کہ آپ نے رحلت فرمائی بہت سے لوگ اُسوقت جمع تھے جب جنازہ لے چلے ہرچند چاہا کہ کاندھا دین مگر ناممکن ہوا ناچار بے قرار ہوکر جنازہ کے نیچے آکر سر لگایا خواب یاد نہ رہا تھا حضرت بایزید رحمہ اللہ کو دیکھا کہ فرماتے ہین اے موسی یہی تعبیر خواب ہے جو شب کو تمنے دیکھا نقل ہے کہ کسی بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھا سوال کیا تصوف کیا ہے آپ نے فرمایا عیش و آرام کو چھوڑنا اور محنت کرنا اٹھائیسوین شعبان کو آپ نے رحلت فرمائی اب مؤلف تھوڑا حال سامعی آپ کا عرض کرتا ہے ہرچند کسی کتاب سے اسکا نشان نہین ملتا لیکن بنگالہ کے مسلمان اسکی تصدیق کرتے ہین - بنگالہ مین یہ مشہور ہے کہ حضرت بایزید بسطامی گیارہ برس کا زمانہ ہوا کہ اس اطراف مین تشریف لائے اور ایک پہاڑ پر کہ اب قصبہ چاٹ گام مین واقع ہے قیام فرمایا چنانچہ آپ کا چلہ اب تک وہان موجود ہے اجنہ اس پہاڑ مین رہتے تھے آپ کو ستانے لگے آپ نے فرمایا کہ تھوڑی جگہ مجھکو دو جہان بیٹھکر چراغ روشن کرون اجنہ راضی ہوے آپ نے چراغ روشن کیا روشنی اور گرمی اُس چراغ کی دور تک پھیلی اسکی حد مین اجنہ بیٹھ نہ سکے اور جہان تک روشنی پہونچتی گئی اجنہ ہٹتے گئے یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہ سرزمین اُنسے خالی ہوگئی وجہ تسمیہ قصبہ چاٹ گام یہ کہتے ہین کہ چاٹی زبان بنگلہ مین چراغ کو اور گرام زمین کو کہتے ہین نام اس قصبہ کا اُسی روز سے چاٹی گرام ہوا کہ اب کثرت استعمال سے چاٹگام مشہور ہے یہ بھی کہتے ہین کہ اجنہ آپ کی بد دعا سے کچھوے بنگئے اور اُسی تالاب مین کہ

پہاڑ کے نیچے ہی رہے اور آب تک ہین جو لوگ چلے کی زیارت کو جاتے ہین اُن بچھوؤن کو کھانا دیتے ہین یہ مجال نہین ہی کہ کسی زائر کو ستائین ایک شخص تالاب کے کنارے بیٹھا وضو کر رہا تھا کسی بچھوے نے انگلی کاٹ لی وہ شخص یہ کہکر اُٹھا کہ مین حضرت کے پاس فریاد لیے جاتا ہون اُسکا دو چار سیڑھیون پر آنا تھا کہ بچھوا بیتاب ہو کر پیچھے چلا قریب پہونچا تھا کہ مرگیا اور چونکہ آپ کمال پابند شرع تھے کوئی مجذوب فقیر آپ کے چلہ تک نہین جاتا ہی پہاڑ مین رہتا ہی سترھوین شعبان روز جمعہ وفات فرمائی مزار آپ کا بسطام مین ہی

حضرت ابوحفص حداد ویسی رحمۃ اللہ علیہ			۲۶۴ ۲۶۶	۸۷۶ ۸۷۹

آپ بادشاہ مشایخ تھے علی الاطلاق اور خلیفہ حق باستحقاق مختشمان اس طائفہ سے تھے ریاضت وکرامت وفتوت مین اعجوبہ اور کشف وبیان مین یگانہ تھے ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ کے پیر تھے شاہ شجاع رحمۃ اللہ کرمان سے واسطے زیارت آپ کے آئے اور آپ کے ساتھ بغداد گئے اور زیارت مشایخ کی ابتداے حال آپ کا یہ ہی کہ آپ ایک لونڈی پر عاشق ہوے اور بے صبر وبے قرار ہوگئے مگر ہاتھ نہ آتی تھی کسی نے اُنسے کہا کہ شارستان نیشاپور مین ایک جھودی جادوگر ہی وہ اسکی تدبیر کرسکتا ہی آپ اُس جھود کے پاس گئے اور اُس سے حال کہا جھود نے کہا تم چالیس روز عبادت مت کرو اور کوئی نیت نیک نہ کرو تب ہم عمل کرین اور جادو کے وسیلہ سے تمکو مقصود تک پہونچاوین ابوحفص گئے اور ویسا ہی کیا اور پھر جھود کے پاس گئے جھود نے وہ طلسم کیا مگر کچھ اثر نہ ہوا جھود نے کہا اس چالیس روز مین بالضرور تمسے کوئی عمل خیر ہوا ہی اچھی طرح خیال کرو ابوحفص نے کہا کہ اس چالیس روز مین کوئی عمل خیر بظاہر مجھ سے نہ ہوا مگر ایک روز ہم جاتے تھے ایک پتھر راہ سے ہٹا دیا تھا تا دوسرے ٹھوکر نہ کھائین جھود نے کہا مت ستاؤ اُس خداوند کو چالیس روز اُسکا حکم ضائع کرو اور وہ اپنے کرم سے ادنی تکلیف تمھاری ضائع نہ کرے (یعنے جو تمنے پتھر راہ سے ہٹا دیا) اس بات سے ایک آگ دل مین ابوحفص رحمۃ اللہ کے پڑی اور جھود کے ہاتھ پر توبہ کی اور وہی آہنگری کرتے تھے اور اپنا واقعہ پوشیدہ رکھتے تھے اور ہر روز ایک دینار کسب کرتے تھے اور رات کو فقراکو دیتے تھے اور بیوہ عورتون کے گھرون مین ڈال دیتے تھے ایسا کہ کوئی نہ جانے اور عشا کے وقت دریوزہ گری کرنے اور اُس سے افطار کرتے اور کبھی اُس حوض پر جہان لوگ ساگ دھوتے جاکر گری ہوئی پتیان اُٹھا لاتے اور اُسی سے نان خورش کرتے ایک روز ایک اندھا بازار مین یہ آیت پڑھتا جاتا تھا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وبدا لھم من اللہ مالم تکونوا یحتسبون آپ کا دل ساتھ اس آیت کے مشغول ہوا آپ نے ہاتھ بھٹی مین ڈالا اور جلتا ہوا لوہا نکالا اور ہاتھ نہائی پر رکھا اور شاگردونکو کہا کہ ضرب مارو شاگردون نے کہا کس پر مارین حال کیا ہی آپ ہوش مین آئے گرم لوہا آپ نے ہاتھ سے پھینکدیا

اور دو کان لٹا دی اور فرمایا کہ مین نے چاہا تھا کہ اس کام کو کسی عنوان سے چھوڑ دون مگر نہ چھوڑا تھا اُس
وقت تک کہ یہ بات مجھپر حملہ لائی اور مجھکو مجھ سے لے لیا پس آپ نے سخت ریاضت شروع کی اور گوشۂ مراقبہ
اختیار کیا آپ کے ہمسایہ مین سماعت حدیث کی ہوتی تھی آپ سے کہا کہ آپ بھی آئیے تو حدیث کی سماعت کیجیے
جواب دیا کہ تیس برس سے ہم چاہتے ہین کہ داد ایک حدیث کی دین مگر نہین دے سکتے ہین سماعت دوسرے
حدیث کی کیونکر کرین پوچھا کہ وہ کون سی حدیث ہے آپ نے فرمایا من حسن اسلام المرا ترکہ الا یعنیہ نہ کوئی اسلام
سے مردود ہے کہ ترک کرے جو کچھ اُسکے کام نہ آوے ایک روز یارون کے ساتھ صحرا مین گئے فرحت مین تھے کہ
ایک ہرن آیا اور ابو حفص رحمہ اللہ کی گود مین سر رکھا ابو حفص رحمہ اللہ نے اپنے مُنھ پر طمانچے مارے اور فریاد کی
ہرن چلا گیا آپ اپنے حال مین آئے یارون نے سوال کیا کہ یہ کیا حالت تھی آپ نے فرمایا چونکہ تم لوگ یہان خوش
تھے میرے دل مین آیا کہ اگر کوئی بکری ہوتی تو کباب کرتے اور یارون کو کھلاتے فوراً ہرن آیا یارون نے کہا
جسکا خدا کے ساتھ ایسا معاملہ ہو کیون فریاد کرے فرمایا تم لوگ نہین جانتے ہو کہ میری گود مین سر رکھنا مجھے دروازہ
سے باہر کرتا ہے اگر خدا فرعون کی نیکی چاہتا تو اُسکی مراد پر نیل کو جاری نکرتا آپ کو جب غصہ آتا تو خوشخوئی کی باتین
کرتے جب غصہ آپکا دفع ہوتا تب اور بات فرماتے ایک شخص روتا پریشان حال جاتا تھا پوچھا حال کیا ہے اُسنے
کہا کہ میری کل بضاعت ایک گدھا تھا کہ وہ گم ہو گیا ہے آپ اُسجگہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ قسم ہے تیری عزت
کی کہ ہم قدم نہ اُٹھائینگے جب تک اُسکا گدھا اُس تک نہ پہونچے گا فوراً اُسکا گدھا سامنے آیا ابو عثمان حیری رحمہ اللہ
کہتے ہین کہ ایک روز ابو حفص کے حضور مین گئے مویز آپ کے سامنے رکھے تھے مین نے ایک اُٹھا کر منھ مین رکھا آپ
اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرا حلق پکڑ لیا اور فرمایا کہ اے خائن میرا انگور تو نے کیون کھا لیا مین نے عرض کی آپ کے
دل سے ہم جانتے ہین کہ جو کچھ آپ پاس ہوگا وہ ایثار کرینگے فرمایا اے جاہل مجھے اپنے دل پر اعتماد نہین ہے تمکو
میرے دل پر کیون اعتماد ہوا ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی کہ مجھے ایسا ظاہر ہوا ہے کہ مین وعظ
کہون فرمایا کیا چیز تجھکو اسپر لائی ہے عرض کی شفقت خلق فرمایا تجھے شفقت خلق پر کس حد تک پہونچی ہے عرض کی
اُس حد تک کہ اگر خدا بدلے مین مومنین کے مجھے دوزخ مین بھیجے جایز رکھون فرمایا بسم اللہ مگر وعظ کہو تو پہلے
اپنے دلکو پند دو اور ایسا نہو کہ جمع ہونا آدمیون کا تمھارے دلکو مغرور کرے الغرض مین ممبر پر گیا ابو حفص رحمہ اللہ
بھی پوشیدہ آکر بیٹھے جب مجلس آخر ہوئی ایک سائل اُٹھا اور کہا مجھے ایک پیرہن چاہیے مین نے فوراً اپنا پیرہن
اُتار کر اُسکو دیدیا ابو حفص اُٹھے اور کہا اے کذاب انزل من المنبر یعنی اے جھوٹے اتر منبر سے مین نے عرض کی کہ
مین کیا جھوٹھ بولا آپ نے فرمایا تو نے وعدہ کیا تھا کہ شفقت خلق پر مجھے بہت ہے تو نے صدقہ دینے مین سبقت کی تاکہ
سابقین سے ہو اگر دعوی تمھارا سچ ہوتا تو تھوڑی دیر کرتے تو فضل سابقان دوسرون کو ہوتا پس تو جھوٹا ہے

اور منبر جھوٹون کی جگہ نہین ہی ابوحفص رحمہ اللہ نے قصد حج کا کیا جب بغداد مین پہونچے مریدون کے خیال مین آیا
کہ یہ عجمی ہین اورامی سخت مشکل ہی کہ شیخ الشیوخ خراسان کے لیے ترجمان درکار ہوگا حضرت جنید رحمہ اللہ نے مریدون
کو واسطے استقبال کے بھیجا جب خانقاہ مین پہونچے ابوحفص رحمہ اللہ نے فوراً عربی بولنا شروع کیا ایسا کہ اہل
بغداد اُنکی فصاحت سے حیران تھے جب آپ مکہ مین پہونچے جمع مساکین کو دیکھا کہ مضطر و پریشان ہین چاہا کہ
اُن لوگون کو کچھ دین آپ پر ایک حالت پیدا ہوئی زمین سے ایک پتھر اُٹھایا اور کہا تیری عزت کی قسم ہی اگر
مجھے کچھ نہ دے گا تو مین سب قندیلین مسجد کی توڑ ڈالونگا یہ کہا اور طواف مین مشغول ہوے فوراً ایک شخص آیا اور
ایک تھیلی زر کی دی آپ نے مساکین کو دیا شبلی رحمہ اللہ نے چار مہینے آپ کو مہمان رکھا اور ہر روز انواع طعام
آپ کے سامنے رکھتے وقت رخصت کے آپ نے فرمایا کہ اگر تم نیشاپور مین آؤ تو مہمانی ہم تمکو سکھاوین شبلی رحمہ اللہ نے
کہا اے ابوحفص مین نے کیا کیا فرمایا تمنے تکلف کیا اور تکلف کرنے والا جوانمرد نہین ہوتا مہمان کو ایسا رکھنا چاہیئے
کہ مہمان کے آنے سے گرانی اور جانے سے خوشی نہ ہو جب تکلف کروگے مہمان کا آنا تمپر گران اور جانا خوشی ہوگا
جب شبلی رحمہ اللہ نیشاپور مین گئے تو آپ کے ساتھ چالیس آدمی تھے ابوحفص رحمہ اللہ نے اکتالیس چراغ جلائے
شبلی رحمۃ اللہ نے کہا آپ نے نہ کہا تھا کہ تکلف نہ چاہیئے ابوحفص رحمہ اللہ نے کہا کیا تکلف کیا شبلی رحمہ اللہ
نے کہا کہ یہ اکتالیس چراغ جلایا ہی ابوحفص رحمہ اللہ نے کہا اُٹھو اور بجھا دو شبلی رحمۃ اللہ اُٹھے اور ہرچند
کوشش کی ایک چراغ بجھا اور چالیس نہ بجھے شبلی رحمہ اللہ نے کہا یہ کیا حالت ہی کہ ایک بجھا اور چالیس جلتے رہے
آپ نے فرمایا کہ تم لوگ چالیس آدمی تھے فرستادہ خدا اور مہمان فرستادہ خدا ہوتا ہی ہر فرستادہ کے واسطے مین نے
ایک چراغ جلایا اور ایک اپنے لیے جلایا تھا جو مین نے اپنے لیے جلایا تھا وہ بجھ گیا اور جو خدا کیواسطے جلایا تھا
وہ تم نہ بجھا سکے اور جو اپنے واسطے جلایا تھا وہ بجھا دیا اور تمنے جو کچھ بغداد مین کیا تھا میرے واسطے کیا تھا
پس وہ تکلف تھا یہ تکلف نہین ہی پوچھا عبودیت کیا ہی فرمایا وہ کہ ترک کرو جو کچھ تمھارا ہی اور ملازم ہو اُسکے جسکے
لیے تمھین حکم ہوا ہی پوچھا درویشی کیا ہی فرمایا خدا کی درگاہ مین شکستگی دکھانا پوچھا غافل کون ہی فرمایا جو اپنے
نفس سے اخلاص طلب کرے قولہ سب سے اچھا وسیلہ کہ اُسکے ذریعہ سے بندہ بقرب خدایتعالیٰ تقرب ڈھونڈھے
فقر دوام ہی ہر جگہہ اور لازم پکڑنا سنت کا ہی ہر فعل مین اور طلب قوت حلال ہی قولہ خوف دل کا چراغ ہی جو کچھ
دل مین خیر و شر سے ہو اُس چراغ سے دیکھ سکتا ہی قولہ اُسوقت تک فقر کسی کا درست نہ آوے جبتک دنیا لینے سے
اُسکو عزیز نہ ہو قولہ جو دے اور نہ لے وہ مرد ہی اور جو دے اور لے وہ آدھا مرد ہی اور جو نہ دے اور لے وہ ہیچ
ہی قولہ جو آدمی ہر حال مین فضل خدا کا دیکھے امید ہی کہ ہلاک نہ ہو قولہ جسنے ایک گھونٹ شراب شوق
پی وہ بیہوش ہوا اور ہوش مین نہ آوے مگر وقت بقاے خدایتعالیٰ کے اور مشاہدہ اُسکے کے قولہ خلق خبر

دیتے ہین وصول اور قرب اور مقامات عالی سے اور میری پوری آرزو یہ ہو کہ دلالت کرین مجھے اُس راہ کی کہ وہ
خدا تک پہونچا دے اگرچہ ایک لحظہ کے لیے ہو **قولہ** جسکو اُٹھائینگے اور اُسکا حساب کرینگے اور وہ گناہون سے پرہیز
نہ کرے اور مخالف سے مُنھ نہ پھیرے یقین ہو کہ اپنے بھید سے خبر دیتا ہو کہ وہ ایمان نہین رکھتا ہو بعثت و حساب پر
قولہ جسکی خواہش ہو کہ دل اُسکا متواضع ہو کہدو اُس سے کہ صحبت صالحان مین رہے اور خدمت اُنکی لازم
پکڑے **قولہ** تقوی حلال محض مین ہو اور تصوف تمام تر ادب ہی **قولہ** نفس الامر مین نابینا وہ ہین کہ خدا کو اشیاء
سے نہ پہچانین اور اشیاء کو خدا سے نہ دیکھین ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا کہ ملازم ایک در کے رہو
تو سب در تمپر کھلین ابوحفص رحمہ اللہ کبھی خدا کو غفلت یا انبساط سے یاد نہ کرتے جب یاد کرتے حال متغیر ہو جاتا
قولہ وقت نزع کے اپنی تقصیرون پر دل شکستہ رہنا چاہیئے پوری توجہ دلی کے ساتھ وصیت عبد اللہ سلمی کی یہ
تھی کہ میرا سر پاؤن پر ابوحفص کے رکھنا۔

امام محمد بن امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما	۲۵۵ ۲۵۸	۸۷۱	۲۶۵ ۲۶۶	۸۷۹

کنیت آپ کی ابوالقاسم ولقب مہدی و حجۃ اللہ و قایم و منتظر و صاحب الزمان و خاتم ائمہ اثنا عشریہ و بقول اہلسنت
و فرقۂ اہل تحقیق ولادت آپکی سر من رأے مین بتاریخ تیرھوین ماہ رمضان المبارک ۲۵۸ھ ہوا اور دوسری روایت
سے یازدہم شعبان ۲۵۵ھ مین ہوئی آپ کی والدہ کا نام مبارک صیقل بقولے مومن و بقولے نرجس تھا بی بی
حکیمہ حضرت امام حسن عسکری کی پھوپھی سے منقول ہو کہ مین ایکدن امام حسن عسکری کے گھر گئی فرمایا کہ ای پھوپھی آج گھر
مین رہو کہ میرے گھر مین آج خدا تعالی ایک بیٹا دیگا مین نے کہا ای فرزند کس سے ہوگا نرجس مین کوئی علامت حمل
کی مین نہین پاتی ہون فرمایا مثال نرجس کی مثل اُم موسیٰ کے ہو کہ حمل اُسکا وقت ولادت تک ظاہر نہ ہوا پس
حسب فرمانے اُنکے مین رات کو وہان رہی جب آدھی رات سے زیادہ گذری مین اُٹھی اور نماز تہجد ادا کی اور نرجس
نے بھی تہجد ادا کیا مین نے خیال کیا کہ رات آخر ہوئی اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا کچھ ظاہر نہ ہوا حضرت نے اپنی جگہ سے
فرمایا ای پھوپھی جلدی مت کرو جب مین نے پھرنا نرجس کے حجرہ کی طرف چلی نرجس مجھے راہ مین ملین تمام بدن مین
اُنکے رعشہ تھا مین نے گود مین لے لیا اور اخلاص و انا انزلنا و آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کیا اُسوقت مین نے سنا کہ جو کچھ
مین پڑھتی تھی بچہ پیٹ مین پڑھتا تھا بعد اُسکے دیکھا کہ گھر روشن ہو گیا دیکھا تو لڑکا پیٹ سے زمین پر آیا تھا اور
سجدہ مین تھا مین نے اُسے گود مین لے لیا حضرت امام نے اپنے حجرہ سے آواز دی کہ میرے فرزند کو میرے
پاس لاؤ آپ کے سامنے مین لے گئی آپ نے اپنی گود مین بٹھایا اور زبان مبارک کو اُنکے مُنھ مین ڈالا اور فرمایا کہ
ای فرزند میرے خدا کے حکم سے گویا ہو فی الحال وہ گویا ہوے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ان من علی الذین استضعفوا

فی الارض مخلفہم الوارثین بعد اسکے مین نے دیکھا کہ مرغان سبز آسمان سے آئے اور ہم لوگ کو گھیر لیا حضرت امام نے ایک
مرغ کو اُسمین سے بلایا اور کہا خذہ فاحفظہ حتے یاذن اللہ منہ فان اللہ بالغ امرہ یعنی لو اُسکو اور حفاظت کرو اُسوقت
تک کہ حکم کرے خدا تعالے اُسمین تحقیق کہ خدا پہونچانے والا اپنے حکم کا ہی مین نے امام سے پوچھا کہ یہ مرغ سبز کون تھا
اور دوسرے کون تھے آپ نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور دوسرے مرغان ملائکہ تھے پھر مجھے فرمایا کہ اُنکی مان
پاس دے آؤ مین دے آئی آپ ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوے تھے شواہد النبوۃ مین لکھا ہی کہ ایک شخص حضرت
امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے حضور مین گیا اور پوچھا کہ آپ کا جانشین کون ہوگا آپ اندر گئے اور سہ ۳ سالہ
نہایت جمیل لڑکا لے آئے اور کہا ای شخص اگر تم خدا کے سامنے گرامی نہوتے تو مین اپنے فرزند کو تمکو نہ دکھاتا نام اُسکا
نام پیغمبر اور کنیت اسکی کنیت پیغمبر ہی ایک اور شخص آپ پاس گیا اور یہی سوال کیا آپ نے فرمایا پردہ اُٹھاؤ
اُسنے پردہ اُٹھایا ایک لڑکا مثل آفتاب کے اندر سے نکلا اور امام کی گود مین بیٹھا امام نے فرمایا کہ یہی ہی صاحب تمھارا
بعد میرے بعد ایک ساعت کے وہ لڑکے اُٹھے اور اندر گئے امام نے فرمایا کہ یا بنی ادخل علی الوقت المعلوم اور پھر مجھسے
کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ اس گھر مین کون ہی یہ وہ اُٹھا کر مین اندر گیا تو وہان کوئی نہ تھا منقول ہی کہ جس روز حضرت
امام عسکری رضی اللہ عنہ نے وفات فرمائی معتضد خلیفہ بغداد نے مجھے دو آدمی اور ساتھ کر کے حکم دیا کہ حسن بن علی نے
آج سرمن رائے مین وفات کی ہی اور جلد جاؤ اور گھر کو گھیر لو اور جو کوئی اُس گھر مین ہو سر اُسکا لے آؤ ہم آپ کے
مکان پہ گئے دروازہ پر پردہ پڑا تھا پردہ اُٹھا کر مین اندر گیا دیکھا کہ ایک دریا پُر آب ہی کہ اندر اُسکے جاری ہی اور
پانی پر ایک تخت بچھا ہی اُسپر ایک شخص حسین کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے ہین اور ہم لوگ کی طرف کچھ ملتفت نہوے
ایک آدمی نے دو آدمی ہمراہی سے میرے چاہا کہ اُنکے آگے جاوے پانی مین گرا اور غوطہ کھانے لگا قریب تھا کہ
ڈوب جائے مین نے ہاتھ پکڑ کے نکالا دوسرے شخص نے بھی قصد کیا وہ بھی ڈوبنے لگا مین نے نکالا اور مین حیران ہو گیا
اور آواز بلند سے کہا کہ ای صاحب خانہ خدا سے اور تسے ہم عذر چاہتے ہین واللہ کہ مین نہین جانتا تھا کہ حال کیا
ہی جو کچھ مین نے کیا اُس سے توبہ کی مین نے اپنی سب کچھ کہی مگر اُنھون نے کچھ التفات نہین کیا مین نے واپس آکر
حقیقت حال معتضد سے کہی اُسنے کہا کہ اس بھید کو پوشیدہ رکھو ورنہ تمھاری گردن مارینگے پوشیدہ نہ رہے
کہ درباب غیبت و وفات حضرت امام محمد بن حسن فرقہ اہل سنت مین بہت اقوال ہین مفصل شواہد النبوۃ جامع الاصول
وغیرہ مین مندرج ہین مختصر یہ ہی کہ اہل سنن حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ کو امام مہدی آخر الزمان نہین جانتے ہین
اور اُنکی وفات کے قایل ہین کہ سنہ ۲۶۶ھ مین وفات فرمائی مہدی آخر الزمان دوسرے ہونگے محمد بن عبد اللہ
قبل نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خانہ سادات مین پیدا ہونگے بخلاف اسکے حضرات شیعہ امامیہ
کہتے ہین کہ امام مہدی آخر الزمان حضرت امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ ہین اور اُنکی غیبت کے معتقد ہین کہ اُنکو

مثل خضر کے حیات جاوید ملی ہی اور نظر سے آدمیون کے غائب ہین واللہ اعلم بالصواب مگر جاننا چاہیئے کہ فضیلت وکمال وکرامت حضرات اہلبیت شاہ رسالت علیہ الصلواۃ والتسلیم منحصر انھین بارہ تن پر نہین ہین اگر دی لوگ مزید فضل وکمال کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے اہل کمال اہلبیت سے کیا طبقات ایمہ ممدوحین اور کیا متاخرین کہ کتابین اخبار سے اُن حضرات کی بھری ہوئی ہین جیسے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور بہت بزرگان سادات رضوان اللہ علیہم الغرض وفات یا غیبت آپ کی بقول مختلف ۲۰۴؁ یا ۲۰۵؁ یا ۲۰۶؁ ہجری ساتوین محرم روز جمعہ کو

حضرت شاہ شجاع کرمانی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۲۷	۸۸۳

آپ ابناے ملوک سے تھے بزرگ عہد اور محتشم روزگار تھے ایسے صاحب فراست تھے کہ فراست آپ کی کبھی خطا نہ کرتی کتاب مراۃ الحکما آپ کی تصنیف ہی اور آپ قبا پہنا کرتے جب آپ نیشاپور مین آئے تو ابوحفص رحمہ اللہ باوجود اُس عظمت کے کہ اُنکو تھی جب آپ کو دیکھا کھڑے ہوگئے اور آپ کے آگے آئے اور فرمایا وجدت فی القباء ما طلبت فی العباء یعنی پایا مین نے قبا مین جو کچھ ہم ڈھونڈھتے تھے عبا مین چالیس برس آپ نہ سوئے اور آنکھ مین نمک ڈالا کرتے کہ نیند نہ آوے آنکھین آپ کی مثل دو کٹورے خون کے ہوگئین بعد چالیس برس کے آپ سوئے اور حق سبحانہ وتعالی کو خواب مین دیکھا کہا بار خدایا تجھے مین شب بیداری مین ڈھونڈھتا تھا خواب مین پایا فرمایا یا شاہ تمنے خواب مین اُسی بیداری سے پایا اگر وہ بیداریان نہ ہوتین تو ایسا خواب تم نہ دیکھتے بعد اسکے آپ ہمیشہ جہان جاتے تکیہ سر تلے رکھکر سو جاتے اور فرماتے کہ ایسا ہوتا کہ ایکبار اور ایسا خواب ہم دیکھتے آپ کے ایک صاحبزادے پیدا ہوے اُنکے سینہ پر خط سبز سے بسم اللہ مرقوم تھی جب حد جوانی کو پہونچے مشغول تماشا ہوے اور رباب بجانا اور گانا سیکھا اور نہایت خوش آواز تھے رباب بجاتے اور رویا کرتے ایک رات آپ رباب بجاتے اور گاتے گھر سے باہر آئے اور ایک محلہ مین گئے ایک عورت اپنے شوہر کے پاس سے اُٹھکر اُنکو دیکھنے آئی شوہر اُسکا جاگا بی بی کو نہ دیکھا اُٹھا اور وہ حال مشاہدہ کیا پکار کر کہا کہ کیا اب تک توبہ کا وقت نہین آیا اس بات نے اُنکے دل مین اثر کیا فرمایا آیا آیا اور کپڑے پھاڑے رباب توڑا غسل کیا اور گھر مین بیٹھے اور دم اللہ کہ سینہ پر لکھا تھا مسمیٰ ہوا اور سینہ مین بیٹھا چالیس روز کچھ نہ کھایا بعد اسکے باہر آئے اور وفات کی آپ نے فرمایا جو مجھے چالیس برس مین حاصل ہوا تھا وہ اس لڑکے کو چالیس روز مین ملا آپ کی ایک صاحبزادی تھین شاہ کرمان نے اُنکی خواستگاری کی فرمایا کہ مجھے تین روز کی مہلت دو اور یہ تین روز آپ گرد مسجد پھرے تیسرے روز مسجد مین دیکھا کہ ایک درویش نماز درستگی کے ساتھ پڑھ رہا ہی آپ منتظر رہے بعد نماز کے اُس درویش سے پوچھا کہ تمھارے اہل ہی اُسنے

کہانہین آپ نے فرمایا اہل کروگے اُس درویش نے کہا کہ مجھے کون بیٹی دیگا کہ میرے پاس سوائے تین درم کے نہین ہی کہامین دونگا ایک درم کی روٹی اور ایک درم کا شربت اور ایک درم کی خوشبو لاؤ اور نکاح کر و اُسی شب شاہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ساتھ اُس درویش کے کردیا صاحبزادی جب اُس درویش کے گھر مین گئین دیکھا کہ ایک خشک روٹی پانی کے آبخورہ پر رکھی ہی پوچھا کہ یہ روٹی کیسی ہی درویش نے کہا کہ کل کی رات کی بچی ہوئی ہی آج کی رات کے واسطے رکھا تھا لڑکی نے چاہا کہ باہر آکر باپ کے گھر مین پھر آوین درویش نے جانا کہ اُسکی بینوائی کے سبب سے وہ جانا چاہتی ہین اُنھون نے کہا ای عزیز مین اسلیے نہین جاتی کہ تو غریب ہی بلکہ تیرے ضعف ایمان اور ضعف یقین کے سبب سے جاتی ہون کہ کل کی رات سے تمنے آج کے لیے روٹی رکھ چھوڑی ہی مگر مجھے باپ سے تعجب آیا ہی کہ مجھے تیس برس گھر مین رکھا اور کہا تھے ایک پرہیزگار کو دینگے اور اب ایسے شخص کو دیا ہی کہ اپنی روزی کا اعتماد خدا پر نہین رکھتا درویش نے کہا کہ یہ گناہ کس عذر سے دفع ہو دختر شاہ نے فرمایا اس گھر مین ہم رہین یا یہ سوکھی روٹی درویش نے وہ روٹی باہر کسی کو دیدی خواجہ علی سیشر جانی آپ کی تربت پر روٹی دیا کرتے تھے ایک روز روٹی اور سالن سامنے رکھے ہوے کہتے تھے خدایا کوئی مہمان بھیج تو اسکے ساتھ کھانا کھاوین ناگاہ ایک کُتا سامنے سے آیا خواجہ علی نے کتے کو ڈانٹا وہ چلا گیا ہاتف نے گورشاہ سے آواز دی کہ مہمان چاہتے تھے جب مہمان بھیجا تو اسکو ڈانٹا اور باہر کردیا فوراً اُٹھے اور تمام محلہ مین پھرے کتے کو نہ پایا صحرا مین گئے دیکھا کہ کُتا ایک گوشہ مین سوتا ہی کھانا سامنے رکھا کتے نے التفات نہ کی خواجہ علی خجل ہوے اور مقام استغفار مین کھڑے ہوے اور دستار سر سے آتاری اور فریاد کی کہ مین نے توبہ کی کتے نے کہا احسنت ای خواجہ علی خوش رہو تم مہمان چاہتے ہو آنکھ چاہیئے اگر شاہ کا سبب درمیان نہ ہوتا دیکھتے جو دیکھتے۔

حضرت خواجہ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ			۲۷۱ ۲۹۱	۹۰۴ ۹۰۳

آپ ورع وتقویٰ وعلم فقہ وحدیث مین درجہ بلند رکھتے تھے اور عیوب نفس پر پوری نظر آپ کو تھی مجاہدہ بدرجۂ غایت کرتے تھے کلام آپ کا موثر دلہا تھا مذہب ثوری رکھتے تھے بوتراب رحمۃ اللہ کے مرید اور عبداللہ مبارک کے پیر تھے مذہب ملامتیان نیشاپور مین آپ سے منتشر ہوا طریقت مین مجتہد وصاحب ہدایت تھے قصار مسمے ہونے کی وجہ یہ ہی کہ آپ ایک شب ایک بیمار دوست کے بالین پر تھے وہ حالت نزع مین تھا جب اُسنے وفات کی آپ نے چراغ فوراً گل کردیا لوگون نے پوچھا کیون آپ نے فرمایا کہ یہ مال اُسکے ورثا کا ہے ہمکو جلانا نہ چاہیئے جب کلام آپ کے مشہور ہوے تب لوگون نے کہا کہ آپ وعظ کہیے کہ آپ کی باتین

فائدہ مند ہین آپ نے فرمایا کہ مجھے وعظ کہنا نہین درست ہی کیونکہ دل میرا دنیا مین ہی جبتک صلاحیت وعظ
کہنے کی نہ ہو اُسوقت تک وعظ کہنا علم پر استہزا کرنا ہی اور شریعت کی استخفاف کرنی ہی پوچھا صلاحیت کیا ہی فرمایا
کہ جو بات ایکدفعہ کہی جاے پھر نہ کہی جاے اور یہ غور نہ ہو کہ بعد اسکے کیا کہینگے بات اُسکی غیب سے ہوے جو کچھ
غیب سے آوے کہے اور اپنے تئین درمیان نہ دیکھے پوچھا کہ سلف و پیشینگان کی باتین کیون نافع تر ہین کہا اس سبب سے
کہ اُنھون نے بات واسطے عز اسلام کے کہی اور واسطے نجات نفس و رضاے الٰہی کے اور ہم لوگ واسطے عز نفس و طلب
دنیا و قبول خلق کے کہتے ہین **قولہ** جسمین کوئی خصلت نیک دیکھو اُس سے جدائی مت کرو جلد ہو کہ اُسکی برکت سے
کچھ تمکو ملے **قولہ** جو شخص اگلون کی سیرت دیکھے اپنے قصور کو پہچانے اور پیچھے رہ جانا اپنا جانے **قولہ** جو کوئی جانے
کہ میرا نفس فرعون کے نفس سے بہتر ہی وہ متکبر ہی **قولہ** تواضع وہ ہی کہ کسی کو اپنا محتاج نہ جانے نہ اس جہان مین
نہ اُس جہان مین **قولہ** اصل سبب بیماری کا زیادہ کھانا ہی ایسا ہی آفت دین زیادہ کھانا ہی **قولہ** جزع نہ کرے
مصیبت پر مگر وہ آدمی جو خدا پر تہمت رکھتا ہو **قولہ** ابلیس اور یاران اُسکے کسی چیز سے اُتنا خوش نہ ہون جیسا
ان تین چیز سے اول ایک مومن دوسرے مومن کو قتل کرے دوم کفر مین کوئی مرے تیسرے وہ دل کہ جسمین
خوف درویشی سے ہو (یعنے بینوائی) آپ نے حالت نزع مین فرمایا جب ہم مرین تو ہمین عورتون
مین نہ چھوڑنا

حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ			۲۸۲ ۲۸۳	۸۹۶

اکابر اس طائفہ کے اور محتشمان اہل تصوف سے ہین امام عہد تھے ریاضات و کرامات مین بے نظیر تھے معاملات
و اشارات مین بے بدل تھے اور حقائق و دقائق مین ہمثیل علماے ظاہر کہتے ہین کہ درمیان شریعت و حقیقت کے
جمع تھے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے آپ فرماتے کہ مجھے یاد ہی کہ حق تعالےٰ نے کہا الست بربکم
مین نے کہا بلےٰ اور فرمایا کہ جب مین تین برس کا تھا تو قیام شب نماز مین کرتا ماموں میرے محمد بن سوار کہ وہ
قیام شب کرتے تھے مجھسے کہتے ای سہیل تم سو رہو کہ دل میرا تمسے متعلق رہتا ہی مین نے کہا کہ مجھپر ایک حالت ہی
سخت کہ مین دیکھتا ہون کہ مین سر سجدہ پیش عرش ہون کہا کب تک کہا قیامت تک کہا ای لڑکے پوشیدہ
رکھو اس بات کو اور کسی سے مت کہو اور دل مین یاد کرو بعد اُسکے زبان سے کہا کرو ہر شب جب سو داو رکرو مین
لو ان اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی مین نے کہا اور ماموںکو خبر دی اُس سے مجھے ایک حلاوت ملتی تھی پھر
ماموں نے کہا ہر شب سات بار کہو پھر فرمایا پندرہ بار کہو جب سال بھر گذرا ماموں نے فرمایا یاد رکھو جو کچھ مین نے
تمکو سکھایا اور ہمیشہ اُسپر رہو جب تک مرو پس برسون گذرے مین ویسا ہی کہتا تھا بعد اسکے مجھے مکتب مین

لے گئے میں نے کہا کہ معلم سے شرط کرلو کہ تھوڑی دیر مجھے اپنے پاس رکھیں کہ میں کچھ پڑھ لیا کروں اور پھر اپنے کام
میں رہوں اس شرط پر میں مکتب میں گیا اور قرآن پڑھا اُسوقت میں سات برس کا تھا روزہ رکھتا اور جَو کی روٹی
کھاتا رفتہ رفتہ میں نے اپنی یہ حالت کی کہ ایک درہم کا جو سال بھر میں کھاتا ہر شب ایک اوقیہ کھاتا بے نان
خورش یعنی بغیر کسی سالن کے اور میں شبانہ روز پر روزہ کھولتا پھر سات شبانہ روز پر پھر پچیس روز پر کبھی ہوتا
کہ چالیس شبانہ روز میں ایک بادام کا مغز کھاتے فرمایا آپ نے کئی سال میں نے آزمایا سیری و گرسنگی کو ابتدا میں
گرسنگی سے ضعف ہوا اور سیری سے قوت آخر میں سیری سے ضعف ہوتا اور گرسنگی سے قوت جو کچھ آپ کے
ملک میں تھی سب کی فہرست لکھی اور خلق کو جمع کیا اور فہرست کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے سر خلق پر پھینکدیا جسکے ہاتھ جو ٹکڑہ آیا
وہ چیز اُسکو دی اور سفر حجاز اختیار کیا اور نفس سے کہا کہ ای نفس میں مفلس ہوا کوئی آرزو مجھسے مت کر کہ نہ پاوے گا
نفس نے آپ سے شرط کی کہ میں کچھ نہ مانونگا جب آپ کوفہ میں پہونچے تب نفس نے کہا کہ یہانتک میں نے تمسے
کچھ نہیں چاہا اب مجھے ایک ٹکڑہ روٹی اور مچھلی دو کہ ہم کھائیں اور تمکو مکہ تک کچھ تکلیف نہ دینگے آپ آگے گئے دیکھا
کہ ایک اونٹ کو چکی میں لگائے ہوے ہیں پوچھا کہ ایک دن کا کیا کرایہ دیتے ہو چکی والے نے کہا کہ دو درم دیتے ہیں
آپ نے فرمایا اونٹ کو کھول دو اور مجھے شام تک لگا دو اور ایکدرم دو اُسنے اونٹ کو کھول دیا اور آپ کو چکی میں
لگا دیا شام کو ایک درم دیا آپ نے روٹی اور مچھلی خریدی اور آگے رکھا اور کہا ای نفس جب تو کوئی آرزو کریگا
یاد رکھ کہ صبح سے شام تک چارپایوں کا کام کرنا پڑے گا بعد اسکے آپ کعبہ گئے اور صحبت مشایخین حاصل کی
پھر تستر میں آئے اور ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس گئے اور بیعت کی آپ ہرگز دیوار میں پیٹھ نہ لگاتے اور پیر
نہ پھیلاتے اور کسی سوال کا جواب نہ دیتے اور ممبر پر نہ جاتے چار مہینہ گذرے تھے کہ آپ پیر کی اُنگلی باندھے
ہوے تھے ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی میں کیا ہوا ہی فرمایا کچھ نہیں بعد اسکے وہ درویش مصر
میں گئے اور ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوے آپ کو دیکھا کہ پیر کی اُنگلی باندھے ہوے ہیں پوچھا کیا
ہوا ہی کہا کہ درد ہوا ہی پوچھا کب سے فرمایا چار مہینے سے اُس درویش نے حساب کیا تو وہی وقت تھا کہ سہیل رحمہ اللہ
نے اُنگلی باندھی تھی درویش نے اس واقعہ کو کہا ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی رہا ہی کہ اُسکو میرے درد
سے آگاہی ہی اور میری موافقت کرتا ہی ایک روز سہیل رحمہ اللہ نے تستر میں پشت بدیوار ٹیکی اور فرمایا کہ
سلونی عمابدالکلم کہا پہلے اس سے تم ایسا نہیں کہتے تھے فرمایا جب تک استاد زندہ رہے شاگرد کو یہ ادب رکھنا
چاہیئے تاریخ وہ وقت لوگوں نے لکھ رکھا اُسی وقت ذوالنون رحمہ اللہ نے مصر میں وفات فرمائی تھی جب سہیل رح
سماع سنتے اور آپ کو وجد آتا تو بیس پچیس روز وجد میں رہتے اور کھانا نہ کھاتے اگر جاڑوں کے دن ہوتے
آپ کو اسقدر پسینا آتا کہ پیراہن آپ کا تر ہو جاتا اُسی حالت میں اگر علما آپ سے سوال کرتے تو فرماتے کہ

مجھسے نہ پوچھو کہ تمکو مجھسے اور میری بات سے اسوقت کوئی نفع نہ پہونچے گا جب آپ پانی پرجاتے تو قدم آپ کا
تر نہ ہوتا کسی نے کہا کہ آپ پانی پر جاتے ہین فرمایا اس مسجد کے موذن سے پوچھو کہ وہ سچا آدمی ہے موذن نے کہا کہ
مین یہ نہین جانتا لیکن ان دنون آپ اس حوض مین گئے کہ غسل کرین اور حوض مین گرے اگر مین نہ ہوتا تو
جانبر نہ ہوتے ایک بزرگ جمعہ کے روز آپ کے پاس گئے ایک سانپ کو اُس گھر مین دیکھا اور ڈرے سہیلؒ نے
کہا آؤ حقیقت مین آسمان تک نہین پہونچ سکتا ہے جب تک اُس چیز سے کہ زمین پر ہے اُس سے ڈرے پس
وہ درویش آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ نماز جمعہ کی نسبت کیا کہتے ہو درویش نے کہا کہ مسجد
جمعہ سے اور ہمسے ایک رات دن کی راہ ہے آپ نے اُن درویش کا ہاتھ پکڑا اُن درویش نے اپنے تئین مسجد جمعہ
مین پایا بعد نماز کے باہر آئے اور اُن آدمیون پر نظر کی سہیل رحمہ اللہ نے کہا اہل لا آلہ الا اللہ بہت ہین اور محققین
تھوڑے شیر اور دوسرے درندے آپ پاس آتے آپ اُنکے ساتھ مراعات کرتے اور غذا دیتے آج تک
اُسجگہ کو بیت السباع کہتے ہین آپ کو حرقت البول کی بیماری تھی ایک ساعت مین کئی بار اُٹھتے اور ہمیشہ ایک
ظرف اپنے ساتھ رکھتے مگر جب نماز پڑھتے اور ممبر پر جاتے کچھ خلش نہ ہوتی آپ نے ایک مرید سے ایک کام
کو فرمایا اُسنے کہا کہ بخوف طعنہ خلائق کے ہم نہین کر سکتے ہین آپ نے اصحاب کی طرف مُنھ کیا اور فرمایا
مرد حقیقت پر اس کام کے نہ پہونچے جب تک دو صفت مین ایک کو حاصل نہ کرے یا خلق آنکھ سے اُسکے گرے
کہ سوائے خالق کے نہ دیکھے یا نفس کہ کچھ باک نہ رکھے کہ خلق اُسکو جیسا دیکھین یعنی تمامتر خدا کو دیکھے آپ فرماتے ہین
کہ ایک روز ہم جنگل مین جاتے تھے ایک ضعیفہ کو دیکھا کہ آتی ہے عصابہ سر پر بندھا ہوا اور ہاتھ مین عصا ہے مین نے
جانا کہ قافلہ سے علیحدہ ہو گئی ہے مین نے اپنا ہاتھ جیب مین ڈالا کہ اُسکو کچھ دین کہ بند و بست اپنا کرے اور مقصود سے
محروم نہ رہے اُسنے تعجب سے دانت تلے اُنگلی دبائی اور ہاتھ اونچا کیا اور ایک مشت زر لیا اور کہا کہ تم جیب سے
لیتے ہو اور ہم غیب سے اور غائب ہو گئی مین حسرت سے اُسکے ساتھ جاتا تھا جب عرفات مین پہونچا اور طواف گاہ
مین گیا دیکھا کہ کعبہ کسی کے گرد طواف کر رہا ہے نزدیک گئے اُسی پیر زن کو دیکھا اُسنے کہا اے سہیل جس شخص نے
قدم اُٹھایا کہ جمال کعبہ کو دیکھے لابد اُسکو طواف کعبہ کرنا چاہیے اور جو کوئی قدم اپنی خودی سے اُٹھاتا ہے تاکہ جمال
حق کو دیکھے کعبہ کو گرد اُسکے طواف کرنا چاہیئے ایک روز آپ نے شیطان کو بند کیا اور کہا کہ نہ چھوڑینگے جبتک
توحید سے کچھ بات نہ کہے گا اُسنے ایک فصل توحید مین کہا ایسی کہ اگر عارفان اُسوقت حاضر رہتے تو متحیر ہوکر
انگشت بدندان ہوتے قولہ شب و روز مین ایک وقت کھانا صدیقون کا کھانا ہے قولہ درست نہ ہو عبادت
کسی کی اور خالص نہ ہو عمل جب تک بھوکھا نہ رہے قولہ ایمان مرد کا کامل نہ ہو جب تک کہ اعمال اُسکے
کامل نہ ہون اور ورع اُسکا ساتھ اخلاص کے اور اخلاص ساتھ مشاہدہ کے اور اخلاص تبرا کرنا ہے اُس سے جو

سوا۔ خدا کے ہی قولہ یقین حرام ہی اُس دل پر کہ اُسمین کوئی ایسی بات ہو جس سے خدا راضی نہ ہو قولہ فاضل ترین
اعمال وہ ہی کہ بندہ پاک ہو اپنی پاکی دیکھنے سے قولہ جو خدا کی پرستش نہ کرے اختیار سے اُسکو پرستش خلق کی
کرنی پڑے گی بے اختیاری سے قولہ وہ وجد کہ کتاب وسنت اُسکا گواہ نہ ہو باطل ہی قولہ جو دل کہ ساتھ
علم کے سخت ہو سب دلون سے سخت تر ہو اور علامت اُس دل کی کہ ساتھ علم کے سخت ہو وہ ہو کہ حیلے اور
تدبیرون مین بندھا ہوا ور اپنی تدبیر خدا کو تسلیم نہ کر سکے اور جسکو خدا یتعالی اُسکی تدبیرون مین چھوڑے اس جہان
مین اُسکو دور پھینکے اور اُس جہان مین دوزخ مین ڈالے قولہ اصول میرا چھ چیز ہی تمسک بکتاب خدا تعالی
واقتدا بہ سنت رسول علیہ السلام و حلال کھانا و باز رکھنا ہاتھ خلق کے رنج دینے سے اگرچہ وہ مجھے ستاوین اور
دور رہنا منہیات سے اور جلدی کرنی ادائے حقوق سے اور میرے مذہب کا اصول تین چیز ہی اقتدا رسول
علیہ السلام کی اخلاق وافعال مین اور حلال کھانا اور اخلاص فعل مین قولہ آدمیون کی دو چیز ہلاکت ہی
طلب عزت و خوف درویشی قولہ جسکا دل خاشع تر یعنی بہت ڈرنے والا ہو شیطان گرد اُسکے نہ پھرے قولہ
مثال سنت دنیا مین مثل بہشت کے ہی آخرت مین قولہ جو کوئی بہشت مین گیا ایمن ہوا بلا سے ایسا ہی جو کوئی
سنت کی راہ پہ چلے ایمن ہو ہوا سے اور بدعت سے قولہ جو کوئی طعن کرے کسب پر اُسنے سنت پر طعن کیا
قولہ جو کوئی اپنی آنکھین بند کرے حرام سے اُسکو کوئی چشم زخم نہ لگے فرمایا خدا نے عرش سے تحت الثریٰ تک
کوئی مکان بزرگ تر دل مومن سے نہین بنایا ہی اسلیے کہ کوئی عطا معرفت سے بزرگتر خلق کو نہین دیا ہی بزرگتر
چیز کو بزرگتر مکان مین رکھا ہی اور کوئی اور جگہہ بزرگتر ہوتی تو معرفت اپنی وہان رکھتا قولہ کوئی یار نہین ہی
مگر خدا اور کوئی رہنما نہین ہی مگر رسول اور کوئی توشہ نہین مگر تقوے اور کوئی عمل نہین مگر صبر قولہ روزانہ
خداوند کہتا ہی کہ اے بندہ تم انصاف نہین کرتے مین تمھین یاد کرتا ہون اور تم مجھے بھولتے ہو اور تمکو مین اپنی
طرف بلاتا ہون اور تم دوسرے کی درگاہ مین جاتے ہو اور مین تمسے بلا دور کرتا ہون اور تم گناہ پر تلے رہتے
ہو اے فرزند آدم قیامت کے دن کیا عذر پیش کرو گے قولہ خدا یتعالی نے خلق کو پیدا کیا اور کہا مجھ سے اپنا
بھید کہو اور اگر نہ کہو میری طرف دیکھو اور اگر یہ نکرو حاجت مجھ سے چاہو قولہ ہرگز دل زندہ نہ ہو جبتک
نفس نہ مرے قولہ حقتعالی کی عبادت مخالفت نفس سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہی قولہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا
خدا کو پہچانا قولہ غایت معرفت حیرت ہی اور دہشت قولہ صوفی وہ ہی کہ پاک ہو کدورت سے و معمور ہو تفکر سے
اور تفکر مین قرب الٰہی کی منقطع ہو خلق سے اور برابر ہو اُسکے آگے خاک و زر قولہ توکل وہ ہی کہ قدرت کے
آگے ایسا رہے جیسے مردہ غسال کے آگے قولہ اہل توکل کو تین چیز دین حقیقت یقینی و مکاشفہ عینی و مشاہدہ
قرب الٰہی قولہ توکل وہ ہی کہ اگر کچھ ہو یا نہ ہو دونون حالت مین ساکن رہے قولہ جملہ احوال کو رنج و بہشت ہی

اور توکل کو تمام تر رنج ہی بے نفاق کے معنی اِسکے یہ ہین کہ زہد و تقویٰ اجتناب دنیا سے ہو مجاہدہ مخالفت نفس و ہوا سے
ہو و علم و معرفت دیکھنے سے اور جاننے سے اشیاء کے ہو تفویض و تسلیم رنج و عنا مین ہوا ور رضا قضا سے و شکر نعمت سے
اور صبر بلا پر مگر توکل خدا پر ہوا سیلیے تمامتر یعنی رنج ہی اگر کوئی کہے کہ دوستی بھی ایسی ہی جیسے توکل خدا پر جواب یہ ہی
کہ دوستی خدا کے ساتھ ہو نہ خدا پر قولہ حیا بلند تر ہی خوف سے کہ حیا خاصان کو ہو اور خوف علما کو قولہ خوف نر ہے و
رجا مادہ ہی اور ایمان دونون کا فرزند ہی قولہ جس دل مین کبر ہو اُس دل مین خوف و رجا قرار نہ پکڑے قولہ
بلند ترین مقام خوف وہ ہی کہ بندہ خایف ہو کہ علم ایزدی مین اُسکی تقدیر کیا ہی قولہ ورع ترک دنیا ہی اور دنیا نفس ہی جسنے
نفس کو اپنے دوست رکھا دشمن خدا سے دوستی کی پوچھا کہ جو لوگ بہت دنون کچھ نہین کھاتے ہین بھوک کیا ہو جاتی
ہی فرمایا اُس نار کو نور بجھا دیتا ہی پوچھا توبہ کیا ہی فرمایا گناہ بھول جانا کسی نے کہا توبہ وہ ہی کہ گناہ کو نہ بھولے آپنے
فرمایا ایسا نہین ہی کہ تمنے جانا ہی بلکہ ذکر جفا کا ایام وفا مین جفا ہی ایک شخص نے کہا مجھے کوئی وصیت کرو فرمایا
تمھاری نجات چار چیز سے ہی بے خوابی و تنہائی اور کم کھانا اور خاموشی اُس شخص نے کہا آپ پسند کرتے ہین کہ مین
آپ کی صحبت مین رہون فرمایا جب ہم سے ایک مر جاے تو کسکے پاس رہوگے کہا ساتھ خدا کے کہا ابھی سے
خدا کے ساتھ رہو اور کہا کہ اگر تم درندون سے ڈرتے ہو تو میرے ساتھ صحبت نہ رکھو اُسنے کہا کہ سنتے ہین کہ شیر
آپکی زیارت کو آتا ہی کہا سچ ہی کُتا کتے کے پاس آتا ہی۔ **مناجات سہیل تستری** الٰہی مرا یاد کردی و من کسے نہ
و اگر من ترا یاد کنم چون من کسے نہ مرا این شادی بس نہ واز ناکسی ترکس نہ سہیل رحمۃ اللہ عالم و واعظ حقیقی تھے
اور ایک خلق نے آنکے سبب سے راہ پائی تھی جب وفات آپ کی نزدیک ہوئی چارسو مرید آپ کے تھے سب مردان مرد
تھے اور آپ کے بالین پر حاضر تھے پوچھا کہ یا شیخ آپ کی جگہ کون بیٹھے گا اور آپکے سر پر کون وعظ کہے گا ایک
گبر تھا کہ اُسکو شاددل کہتے تھے شیخ نے آنکھ کھول اور فرمایا کہ میری جگہ پر شاددل گبر بیٹھے گا لوگون نے جانا شاید شیخ
کو نزع کے سبب سے عقل مین کچھ تفاوت آیا ہی جسکے چارسو شاگرد عالم ہون ایک گبر کو اپنا جانشین کرے فرمایا
غل نہ کرو جاؤ اور شاددل کو بلاؤ لوگ گئے اور شاددل کو لائے شیخ نے جب اُسکو دیکھا فرمایا جب تین دن میری
وفات کو گذر جائین ظہر کی نماز کے بعد میرے ممبر پر جاؤ اور خلق کو وعظ کہو یہ فرمایا اور جان بحق ہوے تیسرے روز
بعد نماز کے خلق جمع ہوئی اور شاددل آئے اور ممبر پر گئے کلاہ گبری سر پر اور زنار کمر پر اور کہا اے قوم تمھارے مہتر نے
تمسے مجھے رسول کیا ہی اور مجھے کہا ہی کہ اے شاددل وہ وقت آیا ہی کہ زنار گبری توبریدہ کرے اب مین نے زنار کاٹا اور
چھری لیکر زنار کاٹ ڈالی اور کلاہ گبری سر سے پھینکدی اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ پھر کہا
کہ شیخ نے کہا ہی کہ کہو تمھارے پیر و اُستاد نے نصیحت کی ہی اور استاد کی نصیحت قبول کرنی شرط ہی اب شاددل نے زنار
ظاہر توڑا اگر چاہتے ہو کہ قیامت مین مجھے دیکھو قسم جوانمردی کی کہ تم لوگ زنار باطن توڑو اس کہنے سے ایک شور

قیامت خلق مین بلند ہوا اور ایک عجب حالت طاری ہوئی جس روز جنازہ آپ کا اُٹھا تھا بہت خلق جمع تھی اور فریاد کرتی تھی ایک جہود ستر برس کا تھا اُسنے جو غل سنا باہر آیا جب جنازہ کے سامنے آیا تو فریاد کی ای لوگو جو کچھ ہم دیکھتے ہین تم لوگ بھی دیکھتے ہو لوگون نے پوچھا کیا دیکھتے ہو کہا کہ فرشتے آسمان سے آتے ہین اور آپ کے جنازہ سے اپنے تئین مس کرتے ہین اور فوراً کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوا ابو طلحہ مالک نے کہا کہ جس روز سہیل پیدا ہوے روزہ دار تھے اور اُس روز کہ وفات کی روزہ دار تھے اور خدا کے نزدیک پہونچے روزہ دار تھے ایک روز حضرت سہیل رحمہ اللہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص اُس طرف سے گذرے حضرت سہیل رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ مرد ایک بھید رکھتا ہی جب پھر دیکھا تو اُس شخص کو نہ پایا جب حضرت سہیل رحمہ اللہ نے وفات کی ایک مرید آپ کی قبر پر بیٹھے تھے وہی شخص پھر اُسطرف گذرے مُرید نے کہا ای خواجہ یہ شیخ کہ اس جگہہ دفن ہین فرماتے تھے کہ آپ ایک بھید رکھتے ہین واسطے اُس خدا کے جسنے وہ بھید آپ کو دیا ہی کچھ مجھے دکھادو اُنھون نے گور کی طرف اشارہ کیا کہ ای سہیل کہو حضرت سہیل رحمہ اللہ نے باواز بلند کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پھر اُن بزرگ نے کہا کہ یا سہیل کہتے ہین کہ جب اہل گور نے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہا ہو اُسکی گور مین تاریکی نہو یہ بات سچ ہی حضرت سہیل نے کہا سچ ہی

۸۹۷	۲۸۴			**حضرت علی سہیل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ**

آپ ایک بڑے بزرگ تھے حضرت جنید رحمہ اللہ کو آپ کے ساتھ مکاتبات لطیف تھے صاحب ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ کے تھے اور معاصب حضرت جنید رحمہ اللہ کے تھے باتین آپ کی حقائق مین بلند تھین ریاضات مین آپ کامل تھے اور طریقت مین بیان شافی رکھتے تھے عمر ابن عثمان رحمہ اللہ آپ کی زیارت کو اصفہان گئے اور بیس ہزار درم قرض اُنپر تھا حضرت علی سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے سب ادا کردیا **قولہ** دوڑنا طاعت مین علامت توفیق سے ہو اور مخالفتون سے بازرہنا علامت رعایت کی اور جسنے ابتدا مین ارادت درست نہ کی ہو آخر مین عافیت وسلامتی نہ پاوے **قولہ** جو شخص جانے کہ نزدیک تر ہی حقیقت مین بعید تر ہی جیسا کہ آفتاب روزن سے آتا ہی لڑکے چاہتے ہین کہ اُن ذرون کو پکڑین اور مٹھی مین لین اور جانین کہ وہ مٹھی مین آگیا جب ہاتھ کھولین کچھ نہ پاوین **قولہ** حضور بحق فاضلتر ہی یقین بحق سے حضور دل مین متمکن ہو اور غفلت اُسپر روا نہ ہو اور یقین حضوری ہو کہ کبھی آوے کبھی جاے اور حاضرین سامنے رہتے ہین اور یقین کرنے والے درگاہ پر **قولہ** عاقل لوگ حکم خدا پر زندگانی کرتے ہین اور ذاکرین رحمت خدا مین اور عارفین قرب خدا مین **قولہ** حرام ہی اُس شخص پر کہ خدا کو پکارتا ہی اور جانتا ہی اور غیر خدا کے ساتھ آرام پکڑتا ہی **قولہ** تمپر لازم ہی کہ پرہیز کرو غرور حسن اعمال سے ساتھ فساد باطن اسرار کے **قولہ** تونگری مین نے التماس کی علم مین پائی فخر التماس کے فقر مین پایا عافیت التماس کی زہد مین پائی قلت حساب التماس کی خاموشی مین پائی راحت

الناس کی نا امیدی مین پائی آپ سے حقیقت توحید کی پوچھی فرمایا نزدیک ہی اس سبب سے کہ گمان ہی اور دور ہی اس سبب سے کہ حقیقت ہی نقل آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جانتے ہو کہ مین تم لوگ کی طرح مرونگا بیمار ہونگا اور تم عیادت کو آوگے ایک دن آپ چلے جاتے تھے کہا لبیک اور سر جھکا دیا ابو الحسن مزین رحمہ اللہ نے کہا کہو اشہدان لا آلہ الا اللہ تبسم کیا اور کہا مجھسے کہتے ہو کلمہ پڑھو قسم ہی اُسکے عزت کی کہ میرے اور اُسکے درمیان سوائے حجاب عزت کے کچھ نہین ہی اور جان بحق ہوے

حضرت ابو سعید حرار رحمۃ اللہ علیہ			۲۸۵	۸۹۸

آپ کبار مشایخ سے تھے اور قدیم ابرار سے تقوی و ریاضت مین نہایت تھے اور کرامت مین مخصوص اور حقایق و دقائق مین کامل اور سب فن مین اُستاد تھے اور تعلیم مریدین مین ایک مثال و نشان تھے لسان التصوف آپ کا لقب تھا اس سبب سے کہ کسی کو اس علم مین زبان حقیقت مثل اُنکے نہ تھی اُس علم مین آپ نے چارسو کتابین تصنیف فرمائین اور تجرید و انقطاع مین بیمثل تھے اصل آپ کا بغداد تھا ذوالنون رحمۃ اللہ کو دیکھا تھا اور بشر حافی رحمہ اللہ کی صحبت پائی تھی طریقت مین مجتہد وقت تھے پہلے تحریر بقا و فنا مین آپ نے کی دقایق علوم مین بعضے علماے ظاہر نے آپ پر انکار کیا اور کفر کی نسبت دی نسبت بعضے الفاظ کے کہ آپ کی تصنیف مین دیکھا کہ اُس کتاب کا نام کتاب السر تھا اور معنی اُسکے نہ سمجھے **قولہ** جب بندہ نے طرف خدا کے رجوع کیا اور قرب مین خدا کے ساکن ہوا اپنے نفس کو اور جو کچھ ماسوا اللہ ہی سب کو بھول جاے اگر اُسکو کہین کہ تم کہان سے آئے کیا چاہتے ہو اُسکو کوئی جواب بہتر اس سے نہین کہ کہے اللہ آپ نے فرمایا ہی کہ مین برسون صوفیون کے ساتھ رہا اور ہرگز میرے اور اُنکے درمیان مخالفت نہ ہوئی اس سبب سے کہ اُنکے ساتھ بھی ہم تھے اور اپنے ساتھ بھی **قولہ** اسکو اختیار دیا گیا درمیان قرب و بعد کے مین نے بعد اختیار کیا کہ مجھے طاقت قرب کی نہ تھی جیسا کہ لقمان نے کہا کہ مجھے اختیار دیا گیا درمیان حکمت و نبوت کے مین نے حکمت اختیار کی کہ طاقت بار نبوت کی مین نہین رکھتا تھا آپ نے ایک روز خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے آئے اور آپ سے پوچھا کہ صدق کیا ہی آپ نے فرمایا الوفا بالعہود کہا تمنے سچ کہا اور پھر آسمان پر چلے گئے ایک شب آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دوست رکھتے ہو عرض کی کہ مجھے معذور رکھیے کہ خدا کی دوستی نے مجھے مشغول کیا ہی آپ کی دوستی سے پس آپ نے فرمایا جو خدا کو دوست رکھتا ہی مجھے دوست رکھتا ہی آپ نے فرمایا کہ مین نے ایک شب ابلیس کو خواب مین دیکھا عصا اُٹھایا کہ اسکو مارون ہاتف نے آواز دی کہ وہ عصا سے نہین ڈرتا نور سے ڈرتا ہی جو دل مین ہوتا ہی مین نے ابلیس کو کہا کہ آؤ اُسنے کہا

کہ تمکو ہم کیا کرینگے تمنے اُس چیز کو پھینک دیا ہی جس سے ہم آدمیونکو فریب دیتے ہین مین نے پوچھا وہ کیا ہی
کہا دنیا آپ نے فرمایا کہ مین نے دمشق مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت ابوبکر
وعمر رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے بیٹھے ہین اور ہم ایک بیت پڑھ رہے ہین اور اُنگلی سینہ پر رکھ رہے ہین رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شر اسکا خیر سے اسکے زیادہ ہی یعنے سماع نہ کرنا چاہیئے نقل ہی کہ آپ کے
دو صاحبزادہ تھے ایک نے قبل وفات آپ کے وفات کی ایک شب اُسکو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمھارے
ساتھ کیا کیا کہا مجھے گرامی رکھا اور اپنے جوار مین اُتارا آپ نے کہا ای پسر مجھے کوئی وصیت کر اُنھون نے
کہا ای باپ ساتھ خدا کے بیدلی سے معاملہ مت کرو کہا اور زیادہ کرو کہا ای پدر اگر ہم کہین تو ہمکو طاقت نہین ہی
کہا خدا سے ہم مدد چاہین کہا ای باپ درمیان اپنے اور خدا کے سوائے ایک پیرہن کے مت چھوڑو بعد اسکے
بوسعید نے کہ تیس برس زندہ رہے ہرگز دوسرا پیرہن نہ پہنا آپ نے فرمایا کہ ایک روز میرے نفس کی یہ خواہش
ہوئی کہ خدا سے کچھ چاہین ہاتف نے آواز دی کہ خدا سے سوا خدا کے کچھ مانگتے ہو اس سبب سے آپ کا کلام ہی
کہ خدا سے شرم رکھتا ہون کہ واسطے روزی کے کچھ جمع کرین بعد اُسکے کہ اُسنے ضمانت کی ہی فرمایا کہ ایک وقت ہم جنگل
مین جاتے تھے بھوکھ نے غلبہ کیا اور نفس نے کچھ چاہا اور کہا کہ خدا سے کچھ مانگ مین نے کہا کہ یہ کام متوکلان کا
نہین ہی جب نفس ناامید ہوا دوسرا مکر لایا کہا اگر طعام نہین چاہتے ہو تو یاری چاہو یعنی مدد چاہو صبر مین مین نے
چاہا کہ مدد چاہون صبر مین عصمت حق نے میری خبر لی مین نے آواز سُنی کہ یہ دوست میرا کہتا ہی کہ ہم اُس سے نزدیک تم
ہین اور مقرر ہی کہ ہم اُسکو جو ہمری طرف آوے ضائع نہ کرین وہ مجھ سے قوت صبر چاہتا ہی اور عجز وضعف پیش
کرتا ہی جانتا ہی کہ نہ اُسنے نہ مجھے دیکھا ہی نہ مین نے اُسکو یعنی طعام چاہنے مین محجوب ہوتا تھا اس سبب سے کہ طعام
میرے سوا تھا اور صبر مین بھی محجوب ہوا کہ صبر بھی میرے سوا ہی فرمایا کہ ایک وقت مین جنگل مین بے توشہ جاتا تھا
مجھے فاقہ ہوا آنکھ میری منزل پر پڑی مین خوش ہوا کہ نخلستان تھا نفس نے سکون پایا مین نے قسم کھائی کہ اس
منزل مین نہ اُترون مین نے ایک قبر بالو مین کھودی اور وہان جا بیٹھا ایک کاروان اُس منزل مین اُترا ہوا تھا
انھے اُس حال مین دیکھکر آئے اور مجھے اٹھالے گیے مین نے پوچھا کہ تمنے کیونکر جانا کہ مین یہان ہون اُنھون نے
کہا ہم لوگون نے ایک آواز سُنی کہ ایک ولی اللہ نے اپنے تئین بالو مین رکھا ہی اُسکی خبر لو تب ہم لوگ اس کام
کو آئے آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ مین مین دن مین ایک بار کھاتا اور جنگل مین جاتا تھا تین روز کچھ نہ پایا چوتھے
روز مجھ مین ضعف پیدا ہوا اور طبیعت نے حسب عادت کھانا طلب کیا مین ایک جگہ بیٹھ گیا ہاتف نے آواز
دی کہ کوئی سبب چاہیئے دفع ضعف کے لیے یا طعام مین نے کہا خدایا سبب فوراً قوت مجھ مین آئی اور بارہ
منزل اور بے کھائے پیئے مین گیا فرمایا ایک روز جنگل مین مین جاتا تھا چرواہون کے دس درندہ کتون نے

گھیرا مین بیٹھ گیا اور مراقب ہوا ایک سپید کتا اُنکے درمیان تھا دوسرے کتون پر حملہ آور ہوا اور سبکو مجھسے دُور کیا
اور مجھسے جُدا نہ ہوا اُسوقت تک کہ مین دُور گیا پھر جو دیکھا تو اُسکو نہ پایا ایکروز آپ ورع مین تقریر فرما رہے تھے
عباس المہتدی وہان گذرے کہا کہ ابو سعید شرم نہین آتی کہ نہر زبیدہ سے پانی پیو اور واثق کے مکانون مین
بیٹھو اور ورع سے بات کرو ابو سعید رحمۃ اللہ نے تسلیم کیا اور کہا سچ کہتے ہو قولہ آفرینش دلون کی دوستی پر
اُس آدمی کے ہی جو ساتھ اُسکے نیکی کرے قولہ سخت تعجب ہی تمام عالم مین خداوند کو محسن نہین جانتے ہین کیونکر
دل پورے طور اُسکو سونپے قولہ دشمنی فقرا البعض کی بعض کے ساتھ غیرت حق سے ہو اُس سبب سے بایکدیگر
آرام نہین پکڑ سکتے قولہ جب خدا چاہے کہ اپنے بندہ کو دوستی مین لے تو پہلے اُسپر ذکر کا دروازہ کھولے بعد اُسکے
سرا سے فردانیت مین اُتارے اور محل جلال عظمت کا اُسپر ظاہر کرے پس جب نظر اُسکی جلال و عظمت پر پڑے
باقی ہی وہ بے اُسکے حفظ خدائے تعالیٰ مین قولہ پہلا مقام اہل معرفت کا تحیر ہی ساتھ افتقار کے پس سرور ہی ساتھ
اتصال کے پس فنا ہی ساتھ تنبیہ کے پس بقا ہی ساتھ انتظار کے اور نہ پہونچے کوئی مخلوق اوپر اسکے اگر کوئی
کہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہ پہونچے تو جواب یہ ہی کہ اپنے درخور تک جیسا کہ سب خلق پر ایکبار تجلی کرے
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ایکبار قولہ جو کوئی گمان کرے کہ جہد یعنی کوشش سے وصال حق تک پہونچے
اپنے تئین رنج بے نہایت مین ڈالے اور جو کوئی گمان کرے کہ بے جہد اُس تک پہونچے اُسنے اپنے تئین تمنائے
بے نہایت مین ڈالا قولہ خلق قبضہ مین خدا کے ہین اور اُسکی ملک مین ہین جب مشاہدہ اُسکا حاصل ہو درمیان
بندہ و خدا کے تو باطن مین بندہ کے اور وہم مین بندہ کے سوائے خدا کے کچھ نہ رہے قولہ اپنے وقت عزیز کو سوائے
عزیز ترین چیزون کے ست کرو اور عزیز ترین چیز بندہ کا ایک شغل ہو درمیان ماضی و مستقبل کے یعنی وقت کو نگاہ رکھو
قولہ جو کوئی نور فراست سے دیکھے اُسنے نور حق سے دیکھا ہو اور مادہ علم کا اُسکے حق سے ہو اور اُسکو سہو و غفلت نہ
ہو بلکہ حکم خدا ہو کہ زبان بندہ کی اُس سے گویا کرے قولہ بندگان خدا سے ایک قوم ہین جنکو خوف خدا نے خاموش
کیا ہی اور وہ فصیح و بلیغ ہین گویائی مین ساتھ اُسکے قولہ جسکے دل مین معرفت نے جگہ پکڑی ہو لازم یہ ہی کہ دونون جہان
مین نہ دیکھے سوائے اُسکے اور نہ سُنے سوائے اُس سے اور مشغول نہ ہو سوائے اُسکے قولہ فنا متلاشی ہونا ہی ساتھ
خدا کے اور بقا حضور ہی ساتھ خدا کے قولہ حقیقت دین کی پاکی دل کی ہی سب چیزون سے اور آرام دل کا ساتھ خدا
کے قولہ ہر باطن کہ ظاہر اُسکا خلاف اُسکے ہی باطل ہی قولہ ذکر تین طرح کے ہین ایک ذکر زبان سے ہی اور دل اُس سے
غافل ہی یہ ذکر عادت ہو آیک ذکر زبان سے ہی اور دل حاضر ہی یہ ذکر طلب ثواب کا ہی ایک ذکر ہی کہ دل ذکر
مین ہی اور زبان گونگی اُسکی قدر سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا قولہ توحید فانی ہونا ہی سب چیزون سے اور پورے
طور سے خدا کے ساتھ بازگشت قولہ علم وہ ہی کہ تمکو عمل مین لاوے اور یقین وہ ہی کہ کھیرے تمکو پوچھا کہ عارف کو

کو گریہ ہوتا ہی فرمایا جبتک راہ مین ہوا اور جب حقائق قرب مین پہونچا اور لذت وصال کی چکھی رونا زایل ہو جاے قولہ توکل اعتماد دل کا ہی حق سبحانہ تعالی پر قولہ جو کوئی تحکم نہ کرسکے اُس چیز مین جو اُسکے اور خدا کے درمیان ہین ہر وہ تقوی اور مراقبہ سے کشف و مشاہدہ تک نہین پہونچ سکتا قولہ مغرور مت ہو صفاے عبودیت پر کہ منقطع ہی نفس سے اور ساکن ہی ساتھ خداوند تعالی کے

۹۰۲	۲۸۹			حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

آپ کو علم تفسیر و حدیث مین کمال تھا آپ مرید حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کے تھے اور حضرت سری سقطی و حسن نوری و خیر لنساج رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی اور بہت مشایخین کی صحبت اُٹھائی تھی مسجد رضافہ بغداد مین آپ وعظ کہتے امام احمد حنبل رحمہ اللہ کو جب کسی مسئلہ مین مشکل پڑتی تو آپ سے رجوع کرتے نقل ہی کہ ایک روز حارث محاسبی رحمۃ اللہ کے پاس آئے دیکھا کہ وہ کپڑے لطیف پہنے ہوئے ہین اور ایک سیاہ جانور بیٹھے ہین اُس مکان مین ہی ناگاہ جانور بولا ابوحمزہ رحمہ اللہ نے نعرہ کیا اور کہا لبیک یا سیدی ابن حارث رحم اُٹھے اور چھری ہاتھ مین لیکر دوڑے کہ ابوحمزہ رحمہ اللہ کو ہلاک کرین مریدان پانوون پر شیخ کے گرے اور شفاعت کی اور چھری اُنسے جدا کی اُنھون نے ابوحمزہ رحمہ اللہ سے کہا اسلم یا مردود یعنی ایمان لا اے مردود مریدون نے عرض کی ہم لوگ ابوحمزہ کو اولیاے موحدہ سے جانتے ہین حارث رحمہ اللہ نے فرمایا ایسا ہی ہی اور مین بھی سواے نیکوئی کے نہین جانتا ہون اور باطن کو اُسکے مستغرق توحید جانتا ہون مگر اسکو کیون لازم ہی کہ افعال حلولیون کے ساتھ کام کرے کیون آواز پر ایک مرغ کے اسے خداے تعالی سے سنائی پڑی اور حق تعالی متجزی نہین ہی اور دوستونکو اُسکے سواے کلام اُسکے آرام نہین ہی اور اُسکو کسی چیز مین حلول و نزول نہین ہی اور اتحاد و امتزاج قدیم پر روا نہین ہی پس ابوحمزہ رحمہ اللہ نے کہا اگرچہ مین اصل مین درست تھا مگر چونکہ فعل میرا مشابہ تھا ساتھ قوم گمراہ کے مین نے توبہ کی ایک روز ابوحمزہ رحمہ اللہ نے کہا کہ مین نے حق تعالے کو علانیہ دیکھا ہی خدا نے مجھے کہا کہ یا حمزہ متابعت وسواس کی مت کر اور بلاے خلق اُٹھا یہ بات جو آپنے کہی اور عوام خلق نے سُنی اُنکو بہت رنج دیا قولہ فقیرون کے ساتھ دوستی کرنی سخت ہی کوئی صبر نہین کرسکتا دوستی پر فقرا کے مگر صدیق قولہ جسکو خدا اپنا راستہ بتا دے سلوک یعنی چلنا اُسپر آسان ہوا اور جو شخص راہ دلیل و واسطہ سے ڈھونڈھے کبھی بھولے اور کبھی پاوے قولہ حق تعالی جسے تین چیز عطا کرے وہ بہتیری آفتون سے خلاص و نجات پاوے پیٹ خالی دل قانع فقر دایم قولہ جب نفس تیرا تجھسے سلامتی پاوے اُسکا حق تونے ادا کیا اور جب خلق نے تجھسے سلامتی پائی اُنکے حقوق تونے ادا کیے قولہ علامت صوفی صادق کی یہ ہی کہ عزت کے

بعد ذلیل ہوا در تونگری کے بعد درویش ہوا ور ظاہر ہونے کے بعد پوشیدہ ہو اور علامت جھوٹے صوفی کی برعکس اسکے آپ فرماتے جس وقت فاقہ مجھے پہونچتا مین دل مین کہتا یہ فاقہ تجھے ہدیہ آیا ہو جب سوچتے تو کسیکو اولی تر واسطے اس فاقہ کے سواے اپنے نہ پاتے خوشی دل سے اس فاقہ کو اٹھاتے اور اُسکے ساتھ موافقت کرتے نقل ہو کہ آپ باتین بہت عمدہ دمعقول و بہتر فرمایا کرتے ایکدن ہاتف نے آواز دی کہ بہت عمدہ بات کیا کرتے ہو لیکن اگر چپ رہو تو تمکو بہت اچھا ہو بعد اُسکے آپ چپ ہو گئے اور اُسی ہفتہ مین وفات فرمائی

حضرت ابو حمزہ اسانی رحمۃ اللہ علیہ			۲۹۰	۹۰۳

اصل آپ کا نیشاپور ہی اور اجلہ مشایخ خراسان سے ہین زہد و توکل مین یگانہ تھے جنگلون مین سفر کیا۔ عہد کیا تھا کہ راہ مین نہ کچھ کسی سے طلب کرین نہ کسی سے مدد لین اور نہ کسی طرف متوجہ ہون نہ کوئی اسباب یا آفتابہ یا ڈول یا پیالہ ساتھ لین چنانچہ اسیطور سے سفر اختیار کیا آپ کی خواہر نے ایک ٹکرہ چاندی کا چلتے وقت دیا تھا اسکو بھی راہ مین پھینکدیا اتفاقاً ایک جنگل مین راہ پر ایک کنوان تھا اُسمین آپ گر گئے ایک کاروان باہر آیا آپ کے دل نے کہا ان کاروانیون کو آواز دین کہ وہ مجھے نکالین پھر کہا کہ سواے خدا کے دوسرے سے مدد لینی ضرور نہین اُن کاروانیون نے جو دیکھا کہ یہ کنوان بر سر راہ ہی اس خیال سے کہ کوئی مسافر اسمین نہ گرے کنوئین کے منھ کو بند کر دیا شیخ کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی مگر نظر بخدا بیٹھے رہے جب رات ہوئی تو ایک آواز اُنھون نے سنی اور دیکھا کہ کنوئین کے منھ کو کسی نے کھولا ہی اور ایک جانور مثل اژدہا یا دوسرے جانور کے کہ بہت بڑا ہی سر جاہ ہی اور اُسنے اپنی دم کنوئین مین لٹکائی ہی آپ نے کہا کہ اس جانور کی مدد سے ہم کنوئین سے نہین نکلینگے آواز آئی کہ ای ابو حمزہ یہ جو تم چاہتے ہو خلاف عادت ہی باہر آؤ یہ جانور میرے حکم سے تمھاری نجات کو آیا ہی چونکہ تمنے مجھپر توکل کیا اس جانور مہلک سے کہ خوف ہلاک کا تھارے اُس سے ہی تمھین کنوئین سے مین نے نجات دی پس شیخ نے دم اُسکی پکڑی اور باہر آئے نیشاپور مین آپ نے وفات پائی اور جوار مزار مین حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ کے مدفون ہوئے

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ				۲۹۱	۹۰۳

کنیت آپ کی ابو اسحاق اور اصل آپ کا بغداد ہی صاحب جذب و سکر تھے اور طریق زہد و توکل و تقوی مین یگانہ تھے اقران سے سید الطایفہ حضرت جنید و نوری قدس اللہ سرہم کے تھے شیخ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ فرماتے ہین ایک شب مسجد مین بحالت نیم خواب تھے مجھسے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ میرے کسی دوست کو دیکھو تو

اُٹھو اور فلان جگہ جاؤ مین اُٹھا اور اس حالت مین کہ برف گرتی تھی وہان پہونچا ابراہیم خواص کو دیکھا کہ برف
مین چار زانو بیٹھے ہین اور باوجود سخت سردی کے اور برف باری کے آپ عرق عرق ہو رہے ہین اور جو برف آپکے
سر پر اور آپ کے گرد گرتی ہی وہ خشک ہو جاتی ہی آپ کو دیکھ کر ہم بہت خوش ہوے پوچھا کہ یہ رتبہ کہان سے
پایا فرمایا خدمت فقیر سے غایت توکل وقناعت کے سبب سے آپ کو خلق شیخ ابراہیم رئیس المتوکلین کہتی تھی اور
خواص اس سبب سے آپ کو کہتے ہین کہ زنبیل مُتے اور تاگا سوئی مقراض پہاڑ مین اپنے ساتھ رکھتے اور فرماتے
کہ اتنی چیز میرے توکل کو ضرر نہین پہونچاتی ہی اور آپ فرماتے ہین کہ خضرؑ نے میرے ساتھ صحبت چاہی مین نے
قبول نہ کیا اور ڈرا کہ توکل مین خلل پیدا ہوگا اور آپ نے فرمایا کہ ایکروز مین جنگل مین جاتا تھا کہ ایک شخص
مجھے ملا اور سلام کیا اور ساتھ رہنے کی اجازت چاہی چونکہ وہ مسلمان نہ تھا مین نے کہا جہان ہم جاتے ہین تمکو
گذر نہین ہی اُسنے کہا بہرحال خالی از فائدہ نہ ہوگا جب پانچ روز بیخور و خواب گذرا اُسنے کہا کہ ای زاہد آج
اپنے خدا کے آگے گستاخی کرو اور کچھ مانگو تو کھائین مین نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھایا اور کہا مجھے اس بیگانہ کے آگے
شرمندہ مت کرو فوراً ایک طبق روٹی اور مچھلی اور رطب کا اور ایک کوزہ پانی کا اُسپر رکھا ہوا آسمان سے
اُترا ہم دونون نے کھایا جب دوسرا سات روز گذرا آٹھوین روز مین نے اُس سے کہا کہ اب تم اپنے خدا سے مانگو
اُسنے منھ طرف آسمان کے کیا اور لبون کو ہلایا فوراً دو طبق کھانا حاضر ہوا اس حال سے ہم نہایت متحیر ہوے اُسنے
کہا ای شیخ جاے حیرت کیا ہی اسلام مجھے سکھاؤ کہ مین مسلمان ہوا اور یہ دونون طبق کہ آئے تمھاری ہی کرامت ہی
کہ مین نے خدا کی درگاہ مین عرض کی کہ برکت سے اس زاہد مقبول کے دو طبق کھانا مجھے عنایت کریں وہ شخص مسلمان
ہوا اور مرید شیخ کا ہوا آپکو مرض اسہال شدید ہوا ہر بار آپ غسل کرتے آخر روز ستر بار نوبت آئی اور آپ نے ہر بار
غسل کیا آخرین مرتبہ آپ نے غسل کے حوض مین وفات فرمائی یوسف بن حسین قدس سرہ نے آپکو غسل دیا اور
دفن کیا مزار پُرانوار آپ کا زیر حصار ترک صفاہان مین ہی شیخ عبداللہ انصاری فرماتے ہین کہ ہرگز کوئی قبر کسی کی
اولیاے اللہ سے ساتھ اس ہیبت کے نہین دیکھی جیسی قبر ابراہیم خواص کی گویا ایک شیر سویا ہی جس کی
بیداری کا خوف ہی

حضرت ابو الحسن نوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۲۸۶ ۲۹۴ ۲۹۶	۹۰۶ ۹۰۷

آپ یگانہ وقت تھے ریاضت شگرف و معاملات پسندیدہ و رموز عجیب و فراست صادق اور عشق کامل و شوق
بے نہایت رکھتے تھے مشائخین کو آپ کے تقدیم پر اتفاق تھا آپ کو وہ لوگ امیر القلوب کہتے تھے و قمر الصوفیہ
پکارتے تھے سری سقطی رحمہ اللہ کے مرید تھے اور احمد خواری رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے تھے طریقت مین

مجتہد و صاحب مذہب تھے اقران سے حضرت جنید رحمہ اللہ کے تھے اور صدر العلماء مشائخ تھے آپکو طریقت مین
دلایل قاطع ہی اور حجتین لامع آپ کو نوری چند سبب سے لوگ کہتے ہین اندھیری رات مین جب بات بولتے آپکے
مُنھ سے ایسا نور نکلتا کہ تمام گھر روشن ہو جاتا دوسرے آپکی فراست اسرار باطن سے خبر دیتی تیسرے آپکا ایک
صومعہ صحرا مین تھا راتون کو اُسمین نماز پڑھتے اور خلق وہان جمع ہوتی تو ایک نور دیکھتے کہ چمکتا ہوا آپ کے صومعہ
سے اوپر جاتا ہی ابو احمد نوری نے کہا کسی کو مین نے عبادت مین مثل نوری کے نہ دیکھا لوگون نے کہا کہ جنید کہا نہین
آپ کی ابتدا مین یہ حالت تھی کہ روز صبح کو گھر سے آتے کہ دوکان مین جاتا ہون روٹی صدقہ کر دیتے اور مسجد
مین جا کر نماز پڑھا کرتے ظہر کے بعد دوکان پر آتے بی بی آپ کی جانتین کہ دوکان مین روٹی کھائی ہی ایسا ہی
بیس برس تک کیا اور کوئی اس حال سے مطلع نہ ہوا نقل ہی کہ جب غلام خلیل کو ساتھ اس گروہ کے دشمنی پیدا ہوئی
ہر ایک کے ساتھ ایک طور کی مخاصمت کرتا تھا خلیفہ وقت کے پاس گیا اور کہا کہ ایک جماعت پیدا ہوئی کہ سرود
کہتی ہی اور رقص کرتی ہی اور کفر بولتی ہی تمام دن تماشا کرتی ہی اور مکانون مین پوشیدہ باتین کہتی ہی یہ قوم
زنادقہ سے ہی اگر امیر المومنین انلوگون کو قتل کرے تو مذہب زنادقہ کا مِٹ جاوے یہ سردار زنادقہ کے ہین
اگر یہ خبر خلیفہ سے ہو تو ہم ذمہ دار ثواب عظیم کے ہین خلیفہ نے حکم دیا کہ اُن سب کو حاضر کرو ابو حمزہ رقام شبلی
نوری جنید رحمہم اللہ اور ایک جماعت آپ لوگون کے اصحاب سے خلیفہ کے سامنے گئے خلیفہ نے حکم دیا کہ سبکی
گردن مارو جلاد نے اول قصد قتل رقام رحمہ اللہ کا کیا نوری رحمہ اللہ اچک کر آگے گئے وبجاے رقام کے
بیٹھے خندان وفرحان ارکان دولت کو نہایت حیرت ہوئی کہا کہ ای بیخبر تلوار ایسی چیز نہین ہی کہ اُسپر کوئی شتاب
زدگی کرے اور ابھی تمھاری نوبت نہین پہونچی ہی نوری رحمہ اللہ نے کہا کہ طریقہ ہملوگون کا ایثار ہی اور عزیز ترین
چیزون کی دُنیا مین زندگانی ہی مین چاہتا ہون کہ یہ چند ساعت جو باقی ہی اسکو بھائیون کے کام مین صرف کردن تا
عمر بھی مین نے ایثار کیا ہو باوجود اسکے کہ ایک ساعت دنیا کی میرے نزدیک زیادہ پیاری ہی ہزار سال آخرت سے
اِس سبب سے کہ یہ سراے خدمت ہی اور وہ سراے قربت اور قربت خدمت سے ہوتی ہی خلیفہ انصاف اور
قدم صدق سے اُنکے متعجب ہوا فرمایا کہ توقف کرو اور طرف قاضی کے رجوع کرو اور قاضی کو کہا کہ انکے کام مین
نظر کرو قاضی نے کہا کہ بے حجت اِن لوگونکو منع نہین کرسکتے قاضی جانتا تھا کہ جنید رحمہ اللہ علم مین کامل ہین اور نوری
رحمہ اللہ کی بات سنی تھی کہا کہ اِس دیوانہ مزاج سے کچھ مسئلہ فقہ کا پوچھین یعنی شبلی رحمہ اللہ سے کہ وہ جواب نہ
دیسکینگے پوچھا کہ بیس دینار سے کتنے دینار زکوٰۃ دینی چاہیئے شبلی رحمہ اللہ نے کہا ساڑھے بیس کہا یہ کسنے کیا ہی
کہا صدیق نے کہ چالیس ہزار دینار دیا اور کچھ نہ پھیرا کہا یہ آدھی دینار کیا ہی جو تمنے کہا فرمایا یہ تاوان ہی اُسی
بیس دینار کا کہ کیون رکھا بعد اسکے نوری رحمہ اللہ سے مسئلہ پوچھا فوراً جواب دیا پس خجل ہوا پس نوری رح

نے کہا قاضی بیتے سب کچھ پوچھا ابتک کچھ نہ پوچھا کہ مردان خدا ہین کہ قیام سب کا و حرکت و سکون سب کی
اُس سے ہی اور سب زندہ اُس سے ہین اور بولنا اور چپ رہنا ساتھ اُسکے ہی اور حرکت پابندہ مشاہدہ سے
اُسکے ہی اگر ایک لحظہ مشاہدہ حق سے باز رہین جان اُنکی نکل جاے اُس سے کھائین اُس سے سوئین اُس سے
اُٹھین اُس سے دیکھین اُس سے سنین ساتھ اُسکے رہین علم یہ ہو نہ وہ جو تمنے پوچھا قاضی اُس کلام سے
متحیر ہوا خلیفہ سے کہا اگر یہ لوگ ملحد ہین اور زندیق تو ہم حکم کرتے ہین کہ روے زمین پر کوئی موحد نہین ہی
پس خلیفہ نے آپ لوگون کو بُلایا اور تعظیم کی اور کہا کہ کچھ حاجت چاہو کہا کہ حاجت ہم لوگون کی یہ ہی کہ مجھے
بھول جاؤ نہ قبولیت سے مشرف کرو اور نہ رد سے اپنے مہجور کہ ہم لوگون کو جدائی تمھاری مثل نزدیکی تمھارے
ہی اور نزدیکی تمھاری مثل جدائی تمھارے خلیفہ بہت رویا اور آپ لوگو نکو باعزاز تمام رخصت کیا ایک روز
جنید رحمہ اللہ نوری رحمہ اللہ کے پاس آئے نوری رحمہ اللہ نے آگے جنید رحمہ اللہ کے تظلم کیا اور زمین پر
گرے اور کہا کہ اے جنید میرا حال سخت ہوا ہی اور طاقت میری طاق ہوئی ہی تیس برس گذرے کہ جب وہ
ظاہر آتا ہی مین گم ہو جاتا ہون اور مین جب ظاہر آتا ہون وہ غائب ہو جاتا ہی حضور اسکا میری غیبت
مین ہی ہرچند زاری کرتا ہون وہ کہتا ہی یا مین رہون یا تو جنید رحمہ اللہ نے اصحاب کو کہا کہ دیکھو اُس شخص کو
کہ درماندہ و ممتحن و متحیر حق تعالی کا ہی اور کہا کہ اے نوری ایسا ہی رہنا چاہیئے کہ تم نہ رہو سب وہی رہے
لوگون نے جاکر جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ تین رات دن گذرے کہ نوری ایک اینٹ کے گرد پھرتے ہین
اور اللہ اللہ کہتے ہین نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ سوئے مگر نماز کے وقت نماز ادا کرتے ہین اصحاب جنید رحمہ اللہ نے
کہا کہ وہ ہوشیار رہین فانی نہین ہین کیونکہ نماز کا وقت جانتے ہین اور آداب اُسکا بجالاتے ہین پس یہ تکلیف
ہو نہ فنا فانی کو کچھ خبر نہین رہتی جنید رحمہ اللہ نے کہا ایسا نہین ہی جیسا تم کہتے ہو جو لوگ وجد مین رہتے ہین
وہ محفوظ ہوتے ہین پس خدا اُنکو بچاتا ہی اُس سے کہ خدمت کے وقت خدمت سے محروم رہین اور جنید رحمہ
اللہ وہان گئے اور کہا اے ابوالحسن اگر تم جانتے ہو کہ اُسکے ساتھ خروش سودمند ہی تو مین بھی خروش مین
آؤن اور اگر جانتے ہو کہ رضا بہتر ہی تو تسلیم کرو کہ تمھارا دل فارغ ہو نوری رحمہ اللہ خروش سے ساکن ہوے
اور کہا تم اچھے میرے معلم ہو ایک شخص پابرہنہ اصفہان سے واسطے زیارت حضرت نوری رحمہ اللہ کے چلا آپنے
ایک مُرید سے فرمایا کہ ایک کوس راہ اصفہان کی جھاڑو سے جھاڑو کہ ایک مُرید پابرہنہ آتا ہی جب وہ شخص
پہونچا تو آپ نے پوچھا کہان سے آتے ہو اُسنے کہا کہ اصفہان سے آپ نے فرمایا اگر وہان کا بادشاہ تمکو ایک مکان
ہزار دینار کا بنا دیتا اور ہزار دینار کی ایک لونڈی خرید دیتا اور ہزار دینار کا اور اسباب مہیا کر دیتا تو تم اس ارادہ
سے باز رہتے حالانکہ یہی واقعہ وہان اصفہان مین ساتھ اُس جوان کے گذرا تھا فریاد کی اور کہا مجھے نہ مارو نوری

نے کہا اگر اٹھارہ ہزار عالم ایک طبق پر رکھیں اور مرید کے سامنے کریں وہ اسمیں دیکھے تو اسکو مسلم نہیں ہے
کہ خدا کی بات کرے ایک روز آپ طواف کعبہ میں کہہ رہے تھے کہ الٰہی مجھے ایسی صفت وحال عطا کر کہ اس سے
متغیر نہ ہوں اندر کعبہ سے آواز آئی کہ ای ابوالحسن تم چاہتے ہو کہ برابری کرو ہمسے کہ اپنی صفتوں سے نہیں
پھرتے مگر بندوں کو پھرتا ہوا رکھتے ہیں تا ربوبیت عبودیت سے ظاہر ہو شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایکروز
میں نوری کے پاس گیا وہ ایسے مراقب تھے کہ ایک رونگٹا انکے بدن کا نہیں ہلتا تھا میں نے کہا کہ ایسا اچھا
مراقبہ تمنے کس سے سیکھا کہا بلی سے کہ چوہے کے بل پر مجھ سے زیادہ ساکن رہتی ہے ایک شب اہل قادسیہ
نے آواز سنی کہ ایک ولی اولیاے حق سے اس جنگل میں ہے اور وہاں درندے ہیں اسکی خبر لو سب باہر
آئے اور وادی السباع میں گئے دیکھا کہ نوری رحمہ اللہ نے ایک قبر کھودی ہے اور اسمیں بیٹھے ہیں الحاح
کیا اور شہر میں لائے بعد اسکے انسے پوچھا کہ یہ کیا حال تھا کہا کہ چندروز ہوئے کہ ہم جنگل میں تھے اور کوئی چیز
کھانے کی نہیں پائی تھی جب شہر کے نزدیک آئے تو ایک نخلستان دیکھا نفس نے خرمی کی اور رطب مجھ سے
چاہا میں نے کہا تجھے اب تک موقع آرزو کا باقی ہے ایسے جنگل میں تجھے لے جائیں کہ شیر تجھے پھاڑ ڈالے ایکروز
آپ پانی میں غسل کر رہے تھے ایک چور آیا اور آپ کا کپڑا چورا لے گیا ہنوز آپ پانی سے نہ نکلے تھے کہ وہ چور آیا
اور کپڑا لایا ہاتھ اسکا خشک ہو گیا تھا آپ نے کہا کہ الٰہی جب میرا کپڑا اسنے پھیر دیا تو اسکا ہاتھ پھیر دے فوراً
ہاتھ اچھا ہو گیا ایکروز بازار میں بغداد کے سخت آگ لگی ایک شخص کے دو غلام خوبصورت اس آگ میں گر گئے
کیسکو قدرت نہ تھی کہ انکو نکالے مالک غلام نے کہا جو کوئی انکو نکال دے میں دو ہزار دینار اسکو دوں اتفاقاً
نوری رحمہ اللہ وہاں پہونچے آپ اس آگ میں چلے گئے اور ان غلاموں کو سلامت نکال لائے مالک نے دو ہزار
دینار پیش کیا آپ نے فرمایا لیجاؤ اور خدا کا شکر کرو کہ یہ منزلت و مرتبہ نہ لینے سے مجھے عطا ہوا ہے کہ دنیا کو
آخرت سے میں نے بدلا ہے ایک شخص کا بوجھ پڑا ہوا تھا اور دراز گوش اسکا مر گیا تھا وہ حیران کھڑا رو رہا تھا آپ
وہاں پہونچے اور خچر کو ایک لات ماری کہ اٹھ بیٹھ کیا سوتا ہے وہ اٹھ کھڑا ہوا اسنے اپنا بوجھ لادا اور روانہ
ہوا نوری رحمہ اللہ بیمار ہوئے جنید رحمہ اللہ واسطے عیادت کے گئے اور میوہ اور پھول لیگئے پھر جنید رحمہ اللہ
بیمار ہوئے نوری رحمہ اللہ واسطے عیادت کے گئے اور اپنے یاروں سے کہا کہ ہر آدمی بیماری سے جنید کی
تھوڑا تھوڑا لے لو یاروں نے کہا لے لیا جنید رحمہ اللہ نے صحت پائی نوری رحمہ اللہ نے جنید رحمہ اللہ سے
کہا کہ جب عیادت کو جاؤ تو اسیطرح سے جاؤ نہ دیا کہ پھول و میوہ لیکر آپ سے پوچھا کہ آدمی کب مستحق ہوتا
ہے کہ خلق کو وعظ کہے کہا اسوقت کہ جب خدا سے سمجھے اسکو صلاحیت ہو کہ خلق خدا کو سمجھا دے اگر خدا سے
فہم نہیں کرے تو بلا اسکی بلاد اللہ اور عباد اللہ میں عام ہو قولہ تصوف نہ رسوم ہے نہ علوم مگر اخلاق ہے یعنے

اگر رسم ہوتا مجاہدہ سے ہاتھ آتا اگر علم ہوتا سیکھنے سے حاصل ہوتا بلکہ اخلاق ہے تخلقوا با خلاق اللہ خلق خدا کی ہوتا نہ رسم سے حاصل ہو نہ علم سے قولہ تصوف آزادی اور جوانمردی اور ترک تکلف ہے قولہ تصوف ترک جملہ نصیبہاے نفس ہے و تصوف دشمنی دنیا و دوستی مولیٰ ہے ایک روز ایک نابینا چلا جاتا تھا اور اللہ اللہ کہتا تھا نوری رحمہ اللہ اُسکے آگے گئے اور کہا تو اُسکو کیا جانے جانے تو زندہ کیونکر رہے یہ کہا اور بیہوش ہوگئے پھر اُٹھے اور صحرا کی طرف گئے اور ایک نیستان مین گھستے پھرتے تھے نے پیر مین گڑتی تھی اور پسلیون مین چبھتی تھی اور خون اُس سے نکلتا تھا اور جو قطرہ کہ برگ نے پر گرتا تھا نقش اللہ ہو جاتا تھا ابو نصر سراج کہتے ہین کہ جب اُنکو گھر مین لائے اور کہا کہو لا الہ الا اللہ کہا آخر وہین جاتے ہین اور اُسی جگہ وفات کی جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جیسے نوری ہے کسی نے حقیقت صدق مین بات نہ کہی صدیق زمانہ وہ تھے رحمہ اللہ تعالے علیہ

حضرت عمرو بن عثمان المکی رحمہ اللہ علیہ			۲۹۶	۹۰۸

آپ سردار قوم صوفیان تھے اور محتشمان و معتبران اس طایفہ کے سب آپ کے فرمانبردار رہتے اور باتین آپکی سبکو قبول ہوتی تھین ریاضت و پرہیزگاری مین مخصوص تھے اور حقایق و لطائف مین موصوف پسندیدہ وقت رکھتے تھے اور ہرگز شکر کو اپنے اوپر آنے نہ دیا آپ کی تصانیف لطیف تھی طریقت و ارادت مین ساتھ جنید رحمہ کے تھے بعد اسکے کہ ابوسعید خراز کو دیکھا تھا حرم کے پیر تھے اور برسون وہان معتکف رہے ایک روز حسین منصور حلاج کچھ لکھ رہے تھے آپ نے پوچھا کیا لکھتے ہو کہا مین وہ لکھتا ہون کہ ساتھ قرآن کے ہم مقابلہ کرین آپ نے اُنکو بد دعا دی اور نکال دیا بیرون نے کہا ہے جو کچھ حسین پر گذرا آپ کی بد دعا کا اثر تھا حرم سے آپ نے ایک خط حضرت جنید حریری و شبلی رحمہم اللہ کے نام لکھا کہ آگاہ ہو کہ تم لوگ پیران عراق ہو جو کوئی زمین حجاز و جمال کعبہ پا وے اُسے کہین لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس اور جو کوئی بساط قرب پاوے اسے کہین لم تکونوا بالغیہ الا بشق الارواح اور آخر نامہ مین لکھا کہ یہ خط ہے عمرو بن عثمان کی کا اور پیران و عزیزان حجاز کا کہ یہ سب ساتھ اپنے ہین اور اپنے مین ہین اور اپنے اوپر ہین اگر تم مین سے کوئی ہے کہ ہمت بلند رکھتا ہے تو اُس سے کہو کہ اس راہ مین آوے کہ جسمین دو ہزار کوہ آتشین ہین اور دو ہزار دریا ڈبانے والے اور ہلاک کرنے والے ہین اگر یہ درجہ نہین رکھتے ہو تو دعویٰ مت کرو کیونکہ دعویٰ سے کچھ نہین ملتا ہے جب یہ نامہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچا پیران عراق کو جمع کیا اور نامہ اُنکے سامنے پڑھا اور کہا سب بیان کرین کہ کوہ ہمنشین سے اُنکا کیا مطلب ہے لوگون نے کہا مراد اس سے نیستی ہے جبتک مرد دو ہزار مرتبہ نیست نہ ہو اور دو ہزار مرتبہ ہست نہ ہو وہ درگاہ عزت تک نہ پہونچے حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا مین نے اِس دو ہزار مین ایک سے زیادہ نہین طے کیا ہے حریری رحمہ اللہ نے فرمایا دولت تمکو کہ تمنے تھوڑی راہ آخر طے کی مین نے تو تین قدم سے زیادہ

اِس راہ کو کوئی نہین کیا ہی حضرت شبلی رحمہ اللہ ہاے کرکے روئے اور فرمایا مبارک تمکو کہ تمنے ایک پہاڑ طی کیا اور تمکو بھی کہ تمنے تین قدم طی کیا مین نے تو دور سے بھی گرد نہین دیکھی ہی قولہ تمپر لازم ہی کہ پرہیز کرو تفکر کرنے سے کسی چیز مین عظمت سے خدا تیعالی کے یا کسی چیز مین صفات خدا تیعالی سے کیونکہ تفکر خدا مین معصیت ہی اور کفر قولہ اول مشاہدہ قربت ہی اور معرفت علم الیقین اور حقایق اُسکا قولہ تصوف وہ ہی کہ بندہ ہر وقت اُسی چیز مین مشغول ہو کہ اُسوقت مین وہ اولےٰ تر ہو قولہ صبر قایم رہنا ہو ساتھ خدا تیعالی کے اور اختیار کرنا بلا کا ساتھ خوشی و آسانی کے

حضرت فرخ ریحانی سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہ			۲۹۸	۹۱۰

خلفاے اکبر سے حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی کے ہین جامع کمالات و مظہر خوارق و کرامات تھے اور ارشاد و تکمیل طالبان مین ید طولےٰ رکھتے تھے آپکی ایک بلی دست پروردہ تھی اُس بلی کا یہ معمول تھا کہ جتنے مہمان آتے ہوتے تعداد مہمان ہاے کے آواز دیتی اور مہتمم خانقاہ ہر آواز پر اُس بلی کے ایک کاسہ پانی دیگ مین دیتا اور اُسی مقدار غلہ ایک روز جب وقت کھانے کا آیا تو تعداد آواز گربہ سے ایک مہمان زیادہ نظر آئے مہتمان حیران ہوے کہ کیا سبب ہی وہ بلی آئی اور ہر ایک کو اُسنے سونگھنا شروع کیا ایک پر پیشاب کر دیا جب تفحص کیا معلوم ہوا کہ وہ شخص مسلمان نہ تھا بلی نے اُسکو مہمان شیخ نہ جانا ایک روز خادم شیر برنج پکاتا تھا اور ایک مار سیاہ اُس دیگ مین گر گیا تھا وہ بلی گرد اُس دیگ کے پھرتی اور چیختی کوئی نہین سمجھتا وہ بہت اضطراب کرتی تھی جب خادم نے نہین سمجھا تو اُس بلی نے اُسی جوش کی حالت مین اپنے کو دیگ مین جا گرایا اور مر گئی جب دیگ کو خالی کیا تو اُسمین مار سیاہ دیکھا اِس واقعہ کو شیخ سے عرض کیا شیخ نے فرمایا اِس میری بلی نے اپنے تئین فدلے درویشان کیا ہی اُسکو غسل و کفن دیکر دفن کر دو چنانچہ ویسا ہی ہوا مزار گربہ ہنوز زیارت گاہ ہی

حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ			۲۹۸	۹۱۰

آپ اقران سے حضرت جنید رحمہ اللہ کے تھے اور صحبت سری سقطی رحمہ اللہ کی پائی تھی اپنی شان مین یگانہ تھے اور مقبول زمانہ اشارات لطیف و رموز عجیب رکھتے تھے جملہ مشایخ آپکی بزرگی کے مقر تھے محبت کی ایک نشانی تھے اور فنون محبت کے سبب سے آپکو لوگ سمنون محب کہتے تھے اور خود اپنے تئین سمنون کذاب کہتے تھے محبت مین مذہب خاص تھا محبت کو معرفت پر آپ نے تقدیم دیا ہی اور اکثر مشایخ نے معرفت کو محبت پر تقدیم دیا ہی اور وہ کہتے ہین کہ محبت اصل و قاعدہ راہ خدا ہی اور احوال و مقامات سب ساتھ محبت کے نازل

ہین اور جس محل مین طالب اُسکو پہچانے زوال اُسپر روا نہ ہو اور محل محبت مین ہمیشہ ذات اُسکی موجود رہے آپ مکہ سے آتے تھے اہل فید نے آپ سے کہا کہ میرے لیے مجلس کہو یعنی وعظ آپ ممبر پر گئے اور سننے والے کو نپایا آپ نے قندیلون کی طرف مُنھ کیا اور کہا ہم تمسے کہتے ہین پس سخن محبت کہا فوراً وہ قندیلین حرکت مین آئین اور رقص کرتی تھین اور ایک پر ایک گرتی تھین اور ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوکر گرین ایک وقت محبت کی بات فرما رہے تھے ایک جانور ہوا سے آیا اور سر پر آپکے بیٹھا پھر مونڈھے پر آبیٹھا پھر گود مین آیا پھر زمین پر گرا اور زمین پر منقار مارتا تھا اور خون اُگلتا ہوا مر گیا آخر عمر مین باتباع سنت آپ نے نکاح کیا ایک لڑکی پیدا ہوئی جب تین برس کی ہوئی تو آپ کو اُس لڑکی سے محبت پیدا ہوئی اُسی شب کو آپ نے خواب مین قیامت کو دیکھا اور دیکھا کہ علم نصب ہی کہ نور اُسکا تمام عرصات کو محیط ہی پوچھا یہ کسکا علم ہی اور یہ لوگ زیر علم کس قوم کے ہین کہا کہ یہ علم ارزان محبان اُس قوم کا ہی کہ یحبہم و یحبونہ جنکی شان مین ہی سمنون رحمہ اللہ نے اپنے تئین درمیان اُس قوم کے ڈالا ایک شخص اُسمین آیا اور آپ کو نکالنے لگا آپ نے فریاد کی کہ کیون مجھے نکالتے ہو کہا تم اِس قوم سے نہین ہو کہا کہ آخر مجھے سمنون محب کہتے ہین اور حقتعالے میرے دل سے واقف ہی فوراً ہاتف نے آواز دی کہ تم محب تھے مگر جب سے تمھارا دل ساتھ اُس لڑکی کے مایل ہوا ہی تمھارا نام اِس جریدہ سے نکالدیا گیا وہین خواب مین آپ نے فریاد کی کہ خدایا اگر وہ لڑکی میرے راہ کی قاطع ہوگی تو اُسکو درمیان سے اُٹھالے فوراً گھر مین غل ہوا آپ کی نیند ٹوٹی معلوم ہوا کہ وہ لڑکی کوٹھے سے گر کر مر گئی ایک روز آپ نے مناجات مین کہا کہ الٰہی مجھے جسمین تو آزمانے مجھے سچا پائے ہم اُسمین تسلیم کرین اور دم نہ مارین اُسی رات کو آپکو ایک درد پیدا ہوا کہ نوبت بجان ہوئی مگر دم نہ مارا اور آہ نہ کی صبح کو ہمسایون نے آکر کہا کہ رات کیا تھا کہ تمھاری فریاد سے ہملوگ تا صبح نہ سوئے حالانکہ آپنے کچھ فریاد نہ کی تھی مگر صورت حال کو اُنکے سننے والون کے کان مین فریاد پہونچی تھی تو حق تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کیا کہ خموشی خموشی باطن ہی اگر حقیقت مین تم خاموش رہتے ہمسایہ کو خبر نہ ہوتی جو کچھ نہین کر سکتے ہو مت کہو نقل ہی کہ ایک غلام خلیل خلیفہ کے سامنے صوفی بنا تھا اور دین کو دنیا پر بیچتا تھا ہمیشہ عیب مشایخ کا خلیفہ سے کہتا اور نہین چاہتا کہ کسی مشایخ کا نام بلند ہو جب سمنون نے شہرت بغداد مین پائی تو وہ آپکی تہمت کی فکر مین ہوا اتفاقاً ایک عورت مالدار سمنون رحمہ اللہ کے پاس گئی اور استدعا کی کہ سمنون رحمہ اللہ اُسکو قبول کرین آپ نے انکار کیا تب حضرت جنید رحمہ اللہ کے پاس گئی اور عرض کی کہ سمنون سے آپ کہین آپ نے کچھ توجہ نہ کی اور نکال دیا تب وہ غلام خلیل کے پاس گئی اور سمنون رحمہ اللہ پر تہمت کی اُسکو موقع ملا خلیفہ سے اُسنے کہا خلیفہ نے جلاد اور سمنون رحمہ اللہ کو ساتھ بلایا جب آپ سامنے گئے تو اُسکی زبان سے کچھ حکم نہین نکل سکا رات کو اُسنے خواب مین دیکھا کہ تیرے ملک کا زوال قتل سمنون مین ہی صبح کو خلیفہ نے سمنون رحمہ اللہ کو بلایا اور معذرت کی آپ سے

پوچھا کہ محبت کیا ہی فرمایا صفائی محبت کی دوستی ہی ساتھ ذکر دائم کے جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے اذکروا اللہ
ذکراً کثیرا قولہ محبان خدا شرف دنیا و دین کے ہوتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المرأ مع من احبہ
قولہ مرد ساتھ اُسکے ہو جسکو دوست رکھے پس دنیا و آخرت مین ساتھ خدا کے رہو قولہ بیان نہین ہوسکتا ہی کسی
چیز کا جب تک کوئی چیز لطیف تر و رفیق تر اُس سے نہ ہو اور کوئی چیز محبت سے رفیق تر و لطیف تر نہین پس کیونکر
محبت سے عبارت یعنی بیان ہوسکتا ہی آپ سے پوچھا کہ کیون محبت کو بلا سے نزدیک کیا ہی فرمایا تا
ہر سفلہ دعویٰ محبت کا اُسکی نہ کرے سوال کیا فقر سے فرمایا فقر وہ ہی کہ فقیر سے ایسا اُنس پکڑے کہ جاہل
نقد سے اور فقیر کو نقد سے ویسی وحشت ہو کہ جاہل کو فقر سے قولہ تصوف وہ ہی کہ کوئی چیز تیری ملک نہ ہو اور
تو ملک سے کسی چیز کے نہ ہو

حضرت عثمان الحیری رحمۃ اللہ علیہ			۲۹۸	۹۱۰

آپ ایک امیرزادہ تھے جب کتب مین اُستاد پاس جاتے چار غلام رومی و کشمیری و ترک و حبشی ساتھ ہوتے
دستار زربفت و خز و دیبا کا لباس پہنے ہوئے کتاب و دوات زرین ساتھ لیکر جاتے ایک روز اسیطور سے جاتے
تھے ایک سرا مین ایک گدہے کو دیکھا کہ اُسکی پیٹھ پر زخم ہی اور کوے اُسکا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہین اور
وہ بیچارہ اُسکو دفع نہین کرسکتا ہی آپ نے غلامون کیطرف رُخ کیا اور کہا تم لوگ میرے ساتھ کسلیئے ہو عرض کی
کہ جو اندیشہ آپ کے دل مین گذرے وہ ہم لوگ انجام کرین فوراً آپ نے وہ جُبہ خز کا اُتارا اُس گدہے کی پیٹھ
پر ڈالا اور دستار قصب کی اُتاری اور اُسکو تنگ کے طور پر اُسکے اوپر سے باندھا اور چلے گئے گدہے نے
زبان حال سے حضرت عزت مین مناجات کی عثمان رحمہ اللہ ہنوز گھر نہ پہونچے تھے کہ مردون کا واقعہ اُنپر پیدا
ہوا اور شوریدہ مجلس مین حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ کے پہونچے اور یحییٰ رحمہ اللہ کی باتون سے تمام کام آپ پر
کھلا مان باپ سے قطع کرکے چندروز خدمت یحییٰ رحمہ اللہ مین رہے اور ریاضت کی بعد اسکے کچھ لوگ حضرت
شاہ شجاع کرمانی کے پاس سے آئے اور اُنکی باتین آپ سے کہین آپ کو تمنا حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ
کی ہوئی اجازت لیکر کرمان گئے آپ کو شاہ کرمانی نے اپنے پاس آنے نہ دیا اور فرمایا کہ تمنے ساتھ رجا کے
خو پکڑی ہی مقام یحییٰ کا رجا ہی جو پروردہ رجا ہی اُس سے سلوک نہ آوے کیونکہ ساتھ رجا کے خو پکڑتے
سے کاہلی آتی ہی اور رجا یحییٰ کی تحقیقی ہی اور تمھاری تقلیدی آپ نے بہت تضرع کی اور بیس روز تک
اُنکے دروازہ پر بیٹھے رہے تب شاہ کرمانی نے آنے دیا اور ایک مدت اُنکی صحبت مین رہے اور فوائد
بہت اُٹھائے شاہ کرمان نے قصد نیشاپور کا کیا واسطے زیارت ابوحفص حداد کے آپ بھی ساتھ آئے

آپ کو تمام تر ہمت صحبت ابوحفص رحمہ اللہ کی ہوئی مگر حشمت شاہ کرمانی کی باز رکھتی تھی کہ شاہ بڑے غیور
تھے آپ چاہتے تھے کہ کوئی سبب ہوتا کہ ہم یہان رہتے اور شاہ کے خلاف نہ ہوتا کیونکہ کام ابوحفص رح
کا بلند دیکھتے تھے شاہ نے عزم رخصت کیا آپ نے بھی موافقت کی مگر ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا
کہ اس جوان کو میرے پاس چھوڑ دو مجھے بہت اچھا معلوم ہوتا ہی شاہ کرمان نے آپ کی طرف دیکھا
اور کہا قبول کرو چنانچہ شاہ گئے اور آپ وہین رہے اور دیکھا جو کچھ دیکھا اور پہونچے وہان کہ پہونچے
ابوحفص رحمہ اللہ نے آپ کے حق مین فرمایا کہ اُس واعظ نے یعنے یحییٰ نے اِسے نقصان مین ڈالا ہی کبتک
اصلاح ہو یعنی ابتدا مین یہ ایک آگ تھا ایسا آدمی چاہتا تھا کہ اُسکو زیادہ کرتا اور کسی کو وہ قدرت نہ تھی
آپ اکابر مشایخ خراسان سے ہوے اور معتبران اہل تصوف سے رفیع قدر و عالی ہمت تھے اور مقبول
اصحاب اور مخصوص ساتھ انواع ریاضات و کرامات کے وعظ شافی اور اشارات بلند رکھتے تھے فنون علم
طریقت و شریعت مین کامل و بے نظیر تھے اور سخن مؤثر رکھتے تھے کسی کو آپ کی بزرگی مین گفتگو نہین چنانچہ
اہل طریقت نے آپ کے وقت مین ایسا کہا ہی کہ دنیا مین تین مرد ہین کہ اُنکا چوتھا نہین ہی ابوعثمان نیشاپور
مین اور جنید بغداد مین اور عبداللہ جلا شام مین اور عبداللہ بن محمد الرازی نے کہا ہی کہ جنید و رویم و یوسف
بن الحسین و محمد فضیل و ابو علی جرجانی وغیرہم رحمہم اللہ کو مین نے دیکھا کوئی آدمی اس قوم سے شناساتر خدا تعالیٰ کا
ابوعثمان سے نہین ہی اظہار تصوف کا خراسان مین آپ نے کیا اور ساتھ جنید و رویم و یوسف بن الحسین کے بھی
صحبت رکھی اور آپ کے تین پیر بزرگ یحییٰ و شاہ شجاع و ابوحفص ہین جیسا اوپر مذکور ہوا کسی شخص نے
مشایخین سے پیر کے دل سے ویسا بہرہ نہین حاصل کیا جیسا عثمان نے اور نیشاپور مین آپ کے لیے ممبر رکھا
گیا اور ابتدا اپنی آپ یہ فرماتے تھے کہ ہمیشہ میرا دل حقیقت سے کچھ چاہتا تھا عہد طفولیت سے اور اہل ظاہر
سے مجھے نفرت رہتی تھی اور ہمیشہ میرا خیال یہی تھا کہ سواے اسکے کہ عوام اُسپر ہین کوئی چیز دوسری ہی اور
شریعت کا بھی کوئی اسرار ہی سواے اِس ظاہر کے قولہ چالیس برس ہوا کہ مجھے جس حال مین خدا نے رکھا
مجھے کچھ کراہت نہ ہوئی اور یا مجھے ایک حال سے دوسرے حال مین گیا تو مین اُس سے خشمناک ہوا ہون
اُسیوقت مین ایک منکر تھا اُسنے دعوت کرکے آپکو بلایا آپ گئے جب اُسکے دروازہ پر پہونچے اُسنے کہا اے
شکم خوارہ کچھ نہین ہی پھر جا آپ پھرے پھر بلایا آپ گئے تو کہا کہ تمکو بڑی کوشش ہی کھانے کی اور کہا نا کم
ہی پھر جاؤ پھر پھرے اسیطور سے تیس مرتبہ آپ کو بلایا اور سخت بات کہکر پھیرا اور آپ کو مطلق تغیر اس حرکت
سے اُسکی نہ ہوا تب اُسکے ہاتھ پانون بیکار ہوے اور اُسے رونا آیا اور توبہ کی اور مرید ہوا اور کہا کہ آپ کس
قسم کے آدمی ہین کہ مین نے تیس مرتبہ بلایا اور ذلت سے پھیردیا اور کچھ تغیر آپ مین نہ آیا آپ نے فرمایا یہ کام تو

سے کتے کرتے ہین سو بار بلائے جاتے ہین اور نکالے جاتے ہین اور کوئی تغیر اُن مین نہین آتا یہ تو کچھ کام نہین کہ کتے
میرے برابر آتے ہین مردون کا کام دوسرا ہی ایک روز آپ چلے جاتے تھے کسی نے کوٹھے پر سے ایک طشت خاکستر
آپ پر ڈال دیا مریدون نے چاہا کہ اُسکو بد کہین آپ نے فرمایا ہزار شکر کرنا چاہیے کہ وہ آدمی کہ لائق اسکے ہو کہ آگ
اُسکے سر پر ڈالین اگر خاک سے صلح کرین تو ایک بڑی دولت ہی ایک مرید نے آپ سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہین اُس
شخص کے حق مین کہ اگر جماعت واسطے اُسکے کھڑی ہو تو خوش ہو اگر نکھڑی ہو تو ناخوش ہو شیخ نے کچھ نہ کہا ایک روز
درمیان ایک جماعت کے آپ تھے فرمایا کہ مجھسے ایسا سوال کیا تھا ہم کیا کہین ایسے آدمی کو کہ وہ خواہ ترسا
مرے خواہ جہود ایک روز آپ چلے جاتے تھے راہ مین ایک جوان مست اور ہاتھ مین رباب لیے ہوئے آتا تھا آپکو
دیکھ کر اُسنے مُنھ چھپا لیا اور رباب کو آستین مین رکھ لیا اِس خوف سے کہ شیخ اعتاب کرینگے آپ نہایت شفقت سے
اُسکے پاس گئے اور کہا مت ڈرو کہ بھائی سب ایک ہوتے ہین جوان نے توبہ کی شیخ اُسکو خانقاہ مین لائے اور غسل
دلوایا اور خرقہ پہنایا بعد اُسکے سر اُٹھا کر کہا الٰہی میرا جو کچھ کام تھا مین نے کیا باقی تجھے کرنا چاہیے فوراً واقعہ مردونکا
اُسپر وارد ہوا ایسا کہ ابو عثمان رح کو خود اس واقعہ مین حیرت ہوئی ظہر کے وقت ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ آئے اور کہا کہ
اے شیخ ہم رشک مین جلتے ہین کہ جو کچھ ہملوگ ساری عمر مین اُمید رکھتے تھے مفت باطن مین اس جوان کے ڈالا ہی
ابتک اُسکے معدہ سے شراب کی بُو آتی ہی تو جانو کہ کام عنایت ازل رکھتا ہی نہ عمل اور کام کشش رکھتی ہی نہ کوشش کام
سابقت رکھتی ہی نہ عاقبت کام خالق رکھے نہ خلق قولہ صحبت ساتھ خدا کے ساتھ حُسن ادب کے کرنا چاہیے اور
دوام ہیبت کے اور صحبت ساتھ رسول کے ساتھ محبت و متابعت سنت اور لزوم ظاہر علم کے اور صحبت ساتھ
اولیا کے ساتھ خدمت نگاہ رکھنے اور خدمت کرنے کے اور صحبت ساتھ بھائیون کے ساتھ تازہ روئی کے اگر گناہ مین
نہ ہون اور صحبت ساتھ جہال کے ساتھ دعا اور رحمت کرنے کے اُنپر قولہ جب مرید کچھ علم سے اِس قوم کے سنا اور اُسپر
عمل کرے نور اُسکا اُسکے دل مین ہو آخر عمر مین اور نفع اُسکا اُسکو پہونچے اور جو کوئی اُس سے اُس بات کو سنے
اُسکو فائدہ دے اور جو کوئی کچھ سنے علم اِس طائفہ کا اُسپر عمل نہ کرے ساتھ اُسکے مشابہ ہوے کہ کوئی حکایت یاد
کرے اور بھول جائے قولہ جو کوئی سنت کو اوپر اپنے امیر کرے حکمت بیان کرے اور جو کوئی ہوا کو اوپر اپنے امیر
کرے بدعت کہے قولہ کوئی شخص اپنے عیبہاے نفس کو نہین دیکھتا ہی سب اچھا ہی دیکھتا ہی عیبہاے نفس کو وہ
شخص دیکھے جو سب حال مین اپنے تئین بُرا رکھے قولہ مرد تمام نہ ہو جبتک اُسکے دل مین چار چیز برابر نہ ہو یعنی
منع و عطا و ذلت و عزت قولہ روے زمین پر سب سے زیادہ عزیز تین چیز ہی وہ عالم کہ بات اپنے علم سے کہے اور وہ
مرید جسکو طمع نہ ہو اور وہ عارف کہ صفت حق کی کرے بے کیفیت کے قولہ خلاف سنت کرنا ظاہر مین علامت ریا کے
باطن کی ہی قولہ جسکو خدا معرفت سے عزیز کرے اُسکو سزا وار ہی کہ اپنے تئین معصیت سے ذلیل نہ کرے قولہ صلاح

دل کی چار چیزین ہین فقر یعنی ساتھ خدا کے اور استغنا غیر خدا سے اور تواضع و مراقبت قولہ اندوہگین وہ آدمی ہو کہ
اسکو یہ پروانہ ہو کہ اُسے کوئی اندوہ نہ پہونچے قولہ اندوہ ہر چیز کا فضیلت مومن کی ہی اگر بسبب کسی معصیت کے نہ ہو قولہ
اسکے عدل سے خوف ہی اور اُسکے فضل سے رجا قولہ راستی خوف کی پرہیز کرتا ہی روزگار سے بظاہر و باطن قولہ خوف
خاص وقت مین ہوتا ہی اور خوف عام آیندہ زمانہ مین قولہ خوف خدا تک پہونچتا ہی اور غرور خدا سے دور کرتا ہی قولہ
صبار وہ ہو کہ خوگر وہ تحمل مکروہات ہو قولہ شکر عام طعام و لباس پر ہوتا ہی اور شکر خاص اُسپر جو کچھ دل مین معانی سے آوے
قولہ اصل تواضع تین چیز ہی جو کچھ بندہ اپنی جہل سے یاد کرے اور جو کچھ اپنے گناہ سے یاد کرے اور جو کچھ اپنی احتیاج سے
جو خدا کے ساتھ ہی یاد کرے قولہ جو کوئی حیا سے بات کہے اور خدا سے شرم نہ رکھے جو کچھ کہے وہ استدراج ہی قولہ قانع وہ ہو
کہ اندیشہ و قصد کل کے کام کا اُسکو تھوڑا ہو قولہ شوق ثمرہ محبت کا ہو جو کوئی خدا کو دوست رکھے آرزمند خدا و لقائے
خدا ہو قولہ خوف سے محبت درست ہو اور ملازمت سے ادب دوستی موکد ہو قولہ محبت کا نام محبت اس سبب سے
رکھا ہی کہ جو کچھ سوائے محبوب کے دل مین ہو اُسکو دور کرے قولہ جسنے وحشت غفلت کی نہ چکھی ہو حلاوت اُنس
کی نہ پاوے قولہ تفویض وہ ہو کہ جو علم نہ جانے اُسکے عالم پر چھوڑے قولہ تفویض مقدمہ رضا ہی الرضا باب اللہ
الاعظم قولہ زہد حرام مین فرض ہی اور مباح مین سنت اور حلال مین قربت قولہ علامت سعادت کی وہ ہی کہ
باوجودیکہ مطیع ہو مگر ڈرتا رہے کہ مبادا مردود ہو اور علامت شقاوت وہ ہی کہ گناہ کرے اور امید رکھے کہ مقبول ہو
قولہ غافل وہ ہی کہ جس چیز کا ڈر ہو قبل اُسکے کہ پیش آوے کام اُسکا کرے قولہ تم قید خانہ مین ہو تابعداری کرنے
سے اپنے شہوات کے جب اپنا کام خدا پر چھوڑو سلامتی پاؤ اور راحت پر پہونچو قولہ صبر کرنا طاعت پر تجھسے فوت نہ ہو
طاعت ہو اور صبر کرنا گناہ سے تو نجات پاؤ اصرار معصیت سے یہ بھی طاعت ہو قولہ اغنیا سے صحبت ساتھ عزت
کے کرو اور فقرا سے ساتھ ذلت کے کہ عزت اغنیا پر تواضع ہو اور ذلت واسطے فقرا کے شریف تر ہی قولہ خوش رہنا
تیرا ساتھ دنیا کے خوش رہنا خدا سے تیرے دل سے دور کرے اور خدا کا ڈر تیرے دل سے پاک کرے اور امید
رکھنا غیر خدا کا خدا سے امید رکھنی تیرے دل سے دور کرے قولہ موافق وہ ہی کہ غیر خدا سے نہ ڈرے اور سوائے خدا کے
امید نہ رکھے اور اسکی رضا ہوائے نفس پر مقدم کرے قولہ خوف خدا کا تجھکو خدا تک پہونچاوے اور غرور اور عجب نفس
تجھے خدا سے منقطع کرے اور خوار و حقیر رکھنا خلق کا ایسی بیماری ہی کہ ہرگز علاج پذیر نہ ہو قولہ اصل عداوت تین چیز
ہی طمع مال مین اور طمع گرامی رکھنے مین آدمیون کے اور طمع قبول خلق مین قولہ ادب اعتماد گاہ فقر ہی اور آرایش
اغنیا کی قولہ حقتعالی نے واجب کیا ہی اپنے کرم پر عفو کرنا بندگان تقصیروار کا کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ قولہ اخلاص صدق
نیت ہو ساتھ خدا کے قولہ اخلاص بھول جانا رویت خلق کا ہو دوام نظر سے ساتھ خالق کے جب وقت وفات
ابوعثمان رحمہ اللہ کا نزدیک پہونچا اور آثار مرگ کے ظاہر ہوئے صاحبزادے نے آپکے کپڑے پھاڑے ابوعثمان رح

لے جب یہ دیکھا کہا ای بیٹا تمنے خلاف سنت کے کیا اور خلاف سنت ظاہر کے کرنا نشان نفاق ہی جیسا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کل اناء یترشح بما فیہ اور وفات فرمائی

حضرت ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ			۲۹۹	۹۱۱

آپ بڑے محترم مشایخ صدیق وقت تھے فتوت و مروت مین نہایت کامل تھے نفس کے عیوب کے آفات کے جاننے مین ایک اعجوبہ تھے اور ریاضت وکرامت وفراست و معرفت مین شان عالی رکھتے تھے آپ کو عامل مملکت کہتے تھے حضرت شیخ سعید ابی الخیر رحمہ اللہ کے پیر تھے آپ نے شیخ ابی سعید کو کہا کہ اگر تمسے پوچھین کہ خدا کو پہچانتے ہو تو مت کہو کہ پہچانتے ہین کیونکہ وہ شرک ہوا اور مت کہو کہ نہین پہچانتے ہین کہ یہ کفر ہو مگر یون کہو کہ عرفنا اللہ تعالی ذاتہ بفضلہ یعنی خداے تعالی نے مجھے اپنی ذات کا اپنے فضل سے شناسا کیا قولہ اگر چاہو یا نہ چاہو اپنے خداوند کے ساتھ خو کرنا چاہیئے کیونکہ اگر خو نہ کرو تو ہمیشہ رنج مین رہو قولہ ہر کوئی خداوند سے آزادی چاہتا ہی اور مین بندگی طلب کرتا ہون اسلیے کہ بندہ اسکا اسکے بند مین ساتھ سلامتی کے رہے اور آزاد خطرہ و معرض ہلاکت مین ہو قولہ میرے اور تمھارے درمیان مین سواے ایک چیز کے کچھ فرق نہین ہی کہ تم لوگ ہمسے کہتے ہو اور ہم اس سے کہتے ہین تملوگ مجھے دیکھتے ہو اور مجھ سے سنتے ہو اور ہم اسکو دیکھتے ہین اور اس سے سنتے ہین ورنہ ہم بھی مثل تمھارے آدمی ہین قولہ پیران تمھارے آئینہ ہین انسے اسیقدر دیکھ سکتے ہو جتنا نور ارادت تمھارا ہی قولہ جو مرید کہ ایک درویش کی خدمت کرے اسکو سو رکعات نماز سے بہتر ہو اور اگر ایک لقمہ کھانا کم کھاے بہتر اس سے ہی کہ تمام رات نماز پڑھے قولہ طاعت و معصیت میری دو چیز مین ہی جب ہم کھائین مایہ سب معاصی کا اپنے مین پاوین اور جب نہ کھائین اور ہاتھ کھینچ لین اصل سب طاعات کی اپنے مین پاتے ہین قولہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نہین مرے ہین تمھاری آنکھون کا نصیب اس سے مرا ہی قولہ خدا کے ایسے بندے ہین کہ انھون نے دنیا و زینت دنیا کو ساتھ خلق کے چھوڑا ہی دوسرے آخرت و بہشت کو ساتھ مطیعان کے رہا کیا ہو اور صرف ساتھ اپنے خداوند کے قرار پکڑا ہی اور کہتے ہین مجھے کیا یہ کافی و بس نہین ہی کہ رقم عبودیت درگاہ ربوبیت سے میری جان پر کھینچی ہی کہ کچھ اور چاہین قولہ جوانمرد لوگ راحت خلق کے ہین نہ وحشت خلق کے کیونکہ انھین صحبت ساتھ خدا کے ہو اور خدا سے طرف خلق کے دیکھین قولہ نیکیون کی صحبت اور مقامات گرامی کی زیارت بندہ کو ساتھ حق تعالی کے نزدیک کرے اور صحبت ساتھ اسکے رکھو کہ ظاہر و باطن تمھارا اسکی صحبت سے روشن ہو قولہ خدای تعالی لاکھ فرزندان آدم سے ساتھ ایک کے مشغول ہو اپنے لیے قولہ دنیا پلید ہی اور پلید تر دنیا سے دل اس آدمی کا ہی کہ خداے تعالے نے اسے ساتھ

حضض دنیا کے مبتلا ہی **قولہ** طمع کرنا نا جوانمردی ہی **قولہ** ہرچند بندہ ساتھ خالق کے نزدیک تر ہی نزدیک خالق کے عاجز ہی **قولہ** سب خلایق اسیر وقت اور خاطر کے ہین اور وقت اور خاطر وہ ہی **قولہ** دعوت تمامی پیغمبران علیہم السلام کی حق ہی ولیکن صفت خلق کی ہی جب حقیقت نشان دین اور ظاہر کرین نہ حق رہے نہ باطل **قولہ** جبتک من و تو باقی رہے اشارات و عبارات ہوا اور جب منی و توئی اُٹھ جاے نہ اشارت رہے نہ عبارت **قولہ** اگر تمکو آگاہی ہو تو کہ نہ سکوگے کہ مجھے اُس سے آگاہی ہی **قولہ** رات اور دن کی ساعتون مین کوئی ساعت نہین جو تپر نہین آئیگی اگر اپنے امر کو تپر نگاہ رکھے تو تم اچھے رہے اور تمھین محفوظ نہ رکھے تو تمامی خلایق کو تمھاری مصیبت پر رونا پڑی **قولہ** اگر کوئی ہوتا کہ خدا کو سواے خدا کے طلب کرتا تو خدا دو ہوتا **قولہ** خدا کو خدا ڈھونڈھے خدا کو خدا بلائے خدا کو خدا جانے **قولہ** اگر ایک ذرہ بھی عرش سے نزدیک تر ہوتا اُس سے کہ تحت الثری سے نزدیک ہی تو خدائی کے لایق نہ ہوتا **قولہ** مین ساتھ اہل سعادت کے ساتھ رسول کے صحبت کرون اور ساتھ اہل شقاوت کے ساتھ خدا کے **قولہ** مین تم لوگون سے ادب نہ چاہون کیونکہ بڑی بیہودہ وہ ماں ہی کہ فرزند شیر خوارہ سے ادب چاہے تسے ادب وہ چاہے کہ تمھارے ساتھ اپنے نصیبے سے زندگانی کرے **قولہ** ابلیس میرے خداوند کا مارا ہوا ہی جوانمردی نہین ہی خدا کے مارے ہوے پر تھپڑ مارنا **قولہ** اگر بروز قیامت حساب میرے اختیار مین دین تو دیکھین کہ ہم کیا کرین سبکو در بہشت کرین اور ابلیس کے لیے ایک مقام کرین مگر ہم جانتے ہین کہ ایسا نہین کرینگے **قولہ** ہرگز مجھے کسی نے نہین دیکھا ہو اور جو کوئی مجھے دیکھے مجھسے صفت اپنی دیکھے **قولہ** ایک سجدہ کا جو مجھپر حکم دیا آپہی اپنے اور اوپر ہستی میرے وہ مجھپر بزرگ و گرامی زیادہ تر ہو اُس سے جو کچھ پیدا کیا اور پیدا کرے **قولہ** دریاے عیب کے کنارہ مین کھڑا تھا ایک ہاتھ ہاتھ مین لیے پس ایک بیلچہ مارا عرش سے ثری تک نکالا دوسرا بیلچہ مارا تو کچھ باقی نہین رہا تھا یہ کمترین درجہ زہد کا ہی **قولہ** قیامت کے دن حقتعالی ایک قوم کو بہشت مین بھیجے اور ایک قوم کو دوزخ مین پس بہار دوزخ و بہشت کی بکھیرے اور دریاے غیب مین ڈالے **قولہ** جہان خداوند ہو روح ہوا اور پس لوگون نے پوچھا قیامت کے دن جب اہل بہشت بہشت مین جائین اور اہل دوزخ دوزخ مین جوانمرد لوگ کہان ہین فرمایا جوانمرد وہ آدمی ہی کہ جسکو نہ دنیا مین جگہ ہو نہ آخرت مین ایک شخص نے قیامت کو خواب مین دیکھا عرصات قیامت مین شیخ کو بہت ڈھونڈھا نہ پایا دوسرے روز شیخ سے کہا آپ نے فرمایا کہ جب اصل مین ہم نابود ہین کیونکر مجھے اُسمین پا سکتے تھے اور نعوذ باللہ اُس سے کہ قیامت مین مجھے پھر دیکھ سکین نقل ہی کہ ایکروز آپ خلوت مین تھے موذن نے کہا قد قامت الصلوٰۃ فرمایا نعیبا مجھپر سخت ہی کہ صدر اور بیشگاہ سے پھر درگاہ مین آنا چاہیئے باہر آئے اور نماز ادا کی ۔

حضرت ممشاد علو دینوری سہروردی قدس سرہ			۲۹۹	۹۱۱

آپ پیران سلسلہ طریقہ فردوسیہ سے ہین آپ اپنے زمانہ مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے بہت سے بزرگان کی

صحبت اٹھائی تھی نقل ہی کہ کسی نے آپ سے دعا کے لیئے عرض کی آپ نے فرمایا جا اور راہ حق ڈھونڈھو کہ ممشاد کے
دعا کی تعیین ضرورت نہ ہے عرض کی کوے خدا کہان ہی فرمایا جہان تیرا وجود نہ ہو آپ فرماتے ہین کہ مجھپر کچھ قرض
ہوگیا تھا ادا کی فکر مین متردد تھا کہ شب کو خواب مین دیکھا کوئی کہتا ہی اتنا قرض مین ادا کردونگا تو متفکر نہو صبر کر
ڈر نہین تیرا کام قرض لینا اور میرا کام ادا کرنے کا ہی چنانچہ اُس دن سے مین نے کسی کنجڑے بقال سے حساب نکیا
جسنے جو کچھ طلب کیا دیدیا آپ کا قول ہی اصنام مختلف ہین مخلوق خدا مین سے کسی کا صنم نفس کسی کا فرزند
کسی کا مال کسی کی زن کسی کی تجارت بعضے کا نماز و روزہ و زکواۃ وغیرہ آپ فرماتے ہین کبھی کسی سر کی خدمت
مین نہین گیا ہون جبتک اس تمام علم و حالت سے اپنے کو خالی نہ سمجھا اور حاضر ہو کر منتظر برکات و کلمات کے
رہتے کہ دیکھین اُس سے کیا فائدہ ہوتا ہی جو کوئی ایسی حالت مین پیر کے پاس جاے کہ خطرہ و ہستی اسمین باقی
ہو کچھ فائدہ نہ اٹھائیگا آپ فرماتے ہین کہ صفت تصوف کی یہ ہی کہ صفائی اسرار ہو و عمل رضاے خدا پر اور
توکل طمع کو دور کرتا ہی آپ نے فرمایا کہ تیس برس ہوے مین نے اپنا دل کھو دیا اور کبھی یہ نہ چاہا کہ پھر ملے کیونکہ
جب تمام صدیقان نے اپنا اپنا دل راہ حق مین گم کیا ہی مین اپنا دل کیون واپس مانگون

صدی چہارم

حضرت جنید بغدادی قادری قدس سرہ			۲۹۷ ۳۰۲	۹۰۹ ۹۱۴

آپ ایام طفولیت مین بہت بڑے ذکی و فہیم تھے اور ابتداے حال سے با ادب و با فراست و صاحب فکر و طالبکا
تھے سات برس کی عمر مین آپ اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے ساتھ حج کو گئے چارسو پیر مسجد حرام مین
بیٹھے شکر کے مسئلہ کا ذکر فرما رہے تھے ہر شخص مختلف تعریف بیان کرتا تھا چارسو تعریف بیان ہو چکی تھی حضرت
سری سقطی نے آپ سے کہا کہ تم بھی کچھ کہو آپ نے تھوڑی دیر سرزانو ہوکے عرض کی شکر یہ ہی کہ جو نعمتین خدا تعالے
نے عطا کی ہین ساتھ اُسکے عاصی نہ ہو اور اُنکو سرمایہ معصیت نہ بنائے سب نے کہا احسنت یا قرۃ عین الصدیقین
اور بہ اتفاق یہ کہا کہ اس سے بہتر تعریف شکر کی نہین ہو سکتی حضرت سری رحمہ اللہ نے پوچھا میان یہ
بات تمنے کہان سے پیدا کی عرض کی آپ کی صحبت مین اسکے بعد آپ بغداد شریف مین واپس آئے شیشہ
کی دوکان کرلی ہر روز دوکان مین جاکر پردہ چھوڑ دیتے اور چارسو رکعت نماز ادا فرماتے تھوڑے دنون
کے بعد دوکان اُٹھا دی حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے مکان پر جا بیٹھے اپنے دل کی حفاظت مین مصروف
ہوے پھر آپ کو سواے اللہ کے کسی کا خیال نہ آیا چالیس برس تک یونہین بیٹھے رہے تیس برس تک
آپ کا یہ معمول رہا کہ نماز عشا پڑھ کر ایک پیر پر کھڑے ہوتے صبح تک اللہ اللہ کرتے اور اسی وضو سے نماز صبح

ادا کرتے پھر تمام مین آپ کی شہرت ہوئی جب کسی نے آپ کا امتحان لیا ہزار درجہ افضل پایا قولہ مین نے کسی سے
بات نہ کی جبتک تیس ابدال نے اجازت ندی قولہ تصرت جنگ و جدال یا قیل وقال سے مین نے نہین حاصل
کیا ہی بلکہ سونا کھانا چھوڑکر دنیا سے ہاتھ اُٹھاکر اور جو شی دلکو بھائی اُس سے قطع محبت کرکے پایا قولہ یہ راہ وہ
طی کرسکتا ہی جسکے داہنے ہاتھ مین اللہ کی کتاب اور بائین ہاتھ مین سنت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہو تاکہ ان
مشعلون کی روشنی مین بیخوف چلا جاے ظلمت بدعت مین نہ پڑے قولہ بیس برس تک اس علم کا ذکر
مین کرتا رہا مگر نکات بیان نہ کیے کیونکہ نہ زبان کو اُسکے بیان کی قوت نہ دلکو اُسکے فہم کی قدرت عطا ہوئی ہی
ایک دن آپ نے چاہا شیطان کو دیکھین مسجد کے دروازہ پر کھڑے تھے سامنے ایک بوڑھا نظر آیا آپ کی
طرف اُسنے رُخ کیا جب آپ نے اُسے دیکھا وحشت پیدا ہوئی آپ نے پوچھا تم کون ہو اُسنے جواب دیا
تمھاری آرزو ہون آپ نے فرمایا ای ملعون تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیون سجدہ نہ کیا اُسنے جواب دیا
ای جنید آپ اِسے پسند کرتے ہین کہ مین اللہ کے سوا دوسرے کو سجدہ کرون آپ یہ سُنکر بہت متحیر ہوے الہام ہوا
کہ کہدو غلط کہتا ہی جب بندہ تھا حکم سے سرتابی نہ کرتا اور ممانعت سے نفرت نہ کرتا جب یہ سُنا ابلیس نے
چیخ ماری اور یہ کہکر کہ "مجھے جلا دیا" غائب ہوگیا ایک دن آپ بیٹھے کچھ فرما رہے تھے آپ کے ایک مریدنے
نعرہ کیا بہت خفا ہوے اور فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو نکال دونگا یہ فرماکر آپ پھر اُسی ذکر مین مشغول ہوے مُریدنے
آپ کے یہانتک ضبط کیا کہ طاقت باقی نہ رہی ہلاک ہوا دیکھا تو بالکل خاک تھا قولہ دوسو پیر کی مین نے خدمت
کی اُن مین اقتدا کے لائق صرف سات تھے قولہ میرے شیخ اصول اور فروع اور بلاکشی مین امیرالمومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ مین اگر مرتضیٰ یہ بات نہ کہتے تو اصحاب طریقت کیا کرتے یعنی حضرت مرتضیٰ سے سوال کیا کہ
خدا کو تمنے کس چیز سے پہچانا فرمایا جس سے اُسنے اپنا شناسا کیا کہ وہ ایسا خداوند ہی کہ شبیہ اُسکی نہین ہوسکتی اور
کسی صورت سے اُسکو کسی جنس مین نہین پاسکتے اور اُسکو کسی خلق مین قیاس نہین کرسکتے اور وہ نزدیک ہی
اپنی دوری مین اور دُور ہی اپنی نزدیکی مین اور سب چیزون سے بالا ہی اور نہین کہا جاسکتا ہی کہ نیچے اُسکے کوئی
چیز ہی اور وہ نہین کسی چیز سے اور نہ مثل ہی کسی چیز کے اور نہ کسی چیز کے اوپر سبحان اللہ کہ وہ خدا جو ایسا ہی اور
نہین ہی کوئی چیز سوا اُسکے اسکی شرح کو ایکدوسری جلد درکار ہی فہم من فہم قولہ دس ہزار مرید صادق کو ساتھ
جنید کے نہج صدق و معرفت مین کھینچا اور سبکو دریاے تہر مین ڈالا ابو القاسم جنید کو نکالا اور خورشید فلک
ارادت بنایا قولہ ایک زمانہ مین نے ایسا کاٹا ہی کہ اہل زمین وآسمان مجھپر روتے تھے پھر مین ایسا ہوا کہ مین
اُنکے پیچھے روتا تھا اب مین ایسا ہون کہ اُنکی نہ مجھے خبر ہی نہ اپنی قولہ دس برس مین اپنے دردل پر تھا اور اُسکی
پاسبانی کی اور دس برس نہ مجھے دل نے نگاہ رکھا اب بیس برس سے یہ ہی کہ نہ مجھے دل کی خبر ہی نہ دل کو میری

قولہ بیس برس ہوے کہ خدانے جنید سے بزبان جنید بات کہی اور جنید درمیان نہین اور خلق کو خبر نہین ایکروز آپ نے اصحاب سے کہاکہ مین جانتا کہ دو رکعت سواے فریضہ کے تمھاری صحبت سے اچھی ہی تو مین تمھاری صحبت مین نہ بیٹھتا آپ ہمیشہ روزہ رکھتے جب یاران آتے تو روزہ افطار کر دیتے اور فرماتے کہ بزرگی مساعدت برادران کی روزہ کی بزرگی سے کم نہین ہی آپ لباس علما پہنتے لوگون نے کہا اے پیر طریقت کیا ہوا اگر بخاطر اصحاب آپ مرقع پہنین فرمایا اگر مین جانتا کہ مرقع سے کچھ کام نکلسکتا ہی لوہے اور آگ سے لباس بناکر پہنتا لیکن ہر ساعت باطن مین ندا آتی ہی لیس الاعتبار بالخرقۃ انما الاعتبار بالحرقۃ لوگون نے کہاکہ آپ وعظ کہیے آپ راضی نہ ہوتے تھے کہ پیر کا ادب ہی ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایاکہ تم وعظ کہو آپ جب جاگے تو حضرت سریؒ پاس جانے کا قصد کیا دروازہ پر دیکھاکہ حضرت سریؓ کھڑے ہین حضرت سریؓ نے کہاکہ سب نے تمکو کہا مین نے تمکو کہا تمنے وعظ نہ کہا اب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو ضرور کہنا چاہیے حضرت جنید نے کہاکہ آپ نے کیونکر جاناکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا ہی فرمایا مین نے خدا کو خواب مین دیکھاکہ فرمایاکہ مین نے پیغمبر کو بھیجا ہی کہ جنید سے وعظ کہنے کو کہین آپ نے قبول کیا مگر اس شرط پر کہ چالیس آدمی سے زیادہ نہ ہون الغرض پہلے روز وعظ مین چالیس آدمی تھے اُن مین سے اٹھارہ آدمی مرگئے اور بائیس بیہوش ہوگئے ایک روز آپ مسجد جامع مین وعظ فرمارہے تھے کہ ایک غلام ترسا بلباس مسلمانان آیا اور کہاکہ قول پیغمبر ہی اتقوا فراستہ المومن فانہ ینظر بنور اللہ آپ نے فرمایا قول وہ ہی کہ تم مسلمان ہوجاؤ اور زنار توڑ ڈالو کہ وقت مسلمانی کا ہی فوراً وہ غلام مسلمان ہوگیا چند مجلس آپ نے کہی پھر ترک کرکے گھر مین چھپ رہے ہرچند لوگون نے درخواست کی آپ راضی نہ ہوے دو برس بعد بلا درخواست کسی کے آپ نے وعظ شروع کیا لوگون نے پوچھا کیا سبب ہوا آپ نے فرمایاکہ مین نے ایک حدیث دیکھی کہ آخر زمانہ مین رئیس قوم وہ ہوکہ بدترین اُن مین کا ہو اور وہ بات خدا و رسول کی کہے پس مین نے واسطے تصدیق قول پیغمبر کے وعظ شروع کیاکہ مین بدترین قوم ہون حضرت شبلی نے فرمایاکہ اگر مجھے اختیار دین قبول پر بہشت یا دوزخ کے تو مین دوزخ اختیار کردن کہ بہشت میری خواہش کی چیز ہی اور دوزخ دوست کی جب آپ نے یہ بات سُنی فرمایاکہ شبلی لڑکپن کرتے ہین اگر مجھے مجاز کرین تو ہم کچھ نہ اختیار کرین ہم یہ کہین کہ بندہ کو اختیار سے کیا کام جہان رکھو رہینگے حضرت شبلی نے ایک روز کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ آپ نے فرمایاکہ یہ گفتار تنگدلونکی ہی اور تنگدلی باز آنے سے رضا کے ہو جب آپ توحید کی باتین کرتے تو ہر بار ایک دوسری عبارت سے کرتے کہ پھر کوئی نہین سمجھ سکتا ایکروز حضرت شبلی نے آپ کی مجلس مین کہا اللہ آپ نے فرمایا اے شبلی اگر خدا غائب ہی تو ذکر غائب غیبت ہی اور غیبت حرام ہی اور اگر حاضر ہی تو مشاہدہ مین تمام حاضر کا لینا ترک حرمت ہی

پوچھا دل کسوقت خوش ہوتا ہی فرمایا جسوقت وہ دل مین ہو ایک روز آپ بعد نماز کے جامع مسجد سے نکلے تو بہت خلقت کو دیکھا فرمایا کہ یہ سب حشو بہشت ہین مگر ہمنشینی کے لیے دوسری قوم ہین آپ ایک مرید کے ساتھ جنگل مین جاتے تھے گریبان اُسکا پھٹا ہوا تھا اُسکی گردن پہ دھوپ لگتی تھی یہانتک کہ جل گئی اور خون جاری ہوا اُس مرید کی زبان پہ آیا کہ بڑی دھوپ ہی آپ نے بہیبت اُسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ چلا جا تو لائق صحبت کے نہین ہی اور نکال دیا قولہ جب قدرت معائنہ کرے تو صاحب اُسکا بکراہت سانس لے سکتا ہی اور جب عظمت معائنہ کرے وہان دم مارنا ممکن نہین قولہ وہ سانس کہ ساتھ اضطرار کے مرد سے آوے جو حجاب اور گناہ کہ درمیان بندہ اور خدا کے ہی جلادے قولہ خدا بندون سے دو علم چاہتا ہی ایک شناخت علم عبودیت کی دوسری شناخت علم ربوبیت کی جو کچھ اسکے سوا ہی حظ نفس ہی قولہ شریف ترین نسبت اور بلند ترین نسبت یہ ہی کہ میدان توحید ساتھ فکرت کے ہو قولہ سب راہین خلق پر بند ہین مگر راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاوے جو قرآن و حدیث نہ جانتا ہو اُسکی اقتدا نہ کرے قولہ خدا اور بندہ کے درمیان مین چار دریا ہی جب تک اِس سے پار نہ ہو خدا تک نہ پہونچے ایک دنیا ہی کہ کشتی اُسکی زہد ہی ایک آدمی ہین کہ کشتی اُسکی دُور رہنا اُنسے ہی ایک ابلیس ہی کہ کشتی اُسکی بغض ہی ایک ہوا ہی یعنی خواہشین ہین کہ کشتی اُسکی مخالفت اُسکی ہی قولہ ہوا اور وساوس شیطانی مین فرق ہی اگر نفس کچھ چاہے اور تم منع کرو وہ پھر چاہے اگرچہ بعد مدت کے ہو تو اپنی مراد کو پہونچے اور جب شیطان وسوسہ دے اور تم اُسکے خلاف کرو تو پھر وسوسہ نہ دے قولہ ابلیس نے مشاہدہ نہ پایا طاعت دوام مین اور آدم نے مشاہدہ گم نہ کیا اپنی ذلت مین قولہ طاعت علت نہین ہی اُسکے لیے جو ازل مین ہوا ہی مگر بشارت ہی کہ ازل مین طاعت کنندہ کے لیئے اچھا حکم ہوا ہی قولہ دوستان خدا کا دل مقام اسرار الٰہی ہی اور مقام اسرار الٰہی وہ دل نہین ہی جسمین حب دنیا ہو قولہ قیام کرنا مراد نفس پر فساد کی جڑ ہی قولہ خدا سے غافل رہنا اُس سے زیادہ سخت ہی کہ آگ مین پڑنا قولہ حقیقت آزادی پر اُسوقت تک نہ پہونچوگے جب تک عبودیت سے تمپر کچھ باقی رہے قولہ جو کوئی اپنے نفس کو پہچانے عبودیت اُسپر آسان ہو قولہ جو کوئی بے مشاہدہ اللہ کہے وہ دروغ زن ہی قولہ جو کوئی خدا کو نہ پہچانے ہرگز خوشی نہ ہو قولہ جو کوئی چاہے کہ اُسکا دین سلامت رہے اور بدن آسودہ اور دل چین سے اُس سے کہدو کہ آدمیون سے جدا رہے [illegible] کہ تنہائی اختیار کرے قولہ جسکا علم الیقین تک اور یقین خوف تک اور خوف عمل تک اور عمل ورع تک اور ورع اخلاص تک اور اخلاص مشاہدہ تک نہ پہونچا ہی وہ ہالکان سے ہی قولہ اگر تمام دنیا ایک کی ہو تو اُس سے اُسکو کچھ ضرر نہ ہوا اور اگر باطن مین لالچ ایک دانہ خرما کی کرے تو اُسکو نقصان پہونچا رہے قولہ بندہ وہ ہی کہ کسی سے شکایت نہ کرے اور تقصیر خدمت کو ترک سے قولہ جس وقت

یاران وبرادران جامعہ آوین نوافل کو چھوڑ دو قولہ مرید صادق بے نیاز ہی علم سے عالمون کے قولہ خدا یتعالی قیامت
مین بندون کے ساتھ اُتنا ہی معاملہ کریگا جتنا اُنھون نے ساتھ خدا کے ابتدا مین کیا ہو قولہ خدای تعالی بندون کے
دل سے اُتنا ہی نزدیک ہی جتنا بندون کو اپنے نزدیک دیکھے قولہ جسکی زندگی ساتھ نفس کے ہی موت اُسکی
جان نکلنے سے ہی اور جسکی حیات ساتھ خدا کے ہی نقل اُسکا حیات طبعی سے حیات اصلی مین ہو قولہ جو آنکھ کہ
غیرت حق سے نہ دیکھے اندھی اچھی اور جو زبان کہ ذکر حق مین مشغول نہ ہو گونگی اچھی اور جو کان کہ حق سے
سننے کا امیدوار نہ ہو بہرا بہتر اور جو تن کہ اُسکے کام مین نہ ہو مردہ بہتر قولہ جسنے ہاتھ اپنے عمل پر
مارا یعنے عمل کو ذریعہ کیا وہ گرا اور جسنے مال مین مارا وہ غربت مین مبتلا ہوا اور جسنے خدا مین مارا جلیل
اور بزرگوار ہوا قولہ جو مرید کہ عورت کرے اور علم لکھے اُس سے کچھ نہ ہو قولہ دنیا دل مین مریدون کے
تلخ تر صبر سے ہی جب حق معرفت اُنکے دل مین پہونچے صبر شہد سے بھی زیادہ شیرین ہو جاے قولہ
تم لوگ درویش ہو تمکو ساتھ خدا کے پہچانتے ہین اور اُسکے لیے اکرام کرتے ہین دیکھو اُسکے اخلاص
مین کیا ہوتا ہی قولہ فاضل ترین اعمال جاننا وقت کا ہی اور وہ علم وہ ہی کہ نفس اور دل اور دین کو نگاہ
رکھو قولہ خطرے چار ہین ایک خطرہ ہی خدا سے کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف تنبیہ کے اور ایک خطرہ ہی
فرشتہ سے کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف عبادت کے اور ایک خطرہ نفس سے ہی کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف
آرایش اور تنعم دنیا کے اور ایک خطرۂ شیطان ہی کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف حقد وحسد وعداوت کے قولہ ہمت
اشارت خدا ہی اور ارادت اشارت فرشتہ اور خاطر اشارت معرفت اور وصیت اشارت شیطان اور شہوت
اشارت نفس اور لہو اشارت کفر قولہ خدا ہرگز اہل ہمت کو عذاب نہ کرے اگرچہ اُسپر گناہ ہون قولہ جسکو ہمت ہی وہ
بینا ہی اور جسے نہین ہی وہ اندھا ہی قولہ کوئی شخص کسی شخص پر یا کوئی عمل کسی عمل پر سبقت یا بیشی نہ پاوے
مگر ہمت صاحب ہمت ہمیشہ اپنے برابر والے پر سبقت کرے قولہ چار ہزار پیر طریقت جمع ہین جب اپنے
دل پر نگاہ کرو تو اُسے ملازم خدا دیکھو قولہ مقامات ساتھ شواہد کے ہین جسکو مشاہدۂ احوال ہی وہ رفیق
ہی اور جسکو مشاہدہ صفات ہی وہ اسیر ہی کہ خودی اپنی اپنی جگہ رہتی ہی رات دن مین اُسے ہزار بار مرنا
چاہیئے جب وہ فانی ہوا اور شہود حق حاصل ہوا اسیر ہوا قولہ انبیا کی باتین خبر ہون حضور سے اور
صدیقون کا کلام اشارت ہی مشاہدہ سے قولہ پہلے جو کچھ ظاہر ہوا جوال سے احوال مین خالص ہونا
اُنکے افعال کا ہو اور جسکو سر خالص نہ ہو کوئی فعل اُسکا صافی نہ ہو قولہ صوفی مثل زمین کے ہو کہ
تمام پلید اُسمین ڈالین اور تمام بھلائی اُس سے نکالین قولہ تصوف ایک ذکر ہی ساتھ اجتماع
کے اور ایک وجد ہی ساتھ سماع کے اور عمل ہی ساتھ اتباع کے قولہ تصوف اصطفا سے ہی جسنے

ماسوے اللہ سے قطع کیا وہ صوفی ہی قولہ صوفی وہ ہی کہ دل نے اُسکے مثل دل حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے سلامتی پائی ہو دوستی دنیا سے اور بجا آرندہ فرمان خدائے تعالے اور تسلیم اُسکی مثل تسلیم حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کے ہی اور اندوہ اُسکا مثل اندوہ حضرت داود علیہ السلام اور فقر اُسکا مثل فقر
حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے اور صبر اُسکا مثل صبر حضرت ایوب علیہ السلام اور شوق اُسکا مثل شوق حضرت
موسے علیہ السلام کے اور مناجات کے وقت اخلاص اُسکا مثل اخلاص سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہو قولہ تصوف ایک نعمت ہی کہ اقامت بندہ اُسمین ہی پوچھا نعمت حق ہی یا نعمت خلق فرمایا
حقیقت اُسکی نعمت حق ہی اور رسمت اُسکی نعمت خلق قولہ تصوف وہ ہی کہ خدا کے ساتھ بے علائق کے
رہو قولہ تصوف وہ ہی کہ تمکو تمسے مارے اور ساتھ اپنے زندہ کرے قولہ تصوف ایک ذکر ہی اُسکے بعد ایک
وجد ہی اُسکے بعد نہ یہ ہی نہ وہ آپ سے پوچھا کہ ذات تصوف کیا ہی فرمایا کہ تحقیق لازم ہی کہ اُسکے
ظاہر سے پوچھو اور اُسکی ذات سے نہ پوچھو کہ ستم کرتا ہی اُسپر قولہ صوفی وہ ہین کہ قیام اُنکا ساتھ خداوند
کے ہی کہ کوئی نہ جانے مگر وہ قولہ عارف کے کم وبیش ستر مقام ہین ایک نہ پانا مراد اس جہان کی ہی قولہ
عارف کوئی حال کسی حال سے باز نہ رکھے اور کوئی منزلت کسی منزلت سے قولہ عارف وہ ہی کہ خدائے
تعالے اُسکے باطن سے بات کہے اور وہ چپ قولہ عارف وہ ہی کہ درجون مین پھرتا ہی اس طرح کہ
کوئی چیز اُسسے حجاب نہین ہی اور نہین روکتی قولہ معرفت دو قسم ہی معرفت تعرف و معرفت تعریف
معرفت تعرف وہ ہی کہ اپنے کو ساتھ اُنھون کے آشنا کرے اور معرفت تعریف یہ ہی کہ اُنھون کو ساتھ
اپنے آشنا کرے قولہ معرفت مشغولی ہو ساتھ خدا کے قولہ معرفت خدا کا مکر ہو یعنی اگر کوئی جانے کہ عارف ہی
وہ ممکور ہی یعنی مکر مین خدا کے فاللہ خیر الماکرین قولہ معرفت وجود جہل ہی وقت حصول علم کے کہا منع کیجیے
فرمایا عارف و معروف وہ ہی قولہ علم ایک چیز ہی محیط پس خدا کہان ہی اور بندہ کہان یعنی علم خدا کو ہی اور
معرفت بندہ کو اور دونون محیط ہین اور یہ اُس سبب سے محیط ہی کہ عکس اُسکا ہی جب یہ محیط اُس محیط مین
فرد ہو شرک نہ رہے اور جب تک تم بندہ اور خدا کہتے ہو شرک بیٹھا ہی بلکہ عارف و معرفت ایک ہی
جیسا کہا ہی کہ حقیقت مین وہ ہی یہان خدا اور بندے کہان ہین یعنے خدا ہی کا ہی سب آرزوے حقیقت
کے قولہ علم وہ ہی کہ اپنی قدر جانو قولہ اثبات مکر ہی اور علم ساتھ اثبات کے مکر ہی اور حرکات عذر ہی
اور جو کچھ موجود ہی داخل مکر و عذر ہی قولہ توحید حد ہی اُسکے وجود سے اور وجود اُسکا مفارق علم ہی قولہ
بس بس ہوے کہ علم توحید لکھا ہی اور لوگ اُسکے حواشی پر بات لکھتے ہین قولہ توحید انکار
توحید ہی یعنے جو توحید جانو تم اُس سے انکار کرو کہ یہ توحید نہین ہی قولہ محبت امانت خدا کی ہی قولہ

جو محبت کہ بعوض ہو جب عوض اُٹھے محبت اُٹھ جائے قولہ محبت درست نہو گر درمیان دو تن کے گروپیے دو تن
کہ ایک دوسرے کو کہے ای مین جب محبت درست ہو شرط ادب رفع ہو قولہ خدانے محبت اہل علائق پر
حرام کی ہی قولہ محبت فرط میل ہی ساتھ بخیل کے قولہ خدا کی محبت تک نہین پہونچ سکتے ہو جب تک
اصلی راہ مین اپنی جان سے سخاوت نکرو قولہ انس پانا وعدون پر اور اعتماد کرنا اُسپر خلل ہی سخاوت مین قولہ
اہل انس خلوت اور مناجات مین وہ سب کہین کہ عام خلایق کو کفر معلوم ہو اور اگر عام اُسکو سُنین اُن کی
تکفیر کرین اور وہ لوگ اپنے حق مین اُسسے زیادہ پاوین اور جو کچھ اُنکو کہین وہ تحمل کرین اور اُنکو یہی شایستہ
ہی قولہ شاہدہ غرق ہی اور وجد ہالک قولہ وجد سب کا زندہ کرنے والا ہی اور شاہدہ سب کا مارنے والا
قولہ شاہدہ اقامت ربوبیت ہی اور ازالہ عبودیت بشرط اُسکے کہ تم درمیان کچھ نہ دیکھو قولہ معاینہ ہونا کسی
چیز کا اُس چیز کے ذات پانے کے ساتھ مشاہدہ ہی قولہ وجد انقطاع اوصاف ہی اور ظہور ذات کا سرور مین یعنے
جو کچھ تمھارے قوی کے اوصاف ہین وہ منقطع ہون قولہ قرب ساتھ وجد کے جمع ہی اور غیبت اُسکی
بشریت مین تفرقہ ہی قولہ مراقبت انتظار غایب کا ہی اور حیا خجلت حاضر سے مشاہدہ ہی قولہ جب وقت
فوت ہو تو ہرگز پھر پا نہین سکتا اور کوئی چیز وقت سے زیادہ عزیز نہین ہی قولہ اگر کوئی صادق ہزار سال
خدا کی طرف متوجہ رہے اور ایک لحظہ بھی خدا سے کنارہ ہو تو جو کچھ اُس لحظہ مین فوت ہوا ہو
اُس سے زیادہ ہو جو اُسکو ہزار برس مین حاصل ہوا ہی یعنے اُس لحظہ مین اُسقدر حاصل کر سکتا
تھا جس قدر ہزار برس مین حاصل کیا تھا دوسرے یہ معنی ہین کہ اُس ایک لحظہ کے حضور کے ضائع
ہونے کا ماتم ہزار سالہ طاعت اور حضوری سے جبر اُس بے ادبی کا نہین کر سکتا ہی قولہ کوئی چیز
اولیاے خدا پر نگاہداشت انفاس اور وقت سے سخت تر نہین ہی قولہ عبودیت دو خصلتون مین ہی
صدق خدا کے ساتھ ظاہر اور پوشیدہ اور اچھی اقتدا کرنی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی قولہ عبودیت
ترک اشغال ہی اور مشغول ہونا ساتھ فراغت کے ہی قولہ عبودیت ترک کرنا اس دو نسبت کا
ہی اول ساکن ہونا لذت مین دوم اعتبار کرنا حرکت پر جب یہ دونون تجھسے چھوٹ گئین تو تمنے
حق عبودیت ادا کیا قولہ شکر وہ ہے کہ اپنے تئین اہل نعمت سے نجانے قولہ حذر ہی خالی ہاتھ ہونا
ہی اور خالی ہونا اُسکے مشغلہ سے قولہ حقیقت صدق کی یہ ہی کہ سچ بولے اُس موقع پر جہان پر بغیر
جھوٹھ کے نجات نہو قولہ کوئی آدمی نہین ہی کہ طلب صدق کرے اور نپاوے اگر تمام نپاوے کچھ
ضرور پاوے قولہ صادق دن مین چالیس مرتبہ ایک حال سے دوسرے حال مین ہو اور مرائی چالیس
برس ایک حال پر رہے قولہ علامت فقراے صادق کی یہ ہی کہ سوال نکرین اور معارضہ نکرین اگر

کوئی اُن سے معارضہ کرے تو چپ کرین قولہ تصدیق زیادہ ہو اور کمی نکرے اور اقرار زبان نہ زیادہ ہو
نہ کم اور عمل ارکان زیادہ بھی ہو کم بھی قولہ غایت صبر کا توکل ہی قال اللہ تعالے الذین صبروا وعلے ربہم
یتوکلون قولہ صبر باز رکھنا نفس کا ہی ساتھ خدا کے بغیر اسکے کہ جزع کرے قولہ صبر بے منھ بنائے تلخیون کا
پیجانا ہی قولہ توکل خورش بے طعام ہی یعنے کھانا درمیان ندیکھے قولہ توکل وہ ہی کہ تو خدا کا رہے جیسا کہ
پیش از خلقت اپنے تو خدا کا تھا قولہ پہلے اسکے حقیقت تھا اب علم ہی قولہ توکل نہ کسب کرنا ہی اور نہ
پکڑنا ہی مگر سلوک دل کا ہی اُس وعدہ پر حق کے جو دیا گیا ہی قولہ یقین اپسے علم کا دل مین قرار پکڑنا ہی کہ کسی
حال مین نہ پھرے اور دل سے خالی نہو قولہ یقین وہ ہی کہ نہ رزق کا عزم کرو اور نہ اُسکے لیے اندوہ قولہ فتوت
وہ ہی کہ ساتھ فقیرون کے نقار نکرو نہ تونگرون سے معارضہ قولہ جوانمردی وہ ہی کہ اپنا بوجھ دوسرے پر مت
رکھو اور جو کچھ ہو اُسے بذل کرو قولہ تواضع وہ ہی کہ غرور نکرے کسی پر اہل دوسرا سے اور مستغنی رہ ساتھ خدا ے
تعالے کے قولہ خلق چار چیز ہی سخاوت نصیحت شفقت الفت قولہ فاسق نیک خو کی صحبت مجھے اچھی
معلوم ہوتی ہی صحبت اقربا ے بدخو سے قولہ عنایت آب وگل سے پہلے تھی قولہ حال ایک چیز ہی کہ دل مین
اُترتی ہی مگر ہمیشہ نہین رہتی قولہ رضا رفع اختیار ہی قولہ رضا وہ ہی کہ بلا کو نعمت سمجھو قولہ فقر دریا ے
بلا ہی اور اشکال سے دل کا خالی ہونا ہی قولہ صوم ایک آدھا طریقت سے ہی یعنے نصف طریقت ہی قولہ
توبہ کے تین معنی ہین ندامت عزم پر ترک معاودت مظالم وخصومت سے اپنے تئین پاک کرنا قولہ
حقیقت ذکر کی فانی ہونا ذاکر کا ہی ذکر مین قولہ مکر وہ ہی کہ کوئی پانی پر چلتا ہی کوئی ہوا پر اُڑتا ہی اور سب اُسکی
اس امر مین تصدیق کرتے ہین یہ سب مکر ہو قولہ ایمن ہونا مکر سے مرید کے لیے گناہ کبیرہ ہی اور واصل
کے لیے کفر پوچھا کہ مرد ہمیشہ آسودہ اور آرام سے رہتا ہی جب سماع سنتا ہی تو اُسمین اضطراب پیدا
ہوتا ہی فرمایا کہ روز الست کے فرزند آدم کو خطاب الست بربکم کا کیا سب ارواح اُس خطاب کی
لذت مین ڈوب گئے جب اس عالم مین سماع سنتے ہین وہ لذت اُنھین یاد آجاتی ہی اور حرکت
واضطراب کرتی ہی پوچھا کہ تصوف کیا ہی فرمایا صاف کرنا دل کا ہی مراجعت خلقت سے اور مفارقت
کرنی خلاف طبیعت سے اور مارنا صفات بشریت کا اور دور رہنا دعاوی نفسانی سے اور درآنا
صفات روحانی مین اور بلند ہونا علم حقیقی مین اور جو سب سے اولے تر ہی قیامت تک اُسسے
نگاہ رکھنا اور نصیحت کرنی تمامی امت کو اور حقیقت پر وفا کرنا اور شریعت پیغمبر کی متابعت کرنی
قولہ تصوف وہ غیرت ہی کہ اُسمین کچھ صلح نہین ہو حضرت رویم نے آپ سے پوچھا کہ ذات تصوف
کیا ہی فرمایا کہ تمکو لازم ہی کہ اس بات سے دور رہو ظاہر تصوف میلے رہو اور ذات سے سوال

مت کرو پس رویم نے الحاح کی اور کہا کہ خدا کے صوفیان ہین جنکو سواے خدا کے کوئی نہین جانتا
قولہ سب برائیون سے بدترین برائی صوفی کے لیے بخل ہی قولہ توحید سکے یہ معنی ہین کہ علوم
اُسمین ناچیز ونا پیدا ہون اور خدا رہے جیسا کہ ہمیشہ تھا پھر پوچھا توحید کیا ہی فرمایا کہ صفت
بندگی کی تمام تر ذلت ہی اور عاجزی اور ضعف اور صفت خداوند تمام تر عز و قدرت ہی اور جو
کوئی یہ جدا کر سکے باوجود اسکے کہ گم ہوا ہو وہ موحد ہی پھر پوچھا توحید سے فرمایا یقین ہی کہا
شرح فرمایئے فرمایا یہ کہ پہچانو کہ حرکت سکنت خلق کی سب فعل خدا کا تنہا ہی کہ کسی کو اُسمین
شرکت نہین ہی جب یہ پورا کرو تو شرط توحید پورا کیا فنا و بقا سے سوال کیا جواب دیا کہ بقا خدا
کو ہی اور فنا دون خدا کو پوچھا تجرید کیا ہی فرمایا یہ کہ ظاہر اُسکا مجرد ہو اعراض سے اور باطن
اُسکا اغراض سے سوال کیا محبت سے فرمایا کہ محبوب کے صفات محب کے صفات کے عوض
مین قائم ہون قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاذا احببتہ کنت لہ سمعا وبصرا سوال کیا اُنس
سے فرمایا وہ ہو کہ حشمت برطرف ہو جاے قولہ تفکر مین چند وجوہ ہین ایک تفکر ہی آیات خدا
مین اُسکی علامت یہ ہی کہ اُسسے معرفت پیدا ہو ایک تفکر ہی آلا اور نعماء خدا مین اُس سے
محبت پیدا ہو خداے تعالے سے ایک تفکر ہی خدا کے وعدون مین اُس سے ہیبت پیدا ہو
خدا سے ایک تفکر ہی صفات نفس مین اور احسان کرنے مین خدا کے ساتھ نفس کے اُس سے حیا پیدا
ہو خدا سے اگر کوئی کہے کہ فکرت وعدہ سے ہیبت کیون پیدا ہو جواب یہ ہی کہ بسبب اعتماد برکرم
خداے تعالے خدا سے بھاگے اور معصیت مین مشغول ہو پوچھا کہ تحقیق بندہ کی عبودیت مین
کیا ہی فرمایا جب بندہ سب اشیا کو خدا کی ملک اور ظاہر ہونا سب کا خدا سے اور قیام سب کا
ساتھ خدا کے اور مرجع سب کا طرف خدا کے جانے جیسا کہ خداے تعالے فرماتا ہی فسبحان الذے
بیدہ ملکوت کل شئے والیہ ترجعون اور ان سب کا وہ محقق ہو صفوت عبودیت کو پہونچا ہو
پوچھا حقیقت مراقبت کیا ہی فرمایا ایک حال ہی کہ مراقبت کو انتظار کرتا ہی اُس سے کہ اُسکے
وقوع سے ڈرتا ہی لاجرم ایک خلق ہو جیسے کوئی شبخون سے ڈرے اور نہ سوئے قال اللہ
تعالے فارتقب یعنے فانتظر قولہ صدق صفت صادق ہی اور صادق وہ ہی کہ جب اُسے دیکھو
ویسا ہی کہ اُسکی خبر تمنے سنی ہو بلکہ خبر اُسکی اگر ایکبار تمنے سنی ہو تمام عمر اُسے ویسا ہی پاؤ اور صدیق
وہ ہی کہ ہمیشہ اُسکے افعال اور اقوال اور احوال مین صدق ہو پوچھا اخلاص کیا ہی فرمایا فرض فی
فرض ونفل فی النفل قولہ خوف امید رکھنی عقوبت کی ہی ہر نفس مین پوچھا کہ بلا اُسکی کیا کام کرے

فرمایا ایک گھری یہ ہی کہ مرد کو صاف کرتی ہی اور جو شخص اس گھری مین صاف ہوا ہرگز اُسکے آگے بلا نہ آئے **قولہ** شفقت برخلق یہ ہی کہ رغبت سے جو کچھ وہ مانگین اُنکو دو اور اُنپر بوجھ اپنا نرکھو یعنے احسان مت ظاہر کرو کہ وہ اُسکی طاقت نہین رکھتے اور انکے ساتھ کوئی ایسی بات نکھو کہ بجا نہین **قولہ** تمہارا رہنا اسوقت جائز ہو کہ اپنے نفس سے عزلت اختیار کرو اور جو کچھ تمہارے لیے کل کے واسطے لکھا ہی آج تمہارا سبق ہو **قولہ** عزیز ترین خلق درویش راضی ہی **قولہ** صحبت اُس سے رکھو کہ جو نیکی تمہارے ساتھ کرکے بھول جائے اور جو کچھ اُسپر ہو وہ اوا کرتا ہو پوچھا کوئی چیز رونے پر افضل ہی فرمایا رونے پر رونا **قولہ** بندہ وہ ہی جو دوسرے کی بندگی سے آزاد ہو پوچھا مرید کون ہی اور مراد کیا ہی فرمایا مرید وہ ہی کہ سیاست مین ہو حلم سے اور مراد رعایت مین حق تعالے کے اسلیے کہ مرید دوڑنے والا ہی اور مراد اُڑنے والی دوڑنے والا اُڑنے والی تک کب پہونچے پوچھا راہ بخدا کیونکر ہی فرمایا دنیا کو ترک کرو پاؤگے اور نفس کو خلاص کرو خدا کے ساتھ ملوگے **قولہ** تواضع سر جھکا رکھنا ہی اور پہلو نیچا **قولہ** نفس و خلق و دنیا حجاب عام ہی اور طاعت اور کرامت اور ثواب کا دیکھنا حجاب خاص ہی **قولہ** ذلت یعنے لغزش علا کی مثل حرام کے ہی حلال سے اور ذلت زاہد کی مثل بقا کے فنا سے اور ذلت عارف کی مثل کرامت کے کریم سے پوچھا مومن اور منافق کے دل مین کیا فرق ہی فرمایا مومن کا دل ایک ساعت مین ستر مرتبہ پھرے اور دل منافق کا ستر برس مین ایکبار بھی نہ پھرے ایک روز آپ کو دیکھا کہ کہتے ہین کہ الٰہی قیامت مین مجھے اندھا اُٹھا اسلیے کہ جو آدمی تجھے نہین دیکھے اُسے دیکھنا نہین چاہیے جب آپ کا وقت آخر ہوا فرمایا مجھے وضو کرا دو وضو کرا دیا گیا مگر انگلیون کا خلال بھول گئے آپ نے فرمایا انگلیون کا خلال کرو دو کر دیا گیا پس آپ سجدہ مین گرے اور روتے تھے لوگون نے کہا باوجود اس طاعت وعبادت کے جو آپ نے آگے بھیجی ہی کیا وقت سجدہ کا ہی فرمایا کہ کسی وقت جنید زیادہ محتاج اس وقت سے نہ تھا اور فوراً قرآن پڑھنا شروع کیا ایک مرید نے کہا قرآن پڑھتے ہین فرمایا اس سے بہتر کیا میرے لیے ہوگا اس وقت میرا صحیفہ لپیٹین گے ہفتاد سالہ عبادت کو اپنی ہم دیکھتے ہین کہ ایک بال مین لٹکی ہوئی ہی اور ہوا اُسے ہلا رہی ہے نہین جانتے کہ باد قطعیت ہی یا باد وصلت ایک طرف صراط ایک طرف ملک الموت اور قاضی جسکی صفت عدل ہی اور ایک راہ میرے سامنے اور مین نہین جانتا کہ مجھے کس راہ سے لیجائینگے آپ نے قرآن ختم کیا اور پھر سورہ بقر سے ستر آئتین پڑھین کہ حالت غیر ہوئی لوگون نے کہا کہیے اللہ فرمایا بھولا نہین ہون کہ یاد دلاتے ہو پس تسبیح شروع کی اور انگلیون پر گنتے تھے بطور عقد انامل چار انگلیان آپ نے بند کی تھین اور ایک مسبحہ کو کھولا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آنکھین

بند کرلین اور جان بحق ہوے جب غسال نے چاہا کہ آپ کی آنکھون مین پانی دے ایک ہاتف نے آواز دی کہ دوست کی آنکھ سے ہاتھ اُٹھا کہ جو آنکھ میرے نام کی گفتار پر بند ہوئی ہو سو اسے میرے دیدار کے نکھلے بعد اِسکے غسال نے کوشش کی کہ اُنگلیان کھولے آواز آئی کہ جو ہاتھ میرے نام پر بند ہوا ہو بغیر میرے حکم کے نکھلے بعد وفات کے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ جواب منکر نکیر کا کیسا دیا فرمایا وہ دو فرشتے آئے اور پوچھا من ربک مین نے اُنکی طرف دیکھا اور ہنسا اور کہا کہ اُس دن جو مجھسے پوچھا کہ الست بربکم مین نے جواب دیا کہ بلے اب تم آئے اور پوچھتے ہو کہ خدا تمھارا کون ہی جسنے بادشاہ کا جواب دیا ہو غلام سے کب اندیشہ کرے آج اُسکی زبان سے کہتا ہون الذی خلقنی فہو یہدین وہ بحرمت میرے سامنے سے چلے گئے اور کہا یہ ابھی تک سکر مین ہو جریری نے آپکو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کی اور بخشا کچھ کام نہ آیا مگر وہ دو رکعت نماز آدھی رات کی جو مین کرتا تھا جب حضرت جنید رحمہ اللہ نے رحلت فرمائی اور نعش آپ کی لوگ لیچلے ایک کبوتر سفید گوشۂ جنازہ پر آبیٹھا ہر چند سب نے چاہا کہ اُڑ جائے مگر نہ اُڑا اور کہا کہ مجھکو نہ ستاؤ پنجہ میرا مسمار عشق یعنے میخ عشق سے اِس گوشہ جنازہ مین دیا گیا ہو تم سب بُرا نمانو آج قالب جنید فرشتون کے حصہ مین ہو اگر تمھارے شور و فریاد کا خوف نہوتا جنازہ آپ کا مثل باز سفید ہوا مین اُڑ جاتا روز جمعہ ششم رجب وفات ہو مزار شریف بغداد شریف مین ہو ؛ مرزا بیدل نے یہ قطعہ ایک واقعہ کا جنید رحمہ اللہ کے لکھا ہو مجھے نہایت مرغوب ہوا مین نے اِس آخر ذکر مین اُسکو بھی درج کیا جناب شاہ احسان علی صاحب مرید حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب نے کہ ایک درویش باصفات ہین عند التذکرہ پڑھا تھا

قطعہ

شنیدم عجوزے طریقت خرام — فرستاد نزد جنید این پیام
که تا چند بر خلق بے اختیار — نمائی رموز خفا آشکار
کسانے که با ہوش جوشیدہ اند — بکام و زبان سرمه مالیده اند
نے زیبد افشاے راز ازل — مگر با خواص حقیقت محل
بکن شرم از جرأت این کلام — که ذکرش سکنے نقل بزم عوام
چو شیخ این حکایت ز قاصد شنید — لبش گشت بر قفل معنے کلید
که حاشا کرا طاقت گفتگوست — کلیم و سمیع هم اگر هست اوست
دوئی را درین انجمن بار نیست — عموماً خصوصاً نمودار نیست

بجوشش است پیوستہ خم وجود	ہمان نور جوش است گفت وشنود
بضبط سخن ما و تو عاجزیم	ہم از درک این گفتگو عاجزیم
نمی گردد این خم زمستی خموش	بصد رنگ می جوشد اینک بجوش
ز تو شور اخفا و از من عیان	تو در منع معذور و من در بیان
زانگو رہست این ہمہ گفتگو	خم مے نشان واند وجوش او
نواہاے بے پردہ این خمیم	از وے ترادیم و در وے کمیم
تو از جملہ بیرنگ نیز است وبس	کدورت ندارے تمیز است وبس

المعتضد باللہ عـ۱۶ عباسیہ	۲۷۹	۸۹۲	۲۸۹	۹۰۲

باہ ذلقعدہ ۲۴۲ھ پیدا ہوا اور بعد معتمد کے خلیفہ ہوا اول سال خلافت مین بیع وشراء کتب فلسفہ کی مناہی کی ۲۸۰ھ مین داخل قیران ہوا اور اہل افریقہ سے لڑائی ہوئی ری سے اور طبرستان مین اول سال ایسا قحط ہوا کہ آدمی مردار کہاتے تھے ۲۸۳ھ مین مال لاوارثی جو ضبط سرکار ہوتا تھا اُس سے منع کیا اور ذوی الارحام کا وارث ہونا مشتہر کیا و باہ ربیع الاولی اس دار فانی سے دار بقا کو کوچ کیا

المکتفی باللہ عـ۱۷ عباسیہ	۲۸۹	۹۰۲	۲۹۵	۹۰۷

۲۶۴ھ مین ولادت ہوئی بعد معتضد کے خلیفہ ہوے قرمطی سے بہت لڑائیان ہوئین بہت لڑائیون کے بعد ۲۹۰ھ مین قرمطی قتل ہوا اور بعد اُسکے چچیرا بھائی اُسکا مقابل ہوا وہ بھی ۲۹۱ھ مین مارا گیا مکتفی نے بارھوین ذیقعدہ کو قضا کی

المقتدر باللہ عـ۱۸ عباسیہ	۲۹۵	۹۰۷	۳۲۰	۹۳۲

ماہ رمضان شریف ۲۸۲ھ مین متولد ہوا اور تیرہ[۱۳] برس کی عمر مین خلیفہ ہوا بسبب کم سنی اُسکے لوگون نے عبد اللہ ابن معتز کی بیعت کی و ملقب غالب باللہ ملقب کیا مقتدر نے راہ فرار پکڑی بعد چند روز کے معتز پر حملہ کیا معتز گرفتار ہو گیا اور قید ہوا اور قید مین مرا اور یہ خلیفہ مستقل ہوا ۳۰۳ھ مین دینور کا پہاڑ زمین مین گھس گیا اور اسقدر پانی اُس سے نکلا کہ بہت سے دیہات ڈوب گئے

سنہ ۳۰۴ھ مین بغداد مین ایک درندہ مسمے بہ زیزب ظاہر ہوا کہ لوگون کو لیجاتا اور عورتون کی پستان کاٹ لیتا لوگون نے تہ خانہ بنا کرا اپنی اور اپنے بچون کی حفاظت کی سنہ ۳۰۸ھ مین دولت عباسیہ مین فتور و فساد پیدا ہوا قایم فاطمی سے بہت لڑائیان ہوئین بالآخر بغاوت سے ایک خادم کے ایک بربری نے خلیفہ کو ذبح کرڈالا و بتاریخ ۲۷ شوال مین غار مین دفن کیا

حضرت محمد رویم رحمتہ اللہ علیہ			۳۰۳	۹۱۵

جملہ مشایخ کبار سے تھے امامت اور بزرگی پر آپ کے سب متفق تھے اور مذہب داؤد مین فقیہ الفقہا تھے علم تفسیر قرآن مین نہایت فایق تھے اور فنون علم مین لایق صاحب ہمت و فراست تھے احوال پسندیدہ رکھتے تھے اور ریاضت بلیغ کی تھی اور بہت سفر توکل پر کیا تھا طریقت مین آپ سے تصنیفات بہت ہین نام ایک کتاب کا آپ کی دربارۂ سماع غلط الواجدین ہی آپ فرماتے تھے بیس برس ہوے کہ میرے دل مین ذکر کسی کھانے کا نہ آیا کہ فوراً حاضر نہوا فرماتے ہین ایک روز گرمی کے وقت بغداد مین ہم ایک گوشہ مین سے گئے پیاس مجھپر غالب ہوئی ایک گھر سے مین نے پانی مانگا ایک لڑکی نے دروازہ کھولا اور پانی مجھے دیا اور کہا کہ صوفی دن کو پانی پیے جب مین نے وہ سنا پھر ہرگز دن کو پانی نہ پیا ایک روز کسی نے پوچھا کہ آپ کا حال کیسا ہی فرمایا کہ کیسا ہو حال اُسکا جسکا دین ہو ہوا اُسکی اور ہمت اُس کی دنیا نہ نکو کار ہو خلق سے بھاگا ہوا نہ عارف ہو خلق سے منقطع کیے ہوے نہ تقی ہو نہ نقی کسی نے پوچھا کہ پہلے خدا نے بندہ پر کون چیز فرض کی ہی کہا معرفت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون قولہ تصوف مبنی تین خصلت پر ہی تعلق کرنا ساتھ فقر و افتقار کے اور محقق ہونا بذل و ایثار مین اور ترک کرنا اعراض و اختیار کا قولہ تصوف کھڑا رہنا ہی افعال حسنہ پر قولہ اُنس وہ ہی کہ ایک وحشت تیرے دل مین اپنے نفس سے اور ماسوے اللہ سے ظاہر ہو قولہ اُنس سرور دل کا ہی ساتھ حلاوت بخطاب کے قولہ اُنس خلوت قبول کرنا ہی غیر خدا سے آپ سے کسی نے لفظ فقیر کے معنی پوچھا فرمایا فقیر وہ ہی کہ نگاہ رکھے اپنے بھید کو اور ہوشیار رہے اپنے نفس سے اور ادا کرے فرایض خدا کو قولہ صبر ترک شکایت ہی قولہ زہد حقیر رکھنا دنیا کا ہی اور اُسکے آثار کو دل سے محو کرنا قولہ خایف وہ ہی کہ غیر خدا سے نڈرے قولہ رضا وہ ہی کہ اگر دوزخ کو داہنی طرف رکھین نہ کہے کہ بائین طرف چاہیے اور رضا استقبال کرنا حکم کا ہی خوشی دل سے قولہ اخلاص عمل مین وہ ہو کہ دونون جہان عوض اُسکا تمنا نکرے آخر عمر تن

آپ نے اپنے تئین دنیاداروں مین پوشیدہ کیا اور معتمد خلیفہ کے ہوے اور قاضی مقرر ہوے مقصود اُنکا وہ تھا کہ اپنے لیے ایک سپر بناوین اور چھپین حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم عارف لوگ فارغ مشغول ہین اور رویم مشغول فارغ

حضرت یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ			۳۰۳ ۳۰۴	۹۱۵ ۹۱۶

آپ اجلہ مشائخ کبار واولیاے متقدمان ہین انواع علوم ظاہر و باطن کے عالم تھے معارف مین ایک زبان رکھتے تھے بہت مشائخین کو دیکھا تھا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور ابوتراب نخشبی اور ابوسعید خرّاز رحمہما اللہ کی صحبت پائی تھی ہمیشہ کام مین کوشش بلیغ رکھتے تھے اور ملازمت مین قدم محکم اور ہمت بلند اور نادر ریاضت وکرامت آپ کی تھی ابتدائی حال آپ کا یہ ہوا کہ عرب مین ایک جماعت کے ساتھ ایک قبیلہ عرب مین پہونچے دختر امیر عرب نے جو آپ کو دیکھا فریفتہ ہوگئی کیونکہ آپ نہایت صاحب جمال تھے اُس دختر نے موقع ڈھونڈھا ناگاہ ایک روز اُسنے اپنے تئین آگے آپکے ڈالا آپ کانپے اور چھوڑکر ایک دوسرے قبیلہ دورتر مین چلے گئے اور رات کو نہ سوئے سر زانو پر رکھے ہوے بیٹھے رہے اُسی حالت مین آپ کو نیند آگئی خواب مین ایک مقام دیکھا کہ اپنی عمر مین مثل اُسکے نہ دیکھا تھا اور ایک جماعت سبز پوشون کی دیکھی اور ایک شخص کو تخت پر بیٹھے ہوے شاہانہ طور پر پایا آپ کے دل مین آیا کہ دریافت کرین کہ وہ لوگ کون ہین آگے گئے لوگون نے جگہ دی اور تعظیم کی پوچھا تم لوگ کون ہو اُنھون نے کہا ہم لوگ فرشتے ہین اور تخت پر حضرت یوسف پیغمبر ہین علیہ السلام کہ واسطے زیارت یوسف بن الحسین کے آئے ہین حضرت یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے رونا آیا کہ مین کس لائق ہون کہ یوسف پیغمبر علیہ السلام میری زیارت کو آوین اسی خیال مین تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام تخت سے اُترے اور مجھے گود مین لیا اور اپنے ساتھ مجھے تخت پر بٹھایا مین نے کہا ای نبی اللہ مین کس لائق ہون کہ میرے ساتھ آپ یہ لطف کرتے ہین حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اُسوقت کہ دختر شاہ عرب نے ساتھ غایت حُسن وجمال کے اپنے تئین تیرے آگے ڈالا اور تونے اپنے تئین خدا کو سونپا اور اُس سے پناہ ڈھونڈھی خدا نے تمکو مجھے اور سب ملایکہ کو دکھلایا اور کہا دیکھو ای یوسف تم وہ یوسف ہو کہ تمنے قصد کیا زلیخا پر تب دفع کیا اُسکو اور وہ وہ یوسف ہے کہ اُسنے قصد نہین کیا دختر شاہ عرب پر اور بھاگا اور مجھے ساتھ ان فرشتون کے تمھاری زیارت کو بھیجا ہے اور بشارت دی کہ تم برگزیدگان خدا سے ہو اور فرمایا کہ ہر وقت مین ایک شخص نشانہ ہوتا ہے اور اسوقت کا نشانہ ذوالنون مصری ہے اور اسم اعظم وہ جانتے ہین اُنکے پاس جاؤ

پس جب آپ جاگے تب تمام ذات مین اُنکے درد شوق پیدا ہوا اور مصر روانہ ہوے اور آرزو مین اسم اعظم
خدا کے تھے جب مسجد مین ذوالنون رحمہ اللہ کے پہونچے سلام کیا اور بیٹھے ذوالنون رحمہ اللہ نے جواب
سلام کا دیا برس دن گوشہ مسجد مین بیٹھے رہے مگر جرأت نہوئی کہ ذوالنون رحمہ اللہ سے کچھ پوچھین جب
برس دن گذرا ذوالنون رحمہ اللہ نے پوچھا کہ ای جوان تم کہان کے ہو کہا کہ رے کے پھر برس دن تک
کچھ نہ کہا اور آپ اسی گوشہ مسجد مین بیٹھے رہے ایک برس جب اور گذرا انھون نے پوچھا کس کام کو آئے ہو
کہا کہ آپ کی زیارت کو پھر برس دن تک کچھ نکہا بعد اُسکے کہا کہ تمکو کچھ حاجت ہی عرض کی کہ ہم اسلیے آئے
ہین کہ آپ اسم اعظم مجھے بتائیے چپ رہے پھر ایک برس تک کچھ نکہا بعد اُسکے ذوالنون رحمہ اللہ نے ایک
کاسہ لکڑی کا سر پوش سے چھپا ہوا آپ کو دیا اور کہا کہ دریاے نیل کے اُس پار فلان مقام پر ایک شخص ہی
اُسکو یہ کاسہ دو اور جو کچھ وہ کہے اُسکو یاد رکھو آپ نے وہ کاسہ لیا اور چلے تھوڑی راہ گئے تھے کہ آپکو وسوسہ
پیدا ہوا کہ اس کاسہ مین کیا ہی جو ہلتا ہی اُسکا منھ کھولا اُسمین ایک چوہا تھا کود کر بھاگ گیا آپ متحیر ہوے کہ کیا
کرین اُس شخص کے پاس جاوین یا پھر کر ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس پھر ٹھہرایا کہ اُسکے پاس جانا چاہیے خالی کاسہ
لیے ہوے اُس شخص کے پاس گئے جب اُس شخص نے آپ کو دیکھا تو تبسم کیا اور کہا کہ شاید تمنے اسم اعظم
خدا کا ذوالنون سے پوچھا ہی کہا ہان کہا ذوالنون نے بیصبری تمھاری دیکھی اور تمکو ایک چوہا دیا سبحان اللہ
تم ایک چوہے کی حفاظت نکر سکے اسم اعظم کی حفاظت کیونکر کر سکوگے وہ شرمندہ ہو کر مسجد مین ذوالنون رحمہ اللہ
کے آئے ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا کہ کل کی رات مین نے سات مرتبہ خدا سے درخواست کی کہ تمکو اسم اعظم بتائین
خدا نے اجازت نہین دی کہ ابھی وقت نہین ہی اور فرمایا کہ اُسکو ایک چوہے سے آزماؤ جب ہمنے آزمایا تو ویسا ہی
پایا تم اپنے گھر چلے جاؤ جب تک وقت آوے آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ وصیت کیجیے ذوالنون رحمہ اللہ
نے فرمایا مین تمھین تین وصیت کرون ایک بڑی اور ایک اوسط اور ایک محض چھوٹی بڑی وصیت یہ ہی
کہ جو کچھ تمنے پڑھا لکھا ہی سب کو دھو ڈالو اور بھول جاؤ تو حجاب تمسے اُٹھ جائے آپ نے عرض کی یہ نہین ہو سکتا ہی
اور اوسط یہ ہی کہ ہمکو بھول جاؤ اور میرا نام کسی سے نکہو کہ میرے پیر نے یہ کہا ہی اور میرے شیخ نے ایسا فرمایا ہی کیونکہ
یہ سب خودستائی ہی کہا یہ بھی ہم نہین کر سکتے کہا محض چھوٹی وصیت یہ ہی کہ خلق خدا کو وصیت کرو اور طرف خدا کے
بلاؤ کہا یہ البتہ ہم کر سکتے ہین انشاء اللہ تعالے ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا مگر شرط یہ ہی کہ نصیحت خلق کی کرو اور
اپنے تئین درمیان مت کرو کہا ایسی کرینگے پس رے مین پھر آئے چونکہ وہ بزرگ زادہ تھے اہل رے نے
آپکا استقبال کیا جب آپ نے مجلس شروع کی اور سخن حقایق بیان فرمایا اہل ظاہر آپ کے دشمن ہو گئے
آپ بھی راہ ملامت مین چلے یہانتک کہ کوئی آپ کی مجلس مین نہ آتا ایک روز آپ آئے کہ وعظ کہین مسجد مین کسی کو

نهین دیکھا چاہا کہ پھر جاوین ایک پیرزن نے آواز دی کہ تمنے ذوالنون سے عہد نہین کیا تھا کہ خلق کی
نصیحت خدا کے واسطے کرین اور اپنے تئین درمیان نہ دیکھین اب کیون پھرے جاتے ہو یہ سُنکر متحیر ہوے
اور وعظ فرمانے لگے چاہیے مسجد مین کوئی ہو چاہے نہو پچاس برس اسی طرح کاٹا حضرت ابراہیم خواص رحمۃ
اللہ علیہ بیزار ہو ہر احلہ کے جنگلون کی راہ قطع کر کے وہان پہونچے وہ فرماتے ہین کہ راہ مین ایک رات کو
مین نے ایک ندا سُنی کہ جاؤ اور یوسف سے کہو کہ تم راندے ہوے ہو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ مجھے یہ بات ایسی سخت ہوئی کہ اگر پہاڑ بھی میرے سر پر رکھتے تو مجھے آسان تھا اس بات کو اُنسے
کہنے سے دوسری رات بھی یہی آواز سُنی کہ اُس سے کہو کہ تم راندے ہوے ہو ہم اُٹھے غسل کیا اور
استغفار کیا اور متفکر تھے تیسری رات آواز بلند مجھے کہا کہ اُس سے کہو کہ تم راندے ہوے ہو ورنہ تم ایسا
زخم کھاؤ گے کہ اُٹھ نہ سکو گے ہم اُٹھے اور ساتھ ارادہ تمام کے مسجد مین گئے دیکھا کہ محراب مین بیٹھے ہین جب اُنکی آنکھ
مجھ پر پڑی کہا کہ تمکو کوئی شعر یاد ہی مین نے کہا ہان پھر مین نے ایک شعر عربی پڑھا آپ کو بھلا معلوم
ہوا اور دیر تک کھڑے رہے اور آنکھون سے آپ کے آنسو خون آمیختہ جاری ہوا پس میری طرف
متوجہ ہوے اور کہا صبح سے اسوقت تک آگے میرے قرآن پڑھتے تھے اور ایک قطرہ آنسو میری
آنکھ سے نہ آیا اور مجھے کوئی حالت نہوئی ایک بیت پر جو مین نے سنا ایسی حالت پیدا ہوئی کہ طوفان
میری آنکھون سے بہنے لگا لوگ سچ کہتے ہین کہ وہ زندیق ہی اور حضرت سے بھی خطاب آتا ہی کہ وہ راندہ
ہوا ہی جو آدمی کہ ایک بیت پر ایسا ہوا اور قرآن سے اپنی جگہ پر فسردہ رہے پس وہ راندہ ہو حضرت
ابراہیم فرماتے ہین کہ مجھے بہت حیرت ہوئی اُنکے کام مین اور اعتقاد نے میرے سستی پکڑی ہم اُٹھکر
جنگل مین چلے آئے اتفاقاً حضرت خضرؑ سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ یوسف سے مین زخم خوردہ حق ہی مگر اُسکی
جگہ علیین ہی کیونکہ راہ حق مین قدم ایسا مارنا چاہیے کہ اگر دست پیشانی پر تمہارے رکھین تب بھی جگہ تمھاری
علیین ہو اسلیے کہ جو کوئی اس راہ مین بادشاہت کرے وزارت سے نہین کرتا نقل ہی کہ عبدالواحد زید ایک
مرد شطار تھے مان باپ اُنکے ہمیشہ اُنکے پیچھے دوڑتے ایک روز وہ آپ کی مجلس مین گذرے آپ یہ کلمہ کہ رہے
تھے کہ دعاہم بلطفہ کانہ محتاج الیہم خدا اپنے عاصی بندون کو لطف سے اپنے بلاتا ہی ایسا کہ جیسا کسی کو کسی سے
حاجت ہو عبدالواحد نے قبا پھاڑی اور ٹوپی پھینکی اور نعرہ مارا اور گورستان کی طرف گئے اور تین رات
دن بدافاقہ رہے حضرت یوسف رحمہ اللہ نے اُنکو خواب مین دیکھا اور یہ خطاب سُنا ادرک الشاب
التائب اُس جوان تائب کی خبر لو حضرت یوسف تمام ڈھونڈتے ہوے پہونچے اُنکا سر گود مین لیا اُنھون نے
آنکھ کھولی اور کہا تین رات دن ہی کہ تمکو بھیجا ہی اور تم اب آئے ہو نقل ہی کہ آنکھین آپ کی سُرخ تھین اور بوجہ

غایت بیخوابی کے ایک طرح کا فتور رہتا لوگون نے آپکی بہن سے پوچھا کہ آپ عبادت کرتے ہین انھون نے کہا کہ آپ بعد نماز عشا کے رات بھر کھڑے رہتے ہین نہ رکوع کرتے ہین نہ سجدہ تب لوگون نے حضرت یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کھڑا رہنا کون عبادت ہی آپ نے کہا کہ نماز فریضہ کو ہم آسانی سے ادا کرتے ہین مگر چاہتے ہین کہ تہجد ادا کرین ویسی تمام کھڑے رہتے ہین مگر قدرت نہین ہوتی کہ تکبیر ادا کرین اور عظمت سے خدا کے ایک چیز مجھمین آتی ہی کہ وہ صبح تک ویسی رہتی ہی جب صبح ہوتی ہی تو فریضہ ادا کرتے ہین قولہ آفت صوفیون کی صحبت مین لڑکون کے ہی اور معاشرت مین اضداد کے اور رفاقت مین عورتون کے قولہ جو قوم کہ جانتی ہی کہ خدا انکو دیکھتا ہی وہ لوگ شرم رکھتے ہین نظر حق سے اور جو کوئی حقیقۃً ذکر خدا کرتے ہین غیر خدا کا ذکر بھول جاتے ہین اور جو کوئی فراموش کرتا ہی ذکر سب اشیاء کا خدا کے ذکر مین سب چیز اسپر نگاہ رکھین اسلیے کہ واسطے اُسکے خدا عوض سب چیزون کا ہی قولہ کوئی حال خدا کے نزدیک زیادہ دوست نہین ہی بندہ کی محبت سے قولہ علامت شناخت انس کی وہ ہو کہ دور رہے اُس چیز سے کہ جو مانع ہو ذکر دوست کا قولہ صادق کی دو علامت ہی تنہائی دوست رکھنی اور پنہان رکھنا عبادت کو قولہ جو شخص بحر توحید مین پڑا ہو ہر روز زیادہ پیاسا ہو اور ہرگز سیراب نہو کیونکہ وہ تشنگی حق کی رکھتا ہی اور وہ سواے خدا کے ساکن نہو قولہ عزیز ترین دنیا مین اخلاص ہی کیونکہ ہر چند ہم کوشش کرتے ہین کہ ریا دل سے نکال ڈالین وہ دوسری طرح دلمین پیدا ہوتی ہی قولہ اگر خدا کو ہم دیکھین ساتھ سب گناہون کے تو ہم دوست رکھتے ہین اُس سے کہ ساتھ ذرہ تصنع کے دیکھین قولہ علامت زہد کی وہ ہی کہ طلب مقصود کی نکرے جب تک اپنے موجود کو مفقود نہ کرے قولہ عبودیت وہ ہی کہ اُسکے بندے رہو سب چیز مین قولہ جسنے اُسکو پہچانا تفکر سے عبادت کی اُسے دل سے قولہ ذلیل ترین آدمیون کا لالچی آدمی ہی جیسا کہ شریف ترین آدمیون کا درویش صادق صابر ہو جب زمانہ وفات آپ کا نزدیک پہونچا کہا بارخدایا ہمنے نصیحت کی خلق کی قولاً اور نصیحت کی نفس کی فعلاً خیانت نفس کی میری برکت سے نصیحت اپنے خلق کے بخش بعد وفات کے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا کیا کہا کہ مجھے بخشا پوچھا کس سبب سے کہا برکت سے اسکے کہ ہرگز ہزل کو ساتھ جد کے ہمنے نہین ملایا

حضرت ابو عبد اللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ			۳۰۶	۹۱۸

مشایخ کبار شام سے تھے اور مقبول و مخصوص اس طایفہ کے کلمات رفیع و اشارات بدیع رکھتے تھے حقایق معرفت اور دقایق لطایف مین منظیر تھے ابو تراب بخشی و ذوالنون مصری رحمہما اللہ علیہما کو دیکھا تھا اور صحبت جنید و ابوالحسن نوری رحمہما اللہ کی پائی تھی ابو عمرو دمشقی سے منقول ہی کہ ابو عبد اللہ جلا نے کہا کہ ابتداے حال مین

مین نے اپنے مان باپ سے کہا کہ مجھے خدا کے کام مین چھوڑ دو اُنھون نے کہا چھوڑا پس مین اُنکے پاس سے
چلا گیا بعد مدت کے پھر آیا اور اپنے گھر کے دروازہ پر گیا اور دروازہ ہلایا پوچھا کون ہی مین نے کہا کہ تمھارا
فرزند کہا کہ ہم فرزند نہین رکھتے ایک تھا جسکو خدا کی راہ مین دیدیا اور جو مین نے دیدیا پھر نہین لیتا اور دروازہ
نہ کھولا آپ نے ایک جوان خوبصورت ترسا کو دیکھا اُسکے مشاہدہ مین متحیر رہے اور اُسکے مقابلہ مین کھڑے
ہوگئے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا وہان گذر ہوا اُنسے کہا کہ یا اُستاد ایسا منھ دوزخ مین جلے گا جنید رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا کہ یہ بازار چہ نفس ہی اور دام شیطان کہ تمکو اسپر لایا ہی نظارہ عبرت نہین ہی اگر نظر عبرت ہوتی تو ہجدہ ہزار عالم
مین بہت اعجوبے ہین مگر قریب ہی کہ تم اس بیحرمتی اور اس نظر کرنے سے معذب ہو آپ فرماتے ہین کہ جب
جنید چلے گئے تو مجھے قرآن بھول گیا برسون مین نے استغفار کیا اور خداوند تعالیٰ سے استعانت چاہی اور
بہت روئے اور توبہ کی تب خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن عطا کیا اور اب مین قدرت نہین رکھتا کہ
کسی چیز پر موجودات سے التفات کرون اور اپنے وقت کو دیکھنے مین اشیا رکے ضائع کرون کسی نے سوال کیا
فقر سے آپ چپ رہے اور باہر چلے گئے اور پھر آئے لوگون نے پوچھا کیا حال ہی فرمایا چار دانگ چاندی میرے
پاس تھی مجھے شرم آئی کہ اُسے پاس رکھکر فقر کی بات کہون مین اُسکو صدقہ کر آیا تو فقر سے بات بولون آپ
مدینہ طیبہ مین فاقہ اُٹھاتے ہوئے اور رنج کھینچتے ہوئے پہونچے جب مزار مبارک کے پاس گئے عرض کی کہ
یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مین آپ کا مہمان آیا ہون آپ کو نیند آگئی آپ نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی آپ کو دی اور آپ نے اُسمین آدھی کھائی جب آنکھ کھلی تو آدھی روٹی
ہاتھ مین تھی پوچھا کہ مرد کب مستحق اسم فقیر کا ہوتا ہی فرمایا اُسوقت کہ جب اُس سے کچھ باقی نرہے پوچھا کہ مرد کیونکر تائب
ہو فرمایا کہ بائین ہاتھ کا فرشتہ جب بیس روز تک اسکا کوئی گناہ نہ لکھے قولہ جسکے آگے مدح و ذم آدمیونکا برابر ہو وہ
زاہد ہو اور جو اول وقت فرائض پر قیام کرے وہ عابد ہو اور جو سب افعال خدا سے دیکھے وہ موحد ہو
اور زاہد وہ کہ دنیا کو چشم زوال سے دیکھے تو اُسکی آنکھ مین حقیر ہو اور بآسانی دل اُس سے اُٹھا سکے قولہ
جس کا تقوے مصاحب نہو درویشی مین وہ حرام محض کھائے قولہ تصوف فقر مجرد ہی اسباب سے قولہ
تقویٰ شکر معرفت ہی اور تواضع شکر عزت اور صبر شکر مصیبت قولہ خایف وہ ہی کہ غمون سے اُسکو امین کرین قولہ
جو کوئی اپنے نفس سے اوپر مرتبہ کے پہونچے جلد وہان سے گرے اور جسکو مرتبہ پر پہونچا دین ثابت رہ سکتا ہی قولہ
قصد کرنا تمھارا واسطے رزق کے تمکو خدا سے دور کرے اور محتاج خلق کا کرے جب آپکی وفات قریب ہوئی آپ
ہنستے تھے اور وفات فرمائی تو ویسے ہی ہنستے تھے حکیمون نے کہا کہ زندہ ہین جب نبض اور سانس کو دیکھا
تب معلوم کیا کہ مردہ ہین

حضرت ابراہیم شیبان رحمۃ اللہ علیہ			٣٠٧ ٣٣٨	٩١٩

پیر وقت و شیخ مطلق و مقبول طریقت تھے مجاہدہ اور ریاضت مین شان عظیم رکھتے تھے تقویٰ اور پرہیزگاری مین ایک نشانی تھے عبداللہ مبارک کہتے کہ ابراہیم حجت اللہ ہی فقیر پر اور اہل ادب پر اور معاملات اور وجد کمال رکھتے تھے اور مراقبہ دوام اور سب وقت محفوظ رہتے فرماتے کہ چالیس برس خدمت عبداللہ مغربی کی مین نے کی اور اس چالیس برس مین ماکولات خلق سے کچھ نکھایا اور میرے بال نہ بڑھے و ناخن نہ بڑھے اور میرا خرقہ میلا نہوا کسی چھت کے نیچے نسوے مگر بیت الحرام کے اور کہا اسّی برس ہوسے ہین کہ اپنی خواہش سے کچھ نہین کھایا کہا ایک وقت شام مین تھے مجھے عدس کی آرزو ہوئی لوگ لائے مین نے کھایا اور بازار مین گیا ایک ظرف دیکھا رکھا ہوا جب مین نے اُسکی طرف دیکھا تو کہا شراب ہی مین نے کہا اسوقت مجھپر محاسبہ لازم ہی ہمنے کھڑے ہو کر اُن خُمون کو ڈھلکانا شروع کیا پہلے اُسنے جانا کہ بادشاہی آدمی ہی چُپ رہا جب اُسنے مجھے جانا مجھے پکڑا اور آگے ابن طربون کے لیگیا اور مجھے دو سو چوب مارین بعد اُسکے قید خانہ مین مُدت تک رکھا اتفاقاً ابی عبداللہ مغربی کا اُسطرف گذر ہوا میری شفاعت کی اور مین چھوٹا جب ہم شیخ کی خدمت مین گئے پوچھا کہ تمھین کیا ہوا تھا عرض کی سیر کھانا عدس کا تھا اور دو سو لکڑیان کھائین فرمایا سستے چھوٹے جب آپ حج کو جاتے تو پہلے مدینہ منورہ جاتے بعد اُسکے مکہ جاتے اور پھر حج کرکے مدینہ آتے اور کہتے السلام علیک یا رسول اللہ روضہ سے جواب آتا علیک السلام یا پسر شیبان قولہ جو کوئی چاہے کہ دونون جہان سے آزاد ہو اُس سے کہدو کہ خدا کی عبادت اخلاص سے کرے جو کوئی عبادت مین محقق ہوا سوے اللہ سے آزاد ہو قولہ جو کوئی بات کہے اخلاص سے اور اپنے نفس سے اُسکے عمل کرنے کا مطالبہ نکرے حق تعالیٰ اُسکو مبتلا کرے ایسی بات مین کہ پردہ اُسکا اقران و خوان مین دریدہ ہو قولہ جو کوئی صحبت مشائخ کی ترک کرے مبتلا ہو جھوٹے دعوون مین اور اُسکے سبب سے فضیحت ہو قولہ کمینہ وہ ہو کہ ساتھ خدا کے عاصی ہو اور وہ یہ ہی کہ خدا سے نڈرے اور جب کسی کو کچھ دے تو منت رکھے قولہ شرف تواضع مین ہی اور عزت تقویٰ مین اور آزادی قناعت مین لوگون نے آپ سے دعا چاہی فرمایا کہ مخالف الوقت من سوء الادب دعا کیونکر کرین ایک شخص نے وصیت چاہی فرمایا خدا کو ہمیشہ یاد رکھو ہرگز نہ بھولو اگر یہ نہ کرسکو تو موت کو یاد رکھو اور ہرگز نہ بھولو

حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ			٢٨٦ ٣٠٧ ٣٠٩	٨٩٩ ٩١٦ ٩١٨

آپ کی نسبت اقوال مختلف ہین اکثر متصوفین کو آپ کے کامل ہونے مین گفتگو ہی بعضے مثل شیخ عبداللہ و ابوبکر شبلی و شیخ ابوالقاسم تستری رحمۃ اللہ علیہم آپکے کمال کے قائل ہین بہرکیف پندرہ برس کی عمر مین آپ نے سفر اختیار کیا تستر سے بصرہ و بغداد

وغیرہ گئے حضرت جنید رحمہ اللہ کے حضور مین چند سے حاضر رہے پھر حجاز گئے ایک سال رہکر بغداد واپس آئے ایک روز
آپ کسی حلاج کی دوکان پر بیٹھے تھے وہ کسی کام کو گیا آپ نے روئی کی طرف اشارہ کیا دانے سب جدا ہوگئے
اُسی روز سے آپ حلاج مشہور ہوے اور تمام عمر مست وبیقرار رہے بہت کتابین آپ نے تصنیف کین ذہانت
آپکی سب سے زیادہ تھی نقل ہی کہ ایک روز آپ چار سو صوفیون کے ساتھ کہین جاتے تھے راہ مین لوگون کو
بھوکھ معلوم ہوئی کہنے لگے مجھے شیر بریان چاہیے آپ نے فرمایا لو یہ کہکر آپ نے ہاتھ پس پشت کیا اور دو دو روٹیان گرم
اور شیر بریان ہر ایک کو دینا شروع کیا یہانتک کہ چار سو آدمی نے پالیا اُسکے بعد سب نے کہا مجھے خرمہ کی خواہش ہی آپنے
کھڑے ہوکر فرمایا مجھے ہلاؤ آپ کو درخت کی طرح ہلا دیا اسقدر خُرمہ آپ کے بدن سے گرا کہ سب نے سیر ہوکر کھایا کسی
دوسرے گروہ نے دوسرے مقام پر انجیر طلب کی آپ نے ہاتھ بلند کیا اور تازی انجیر اُن سب کو دی جب اس قسم کے
عجائبات آپ سے ظہور مین آئے لوگ متعجب ہوے اور خبر خلیفہ بغداد کو پہونچائی ہر وقت آپ کی زبان پر کلمہ انا الحق
جاری رہتا سب نے کہا کہ ہو الحق کہو آپ نے فرمایا سچ ہی سب کچھ وہی ہی یہ خبر بھی مقتدر عباسی خلیفہ بغداد کو پہونچائی
خلیفہ نے حکم دیا کہ اُسے مارڈالو اور عالمون نے بھی آپ کے قتل پر فتوی دیا کتاب تذکرۃ الاولیا حضرت فریدالدین عطار
رحمہ اللہ مین لکھا ہی کہ ایک روز منصور رحمہ اللہ نے جنید بغدادی سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے کچھ جواب ندیا اور فرمایا
کہ بہت جلد تم سر دار سُرخ کروگے منصور نے کہا جس روز مین سر دار سُرخ کرونگا اُس روز تم جامۂ اہل ظاہر پہنوگے چنانچہ
جب دیگر علما نے فتوی با قتل منصور پر دیا حضرت جنید رحمہ اللہ دستخط نہین کرتے تھے خلیفہ بغداد کو اصرار ہوا کہ حضرت
جنید کا بھی دستخط ہونا چاہیے حضرت جنید خانقاہ سے مدرسہ مین آئے اور جامۂ اہل ظاہر پہنا اور اس عبارت سے دستخط کیے
نحن نحکم بالظاہر یعنی بر ظاہر حال کشتنی ہی **قول مولف** سنہ وفات حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ باختلاف ۲۹۷ یا ۲۹۸ ہجری ہی اور دار
منصور ۳۰۹ یا ۳۱۰ ہی پس وفات جنید پیش از دار منصور رحمہ اللہ ظاہر ہوتا ہی مگر تحریر پر حضرت فریدالدین عطار کے شبہہ کرنے کی
بھی قدرت نہ تھی مگر دل اس اختلاف تاریخ سے بہت متشوش تھا کہ بہ برکت روح پر فتوح حضرت فریدالدین عطار رحمہ اللہ
کتاب معرفت المذاہب میری نظر سے گذری اُسمین مرقوم ہی کہ بعد فتوی کے چند سال منصور رحمہ اللہ قید رہے آخر ۳۰۹ھ
مین دار ہوئی حکم خلیفہ سے آپ کو قید کیا ایک برس پانچ مہینہ آپ قید رہے خلقت جمع ہوتی مسائل پوچھتی آپ جواب دیتے
اس قیدخانہ مین تین سو قیدی تھے ایک شب آپ نے اُنسے کہا کہ آج تم سب کو رہا کردیتا ہون اُن سب نے کہا کہ
آپ خود کیون نہین چھوٹتے ہین فرمایا مین قید خدا مین ہون اور مجھے پاس شریعت ہی اگر چاہون ابھی ساری بیڑیان جُدا
ہوجائین پھر آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا سب بند جُدا ہوگئے قیدیون نے کہا باہر کیونکر نکلین دروازہ بند ہی
آپ نے دیوار کی جانب اشارہ کیا فوراً قدرت حق سے ایک دریچہ پیدا ہوا آپ نے فرمایا اب چلے جاؤ سب نے عرض کی آپ
کیون نہین آتے فرمایا مجھکو خدا سے ایک راز کہنا ہی کہ بجز سر دار اور جگہہ نہین کہسکتا ہون دوسرے دن لوگون نے پوچھا

قیدی سب کہان گئے آپ نے فرمایا آزاد کردیا عرض کی آپ کیون باز رہے فرمایا کہ اللہ کا مجھپر عتاب تھا جو مین نکل نسکا
صبح کو خبر خلیفہ کو ہوئی حکم دیا کہ جلد قتل کردیا خوب لکڑیان مارو کہ انا الحق نہ کہے ورنہ فساد برپا ہوگا چنانچہ تین سو لکڑیان آپکے
مارین جب لکڑی آپ کے جسم پر پڑتی تھی یہ آواز آتی تھی یا ابن منصور لاتخف بالآخر آپ کو دار پر چڑھانے کو لیچلے ہزارہا
آدمی ساتھ ہوے آپ کی نظر جب اُن سب پر پڑتی فرماتے حق حق انا الحق سب لوگ پتھر مارتے تھے آپکو کچھ خیال نہوتا
تھا حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک پھول مارا آپ نے آہ کی کسی نے پوچھا کہ پتھر سے آپنے صبر کیا اور پھول پر
آہ کی آپ نے فرمایا اور لوگ ناواقف ہین اسلیے مجھے رنج نہ پہونچا اور یہ شخص جانتا ہے کہ مجھے نہین مارنا چاہیے اسلیے اُسکے
پھول کی تکلیف ہوئی اسکے بعد آپ کے دونون ہاتھ کاٹ ڈالے آپ نے تبسم فرمایا پھر دونون پیر کاٹے پھر دونون
آنکھین نکال لین عجیب قیامت برپا ہوئی کچھ لوگ رورہے تھے کچھ پتھر مارتے تھے کلام آخر آپ کا یہ تھا الواحد الفرد لاحد
یہ آپ نے فرمایا کہ زبان آپ کی تراش لیگئی مغرب کے وقت سر تن سے جدا کیا گیا سر کٹتے وقت آپ نے تبسم فرمایا اور
جان بحق ہوے شور بلند ہوا کہ حسین گوے قضا بمیدان رضا برد ہر پارۂ جسم سے آپ کے آواز انا الحق آنے لگی سب نے
یہ خیال کیا کہ اب اور زیادہ فساد ہوگا سب ٹکڑون کو جمع کرکے جلادیا خاک سے بھی وہی صداے انا الحق آنے لگی قتل
کے وقت جو قطرہ خون کا ٹپکتا تھا نقش اللہ کا بنجاتا تھا خاک آپ کی دجلہ مین ڈالدی اُس سے وہی صدا آئی اور پانی
اُبلنے لگا قریب تھا کہ بغداد تباہ ہوجاے آپ کا ایک خادم تھا اُسکو آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب اِن واقعات
کے بعد دریا طغیانی پر آوے میرا خرقہ لیجا کر دکھانا پانی ساکت ہوجائیگا ورنہ تمام بغداد غرق ہوجائیگا خادم نے ویسا ہی
کیا اور پانی جوش وطغیانی سے رُک گیا اور آواز انا الحق بھی بند ہوگئی ساری خاک ایک جگہ جمع ہوگئی اُٹھا کر
دفن کیا چوبیسوین ذیقعدہ کو دار ہوئی

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ			۳۱۱	۹۲۳

آپ یگانہ وقت وبرگزیدہ زمانہ تھے وقایق طریقت کے بڑے واقف کار تھے اور ادب مین بڑے کامل تھے فقہ مین مفتی
امام تھے علم اصول کے بڑے ماہر تھے طریقت مین استاد تھے یہانتک کہ حضرت جنیدؒ نے اپنے مریدون سے کہا کہ یہ میرا
ولی عہد ہے عبداللہ تستری رحمۃ اللہ سے آپ کو صحبت ہے ادب آپکا ایسا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ بیس برس ہوے
کہ مین نے خلوت مین پیر نہین پھیلایا کیونکہ حسن ادب ساتھ خدا کے اولیٰ تر ہے ایک برس آپ مکہ مین رہے نسوئے نہ
بات کی نہ پیر پھیلایا نہ پشت کی ابوبکر کتانی نے کہا کہ ایسا کیونکر کرسکتے ہو کہا صدق باطن نے مجھے اسپر لگایا کہ تو ظاہر
کو میری قوت ہو جب حضرت جنید رحمہ اللہ نے وفات فرمائی آپ کو لوگون نے اُنکی جگہ پر بٹھلایا آپ وعظ
کہ رہے تھے کہ ایک جوان اُٹھا اور اُسنے کہا کہ میرا دل گم ہوگیا دعا کرد کہ ملجاے آپ نے فرمایا کہ ہملوگ

بھی اسی مصیبت مین ہین اور کہا کہ قرن اول مین معاملہ دین سے تھا اب دین فرسودہ ہوا اور قرن دوم
مین معاملہ وفا سے تھا وہ بھی نرہا قرن سوم مین معاملہ مروت سے تھا وہ بھی اُٹھ گیا قرن چہارم مین معاملہ حیا
سے تھا وہ بھی گیا گذرا اب لوگ ایسے ہوے ہین کہ معاملہ اپنا ہیبت پر کرتے ہین قولہ جو کوئی نفس کی بات پر کان
رکھے اور پابند حکم شہوات کا ہوا سے زندان ہوا مین قید کرین اور خداے تعالے سب فائدون کو اُس کے دل پر
حرام کرے اور سخن حق سے مزا نپاوے ایک شخص نے پوچھا اصل کام دل کا کیا ہی کہا کہ وہ اصل مقاربت ہی کہ
خدا کو دیکھتا ہو اور مشاہدہ اُسکے صناع کا کرتا ہی قولہ اخلاص ثمرہ یقین ہی اور ریا ثمرہ شک قولہ کمال شکر کا
مشاہدہ مین عجز ہی شکر سے سوال کیا غولت سے فرمایا باہر جانا زحمتون سے اور بھید کا نگاہ کرنا اگر تجھپر رحمت
نکرین قولہ محاربہ عامیون کا ساتھ خطرات نفس کے ہی اور محاربہ ابدال کا ساتھ فکرت کے اور محاربہ زہاد کا ساتھ
شہوات کے اور محاربہ تائبان کا ساتھ زلات کے قولہ قیام ایمان اور پاداش دین اور صلاح تن تین چیز مین ہی
اول قناعت دوم پرہیزگاری سوم اندازۂ غذا قولہ جو کوئی ساتھ خدا کے قناعت کرے باطن اُسکا ساتھ صلاح کے
ہوا اور جو کوئی مناہی سے پرہیز کرے باطن اُسکا نیک ہوا اور جو کوئی غذا نگاہ رکھے نفس ریاضت پاوے قولہ
اصول کا دیکھنا فروع کے سُننے سے ہو اور درست رکھنا فروع کا اصول مین پڑنے سے ہو قولہ جس بندیکو خدا اپنے
انوار سے زندہ کرے وہ ہرگز قیامت تک نہ مرے اور جس بندے کو گمراہی مین مارے وہ ہرگز قیامت تک زندہ ہو
قولہ مرجع عارفون کا طرف خدا کے ہوا ابتدا مین اور مرجع عوام کا طرف خدا کے بعد نومید کے ہو

حضرت بی بی ام محمد رحمہا اللہ تعالے			۳۱۲	۹۲۴

آپ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ہین آپ کے مکاشفات و مشاہدات بہت ہین ایک اُنمین سے
نقل کرتے ہین آخر عشرہ رمضان شریف مین حضرت عبداللہ خفیف رحمہ اللہ شب قدر کی تمنا مین راتون کو جاگتے اور
کوٹھے پر جاکے نماز پڑھا کرتے اور آپ کی والدہ حجرہ مین رہتین ایک شب انوار شب قدر آپکی والدہ پر حجرہ مین ظاہر
ہونے لگے اُنھون نے آواز دی کہ ای بیٹا جو کچھ تم کوٹھے پر ڈھونڈھتے ہو وہ اُس حجرہ مین ہی آپ نیچے آئے اور اپنی
والدہ کے حجرہ مین انوار شب قدر سے فیضیاب ہوے اور سر قدم پر اپنی والدہ کے رکھا

حضرت شیخ خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ	۲۰۱ ۲۰۲	۹۱۶ ۸۱۷	۳ ۲ ۱ ۳ ۲ ۲ ۴ ۸ ۷	۹۳۳

آپ بہت مشایخون کے اُستاد تھے اور وعظ و معاملہ مین بیان شافی رکھتے تھے اور عبارت مہذب فرماتے تھے اور بڑے خلیق اور بڑے
حلیم تھے اور تقوی و مجاہدہ مین بینظیر تھے حضرت شبلی اور ابراہیم خواص رحمہا اللہ علیہما نے آپکی مجلس مین توبہ کی

شبلی رحمہ اللہ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا بسبب بزرگی جنید رحمۃ اللہ علیہ اور آپ مرید حضرت سری
سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور حضرت جنید رح آپ کو محترم رکھتے تھے ابو حمزہ بغدادی آپ کی شان مین مبالغہ
کرتے تھے سبب لقب نساج کا یہ ہی کہ آپ بعزم حج اپنے مولد سے سامرہ مین گئے کہ گذر اُسکا کوفہ ہو کر تھا
اور ایک دروازہ شہر سے نکلے مرقعہ پارہ پارہ پہنے ہوے تھے اور رنگ سیاہ تھا ایک شخص نے آپ کو دیکھا
کہا کہ یہ ایک ابلہ معلوم ہوتا ہی آپکو کہا کہ تم غلام ہو کہا ہان کہا اپنے خواجہ سے بھاگے ہو کہا ہان اُسنے کہا کہ ہم تمکو
رکھین اور تمکو تمھارے خواجہ کے پاس پہونچا دین کہا میری اس تمنا مین عمر گذری کہ مجھے خواجہ کو سونپین کہا تم
میرے غلام ہو اور تمھارا نام خیر ہی آپ نے حسن عقیدت سے کہ المؤمن لایکذب خلاف اُسکے نہ کیا ساتھ اُسکے
گھر گئے اور نساجی (کپڑا بننا) سیکھا برسون اُسکا کام کیا جب وہ پکارتا کہ خیر آپ فرماتے لبیک یہان تک کہ وہ
شخص اس کہنے سے پشیمان ہوا کیونکہ صدق اور ادب اور فراست آپ کی دیکھتا تھا اور عبادت بہت
کرتے دیکھا کرتا تھا کہا جاؤ ہمنے غلط کیا تھا تم ہرگز میرے بندے نہین ہو پس آپ وہان سے مکہ گئے اور اُس درجہ
کو پہونچے کہ جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ خیر خیرنا آپ بہت دوست رکھتے اُسکو جو آپ کو خیر کہکے پکارتا آپ فرماتے
کہ روا نہو جو ایک مسلمان نے میرا نام رکھا ہی اُسکو ہم رد کرین کبھی کپڑے بنتے اور کبھی دجلہ پر جاتے مچھلیان آپکے
پاس آتین اور آبی چیزین لاتین ایک روز آپ ایک بڑھیا کا ٹاٹ بُنتے تھے بڑھیا نے پوچھا اگر تمھاری مزدوری
کی چاندی ہم لاوین اور تم نہو تو کسے دین فرمایا دجلہ مین ڈالدو بڑھیا مزدوری لائی شیخ نہ تھے بڑھیا نے دجلہ
مین ڈالدیا جب شیخ دجلہ کے کنارہ آئے مچھلی نے وہ چاندی لاکر شیخ کو دیدی مشایخ نے جو یہ سنا پسند نکیا کہا کہ
اُسکو کھیل مین مشغول کیا ہی یہ سب نشان حجاب کا ہی حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ممکن ہی
کہ نشان حجاب دوسرون کو ہو مگر اُنکو نہ تھا جیسا کہ سلیمانؑ کو نہ تھا ایک دن آپ گھر مین تھے آپکے دل مین گذرا
کہ جنید دروازہ پر ہین آپ نے نفی کی یہانتک کہ تین بار یہ خطرہ گذرا آپ باہر آئے دیکھا کہ جنید رحمہ اللہ دروازہ
پر ہین آپ کی عمر ایک سو تیس برس کی تھی جب آپکی وفات نزدیک ہوئی مغرب کا وقت تھا عزرائیل آئے
خیر رحمہ اللہ نے تکیہ سے سر اُٹھایا اور کہا عفاک اللہ توقف کرو کہ تم بھی بندۂ مامور ہو اور ہم بھی بندۂ مامور تمکو حکم ہی
کہ اُسکی جان نکالو اور مجھے فرمایا ہی کہ جب وقت آوے نماز ادا کرو جو کچھ تمکو کہا ہی وہ فوت نہوگا اور جو کچھ
مجھے کہا ہی وہ فوت ہوتا ہی صبر کرو کہ ہم وضو کرین اور نماز پڑھین پس وضو کیا اور نماز ادا کی اور جان بحق
تسلیم کی اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمھارے ساتھ خدا نے کیا کیا کہا یہ نپوچھو مگر دنیا نجس تمھارے سے
ہم خلاص ہوے صاحب نفحات نے وفات آپ کی ۳۲۲ھ لکھی ہی اور عمر ۱۲۰ برس اور صاحب
خزینۃ الاصفیا ۳۴۸ھ لکھتے ہین واللہ اعلم بالصواب

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ			۳۲۲	۹۲۳

آپ شیخ مکہ تھے اور زمانہ کے پیر ورع و تقوی و زہد و معرفت مین یگانہ تھے طریقت مین صاحب تصنیف تھے ولایت
مین صاحب مقام فراست مین صاحب عمل اور مجاہدت و ریاضت مین بزرگ اور انواع علوم مین کامل تھے
خصوصًا علم حقایق و معارف مین جنید و بوسعید و نوری رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی لوگ آپ کو چراغ حرم کہتے
تھے مرتے دم تک مجاور مکہ رہے اول سے آخر شب تک نماز پڑھتے اور قرآن ختم کرتے طواف مین آپنے بارہ ہزار
ختم کیا بیس برس مکہ مین زیر میزاب (ناودان) بیٹھے رہے اور بیس برس مین رات دن مین ایک مرتبہ طہارت
کرتے اور بیس برس تک نسوئے ابتدا مین والدہ سے اجازت چاہی کہ سفر حجاز کو جاوین مان نے اجازت دی
جب گئے تو ایک رات جنگل مین آپ کو ایک حالت پیدا ہوئی جو سبب غسل کا ہوا آپنے کہا کہ شاید ہم کسی شرط پر
آئے ہین اور پھرے جب گھر کے دروازہ پر پہونچے دیکھا کہ مادر دروازہ کی اوٹ مین مضطرب بیٹھی ہین کہا اے مان
تمنے اجازت ندی تھی مان نے کہا سچ ہے اجازت دی تھی مگر گھر بے تمہارے ہم دیکھ نسکے اور دروازہ کی اوٹ مین
آبیٹھے اور نیت کی کہ جب تک تم نہ آؤ نہ اُٹھین پس جب مان نے وفات کی تب پھر چلے جنگل مین ایک فقیر کو دیکھا کہ مرا
ہے اور ہنس رہا ہے کہا تم مردہ ہو اور ہنستے ہو اُسنے کہا ہان خدا کی محبت ایسی ہوتی ہے ابو الحسن مزین کہتے ہین کہ ہم
جنگل مین توکل پر بیزاد و راحلہ گئے ایک حوض کے کنارے پہونچے اور بیٹھے دل مین کہا کہ ہمنے جنگل کو بیزاد و
راحلہ طی کیا اُس کنارے سے حوض کے کسی نے مجھپر آواز دی کہ اے حجام لاتحدث نفسک بالاباطیل دیکھا تو کتانی
تھے توبہ کی طرف خدا کے قول سے مجھے اندر غبار تھا ساتھ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ کے اس سبب سے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لافتا الا علی و شرط فتوت وہ تھی کہ اگرچہ معاویہ رضی اللہ عنہ باطل پر تھے اور
وہ حق پر کام انپر چھوڑتے تو اتنی خونریزی نہوتی مروہ و صفا کے درمیان میرا ایک گھر تھا وہان مین نے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا چار یارون کے ساتھ آپ تشریف لائے اور مجھے گلے لگایا اور اشارہ کیا طرف ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ کون ہین مین نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا مین نے کہا
عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا مین نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت
مرتضے کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا مجھے شرم آئی اُس غبار سے جو تھا پس مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ساتھ امیر کے
برادری دی اور ہم دونون باہم گلے ملے وہ لوگ چلے گئے امیر المومنین نے مجھے کہا کہ آؤ کوہ بوقبیس پر چلین اور کوہ بوقبیس
پر گئے اور کعبہ کا نظارہ کیا جب آنکھ کھلی تو اپنے تئین کوہ بوقبیس پر دیکھا اور ذرہ اُس غبار سے میرے دل مین نرہا ایک روز ایک بوڑھے
آپ تک شیبہ سے آئے چادر ڈالے ہوے آپ سے کہا کہ کیون باب ابراہیم پر نہین جاتے وہان لوگ جمع ہین اور حدیث

سُن رہے ہین تم بھی جاؤ سنو وہان ایک بزرگ آئے ہوئے ہین آپ نے پوچھا کس سے روایت کرتے ہین کہا عبدالرحمان
و زہری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا ای شیخ تمنے بڑی لمبی سند بیان کی
جو کچھ وہ لوگ وہان اسناد سے کہتے ہین مین یہان بے اسناد سنتا ہون اُنھون نے کہا کس سے سنتے ہو کہا حدثنی قلبی عن ربی
میرا دل خدا سے باتین سنتا ہی اُنھون نے کہا اسپر کیا دلیل ہی کہا کہ دلیل یہ ہی کہ تم خضر ہو خضر فرماتے ہین کہ اُسوقت تک
ہم جانتے تھے کہ خدا کا کوئی ولی نہین ہی جسکو ہم نہین پہچانتے ابو بکر کتانی کو دیکھا کہ اُنھون نے مجھے پہچانا اور مین نے اُنھین
نہین پہچانا تب مین نے جانا کہ خدا کے بہت ولی ہین کہ وہ مجھے پہچانتے ہین اور مین اُنھین نہین پہچانتا ایک روز
آپ نماز پڑھ رہے تھے ایک چور آیا اور آپ کی چادر اُستے اُتار لی اور بازار مین بیچنے گیا دونون ہاتھ اُسکے خشک
ہوگئے وہان سے پھر آیا آپ نماز مین تھے چادر اُسی طرح آپ پر ڈالدی جب آپ نماز سے فارغ ہوے اُسنے فریاد کی
اور رویا شیخ نے پوچھا تُمپر کیا گذرا اُسنے واقعہ بیان کیا شیخ نے کہا قسم ہی عزت و جلال کی اُس خداے پاک کی کہ نہ
مجھے لیجانے کی خبر ہی اور نہ لانے کی اور کہا الٰہی چادر میری پھیر لایا ہی جو کچھ تونے اُس سے لیا ہی پھیر دے فوراً ہاتھ اُسکا
درست ہوگیا **قولہ** ایک جوان صاحب جمال کو مین نے خواب مین دیکھا پوچھا تو کون ہی کہا تقویٰ ہون
پوچھا کہان رہتے ہو کہا دلمین اندوہگینون کے فوراً ہی ایک عورت کو دیکھا نہایت بدصورت پوچھا تو کون ہی کہا معصیت یعنے
خندہ پوچھا تو کہان رہتی ہی کہا دل مین اہل نشاط کے جب ہم جاگے تو نیت کی کہ کبھی نہ ہنسینگے **قولہ** ایک رات مین نے
اکیاون مرتبہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ سے مسائل پوچھے اور پھر دوسری رات بھی پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کیا کرین ہم تو خدا میرے دلکو مار دے ہوا سے فرمایا ہر روز چالیس مرتبہ پڑھو یا حی
یا قیوم یا لا الٰہ الا انت اسئلک ان یحیی قلبی بنور معرفتک ابداً **قولہ** ایک روز ایک فقیر میرے سامنے آئے روتے تھے اور کہتے
تھے کہ دس روز ہوے کہ مین نے کچھ نہین کھایا ہی بعضے یارون سے مین نے شکایت بھوکھ کی کی اور بازار مین گیا
ایک درم پڑی ہوئی دیکھی اُٹھایا اُسپر لکھا تھا کہ خدا تیری گرسنگی کا عالم نہین ہی کہ اُس سے شکایت کرتا ہی کسی نے
آپ سے وصیت چاہی فرمایا جیسا کل خدا تیرے ساتھ ہوگا آج تو اُسکے ساتھ ویسا رہ **قولہ** انس ساتھ مخلوق کے
عقوبت ہی اور قرب اہل دنیا معصیت اور اُنکے ساتھ رغبت کرنی گمراہی ہی **قولہ** زاہد وہ ہی کہ کچھ بناوے اور خوشدل رہے
بنانے پر اور جد و جہد لازم جانے دم مرگ تک اور تحمل ذلت ساتھ صبر کے کرے اور راضی رہے دم مرگ تک **قولہ** تصوف
تمامتر خلق ہی جسکو خلق زیادہ اُسکو تصوف زیادہ **قولہ** فراست پیدا ہونا یقین کا ہی اور دیدار غیب کا اور وہ اثر ایمان کا ہی
قولہ محبت ایثار ہی واسطے محبوب کے **قولہ** تصوف صفوت ہی اور مشاہدہ **قولہ** صوفی وہ ہی کہ طاعت اُسکی نزدیک اُسکے گناہ
ہی کہ اُس سے اُسکو استغفار کرنا چاہیے **قولہ** استغفار توبہ ہی اور توبہ ایک اسم جامع چھ معنو کا ہی اوّل پشیمانی اُسپر جو گذرا ہو دوم
قصد کرنا اُسپر کہ گناہ کی طرف رجوع نکرے تیسرے اداے فریضہ فوایت چہارم اداے مظالم خلق پنجم گلانے اُس گوشت اور

چربی کو جو حرام سے پیدا ہوے ہین ششم بدن کو الم طاعت چکھاے جیسا کہ حلاوت معصیت کی چکھائی ہو قولہ اول وجد میٹھا ہو درمیان تلخ آخر بیماری قولہ توکل اصل مین متابعت علم کی اور حقیقت مین کامل ہونا یقین کا ہو قولہ عبادت کے بہتّر دروازے ہین اکہتّر اسمین ساتھ حیا کے خداے تعالی سے قولہ ہرگز خداے تعالی زبان بندون کی ساتھ دعا کے نکھولے اور عذرخواہی مین مشغول نکرے جب تک دروازہ مغفرت کا اُنپر نکھلے قولہ جب افتقار ساتھ خدا کے درست ہو غنا یت درست ہو کیونکہ یہ دو تمام نہین ہوتے مگر باہم قولہ دردیوقت تنبیہ کے غفلت سے اور انقطاع خطر انفسانی سے اور لرزنا کا نپنا خوف قطعیت سے فاضل تر ہو عبادت جن وانس سے قولہ عمل جامہ بندگی ہو جسکو خدا نے وقت قسمت کے اپنی رحمت سے دور کیا وہ آج عمل ترک کرے اور جسکو عطا کیا وہ عمل پر ملازمت کرے اور مثل پیشہ کے جانے قولہ دنیا کو بلوی پر تقسیم کیا اور بہشت کو تقوی پر قولہ مرید کے لیے تین چیز ہو خواب اُسکا وقت غلبہ کے اور کھانا اُسکا وقت فاقہ کے اور بات اُسکی وقت ضرورت کے قولہ شہوت مہار شیطان کی ہو جسنے مہار شیطان کی پکڑی شیطان کے ساتھ ہوا قولہ بدن سے دنیا مین رہو اور دل سے آخرت مین قولہ جب خدا سے توفیق چاہو ابتداعمل سے کرو قولہ مین نے دین خدا کا فقط تین قسم پر پایا ہو عدل وصدق پر حق جوارح پر ہو اور عدل دلپر اور صدق عقل پر یعنی حق سواے ظاہر کے نہین رکھ سکتا کما قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحن نحکم بالظاہر ابلیس لعین اور ادریس علیہ السلام عالم باطن مین تھے جب تک ظاہر نہوے معلوم نہوا کہ ابلیس باطل پر ہو اور ادریس حق پر آور عدل دلپر ہو عدل دل کر سکتا ہو آور صدق عقل کر سکتی ہو قیامت کے دن صدق کا سوال عاقلون سے کرین قولہ وجود عطا کا حق سے شہود حق تعالی ہو ساتھ حق کے اس سبب سے حق ہو دلیل اوپر ہر چیز کے اور کوئی چیز دلیل نہین ہو سواے حق کے قولہ خدا کی ایک ہوا ہو کہ اُسکو باد صبح کہتے ہین اور وہ ہوا مخزون ہو زیر عرش صبح کو چلتی ہو اور استغفار اور نالے کرتی ہو اور خدا تک پہونچاتی ہو قولہ شکر موقع استغفار مین اور استغفار موقع شکر مین گناہ ہو جب آپکی وفات نزدیک ہوئی تو پوچھا کہ تمہارا عمل حیات مین کیا تھا کہ اِس درجہ پر پہونچے فرمایا اگر میری موت قریب نہوتی تو مین نہ کہتا اور کہا کہ چالیس برس مین دربان دل رہا جو کچھ غیر خدا کے دل مین آیا اُسکو دور کرتا رہا یہان تک کہ میرا دل ایسا ہوا کہ اُسنے سواے خدا کے کچھ نجانا

حضرت ابوعلی احمد رودباری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ			۳۲۸ ۳۲۹	۹۳۹ ۹۴۰

کاملان طریقت سے تھے اور ظریف ترین پیران تھے علم وریاضت وکرامت وفراست مین بزرگ تھے اصل آپکا بغداد ہو مصر مین ساکن تھے حقیقت مین کلمات عالی رکھتے تھے صحبت شیخ جنید وابوالحسن نوری رحمہما اللہ کی پائی تھی اور بھی بہت سے مشایخون کی ورک صحبت کی تھی آپ نے فرمایا ایک درویش نے وفات

کی تھی اُسکے دفن کے وقت مین نے چاہا کہ اُسکا مُنھ خاک پر رکھدین تو خداے تعالی اُسپر رحمت کرے اُسنے قبر مین آنکھ
کھولدی اور کہا مجھے تم ذلیل کئے جاتے ہو اُسکے آگے جسنے مجھے عزیز کیا ہی مین نے کہا یا سید بعد مرگ کے زندگانی
ہی کہا ہان محبان حق سب زندہ ہین ای بوعلی اگر مجھے قیامت کے دن آبرو ہو تو تمھاری مدد کرون قولہ اجتماع اس
طایفہ کا وعدہ پر نہوا اور نہ پراگندہ ہونا اُنکا مشورہ پر قولہ جو مرید پنج روزہ گرسنگی سے نالہ کرے اُسے بازار مین
بھیجنا چاہیے کہ گدائی کرے قولہ خوف و رجا دو باز و مرغ کے ہین جب مرغ ٹھہر جاے بازو بھی ٹھہر جاے اور جب
ایک بازو نقصان ہو دوسرا بازو بھی نقصان ہو قولہ جب آدمی دونون سے عاجز رہے تو درجۂ شرک ہو قولہ محبت
وہ ہی کہ اپنے تئین تمامتر محبوب کو سونپو اور تمھین کچھ دخل نرہے قولہ توحید استقامت دل کی ساتھ اثبات کے
قولہ نافع ترین یقین وہ ہی کہ حق تعالی کو تمھاری آنکھ مین بزرگ کرے اور ما سوا اللہ کو چھوٹا اور نابود اور خوف و رجا
تیرے دل مین ثابت کرے قولہ جمع سر توحید ہی اور تفرقہ زبان توحید قولہ مین اس کام مین اُس جگہ پہنچا ہون
کہ مثل تلوار کے تیز ہی گر ذرا بھی ہلین تو دو نرخ مین گرین قولہ اگر دیدار اُسکا مجھسے زائل ہو تو اسم عبودیت مجھسے ساقط
ہو یعنے مین زندہ نرہون قولہ تصوف وہ ہی کہ صوفی صوف پہنے اور نفس کو بلا و جفا کا مزا چکھاوے اور دنیا کو پس پشت
ڈالے اور طریق سنت و متابعت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر چلے قولہ تصوف متکلف ہونا دروست پر ہر آستان کھنا
اور وہان سے اگر سو مرتبہ نکالے تو اُس در کو نچھوڑنا ہی قولہ حقیقت خوف یہ ہی کہ ساتھ خدا کے غیر خدا سے تو نڈرے
قولہ جو کچھ ظاہر کرتا ہی نعمتون سے دلیل ہی اُسپر جو باطن مین رکھتا ہی کرامتہاے بنہایت سے قولہ حق تعالی دوست رکھتا ہی
اہل ہمت کو کیونکہ اہل ہمت اسکو دوست رکھتے ہین قولہ جیسا خداے تعالی نے انبیا پر اظہار معجزات فرض کیا ہی ویسا ہی
فرض کیا ہی اولیا پر پوشیدہ رکھنا احوال و مقامات کا تو چشم اغیار اُسپر نہ پڑے اور کوئی اُسکو
نہ دیکھے اور نجانے قولہ جب دل خالی ہو حب دنیا و ریاست سے تو اُس مین حکمت ظاہر ہو اور
نفس سے خدمت اور ارادات سے مکاشفہ بعد اسکے تین چیز ظاہر ہو صنایع و سرایر و معاملہ حقایق
قولہ مین راضی ہون کہ سماع سے مین تمام خلاصی پاؤ بخیال اسکے کہ اسمین بہت آفتین ہین قولہ بندہ
خالی نہین ہی چار نفس سے یا کوئی نعمت ہو کہ موجب شکر ہو یا کوئی منت ہو کہ موجب ذکر ہو یا کوئی
محنت کہ موجب صبر ہو یا کوئی ذلت کہ موجب استغفار ہو قولہ راہ درمیان صفت اور موصوف کے
ہی بس جو کوئی نظر کرے صفت مین وہ محجوب ہو اور جو کوئی نظر کرے موصوف مین وہ ظفر پاوے
قولہ قبض اول آستانہ فنا ہی اور بسط اول آستانہ بقا قولہ ابتلا منکر دون کی ہمنسبتی ساتھ نا اہلون کے ہی قولہ
آفت تین چیز سے ہوتی ہی ایک بیماری طبیعت سے دوسرے ملازمت عادت سے تیسرے بیماری فساد صحبت سے
بیماری طبیعت حرام مشتبہ کھانے سے ہو اور بیماری ملازمت عادت حرام و باطل دیکھنے سے اور غیبت سُننے اور کرنے سے و بیماری

صحبت وہ ہو کہ تابع ہواے نفس رہے قولہ ہر چیز کا ایک واعظ ہوتا ہی اور واعظ دل حیا ہی اور فاضل ترین احوال
مومن سے حیا ہی حق تعالیٰ سے قولہ مرید وہ ہو کہ کچھ نچاہے اپنے لیے سواے اُسکے جو خدا نے اُسکے لیے چاہا ہو اور جوانمرد
وہ ہو کہ کچھ نچاہے دونون جہان سے سواے حق تعالیٰ کے جب وفات آپکی قریب پہونچی تو سر آپکا گود مین آپکی خواہر
کے تھا آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا آسمانون کے دروازے کھول دیے ہین اور بہشتون کو آراستہ کیا ہی اور مجھے دکھائے
جاتے ہین اور فرشتے ندا دے رہے کہ ہم تمکو ایسی جگہ پہونچا دین کہ کبھی تمھارے وہم مین بھی نہو حورین آٹھون بہشت
کی اشارے کرتی ہین اور میرے دیدار کا اشتیاق ظاہر کرتی ہین مگر میرا دل کہتا ہی کہ تجھکو لا انظر الی غیرک ایک عمر دراز
اس کام کے انتظار مین تمام کی ہی سبب مجھسے نہین ہو سکتا کہ ایک رشوت پر ہم پھر جاوین پس وفات فرمائی

حضرت ابوجعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ			۳۲۸	۹۲۴

کبراے اصحاب جنید رحمہ اللہ سے تھے انواع علوم مین متبحر تھے اور علم طریقت مین یگانہ تھے اور کلمات عالی لکھتے تھے
آپ نے ساٹھ حج کیے تھے قولہ ایک سو تیس دیوان تصوف کا میرے پاس ہی پوچھا کتب محمد حکیم ترمذی سے بھی ہی فرمایا
نہین کیونکہ وہ امین مشایخان تھے اور مقبول ایک شب آپ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
پوچھا کہ تصوف کیا ہی فرمایا ایک حالت ہی جو ظاہر ہو عین ربوبیت سے اور مضمحل ہو عین عبودیت مین اور تصوف نفی نفس
ہی عبودیت مین اور باہر آنا بشریت سے اور نظر کرنا ساتھ خدا کے کلیت کے ساتھ اور اس سے پوچھا لوگون فقر سے آپ سے
لوگون نے پوچھا کہ توکل کیا ہی فرمایا توکل وہ ہی کہ اگر کچھ ہو یا نہو دونون حالت مین یکسان رہے بلکہ اگر نہو تو اسمین ایک
طرب یعنی مسرت پیدا ہوا اور اگر ہو تو وہ مسرت و طرب نہو توکل استقامت ہی ساتھ خدا کے دونون حالت مین قولہ خیر
دنیا و آخرت کی ایک ساعت کے صبر کرنے مین ہی قولہ فتوت حقیر رکھنا نفس کا ہی اور بزرگ رکھنی حرمت مسلمانون کی قولہ
عقل وہ ہی کہ سمجھے اور رکھے ہلاکتون کے مواقع سے قولہ خدا کے خالص بندہ رہو تا اغیار سے نہو قولہ احرار کی کوشش
واسطے بھائیون کے ہونہ واسطے اپنے نفس کے قولہ بزرگ ہمت رکھو کہ شریف ہمت سے مردون کے مقام پر
پہونچ سکتے ہو نہ مجاہدہ سے قولہ بندہ لذت معاملت کی نپاوے جب تک لذت نفس کی پاتا ہی قولہ جو کوئی کوشش نکرے
اپنے پہچاننے مین قبول نکرے خدمت اُسکی قولہ خوشبوے صلاح جسکو پہونچے لازم پکڑے مطالبہ نفس ساتھ
صدق کے سب حالتون مین اور جسکو خوشبوے معرفت پہونچے پہچانے واردات اور مصادرات کام کو اور جسکو
خوشبوے مشاہدہ کی پہونچے وہ مکرم ہو ساتھ علم لدنی کے مزار مبارک آپ کا شونیز مین ہی جہان حضرت
سری سقطی اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما کا مزار ہی۔

حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ			۳۲۸	۹۳۹

آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے اور ابو حفص حداد ابو عثمان اور جنید رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی معتبران اہل
تصوف سے تھے اور مقبول اکابر تھے تجرید پر بہت سفر کیا تھا اور دوسری خدمتہاے شایستہ مین بھی معروف تھے قولہ
تیرہ حج مین نے توکل پر کئے جب مین نے غور کیا سب ہواے نفس پر تھا لوگون نے پوچھا تمنے کیونکر جانا فرمایا میری ماں نے فرمایا کہ
پانی کا گھڑا لے آ مجھپر گران گذرا مین نے جانا کہ وہ حج سب ہواے نفس پر تھا ایک روز آپ بغداد مین چلے جاتے تھے آپ کو پیاس
معلوم ہوئی ایک دروازہ پر گئے اور پانی مانگا ایک لڑکی باہر آئی اور پانی لائی دل مرتعش رحمہ اللہ کا اسکا شکار ہوگیا
پانی پیکر وہین بیٹھ گئے کہ صاحب خانہ آئے آپ نے فرمایا کہ ای خواجہ تمہارے گھر سے مجھے ایک پیالہ پانی کا ملا
اور دل میرا لے لیا صاحب خانہ ایک امیر آدمی تھے اور آپ کو پہچانتے تھے کہا ای شیخ وہ میری لڑکی ہی اگر آپکی رغبت
ہو تو تمکو دیوین آپ نے فرمایا ہان چاہتے ہین پس خواجہ نے ایک مجمع کیا اور مرتعش رحمہ اللہ کو حمام مین لے گئے اور وہ
کپڑے جو پہنے ہوئے تھے اتار لیے اور نہایت عمدہ کپڑے آپکو پہنائے اور عقد کر دیا جب ساتھ عروس کے خلوت مین گئے
نماز مین مشغول ہوئے ناگاہ ایک چیخ ماری کہ میرا پہلا خرقہ مجھے دو اور وہ کپڑے جو آپکو پہنائے گئے تھے اسکو اتار دیے
اور وہی خرقہ سابق پہنا اور بی بی کو طلاق دیکر باہر آئے پوچھا کہ یہ کیا حالت تھی فرمایا باطن مین مجھے آواز دی کہ ایک
نظر جو تمنے میرے خلاف کی لباس اہل صلاح کا ظاہر سے تمہارے کھینچ لیا اگر ایک دوسری نظر کروگے تو لباس
آشنائی تمہارے باطن سے ہم کھینچ لینگے کسی نے کہا کہ فلانا آدمی پانی پر چلتا ہی اور ہوا پر اڑتا ہی کہا کہ جسکو خدا
توفیق دے کہ مخالفت اپنے نفس کی کرے اس سے زیادہ بزرگ ہو کہ پانی پہ چلے اور ہوا پر اڑے آخر رمضان
شریف مین ایک مسجد مین معتکف تھے وہ تین دن کے بعد باہر چلے آئے اور اعتکاف کو باطل کیا لوگون نے کہا کہ
کس چیز نے تمھین اعتکاف سے بیزار کیا کہا جماعت قاریون کی ہم نہین دیکھ سکے اور وہ طاعت انکی دیکھنی مجھپر
گران آئی قولہ جو کوئی گمان کرے کہ عمل اسکو دوزخ سے نجات دے یا بہشت مین پہونچاوے اسنے اپنے نفس کو
خطرہ مین ڈالا ہوا اور جو کوئی اعتماد فضل خدا پر کرے خدا اسکو بہشت مین پہونچاوے کما قال اللہ تعالی قل بفضل اللہ
وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا قولہ حقایق اشیا تو جاتے رہے اور نام ان حقایق کے رہگئے پس نام موجود ہی اور حقائق مفقود
اور دعوی پیری پیرون مین پوشیدہ قولہ جسکو وجد ہوا اور اس وجد مین اپنے دین مین کچھ زیادتی نہ دیکھے تو اسکو لازم
ہی اور اولی ہی کہ وہ شرم رکھے اور توبہ کرے قولہ وجد دو طرح پر ہی ایک وجد ملک جیسا خدا تعالے نے فرمایا ہی فمن
لم یجد فصیام ثلثۃ ایام معناہ فمن لم یملک دوسرا وجد خدا جیسا کہ کہا ہی ووجدوا ما عملوا حاضرا یعنے واتقوا قولہ
جو کوئی خدا کو مشاہدہ کرے اپنے باطن مین تو سب موجودات اسکے دل سے گر جاے قولہ قرار پکڑنا اسباب کا

دل مین منقطع ہونا اعتماد کرنے سے مسبب الاسباب پر ہی لوگون نے پوچھا خدا کی دوستی کس چیز سے آدمی
حاصل کرے فرمایا اُسکی دشمنی سے جسکو خدا نے دشمن قبول کیا ہی اور وہ دنیا ہی اور نفس قولہ اصل توحید تین
چیز ہی خدا کا پہچاننا ساتھ ربوبیت کے اور اقرار کرنا خدا کا ساتھ وحدانیت کے اور نفی کرنی سب شریکون کی
قولہ عارف صید معروف ہی کہ معروف نے اُسکو صید کیا ہی تو کرم اُسکو کرے اور حظیرہ قدس مین اُسے پہنچائے
قولہ ارادت باز رکھنا تن کا ہی اُسکی مرادون سے اور قبول کرنا ہی اوامر حقتعالی کو اور راضی رہنا ہی اُسپر جو اُسپر
جاری ہو ارادت و قضا سے قولہ ساکن ہونا دل کا کسی چیز مین سواے خدا کے جلدی کرنی ہی واسطے عقوبت
خدا کے دنیا مین قولہ درست کرنا معاملات کا دو چیز سے ہی صبر و اخلاص صبر اُسکے اوپر اور اخلاص اسمین قولہ
مخلص جب دل ساتھ خدا کے وے سکوت ہوا اور جب ساتھ خلوت کے وے تو ناشناسی قولہ تصوف حسن
خلق ہی قولہ تصوف ایک حال ہی کہ غائب کرے اُسکے صاحب کو گفتگو سے اور لیجاتا ہی نزدیک خداے ذوالمنن کے
اور وہان سے باہر کرتا ہی تو خدا رہجاے اور وہ نیست ہو جاے قولہ عزیز ترین بیٹھنا فقرا کا وہ ہو کہ ساتھ فقرا کے
بیٹھے پس جب دیکھے کہ فقیر فقیر سے جدا ہو جائے کہ کسی علت سے خالی نہین ہی بعضے اصحاب نے آپ سے وصیت
چاہی فرمایا اُسکے پاس جاؤ جو تمھارے نزدیک مجھسے اچھا ہو اور مجھے اُسکے ساتھ چھوڑ دو جو تمسے اچھا ہو

حضرت شیخ ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی رحمۃ اللہ علیہ			۳۲۸	۹۲۹

امام و شیخ وقت و عزیز زمانہ تھے ابو حفص و حمدون قصار رحمہما اللہ کی صحبت پائی تھی علوم ظاہر و باطن مین
کامل تھے فتوی اور احادیث مین مقدم علماے عصر تھے پھر علم اہل تصوف مین مشغول ہوے اور صوفیون
کے درمیان وعظ فرمانے لگے کلمات خوب رکھتے تھے اور بغایت حلیم تھے نیشاپور مین وفات فرمائی آپ کے
ہمسایہ مین ایک کبوتر باز رہتا تھا اُسنے ایک روز ایک پتھر کبوتر پر پھینکا کہ وہ شیخ کی پیشانی پر آ لگا اور بہت خون اُس
سے آیا لوگون نے عرض کی حاکم شہر سے کہا جاے تا کہ دفع فتنہ کرے آپنے فرمایا کہ سامنے کے درخت سے ایک
لکڑی توڑ کر اُسکو دو کہ آیندہ سے وہ کبوتر کو لکڑی سے اُڑایا کرے ڈھیلے نہ پھیکے قولہ ایک روز مین چلا جاتا تھا ایک
جنازہ دیکھا کہ تین مرد اور ایک عورت لیے جاتے ہین مین نے اُسطرف سے لیا جس طرف عورت تھی اور گورستان تک
گیا اور نماز پڑھی اور دفن کیا اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ کے ہمسایہ تھا کہ مدد کرتا جواب دیا ہمسایہ تھا مگر میت مخنث
تھی لوگ اُسکو حقیر جانتے تھے مجھے اُسپر رحم آیا چند درم اور تھوڑا گیہون مین نے دیا اُسی شب کو مین نے خواب مین
دیکھا کہ ایک شخص آیا کہ منہہ اُسکا مثل ماہتاب کے اور عمدہ کپڑے پہنے ہوے ہی مسکرایا اور کہا مین وہی مخنث ہون
اس سبب سے کہ خلق مجھے حقیر رکھتی تھی خداے تعالی نے مجھپر رحمت کی قولہ اگرچہ تمامی علم سیکھے اور

مشایخ صلحا کی صحبت رکھے مگر ہرگز مراتب مردان پر نہین پہونچے گا جب تک موافق شیخ کامل یا امام متقی یا کسی مرد صالح کے نفس کو ریاضت نہ دے اس سبب سے کہ جسکو کوئی ادب دینے والا نہو کہ ادب صحبت اور خدمت سکھائے اور منہیات سے منع کرے اور آفات عیوب اعمال سے اُسے مطلع کرے اور مکروکید نفس اور رعونت سے اُسے خبر دے کوئی معاملہ اُسکا صحیح نہو اور کسی معاملہ مین اُسکی اقتدا نکرنی چاہیے **قولہ** اُس سے طمع راستی مت رکھو جو سید ھا نکیا گیا ہو اور اُمید ادب کی اُس سے نرکھو جو ادب نسکھایا گیا ہو **قولہ** جو صحبت مشائخ مین رہے اور طریق خدمت اور ادب نجانتا ہو فواید نظر اور صحبت و برکت سے اُنکے اور اُس انوار سے جو فیض سے اُنکے دلون مین پہونچتا ہی محروم رہے **قولہ** فروغ صحیح نہین ظاہر ہوتا ہی مگر اصل صحیح سے پس جو کوئی چاہے کہ افعال اُسکے جادۂ سنت اور متابعت پر صحیح ہون اُس سے کہدو کہ پہلے اخلاص اور صدق درست کرے کہ درستی اخلاص باطن سے درستی اعمال ظاہر کی ہوتی ہی **قولہ** کوئی عمل واسطے خداے تعالیٰ کے نکرو مگر وہ کہ درست ہو اور خالص اور کسی عمل خالص پر قیام مت کرو مگر وہ کہ موافق سنت اور متابعت کے ہو **قولہ** مرد ایسا چاہیے کہ چار خصلتون سے جانے اور غافل نرہے اول صدق قول دوم صدق عمل سوم صدق مودت چہارم صدق امانت **قولہ** علم حیات دل ہی جہل سے اور نور چشم ہی غفلت سے **قولہ** شغل وجمع دنیا جب کسی کی طرف رخ کرے تو آفت ہی اور جب دنیا کسی سے مُنھ پھیرے اُسے حسرت ہی پس عاقل وہ ہی جو ہرگز اُس چیز مین اپنے تئین نڈالے کہ حاصل اُسکا حسرت ہو اور آفت **قولہ** واے ہی اُس شخص پر کہ کسی ہیچ و پوچ چیز کو بعوض ساری چیزون کے خرید کرے اور ساری چیزین بعوض کسی پوچ چیز کے بیچے **قولہ** ایک وقت آوے کہ کسی مومن کو اُسمین عیش نہو اور زندگانی خوش نہو مگر اپنے تئین منافق بناوے نعوذ باللہ منہا

حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ			٣٢٨	٩٢٩

آپ کامل ترین مشایخ عہد کے تھے شیخ الشیوخ وقت اور عالی ترین اصحاب اور بزرگ ترین ہمت اُنسے کسی نے نشان نہین دیا توحید و تجرید و تفرید مین سب پر سبقت لیگئے تھے قدماے اصحاب جنید رحمہ اللہ سے تھے کہتے ہین کہ آپ فرغانہ کے رہنے والے تھے اور واسط مین بیٹھتے تھے اور سب زبانون مین محمود تھے اور سب دلونمین مقبول اور جب تک کوئی صاحب نفس نہو اُنکی عداوت نکرے عبارت غامض رکھتے تھے اور اشارات مشکل اور معانی عجیب و کلمات بلند ہر ایک کا کام نہ تھا کہ اُنکے گرد پھرتا فنون و علوم مین کامل تھے اور ریاضت و مجاہدے ایسے کیے کہ کسی کی قدرت نہین اور جیسی توجہ کہ سب امور مین خداے تعالیٰ کے ساتھ رکھتے تھے کسی کو نہ تھی اور سخن توحید کسی نے اُنسے زیبا تر بیان نکیا نقل ہی کہ آپکو ستر شہر سے نکالا جہان جاتے لوگ مارتے اور نکالدیتے جب باورد مین پہونچے تو وہان ٹھہرے

اور باورد کے لوگ اُنپر جمع ہوے مگر اُنکی باتین نہین سمجھتے تھے تو ایسا اتفاق ہوا کہ وہان سے بھی چلے گئے اور مرو مین
آئے اہل مرو نے آپ کو قبول کیا اور وہین آپ نے عمر تمام کی ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ ابوبکر جب سے
بالغ ہوا دن گواہی نہین دیسکتا ہو اُسکے کھانے پر اور رات گواہی نہین دیسکتی ہو اُسکے سونے پر اور آپ فرماتے
تھے کہ ایک روز مین ایک باغ مین تھا ایک چڑیا میرے سر پر عبث اُڑ رہی تھی مین نے اُسکو غفلت سے پکڑ لیا ہاتھ مین
لیے تھا کہ ایک دوسری چڑیا آئی اور میرے سر پر بولنے لگی مین نے جانا کہ یا اُسکی مان ہو یا جفت اُسکو چھوڑ دیا اتفاقاً
وہ مرگئی تھی ہم نہایت دلتنگ ہوے اور بیمار ہوگئے اور ایک برس بیمار رہے ایک شب حضرت جناب مصطفے
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کی کہ ایک برس سے نماز کھڑے ہو کر نہین پڑھ سکتا ہون بیٹھ کے پڑھتا ہون
فرمایا سبب وہ ہو کہ شکت منک عصفور فی حضرتہ کنجشک نے تمھاری شکایت کی ہو خدا کے حضور مین معذرت
فائدہ نہین دیگی بعد اُسکے یہ اتفاق ہوا کہ میرے گھر مین ایک بلی تھی اور اُسنے بچہ دیا تھا اور مین اُسی بیماری مین پڑا تھا
کہ ایک سانپ آیا اور اُسکے بچہ کو لیچلا مین نے عصا اُٹھا کر سانپ پر مارا سانپ نے بچہ کو چھوڑ دیا اُسکی مان آئی اور
بچہ کو لیگئی مین اُسی وقت صحیح ہوگیا اور بیماری کم ہوگئی اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر اُسی رات کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کی کہ آج ہم پوری صحت کی حالت مین ہین فرمایا سبب یہ ہو کہ شکرت
منک ہرۃ فی الحضرۃ بلی نے خدا کی درگاہ مین تمسے شکر کیا آپ کے ایک مرید نے جمعہ کا غسل آسان کیا یعنے اچھی طرح
سے نکیا اور مسجد کو چلا راہ مین گرا اور مجروح ہوا ناچار اُسکو پھر جانا پڑا اور غسل کرنا ہوا آپنے فرمایا کہ خوش ہو کہ سخت بلائین
اگر تجھے چھوڑ دین تجھسے فارغ ہین آپ ایک وقت نیشاپور مین گئے اور اصحاب ابوعثمان رحمہ اللہ سے پوچھا کہ پیر تمھارے
کیا کہتے ہین اُنھون نے کہا واسطے طاعت دائم کے اور اُسمین قصور جاننے کو آپنے فرمایا یہ گبری محض ہو کیون نہین
رغبت کرتے ہین واسطے دیدار آفرینندہ اور رانندہ اُسکے نقل ہو کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر نے عزم زیارت مرو کا کیا اور
حکم کیا کہ استنجا کے لیے کلوخ توبرون مین رکھین پوچھا کہ مرو مین تو کلوخ ہوتا ہو بھید اسکا کیا ہو کہا کہ شیخ ابوبکر واسطی
نے کہا ہو اور وہ موحد اپنے وقت کے تھے کہ خاک مرو کی خاک زندہ ہو پس مین روا نہین رکھتا کہ خاک زندہ سے استنجا کرین
اور اُسے ملوث کرین **قولہ** خدا کی راہ مین خلق نہین ہو اور خلق کی راہ مین جو کوئی اپنی طرف منھ کرے پشت اُسکی دین
کی طرف ہوا اور جو کوئی دین کی طرف رخ کرے پیٹھ اُسکی اپنی طرف ہو **قولہ** ایک روز آپ ساتھ اصحاب کے گھر مین بیٹھے
ہوے تھے اُس مکان مین ایک روزن تھا ناگاہ دھوپ اُس روزن سے آئی اور لاکھون ذرے چمکنے لگے آپنے
فرمایا تم لوگ کو حرکت سے ان ذرون کی کچھ تشویش ہوتی ہو کہا نہین آپنے فرمایا کہ مرد موحد وہ ہو کہ اگر کونین
و ما فیہا اسی طرح حرکت مین آوین ایک ذرہ بھی اُسکے دل مین فرق نہ آوے اگر موحد ہو **قولہ** شرع توحید کی
شل چراغ کے ہو اور حق توحید شل آفتاب کے جب آفتاب چمکے تو چراغ عالم عدم مین جاوے سے موجود ہو

عدم مین اور نور چراغ کو ساتھ نور آفتاب کے کچھ ولایت نہو شرع توحید نسخ پکڑے اور حق توحید نسخ پذیر نہین ہو **قولہ** مرد چاہیے کہ جان
راہ پر رکھدے اور بے جان کے راہ مین جاوے یہ گروہ معدومین موجود اور بیگانگان موجودین معدوم **قولہ** جو کوئی باوجود
اپنے خطبہ وجود کا اُسکے پڑھتا ہو شرک پر گواہی دیتا ہو اور جو کوئی باوجود اُسکے خطبہ اپنے وجود کا پڑھتا ہو اپنے
کفر پر مہر کرتا ہو اور جو کوئی اُسکی ہستی کے ساتھ اپنی ہستی دیکھتا ہو کافر ہو اور جو کوئی ساتھ ہستی اپنے کے ہستی
اُسکی چاہے وہ ناشناختہ ہو جسنے اپنے تئین دیکھا اُسکو نہ دیکھا اور جسنے اُسکو دیکھا اپنے تئین نہ دیکھا اور اپنے سے
اُسسے یاد نہ رہا جان شادی سے قطع کیا اور پردہ عزت مین رہا حق تعالیٰ اُسسے حضرت قدس سے ایک خلیفہ بھیجے
تو ولایت انسانیت مین وہ نیابت رکھتا ہو اور اُسسے خلق کو دکھاتا ہو بے اُسکے اس آدمی کو نہ عبارت ہو نہ اشارت
نہ زبان نہ دل نہ دیدہ نہ حرف نہ صوت نہ کلمہ نہ صورت نہ فہم نہ خیال نہ شرک اگر عبارت کرے کفر ہو اور اگر اشارت
کرے شرک ہو اگر کہے مین نے جانا جہل ہو اگر کہے مین نے پہچانا فضولی ہو اور اگر کہے نہ پہچانا مخذول ہو **قولہ** سب
آسمان و زمین مین زبان تہلیل و تسبیح کی ہو مگر دل نہین ہو دل ایک معنی ہو کہ سواے آدم اور فرزند آدم کے نہین
ہو اور دل وہ ہو کہ راہ شہوت و نعمت اور خواہش و اختیار کی تجھپر بند کرے اور تیرا راہبر ہو دل کی زبان چاہیے
کہ تجھے اپنی طرف دعوت کرے نہ زبان **قولہ** مرد چاہیئے کہ گنگ گویا ہو نہ گویا گنگ مرد چاہیے کہ اُس معبود کو
جو اُسکے پیراہن مین ہو اُسسے قہر کرے اور کوشش کرے اپنے اوپر قہر کرنے مین نہ لعنت کرنے مین شیطان کے
قولہ وہ چیز مت چاہ جو تیری خواہش ہو یعنے بہشت اور کسی چیز سے بیزار نہو کہ وہ تجھسے بیزار ہو دوزخ تو اُس سے
اُسکو چاہ جب وہ تیرا ہو سب چیزون کو اپنے آگے کمربستہ دیکھے **قولہ** ہر جزو کو تیرے اجزا سے چاہیے کہ حق مین دوسرے
جزو کے محو ہو کیونکر دوئی راہ دین مین شرک ہو تو نہ زبان جانے کہ دیدہ نے کیا دیکھا اور نہ دیدہ زبان کو جانے تو اپنا
بھید کہے تو جو کچھ نسبت تیرے ساتھ رکھتا ہو وہ شواہد آلہیت مین محو ہو۔

حضرت ابو یعقوب نہرجوری رحمۃ اللہ علیہ			۳۳۰	۹۴۱

بزرگان اس طایفہ سے تھے خدمت اور ادب مین مخصوص و مقبول اصحاب تھے سوز نہایت رکھتے تھے
اور مجاہدہ سخت اور کلمات پسندیدہ کہا ہو کہ کوئی پیر مشائخین سے آپ سے زیادہ نورانی نہین تھا صحبت
عمرو بن عثمان مکی کی پائی تھی برسون مجاور حرم رہے وہین وفات پائی ایک ساعت عبادت و مجاہدہ
سے آسودہ نہوتے کبھی خوشدل نہ رہتے ایک دفعہ مناجات مین نالہ کیا باطن مین اُنکے ندا آئی کہ اے یعقوب
تو بندہ ہو اور بندہ کو راحت سے کیا کام ہو کسی نے اُنسے کہا کہ ہم اپنے دل مین سختی پاتے ہین فلان فلان شیخ
سے مین نے اپنا حال کہا ایک نے روزہ رکھنا فرمایا دوسرے نے سفر کرنا مین نے دونون کیے مگر زائل نہین ہوئی آپ

کیا فرماتے ہین آپ نے کہا اُن لوگون نے تمھارے کام مین غلطی کی جب خلق سو جاے تم مسجد مین جاؤ اور تضرع
اور زاری کرو اور کہو یا اللہ ہم تیرے کام مین متحیر ہین تو میرا ہاتھ پکڑ اُس مرد نے ویسے ہی کیا اور سختی دل زائل ہوئی قولہ
مین نے ایک مرد اک حبشی کو دیکھا کہ طواف مین کہتا تھا اعوذ بک منک مین نے کہا یہ کیا دعا ہے اس نے کہا کہ
ایک دن ایک آدمی میری نظر مین اچھا معلوم ہوا تھا اسکی طرف دیکھا تھا ایک طمانچہ ہوا سے آیا اور اُس
آنکھ مین مارا جس سے دیکھا تھا اور اندھی ہو گئی آواز مین نے سنی کہ تمنے دیکھا ایک نظر کا طمانچہ اگر زیادہ تم دیکھتے
تو زیادہ مارتے قولہ دنیا دریا ہے اور کنارہ اُسکا آخرت ہے اور کشتی اُسکی تقوی اور آدمی سب مسافر قولہ جسکو سیری
کھانے سے ہو وہ ہمیشہ بھوکھا رہے اور جسکو تونگری مال سے ہو وہ ہمیشہ فقیر رہے اور جو حاجت اپنی خلق سے
عرض کرے وہ ہمیشہ محروم رہے اور جو یاری اپنے کام مین خدا سے نچاہے ہمیشہ مخذول رہے قولہ زوال نہین
ہے اس نعمت کو جسکے واسطے تو شکر کرے اور پایداری نہین ہے اُسکو جسکی تو ناشکری کرے قولہ جب بندہ کمال کو
پہونچے حقیقت یقین سے بلا نزدیک اُسکے نعمت ہو اور معصیت قولہ اصل سیاست کم کھانا اور کم سونا اور کم
بولنا اور ترک شہوات ہے قولہ بندہ جب اپنے سے فانی ہو ساتھ حق کے باقی ہو لاجرم کچھ نام اُسکا نکہے الا عبد فاوحی
الی عبدہ ما اوحی قولہ خوشی تین خصلتون مین ہے ایک طاعت مین خدا کے دوسری نزدیک ہونے مین ساتھ
خدا کے اور دور ہونے مین خلق سے تیسری یاد کرنا خدا کا اور بھولنا خلق کا اور نشان اُسکا کہ شادی ساتھ خدا کے
ہو تین چیز ہے ہمت طاعت مین رکھنی دوسری دور ہونا اہل دنیا سے تیسری وہ کہ خواہش خلق کی اُس سے جاتی رہے کہ
کچھ یاد نکرے ساتھ خدا کے مگر جو کچھ خدا کا ہو قولہ عارف ترین خدا کا وہ ہو جو متحیر زیادہ ہو خدا مین قولہ عارف خدا تک
نہ پہونچے مگر دل بریدہ کرے تین چیز سے علم و عمل و خلوت کسی نے آپ سے پوچھا کہ عارف کسی چیز پر تاسف کرتا ہے سوائے خدا
کے فرمایا عارف سوائے خدا کے کچھ ندیکھے کہ اُسپر تاسف کرے کہا کس آنکھ سے دیکھے فرمایا چشم فنا و زوال سے قولہ مشاہدہ
ارواح تحقیق ہے اور مشاہدہ قلوب تحقیق قولہ جمع وہ ہے کہ سکھایا آدم کو اسما اور تفرقہ وہ ہے کہ اُس سے علم پراگندہ ہوا اور
منتشر ہوا اُسکے باب مین قولہ رزق متوکلون کا خدا پر ہے پہونچتا ہے اُنکو علم مین خدا کے بے شغل و رنج و معونت اپنی خلق
سے اُٹھائی ہو نہ شکایت کرے اُس سے جو کچھ اُسکو پہونچے نہ بدگوئی کرے اُسکی جو اُسکو ہوئے اس سبب سے کہ وہ دیکھے
منع اور عطا سوائے خدا کے آپ سے پوچھا کہ خدا کی راہ کیونکر ہے فرمایا دور رہنا جہان سے اور صحبت رکھنی ساتھ علما کے
اور استعمال کرنا علم کا اور ہمیشہ ذکر مین رہنا

حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ			۳۳۱	۹۴۲

آپ مرید حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ کے ہین پرہیزگار و متوکل تھے اور شیخ ملامتیان تھے اور دنیا اور خلق سے بالکلیہ اعراض رکھتے تھے

عالم علوم ظاہر و باطن تھے اور بہت حدیثین لکھی تھین اور سُنی تھین قولہ ابو علی ثقفی جسوقت بات کہتے اپنے واسطے
کہتے نہ خلق کے واسطے قولہ جو بات اپنی زبان سے بولو چاہیے کہ اپنے حال سے بولو نہ چاہیے کہ بولنے والا اپنی
عبارت مین دوسرے کی حکایت کرے کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے جوابدیا اُس شخص نے کہا کہ ایکبار اور
فرمائیے آپ نے فرمایا مین اُسی سے پشیمانی مین ہون کہ ایکبار کیون کہا قولہ کوئی شخص کوئی فریضہ فرائض سے
ضائع کرنے مین مبتلا نہو۔ جبتک مبتلا نہو ضایع کرنے مین سنتون کے۔ اور جو کوئی مبتلاے ترک سنت ہو جلد ہو کہ وہ کسی
بدعت مین پڑے قولہ فاضلترین تمھارے وقتون مین وہ وقت ہی کہ خطرون سے وساوس نفس کے خلاص ہے ہو اور
لوگ گمان بد سے تمھارے ساتھ خلاص رہے ہون قولہ جو کوئی کہ نفس اُسکا ملازمت اُس چیز کی کرے کہ اُس کی
احتیاج نرکھتا ہو ضایع کرے احوال سے اپنے قولہ آدمی عاشق ہی شقاوت پر اپنے یعنی وہی سب چاہتا ہی کہ اُسکی
بدبختی کا سبب ہو ایک روز آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ تملوگ اُسپر عاشق ہو کہ وہ تمپر عاشق ہی قولہ مجھے اُس شخص سے
تعجب آتا ہی کہ حیا سے سخن کہے اور خدا سے شرم نرکھے یعنی جب خدا کو متکلم دیکھے کیونکر شرم نرکھے کہ کلام مین آوے
قولہ جسکو محبت دین اور فقر اگر اُسکو خشیت یعنی (خوف) ندین تو وہ فریفتہ ہی قولہ خدمت ادب ہی نہ مداومت پر خدمت
کیونکہ ادب ہی خدمت مین عزیز تر ہی خدمت سے قولہ مین ادب کا محتاج زیادہ اُس سے ہون کہ بسیاری علم کا قولہ
جو کوئی اپنی عزت خلق کی نظر مین بزرگ جانے اُسپر واجب ہی کہ نفس اُسکا اُسکی آنکھون مین ذلیل ہو قولہ احکام
غیب دنیا مین کسی پر ظاہر نہو مگر فضیحت دعویٰ ظاہر ہو قولہ ہرگز تسلیم و دعویٰ ایک حال مین جمع نہو قولہ جو کوئی
محجوب نہو کسی چیز سے اپنے علم مین ہرگز اپنا عیب ندیکھے قولہ جو فقر کہ ضرورت سے ہو کچھ فضیلت اُس فقر کی نہین ہی
قولہ حقیقت فقر کی انقطاع ہی دنیا و آخرت سے قولہ کوئی مشغول ہو اوپر اوقات گذشتہ کے بیفایدہ فقد وقت ہاتھ سے
دنیا ہی قولہ آدمی آگے اور پیچھے سے دیکھ سکتا ہی اور وہ غایب ہی حالمین اپنے مقام اور وقت سے قولہ تم ظاہر مین
دعویٰ عبودیت کا کرتے ہو مگر باطن مین باوصاف ربوبیت سر اُٹھائے ہو قولہ عبودیت اضطراری ہی نہ اختیاری قولہ جو کوئی
مزہ عبودیت کا چکھے اُسے عیش نہین ہی قولہ عبودیت رجوع کرنا ہی سب چیزون مین طرف خدا کے سواے اضطرار کے
قولہ بندہ بندہ اُسکا ہو جبتک کوئی خادم اپنے واسطے نڈھونڈھے جب خادم ڈھونڈھا حد بندگی سے گرا اور ادب اُٹھا
دیا قولہ کوئی چیز نہین ہی کسی مین کہ اس نے خواری بندگی اور خواری سوال اور ذلت رونہ چکھا ہی قولہ خدا نے انواع
عبادت کو یاد کیا ہی الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار ختم مقامات استغفار پر ہو گیا ہی
تو بندہ بنا ہو اپنی تقصیر پر سب احوال اور افعال مین پس سب سے استغفار کرے قولہ جو کوئی سابقہ نفس کا
اپنے نفس سے لیلے عیش خلایق اُسکے سایہ مین ہو قولہ تفویض ساتھ کسب کے باہم بہتر ہو خلوت بے کسب سے
قولہ جو کوئی اس حدیث مین سر ضعف سے آوے قوی ہو اور جو سر قوت سے آوے ضعیف ہو اور فضیحت قولہ اگر

خدمت ہو کسی بندہ کی ایک ساعت یا ایک سانس تمام عمر مین بے ریا بیشک برکات اُس نفس کی آخر عمر تک رہے
قولہ عارف وہ ہی کہ کسی چیز سے اُسکو تعجب نہ آوے ایک شخص نے آپکو دعا کی فرمایا خدا تجھے دے جو کچھ تو امید
رکھتا ہو کہا امید بعد معرفت سے تھی اور معرفت کہان وفات آپکی نیشاپور مین ہوئی اور مزار آپ کا مشہد مین ہی

حضرت ابو الحسن صائغ رحمۃ اللہ علیہ			۳۳۱	۹۴۲

یگانہ روزگار تھے اور مصر مین رہتے تھے اور مشائخ قوم تھے اپنے عہد مین نظیر نہین رکھتے تھے ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ
نے کہا ہی کہ کسیکو نورانی زیادہ ابو یعقوب نہرجوری رحمۃ اللہ سے ہمنے نہین دیکھا اور بزرگ ہمت تر ابو الحسن صائغ
سے حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے دینور مین دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہے ہین اور
اُنکے سر پر ایک کرگس سایہ کیے ہوے ہی مین نے جو غور کیا تو ابو الحسن صائغ تھے قولہ استدلال کیونکر کر سکتا
ہی صفات سے ایسے شخص کے کہ اُسکا مثل ہو اُسپر کہ اُسکا مثل نہو قولہ معرفت ثنا ہ حق تعالے کا ہی کل احوال
مین عجز ہی اداے شکر نعمتون سے سب وجوہ سے اور بیزار ہونا ہی پناہ چاہنے سے اور قوت طلب کرنے سے
سب چیزون سے آپ سے پوچھا کہ صفت مرید کی کیا ہی فرمایا وہ کہ خدا نے فرمایا ہی ضاقت علیہم الارض بما رحبت
وضاقت علیہم انفسہم زمین ساتھ اس کشادگی کے مریدون پر تنگ ہی اور تنگ ہین اُنپر اُنکے نفوس گر وجہان کے طلب
کرتے ہین دونون عالم سے باہر قولہ اہل محبت انس شوق مین کہ ساتھ محبوب کے رکھتے ہین تنعم کرتے ہین بہتر اور
خوشتر تنعم اہل بہشت سے قولہ اپنا دوست رکھنا اپنے تئین ہلاک کرنا ہی قولہ تمنا و امید فساد طبع سے ہو

حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ			۳۳۱ ۳۴۳ ۱۴۴	۹۴۲

فارس مین آپ ایک بڑے شیخ وقت تھے مجتہد طریقت و صاحب مذہب تھے کہ جماعت صوفیونکی اُنکی پیروی کرتی
تھی ہر حلبہ مین ایک تصنیف غوامض حقیقت سے فرماتے تھے علوم ظاہر مین بھی بہت تصنیفین آپکی ہین مجاہدات
ایسے سخت کیے کہ طاقت بشری سے ناممکن ہی اُنکے بعد فارس مین کوئی مثل اُنکے نہوا اور آپ ابتداے سلوک سے
تھے بہت سفر آپ نے کیے اور بہت مشایخین کی صحبت پائی ابتدا مین جب آپکو درد دین پیدا ہوا ہر رکعت مین ہزار بار
سورہ اخلاص پڑھتے کبھی صبح سے شام تک ہزار رکعت نماز پڑھتے تیس برس تک ٹاٹ پہنا ہر سال چار چلّے کرتے جب
آپ نے وفات کی چالیس چلّے بیاپے کیے تھے خفیف آپکو اس سبب سے کہتے ہین کہ ہر رات کو افطار کے وقت غذا
آپکی سات منقون سے زیادہ نہ تھی ایک شب خادم نے آٹھ منقے رکھ دیے آپ نے صبحکو فرمایا کہ رات ہمکو حلاوت
عبادت نہ ملی آپ نے جانا کہ غذا زیادہ ہوئی خادم سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آٹھ تھے بخیال ضعف کے

ایک بڑہا دیے تھے آپ نے دوسرا خادم مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر تو میرا دوست ہوتا تو چھ رکھتا قولہ چالیس برس
سے مجھے مقبولی خلق مین دی ہی اور مال دنیاوی مجھپر اسقدر ریختہ ہوا کہ اسکی حد نہین مگر مین نے اپنی زندگانی
ایسی کاٹی کہ مجھپر زکوٰۃ واجب نہوئی قولہ ایک مرتبہ مجھے خبر ملی کہ مصر مین ایک بوڑھے اور ایک جوان مراقبہ مین
بیٹھے ہین وہان گیا دیکھا کہ روبقبلہ بیٹھے ہین مین نے تین بار سلام کیا جواب نپایا مین نے کہا کہ خدا کے واسطے میرے
سلام کا جواب دو اُس جوان نے سر اُٹھایا اور کہا ای خفیف دنیا تھوڑی ہی اور اس تھوڑی مین تھوڑی باقی رہی ہی
اس تھوڑی سے بہت حصے لینا چاہیئے مگر تم ایسے فارغ ہو کہ میرے سلام مین مشغول ہوا اور پھر مراقب ہوگئے مین بھوکا
پیاسا تھا بھوکھ پیاس میری سب بھول گئی اُنکے ساتھ نماز ظہر و عصر مین نے پڑھی اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو
جوان نے کہا ای ابن خفیف ہم لوگ اہل مصیبت ہین ہم لوگ کو زبان پند نہین ہی ہم مصیبت زدونکو کوئی نصیحت کرے
تین روز مین رہا کچھ کھایا نہ سویا پھر مین نے کہا کچھ نصیحت کرو اُس جوان نے سر اُٹھایا اور کہا ایسے کی صحبت اختیار
کرو کہ اُسکے دیکھنے سے تمکو خدا کی یاد پیدا ہو اور ہیبت اُسکی تمھارے دل مین پڑے اور تمھین زبان فعل سے نصیحت
دے نہ زبان گفتار سے قولہ ایک دفعہ صحرا سے روم مین گئے ایک راہب کو مثل خیال کے تھا (یعنے لاغر و نحیف) لوگ
لائے اور اُسکو جلایا خاک اُسکی اندھون کی آنکھ مین لگاتے تھے وہ بینا ہو جاتے تھے اور بیمار کھاتے تھے شفا پاتے
تھے مین تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ سب باطل پر ہین یہ کیونکر ہی اُس رات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
مین نے کہا یا رسول اللہ آپ یہان کیا کرتے ہین فرمایا تمھارے واسطے آیا ہون مین نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا حالت
ہی فرمایا یہ اثر صدق اور ریاضت کا ہی کہ باطل مین ہی اگر حق مین ہو کیسا ہو ایک روز آپ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ جو کوئی راہ جانے اور اُس راہ پر نہ چلے اور سلوک سے ٹھہر جائے تو خدا اُسپر ایسا
عذاب کرے کہ کسی خلق پر نہ کرے آپ نے سب سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ادا کی تھی آنحضرت نے دو انگلیون پر
نماز پڑھی تھی آپ نے وہ نماز پڑھنا چاہا ایک رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت نہ پڑھ سکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ نماز خاص میری تھی چونکہ آپ ابناے ملوک سے تھے جب توبہ کی اور حال آپکا بلند ہوا
لوگ آپ سے تقرب ڈھونڈتے دو دو تین تین عورتین آپ کے نکاح مین رہتین ازانجملہ ایک وزیر کی بیٹی تھی آپ کی
بیبیون نے آپسمین ایک روز پوچھا کہ شیخ خلوت مین تمھارے ساتھ کیونکر رہتے ہین سب نے کہا کہ مجھے اُنکی صحبت سے
کچھ خبر نہین ہی دختر وزیر جانتی ہوگی اُنسے پوچھا اُنھون نے کہا کہ ایک روز مین نے سُنا کہ شیخ میری خلوت مین آتے
ہین مین نے کھانا پکایا اور زینت کی جب شیخ آئے مین نے کھانا سامنے رکھا ایک ساعت وہ مجھے دیکھتے رہے
اور میرا ہاتھ پکڑکر زیر پیراہن اپنے سینہ پر رکھا اور اپنے پیٹ پر ملا اٹھارہ گرہین مین نے دیکھین کہ آپکے پیٹ پر پڑی ہین
کہا ای عورت تم نہین پوچھتین کہ یہ کیا ہی مین نے پوچھا فرمایا یہ سب شدت صبر ہی کہ گرہ پر گرہ مین نے باندھی ہی

ایسے مُنہ اور ایسے کھانے سے کہ میرے آگے تم لائی ہو یہ کہا اور اُٹھ گئے اور مجھے زیادہ اس سے گستاخی کی قدرت اُنکے ساتھ نہ تھی کہ وہ کمال ریاضت مین تھے ایک روز ایک مسافر آپ پاس آئے پیراہن وخرقہ و دستار و ازار سب سیاہ پہنے ہوئے پوچھا اے بھائی کیون سیاہ کپڑے تمنے پہنے ہین کہا میرے خدا سب مرگئے ہین یعنی نفس و ہوا شیخ نے فرمایا نکال دو نکال دیے گئے پھر بلوایا پھر نکلوایا یہانتک کہ ستر بار یہ عمل آپ نے کیا اور کوئی تغیر اُس شخص مین نہ آیا بعد اُسکے شیخ اُٹھے اور اُسکا سر چوما اور معذرت چاہی اور کہا کہ تمکو اس ایسے سیاہ پوشی سزاوار ہے آپ کے پاس ایک مسافر آئے اور بیمار ہوے مرض اسہال مین رات تمکو آپ پچاس پچاس مرتبہ اُسکا طاس اُٹھاتے تھے اور صاف کرکے رکھتے ایک شب شیخ کو ذری نیند آگئی اور اُس مسافر کو تقاضا ہوا اُس نے پکارا آپ موجود نتھے اُس نے پکارا کہ کہان ہے تو لعنت ہو تجھپر آپ نیند سے چونکے اور دوڑے اور طاس اُٹھایا اور لیگئے صبحکو مریدون نے کہا کہ اُس نے یہ لفظ کہا ہلوگ اپنی جگہ نہین رہے آپ صبر کرتے ہین آپنے فرمایا مین نے یُوں سُناکہ اُس نے کہا رحمت ہو تجھپر قولہ پاک رہنا دنیا سے مین راحت ہے دنیا سے جاتے وقت قولہ رضا کی دو قسم ہین رضا اُسکے ساتھ تدبیرون مین اور رضا اُس سے اُس قضا مین قولہ ارادت رنج دایم ہے اور ترک راحت قولہ وصلت وہ ہے کہ محبوب سے اتصال پیدا ہو باعتبار سب چیزونکے اور غیبت ہو سب چیزون سے سوائے حق تعالےٰ کے قولہ تقویٰ دور رہنا ہے اُن چیزون سے جو تجھے خدا سے دور رکھین قولہ قناعت نہ طلب کرنا اُس چیز کا ہے جو ہاتھ مین نہین ہے اور بے نیاز ہونا اُس چیز سے ہے جو ہاتھ مین ہے پوچھا عبودیت کب نیک آوے فرمایا جب سب کام اپنا خدا پر سونپے اور بلا پر صبر کرے پوچھا جو درویش ہین اور بھوکے رہنے کے بعد باہر آوین اور بقدر حاجت سوال کرین اُنھین کیا کہتے ہین فرمایا کذاب جب آپکی وفات قریب ہوئی خادم سے وصیت فرمائی کہ مین ایک بھگوڑا غلام عاصی تھا جب مین مرون تو میری گردن مین طوق اور پیر مین بیڑی اور میرے ہاتھونکو پیٹھ پر باندھو اور مجھے قبلہ رو ڈھادے شاید وہ قبول کرے جب آپ نے وفات فرمائی تو خادم نے تعمیل وصیت کرنی چاہی ہاتف نے آواز دی کہ اے بیخبر ایسا مت کر تو چاہتا ہے کہ میرے عزیز کو ذلیل کرے وہ باز رہا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

حضرت امام ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲۱	۸۳۵	۳۳۴ ۳۴۲	۹۴۵

آپ منجانب خلیفہ بغداد امیر نہاوند مقرر ہوے تھے خلیفہ نے آپکو طلب کیا اور خلعت بخشا جب آپ واپس جانے لگے راہ مین چھینک آئی آپ نے اسی خلعت کی آستین سے ناک صاف کی خلیفہ کو یہ خبر ہوئی حکم دیا کہ خلعت لیلیا جائے اور عہدہ سے موقوف کیے جائین آپ کو جب یہ معلوم ہوا آپ نے خیال کیا کہ خلعت مخلوق سے ناک صاف کرنے مین یہ سزا ملی اگر خلعت شاہ شاہان سے یہ کام لیا جائے تو وہ کیا کرے فوراً خلیفہ کے حضور مین حاضر آئے

عرض کی کہ ای امیر تم مخلوق ہو کر اُسکو پسند نہین کرتے کہ تمھارے خلعت کے ساتھ بے ادبی ہو با وجود یکہ تمکو اپنے خلعت کی
قدر معلوم ہو بادشاہ عالم نے مجھے اپنی محبت و معرفت کا خلعت عطا فرمایا ہی وہ نہین چاہتا ہی کہ مین اُسکو خلق کی خدمت
مین میلا کرون یہ فرما کر آپ چلے آئے حضرت نساج علیہ الرحمہ کی خدمت مین آکر توبہ کی اُسکے بعد حضرت جنید رحمۃ اللہ
علیہ کی حضور مین حاضر ہوے عرض کی گوہر آشنائی کا نشان آپ کے پاس بتاتے ہین قیمت لیکر دیجیے یا عطا
فرمائیے آپ نے فرمایا اگر قیمت لون تو تم دے نسکوگے اگر بخشدون مفت سمجھکر قدر نکروگے ان مردونکی طرح
سر کے بل چلو اور اپنے کو اس دریا مین ڈالدو حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کیا کرنا چاہیے فرمایا ایک برس تک
کبریت فروشی کرو آپ نے قبول کیا ایک سال کے بعد پھر عرض کی اب کیا کرون ارشاد ہوا بھیک مانگو یہ بھی ایکسال تک
آپ نے کیا اور اسی حالت مین ایک جگہ پہونچے تمام بازار مین پھرے مگر کسی نے کچھ ندیا پھر حضرت جنید کی حضور
مین حاضر ہوے آپ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ تمھاری کوئی قدر و قیمت خلق کے نزدیک نہین تم ان سے نلو پھر کئی سال تک
آپ نے نہاوند وغیرہ کے علاقہ مین اسی طرح رہنے کا حکم فرمایا آخرکار آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمکو اپنے پاس اب
رہنے کی اجازت اس شرط پر دیتا ہون کہ درویشونکی خدمت کرو آپ نے تعمیل حکم کی ایک سال تک خدمت اصحاب
مین رہے حضرت جنید رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ابوبکر اب اپنے نفس کی حالت دیکھو جوابدیا اپنے کو کمترین خلق پاتا ہون
آپ نے فرمایا اب تمھارا ایمان درست ہوا نقل ہی کہ آپ بچونکو شکر دیتے اور اُنسے اللہ کہلاتے فرماتے جو کوئی
اللہ کا نام لے گا اُسکا مُنھ شکر سے بھردونگا چندے یہ حالت رہی پھر آپ نے کہنا شروع کیا جو شخص اللہ کا نام لے
منھ اُسکا سیم و زر سے بھردون اُسکے بعد آپکو غیرت آئی شمشیر برہنہ ہاتھ مین لی اور فرمایا اب جو کوئی اللہ کا نام لیگا
اُسکا سر تن سے جدا کرونگا جب شوق کا غلبہ ہوا اپنے کو دجلہ مین ڈالدیا موج نے کنارے لگایا پھر آگ مین کودے
کچھ ضرر نہ پہونچا اللہ نے محفوظ رکھا یہانتک شوق نے ترقی کی کہ آپ کے دماغ مین شورش عظیم پیدا ہوئی ساری
خلقت دیوانہ کہنے لگی دس مرتبہ آپکو پکڑ کر شفاخانہ مین لے گئے ہر بار یہی فرمایا دیوانے تم ہو مین نہین ہون نقل ہی
کہ آپ کے پیر مین کسی نے پتھر مار دیا اُس سے جو قطرہ خون کا ٹپکا زمین پر نقش اللہ نبگیا ابتدا سے مجاہدہ مین
آپ شب کو آنکھون مین نمک ڈالتے تھے کہ نیند نہ آئے کہتے ہین کہ سات من نمک آپنے تازمانہ مجاہدہ آنکھون مین
ڈالا قولہ سونے والا غافل ہوتا ہی اور غافل محجوب ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا شبلی خلق مین عین اللہ ہی کام
بھی اُسکا منصور کا سا ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا من طلب وجد حضرت شبلی نے عرض کی لا بل من وجد طلب
نقل ہی کہ ایک دن حضرت جنید رحمہ اللہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت شبلی
رحمہ اللہ کی پیشانی کو بوسہ دیا آپ نے پوچھا کہ ای شبلی کونسا کام تمنے کیا عرض کی یا شیخ بعد ادائے سنت نماز
مغرب دو رکعت نماز پڑھتا ہون اور اس مین یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ پڑھتا ہون آپ نے

فرمایی وجہ ہی نقل ہی کہ ایک روز آپ وضو کرکے مسجد کو چلے ندا آئی کہ ایسی طہارت ہی کہ اس دلیری سے میرے
گھر آؤ آپ پھرے ندا آئی میری درگاہ سے پھرا کہان جائیگا آپ نے نعرہ کیا ندا آئی کیوان مجھپر طعن کرتا ہی آپ خاموش
ہوے صدا آئی صبر و تحمل کا دعویٰ کرتا ہی پس آپ نے عرض کی المستغاث بک تنک نقل ہی کسی نے آپسے پوچھا کون چیز
عجائب سے ہی آپ نے فرمایا وہ دل جو خدا کو پہچانے اور پھر گناہ اُس سے سرزد ہو آپ فرماتے ہین کہ کوئی فرقہ رافضی و
خارجی سے زیادہ پست ہمت نہین ہی کیونکہ اورون نے کسی امر حق پر خلاف کیا اور اُسمین بحث کی مگر ان دو
فرقون نے اپنی عمر تعصب مین ضایع کی ایک روز جب آپ بعلت دیوانگی قید تھے ایک جماعت آپکے پاس گئی پوچھا کہ
تم لوگ کون ہو اُنھون نے کہا تمھارے دوست ہین آپ نے پتھر اُٹھا کر سب کو مارنا شروع کیا سب بھاگے آپ نے
فرمایا اے جھوٹھو دعویٰ دوستی کا کرتے ہو اور میری بلا سے بھاگتے ہو ایک روز تھوڑی آگ لیے ہوے کہہ رہے
تھے کہ میرا دل چاہتا ہی کہ جا کر کعبہ کو جلاؤن تو خلق طرف خداوند کعبہ کے منھ لادے اور ایک روز ایک لکڑی کے دونون
طرف آگ دیکر ہاتھ مین لیے ہوے کہتے تھے کہ مین جاتا ہون بہشت اور دوزخ دونون کو جلا دیتا ہون تو خلایق عبودیت
سے علت کرین کئی رات دن ایک درخت تلے رقص کرتے تھے اور کہتے تھے ہو ہو پوچھا حال کیا ہی فرمایا فاختہ اس درخت
پر بیٹھی ہوئی کہہ رہی ہی کو کو مین اُس سے کہتا ہون ہو ہو اور جب تک آپ چپ نہوے فاختہ نہ چپ ہوئی ایک روز
اپنے ابرو کا گوشت زنبور سے نوچ رہے تھے حضرت جنید نے پوچھا یہ کیون آپ نے فرمایا کہ مجھپر حقیقت ظاہر ہوئی اور
مین اُسکی طاقت نہین رکھتا اسلیے یہ کرتا ہون کہ ایکساعت مجھے ساتھ میرے دین ایک روز آپ صبح سے رو رہے
تھے اور نالہ کر رہے تھے حضرت جنید نے کہا کہ شبلی کو حضرت خداوند سے ایک امانت ملی تھی بطور ودیعت کے اُنھون نے
چاہا کہ اُسمین خیانت کرین اُس نے نالہ و آہ مین مبتلا کر دیا کیونکہ شبلی خلق کے درمیان عین اللہ ہی ایک روز حضرت جنید
کی مجلس مین حضرت شبلی کی تعریف شبلی کے سامنے کر رہے تھے کہ صدق و شوق مین آپ سے عالی ہمت زیادہ کوئی دوسرا
نہین ہی حضرت جنید نے فرمایا تم لوگ غلط پر ہو وہ مردود اور مخذول ہی اور فرمایا کہ شبلی کو یہان سے نکالدو جب آپ
باہر گئے حضرت جنید نے اصحاب سے کہا کہ یہ جو تم لوگ نے شبلی کی تعریف کی اُس سے میرا نکالنا سو چند بہتر ہی تم لوگ
اُس مدح سے اُسپر تلوار مارتے تھے اور مین سپر سامنے لایا تو ہلاک نہو آپ ایک تہ خانہ رکھتے تھے اتکو اُسمین جانے
اور ایک بوجھا لکڑی کا ساتھ لیجاتے اور جب کوئی غفلت انکے دل مین آتی تو اُس لکڑی سے اپنے اوپر مارتے اکثر ہوتا
کہ چند لکڑیان ٹوٹ جاتین اور ہاتھ پیر دیوار پر مارتے ایک روز آپ خلوت مین تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے
پوچھا کون ہی کہا ابو بکر کہا اگر ابو بکر صدیق ہو تو مت آؤ اور زحمت ندو تو مین اُسے دوست رکھون قولہ ایک عمر میری
اس تمنا مین گذری کہ ساتھ خدا کے ایک ایسی خلوت مجھے ملے کہ شبلی درمیان نہو اور چالیس برس اس آرزو مین
گذرے کہ ایک نفس خدا کو ہم جانین اور پہچانین قولہ تکیہ گاہ میرا عجز و نیاز ہی قولہ کاش مین گلخن تاب ہوتا کہ

خلق مجھے نہ پہچانتی قولہ میری خواری جہود ان سے بدتر ہی قولہ چار بلامین مبتلا ہون نفس دنیا ہوا شیطان اور
مجھپر مین مصیبت ہی ایک یہ کہ حق میرے دستے گیا ہی دوسرے یہ کہ باطل اسکے جگہ آبیٹھا ہی تیسرے نفس کا ذکر کھتا ہون
کہ علاج سے اس مصیبت کے فارغ ہی اور اسے درد علاج پذیر نہین ہوا ہی آپ کہتے خداوندا دنیا اور آخرت
دونون مجھے دیدے تو اسکا ایک لقمہ بنا کر ایک جہود کے منھ مین دیدون تو دو حجاب خلق کے آگے سے اٹھ جاوے
اور مقصود کو پہونچین قولہ دل دنیا اور آخرت سے اچھا ہی اس سبب سے کہ دنیا سرائے محنت ہی اور آخرت سرائے
نعمت اور دل محل معرفت قولہ اگر مین بادشاہ کی خدمت کیے ہوتا تو خدمت مشایخ نکر سکتا ایک روز نیا کپڑا پہنا تھا
اتار کر جلا دیا لوگون نے کہا کہ ضایع کرنا مال کا طریقت مین روا نہین ہی فرمایا قال اللہ تعالے انکم وما تعبدون من
دون اللہ حصب جہنم خدا کہتا ہی وہ چیز کہ دل تیرا اسے دیکھے اس چیز کے ساتھ تجھے ہم دوزخ مین جلائین دل نے میرے
اس کپڑے کی طرف میل کیا ایک غیرت آئی اسنے اسے جلا دیا جب آپکا احوال بالا ہوا آپ مجلس کہنے لگے اور سخن تحقیق
عوام پر ظاہر کرنے لگے حضرت جنید نے آپکو ملامت کی کہ مین نے جن باتونکو تہخانون مین چھپا کر رکھا تھا تم منبر پر برسر عوام
کہتے ہو آپ نے کہا مین کہتا ہون اور مین سنتا ہون میرے سوا دونون عالم مین کون ہی یہ بات کہ مین کہتا ہون حق سے
حق کو جاتی ہی اور شبلی درمیان نہین حضرت جنید نے فرمایا تجھکو مسلم ہی اگر ایسا ہی قولہ جسکے دل مین دنیا و آخرت کا اندیشہ
ہو اسکو میری مجلس مین بیٹھنا حرام ہی ایک روز آپ مجلس مین اللہ اللہ کہ رہے تھے ایک درویش نے کہا کیون
لا الہ الا اللہ نہین کہتے آپ نے فرمایا ڈرتا ہون کہ کہنے مین لا کے اللہ تک پہونچنے نپاوے اور مر جاؤن تو وحشت
مین پڑ جاؤن درویش کو اس بات نے اثر کیا کانپا اور مر گیا جو کوئی آپ پاس توبہ اور طلب طریقت اور سلوک کو
آتا فرماتے کہ جنگل مین جاؤ اور توکل اور تجرید پر سفر حج کرو جب حج کرکے پھرو تو میرے پاس آؤ اور میری صحبت کی صلاحیت
اسوقت تمکو ہوگی پس بے زاد و راحلہ کے اس جنگل مین اپنے یارونکے ساتھ بھیجتے لوگون نے کہا کہ خلق کو ہلاک
کرتے ہو فرمایا ایسا نہین ہی بلکہ انکے میرے پاس آنیکا مقصود مین نہین ہون اگر انکی مراد مین ہون تو بت پرستی ہو
بلکہ وہی فسق انکا انکے لیے اچھا ہو کہ فاسق موحد بہتر ہی رہبان زاہد سے لیکن انکا آنا میرے پاس مقصود ہی
طلب حق سے اگر اب راہ مین ہلاک ہون انکا مطلب بر آوے اور اگر پھر آوین تو مجاہدہ سفر نے انکو ایسا
سیدھا کیا ہو کہ یہان دس برس کے مجاہدہ مین ویسے نہوتے قولہ جب مین بازار مین جاتا ہون خلق کی پیشانی پر
سعید و شقی لکھا ہوا دیکھتا ہون کبھی کبھی آپ نعرہ مارتے اور کبھی آہ از افلاس کہتے ایک افلاس پوچھا افلاس کس سے ہی فرمایا من
مجالستہ الناس ومن استیناس الناس ومن مخالطتہ الناس ومجادثتہم ومحادثتہم آپ فرماتے ہین کہ ابلیس میرے پاس
آیا اور کہا زنہار تمکو مغرور نکرے صفائی اوقات کیونکہ اسکے باطن مین غوامض آفات ہین ایک وقت گیلی لکڑی
آپ کے سامنے جلا رہے تھے ایک طرف جلتی تھی اور دوسرے سرے سے پانی نکل رہا تھا پس آپنے اصحاب سے

فرمایا ای مدعیان اگر سچ کہتے ہو کہ دلمین آتش شوق رکھتے ہین تو کیون تمھاری آنکھون سے آنسو نہین روان
ہین ایک روز آپ حضرت جنید کے پاس آئے اور آپ کی پگڑی توڑ دی لوگون نے کہا یہ کیا کیا آپ نے فرمایا
کہ میرے آنکھ تلے اچھی معلوم ہوئی اسلیے مین نے توڑ دیا کہ میری آنکھ تلے کوئی چیز اچھی نہ معلوم ہو ایک روز
اصحاب کے ساتھ آپ جنگل مین جاتے تھے ایک کھوپڑی پڑی دیکھی اُسپر لکھا تھا خسر الدین والدنیا آپ نے
فرمایا یہ کھوپڑی کسی نبی یا کسی ولی کی ہو پوچھا آپ کیونکر ایسی بات فرماتے ہین فرمایا جبتک دین و دنیا کو نقصان
نکرے خدا تک نہ پہونچے ایک جنازہ پر آپ نے پانچ تکبیر پڑھی پوچھا یہ کیا فرمایا کہ چار تکبیر مردہ پر اور ایک
تکبیر عالم اور عالمیان پر ایک مرتبہ آپ غائب ہوگئے اور کہین نہین پائے گئے تھوڑے روز بعد آپ کو مخنثون
مین دیکھا کہا یہ کیا آپ کی جگہ ہو کہا ہان یہی میری جگہ ہو جیسے یہ مخنث دنیا مین نہ مرد ہین نہ عورت ہین دین
مین نہ عورت ہون نہ مرد پس میری جگہ یہان نہوگی تو کہان ہوگی قولہ ایک عمر گذری کہ مین اس تمنا مین ہون
کہ کہون حسبی اللہ مگر چونکہ مین جانتا ہون کہ کہنا مجھپر جھوٹھ ہو اس سبب سے نہین کہہ سکتا ہون قولہ
اپنے زمانے سے مین جانتا تھا کہ طرب محبت مین حق تعالے کے کرتا ہون اور اُسکے مشاہدہ سے اُنس مگر اب جانا کہ
لذت اور اُنس سواے ساتھ ہم جنس کے نہو قولہ عجیب تر وہ چیز ہو کہ جو آدمی خدا کو پہچانے پھر اُسے رنج دے
قولہ مرید کا کام اُسوقت تمام ہو کہ حال اُسکا سفر اور حضر مین یکسان ہو اور حاضر اور غائب اُسے یکرنگ کسی نے
کہا کہ مجھے کوئی خبر و توحید مجرد سے زبان حق مفرد سے فرمایا ویحک یعنی (وائے تو) جو کوئی عبارت مین توحید
سے خبر دے ملحد ہو اور جو اشارت کرے اُس سے ثنوی ہو یعنی جو کوئی ایسا کرے بت پرست ہو جو کوئی اسمین بات
کرے غافل ہو اور جو اُس سے چپ رہے جاہل ہو اور جو جانے کہ اُسے پہونچی ہو اور حاصل ہوئی ہو وہ بے حاصل ہو
اور جو ساتھ نزدیکی کے اشارے کرے دور ہو اور جو کوئی اپنے سے وجد کرے وہ گم گشتہ ہو اور جو کچھ تمیز کرے
وہم سے اور ادراک کرے عقل سے سب معانی مین وہ تمام تر مصروف ہو اور مردود ہو تمھارا اور محدث اور تمام تر مصنوع
ہو تمھاری طرح قولہ تصوف وہ ہو کہ ویسا ہو جیسا کہ پیش از وجود تھا قولہ تصوف شرک ہو اس سبب سے کہ تصوف
حفاظت دلکی ہو غیر سے اور غیر نہیے قولہ فنا ناسوتی ہو اور ظہور لاہوتی قولہ تصوف ضبط قوی کا ہو اور مراعات
انفاس قولہ صوفی اُسوقت صوفی ہو کہ تمامی خلائق کو اپنا عیال جانے قولہ صوفی وہ ہو کہ منقطع ہو خلق سے
اور متصل ہو ساتھ حق کے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خلق سے اُنکو منقطع کیا واصطنعتک لنفسی اور اپنے مین انھین
وصل یا کہ لن ترانی قولہ صوفی اطفال ہین کنار لطف حق تعالے مین قولہ تصوف عصمت ہو دیکھنے سے کون کے اور
ایک برق سوزندہ ہو اور بے غم بیٹھنا ہو حضرت حق تعالے مین قولہ حق تعالے نے وحی کی حضرت داؤد
علیہ السلام پر کہ میرا ذکر خاص ہو واسطے ذاکرونکے اور بہشت خاص ہو واسطے طیعون کے اور زیارت

میری خاص ہو مسافرون کے واسطے اور محبت میری خاص ہو محبون کے واسطے قولہ حب ایک وحشت ہو لذت
مین اور ایک حسرت ہو نعمت مین قولہ محبت رشک کرنا اپنے اُوپر محبت مین اس سبب سے کہ مانند تیرے کیا
لائق اُسکے ہو کہ اُسے دوست رکھے قولہ محبت ایثار ہو خاص اُس چیز کے لیے جو کچھ تم دوست رکھو واسطے
محبوب کے قولہ جو کوئی دعوی محبت کرے اور بغیر محبت محبوب کے دوسری چیز مین مشغول ہوا اور غیر حبیب
دوسری چیز طلب کرے وہ ایسا دوست ہو کہ استہزا کرتا ہو محبوب پر قولہ ہیبت دلونکی گلانے والی ہو اور آتش
محبت جانونکی اور شوق نفسونکا گلانے والا ہو قولہ جسکے نزدیک توحید صورت نہ پکڑے اُس سے ہرگز بو
توحید نہین سونگھی ہو قولہ توحید موحد کا حجاب ہو جمال احدیت سے قولہ تجھے توحید اس سبب سے درست نہین
آتی ہو کہ اُسکو اپنے مین کھو چکے ہو قولہ معرفت تین ہین معرفت حق تعالے وہ محتاج ہو معرفت نفس وہ محتاج ہو
اداے فرایض پر معرفت وطن وہ محتاج ہو اوپر راضی ہونے کے اُسکی قضا پر اور اُسکے احکام پر قولہ جب
خدا چاہے کہ بلا پر عذاب کرے اُسکو عارف کے دلمین لاوے قولہ عارف وہ ہو کہ کبھی مچھر کی بھی قدرت اُسے نہو اور کبھی
ساتون آسمان زمین کو نوک مژہ پر اُٹھالے کہا اے شیخ ایک وقت وہ تھا کہ کہا تھا اب ایسا کہتے ہین فرمایا اسوقت
ہم ہم تھے اُسوقت ہم نہین ہین وہ ہو قولہ عارف کو زبان نہو اور محبت کو گلہ نہو اور بندہ کو دعوی نہو اور ڈرنے
والے کو قرار نہو اور کوئی خدا سے نہین بھاگ سکتا ہو قولہ اول معرفت خدا کی ہو اور آخر کی اُسکے نہایت نہین ہو
قولہ کسی نے خدا کو نہین پہچانا ہو اگر پہچانتا تو دوسرے کے ساتھ مشغول نہوتا قولہ عارف وہ ہو کہ دنیا کو مثل آزار
کے کرے اور آخرت کو مثل چادر کے پھر دونون سے مجرد ہوا اور ساتھ حق تعالے کے منفرد قولہ سوا خدا کے بینا اور
گویا نہو اور اپنے نفس کے لیے کسیکو سوا اُسکے حافظ نجانے اور دوسرے سے بات سوا اُسکے نہ سُنے قولہ عارف کا
وقت مثل زمانہ بہار کے ہو رعد گرجتا ہو ابر جھومتا ہو بجلی چمکتی ہو ہوا چلتی ہو شگوفے نکلتے ہین مرغان چہکتے ہین حال
عارف کا بھی ایسا ہی ہوتا ہو آنکھ سے دیکھتا ہو لب سے ہنستا ہو دل سے جلتا ہو سر سے ناز کرتا ہو ہمیشہ دوست کا
نام لیتا ہو اُسکے دروازہ پر پھرتا ہو قولہ دعوت کی تین قسم ہین دعوت علم دعوت معرفت دعوت معاینہ قولہ علم
ایک ہی ہو اور وہ یہ ہو کہ اپنی ذلت کے ساتھ اپنے نفس کو جانو قولہ عبارت زبانکی علم ہو اور عبارت واشارت
زبان معرفت قولہ علم الیقین وہ ہو کہ تملوگ پر زبان پیغمبران سے پہونچی ہو اور عین الیقین وہ ہو کہ بیواسطہ نور
ہدایت سے اسرار قلوب مین پہونچے اور حق الیقین وہ ہو کہ اس عالم مین اُسکے ساتھ راہ نہین ہو قولہ ہمت طلب
خداوند ہو اور جو کچھ اُسکے سوا ہو ہمت نہین ہو قولہ صاحب ہمت کسی چیز مین نہین اُترتا ہو مگر صاحب ارادت
جلد اُترتا ہو قولہ فقر وہ ہو کہ کسی چیز سے مستغنی نہو سواے خداے تعالے کے قولہ درویشونکے چار سو درجے
ہین کمتر اُسکا یہ ہو کہ اگر سب دنیا اسکی ہو اور اُس نے سب بانٹ دیا ہو پس اُسکے دلمین آوے کہ کاش قوت

یک دروزہ پھیر لیتے فقر اسکا حقیقت مین نہو قولہ شریعت وہ ہی کہ اُسے پوجو اور طریقت وہ ہی کہ اُسکو طلب کرو
اور حقیقت وہ ہی کہ اُسکو دیکھو قولہ فاضلترین ذکر نسیان ذکر ہی مشاہدۂ مذکور مین قولہ بیٹھنا ساتھ خداوند تعالے
کے بیواسطہ ایک سخن ہی قولہ صابر اہل درگاہ سے ہی اور راضی اہل پیش گاہ سے اور مفوض اہل بیت سے قولہ زہد
غفلت ہی اسلیے کہ دنیا ناچیز ہی اور زہد ناچیز مین غفلت ہی قولہ زہد وہ ہی کہ دنیا کو بھولو اور آخرت کو یاد نکرو قولہ جو کچھ
تیرے لیے ہی ناچار تجھے پہونچے اور جو کچھ تیرا نہین ہی کوشش کرنے سے بھی نہ پہونچے پس تمہارا زہد کس مین ہی
قولہ زہد دلکا پھرنا ہی اشیا سے طرف خالق اشیا کے قولہ استقامت دنیا مین قیامت کا دیکھنا ہی اور جو کچھ وقت
کہے اُسپر قیام کرنا قولہ علامت صادق کی باہر ڈالنا حرام کا ہی گردش ہاے دہان سے قولہ انس وہ ہی کہ تجھے اپنے
سے وحشت ہو جو شخص ذکر سے اُنس پکڑے وہ کب ہو مثل اُسکے جو مذکور سے اُنس کرے پوچھا کہ عارف پر جو کچھ ظاہر
ہوتا ہی اُسکی تحقیق کر سکتا ہی فرمایا اُسکی تحقیق کیونکر ہو اُس چیز کی جو ثابت نہو اور کیونکر آرام پکڑے اُسکی خبر کے ساتھ
کہ ظاہر نہو اور کیونکر نا اُمید ہو اُس چیز سے کہ پوشیدہ نہو کہ یہ حدیث ظاہر ہی باطن مین اور باطن ہی ظاہر مین
قولہ جو اشارت کہ خلق حق کیطرف کرتے ہین اُنپر روکی گئی ہی اُسوقت تک کہ اشارت کرین حق سے
طرف حق کے اور اُنھین طرف اس اشارت کے راہ نہین ہی قولہ جب بندہ ظاہر ہو آنکھو نمین بندہ کی وہ عبودیت
ہو اور جب اُسپر صفات حق تعالے ظاہر ہون تو وہ مشاہدہ ہو قولہ ہر نعمت کے نیچے تین مکر ہی اور ہر طاعت کے
نیچے چھ قولہ عبودیت اُٹھ جانا ارادت و مراد کا ہی تیرے ارادت مین اور فسخ اختیار کا ہی تیرے اختیار مین اور ترک
تیری آرزو کا ہی اُسکی قضا مین قولہ انبساط قول سے ساتھ حق تعالے کے ترک ادب ہی قولہ انس پکڑنا ساتھ آدمیونکے افلاس
ہی اور زبان ہلانی ذکر اللہ تعالے سے وسواس قولہ علامت قرب منقطع ہونا ہی سب چیز سے سواے خداے تعالی کے
قولہ جوانمردی وہ ہی کہ صلاح خلق کی اپنے مثل چاہو بلکہ اُس سے بہتر قولہ بلند ترین منازل رجا ہی قولہ خوف
وصل مین زیادہ سخت ہی خوف سے مکر مین قولہ کوئی دن نہوا کہ خوف مجھپر غالب نہوا اور اُسدن ایک دروازہ حکمت
وغیرت کا مجھپر کھلا قولہ شکر وہ ہی کہ نعمت کو نہ دیکھو منعم کو دیکھو قولہ جو سانس کہ بندہ موافقت مولی سبحانہ تعالے مین لے
وہ سب عابدونکی عبادت سے بہتر ہی جو قیامت تک کرین قولہ جو کوئی ایکساعت راہ کو غفلت سے سوئے وہ ہزار برس
آخرت سے پیچھے رہے قولہ ایک طرفۃ العین کا سہو حق تعالی سے اہل معرفت کو شرک ہی قولہ جو ساتھ خدا تعالی کے تلف ہو خدا تعالے
اُسکا خلف ہو قولہ جو فانی ہو ساتھ حق کے باقی ہو ربوبیت سے عبودیت کا کیا ذکر قولہ ایک جماعت ظاہر ہوئی کہ آتی ہی
عادتًا اور جاتی ہی رسمًا اس بیٹھنے اور مٹنے سے کچھ زیادہ نہو مگر بلا قولہ تمکو لازم ہی کہ ہمیشہ ملازم خدا رہو اور
ماسوے اللہ سے ہاتھ اُٹھاؤ قال اللہ تعالے ذرہم فی خوضہم یلعبون قولہ اُسوقت ہم آسودہ ہوتے ہین جسوقت کسیکو سواے
اپنے ذاکر اُسکا نہین دیکھتے ہین یعنی ہمہ تن ہم ہوتے ہین قولہ اگر خدا کی قدر ہم پوری جانتے تو کسی سے سواے

خداتیعالے کے نذر تے قولہ اگر تمامی دنیا کا ایک لقمہ بنا کر طفل شیرخوارہ کے منھ مین دین تو مجھے اسپر رحم آوے
کہ ابھی وہ بھوکھا ہی قولہ اگر تمامی دنیا مجھے ہو تو مین ایک جہود کو دیدون اگر مجھسے وہ قبول کرے تو مین احسانمند ہون
قولہ کائنات کی وہ مقدار نہین ہی کہ میرے دلپر گذر سکے اور کیونکر کائنات اسکے دلپر گذرے جسکے دلمین کون ہو قولہ
خدایا اگر آسمان میرا طوق گردن اور زمین میرے پیر کی بیڑی بناوے اور سارے جہان کو میرے خون کا پیاسا
کرے مین تجھسے نہ پھرون جب آپ کی وفات نزدیک ہوئی تو آپ کی آنکھون مین خیرگی تھی آپ خاک سرپر اوڑاتے
تھے اور اتنی بیقراری آپ مین ظاہر ہوئی کہ کبھی نہین جا سکتی لوگون نے کہا یہ سب کیون ہی کہا مجھے ابلیس پر
رشک آتا ہی اور آتش غیرت میری جان جلاتی ہی کہ مین جب یہان پیاسا بیٹھا ہون اور وہ اپنی چیز دوسرے کو دے
کہ وان علیک لعنتی الی یوم الدین اضافت لعنت کی ابلیس سے کہ ساتھ ہم نہین دیکھ سکتے ہین یہ چاہتا ہون
کہ مجھپر ہو تشریف اضافہ لعنتے ساتھ ابلیس سے دیا ہی اگرچہ لعنت ہی آخر اسی دوست سے ہی پھر آپ چپ ہو گئے تھوڑی دیر
بعد پھر اضطراب ہوا فرمایا دو ہوا چلتی ہی ایک باد لطف دوسری باد قہر پس اگر مجھپر باد لطف ڈوبے تو مین یہ سختی
اور ناکامی اسکی امید پر کھینچ سکتا ہون اور اگر عیاذاً باللہ باد قہر مجھپر ڈوبے تو پھر کچھ نہین جس شب کو آپنے وفات
فرمائی تمام شب یہ بیت پڑھتے تھے بیت

کل بیت انت ساکنہ غیر محتاج الی السرج	ووجھک المامول حجتنا یوم تاتی الناس بالحجج

یعنی جو گھر کہ تو اسکا ساکن ہی محتاج چراغ نہین ہی اور وہ روے باجمال کہ امید رکھا گیا ہی میری حجت ہوگی نقل ہی
کہ ایک دن حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ جب تمکو صدق واہلیت خدا کے یاد کرنے کی نہین ہی تو
پھر کیونکر یاد کرتے ہو آپ نے عرض کی مین مجاز مین اسکو اتنا یاد کرتا ہون کہ ایک مرتبہ حقیقت مین مجھکو وہ یاد کرتا ہی
حضرت جنید رحمہ اللہ نے نعرہ کیا اور بیہوش ہو گئے آپنے کہا کہ چھوڑ دو اس بارگاہ کے گردہ کو کبھی خلعت عطا ہوتا ہی
اور کبھی تازیانہ پڑتا ہی نقل ہی کہ آپ سے عرض کی کہ دنیا مین فکر معیشت ہی اور عاقبت مین غم حشر پھر
آسائیش کہان ہی آپ نے فرمایا شغل دنیا چھوڑ دو خوف عاقبت سے نجات ہی نقل ہی کہ ایک روز غلبہ شوق
مین آپ بہت مضطر و متحیر تھے حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا ای شبلی اگر اپنے سب کام خدا پر چھوڑ دو
تو تمھین آرام ہو آپ نے عرض کی ای شیخ اگر خدا مجھپر چھوڑ دے تو راحت ہی یہ سنکر حضرت جنید رحمہ اللہ نے
فرمایا کہ تمھاری تیغ سے خون ٹپکتا ہی نقل ہی کہ درمیان مرض الموت کے جمعہ کے دن کچھ افاقہ ہوا آپ نے
ایک خادم سے جسکا نام کبیر تھا فرمایا مجھے مسجد مین پچھل راہ مین ایک شخص کو دیکھا خادم سے فرمایا اس
شخص سے کل مجھے کام ہی اسی شب کو آپ نے رحلت فرمائی غسل کے لیے لوگون کی راے ہوئی کہ فلان
شخص فلان محلہ مین رہتا ہی وہی غسل دے خادم اسکے مکان پر گیا دستک دی اس مردنے اندر سے

پوچھا کیا شبلی نے رحلت فرمائی اور آکر دروازہ کھولا خادم نے دیکھا تو یہ شخص وہی تھا جسکو راہ مسجد مین دیکھا تھا قسم دیکر پوچھا تمھین اُکام نا کیونکر معلوم ہوا اُس مرد نے جواب دیا جیسے شبلی نے تمسے کہا تھا کہ کلمہ مجھسے کام ہی نقل ہی کہ نزع کی حالت مین سب نے آپ سے لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ کہنے کو کہا آپ نے فرمایا جب غیر نہین ہی تو نفی کسکی کرون پھر سب نے عرض کی بغیر اسکے چارہ نہین ہو کلمہ پڑھیے ایک شخص نے باواز بلند کلمہ پڑھا آپ نے فرمایا مردہ زندہ کی تلقین کو آیا ہی جب وقت قریب آیا لوگون نے پوچھا کیا حال ہی آپ نے فرمایا وصال محبوب حاصل ہوا یہ فرماکر جان بحق تسلیم کی ۸۷ برس کی عمر آپ نے پائی تھی ماہ ذیحجہ مین رحلت فرمائی

۹۵۱	۳۴۰				حضرت ابو الخیر اقطع رحمۃ اللّٰہ علیہ

آپ کے کرامات اور ریاضت کی فضلیتان بہت ہین ذکر اُسکا سبب طوالت ہی اصل آپکا مغرب ہی فراست عظیم رکھتے تھے ابن جلا رحمہ اللّٰہ کے ہم صحبت تھے درندے وحوش وطیور آپ کے ساتھ مانوس تھے واژدہا اور دوسرے حیوانات آپ کے پاس اکثر آتے ایک روز آپ کوہ لبنان مین تھے بادشاہ آیا تھا جسکو دیکھتا ایک اشرفی اُسکے ہاتھ مین رکھتا آپ کے ہاتھ مین بھی ایک اشرفی رکھی آپ شہر مین آئے اتفاقاً بے وضو قرآن چھو لیا بعد اُسکے بازار مین گئے اور مرید ان ساتھ تھے اتفاقاً کچھ چور چوری کر کے بھاگے تھے اور لوگ تلاش مین تھے ان صوفیون کو پکڑا آپ نے فرمایا سردار ان لوگونکا مین ہون ان لوگونکو چھوڑدو اور مریدون سے فرمایا کہ جو کچھ یہ لوگ میرے ساتھ کرین تم کچھ نبولو آخر شیخ رحمۃ اللّٰہ کو لے گئے اور ہاتھ کاٹ ڈالا جب ان لوگونکو شیخ کا حال معلوم ہوا بہت گھبرائے اور معذرت کی جب گھر مین آئے عیال نے فریاد کی آپنے فرمایا چپ رہو خوشی کی جگہ ہی نہ رونیکی کیونکہ اگر ہاتھ میرا نہ کاٹتے تو دل میرا کاٹتے اس سبب سے کہ اس ہاتھ نے میری خیانت کی اور بے وضو قرآن چھوا شیخ کے ہاتھ مین ایک مرض ہوا طبیبون نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا چاہیے آپ راضی نہین ہوتے تھے مریدون نے کہا صبر کرو اُسوقت تک کہ جب آپ نماز مین مشغول ہون کیونکہ نماز مین آپکو کاٹنے کی خبر نہو گی جب آپ نماز مین مشغول ہوئے تو ہاتھ آپ کا کاٹا جب نماز سے فارغ ہوے تو ہاتھ کٹا پایا فرمایا کوئی دلکو صاف نہین کر سکتا ہی مگر تصحیح نیت سے ساتھ خداے تعالےٰ کے اور بدن کو صفائی نہین دے سکتا ہی مگر خدمت سے اولیا کے قولہ دلون کے مقامات ہین ایک دل ہی کہ جگہ ایمان کی ہی علامت اِسکی وہ ہی کہ شفقت کرے سب مسلمانون پر اور کوشش کرے اُن کے کامون مین اور مدد دے اُنکی اُسمین جسمین اُنکی بہتری ہو اور ایک دل ہی کہ وہ مقام نفاق ہی علامت اُسکی کینہ ہی اور کھوٹاپن اور حسد قولہ دعوی ایک رعونت ہی کہ بہاڑ اُسکو اُٹھا نہین سکتا اور کوئی آدمی مرتبہ شریف کو پہونچ نہین سکتا مگر وہ

جو بموافقت حق سبحانہ تعالے قرار پکڑے اور آداب عبودیت بجا لاوے اور فرایض خدا کے پورے طور پر ادا کرے
اور صحبت ساتھ صالحون کے رکھے اور بدون سے دور رہے

حضرت ابو بکر صندلانی رحمۃ اللہ علیہ			۲۴۰	۹۵۱

آپکا اصل فارس تھا بزرگان مشایخ سے تھے نہایت صاحب جمال تھے آپ کے وقتمین کوئی مثل آپ کا
نہ تھا پرہیزگاری اور تقوی اور معاملات مشاہدات مین یگانہ تھے شبلی رحمۃ اللہ آپ کو بزرگ ومحترم رکھتے
تھے قولہ تمامی دنیا ایک حکمت ہی اور حصہ ہر ایک کا اُس حکمت سے بقدر کشف اسکے ہی قولہ صحبت کرو ساتھ خدا کے
اگر نہ سکو تو صحبت کرو ساتھ اُس شخص کے جو ساتھ خدا ے تعالے کے صحبت رکھتا ہی تا کہ اُنکی صحبت کی برکت تمکو خدا تک
پہونچاوے اور دو جہان مین رستگاری دے قولہ جو صحبت کرے ساتھ علم کے اُسکو چارہ نہو مشاہدہ امر ونہی سے
قولہ علم تمھین منقطع کرے جہل سے پس کوشش کرو کہ تمکو خدا سے منقطع کرے قولہ وصل ہے فصل کے ہی کیونکہ جب
فصل درمیان مین آوے وصل نہ رہے قولہ جو کوئی اپنے اور حق تعالے کے درمیان صدق نگاہ رکھے وہ صدق
اُسکو ایسا مشغول کرے کہ اُسے فراغت خلق سے ہو قولہ راہ خدا کی ہی بعدد خلق کے اور ظاہر تھا کہ راہ خدا سے طرف
بندہ کے اور بندہ سے اُسکی طرف راہ نہین ہی قولہ مجالست کرو ساتھ خدا کے زیادہ اور ساتھ بندہ کے کم قولہ بہترین
خلق وہ ہی کہ خیر اور نیکی دوسرون مین دیکھے اور جانے کہ راہ خدا کی بہت ہین سواے اُسکے جو وہ طرف خدا کے
رکھتا ہی قولہ ایسا چاہیئے کہ بندہ کل حالمین تقصیر اپنے نفس کی دیکھے اور احسان حق تعالے مشاہدہ کرے قولہ
ایسا چاہیے کہ حرکات وسکنات بندہ کے خالص واسطے خدا کے ہون خواہ کسی ضرورت مین ہون کہ وہ اُس مین
مضطرب ہو اور جو حرکت وسکون کہ سوا اسکے ہو ضایع کرنا عمر کا ہی قولہ عاقل وہ ہی کہ بات بقدر حاجت کے بولے
اور فضول سے ہاتھ باز رکھے قولہ جسکا کہ خاموشی مین وطن نہین ہی وہ فضول مین ہی قولہ علامت مرید کی وہ ہی
کہ اُسکو غیر جنس سے نفرت ہو اور طلب جنس کی اپنے کرے زندگانی مگر کی مرگ نفس سے ہی اور حیات دل مرگ
نفس قولہ ممکن نہین ہی نفس سے باہر آنا مگر فضل سے حق تعالے کے اور مدد اور توفیق سے اُسکے اور وہ اصل نہو
مگر درستی ارادت سے ساتھ حق تعالے کے اور نفرت ماسوے اللہ سے قولہ سب سے بڑی نعمت نفس سے باہر
آنا ہی کیونکہ سب سے بڑا حجاب درمیان بندہ اور خدا کے نفس ہی پس حقیقت ظاہر نہو مگر مرگ نفس سے قولہ مرگ
ایک دروازہ ہی دروازے آخرت سے اور کوئی بندہ خدا تک نہین پہونچ سکتا ہی جبتک دروازہ مین نجاوے
قولہ سب کائنات میرے دشمن اور حجاب ہین پس مین کیا کرون قولہ تمکو لازم ہی کہ کسی کام مین معذور نہو
شاید اُس کام مین مکر ہو قولہ ہمت نگاہ رکھو کہ ہمت مقدمہ سب اشیا کا ہی اور مدار سبکا ہمت پر ہی اور رجوع

سب انبیا کا ساتھ ہمت کے ہو جب آپ نے وفات فرمائی اصحاب نے لوح مزار آپکا درست کیا اور نام آپ کا
لکھا ہر مرتبہ ایک شخص آتا اور خراب کرتا اور لوح لیجاتا اور دوسری لوح مین اپنے حال پر شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ
سے پوچھا کہ اسمین کیا بھید ہی فرمایا کہ وہ پیر دنیا مین اپنے تئین پوشیدہ رکھتا تھا تملوگ چاہتے ہو کہ ظاہر کرو اور
خدا اسے تعالے اسے مخفی رکھتا ہی

حضرت ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ			۳۴۲	۹۵۳

آپ ائمہ وقت سے تھے علوم شریعت کے عالم تھے اور معارف حقایق کے عارف بہت مشایخون کو آپنے دیکھا تھا
نہایت مودب اور ظریف قوم تھے پہلے جس نے مرو مین حقایق کی بات کہی وہ آپ ہی تھے فقیہ تھے اور محدث مرید ابو بکر
واسطی رحمہ اللہ کے تھے ابتدائی حال آپکا یہ ہی کہ آپ خاندان علم و ریاست سے تھے اور مرو مین کسیکو جاہ و قبول مین
آپ کے گھر پر تقدم نہ تھا باپ سے آپ نے میراث بہت پائی تھی سبکو خدا کی راہ مین دیدیا اور دو موے مبارک
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکھ لیے برکت سے اُس موے مبارک کے آپکو توبہ نصیب ہوئی ابو بکر واسطی علیہ الرحمۃ کے
مرید ہوے اور اس درجہ پر پہونچے کہ ایک قسم کے صوفیونکے امام ہوے کہ اُس گروہ کو سیاری کہتے ہین ایکروز
ایک بقال کی دوکان مین گئے جوز خریدے قیمت دمی بقال نے اپنے شاگرد سے کہا کہ اچھے اچھے جوز چنکر دو شیخ
نے کہا جسکے ہاتھ جوز بیچتے ہو سب کے لیے شاگرد سے یہی کہتے ہو اُس نے کہا نہین آپکے علم کے سبب سے
ایسا کہا فرمایا مین اپنا علم تفرقہ سے دو جوز کے ندون اور چھوڑ کر چلے گئے آپکو جبر سے منسوب کیا اور اُس سبب سے
آپ نے بہت رنج اُٹھایا آخر حق سبحانہ وتعالے نے اُسکو آپ پر آسان کر دیا قولہ کیونکر اسکو چھوڑ سکتا ہی جس گناہ کو لوح
محفوظ مین اُسپر لکھا ہی اور کیونکر خلاص پا سکتا ہی اُس سے کہ قضا نے اُسپر لکھا تھا قولہ تاریکی طمع کی مانع نور مشاہدہ ہی
قولہ ہرگز ایمان بندہ کا قایم نرہے جبتک صبر نکرے ذلت پر جیسا کہ صبر کرے عزت پر قولہ جو کوئی نگاہ رکھے اپنا دل
خدا اے عز وجل کے ساتھ ساتھ صدق کے خدا اے تعالے علم و حکمت اُسکی زبان پر جاری کرے قولہ خطرہ انبیا کو ہوتا ہی
اور وسوسہ اولیا کو اور ذکر عوام کو اور عزم فساق کو قولہ حق تعالے جب نکوئی سے نظر طرف بندہ کے کرے
فوراً اُسکو غائب کرے اس گروہ سے جو اسمین ہی اور جب نظر کرے ساتھ خشم کے اُسپر ایک حالت ظاہر کرے کہ وحشت
سے کہ ہر کوئی اس سے پھر جاے قولہ بات نہ کہی کسی نے حق سے مگر اس نے کہ محجوب تھا کسی نے پوچھا کہ معرفت
کیا ہی کہا باہر آنا معارف سے قولہ توحید وہ ہی کہ تمھارے سوا پر سوا اے خدا کے نگذرے یعنی توحید کو اتنا غلبہ ہو کہ جو کچھ
دلمین آوے توحید مین فزون ہوتا ہی اور رنگ توحید مین آتا ہی جیسا کہ ابتدا مین سب توحید سے اُٹھا اور برنگ عدد کے
ہوا یہان سب توحید مین پھر ڈوبے اور برنگ احد کے ہوتا ہی کہ کما کنت لہ سمعًا و بصرًا الحدیث قولہ کسی غافل کو مشاہدہ مین

لذت نہو کیونکہ مشاہدہ حق کا فنا ہو اور اسمین لذت نہین ہو آپ سے سوال کیا کہ خدا سے تم کیا چاہتے ہو کہا جو وہ
اور جو پوچھا کہ مرید کس چیز سے ریاضت کرے کہا صبر کرنے سے اوامر شرعیہ پر اور مناہی سے باز رہنے اور صحبت
صالحانکی کرنے سے قولہ عطا کی دو قسم ہو کرامت اور استدراج جو کچھ تجھپر رکھے عطا ہو اور جو کچھ تجھسے زایل ہو استدراج ہو

قولہ اگر ناز روا ہوتی بے قرآن کے تو اس بیت سے روا ہوتی بیت

	ان یری فی الحیات طلعۃ حر ؎		اتمنے علی الزمان محالا ؎

تمنے یہ ہین کہ زمانہ سے محال ہم چاہتے ہین کہ تمام عمر مین انہی اُس سے ایک مرد کو دیکھین جب آپکی وفات
قریب ہوئی آپ نے وصیت کی کہ وہ دونون تار موے مبارک آپ کے مُنہ مین رکھدینگے چنانچہ ویسا کیا گیا
مزار آپ کا مرو مین ہو اور خلق اپنی حاجت کو وہان جاتی ہو اور اپنے مہمات وہان چاہتی ہو کہ مجرب ہو

۹۵۹	۳۴۸			حضرت ابو الحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ

آپ جوانمردان خراسان سے تھے اور محتشم ترین اہل زمانہ اور عالم ترین مشایخ طریقت تھے تجرید مین نہایت
ثابت قدم تھے ابو عثمان و ابن عطا و جریری و ابن عمر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا تھا بوشنج سے پہلے گئے اور
برسون عراق مین رہے جب پھر آئے تو آپکو زندیقی کی تہمت دی آپ وہان سے نیشاپور چلے آئے اور
عمر وہین تمام کی اور زاہد مشہور رہوے ایک بقال کا گدہا گم ہوگیا تھا اُس نے آپکو پکڑا کہ تمنے میرا گدہا چرایا ہو آپنے
کہا اے شخص تو غلط کہتا ہو مین نے تجکو اسوقت دیکھا ہو وہ نہین مانتا تھا آپ نے ہاتھ اُٹھایا اور دعا کی کہ (الٰہی مرا
از وے باز خر) گدہا فوراً نظر آیا روستائی نے عذر چاہا اور کہا اے شیخ مین جانتا تھا کہ آپ نے نہین لیا ہو لیکن
اپنی آبرو اسکی درگاہ مین ہم نہین دیکھتے تھے مین نے چاہا کہ آپ دعا کرین تو مقصود حاصل ہو ایکروز آپ چلے
جاتے تھے اور لباس صوفیانہ پہنے تھے ایک ترک آیا اور آپکو گردنیاوی یا قفا پر مارا اور چلا گیا لوگون نے
اُس سے کہا کہ تمنے یہ کیا کیا وہ فلان شیخ معروف ہین ترک آیا اور عذر خواہی کرنے لگا آپ نے فرمایا کہ تم فارغ ہو
ایضی البیان سے رہو کہ مین وہ تجسے نہین دیکھتا ہون جہان سے وہ ہوا ہرگز غلط نہین ہوا ایکروز آپ
متوضا اپنی آبخانہ مین تھے کہ آپ کے دل مین آیا کہ یہ پیراہن فلان درویش کو دین فوراً آپ نے خادم کو
پکارا اور کہا کہ یہ پیراہن فلان درویش کو دے آ خادم نے عرض کی کہ حضور متوضا سے باہر آلین تو دے آؤن
آپنے فرمایا مین ڈرتا ہون میری راہ کاٹے اور یہ خیال میرے دل سے لیجاوے کسی نے پوچھا کہ آپ کیسے ہین فرمایا
میرے دانت خدا کی نعمت کھاتے کھاتے گھس گئے اور زبان میری بیکار ہوگئی شکایت خدا کی کرتے ہوے کسی نے
پوچھا کہ مروت کیا ہو فرمایا کہ باز رہنا اس سے جو کچھ تمپر حرام ہو تو ہلکے مروت ہو کتنے کراماً کاتبین کے ساتھ کی

کسی نے پوچھا کہ تصوف کیا ہی فرمایا کہ کوتاہی امید ہی اور مداومت عمل کسی نے پوچھا فتوت کیا ہی فرمایا اچھے مراعات کرنا
موافقت دائم کے ساتھ اور ظاہر مین اپنے نفس سے کچھ نہ دیکھنا کہ مخالف باطن ہو قولہ توحید وہ ہو کہ تم جانو کہ وہ مثل کسی کے نہین
ہی قولہ اخلاص وہ ہی کہ کراماً کاتبین اُسکو نہ لکھ سکے اور شیطان اُسکو تباہ نکر سکے اور آدمی اُسپر مطلع نہو سکے قولہ ابتدا ایمانکی ساتھ
آخر کے ملی ہوئی ہی کسی نے پوچھا کہ ایمان اور توکل کیا ہی فرمایا وہ کہ روٹی اپنے آگے سے کھاؤ اور چھوٹے سے لقمے
ساتھ آرام دل کے چباؤ اور جانو کہ جو کچھ تم مین ہی تمسے فوت نہو گا قولہ جس نے اپنے تئین ذلیل رکھا خدا اُسنے
اُسکو رفیع القدر کیا اور جس نے اپنے تئین عزیز رکھا حق تعالےٰ اُسکو خوار کرے کسی نے آپ سے دعا چاہی
فرمایا کہ خدا تمھین تمھارے فتنہ سے نگاہ رکھے بعد وفات آپ کے ایک درویش آپکی قبر پر گیا اور خدا سے دنیا
چاہی راتکو آپکو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ ای درویش جب میری خاک پر آؤ تو دنیا مت چاہو اگر دنیا
و نعمت دنیا چاہتے ہو تو قبر پر خواجگان دنیا کے جاؤ اور جب میری خاک پر آؤ تو دونون جہان سے قطع ہمت چاہو

القاہر باللہ ع۱۹ عباسیہ	۳۲۰	۹۳۲	۳۲۱	۹۳۳

بعد مذبوح ہونے مقتدر کے خلافت پائی پہلا کام اپنی خلافت مین یہ کیا کہ اولاد و مادر مقتدر کو عذاب مین ڈالا
سب لوگ اس امر مین خلاف ہوے اور مشورہ کیا کہ دوسرے کو خلیفہ کرین یہ خبر جب قاہر کو پہونچی ان سب
اہل مشورہ کو بحیلہ گرفتار کر کے گردن ماری بالآخر ابن مقلہ وزیر نے کل امیرون سے موافقت کر کے قاہر کو
قید کر لیا اور آنکھ مین اُسکے سلائی پھیردی کہ اندھا ہو گیا اور ۳۲۲ھ مین راضی باللہ کو خلیفہ کیا قاہر مثل
سائر نابیناؤن کے بغداد مین دریوزہ گری کرتا پھرا لوگون سے کہتا کہ ایک روز ہم بھی تمھارے خلیفہ تھے یہی کہکر بھیک
مانگتا بست نہم جمادی الاول ۳۲۹ھ کو اُسی حال مین مرا

الراضی باللہ ع۲۰ عباسیہ	۳۲۱	۹۳۳	۳۲۹	۹۴۰

۲۹۷ھ مین متولد ہوا اور بروز انتزاع خلافت قاہر خلیفہ ہوا چونکہ خلافت عہد منصور سے فرسودہ ہوتی چلی
آتی تھی اور ہر طرف سے مخالفین خودسری کر کے بجاے خود سلطان ہو بیٹھے تھے یہانتک کہ ۳۲۵ھ مین
سواے بغداد کے کچھ علاقہ تصرف مین خلیفہ کے نرہا شیراز و اصفہان و اندلس قیروان وغیرہ پایہ تخت ہوا
و سلطنت شاہیان قرار پائی الغرض راضی باللہ اکتیس ۳۱ برس کی عمر مین ماہ ربیع الثانی فوت ہوا

المتقی باللہ ع۲۱ عباسیہ	۳۲۹	۹۴۰	۳۳۳	۹۴۴

چونتیس برس کی عمر مین بعد مرنے اپنے بھائی کے خلیفہ ہوا توزون ایک شخص تھا جسکو خلیفہ سے عداوت تھی

۳۳۳ھ مین براہ فریب ملاقات کو آیا اور سلام کرکے پا پیادہ خلیفہ کے مرکب کے ساتھ چلا اور خوشامد کرتا ہوا اپنے گھر لایا اور اُسکو پکڑ لیا اور مستکفی خلیفہ ہوا متقی نے پچیس برس بعد اسکے زندہ رہکر شہر شعبان ۳۵۷ھ مین وفات کی

المستکفی باللہ ۲۲ عباسیہ	۳۳۳	۹۴۴	۳۳۴	۹۴۵

اکتالیس برس کی عمر مین بعد انتزاع خلافت متقی خلیفہ ہوا اور احمد بن نو یہ کو خلعت دیا اور خطاب معزالدولہ دیا اور دوسرے دو بھائیون کو اُسکے خطاب و خلعت دیا یہ نہایت صاحب اختیار اُسکے عہد مین ہوے یہانتک کہ سکہ مین بھی نام اُنھون کا ضرب ہوا جب یہ تینون بنی بویہ مسلط ہوے تو خلیفہ کے سپے بھی مثل نوکر دیکے روزانہ پانچہزار درم مقرر کیا ایک روز معز الدولہ باہ جمادی الآخر ۳۳۴ھ سامنے خلیفہ کے آیا اور مثل فرمان بردار کے کھڑا رہا اور سب امرا وہان حاضر تھے اُس نے اپنا ہاتھ طرف خلیفہ کے بڑہایا خلیفہ نے جانا کہ واسطے مصافحہ کے ہاتھ بڑہاتا ہے خلیفہ نے بھی ہاتھ بڑہایا اُس نے خلیفہ کا ہاتھ پکڑ کر تخت سے کھینچ لیا اور دار الخلافہ کو لوٹ لیا اور خلیفہ کو کھینچتے ہوے پا پیادہ مکان پر معزالدولہ کے لے گئے اور آنکھین دونون نکال لین اور فضل بن مقتدر کو مطیع باللہ لقب کرکے بیعت کی اور مستکفی نے قید مین بعد چھیالیس ۴۶ برس کے وفات پائی

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶۰	۸۷۳	۳۵۵	۹۶۵

آپ سید حسینی ہین جب مریض کو آپ دیکھ لیتے اچھا ہو جاتا سماع کا آپکو بہت شوق تھا ایک مرتبہ لوگون نے مجلس ترتیب دیکر آپکو بلایا اس غرض سے کہ درباب سماع کے بحث کرین آپسمین علمانے یہ عہد کر لیا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین تو کوئی تعظیم کو نہ اُٹھے جب آپ تشریف لائے سب بیساختہ تعظیم کو کھڑے ہوگئے اور استقبال کرکے لائے صدر مین بٹھایا علمانے بحث شروع کی آپ نے خادم کیطرف کہ وہ محض جاہل تھا اشارہ کیا اُس نے سب علما کا جواب دیکر سبکو ساکت کیا ایک مرتبہ آپ سفر مین تھے اتفاقا یہودیون مین جا پڑے اُن لوگون نے آپکو پکڑ کر آگ مین ڈالدیا حکم خدا سے آگ سرد ہوگئی آپ نے مصلا بچھایا اور نماز پڑھی جب باہر آئے سب یہودی مسلمان ہوگئے؀

حضرت احمد سیاہ دینوری فردوسی رحمۃ اللہ علیہ			۳۶۷	۹۷۷

آپ پیران سلسلۂ فردوسیہ سے ہین اور دوسرے سلسلے بھی آپ سے جاری ہین مست شوق تھے علم تصوف مین سخن کافی فرماتے تھے آپکی بزرگی زیادہ کیا بیان کی جاے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ نے خرقہ آپسے پایا

جب حضرت غوث نے وہ خرقہ پہنا کامل تھے اکمل ہوئے اور فرمایا قدمی فوق کل رقبۃ جس قول کے سننے سے
جملہ اولیاے عصر اور گذشتگان اور جملہ عالم ارواح مین تھے سب نے گردن جھکا دی۔

المطیع باللہ ۲۳ عباسیہ	۳۳۴	۹۴۵	۳۶۲	۹۷۴

سنہ ۳۰۱ھ مین ولادت ہوئی اور ماہ جمادی الثانی ۳۳۴ھ خلیفہ ہوا اور معزالدولہ نے جو مستکفی کے وقت سے
محیط تھا اور اُسکو خلیفہ بنایا تھا واسطے نفقہ خلیفہ کے لاکھ دینار روزانہ مقرر کیے ۳۳۹ھ مین حجر اسود کو پھر اپنی جگہ پر
رکھا ۳۴۱ھ مین ایک قوم اہل تناسخ ظاہر ہوئی ایک اُسمین سے گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی اُسمین حلول کی ہی اور اُسکے بی بی مین روح حضرت فاطمہ کی دوسرا کہتا تھا کہ مین جبرئیل ہون خلیفہ نے
اسکو واسطے تعزیر کے پکڑا کہ کیون افترا کیا اور اپنے تئین ساتھ اہلبیت کے منسوب کیا مگر معزالدولہ نے کہ درحقیقت
گمراہ تھا اُن سبھونکو رہائی دلوائی اور بالعکس مرتبون پر پہونچایا امام سیوطی لکھتے ہین ہذا من افعالہ الملعونۃ
۳۴۴ھ مین دریا کے پانی مین نقصان آیا اسمین انواع قسم کی چیزین غیر معہود ظاہر ہوئین ایک گروہ ہر روز
مسجدونکے دروازون پر غاصب باغ فدک از حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و مانع دفن حضرت حسن رضی اللہ عنہ
روضہ منورہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ پر لعنت لکھتے اور اُنکو محو ہوجاتے
اور معزالدولہ اسکے اعادہ مین مستعد ہوتا بالآخر بصلاح وزیر مہلبی کے اوپر لفظ لعنۃ اللہ علی الظالمین لآل رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر کفایت کیا مگر لعنت پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو برملا تھی کمی نکی سنہ ۳۵۰ھ مین
معزوالدولہ نے آدمیون پر لازم کیا کہ عاشورہ کے روز خرید و فروخت نکرین بازار بند رہے اور کوئی نان پز
روٹی نہ پکاوے اور عورتین مُنھ پیٹین اشعار پڑھتے عام راہون پر بازدحام تمام گشت کرین یعنی حضرت امام علیہ السلام پر
ماتم عظیم وجہ الکمال قایم کرین یہ پہلی بدعت ہی جو بغداد مین ظاہر ہوئی اور اذان مین لفظ حی علی خیر العمل بڑھایا گیا
سنہ ۳۶۳ھ مین مطیع کو مرض فالج لاحق ہوا اپنے بیٹے مسمے طایع کو خلیفہ کرکے خود علیحدہ ہوگیا اور ماہ محرم سنہ ۳۶۴ھ وفات کی

حضرت امام ابوبکر رازی رحمۃ اللہ علیہ			۳۷۰	۹۸۰

اسم مبارک آپکا محمد بن زکریا ہی بزرگان صوفیہ سے بہت بڑے پرہیزگار تھے خدا کے خوف سے ہر وقت
روتے رہتے مشہور ہی کہ آپ کے زمانہ مین کوئی شخص آپ سے زیادہ گریان نتھا آپکی عبادت آپکا گریہ تھا
سماع کی حالتمین آپکی بیقراری اور اضطراب جو کوئی دیکھتا آپکا معتقد اور اسیر ہوجاتا شیخ الاسلام سے
روایت ہی کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ درباب سماع کے کیا فرماتے ہین فرمایا کہ فتنہ آمیز و طرب انگیز ہی

تو اپنے تئین فساد سے بچا اُس نے عرض کی کہ مشایخین نے ایسا نہین کیا ہو فرمایا جب تم اس درجہ کو پہونچ جاؤ وہی کرنا جو اُنھون نے کیا۔

حضرت ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ				۳۷۰	۹۸۰

آپ یگانہ عہد سے تھے اور معتبر مشایخ تمکین مین قدم راسخ رکھتے تھے اور ورع یعنی تقوی مین اور معرفت مین شان عظیم قولہ ابتداے ریاضت مین بارہ برس تک ہر وقت سر بگریبان رہے تب ایک گوشہ دل کا مجھے دکھایا قولہ تمامی خلق اس آرزو مین ہین کہ خداوند ایکساعت اُنکا ہو اور ہم اس آرزو مین ہین کہ حق تعالے مجھے ایکساعت ساتھ میرے دے اور مجھے میرے ساتھ چھوڑ دے تا مین خود دیکھون کہ مین کیا چیز ہون اور کہان ہون اور یہ آرزو میری نہین بر آتی ہو قولہ خدا کے ساتھ بہت بیٹھے اور خلق کے ساتھ تھوڑا قولہ آخر فقر اول تصوف ہو کسی نے آپ سے دعا چاہی فرمایا کہ خدا تمکو اچھی موت دے آپ ٹوپی سیتے اور ایک ٹوپی دو درم کو بیچتے زیادہ کبھی نہین لیتے اور جو کوئی پہلے آپ کے سامنے آتا ایکدرم اُسکو دیتے اور ایکدرم کھانے مین دیتے اور گوشہ مین ساتھ دوسرے فقیر کے کام مین رہتے تب دوسری ٹوپی سینے مین مشغول ہوتے آپ کے ایک مرید تھے خوشحال وہ شیخ کے پاس آئے اور کہا کہ زکوۃ کا مال مین کسے دون کہا کہ جسپر تمہارا دل قرار پکڑے وہ مرید گئے اور راہ مین ایک اندھے کو دیکھا ننگا اور پریشان ایک تھیلی بڑی روپیہ کی اُسے دی اتفاقاً دوسرے روز اُس شخص نے اُس اندھے کو دیکھا کہ دوسرے اندھے سے کہرہا ہو کہ کل مجھے کسی شخص نے ایک تھیلی روپیہ کی دی تھی مین نے اُسکو جاکر میخانہ مین شراب خریدی اور فلان کسی کے ساتھ خوب پی مرید نے جو سنا مضطرب ہوا اور شیخ کے پاس گیا تو حال کہے قبل اسکے کہ وہ کچھ کہین شیخ نے ایکدرم اُنکو دیا کہ لیجاؤ اور جو شخص پہلے تمکو ملے اسکو دو اور وہ درم کسب سے ٹوپی سینے کے تھا وہ باہر آئے اور پہلے ایک علوی کو دیکھا اور وہ درم اُنکو دیا اور اُنکے پیچھے گئے علوی خرابہ مین گئے اور ایک مردار بط دامن تلے سے پھینکدی مرید نے اُنکو گھیرا اور حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ سات روز ہوے کہ مین نے اور میری عیال نے کچھ نکھایا تھا اور ذلت سوال مین نے قبول نہین کیا اور اس خرابہ مین آئے اس مردہ بط کو پایا اور اُٹھالیا کہ اس سے لڑکونکا کھانا کرین جب یہ درم مجھے ملا تو مین نے اُسکو پھینکدیا مرید کو سخت تعجب ہوا اور شیخ کے پاس گئے شیخ نے فرمایا حاجت کہنے کی تمہارے نہین ہی مگر بیقین جانو کہ چونکہ معاملہ غابون اور ظالمون کے ساتھ کرتے ہو اسکے لیے وہی شایستہ تھا کہ اندھا خرابات مین شراب پیے اور مین نے چونکہ کسب حلال سے حاصل کیا تھا وہ ہو کہ علوی مستحق مردار کھانے سے خلاص پاوے اور مین وقت بیقراری کے کھائے نقل ہو کہ ایک ترسا نے روم مین حکایت فراست کی سنی چاہتا تھا کہ امتحان کرے

ایک گدڑی پہنی اور عصا ہاتھ مین لیا اور پہلے خانقاہ مین ابو العباس قصاب کے گیا چونکہ وہ تند مزاج تھے انھون نے فرمایا ای بیگانہ آشناؤنکے کوچہ مین تجھے کیا کام ہی وہ وہان سے پھرا اور خانقاہ مین آپ کی آیا آپ نے اسسے کچھ نہین کہا چار مہینہ تک وہان رہا اور درویشونکے ساتھ وضو کرتا اور ظاہر مین نماز پڑھتا جب اُس نے جانیکا قصد کیا شیخ نے فرمایا کہ حق نان ونمک کا کیا ہی جوانمردی نہو کہ بیگانہ آؤ اور بیگانہ جاؤ پس وہ مسلمان ہوگیا اور خدمت مین آپ کی رہا اور ریاضت ومجاہدہ اختیار کیا اور اولیاء اللہ سے ہوا ایسا کہ بعد شیخ کے وہی جانشین شیخ ہوا۔

حضرت ابو الحسن علی حصری رحمۃ اللہ علیہ			۳۷۱	۹۸۱

آپ شیخ عراق تھے اور احوال وتحقیق مین کامل تھے آپ وقت کے زبان تھے اصلاً آپکا بصرہ تھا مگر بغداد مین وطن اختیار کیا تھا اور وہین وفات پائی قولہ صوفی وہ ہی کہ جملہ کائنات سے آرام اُسکا سواے حق کے نہو اور سواے خدا کے اُسکو کسی چیز مین آرام نہ ملے اور کل امور کو اپنے تفویض بخدا کیا ہو پس جب خدا کو پایا تو اتفاق اُسکا ساتھ ماسوے اللہ کے نہو احمد نصر آپ کے مرید تھے اُنھون نے ساٹھ حج کیئے تھے اور اکثر احرام خراسان سے باندھا تھا ایک مرتبہ درمیان پیران حرم کے اُنھون نے ایک بات کہی کہ دل اُن لوگون کا آزردہ ہوا اور حرم سے آپ کو نکالدیا اور کہا کہ جب دوسو ستر پیر حرم مین ہون تم کون ہو کہ کوئی بات بولو اور اُسیوقت شیخ نے بغداد مین دربان سے کہا کہ اگر وہ مرد خراسانی بعد اسکے آوے میرے سامنے نہ آنے دینا جب وہ بغداد مین آئے بسبب اسکے کہ ہمیشہ گستاخ تھے شیخ کے دروازہ پر گئے دربان نے کہا کہ فلان وقت مین شیخ نے فرمایا ہی کہ تمکو شیخ کے آگے نجانے دین جب انھون نے یہ سنا گرے اور بیہوش ہوگئے اور دروازہ پر پڑے رہتے تھے ایک روز شیخ باہر آئے فرمایا کہ بے نصیبی اس ترک ادب کی جو تمپر ہی چاہیے کہ تم روم مین جاؤ اور ایک سال شہر طرطوس مین خوک بانی کرو اور راتونکو ویرانون مین جاؤ اور نماز مین مشغول ہو اور ایکساعت خواب نکرو ممکن ہی کہ یہ عزیزونکا دل نہین قبول کرے اُنھون نے قبول کیا اور عزم روم کا کیا جامہ ناز کا اُتارا اور کمربند نیاز کا کمر پر باندھا اور جیسا کہ شیخ نے فرمایا تھا ایکسال خوک بانی کی بعد اسکے قصد خدمت شیخ کا کیا جب بغداد مین پہونچے اور خانقاہ پر آئے شیخ بہت جلد باہر آئے اور آپکو گلے سے لگایا اور فرمایا احمد انت ولدی وقرۃ عینی احمد اُس قبول سے نہایت خوش ہوے اور قصد مکہ کا کیا تو دوسرا حج کرین جب وہ مکہ مین پہونچے پیران مکہ نے استقبال کیا اور کہا انت ولدہ وقرۃ عیناہ اور نوازش بہت کی قولہ صبحکو مناجات مین کہ رہے تھے مین تجھ سے سب حال مین راضی ہون ندا آئی اے کذاب اگر تو مجھ سے راضی رہتا میری رضائی طلب نکرتا قولہ مجھے چند درد ہی حالت جوانی سے اگر ایک درہم

چھوڑ دین تو مجھپر عتاب کرین قولہ مین نے نظر کیا دلون مین صاحب دلونکے تو اپنے دلکو سب پر راجح پایا اور نگاہ کی عز یعنی بزرگی وعزت مین سب صاحبان عزکے تو عز میرا سب صاحب عز سے زیادہ آیا پس کہا من کان یرید العزۃ فللّٰہ العزۃ جمیعا قولہ احوال میرا توحید مین پانچ چیز ہی رفع حدث اثبات قدم ترک وطن مفارقت احوال نسیان اُس سے جو جانتا ہی یا نہین جانتا ہی یعنی جو کچھ جانتا ہی بھول جا اور جو کچھ نہین جانتا ہی اسکے طلب مین مشغول نہو مطلق ساتھ خدا کے مشغول رہو قولہ اگر بندہ کو اپنے حال پر چھوڑے تمام مخالفت اور عصیان اُس سے ظاہر ہون اور جب توفیق وعنایت حق سبحانہ وتعالے کی پہونچے اُس سے تمام موافقت ومحبت آوے قولہ جو کوئی دعویٰ کرے کسی چیز مین حقیقت شواہد کشف سے دلائل اُسکی تکذیب کرین قولہ حال مشاہدہ مین ایکساعت بیٹھنا ساتھ اندیشہ وتفکر کے بہتر اور فاضلتر ہی ہزار حج مقبول سے کسی نے آپ سے پوچھا دربارہ ملامتی کے نعرہ مارا اور فرمایا اگر اس زمانہ مین پیغمبری روا ہوتی تو ملامتیون سے ہوتی قولہ سماع کے لیے تشنگی دایم چاہیے اور شوق دایم کہ ہرچند زیادہ پیے اُسے تشنگی زیادہ ہو قولہ ہم کیا کرین اُس سماع کو جو ساقط ہو جاتی ہی جب گانے والا چپ ہو جاتا ہی شایستہ یہ ہی کہ جو سماع ہو سماع متصل ہو ایسی کہ وہ کبھی منقطع نہو قولہ صوفی وہ ہی کہ وہ بعد عدم کے موجود نہو اور معدوم نہ ہو بعد وجود کے قولہ صوفی وہ ہی کہ آیات اُسکی وجود اُسکا ہی اور صفات اُسکی حجاب اُسکا یعنی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ قولہ تصوف صفائی دل کی ہی کدورت مخالفت سے قولہ جبتک کہ کون یعنی عالم موجود ہی تفرقہ وپریشانی موجود ہی اور جب کون غائب ہوا حق تعالےٰ ظاہر ہوا اور یہ حقیقت اُس چیز کی ہو کہ سوا ے خدا ے تعالے کے کچھ نہ دیکھین اور سوا ے اُسکے بات نہ کہین

حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی			۳۲۸ ۳۶۲	۹۸۲

آپ ایک بڑے بزرگ تھے علو حال مین مرتبہ بلند رکھتے تھے اور بڑے شریف تھے سب اصحاب کے سامنے اپنے وقت کے یگانہ جہان تھے انواع علوم مین مشار الیہ تھے خصوص علم حدیث مین اور طریقت مین نظر وتامل عظیم رکھتے تھے اور سوز وشوق نہایت استاد جملہ اہل خراسانکے تھے بعد حضرت شبلی رحمہ اللہ کے اور شبلی رحمہ اللہ کے مرید تھے اور رودباری اور مرتعش رحمہما اللہ کی صحبت پائی تھی اور دوسرے مشایخین کو بھی دیکھا تھا کوئی شخص اُنکے وقت مین تحقیق عبادت مین مثل آپ کے نہ تھا ورع وتقویٰ ومجاہدہ مین ہمیشہ مشغول تھے ایک مدت مجاور کعبہ رہے ایک دفعہ نیشاپور سے آپکو اس سبب سے لوگون نے نکالدیا تھا کہ بسبب شوق ومحبت وحیرت کے کہ اُنپر غالب تھی ایک روز زنار کمر پر باندھے ہوے گبرونکی آگ کے گرد طواف کر رہے تھے

لوگون نے پوچھا یہ کیا فرمایا اپنے کام مین سرگشتہ و پریشان ہون کعبہ مین بہت ڈھونڈھا اب دخمہ مین ڈھونڈھتے ہین کہ کچھ تو بو پائین ہم ایسے عاجز آئے ہین کہ نہین جانتے کیا کرین ایک روز ایک جہود کے پاس گئے کہ آدھا دانگ مجھے دے تو مین ایک روٹی خرید کرون جہود نے کہا رنج مت دو پھر گئے کہ ضرور دینا ہوگا اُس نے کہا زشتی مت کرو پھر گئے جہود نے انکار کیا ہر بار جاتے اور جہود اُنکو رنج دیتا اور جھڑکتا مگر ذرہ بھی اُنکو تغیر نہوتا پچھلی مرتبہ اُس نے کہا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ ایک دھیلے کے لیے اتنی جفا اُٹھاتے ہو اور باز نہین آتے آپ نے فرمایا کہ اسوقت فقیرونکو کیون ایسی جگہ سے جانا ہو کہ جب ایسی چیزین اُنپر آتی ہین کہ پہاڑ اُسکو نہین اُٹھا سکتا اور ایک گھاس جگہ سے ٹل جاوے تو وہ نہین اُٹھا سکتے جہود مسلمان ہوگیا ایک روز مکہ مین ایک خلق طواف کر رہی تھی اور آپسمین باتین کرتی تھی آپ تھوڑی آگ اور لکڑی لے آئے لوگون نے پوچھا کیا کروگے کہا کعبہ کو جلا دینگے تو یہ سب خلق غافل ساتھ خدا کے مشغول ہون ایک روز حرم مین ہوا تیز چلی اور آپ بیٹھے تھے غلاف کعبہ ہوا مین اُڑ رہا تھا اور رقص کرتا تھا شیخ کو اچھا معلوم ہوا اپنی جگہ سے کود کر دامن پردہ کا ہاتھ سے پکڑا اور کہا شعر

گفت ای رعنا عروس سرفراز	در میان مکہ بنشستہ بناز

تو نے اپنے تئین مثل عروس کے جلوہ دیا ہے اور جہان مین خلق کو ہول کے نیچے پیاس و گرمی سے مارا ہے اتنا جلوہ کبتک کروگے اور اگر تجھے ایک مرتبہ بیتی کہا ہے تو مجھے ستر مرتبہ عبدی کہا آپ نے ستر حج توکل پر کیا تھا ایک روز مکہ مین چلے جاتے تھے کہ ایک کتے کو بھوکا پیاسا دیکھا کہا کوئی ہے جو چالیس حج ایک روٹی پر خرید کرے ایک شخص نے اُن سے خرید کیا اور گواہ لیا آپ نے وہ روٹی اُس کتے کو دی ایک بزرگ نے گوشہ سے دیکھا اور آکر ایک سخت گھونسہ شیخ کو مارا اور کہا تمنے جانا کہ بڑا کام کیا کہ چالیس حج ایک روٹی پر دیا تمھارے باپنے آدم نے بہشت دو دانہ گندم پر بیچی کہ ویسے کتے دانے اس روٹی مین ہونگے شیخ یہ سنکر خجل ہوئے اور گوشہ مین جاکر سربسجدہ ہوئے ایکبار رجل الرحمتہ پر آپکو سخت تپ لاحق ہوئی اور فصل نہایت گرم تھی ایک دوست آپ کے وہان گذرے پوچھا کچھ حاجت ہے فرمایا ٹھنڈھا پانی چاہیے وہ حیران ہوئے کہ گرمی حجاز مین ٹھنڈھا پانی کسی طرح نہین ملسکتا مگر ایک لوٹا لیکر چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک ٹکڑا ابر کا نمود ہوا اور اُس سے پتھر گرے اور اُنکے آگے جمع ہوئے اُنھون نے اُٹھا کر اُس لوٹہ کو بھرا اور جانا کہ یہ شیخ کی کرامت ہے اور شیخ کے پاس لائے شیخ نے پوچھا کہان سے لائے اُنھون نے حقیقت کہی شیخ نے اس بات سے اپنے نفس مین تفاوت پائی کہ یہ کرامت تمھاری ہی ہے کہا اے نفس جیسا تو ہے ٹھنڈھا پانی چاہتا تھا ٹھنڈھا پانی تجھے چاہیے کہ گرم آگ سے نہین موافقت کرے اور فرمایا کہ مقصود حاصل ہوا پھر جاؤ اور پانی لیجاؤ کہ یہ پانی ہم نہ پئینگے آپ نے وہ پانی نہ پیا

اور وہ شخص سے گیا آپ نے فرمایا کہ ایکبار ہم جنگل مین جاتے تھے ضعیف ہو گئے اور ناامید ہوے دن کا وقت تھا
نظر میری چاند پر پڑی چاند پر لکھا دیکھا فسیکفیکہم اللہ بس مین قوی دل ہوا اور قوت مجھ مین پیدا ہوئی ایکبار
آپ خلوت مین تھے باطن مین آپ کے ندا ہوئی کہ تمکو دلیری اور اجازت کس نے دی کہ اسقدر
لاف نادر مارتے ہو اور اُسکی درگاہ سے بڑے بڑے دعوے کرتے ہو جواب دو مین ایسی بلا تمپر مقرر
کرونگا کہ تم رسوا جہان کے ہو گے آپ نے جواب دیا کہ خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس دعوے مین اور اس لاف
مارنے مین میرے ساتھ مسامحت یعنی یاری نکریگا تو اس دعوے سے ہم باز نہ آئینگے حضرت حق سے ندا آئی
کہ مین نے یہ بات پسند کی آپ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ واسطے زیارت خاک موسیٰ علیہ السلام کے مین گیا
ہر ایک ذرہ خاک سے اُسکے سنتا تھا ارنی ایک روز آپ مکہ مین جاتے تھے راہ مین ایک شخص کو
دیکھا کہ زمین پر پڑا ہوا تڑپ رہا ہی مین نے چاہا کہ الحمد پڑھکر دم کرون ایک نے اُسکے بیت سے کہا کہ چھوڑ اس
کتے کو کہ دشمن اہلبیت ہی ایک روز مجلس تھی ایک جوان ربابی آیا ایک تیر شیخ کے کمان سے نکلا اور نشانہ
پر پڑا توجہ شیخ نے اُسکا کام کیا اس جوان نے آواز دی کہ تمام ہوا اُٹھا اور گھر گیا چہرہ اُسکا متغیر تھا
مُنھ پر اُسکے ہوائی اُڑ رہی تھی اُسکی ما نے پوچھا کیا ہوا ہی کسی سے کچھ تکرار ہوئی ہی اسنے کہا چپ رہو کہ کار
اس سے گذر چکا ہی یعنی میرا وقت تمام ہو چکا ہی ہم اس گھر مین جاتے ہین تھوڑی دیر بعد مین حمال کو بلاؤ
تو مجھے لیجا کر دفن کرین میرا پیراہن مردہ شو کو دینا اور میری قبا گورکن کو اور زخمہ رباب میری آنکھ مین چبھو دینا
اور کہنا کہ جیسا تو جیا ویسی مرا یہ کہا اور گھر کے اندر گیا اور جان بحق ہوا کسی نے آپ سے کہا کہ علی قوال رات کو
شراب پیتا ہی اور دن کو آپ کی مجلس مین آتا ہی آپ نے کچھ جواب ندیا اتفاقاً شیخ ایک روز چلے جاتے تھے اور علی
قوال راہ پر مست پڑا تھا ایک شخص نے کہا یہی علی ہی شیخ نے ملامت کرنے والے کو کہا کہ اُسکو اپنے کاندھے پر
اُٹھا کر اپنے گھر لیجاؤ اُس نے مجبوراً تعمیل حکم شیخ کی کی بعد اُسکے ایک روز علی قوال شیخ کے حضور مین حاضر ہوا
اور پیر پر گرا اور توبہ کی اور جملہ بزرگان اہل دین سے ہوا قوال ابوالقاسم نصیرآبادی رحمہ اللہ کے عالی ہمت
قولہ تم درمیان دو نسبت کے ہو ایک نسبت ساتھ آدم علیہ السلام کے اور ایک نسبت ساتھ حق تعالے کے جب
تمنے ساتھ آدم علیہ السلام کے نسبت کی تو درمیان شہوتون اور آفتون کے پڑے کہ نسبت طبیعت کی بے قیمت ہی
اور جب ساتھ حضرت حق کے تمنے نسبت کی مقامات کشف و عصمت و ولایت مین پڑے وہ ایک نسبت یافتہ
بشریت ہی اور یہ ایک نسبت تحقیق عبودیت نسبت آدم کی قیامت کو منقطع ہو اور نسبت عبودیت ہمیشہ
قایم رہے تغیر اسمین نہو اور جب بندہ کو ساتھ اپنے نسبت کرے محل اُسکا یہ ہو کہ کہین یا عبادی لاخوف علیکم الیوم
ولا انتم تحزنون قولہ بارگران حق کو نہین اُٹھا سکتے مگر اُٹھانے والے حق سبحانہ وتعالے کے فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے افراسایر کہین جمیعا قولہ جس نے مناسبت انہی ساتھ حق تعالی کے درست کی منازعت طبع اور
وسوسہ شیطان اُسمین ہرگز اثر نہین کریگا قولہ جو کوئی یہ قدرت رکھتا ہی کہ خدا کو یاد کرے وہ مضطر نہین ہی کیونکہ مضطر
وہ ہو جسکے پاس کوئی آلہ نہو کہ اُسکے ذریعہ سے خدا کو یاد کرے قولہ گمراہ نہین ہوا کوئی اس راہ مین مگر ابتدا کے
فساد سے کہ فساد ابتدا کا انبیا کو اثر کرتا ہی قولہ جو کچھ تمپر ظاہر ہو خدا سے دیکھو تو بہشت و دوزخ کو تم پھر ندیکھو قولہ جو کوئی
عطا مین راغب ہو وہ کچھ نہین ہی اور اُسکی کچھ قدر نہین اور جو کوئی عطا کرنے والے مین راغب ہو وہ عزیز تر ہی قولہ عبادت
بطلب عفو تقصیرات بہتر ہی اس سے کہ واسطے طلب عوض اور جزا کے ہو قولہ موافقت حکم اولی ہی اور موافقت
امر کی اولی تر اور جسکو موافقت حق سبحانہ و تعالے کی ایک لحظہ یا ایک ساعت کے خطرہ سے پاک حاصل ہو کسی طور
سے اُسپر مخالفت نہوگی قولہ جب آدم علیہ السلام کو اُنکی صفت سے خبر دی تو کہا وعصی آدم اور جب اپنے فضل سے
خبر دی تو کہا ان اللہ اصطفے آدم قولہ متابعت سنت سے معرفت پاسکتا ہی اور ادائے فرایض سے قرب اور
مواظبت نوافل سے محبت قولہ اصحاب کہف کو اس سبب سے جوانمردون مین شمار کیا ہی کہ خدا پر بیواسطہ ایمان
لائے ہین قولہ کام قایم رہنا ہی کتاب و سنت پر اور ہاتھ اُٹھانا ہوا و بدعت سے اور عزت پیرونکی نگاہ رکھنی اور
خلق کو معذور رکھنا اور اوراد پر مواظبت کرنی اور رخصت نہ ڈھونڈھنی اور تاویل نکرنی اُن سے پوچھا جو کچھ
پیرونکو ہی تمکو بھی ہی کہا ابو القاسم کو نہین ہی مگر درد درماندگی کا اس سے ہی حسرت نایافت کی پوچھا کرامت
تمھاری کیا ہی کہا یہ کہ نصیر آباد سے مجھے نیشاپور مین شوریدہ کیا اور شبلی پر ڈالا تو ہر سال دو تین ہزار آدمی میرے
سبب سے خدا تک پہونچین اور ہم درمیان نہین پوچھا حسرت کیا ہی کہ مین اس منبر سے نیچے اترون اور یہ بات
پھر نکھون کہ اپنے تئین اس لایق نہین جانتا ہون پوچھا تقوی کیا ہی کہا یہ کہ بندہ ما سوی اللہ سے پرہیز کرے
لوگون نے کہا کہ تمکو محبت مین کچھ نہین ہی کہا سچ کہتے ہو لیکن مین اسمین جلتا ہون قولہ ایک محبت ہو کہ سبب اُسکا
خون سے چھڑانا ہو اور ایک محبت ہو کہ سبب اُسکا خون ہٹانا قولہ اہل محبت قایم ہین ایک حد پر اگر ایک قدم آگے رکھین
ڈوب جائین اور اگر ایک قدم پیچھے ہٹاوین محجوب ہون قولہ جو کوئی نعمت کا شکر کرے اُسکو نعمت زیادہ ہو اور
جو کوئی منعم کا شکر کرے معرفت اور محبت اُسکی زیادہ کرے قولہ ہر چیز کی ایک غذا ہی اور غذا روح کی سماع ہی قولہ
جو کچھ دل پاوے برکات اُسکے ظاہر ہون دلپر اور جو کچھ روح پاوے برکات اُسکے ظاہر ہون لپر قولہ تمھارا
قیدخانہ تمھارا تن ہی جب تن سے باہر آؤ راحت مین پڑو جہان چاہو جاؤ قولہ جو کوئی چاہے کہ محل رضا مین پہونچے
اُس سے کہدو کہ جو کچھ کہ رضاے خداے عزوجل اُسمین ہی اُسکو ہاتھ پر لے اور اُسکی ملازمت کرے قولہ مروت
ایک شاخ ہی فتوت کی اور وہ پھر جانا ہی دونون جہان سے اور جو کچھ اسمین ہی قولہ تصوف ایک نور ہی حق سے
کہ دلالت کرے حق پر اور ایک خطرہ ہی اُس سے کہ اشارہ کرے اُس سے قولہ رجا طرف طاعت کے کھینچتا ہی

اور خوف معصیت سے دور کرتا ہی اور مراقبہ خدا کی راہ دکھاتا ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ بعض گورستان
ہی کہ چارون کونا اُسکا پکڑین اور بہشت مین بجیاب جھاڑ دین اور بقیع ایک اُسی قبرستان سے ہی موافق حکم
اس حدیث کے شیخ ابو عثمان مغربی نے بقیع مین اپنے لیے ایک قبر کھودی تاکہ اُسکو وہان دفن کرینگے اور اُس
گور کی حفاظت کرتے تھے شیخ ابو القاسم نصیر آبادی نے اُس سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے لیے یہان قبر کھودی
تھی شب کو مین نے خواب مین دیکھا کہ جنازہ سب ہوا پر لیجاتے ہین اور لے آتے ہین مین نے پوچھا کہ یہ کیا ہی کہا کہ
جو لائق اس گورستان کے نہو اُسکو اگر یہان دفن کرین تو یہان سے دوسری جگہ لیجا دین اور جسکو دوسری جگہ دفن
کرین اور وہ یہان کے لائق ہو تو اُس کو اس گورستان مین لے آوین یہ جنازہ جو لے آتے ہین اور لے جاتے
ہین وہ ہی اور کہا کہ اے ابو عثمان اُٹھو کہ یہ قبر کہ تمنے کھودی ہی مجھے اُسمین دفن کرین اور تمھاری خاک نیشاپور مین ہوگی
ابو عثمان کو اس بات سے تھوڑا اغبار ہوا مگر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ اُنکو وہان سے بھیجدیا بغداد مین وہان ایک سبب
ایسا ہوا کہ اُنکو رَے جانا پڑا وہان کوئی سبب ایسا ہوا کہ نیشاپور مین آئے اور وفات کی اور وہین مدفون ہوئے
اُس خواب کی روایت مین اختلاف ہی کہ ابو القاسم نصیر آبادی نے دیکھا تھا یا دوسرے نے نقل ہی کہ استاد اسحٰق زاہد
خراسانی موت کے باب مین بہت بحث فرمایا کرتے اور ابو القاسم نصیر آبادی اُن سے لڑتے کہ یا استاد حدیث
مرگ مین کیا پڑے ہو ذکر شوق و محبت کا کرو گروہ وہی کہتے جب شیخ ابو القاسم کی وفات قریب آئی ایک شخص
نیشاپور کا آپ کے سرہانے تھا اِس سے کہا کہ جب تم نیشاپور مین جانا استاد اسحٰق سے کہنا کہ نصیر آبادی
کہتا ہی جو کچھ آپ نے مرگ کی باتین کہین ویسی ہین کہ مرگ ایک سخت امر ہی جب آپ نے وفات کی آپ کہ اُس
گور مین جو ابو عثمان نے اپنے لیے کھودی تھی بقیع مین دفن کیا بعد اسکے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا نے
تمھارے ساتھ کیا کیا کہا مجھپر عتاب نکیا جیسا کہ جبّار اور بڑے لوگ کرتے ہین مگر ندا ہوئی کہ ابو القاسم اتصال
کے بعد انفصال ہین مین نے کہا نہین یا ذو الجلال جب مجھے لحد مین کیا مین احد تک پہونچا رحمۃ اللہ
علیہ رحمۃ واسعۃ۔

حضرت ابو عثمان سعید بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۲۴۳	۸۵۷	۳۷۳	۹۸۳

یکے از کبار ارباب طریقت تھے ذکر و فکر مین ایک نشانی تھے انواع علوم مین خاتق تھے اور تصوف مین صاحب
تصنیف تھے اور بڑے بڑے مشایخ کو دیکھا تھا مدتون مجاور حرم رہے علو سے حالمین کوئی مثل اُنکے نشان
نہین دیتا ہی اور وقت صحبت کے حکم فراست اور قوت ہیبت اور سیاست مین بے نظیر تھے ایکسو تیس [۱۳۰] برس کی
عمر پائی مگر کوئی چیز متغیر نہوئی تھی آپ فرماتے تھے کہ مجھمین اس زمانہ دراز مین کوئی چیز کم نہین ہوئی مگر اُمید

اول حالمین آپ نے تیس برس جنگلون اور صحراؤن مین عزلت کی ایسی کہ آدمی کا حس آپ کو نہوا اور
ایسی ریاضت و مشقت کی کہ گوشت بدنکا آپ کے گل گیا اور آنکھ کا سوراخ بہت چھوٹا ہوگیا آدمیونکی
صورت سے بدل گئے بعد اسکے آپ کو اشارہ ہوا کہ خلق مین رہین آپ نے عزم مکہ کا کیا مشائخ حرم نے
کشف باطن سے جانا اور آپکا استقبال کیا آپ کو پایا صورت بدلی ہوئی ایسے حال مین کہ بہت ہی کم جز
آدمیت کا انمین باقی رہا تھا پوچھا کہ ای ابوعثمان تمنے تیس برس ایسی زندگانی کی کہ آدمیونکو اسمین عجز ہی
اب کہو تو کہ تم کسلیے گئے اور کیا دیکھا اور کیا پایا اور کیون پھر آئے کہا مین ساتھ سکر کے گیا اور آفت سکر کو دیکھا
اور ناامیدی دیکھی اور ساتھ عجز کے پھر آیا مین گیا تھا کہ جڑ کاٹون مگر میرا ہاتھ آخر اُسکے ریشے[1] تک نہ پہونچا ندا آئی کہ
یا ابا عثمان گرد فرع کے پھرتے رہو اور خیال مستی مین رہو مگر جڑ کاٹنا تمہارا کام نہین ہے اُسمین صحو[2] حقیقی ہی بس
مین ناامید پھر آیا مشائخین نے کہا کہ اب تعبیر کرنے والون پر حرام ہی کہ صحو و سکر کی نسبت کچھ لکھین
تمنے سب کا فیصلہ کر دیا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور دلمین اپنے خیال کیا کہ شاید مجھسے شیخ کچھ آرزو کرین شیخ نے
فرمایا کیا مجھے کافی نہین ہی وہ جو کہ ہم لیتے ہین کہ دوسرے سے ہم آرزو کرین اور دوسرا سوال کرین ابوعمر زجاجی
سے منقول ہی کہ زمانۂ دراز تک خدمت مین آپ کے رہے ایسے کہ ایکساعت بھی بغیر آپ کے نرہ سکتے تھے ایکرات
خواب مین دیکھا کہ ای ابوعمر کبتک ابوعثمان کے ساتھ رہکر مجھسے باز رہوگے اور میری طرف پشت کیے
رہوگے دوسرے دن اُنھون نے اصحاب شیخ سے یہ ذکر کیا سبنے قسم کھا کر کہا کہ ہلوگ نے بلا فرق یہی خواب
دیکھا ہی سب اس اندیشہ مین ہوے کہ شیخ سے کہین یا نہین دفعتًا ننگے پانون گھر سے باہر آئے اور کہا ای
اصحاب تمنے سُنا جو کچھ کہا گیا ابوعثمان سے مُنھ پھیرو اور ساتھ خدا کے رہو اور مجھے اس سے زیادہ تفرقہ ہوا آپنے
اپنے ایک خادم سے پوچھا کہ اگر تمسے پوچھین کہ تمھارا حبیب کس حال پر ہی کیا جواب دوگے اُنھون نے کہا
کہین یہ کہون کہ اُس حال مین ہی جس حالمین ازل مین تھا فرمایا اگر کہین ازل مین کیسا تھا کہا جواب دون
ایسے حال پر کہ جیسا اب ہی فرمایا تمنے خوب کہا عبدالرحمان سلمی سے منقول ہی کہ مین شیخ کے پاس بیٹھا تھا
کسی نے کنوین سے پانی کھینچا اور چرخی سے ایک آواز آئی فرمایا ای عبدالرحمان جانتے ہو کہ یہ چرخ کیا بولتا ہی
مین نے کہا نہین فرمایا کہتا ہی اللہ اللہ اور فرمایا جو کوئی دعوی سماع کا کرے اور اُسے آواز مرغان سے اور جھونکے
سے درختون کے اور آواز سے ہواکے سماع نہو دعوی سماع مین جھوٹھا ہی قول جب بندہ حقیقۃً ذاکر ہو تو وہ مثل
ایک دریا کے ہو کہ اُس سے تمام حکم خدا سے نہرین جاری ہون اور وہ ساری کائنات کو اسی نور سے جو اُسکو ہو
دیکھے ایسا کہ تمامی کائنات کو ذرا بھی کوئی حرکت ہو وہ جانے اور دیکھے اور حقیقت توحید کی اُس کی اُس جگہ
تمام ہو اور ذکر سے اُسکو ایسی حلاوت ہو کہ وہ مست ہو جانا چاہے اور موت کی آرزو خواہش کرے اس سبب سے

[1] یہان پر مقصود ریشے جڑ درخت سے ہی ۱۲ [2] صحو یعنی ہوشیاری اور دوران اصاف و بیداری عرفان ۱۲

کہ طاقت اُس حلاوت کے چکھنے کی نہ رکھے قولہ جسکو کہ اُنس اُسکی ساتھ معرفت اور ذکر حق تعالےٰ کے ہو اُسکی موت اُسکے اُنس کو ویران نکرے بلکہ سوچند اُسکے اُنس و راحت زیادہ ہو کیونکہ اسباب شوریدہ درمیان سے اُٹھ جاسے اور صرف محبت باقی رہے قولہ حیات مین دلیل رفیع دو چیز ہی نبوت اور حدیث نبوت نبوت تو باقی نہین رہی اب صرف حدیث نبوت رہی ہی راہ اُسکی ذکر و مجاہدہ ہی پس مین اس عمر کم قیمت کو اس وصال عزیز کے ساتھ بدل کرنا عزیز رکھتا ہون بہت سخت نہین ہی بلکہ بہت ارزان ہی پس ای بیچارہ تمھین کیا ہوا ہی کہ اس زندگانی کم قیمت کو قیمت فراق دایم کیا ہی آخر کیا سبب اس ناجوانمردی کرنیکا ہوا کہ اس بے موقع جگہ مین پڑے ہو قولہ جو کوئی خلوت صحبت پر اختیار کرے اُسے چاہیے سب آشنا کی یاد سے خالی ہو مگر یاد الٰہی سے اور سب خواہشون سے خالی ہو مگر رضاے حق تعالےٰ سے اور سب مطلبون سے نفس اُسکا خالی ہو کلیۃً اور اگر اس صفت سے نہو خلوت اُسکے لیے بلا اور ہلاکت ہو قولہ کوئی مقامات خواص تک نہ پہونچے جبتک آداب نفوس اور ریاضت سے اُسپر کچھ باقی ہو قولہ عاصی بہتر ہی مدعی سے کیونکہ عاصی مقر گناہ آیا ہی اور مدعی گرفتار دعویٰ قولہ جو شخص صحبت سے درویشون کے کنارہ کرے اور تونگرونکی صحبت اختیار کرے حق تعالےٰ اُسکے دلکو اندھا اور مردہ کرے قولہ جو کوئی تونگرون کے کھانے پر لالچ اور خواہش نفس سے ہاتھ پھیلادے ہرگز فلاح نپاوے اور اُسکا کوئی قدر قبول نہین ہی مگر اُسکا جو مضطر ہو قولہ جو خلق کے احوال مین مشغول ہوا اپنا حال ضایع کیا قولہ جو کوئی سفر کرتا ہی اُسپر واجب ہی کہ پہلے ہوا اور شہوات اور مراد نفس سے سفر کرے کیونکہ سفر غربت ہی اور غربت ذلت ہی اور مومن کو لازم نہین ہی کہ کسی مخلوق کے آگے اپنے تئین ذلیل کرے قولہ فاضلتر ین اُن چیزون سے کہ مرد اُسکی ملازمت کرین محاسبت اپنے نفس کی ہی اور مراقبت اور نگہداشت عمل بالعلم قولہ اعتکاف حفظ جوارح ہی تحت مین حکم کے قولہ کوئی آدمی کچھ نجانے جبتک معرفت اُسکے ضد کی اُسے معلوم نہو اس سبب سے ہی کہ محقق نہو اخلاص کو اخلاص نہو مگر بعد اُسکے کہ ریا کو پہچانا ہو اور علم مفارقت ریا سے جانا ہو قولہ عبودیت اتباع امر ہی مشاہدہ مین امر کے قولہ شکر اپنے عجز کا پہچاننا ہی ادا کرنے سے کمال شکر نعمت کے قولہ تصوف قطع علایق ہی اور روگردانی خلایق سے اور اتصال حقایق کا قولہ علامت شوق دوست رکھنا مرگ کا ہی حالت راحت مین قولہ عارف انوار معرفت اور علم سے اُسکے روشن ہو تب بسبب اُسکے عجائبات عجیب دیکھے قولہ مرد ربانی چالیس روز پر ایکبار کچھ کھانے اور مرد صمدانی اسّی روز پر قولہ جسکو ایمان ہو اولیا پر وہ سکے از اولیا ہی قولہ اولیا مشہور ہون مگر مفتون ہون آپنے وقت وفات کے سماع طلب کیا اور حالت سماع مین وفات فرمائی

الطائع باللہ عباسیہ	۳۶۴	۹۷۴	۳۸۱	۹۹۱

بعد خلع خلافت مطیع کے خلیفہ ہوا ایک روز اپنے حاجب سبکتگین کو خلعت دیا اور نصر الدولہ ملقب کیا اور اعز الدولہ سے

سخت لڑائی ہوئی اعزالدولہ کو عضدالدولہ سے مدد ملی عضدالدولہ اور خلیفہ سے لڑائی شروع ہوگئی چند روز
خطبہ سے نام خلیفہ کا نکال ڈالا گیا دونون گروہ شیعہ وسنی مین اختلاف ہوا نماز تراویح مین مزاحمت ہوئی
بالآخر اعزالدولہ گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور عضدالدولہ غالب آیا عضدالدولہ نے خلیفہ کو سجدہ کیا اور بہت
خوشامد کرکے تسلط اپنا کرلیا ایسا کہ خلافت اور عزت خلافت کچھ باقی نرہی خلیفہ مثل ایک نوکر کے اُسکی خدمت
مین آیا جایا کرتا ۳۸۱ھ مین خلیفہ کو قید کرلیا اور ایک کمل مین لپیٹ کر اپنے دارالسلطنت مین بھیجدیا جب
عضدالدولہ کی سلطنت مین تخلل واقع ہوا تب قادر باللہ خلیفہ ہوے مگر طائع باللہ کو بعزت اپنے گھر مین
رکھتے تھے شب عیدالفطر ۳۹۳ھ مین وفات کی

ابتداء شیوع اسلام کا ہندوستان مین

واضح ہو کہ یہان سے ذکر سلاطین اسلام ہند شروع ہوتا ہی پس مناسب یہ معلوم ہوا کہ قبل ذکر سلاطین اسلام
ہند کے کچھ کیفیت ابتداے شیوع اسلام ہند اور مسلمانونکے یہان تشریف لانیکے ابتدائی حالات تھوڑے سے
لکھکر تب ذکر سلاطین اسلام ہند کا شروع کیا جاوے اور اگرچہ تخت نشینی اور استقبال کامل اور مستقل سلطنت
مسلمانون کی شہاب الدین غوری کے وقت سے ہوئی مگر تھوڑا تھوڑا تسلط اور قیام مسلمانان ناصرالدین سبکتگین ہی
کے وقت سے ہندوستان مین شروع ہوا ہی اسلیے مین نے ذکر سلاطین اسلام ہند کا ناصرالدین سبکتگین سے شروع
کیا ہی پوشیدہ نرہے کہ اولین اول ۱۳ھ ہجری یعنی سنہ اول خلافت مین اپنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک امیر کو
مع لشکر ہندوستان کیطرف بھیجا وہ سندھ تک آئے اور جہاد کرکے چلے گئے بعض کہتے ہین کہ فتح پائی اور بعض کو خلاف ہے
بعد اُسکے ۴۴ھ ہجری مین مہلب ابی الاصفر مرو کی راہ سے کابل مین پہونچے اور راجاؤنکے ساتھ محاربات کرکے
مظفر ومنصور خراسان کو پھر گئے اور ابوعبیدہ کو کابل مین چھوڑا بعد جانے اُنکے کابلیون نے ہجوم کرکے ابوعبیدہ
کو قید کرلیا ابن مہلب اس واقعہ سے آگاہ ہو کر پھر کابل پر آیا مگر کابلیون سے ہزیمت پائی سلیم بن زیاد کو اس
واقعہ سے غصہ آیا طلحہ بن عبیدہ کو ساتھ افواج کثیر کے برسر کابل بھیجا طلحہ نے جنگ عظیم کرکے فتح پائی اور
ابوعبیدہ کو پانچ لاکھ درم کے عوض کابلیون سے خرید کیا سلیم نے اس خدمت کے صلہ مین طلحہ کو حکومت سیستان
کی دی اُنھون نے تھوڑے دنون مین ولایت غور وبادغیس پر قبضہ کیا بعد چند روز کے سلیم نے طلحہ کو معزول
کیا اور خالد بن عبید کو اُنکی جگہ مقرر کیا اُنھون نے کابلیون سے ملک بہت اچھی طرح سے انتظام وہانکا کیا سلیم نے
چاہا کہ اُنکو بھی موقوف کرین اُنھون نے سرکشی کی اور بترغیب کابلیان کوہ سلیمان مین ساتھ افغانان کے متحصن
ہوے اور ساتھ افغانون کے پیوند کیا اپنی بیٹی نکاح مین ایک سرگروہ افغانان کے دی اُسکے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوے
نام ایک کا لودی اور دوسرے کا سور رکھا گیا کہتے ہین کہ یہ دو گروہ افغانان لودیان وسوریان کی اولاد سے ہین

اور تاریخ مین مندرج ہی کہ جب مامون رشید خلیفہ بغداد ہوا ۲۰۲ سنہ ہجری مین قاسم نام اپنے ہمشیرزادہ کو طرف ہندوستان کے متعین کیا وہ ساتھ فوج جرار کے سواد ملتان مین پہونچا اور ساتھ راجہ دائر کے جو وہانکا راجہ تھا چند نوبت جنگ عظیم واقع ہوئی نوبت آخر راجہ مارا گیا اور فوج اسلام غالب آئی رفیقان و عزیزان راجہ قتل ہوئے و قید کیے گئے اور افواج اسلام نے مال و خزانہ راجہ کا لوٹا اور راجہ ملتان کی بیٹیان جو نہایت حسینہ و جمیلہ تھین انکو گرفتار کیا قاسم نے اُن پری پیکرونکو ساتھ خلاصہ غنایم کے خدمت خلیفہ مین بھیجا خلیفہ والہ و شیفتہ اُنکے جمال کا ہوا اور چاہا کہ اپنے تصرف مین درلاوے اُن سبھون نے انکار کیا اور کہا کہ شاید اسلام مین یہی دستور ہی کہ پہلے اہلکار متصرف ہون تب واسطے خلیفہ کے بھیجین خلیفہ کو سخت غصہ ہوا قاسم کو لکھا کہ اپنے تئین گدھے کے چمڑے مین کرو قاسم نے ویسا ہی کیا دو چار روز بعد وہ مرگیا اُسکے رفقا ہندوستان سے دست کش ہو کر اُسکی لاش لیکر بغداد روانہ ہوئے خلیفہ نے دختران راجہ کو بلا کر دکھایا اور کہا کہ جو کوئی میری نافرمانی کرتا ہی تو اس حال مین گرفتار ہوتا ہی وہ پری پیکرین ہنسین اور کہا اسی شعور سے خلافت کرتے ہو کہ ہملوگ کے کہنے پر کہ قاسم نے میرے باپ بھائی کو مارا تھا ایسے بہادر کو ضایع کیا اور کچھ غور نکیا خلیفہ کو نہایت رنج و غصہ ہوا حکم دیا کہ اُنکو گھوڑے کی دم مین باندھکر ہلاک کرین چنانچہ ویسا ہی عمل مین آیا مورخان دخل اسلام فتح قاسم سے شمار کرتے ہین بعد واقعہ قاسم کے راجگان ہند پھر بدستور اپنے اپنے علاقون پر قابض و متصرف ہوگئے پھر بعد اسکے سبکتگین کے زمانہ سے شورش اسلام ہندوستان مین شروع ہوئی جسکی تکمیل بعہد محمود غزنوی ہوئی

امیر ناصر الدین سبکتگین غزنوی	۳۶۷	۹۷۷	۳۸۷	۹۹۷

یہ ایک شخص اولاد سے یزدجرد کے تھا اُسکو ایک سوداگر مسمے انصر حاجی نے ترکستان سے لاکر بعوض زر خطیر الپتگین سلطان غزنی و غوری کے ہاتھ بیچا بعد تعلیم و تربیت کے الپتگین نے عہدہ امارت عطا کیا بعد وفات الپتگین کے محمد اسحاق پسر الپتگین غزنی و غور کا بادشاہ ہوا اور سبکتگین ویسا ہی سپہ سالار رہا تھوڑے روز کے بعد محمد اسحاق نے وفات کی اعیان سلطنت نے بسبب نہونے کوئی اولاد الپتگین کے سبکتگین کو بادشاہی مین قبول کیا و دختر الپتگین کو اُسکے نکاح مین دیا اور ۳۶۷ سنہ ہجری مین تخت غزنی پر بٹھایا بعد تخت نشینی کے لشکر جرار ترتیب دیکر عزیمت ہندوستان کی کی اور راجہ جیپال ولد ہسپال قوم برہمن راجہ لاہور سے مقابلہ ہوا راجہ کا بھی لشکر کثیر تھا ایک عرصہ تک جنگ سخت منجانبین ہوا کی مگر غالب مغلوب سے کوئی امتیاز نہین کر سکتا تھا ایک روز کسی واقف کار نے اُس سرزمین کے بادشاہ کو خبر دی کہ قریب اس میدان جنگ کے ایک چشمہ طلسم کا بنا ہوا ہی اگر اُسمین تھوڑا پلیشاب وغیرہ ڈالدیا جاوے تو فوراً ابر و صاعقہ ظاہر ہوا اور برف

باران شدت سے ہو پس بحکم بادشاہ ویساہی کیا گیا اتنا پانی برسا اور برف گری اور ایسی سردی ہوئی کہ بہت چارپائے دونون لشکر کے ضایع ہوئے ہندؤن نے چونکہ کبھی برف باری نہین دیکھی تھی سخت عاجز ہوئے سلطان کے ساتھ صلح کی اور خراج سالانہ قبول کیا اور بہت تحفے بادشاہ کو دیئے بادشاہ مظفر و منصور متوجہ غزنی ہوے دوسری بار پھر عزیمت ہندوستان کی کی و راجہ جیپال و راجہ قنوج و کالنجر و اجمیر سے لڑکر فتح پائی حاصل کی باہر پھر غزنی چلے گئے یہ بادشاہ نہایت عادل و متشرع تھا ماہ شعبان ۳۸۷ھ وفات کی منقول ہی کہ قبل تخت نشینی کے سبکتگین نے ایک روز شکار کی حالت مین ایک ہرن کا بچہ شیرخوارہ زندہ پکڑا مان اسکی جنگل سے سامنے سبکتگین کے آئی اور بہت بیقراری ظاہر کی اور بہت تڑپی سبکتگین کو رحم آیا اُس نے بچہ کو اسکے چھوڑدیا شب کو خواب مین دیکھا کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ بدلے مین اس رحم کے جو تو نے آج ہرن پر کیا ہی تجھکو سلطنت غزنی عطا ہوئی تھوڑے روز کے بعد وہی بادشاہ ہوا۔

حضرت خواجہ محمد بن عبداللہ معروف بعمویہ رحمۃ اللہ علیہ			۳۷۳	۹۸۳

یکے از پیران سلسلۂ علیہ فردوسیہ ہین اپنے عہد مین مشائخان عہد کے اصل و پیشوا تھے اور مرید و خلیفہ حضرت احمد سیاہ دینوری رحمۃ اللہ کے تھے تمامی مشائخین عہد نے آپ سے تعلیم پائی مریدان آپکے بہت کثیر تھے

حضرت عبداللہ برقی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۳۷۶	۹۸۶

عظماے مشائخ مصر سے ہین اور اصل آپکا برق مضافات جوار روم سے ہی علوم فقہ و حدیث و تفسیر مین امام تھے حمد و نعت آپ کے لاثانی ہین ایک وقت آپ بیمار تھے لوگون نے پانی منگوا دیا نہ پیا اور کہا کہ فلان کے گھر حادثہ ہی جبتک اسکی اصلاح ہم نکرین کچھ نکھائینگے تیرہ روز تک کچھ نکھایا نہ پیا خبر آئی کہ قرامطہ نے مسجد حرام مین آکر خلق کو کشتہ کیا اور ایک حادثہ عظیم ہوا

حضرت ابونصر سراج اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۳۷۷ ۳۷۸	۹۸۷ ۹۸۸

لقب آپکا نصر تھا علوم شریعت و طریقت مین لاثانی تھے تصانیف آپکے بہت ہین کتاب لمعہ تصوف مین آپ کی تصنیف ہی مرید شیخ ابو محمد مرتعش کے تھے جب آپ بغداد مین پہونچے ماہ رمضان تھا مسجد شونیز مین قیام

فرمایا امامت درویشون کی آپ کو تفویض ہوئی پس آپ ہر روز تراویح پانچ ختم فرماتے اور رخادم ہر شب ایک
روٹی جو کی شیخ کے خلوت مین دے آتا جب عید کا دن ہوا آپ نے امامت کی لوگون نے تیس روٹیان
آپ کے حجرہ مین پائین آپ نے کچھ اُسمین سے نکھایا تھا ایک شب چند اصحاب آپکی خدمت مین بیٹھے تھے
اور جاڑے کے سبب سے آگ روشن تھی ذکر توحید و معرفت کا درمیان آیا شیخ کا وقت خوش تھا اُٹھے اور آگ مین
گئے اور آگ پر سجدہ کیا جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو آپکا ایک بال بھی نہین جلا تھا آپ نے اپنی حیات مین فرمایا تھا
کہ میرے مرنیکے بعد جو جنازہ میری قبر کے پاس رکھین مغفور ہو گا چنانچہ اسوقت تک یہی معمول ہے کہ جو مسلمان
مرتا ہے اُسکے جنازہ کو تھوڑی دیر آپ کی قبر کے پاس رکھکر تب دفن کرتے ہین

۹۹۳	۳۸۴			حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ

اسم مبارک آپکا احمد بن احمد بن ابراہیم ابو اللیث فقیہ سمرقندی ہے محدث یکتاے زمانہ تھے لاکھ حدیثین
آپ کو یاد تھین فقہ اور دوسرے علوم کی کتابین آپ کی زبان پر تھین تصانیف آپ کی تفسیر و فتاوے
اور اصول مین بہت ہین آپ فرماتے تھے کہ جب سے مین نے دہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ سے پہچانا ہے کبھی
جھوٹھ نہین بولا اور نہ کسیکی اسقدر بھی بدی کا ارادہ کیا کہ ایک جانور پانی مین سڑ جائے اور اُٹھائے آپکا
یہ قول تھا کہ جو شخص علم کلام مین مشغول ہو نام اُسکا فرد علما سے محو کرنا چاہیے ایک مرتبہ آپ نے ایک
قافلہ کے ساتھ سفر کیا رہزنون نے قافلہ کو لوٹا اسباب کے ساتھ چند تنگیان مٹی کے ڈھیلون کی پائی اہل قافلہ
سے پوچھا یہ کس نے مٹی رکھی تھی سب نے کہا ابو اللیث سے پوچھو آپ نے فرمایا کہ یہ ڈھیلے میرے ملک کی
زمین کے ہین مین نے نہین پسند کیا کہ کلوخ طہارت دوسرے کی زمین سے لون رہزنون نے سب مال
واپس دیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی وفات آپ کی نواح بلخ مین ہوئی شب سہ شنبہ یازدہم جمادی الآخر
کو اہل سمرقند نے آپ کی وفات کے بعد ایک مہینہ تک اپنی دوکانین نکھولین اور نکھولتے تھے جب
حکام سے مجبوراً دوکانین کھولین

۱۰۰۴	۳۹۵			بی بی میمونہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ حافظ قرآن اور واعظہ تھین ایک روز آپ نے وعظ مین فرمایا کہ جو کپڑا حلال سے ہوا اور اسمین کوئی
گناہ نکرے تو وہ جلد نہ پھٹے یہ پیراہن جو پہنے ہوئے ہون میری مان کا بنا ہوا ہے اور سینتالیس برس
سے مین پہنتی ہون اور نہین پھٹا ہے شیخ عبدالصمد آپ کے صاحبزادہ سے منقول ہے کہ ایک دیوار

مکان کی قریب تر گرنے کے ہوگئی تھی مین نے مان سے کہا کہ نئی بنوائی جاسے اُنھون نے کچھ لکھکر دیا کہ دیوار
مین رکھدو مین نے رکھدیا تیس برس تک وہ دیوار ویسی قایم رہی بعد وفات اُنکے مین نے چاہا کہ دیکھون
اُس پرچہ مین کیا لکھا تھا وہ پرچہ نکالا فوراً دیوار گرگئی

القادر باللہ ۲۵ عباسیہ	۳۸۱	۹۹۱	۴۲۲	۱۰۳۰

سنہ ۳۳۶ھ مین ولادت ہوئی اور بعد خلع خلافت مطیع کے خلیفہ ہوسے بقول خطیب کے یہ خلیفہ متقی اور فقیہ
اور صاحب تصنیف تھے ایک کتاب اصول مین تصنیف کیا اُسمین فضائل اصحاب و تکفیر معتزلہ و قائلین
تخلیق قرآن کی درج ہی مگر سنہ ۳۹۰ھ مین حاکم بن عزیز صاحب مصر نے زور پکڑا اور سب صحابی لکھکر مسجد کے
دروازون پر اور کوچہ و بازار مین لٹکا دیا اور کتے کے مارنے کا حکم دیا اور بے فلس کی مچھلی کھانا منع کیا اکثر
کھانیوالونکو قتل کیا اور سنہ ۳۹۸ھ مین درمیان دونون فرقہ شیعہ و سنی کے بغداد مین فساد عظیم پیدا ہوا اور
سخت لڑائیان ہوئین شب دوشنبہ گیارھوین ذیقعدہ کو بعمر ہشتاد و ہفت سال وفات کی

صدی پنجم

حضرت ابو علی دقاق اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۴۰۵	۱۰۱۴

آپ قطب وقت سلطان طریقت و حقیقت تھے لسان الرحمان آپکو کہتے تھے احادیث و تفسیر بیان و وعظ
مین شان عالی رکھتے تھے ریاضت و کرامت مین ایک نشانی تھے مرید شیخ ابو القاسم نصیر آبادی کے تھے
اور بہت مشایخونکو دیکھا اور خدمت کی تھی اور آپ کو نوحہ گر قوم کہتی تھی غایت درد و سوز و شوق و ذوق
سے جو اُنمین تھا تمام عمر آپ نے زمین مین پیٹھ نہ لگائی پہلے آپ مرو مین تھے کہ آپ پر ایک واقعہ ہوا جیسا
نقل ہی کہ ایک بڑے مشایخ نے کہا ہی کہ مرو مین ابلیس کو دیکھا کہ سر پر خاک ڈال رہا ہی کہا کہ یہ کیا حالت ہی
اسی لعین اُس نے کہا کہ ایک خلعت جسکے انتظار مین ہم سات لاکھ برس سے تھے اور اُسکی آرزو مین
جل رہے تھے ایک آردفروش کے پسر پر ڈال دی گئی شیخ علی فارمدی فرماتے ہین کہ مجھے قیامت مین
کچھ حجت نہوگی مگر یہ کہ ہم کہین کہ ہم محب و معتقد شیخ ابو علی دقاق کے ہین اور شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ کا
قول ہی کہ درخت خودرو جسکو کسی نے نہین پالا ہی شاخ و برگ لاوے مگر پھل نلاوے اگر پھل لاوے تو
بیمزہ ہو ویسا ہی وہ مرید ہی جس نے صحبت و تربیت کسی پیر کی نہین پائی ہی اُس سے کچھ نہو قولہ مین نے
طریق نصیر آبادی سے لی اُنھون نے شبلی سے اُنھون نے جنید سے اُنھون نے سری سقطی سے اُنھون نے

معروف کرخی سے اُنھون سنے داؤد طائی سے اُنھون نے تابعین سے رحمہم اللہ تعالی آپ ہرگز بے غسل کیے ہوے
ابو القاسم نصیرآبادی رحمہ اللہ کی حضور مین ننگے نقل ہی کہ آپ مرو مین وعظ کہتے تھے بعد اُسکے بہت سفر کیا سفر
حجاز کیا اور بہت مشایخون کی زیارت کی نقل ہی کہ ایک وقت آپ کپڑا نہین رکھتے تھے اور ننگے تھے خانقاہ مین حضرت
عبداللہ عمرو کی آئے ایک شخص سنے آپ کو پہچانا بعد اُسکے لوگ آپ پر جمع ہوے اور عرض کی کہ آپ درس دین آپنے
قبول نکیا اور کہا کہ درس و مناظرہ کرنا اب مجھسے ممکن نہین لوگون نے کہا وعظ کیجیے قبول کیا اور ممبر پر گئے داہنی
طرف اشارہ کیا اور کہا اللہ اکبر بائین طرف اشارہ کیا اور کہا واللہ خیر وابقی قبلہ رخ ہوے اور کہا و رضوان اللہ اکبر
ایک حال عجیب پیدا ہوگیا ایکبارگی خلق ہیبت زدہ ہوگئی اور ایک غریو عظیم اٹھا اور کتنے جنازے وہان سے اُٹھے اوسیج
اُس مشغلہ مین ممبر سے اُترے اور چلے گئے کتنا ہی اُنکو ڈھونڈھا نپایا وہان سے مرو گئے پھر وہان سے نیشاپور نقل ہی ایک
درویش سے کہ ایک روز وہ شیخ کی مجلس مین گئے شیخ ایک دستار طبری سر پر رکھے تھے اُنکے دل مین اُس پگڑی کی
خواہش ہوئی اور شیخ سے سوال کیا کہ توکل کیا ہی شیخ نے فرمایا وہ کہ طمع دستار سے آدمیون کی کم کرو اور پگڑی آپکو
دیدی شیخ فرماتے ہین کہ ایک وقت مرو مین بیمار تھے قصد کیا کہ نیشاپور جاوین ہاتف نے آواز دی کہ ابھی تم
شہر سے باہر نہین جاسکتے کہ جماعت پریان کو تمھاری باتون کی پسندیدگی ہی وہ تمھاری مجلس مین حاضر ہوتی ہین
اُنکے لیے بھی توقف کرو ایک روز آپ ممبر پر مذمت آدمی کی کررہے تھے کہ ظلوم و جہول اور متکبر و حسود ہین اور اسی
قسم کے عیوب انسانی بیان فرمارہے تھے ایک درویش اُٹھے اور کہا کہ ساتھ ان صفات ذمیمہ کے موقع دوستی کا رکھتا
ہی آپ سنے فرمایا ہان یحبہم و یحبونہ ایک روز آپ ممبر پر فرمارہے تھے اللہ اللہ اللہ ایک شخص سنے کہا ای خواجہ خدا کیا ہی
فرمایا مین نہین جانتا اُسنے کہا جب نہین جانتے تو کیون کہتے ہو کہا کہین تو کیا کہین ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا
مین بہت دور سے آپکی زیارت کو آیا ہون فرمایا اس بات کا حاصل ہونا قطع مسافت سے نہین ہی اپنے نفس سے
ایک قدم آگے جاؤ کہ سب مقصود وہان حاصل ہی ایک شخص نے وساوس شیطان سے شکایت کی فرمایا دنیا کے
تعلق کا درخت اپنے گھر سے جڑ سے اُکھیڑ ڈالو تو چڑیین اُسپر نہ بیٹھین جب درخت تعلق دنیا باطن مین پھیلا ہی اور شاخین
نکالی ہین مرغان شیطان سے اُسکو چھٹکارا نہوگا ایک سوداگر آپکا مرید تھا اُسکی عیادت کو آپ گئے پوچھا کہ سبب بیماری کیا تھا
اُسنے کہا رات کو مین تہجد کے لیے اُٹھا پیٹھ مین چمک ہوگئی اور درد شدید پیدا ہوا آپ نے فرمایا تمکو اُس فضول سے کیا کام
کہ تہجد ادا کرو ضرور درد پشت مین مبتلا ہوگے جسکے سر مین درد ہو اگر لیپ پیر پر کرے ہرگز اچھا نہوگا اور اگر ہاتھ نجس ہو
اور آستین دھوئے ہرگز ہاتھ پاک نہوگا ایک روز صوفی آپ کے سامنے کھڑے تھے اُنکو چھینک آئی آپ نے فرمایا یرحمک
ربک صوفی فی الحال چل کھڑے ہوے پوچھا حال کیا ہی کہا جب زبان شیخ سے مجھپر ساتھ رحمت کے کھلی جو کام مین
چاہتا تھا برآیا اب ٹھہرنے کا کیا فائدہ یہ کہا اور چلے گئے قولہ ایک روز ایک درویش خانقاہ مین آئے اور کہا

کہ ایک گوشہ میرے لیے خالی کرو تاکہ ہم مرین اُنکے لیے مین نے ایک مکان خالی کر دیا اُنھون نے گوشہ سے ٹکٹکی باندھی
در اللہ اللہ کہنا شروع کیا مین اُسی طرف کان رکھتا تھا مجھے کہا ای بو علی مجھے مشغول مت کر مین چلا گیا اور اس خیال
سے در گذرا وہ روح جان بحق ہو گئے مین نے غسال وغیرہ کے لیے آدمی بھیجا پھر جو دیکھا تو اُنکو نپایا سخت حیران ہوا اور
کہا خداوندا تو نے ایسے آدمی کو مجھے دکھایا کہ مین نے اُسے دیکھا اور مرا اور ناپدید ہوا بتادے وہ کہان گئے ہاتف نے
آواز دی اُسے کیا ڈھونڈھتے ہو جسکو ملک الموت نے ڈھونڈھا نپایا حور وقصور نے ڈھونڈھا نہ پایا مین نے کہا
خداوندا وہ بے مانند کہان گئے آواز آئی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ایک وقت آپ نے بیابان مین
راہ گم کی پندرہ روز کے بعد بر سر راہ آئے ایک مرد لشکری نے آپ کو ایک کوزہ پانی دیا آپ نے پیا آپ فرماتے ہین
کہ ظلمت وزیانکاری اُس پانی کی تیس برس ہوے کہ میرے دل مین رہگئی آپ کے اکثر مرید قوی الجثہ
تھے جاڑون مین اُنکو ٹھنڈھے پانی سے غسل کرنے کو آپ فرماتے اور بعض جو نازک مزاج تھے اُنکی رفق کرتے
اور فرماتے کہ مجاہدہ ہر کس کا بقدر وسع اور قوت کے فرمانا چاہیے **قولہ** جو کوئی بقالی کرنا چاہے اُسکو تنگیان
اور آلات اور اسباب ضرور ہوگا اور جو گوشہ نشینی چاہے اُسکو تھوڑی چیز کافی ہی یعنے علم اگر واسطے ریاے
خلق یا بیچنے کے لیے یا جاہ کے لیے سیکھا ہو تو بہت علم کی ضرورت ہی اور اگر واسطے عمل اور زاد آخرت کے تم
سیکھنا چاہو تو تمکو تھوڑا ہی علم کافی ہی اسقدر کہ شرایط عبودیت کو جانو اور اُسپر عمل کرو کہ مقصود علم سے
عمل ہی اور تواضع جیسا کہ نقل ہی کہ ایک روز مرو مین ایک شخص نے آپ کی دعوت کی آپ وہان جاتے تھے
راہ مین ایک پیرزن آتی تھی اور کہتی تھی ای بار خدایا مجھے ایسا بھوکھا تو نے رکھا ہی اور اپنے اطفال مجھپر
متعین کیے ہین آخر یہ کیا چیز ہی کہ تو میرے ساتھ کرتا ہی شیخ چلے گئے جب دعوت مین پہونچے فرمایا کہ ایک خوان مین
کھانا آراستہ کرد چنانچہ آراستہ ہوا صاحب دعوت خوش ہوے کہ آج شیخ گھر لیجائینگے حالانکہ آپ کے نہ گھر تھا نہ اہل
تھے جب خوان مرتب ہوا آپ اُٹھے اور سر پر لیا اور اُس بڑھیا کے دروازہ پر لیگئے اور اُسے دیدیا دیکھو اس
شکستگی اور نیاز کے ساتھ کون ہو سکتا ہی **قولہ** ایسے رہو کہ گویا تم مرگئے ہو اور تین روز تمپر گذرے ہین **قولہ**
جو کوئی اپنی جان جاروب خانۂ معشوق نکرسکے وہ عاشق نہو **قولہ** جسے ساتھ غیر حق تعالے کے انس ہو اُسکی
محبت کا حال ساتھ خداوند تعالے کے ضعیف ہو **قولہ** جو کوئی سواے خداوند تعالے کے بات کہے اپنی گفتگو مین
وہ جھوٹھا ہی **قولہ** جو کوئی نیت مخالفت پیر کی کرے اُسکو طریقت نرہے اور تعلق اُسکا شیخ سے بریدہ ہو اگرچہ
ایک ہی جگہ رہتے ہون **قولہ** جو کوئی پیر کی صحبت کرے اور دل مین پیر پر اعتراض رکھتا ہو تو گویا اُسنے
عہد صحبت پیر کا توڑا اگر توبہ اور غرامت سے پھر حاصل ہو سکتا ہی اگرچہ کہا ہی کہ عقوق شیخ کی توبہ قبول نہو
قولہ ترک ادب وہ چیز ہی کہ جسکا ثمرہ نکال دینا ہی جو شخص بساط بادشاہان پر بے ادبی کرے اُسے دروازہ پر

بھیجین اور جو کوئی دروازہ پر بے ادبی کرکے اُسے اصطبل مین بھیجین **قوله** جو کوئی ساتھ بادشاہون کے بے ادب صحبت
کرے یہ نادانی اُسکی اُسکو زد و ضرب اور قتل تک پہونچاوے **قوله** یہ بات نہ علت سے ہی نہ کوشش و ریاضت سے
ولیکن خمیر ہی کما قال اللہ تعالی یحبہم و یحبونہ مین اُسے دوست رکھتا ہون اور وہ مجھے دہان نہ ذکر عبادت بہتر
ہی نہ ذکر طاعت و علت بلکہ محبت کو مجرد جاننا چاہیے علت سے **قوله** میری مصیبت آج کی زیادہ ہی مصیبت اہل
دوزخ سے قیامت کے اس سبب سے کہ اہل دوزخ کا اُسدن ثواب فوت ہوگا اور میرا اُسوقت نقد وقت
مشاہدہ خدمت حق تعالی فوت ہوتا ہی تم تمیز کرو ان دونون مصیبتون مین **قوله** جو کوئی ترک حرام کرے
دوزخ سے نجات پاوے اور جو کوئی ترک شبہات کرے بہشت مین پہونچے اور جو کوئی ترک زیادتی کرے خدا تک
پہونچے **قوله** اگر کوئی شخص تمام عمر مین ایک ساعت بمخالفت خدا مشغول ہوا ہو اور وہ بہشت مین جاوے جسوقت
اُسکو وہ بات یاد آجاوے اُسکے لیے بہشت دوزخ سے بدتر ہو اور جس شخص نے تمام عمر مین ایک سانس خدا کی موافقت مین
لی ہو اگر اُسے دوزخ مین ڈالین اور جسوقت اُسکو وہ وقت یاد دلایا جائے تو آتش دوزخ اُسپر سرد ہو جائے اور
دوزخ اُسکو مثل بہشت کے ہو جاوے **قوله** اگر عقوبت کرے اظہار قدرت ہو اور اگر بخش دے اظہار رحمت ہو **قوله**
بدعت وہ ہی کہ آخرت کو واسطے دنیا کے بیچے **قوله** جو کوئی اس آیت کو سنے کہ ولا تحسبن الذین قتلوا کیونکر جان دینے سے
بخیلی کر سکتا ہی **قوله** ایاک نعبد نگہداشت شریعت ہی و ایاک نستعین امر حقیقت ہی **قوله** جب خدا نے تنہا تمکو خرید لیا ہی
بہشت ساتھ دوسرے کے مت بیچو کہ بیع درست نہو اور معاملہ ساتھ دوسرے کے فائدہ نہ دے **قوله** تین مرتبہ
ہین سوال و دعا و ثنا سوال اُنکے لیے جو دنیا چاہین اور دعا اُنکے لیے جو عاقبت چاہین اور ثنا اُنکے لیے جو مولے کو
چاہین **قوله** سخاوت کے بھی تین درجہ ہین سخاوت و جود و ایثار جو کوئی حق کو اوپر نفس اپنے کے اختیار کرے سخی ہی
اور جو کوئی اپنے دل پر حق کو اختیار کرے وہ صاحب جود ہی اور جو کوئی حق تعالی کو اپنی جان پر اختیار کرے وہ صاحب
ایثار ہی **قوله** جو کوئی حق بات کہنے سے چپ رہے وہ شیطان ہی گونگا **قوله** تمپر واجب ہی کہ صحبت سلاطین سے
پرہیز کرو کہ رائے اُنکی مثل رائے لڑکون کے ہی اور صولت اُنکی مثل صولت شیرون کے **قوله** معنی ولا تحملنا مالا طاقة لنا بہ
پناہ چاہتا ہی فراق و قطعیت سے **قوله** تواضع تونگرون کی درویشون سے دیانت ہی اور تواضع درویشون کی
تونگرون سے خیانت **قوله** ملائکہ واسطے طالب العلم کے پر بچھاتے ہین اگر کوئی طالب معلوم ہو تو اُسکے ساتھ کیا کرین **قوله**
جب طلب علم فرض ہی تو طلب معلوم فرض عین ہی **قوله** مرید وہ ہی کہ نسوئے اور کچھ مراد نہو اور نفس کی نہ طلب کرے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے پھر آئے بعد اُسکے ہرگز نسوئے کیونکہ تمام دل ہوگئے تھے **قوله** جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے بیٹے سے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ تجھے قربان کرنا چاہیے کہا ای باپ اگر تم نسوتے تو یہ
خواب نہ دیکھتے فرمایا دنیا مین دیدار باسرار ہوتا ہی اور آخرت مین بینائی سے نقل ہی کہ آخر عمر مین آپ کو اسقدر درد پیدا

کہ قبل طلوع آفتاب سے اُس بام پر کہ اب سامنے تربت آپکے ہی اور اُسکو بیت الفتوح کہتے تھے جاتے اور آفتاب کیطرف رخ کرکے کہتے ای پھرنے والے مملکت کے آج تم کیسے رہے اور جب تم گذرتے تھے مملکت مین اور ملکوت مین مین تو کہین اندوہگین اور مشتاق اس بات کا تمنے پایا اور کسی جگہ اوپر نیچے کے جانے والون سے اس واقعہ کی تھین خبر ملی اسی جنس کی باتین کرتے تھے جب آفتاب ڈوبتا تب نیچے اُترتے نقل ہی کہ آپکی باتین آخر مین ایسی بلند ہوئین کہ خلق اُسکو سمجھ نہین سکتی تھی اور طاقت آپکے بات کے سُننے کی نہین رکھتی تھی آخر وقت مین آپ کی مجلس مین بہت تھوڑے لوگ جاتے سترہ اٹھارہ آدمیون سے زیادہ نہوتے جیسا کہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب ابو علی دقاق کا سخن عالی ہوا مجلس اُنکی خلق سے خالی ہوئی وفات آپ کی شہر ذیقعدہ مین ہوئی

حضرت خواجہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ			۴۱۵	۱۰۲۴

سفینۃ الاولیا مین مذکور ہی کہ سرآمد محققین حضرت محمد چشتی ولد خواجہ ابو احمد چشتی بموجب بشارت شہنشاہ رسالت جنگ سومنات مین محمود غزنوی کے ساتھ تھے مرقد مبارک آپ کا چشت مین زیارت گاہ عام ہی

محمود غزنوی	۳۸۷	۹۹۷	۴۲۱	۱۰۳۰

یہ خلف اکبر سبکتگین کے ہین بعد وفات سبکتگین کے محمود نیشاپور مین تھے اسمعیل چھوٹا بیٹا سبکتگین کا تخت پر بیٹھا محمود نے اسمعیل کو لکھا کہ سلطنت تمسے نہوسکیگی یہ ایک مشکل کام ہی اپنی ضرورت کے لایق ایک ولایت پر قناعت کرو اُسنے نمانا محمود نے نیشاپور سے آکر اُسکو قید کرلیا اور تخت غزنی و غور پر بیٹھے سن اول جلوس مین ایک کان سونے کی سیستان مین نکلی جسمین ایک درخت سونے کا تھا جسکا دورہ تین گز تھا جتنا چاہتے اُس سے سونا لیتے ہرگز کم نہوتا مدتون قایم رہا عہد سلطان مسعود مین بسبب زلزلہ کے معدوم ہوگیا بادشاہ عادل تھا اجراے شریعت مین سعی بلیغ کرتا حالات محمود مشہور عالم ہین تفصیل اُنکی مع سن اُسکے ذیل حالات کے درج ہوگی جب شہرہ شجاعت محمود کا بغداد مین پہونچا قادر باللہ خلیفہ بغداد نے خلعت گرانمایہ اور علم مرصع بھیجا اور یمین الدولہ خطاب دیا جب بتخانہ سومنات کو فتح کیا اور ایک بڑے بت کو جو سنگ مرمر سے بنا ہوا تھا چاہا کہ توڑے برہمنان جمع ہوے اور التجا کی کہ برابر اس بت کے زرسرخ اور جواہر بادشاہ قبول فرماوے اور اُسکے توڑنے سے باز رہے اور امرا کو بھی برہمنون نے وعدہ پر طمع دیکر اپنا شفیع کیا امرانے شفاعت کی محمود اس بات پر بہت رویا اور کہا کہ مجھے شرم آتی ہی کہ اگر ہم اسکو توڑین تو قیامت کے روز مجھے محمود بت شکن کہکر ندا کرینگے اور اگر چھوڑ دین

تو محمود بت فروش کہکر پکارینگے امرا ساکت ہوے سلطان نے اپنے گرز گران سے اُسکو توڑا ایک ٹکڑاہ اُسکا
مکہ معظمہ مین بھیجا دوسرا مدینہ طیبہ مین تیسرا غزنی مین مسجد جامع کی راہ پر ڈالدیا کہ پامال ہو اُس بت کے پیٹ
سے سو چند اُسکا جو برہمنان دیتے تھے جواہرات گران قیمت سلطان کو ملے کیونکہ چھ ہزار برس سے راجگان
اطراف کے جواہر بیش قیمت اُسکے پیٹ مین بنظر ثواب آخرت ڈالتے تھے اُسکا پیٹ معدن جواہرات نفیسہ
بنگیا تھا تاریخ جرجانی مین مرقوم ہے کہ طالع محمود کا ساتھ طالع حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق
تھا سب فتوح ہندوستان و رواج دین متین اور بتون کا توڑنا اسی سبب سے تھا نقل ہے کہ ایک روز ایک
شخص نے آکر فریاد کی کہ ایک شخص لشکری بادشاہ کا میرے گھر مین جاتا ہے اہل و عیال غریب پر بجور د
غضب متصرف ہوتا ہے سلطان نے فرمایا جب وہ آوے مجھے خبر کرنا کئی دن بعد شبکو اُس شخص نے آکر
بادشاہ کو خبر دی سلطان فوراً گھر مین اُس فقیر کے آئے اور چراغ کو گل کردیا اور سر اُس شریر کا شمشیر عدالت سے
کاٹ ڈالا اور پھر چراغ روشن کیا اور اُسکا مُنہ دیکھا اور سجدہ شکر کا ادا کیا درویش نے سبب چراغ بجھانے
اور پھر جلانے اور سجدہ کرنے کا پوچھا سلطان نے فرمایا کہ جس روز سے یہ قصہ مین نے تمسے سنا گمان کیا کہ
کوئی میرا لڑکا ہوگا چراغ کو اسلیے بجھادیا کہ مہر پدری نہ جوش کرے اور مانع قتل ہو جب مین نے دیکھا کہ
دوسرا تھا شکر خدا کا سجدہ کیا اب جلد کچھ کھانے کو لاؤ کہ اُس روز سے مین نے کچھ نہین کھایا ہے درویش کے
پاس جو کچھ تھا حاضر کیا سلطان نے کچھ کھایا اور پانی پیا ایک روز سلطان نے ابوطاہر سامانی سے پوچھا
کہ آل سامان کے پاس کسقدر جواہر ہین اُسنے عرض کی کہ سات رطل سلطان نے فرمایا کہ الحمد للہ زیادہ لاکھ
رطل سے جواہر نفیسہ سے خزانہ مین موجود ہے ساتوین ربیع الثانی روز پنجشنبہ کو مرض دق سے وفات کی

تفصیل حملات محمود غزنوی

نمبر	مقام جنگ	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	جنگ ہرات	۳۹۰	۹۹۹
۲	جنگ ٹھٹھہ	۳۹۱	۱۰۰۰
۳	جنگ پشاور	۳۹۱	۱۰۰۰
۴	جنگ ملتان	۳۹۵	۱۰۰۴
۵	جنگ پشاور بار دگر	۳۹۹	۱۰۰۸
۶	جنگ ملتان بار دگر	۴۰۲	۱۰۱۱
۷	جنگ تھانیسر	۴۰۲	۱۰۱۱
۸	جنگ لاہور	۴۰۴	۱۰۱۳
۹	جنگ قنوج	۴۰۷	۱۰۱۶
۱۰	جنگ کالنجر	۴۱۰	۱۰۱۹
۱۱	جنگ متھرا	۴۱۴	۱۰۲۳
۱۲	جنگ سومنات	۴۱۵	۱۰۲۴
۱۳	وفات محمود	۴۲۱	۱۰۳۰

محمود نے بتاریخ تیسری یا ساتوین ربیع الثانی سنہ ۴۲۱ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۹-اپریل سنہ ۱۰۳۰ء وفات کی
غزنی مین قبر اُسکی ہی غوریون کے وقت مین سب قبرین کھودی گیئن لیکن قبر محمود محفوظ رہی

سلطان امیر محمد	۴۲۱	۱۰۳۰	۴۲۱	۱۰۳۰

چھوٹا بیٹا محمود کا تھا بعد وفات محمود کے بصلاح اُمرا تخت پر بیٹھا اگرچہ یہ بادشاہ نہایت درجہ جواد تھا کوئی
دقیقہ جوادی کا اُسنے اُٹھا نرکھا مگر یوسف محمود کا بھائی اور دوسرے چند امرا مخالف اُسکے ہوئے امیر مسعود
دوسرے بیٹے کو محمود کے صفہان سے بلایا جب نزدیک پہونچا مسعود کا معلوم ہوا امرا نے امیر محمد کو قید کرلیا
اور مسعود تخت نشین ہوا مدت سلطنت اُسکی چند ماہ ہوئی

شہاب الدولہ سلطان مسعود	۴۲۱	۱۰۳۰	۴۳۲	۱۰۴۰

پہلا کام اس بادشاہ نے بعد تخت نشینی کے یہ کیا کہ امرائے حرام خور کو قتل کیا اور خواجہ احمد حسین میمندی کو
کہ بحکم محمود کالنجر مین قید تھے طلب کرکے وزیر اپنا کیا اور امیر محمد اپنے بھائی کو مکحول کیا یعنے آنکھ مین سلائی
پھروادی کہ اندھا ہوگیا اور سنہ ۴۲۴ھ مین متوجہ ہند ہوکر قلعہ سرسی کو کہ دائین جانب کوہستان کشمیر مین واقع تھا
فتح کرکے بہت مسلمانون کو کہ اُس حصار مین قید تھے رہا کیا اور بہت روپیہ اُن لوگ کو دیکر غزنی واپس گیا
سنہ ۴۲۷ھ مین ایک تخت سونے کا بنایا سترمین جواہرات اُسپر جڑے اور سنہ ۴۲۸ھ مین حصار ہانسی مفتوح کیا
اور اُس قلعہ کے بتخانون کو توڑا اور غزنی واپس چلا گیا دوسری بار پھر قصد ہندوستان کا کیا اور برادر مکحول
کو ساتھ لیا وقت عبور دریاے جھیلم کے غلامان سلطانی نے ہجوم کرکے اولاً خزاین شاہی کو لوٹا بعد اُسکے
بادشاہ کے تخت تک پہونچکر بادشاہ کو قید کرلیا اور محمد مکحول کو تخت پر بٹھایا محمد مکحول نے مسمی احمد اپنے بیٹے
کو نائب السلطنت کیا اُسنے حصار گھیری مین جاکر سلطان مسعود کو شہید کیا یہ بادشاہ نہایت شجاع اور
کثیر الجواد تھا تیر اُسکا برگستوان فیل سے پار ہوتا اور علما و فضلا کو نہایت دوست رکھتا ابو ریحان خوارزمی
نے قانون مسعودی علم ہندسہ مین اُسکے نام پر تصنیف کیا اور قاضی ابو احمد نے کتاب مسعودی مذہب ابو حنیفہ
اُسکے نام پر لکھی ایک مرتبہ لاکھ اشرفی ماہ رمضان مین مستحقون کو دی

حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمۃ	۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۹	۱۰۱۳	۴۱۹ ۴۲۴	۱۰۲۸ ۱۰۳۲

آپ خواہرزادہ سلطان محمود غزنوی کے تھے اور سادات علوی سے تھے نسب آپ کا ساتھ حضرت ابو القاسم

محمد حنیفہ کے ملتا ہی آپ کے والد ماجد کا نام میر شاہو تھا بسبب خلاف حسن میمندی وزیر محمود کے ہندوستان مین رہتے تھے حضرت سالار مسعود غازی جنگ سومنات مین شریک محمود غزنوی تھے بعد مراجعت محمود کے آپ ہندوستان مین رہگئے اور بہت لڑائیان راجگان ہنود سے کین کہتے ہین کہ آپ ولی مادرزاد تھے آخر جنگ آپ نے بہرایچ مین کیا ایک تیر مخالف کا آپکے رگ گردن پر پڑا اُسی زخم سے آپ نے شہادت پائی خراسان مین آپ کو رجب سالار کہتے ہین اور اطراف مین اور نامون سے آپ مشہور ہین اطراف دہلی مین بلیم کہتے ہین نقل ہی کہ کسی راجہ کے کوئی لڑکا نتھا اُسنے آپ کے مزار پر یہ نیت کی کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو علم جڑاؤ ہم چڑھاوین خدا نے اُسکو اُسی سال مین بیٹا دیا اُسنے ادائے نذر کی جب سے یہ رسم علم کا جاری ہوا اور یہ واقعہ سنہ ۹ھ ہجری کا ہی قبل اُسکے یہ رسم علم کا نتھا تاریخ انیسوین رجب کو بلدہ اجمیر مین آپ متولد ہوے تھے مرآت مسعودی مین لکھا ہی کہ بعد وفات آپ کے ایک دن ایک عورت عقیمہ یعنے لاولد آپ کے مزار پر متوجہ ہوئی حق تعالے نے اُسکو فرزند عطا فرمایا پس وہ عورت ہر یکشنبہ کو مع اپنے قبایل کے آپکی زیارت کو حاضر ہوتی۔ اور یہی کرامت کو تمام شایع اور ظاہر کرتی ہر روز خلایق انبوہ جمع ہوتی تھی بتیس برس تک آپکا کوئی روضہ نتھا شیخ جمال الدین ساکن رودولی کی صاحبزادی اندھی مادرزاد تھی اُسنے آپ کی روحانیت کی طرف توجہ کی عنایت الٰہی سے بارہ برس کی عمر مین وہ بینا ہوئی وہ اپنے بھائی کو ساتھ لیکر بہرایچ مین آئی اور روضہ بنایا

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ			۳۱۹ / ۴۲۵ھ	۱۰۳۳

نام آپ کا علی بن جعفر ہی اپنے وقت کے یگانہ و فرد و غوث تھے انتساب آپکا تصوف مین ساتھ سلطان بایزید بسطامی کے پہونچا اور تربیت آپ کی روحانیت سے شیخ ابویزید ہمدانی کے ہی اور ولادت آپکی بعد وفات شیخ ابویزید ہمدانی کے ہی شیخ ابوالحسن سے لوگون نے پوچھا کہ صدق کیا ہی آپنے فرمایا کہ دل بات کہے یعنے وہی کہے جو اُسکے دل مین ہی اور پوچھا کہ کسکو حق ہی فنا و بقا مین بات بولنا فرمایا کہ اُسکو حق ہی کہ ایک تار ابریشم مین آسمان سے لٹکا ہوا ور ایسی ہوا آوے کہ درختون کو اور پہاڑون کو اُکھیڑ ڈالے اور دریاؤن کا پانی باہر پھینکدے اور اُسکو نہ ہلاسکے قولہ ہرگز اُس شخص سے صحبت نرکھو کہ تم کہو خدا اور وہ دوسری چیز کہے قولہ اندوہ طلب کرو کہ تمھاری آنکھ کا پانی ظاہر ہو کہ خدا رونے والون کو دوست رکھتا ہی قولہ اگر کوئی سرود کہے اور تمہین خدا کو یاد کرے اُس سے بہتر ہی کہ قرآن پڑھے اور تمہین خدا کو نہ یاد کرے قولہ چالیس برس ہوے کہ میرا نفس ایک پیالہ سرد پانی یا ایک پیالہ دوغ چاہتا ہی مین نے ابتک اُسکو نہین دیا ہی قولہ روشن تر وہ دل ہی جسمین خلق نہو اور رب سے

اچھا وہ کام ہی جسمین اندیشۂ مخلوق نہو آپکا ایک باغ دریاے نیل کے کنارے پر تھا نیل سے ڈوبگیا اُس سال
اُسمین چاندی پیدا ہوئی دوسرے سال پھر ڈوبا سونا پیدا ہوا تیسرے سال پھر ڈوبا موتی اور جواہرات
پیدا ہوئے آپنے کہا خداوندا ابوالحسن اُسکے ساتھ فریفتہ نہو اس دنیا کے لیے مین تجھ ایسے خدا سے نہ پھرونگا
نقل ہی کہ ایک بار ایک جماعت سفر کو جاتی تھی اُن لوگ نے آپ کی خدمت مین عرض کی کہ راہ خوفناک ہی
کوئی دعا ارشاد فرمائیے کہ ہملوگ محفوظ رہین آپنے فرمایا کہ جب کوئی بلا سامنے آوے تو ابوالحسن کو یاد کرنا
اُن لوگ کو یہ بات پسند نہ آئی اور وہ لوگ سفر مین گئے رہزنون سے سامنا ہوا سب مین سے ایک شخص نے
شیخ کو فوراً یاد کیا وہ نظر سے رہزنون کے مع اسباب اپنے پوشید ہو گیا سب حیران رہے اور پوچھتے تھے
کہ ایک شخص اس مقام پر تھا کیا ہوا اور اسباب اُسکا کیا ہوا دوسرون کا سب مال رہزنون نے لوٹ لیا
اور اُنکو برہنہ کر کے چھوڑ دیا بعد اُسکے سب نے اُس شخص کو مع مال کے سلامت دیکھا سبب پوچھا اُسنے یاد
شیخ ظاہر کیا جب وہ لوگ شیخ کے پاس واپس آئے عرض کی للہ بتائیے کہ سبب کیا تھا ہم لوگ نے خدا کو
یاد کیا اور کچھ حاصل نہوا اور اس شخص نے آپ کو یاد کیا اور آنکھ سے رہزنون کے ناپدید رہا شیخ نے
فرمایا تم لوگ نے خدا کو مجازاً یاد کیا اور ابوالحسن حقیقتہً یاد کرتا ہی ابوالحسن کو یاد کرو تو ابوالحسن تمھارے لیے خدا کو
یاد کرے کہ تمھارا کام بر آوے اگر عادتاً و مجازاً خدا کو ہزار بار یاد کرو تو کچھ فائدہ ندے آپ سماع نہین سنتے تھے
ایک روز شیخ ابی سعید آپ کی زیارت کو آئے اور بعد کھانے کے فرمایا کہ اجازت ہی کہ کچھ سماع ہو شیخ نے فرمایا
مجھے پروا سماع کی نہین ہی لیکن تمھاری موافقت سے سنونگا قوال حاضر ہوے سماع شروع ہوئی شیخ نے
مدت العمر مین اسکے پہلے سماع نہین کیا تھا شیخ ابو سعید نے کہا کہ یا شیخ وقت ہی کہ شیخ اُٹھیے اور تین بار آستین
ہلائی اور سات بار قدم زمین پر مارا جمیع دیوار خانقاہ آپ کی موافقت مین جنبش مین آئی شیخ سعید نے کہا
بس ہی شیخ مکان سب گر جائینگے شیخ نے فرمایا قسم ہی عزت خداے تعالیٰ کی کہ آسمان و زمین تمھاری موافقت
مین رقص کرین اور فرمایا کہ سماع اُسکو مسلم ہی کہ اُسکے سر سے عرش تک اور پیر سے تحت الثریٰ تک کھلا دیکھین
محمود غزنوی کو آپ نے اپنا خرقہ عنایت فرمایا تھا جنگ سومنات جب بہت سخت ہوئی اور خوف ہوا کہ شکست
ہو تو محمود گھوڑے سے اُترا اور دست دعا بدرگاہ الٰہی بلند کیا اور اُس خرقہ کو ہاتھ پر رکھا اور مُنھ خاک پر اور
الحاح کی کہ الٰہی بآبروے شیخ اس خرقہ کے مجھے کفار پر فتح دے ناگاہ درمیان کفار کے ایک غدر ہوا اور تاریکی
پیدا ہوئی آپس مین سبنے تیغ زنی شروع کی اور متفرق ہوے لشکر اسلام نے فتح پائی اُسی رات کو محمود نے
حضرت خواجہ حسن بصری کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کہ میرے خرقہ کی آبرو تمنے خدا کی درگاہ مین کھوئی اگر
اُسوقت چاہتے تو سب کافر مسلمان ہو جاتے شیخ ایک رات نماز مین مشغول تھے ایک آواز سُنی کہ

ہان اي ابوالحسن چاہتے ہو کہ جو کچھ ہم تمسے جانتے ہین خلق سے کہدین تو تجھے سنگسار کرین شیخ نے کہا خداوندا
تو جانتا ہی کہ جو کچھ ہم تیری رحمت سے جانتے ہین اور تیرے کرم سے دیکھتے ہین خلق سے کہین تو کوئی تجھے
سجدہ نکرے آواز آئی کہ نہ تم کہو نہ ہم **قولہ** تین چیز کی حد مین نے نہین جانی غالب درجات مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم وغایت کید نفس وغایت معرفت **قولہ** جو کچھ میرے سینہ مین ہی اگر ایک قطرہ اُسکا باہر آوے تو جہان ویسا ہو
جیسا طوفان نوح مین **قولہ** عافیت تنہائی مین اور سلامتی خاموشی مین ہی **قولہ** بعض لوگ ہین کہ تین روز مین مکہ آتے
جاتے ہین اور بعض ایک رات دن مین اور بعض ایک لحہ مین **قولہ** جب تو طالب دنیا ہوگا دنیا تجھپر سلطان ہوگی اور جب
تو اس سے کنارہ کریگا تو دنیا پر تو سلطان ہوگا **قولہ** فقیر وہ ہی جسکو دنیا و آخرت کی رغبت نہو **قولہ** صوفی مثل ایسے
روز کے ہی کہ اُسکو آفتاب کی حاجت نہین ومثل ایسی شب روشن کے ہی کہ اُسکو ماہ وستارہ سے حاجت نہین **قولہ** ہر
صد سال مین ایک شخص رحم مادر سے پیدا ہو کہ وہ یگانگی حق پہچانے **قولہ** تین چیز خدا سے نگاہ رکھنی مشکل ہی بھید اُسکا
خلق سنے نگاہ رکھنا اور نہ کہنا باوجود صحبت خلق کے اور خلق سے زبان کو نگاہ رکھنا اور ریا کی عمل کو نگاہ رکھنا **قولہ**
جو کوئی ایک آرزو نفس کی برلاے ہزار اندوہ اُسکو راہ خدا مین پیش آوے **قولہ** جب خدا کوئی تقدیر کرے تو اُسپر
راضی ہو ہزار اعمل نیک سے بہتر ہی کہ تو کرے اور وہ پسند کرے **قولہ** اگر دل ساتھ خدا کے رکھتا ہی تو اگر تمام دنیا اُسکو
ہو تو کچھ ضرر نہین اور اگر پلاس پوشی کرے اور دل ساتھ خدا کے نہو تو کچھ فائدہ نہین **قولہ** جو کچھ خدا کیواسطے
کیا جاے اخلاص ہی اور جو کچھ خلق کے واسطے کیا جاے ریا ہی **قولہ** وہ راہ جو بہشت کو جاتی ہی نزدیک ہی اور
وہ راہ جو خدا کو جاتی ہی دور **قولہ** دوستی خداوند کی اُسکے دل مین نہوگی جسکو شفقت خلق پر نہو **قولہ** اگر ایک مومن کو
کوئی شخص آواز دے تو اُس دن کی عبادت اُسکی قبول ہو **قولہ** اگر پلاس پوشی اور نان جوین کھانے سے مرد
ہو سکتا ہی تو حیوان کو مرد ہونا چاہئے تھا کہ سب پلاس پوش اور جو خوار ہین **قولہ** طاعت تین چیز سے ہوتی ہی
نفس وزبان ودل پس ہمیشہ چاہیے کہ ہر ایک کو انمین سے ساتھ خدا کے مشغول رکھے تو جب اس جہان سے
باہر جاوے بے حساب بہشت مین بھیجین **قولہ** مجاہدہ مردون کا چالیس برس ہی دس برس رنج اُٹھانا چاہیے
تو زبان درست ہو اور دس برس مجاہدہ کرنا چاہیے تو یہ گوشت کہ بدن پر ہی جاتا رہے دس سال مجاہدہ چاہیے
تو دل خدا کے ساتھ درست ہو پھر دس برس مجاہدہ چاہیے تا سب احوال اُسکا درست ہو **قولہ** جب اپنے تئین
خدا کے ساتھ دیکھو تو یہ وفا ہی اور اگر خدا کو اپنے ساتھ دیکھو تو یہ فنا ہی اور جب خدا کو دیکھو اور اپنے تئین ندیکھو تو یہ
بقا ہی **قولہ** جو کوئی اس جہان مین خدا اور خدا کے رسول اور پیرون سے شرم رکھے اُس جہان مین خدا
اُس سے شرم رکھے **قولہ** جو کوئی خدا کا پیاسا ہی اگر سب مخلوق اُسکو دیجاے سیر نہو **قولہ** جو کچھ لوح محفوظ مین
ہی نصیب خلق ہی حق تعالی ساتھ جوانمردون کے وہ کہے جو لوح محفوظ مین نہین ہی۔

قولہ اگر جنید و شبلی رحمہما اللہ علیہما کے دنیا مین آنے جانے کی نسبت سوال کرین تو کہو اُن لوگ کو نہ دنیا مین آنے کی خبر ہی نہ جانے کی (اُسوقت ہاتف نے آواز دی کہ تمنے سچ کہا) اُس شخص کو جو خدا کو جانے اُسکو غیر سے خبر نہو آپ نے قریب وفات کے وصیت فرمائی کہ تیس گز میری قبر گہری کھودی جائے تو زمین بسطام سے نیچے رہے ویسا ہی کیا گیا آپ جب زیارت بایزید رحمہ اللہ کو بسطام جاتے تو بعد نماز شب کے جاتے اور صبح تک واپس آتے اور پشت اُس طرف نفرماتے پچھلے پیر آتے

حضرت ابواسحاق شہریار گازرونی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۴۲۶	۱۰۳۴

اصل آپکا ملک فارس مولد آپکا شہر گازرون ہی حضرت ابو علی حسین بن محمد فیروز آبادی قدس سرہ کے مرید تھے بصرہ و شیراز و مکہ وغیرہ مین برابر اصحاب کی صحبت مین رہکر حدیثین حاصل کین نقل ہی کہ وزیر بادشاہ وقت آپکا بہت معتقد تھا اور ہر چند اُسنے کوشش کی مگر آپ نے کبھی اُسکی نذر قبول نفرمائی آخر کار اُسنے چند بندہ آزاد کیے اور آپکی حضور مین یہ التماس پہونچائی کہ جب مجھسے آپ نذر قبول نہین فرماتے مین نے بندہ آزاد کیے اور ثواب اُسکا آپ کو پہونچایا آپنے اُسکے جواب مین یہ کہا وزیر سے کہدینا کہ تمھارا پیغام پہونچا شکر کیا لیکن بندگان کا آزاد کرنا میرا مذہب نہین ہی بلکہ آزاد کو بندہ احسان کرنا ہی نقل ہی کہ ایک شب آپ زیارت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوے عرض کی یا رسول اللہ ما التصوف ارشاد ہوا التصوف ترک الدعاوی وکتمان المعانی پھر عرض کی ما العقل حکم ہوا ادناہ ترک الدنیا واعلاہ ترک التفکر فی ذات اللہ تعالی آپ کی تربت کو تریاک اکبر کہتے ہین اس سبب سے کہ جو کچھ وہان مانگتے ہین خدا تعالی اپنے فضل و کرم سے وہ مدعا اُنکے برلاتا ہی جس شب کو آپ پیدا ہوے اُس رات ایک ستون روشنی کا اُس گھر مین ظاہر ہوا کہ آسمان سے لگا ہوا تھا اور شاخین اُسکی ہر طرف پھیلی تھین والدین تو آپ کے مسلمان تھے مگر آپ کے دادا گبر تھے طفولیت مین آپ کے باپ نے معلم کے پاس بھیجا تاکہ قرآن پڑھین مگر دادا آپ کے مانع تھے کہ کوئی صنعت سکھائی جاے اس سبب سے کہ غریب تھے اور آپ چاہتے تھے کہ قرآن پڑھین چنانچہ آپنے والدین اور دادا کے ساتھ رد و کد کرکے قرآن پڑھنے پر رضامند کیا قولہ جو شخص طفولیت اور جوانی مین مطیع حق تعالی ہو اور پیری مین ویسا ہی مطیع تو باطن اُسکا نور معرفت سے منور رہو اور انوار حکمت کے دل سے زبان پر لاوے اور جو شخص لڑکپن اور جوانی مین گناہ کرے اور پیری مین توبہ کرے اُسکو مطیع کہتے ہین مگر کمال شایستگی حکمت اُسے دیر مین اور کم حاصل ہو قولہ ابتدا مین جب مین تحصیل علم کرتا تھا تو چاہا کہ کوئے شیخ کو اختیار کرون اور خدمت اور طریق اُسکا سیکھون دو رکعت استخارہ کی مین نے پڑھی اور سر بسجدہ ہوا اور عرض کی خداوندا مجھے خبر دیدے کہ مین شیخون سے عبداللہ خفیف و

حارث محاسبی و ابو عمرو بن علی رحمہم اللہ سے مین کس سے رجوع ہون مجھے نیند آگئی مین نے دیکھا کہ کسی شخص نے
آکر مجھے ایک اونٹ حوالہ کیا اُسپر کتابین بار تھین اور کہا کہ یہ کتابین عبد اللہ خفیف کی ہین مع اونٹ
تمکو بھیجی ہین مین نے جانا کہ اشارت آپ کی طرف ہے مین نے اُنکی طریقت اختیار کی آپ مسافرون کو بہت
مہمان کرتے تھے آپ کے والد نے ایک روز کہا کہ تم درویش ہو تمکو یہ استطاعت نہین ہے کہ ہر مسافر کو
مہمان کرسکو شاید اس کام مین تمکو عجز ہو آپ نے کچھ جواب ندیا ایک روز رمضان شریف مین قریب
شام کے ایک جماعت مسافرون کی پہونچی اور کچھ موجود نتھا اُسی وقت ایک شخص نے دو خروار روٹیون کے
اور پنیر و منقے بھیجے کہ صرف مہمان و درویشان کرو جب آپکے باپ نے یہ دیکھا تو قوی دل ہوے اور کہا
تمھارا جو جی چاہے خدمت خلایق کرتے رہو خداے تعالے تمکو ضایع نکریگا جب آپنے چاہا کہ عمارت مسجد
کی کرین خواب دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاے ہین اور ایک مسجد کی بنا دے رہے ہین آپنے
صبح ہوکر تین صف کی مسجد بنا کی دوسرے روز پھر دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابی کے ساتھ تشریف
لائے ہین اور مسجد کو اُس سے بڑی بنا کر رہے ہین بعد اُسکے آپ نے اُس مسجد کو وسیع اور فراخ تعمیر کی جب
آپ مکہ جاتے تھے تو بصرہ مین مشایخین نے آپ کی دعوت کی آپ نے اُس دعوت مین گوشت کسی
سبب سے نکھایا اُن لوگون نے جانا کہ آپ گوشت نہین کھاتے ہین جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی
آپنے بالکلیہ گوشت کو ترک کیا اور نفس کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ درمیان جمع کے تو نے دکھایا کہ گوشت
نہین کھاتا ہے تنہا بھی نکھاؤگے اپنی زندگی مین پھر کبھی گوشت نکھایا اور خرما بھی ترک کیا اور شکر بھی ایک
وقت آپ بیمار ہوے ہر چند اطبا نے کہا مگر آپنے شکر نہ کھائی اور نہر سے خورشید مجوسی حاکم گازرون کے
گازرون مین کبھی پانی نہ پیا آپنے اپنے مرید کو وصیت کی تھی کہ ہرگز کچھ اکیلے نکھانا آپکی قوت لایموت کے لیے
غلہ قدس سے لاتے تھے اُسے مباح زمین مین بوتے اور بقدر حاجت آپ اُس سے کھاتے اور کپڑا بھی اسیطرح
پہنتے کہ تخم حلال سے بویا جاتا اور کبھی صوف پہنتے غایت درجہ متقی اور پرہیزگار تھے ابتداے حال مین آپ
غایت فقر سے گھاس کھاتے چنانچہ سبزی گھاس کی آپکے چہرہ دن پر نمایان تھی ایک روز آپ وعظ فرما
رہے تھے اور ایک عالم خراسان سے آئے تھے اور بہت خلایق اُسوقت جمع تھی اُن عالم کے دل مین
گذرا کہ مین مفسر ہون اور شیخ سے زیادہ علم رکھتا ہون کیا سبب ہے جو یہ احوال اور جمعیت اور قبول کہ
شیخ کو ہے مجھے نہین ہے آپنے فراست باطن سے دریافت کیا ممبر پر سے طرف قندیل کے نظر کی اور کہا کہ اے دوستو
درمیان مین آب و روغن اس قندیل کے مناظرہ ہے پانی کہتا ہے کہ مین تجھسے افضل ہون اور عزیزتر دو
حیات خلق کی میرے سبب سے ہے اور تو آکر میرے سر چڑھا ہے روغن جواب دیتا ہے کہ یہ اُس سبب سے ہے

کہ مین نے انواع رنج و مصیبت اُٹھائی ہے بویا گیا کاٹا گیا چکی مین پیسا گیا اب مین اپنے تئین جلاتا ہون
اور دوسرے کو روشنی دیتا ہون ان وجہون سے مین نے برتری پائی ہے جب شیخ ممبر سے اُترے وہ عالم سامنے
آئے اور توبہ کی اور معذرت چاہی ایک وقت آپنے یہ خیال کیا کہ مین صدقہ نہ لون اور فقرا کو نہ دون مبادا
قیامت مین کسی بازپرس مین پڑون اور عاجز رہون فقرا کو کہدیتا ہون کہ اپنے گھرونمین جا کر یاد خدا کرین آپکو
نیند آگئی دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ یا ابراہیم لو اور دو اور مت ڈرو ایک مرتبہ دو آدمی
آپ کی خدمت مین واسطے غرض دنیاوی کے گئے آپ اُسوقت وعظ فرماتے تھے درمیان وعظ کے آپنے فرمایا
کہ جو کوئی ابراہیم کے زیارت کو آوے وہ حسبۃً للہ آوے کہ کوئی طمع دنیاوی درمیان نہو جو کوئی ساتھ طمع
دنیاوی کے آوے اُسے کچھ بھی ثواب نہو اور ایک جزو قرآن آپکے ہاتھ مین تھا فرمایا قسم ہے اُس خدا کی
جسکا یہ کلام ہے جو کچھ اس کتاب مین امر و نہی سے ہے سب مین بجا لاتا ہون قاضی ظاہر حاضر تھے اُنکے دل مین
خطرہ ہوا کہ شیخ نے بی بی نہین کی ہے کیونکر سب احکام کی تعمیل ہوئی آپنے اُنکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ
اس ایک کو خدا نے مجھے معاف فرمایا ہے جس وقت مین میدان مین عبادت کرتا ہون اور سجدہ مین سبحان
ربی الاعلے کہتا ہون تو بالو اور ڈھیلون سے سنتا ہون کہ وہ بھی میری موافقت مین تسبیح کرتے ہین ایک
جہود مسافر شیخ کی خانقاہ مین آیا تھا اور ستون کی آڑ مین چھپا رہتا تھا اور شیخ ہر روز کھانا اُسے بھیجتے تھے
ایک مدت کے بعد اُسنے اجازت چاہی کہ جاوے آپنے فرمایا اے جہود کیون جاتا ہے کیا یہ جگہ تجھے ناپسند ہوئی
جہود نے کہا کہ جب آپ جانتے تھے کہ مین جہود ہون کیون اتنا اعزاز اور اکرام فرماتے تھے آپنے فرمایا کوئی بشر
نہین ہے جو دو روٹی کے لائق نہو امیر ابو الفضل ولیٹی آپکی زیارت کو گیا آپنے فرمایا کہ شرابخواری سے توبہ کر اُسنے
عرض کی مین وزیر فخر الملک کا مصاحب ہون شاید میری توبہ ٹوٹ جاے آپنے فرمایا توبہ کرو اگر اسکے بعد
مجمع مین تمھین مجبور کرین تو تم مجھے یاد کرنا اُسنے توبہ کی اور گیا ایک روز مجلس مین ویسا ہی اتفاق ہوا کہ اُسے
لوگون نے شراب پینے پر مجبور کیا اُسنے کہا اے شیخ کہان ہو فوراً ایک بلی آئی اور ایسا دوڑی کہ سب صراحی
شراب کی گر کر ٹوٹ گئی اور مجلس اُنکی درہم برہم ہوگئی ابو الفضل کو اس بات پر بہت گریہ ہوا وزیر نے سبب
گریہ پوچھا اُسنے حقیقت توبہ بیان کی وزیر نے اُسے کہا کہ تم ویسی اپنی توبہ پر رہو اور پھر اُسکو نہ چھیڑا ایک روز
دو باپ بیٹے آپ کی حضور مین توبہ کرنے کو آئے آپنے فرمایا کہ جو کوئی میرے آگے توبہ کرکے توڑے اسے دنیا و
آخرت مین عذاب ہو ان دونون نے توبہ کی اور گئے اتفاقاً توبہ اُنکا ٹوٹ گیا ایک روز آگ جلا رہے تھے
اُن دونون کے بدن مین آگ لگ گئی اور جل گئے ایک روز ایک پرند جانور آپ کے ہاتھ پر آکے بیٹھ گیا
آپ نے فرمایا کہ چونکہ یہ مجھسے امین ہے اسلیے میرے ہاتھ پر آبیٹھا ہے اور ایک روز اسی طرح ایک ہرن آدمیون کے

بیچ سے ہوتا ہوا آپ کے پاس پہونچا آپ نے اُسے خادم کے ہاتھ جنگل مین بھیجدیا آپ کے بدن سے
مشک وعنبر سے بھی زیادہ ایک قسم کی خوشبو آتی آپ جسطرف جاتے وہ بو رہجاتی **قولہ** جو کوئی حساب اپنا کھانے
پینے پہننے مین نکرے اُسکا حال مثل چارپایون کے ہی **قولہ** خدا کا ذکر دل مین پکڑو اور دنیا کو ہاتھ سے اور ایسے
مت رہو کہ زبان پر ذکر اور دل مین دنیا **قولہ** مومن کی بینائی نور دل سے ہو اس سبب سے کہ آخرت غیب ہی
اور نور دل غیب اور غیب کو غیب سے دیکھ سکتا ہی **قولہ** کمترین عقوبت واسطے عارف کے یہ ہی کہ ذکر کی حلاوت
اُس سے لیلین **قولہ** دنیا دار بندونکو بسبب عیب جوارح کے رد کرین اور اُسکے ظاہر کو دیکھین اور حق تعالی بندونکو
بسبب عیب دل کے رد کرے اور اُسکے باطن کو دیکھے **قولہ** اے قوم تمھین کیا ہوا ہی پھرو سب سے اور خدا
کی طرف مُنھ کرو کہ تمھین دنیا و آخرت مین اُس سے چارہ نہین **قولہ** آج گازرون مین گبر زیادہ ہین مسلمان
تھوڑے ایسے کہ گنے جاسکین مگر جلد ایسا ہوگا کہ مسلمان بہت ہونگے اور گبر تھوڑے (چوبیس ہزار گبر وجہود
نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی) **قولہ** مرد وہ ہی کہ لے اور دے اور نیم مرد وہ ہی کہ دے اور نلے اور نامرد وہ ہی کہ ندے
اور نلے **قولہ** خدا نے اس بقعہ کو ایک بزرگی دی ہی کہ جو قصد زیارت اس بقعہ کا کرے جو مطالب اُسکے دینی
یا دنیوی ہون حق اُسے کرامت کرے **قولہ** یہ چندروزہ دنیا مین اگر تمھین بھوکھ اور فاقہ اور ذلت پہونچے
صبر کرو کہ جلد گذر جاسے اور نعیم آخرت پر پہونچو **قولہ** تین گروہ کو فلاح نہین ہو بخیل اور کاہل اور ملول **قولہ**
کوشش کرو اگر مثل سابقین نہو سکو بارے اُنکے دوستون سے ہو المرأ مع من احب **قولہ** دنیا مین کوشش کرو کہ
غفلت سے بیداری ہو کیونکہ آخرت مین پشیمانی کچھ فائدہ ندے **قولہ** ہر خیرات مین مسلمان بھائی کو آگے رکھو
تو خدا تمھین آگے رکھے **قولہ** مومن جب تک لذات دنیا کو ترک نکرے لذت ذکر حق کی نپاوے **قولہ** حقتعالے
نے ہر بندہ پر ایک عطا رکھی ہی مجھے حلاوت مناجات کی دی ہی اور ہر کو ایک چیز کے ساتھ انس دیا مجھے انس
اپنا دیا ہی **قولہ** خدایا سب تجھے پکارتے ہین اور چاہتے ہین تو کس کا ہی اور کس کے ساتھ ہی پھر کہا ان اللہ مع
الذین اتقوا والذین ہم محسنون حق تعالی ساتھ اُسکے ہی کہ خلا و ملا مین اُسکے ذکر سے غافل نہو جب اسکا حکم
سنے اُسکی بجا آوری کو دوڑے اور جب نہی سنے اُس سے باز رہے **قولہ** یہ کوشش کرو کہ نصف شب کو اُٹھو
وضو کرو اور چار رکعت نماز پڑھو اگر نہ سکو دو رکعت اگر یہ بھی نکر سکو تو کہو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک روز
ایک شیر کو باندھے ہوے لیئے جاتے تھے آپنے فرمایا اے شیر تو نے کیا قصور کیا ہی کہ تجھے باندھا ہی پھر فرمایا اے قوم
اپنے چال پر تکیہ مت کرو کہ شیطان کے پاس بہت دام ہین کہ مین اسے نہین پہچانتا اور بہت شیران طریقت
دام شیطان مین گرفتار ہوے ہین **قولہ** اُس شخص پر جسپر ہواے شہوت غالب ہی چاہیے کہ عورت کرے تو فساد
مین نہ پڑے **قولہ** مین مثل ڈوبے ہوے کے ہون کبھی امید خلاص کی ہوتی ہی کبھی خوف ہلاک **قولہ** حق تعالی

فرماتا ہی کہ اے میرے بندو سب عالم سے مُنھ پھیرو اور میری طرف آؤ کہ مجھسے کسی حال مین چارہ نہین ہی کبتک
مجھسے بھاگوگے اور مجھسے مُنھ پھیروگے **قولہ** بدبخت وہ ہی کہ دنیا سے گیا اور لذت اُنس ومناجات کی
نچکھی **قولہ** جس کا کار دنیا ساتھ درستی کے ہو کار آخرت اُسکا نادرست ہو **قولہ** جو کوئی ساتھ بادشاہ
دنیا کے دلیری کرے اُسکا مال جاے اور جو کوئی ساتھ صالحون کے دلیری کرے اور اُنکی مخالفت کرے
بنیاد اُسکی جاے اور ایمان اُسکا باخطر ہو۔ **قولہ** پرہیز کرو اس سے کہ تم فریفتہ ہو آدمیون کی نزدیکی پر جو
تمھارے ساتھ کرتے ہین کیونکہ یہ ایک بڑا فتنہ ہی اور سخت آفت **قولہ** جیسا سخی کا کیسہ اور ہاتھ
کھُلا ہی ویسا ہی اُسکے لیے دروازے بہشت کھُلے ہین اور جیسا بخیل کا کیسہ اور ہاتھ بند ہی ویسا ہی
اُسکے لیے دروازے بہشت بند ہین **قولہ** جو کوئی ہاتھ بڑھاے تا کہ کسی مسلمان کو مارے وہ مجھسے نہین ہی
قولہ چار شخصون کے سامنے خالی ہاتھ نجاؤ عیال و بیمار و صوفی و سلطان **قولہ** جب ہاتھ تمھارا
مخالفت مین اور زبان تمھاری کذب مین اور دوسرے جوارح ہواے نفس مین مشغول ہین توالہام اور
کشف کہان سے حاصل ہوگا **قولہ** حق تعالی عقوبت کرے عوام کو اور عتاب کرے خاص کو اور جبتک عتاب
کرے محبت باقی ہی جب کوئی آپ پاس بغرض تعلیم طریق سلوک کے جاتا تو آپ فرماتے کہ اے فرزند صوفی و درویشی
ایک کام سخت ہی بھوکھ پیاس سہنا چاہیے اور خواری و برہنگی اختیار کرنا چاہیے تمکو لوگ گدا کہین گے
اگران سب کے متحمل ہو تو آؤ ورنہ اپنے چھوٹے کامون مین مشغول رہو اور عبادت خدا کرتے رہو **قولہ** ڈرو
اور کسی کے ساتھ بُرائی مت کرو اگر کوئی کسی کے ساتھ بدی کرے تو خدا اُسپر ایک شخص مسلط کردیتا ہی کہ وہ
اُسکا بدلہ لیتا ہی اور بدی کرتا ہی کما قال اللہ تعالی ان احسنتم احسنتم لانفسکم وان اسأتم فعلیکم **قولہ** خدا تعالے
کے پاس غیب مین ایک شراب ہی کہ صبح کو اپنے اولیاؤن کو دے جب وہ پیئین تو کھانے پینے سے مستغنی ہوجائین
قولہ خدا کا دوست ہرگز دنیا کا دوست نہوگا اور نہ دنیا کا دوست خدا کا دوست **قولہ** مین خدا سے کیونکر نڈرون
حبیب اور خلیل اور کلیم صلوات اللہ علیہم ڈرے ہین **قولہ** اہل دنیا متاع دنیا کو دوست رکھتے ہین اور رہین خدا کے ذکر
اور قرآن پڑھنے کو **قولہ** معنی مین اس حدیث کے کہ ان الشیطان یجری مجری الدم فرمایا کہ شیطان پلید ہی اور
پلید پلید مین گذرتا ہی مگر ذکر حق تعالی پاک ہی اور روح پاک پاک مین گذرے **قولہ** بزرگی وکرامت ہر شخص کی
وہ ہی کہ خدا تعالی اُسکے ہاتھ پر خیر جاری کرے کسی نے پوچھا کہ دوست نجاست و پلیدی دوست سے جدا
کرتا ہی اور باز رکھتا ہی یہ کیسی بات ہی کہ خداے تعالی بندۂ مومن کو گناہ مین آلودہ کرتا ہی اسمین کیا بھید ہی
فرمایا کہ یہ از جملہ حکمت الٰہی ہی کہ بندہ گناہ کرے اور توبہ کرے اور لطف و رحمت حق تعالی ظاہر ہو اور طاعت
کی قدر جانے جیسے بھوکھا پیاسا کھانے پینے کی قدر اور بیمار صحت کی قدر جانے **قولہ** عبارت حظ نفس ہی اور اشارت

۶۰

حظ روح عبارت از آن بدن کی ہی اور اشارت از آن روح کی پوچھا کہ جب رزق مقسوم ہی تو پھر خدا سے
مانگنا کیا فرمایا تاکہ بزرگی و شرف مومن کا ظاہر ہو کما قال لو اعطیتک من غیر مسئلة لم یظہر کمال شرفک فامرتک
بالدعاء لتدعونی فاجیبک **قولہ** لباس تقوی کا گدڑی ہی کیونکہ دیکھنے سے صاحب مرقع کے امن و ذوق حاصل ہو
قولہ ایمان خاص ہی اور اسلام عام **قولہ** جو کوئی سوا سے خدا کے اور اُسکی خدمت کے عزت ڈھونڈھے قبل
اسکے کہ وہ دنیا سے جاے اُسی طلب مین ذلیل و خوار ہو **قولہ** چاہیے کہ ہمیشہ تحصیل علم شرعی مین مشغول رہو
کہ اہل طریقت و حقیقت کو علم سے چارہ نہین ہی جب تمنے علم سیکھا ریا سے پرہیز کرو اور جو کچھ جانتے ہو پوشیدہ
مت کرو اور ہمیشہ طلب رضاے حق مین رہو اور کوشش کرو کہ علم کو عمل مین لاؤ ورنہ مثل کالبد بے روح کے
ہو اور ہرگز ہرگز علم و عمل سے کوئی چیز دنیا سے مت طلب کرو اور پرہیز کرو کہ علم و عمل تمھارا ہمیشہ ہو کہ اُسکے ذریعہ سے
تم منفعت حاصل کرو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بسبب عمل آخرت کے دنیا چاہے اُسکی آبرو
جاتی رہے اور نام اُسکا ساتھ نیکی کے نہ لین اور اُسکا نام اہل دوزخ مین لکھین اور جو کوئی دنیا کے کام کے ذریعہ
سے آخرت چاہے اُسکا آخرت مین کچھ حصہ کم نہو اور بعد حصول علم کے کوئی چیز بہتر طلب حلال سے نہین کھانے
اور پہننے مین کس لیے کہ عمل حرام خوار کا قبول نہو اور دعا اُسکی قبول نہو چاہیے کہ ہمیشہ لباس مسکینیت مین رہو اور
ترک زینت کرو اور تحمل کرو اور جانو کہ تمھاری عزت طلب طاعت و بندگی خداے تعالی سے ہی اور ہمیشہ قناعت اختیار
کرو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بدترین امت میرے وہ ہین کہ اُنکے بدن نعمت سے پلے ہون اور
خیال مین پرورش اعضا کے ہون اور کوشش کرو کہ ہمیشہ صحبت صالحان و درویشان مین رہو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حق تعالی ہمیشہ اس امت کا نگہبان ہی جب تک وہ تین فعل نکرین ایک یہ کہ نیک لوگ
بد لوگون کی زیارت کو نہ گئے ہون دوسرے یہ کہ اچھے لوگون نے بدون کو بزرگ نرکھا ہو اور تیسرے اقارب
اہل طریقت اور اہل مبالغت سنت نے امرا و ظالمون کی طرف رغبت نکی ہو اگر یہ افعال کرین تو خدا یتعالی
خواری اور درویشی اور رسوائی اُنپر نبھیجے اور ایک جبار اُنپر مسلط کرے کہ وہ ہمیشہ اُنکو رنج دیتا رہے اور ہرگز زنان
نامحرم اور امردون پر نظر مت کرو کہ وہ ایک تیر ہین تیرہاے شیطان سے اور قطعًا ساتھ اہل بدعت کے صحبت نرکھو
اور ہمیشہ امر معروف کو مت چھوڑو اور اصحاب کو نصیحت کرتے رہو اور کوشش کرو کہ صبح کو اور رات کو قرآن پڑھنے
مین مشغول رہو کہ پڑھنے والے اور سُننے والے دونون پر رحمت ہوتی ہی اور کوشش کرو کہ تہجد کی مواظبت ہو کہ اُسکی
بڑی فضیلت اور بڑا اثر ہی تمکو لازم ہی کہ ہمیشہ عزلت اختیار کرو اور عزلت مین یہ کوشش کرو تو شیطان تمکو ہوا کے
جنگلون مین نڈالے جب آپکی وفات قریب پہونچی تب آپنے اصحاب سے فرمایا کہ اب ہم جلد رحلت کرینگے
چار وصیتین مین تمکو کرتا ہون اُسکو بجالانا اول یہ کہ جو شخص میری خلافت کرے اور میرا جانشین ہو اُسکو ساتھ

وقار اور تمکین سے رکھو اور اُسکی تابعداری کرو دوسرے صبح کو قرآن پڑھا کرو اور کوئی مسافر پہونچے تو اُسکو ساتھ
اعزاز اور تکریم کے رکھو ایسا نہ چھوڑو کہ وہ کسی گوشہ مین پڑا رہے اور انس مین دل سید عار رکھو آپ کے
پاس ایک بیاض تھی جسمین نام توبہ کرنے والون اور مریدون اور دوستون کا آپ لکھتے تھے آپنے وصیت کی
کہ اُسکو میرے ساتھ قبر مین رکھدینا اور آپ اکثر یہ دعا کرتے تھے کہ خداوندا جو کوئی کسی حاجت کو میرے پاس آوے
اُسکا مطلب بر لا اور حاجت اُسکی رفع کر اور اُسپر رحمت کر بعد وفات کے آپ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ
خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ پہلی کرامت خدا نے میرے ساتھ یہ کی کہ وہ لوگ کہ جنکا نام اُس تذکرہ
مین لکھا تھا سب کو میرے سبب سے بخشا

حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ علیہ			۴۵۳	۱۰۶۱

آپ یگانہ روزگار تھے تقوی اور محبت اور معنی اور فتوت مین درجہ بلند رکھتے تھے کرامت اور فراست آپکی
اندازہ سے باہر تھی معارف اور حقایق مین انگشت نما تھے مولد آپکا سرخس تھا شیخ ابو سعید ابو الخیر کے پیر تھے
جب شیخ ابو سعید کو قبض ہوتا تو کہتے کہ گھوڑا کسو کہ مین حج کو جاؤنگا اور قبر پر حضرت ابو الفضل رحمہ اللہ کی
آتے اور طواف کرتے تو وہ قبض رفع ہوتا اور جو مرید آپکا ارادہ حج نفل کرتا اُسکو آپ شیخ ابو الفضل رحمہ اللہ
کی قبر پر بھیجتے اور فرماتے اُس خاک کی زیارت کرو تمھارا مطلب حاصل ہو جائیگا ایک روز شیخ ابو سعید سے
پوچھا کہ یہ سب دولت تمنے کہان سے پائی کہا ایک دریا کے کنارہ ہم جاتے تھے پیر ابو الفضل دوسرے کنارہ
کیطرف جاتے تھے اُنکی نظر مجھپر پڑی یہ دولت وہین سے ہے امام حرامی سے منقول ہے کہ وہ لڑکے تھے اور کسی
محلہ مین گئے تھے اور توت کے درخت پر چڑھے تھے پیر ابو الفضل اُس طرف گذرے اور مین اُسی درخت پر
تھا مجھے نہین دیکھا مین نے کچھ شک نہین کیا کہ اپنے سے غایب تھے اور دل سے ساتھ حق کے ناگاہ آپنے سر اُٹھایا
اور کہا بارخدایا برس دن سے زیادہ ہوا کہ تو نے ایک دانگ نہین دی ہے کہ سر کا بال منڈاؤن دوستون کے
ساتھ ایسا ہی تو کرتا ہے فوراً سب شاخین اور پتے درخت کے سونے کے ہو گئے تب کہا عجب بات ہے کشایش ولکے
لیے تیرے ساتھ بات کرنی مشکل ہے ایک روز لقمان سرخسی آپکے پاس آئے اُسوقت آپکے ہاتھ مین ایک جزو تھا پوچھا
کہ جزو مین کیا ڈھونڈھتے ہو فرمایا کہ وہی چیز کہ تم اُسکے ترک مین ڈھونڈھتے ہو پوچھا یہ خلاف کیون ہے کہا خلاف تم
دیکھتے ہو کہ مجھسے پوچھتے ہو کہ کیا ڈھونڈھتے ہو مستی سے ہوشیار ہوا اور ہوشیاری سے بیدار ہو تو خلاف رفع ہو جاے
اور جانو کہ ہم اور تم کیا ڈھونڈھتے ہین ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ ابو الفضل کی وفات ہوئی ہے اور وہ جنازہ پر ہین خواب
عرض کیا فرمایا چپ ہو کہ وہ خواب تمنے اپنا دیکھا ہے وہ ہرگز نہ مریگا الا من عاش بالعلا یموت ابدا شیخ ابو سعید سے منقول ہے کہ ایک روز

وہ سرخس مین گئے اور ابو الفضل نے کہا رات ہو کیونکہ رات پردہ دار ہی رات ہوئی فرمایا تم قاری ہو اور ہم ذکر کرین مین نے کچھ ہم و کچھ وہ نہ پڑھا انھون نے سات سو تفسیر کی کہ مکرر نہ تھی اور ایک دوسرے سے مشابہ نتھی یہان تک کہ صبح ہو گئی فرمایا رات تمام ہوئی اور مین اب تک اندوہ و شادی سے بے کے رہا شعر

شب رفت و حدیث ما بپایان نرسید	شب را چہ گنہ حدیث ما بود دراز

قولہ گذشتہ سے یادمت کرو اور آئندہ کا انتظار مت کرو اور وقت کو نگاہ رکھو **قولہ** حقیقت عبودیت کی دو چیز ہی حسن اعتقاد ساتھ خدا کے یہ اصول عبودیت ہی اور حسن اقتدا کرنا برسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ وہ ہی کہ نفس کو اُسمین کچھ حصہ و راحت نہین ہی نقل ہی کہ جب وفات آپکی قریب ہوئی لوگون نے کہا کہ آپ کو فلان جگہ دفن کرین کہ وہان خاک مشایخ و بزرگون کی ہی فرمایا ہرگز نہین مین کون ہون کہ مجھے جوار مین ایسی قوم کے دفن کرین مین اُس ٹیلہ پر چاہتا ہون کہ جہان خراباتیان اور جھوٹی بازگرے ہین اُنکے برابر مجھے گاڑو کہ لوگ اُسکی رحمت کے نزدیک ہون کیونکہ بہشتیر پانی پیاسون کو دیتے ہین کہ وہ محتاج ہین اور کریم عطا محتاج پر کرے

حضرت ابو الحسن قاضی بیضاوی رحمہ اللہ			۴۶۷	۱۰۷۴

اسم مبارک آپ کا عبد اللہ اور لقب ناصر الدین ہی شہر بیضا کہ ملک فارس مین ہی آپ کا مسکن رہا تفسیر و تاریخ بیضاوی آپ کی تصنیف ہی سال وفات مین اختلاف ہی اکثر کتابون مین ۴۶۷ھ ہجری ہی مگر صاحب خزینۃ الاصفیا نے ۶۸۵ھ لکھا ہی واللہ اعلم

حضرت بی بی خدیجہ رحمہ اللہ علیہا			۴۷۵ ۴۷۶	۱۰۸۲

آپ حضرت غوث الاعظم کی پھوپھی تھین کبار عارفات صالحات سے تھین اور واعظہ تھین ایکبار گیلان مین خشک سالی ہوئی لوگ بطلب باران باہر آئے اور دعا کی پانی نہ برسا آخر سب لوگ خدمت مین آپ کی حاضر ہوے اور درخواست نزول باران کی کی آپ اُٹھین اور اپنے صحن خانہ کو جھاڑا اور کہا خداوندا مین نے جھاڑو دی تو پانی چھلینٹ دے اُسیوقت ابر ظاہر ہوا اور اسقدر پانی برسا کہ خلق سیراب ہو گئی

القائم بامر اللہ ۲۶ عباسیہ	۴۲۲	۱۰۳۰	۴۶۷	۱۰۷۴

۳۹۱ھ مین ولادت ہوئی بعد فوت باپ کے خلیفہ ہوا سینتالیس برس خلافت کی ۴۵۰ھ مین سلطان ارسلان نے اُسپر قبضہ کرکے شہر حانیہ مین قید کیا تھا چندروز بعد سلطان طغرل لنگ کہ ارسلان کا بھائی

تھا اپنے بھائی سے لڑکر اُسکو قتل کیا اور خلیفہ کو قید خانہ سے نکالکر سریر خلافت پر بیٹھایا اُسکے بعد خلیفہ نے صیام و قیام شکو غنیمت جانا کسی رات آرام سے نسوتا تھا ۴۵۴ھ مین اپنی لڑکی کا نکاح سلطان طغرلبگ سے کردیا یہ پہلی مصاہرت تھی (یعنے ازدواج) جو سلاطین کو ساتھ خلیفہ کے ہوئی ۴۵۹ھ مین بناء مدرسہ نظامیہ کی تمام ہوئی اور ۴۶۲ھ مین دو قاصد امیر مکہ کے الپ ارسلان کے پاس آئے کہ خطبہ بدستور خلفاے عباسیہ جاری کیا و حی علی خیر العمل اذان سے نکالدیا گیا اور اُسی سنہ مین الپ ارسلان مارا گیا اور اُسکا بیٹا ملک شاہ جانشین ہوا اور نظام الملک بلقب اتابک منتظم سلطنت ہوا شعبان کی پندرھوین کو بسبب کثرت خروج خون فصد کے خلیفہ نے وفات کی

سلطان مودود ۵	۴۳۳	۱۰۴۱	۴۴۱	۱۰۴۹

سلطان مسعود کے بیٹے تھے جب خبر قتل پدر پہونچی لشکر جرار ساتھ لیکر بقصد انتقام خون پدر غزنی سے ہند کا قصد کیا یہان آکر صف کشی کی امیر محمد و احمد کو قتل کیا ملک فتح کرکے ایک شہر آباد کیا نام اُسکا فتح آباد رکھا انتظام معتمدین کے حوالہ کرکے غزنی واپس چلے گئے نو سال تک سلطنت کی

سلطان علی بن مسعود ۶	۴۴۱	۱۰۴۹	۴۴۳	۱۰۵۱

بعد وفات سلطان مودود امرانے اُسکے لڑکے چار سالہ کو کہ جسکا نام مسعود تھا تخت نشین قرار دیا اور انتظام ملک اپنے ہاتھ مین لیا الپتگین کو یہ طریقہ ناپسند آیا علی بن مسعود کو تخت پر بیٹھایا علی بن ربیعہ وغیرہ نقد و اسباب جو کچھ ہاتھ آیا لیکر جانب ہندوستان چلے آئے لاہور و ملتان وغیرہ علی بن مسعود کے قبضہ مین آگئے دو سال تک سلطنت کی

سلطان عبد الرشید ۷	۴۴۳	۱۰۵۱	۴۴۴	۱۰۵۲

امراے غزنی نے سلطان عبد الرشید بن محمود کو تخت پر بیٹھایا یہ بادشاہ ہرچند فاضل و عاقل تھا لیکن قوت دل و شجاعت مین کمتر تھا سلطنت مین اسکے باعث کچھ ضعف ہوا خراسانیون کو تخت غزنی کی فکر اسکے وقت مین ہوئی سلطان داؤد بادشاہ خراسان تھا اُسکے بیٹے الپ ارسلان نے غزنی پر چڑھائی کی سلطان نے فوج تیار کرکے طغرل کو واسطے مقابلہ کے بھیجا یہ مرد شجاع و دلیر تھا اسنے خراسانیون پر فتح پائی اسکے بعد غزنی واپس آکر سلطان عبد الرشید کو مارڈالا اور خود تخت نشین ہوا صرف چالیس دن سلطنت کی تھی کہ ایک ملازم شاہی نے اُسکو قتل کرڈالا

سلطان فرخ زاد عشہ	۴۴۴	۱۰۵۲	۴۵۱	۱۰۵۹

جب سلطان عبدالرشید قتل ہوئے اور طغرل بھی مارا گیا امرا کو تلاش اولاد محمود غزنوی ہوئی معلوم ہوا کہ تین شخص ابراہیم و فرخ زاد و شجاع موجود ہین ان تینون کے نام قرعہ ڈالا فرخ زاد کے نام پڑا اُسی کو تخت نشین کیا اسکے زمانہ مین بھی سلجوقیون سے برابر لڑائی رہی بالآخر صلح ہوئی چھ سال تک سلطنت کی عارضہ قولنج سے قضا کی

سلطان ابراہیم عو	۴۵۱	۱۰۵۹	۴۸۱	۱۰۸۸

بعد وفات فرخ زاد کے تخت نشین ہوئے یہ سلطان عادل و عالم و فاضل و خدا ترس و عالم دوست و دین پرور و دیندار تھے ہمیشہ علما کی صحبت مین رہتے مسائل شرعیہ مین مشغول رہتے ہر سال اپنے ہاتھ سے ایک کلام مجید لکھکر مع زر کثیر کے مکہ معظمہ بھیجتے سنہ ۴۷۲ ہجری مین قصد ہندوستان کا کیا یہان آکر قلعہ اجودہن وغیرہ فتح کیا بیس برس تک بڑی نیکنامی سے سلطنت کی

شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصار رحمۃ اللہ علیہ	۳۹۶	۱۰۰۵	۴۸۱	۱۰۸۸

کنیت آپکی ابو سلیمان ہے آپ صاحبزادے حضرت ابو المنصور انصاری بن حضرت ابو ایوب انصاری کے ہین کہ وہ صاحب رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے حضرت ابو ایوب انصاری بعہد خلافت حضرت عثمان احنف بن قیس کے ساتھ خراسان مین تشریف لائے اور ہرات مین مقیم ہوئے والد حضرت عبداللہ کے جب بلخ مین تشریف لائے حضرت شریف حمزہ عقیلی کے پاس رہتے تھے ایک عورت نے حضرت شریف حمزہ سے کہا کہ ابو المنصور سے کہو کہ مجھسے نکاح کرین حضرت شریف حمزہ نے جب آپ سے ذکر کیا آپنے انکار کیا حضرت شریف حمزہ نے فرمایا کہ تم عقد سے انکار کرتے ہو اور تمکو ایک لڑکا ہوگا اور کیسا لڑکا بعد اسکے جب حضرت ابو المنصور پھر ہرات مین تشریف لائے تو نکاح کیا اور آپ پیدا ہوئے ولادت آپکی وقت غروب آفتاب دوسری شعبان سنہ ۳۹۶ ہجری فصل بہار مین ہوئی جسوقت آپ پیدا ہوئے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے ایک عارفہ عورت زوجۂ حضرت ابو عاصم سے کہا کہ تمنے دیکھا اس لڑکے کو شرق سے مغرب تک اسکے آوازہ سے بھر جائیگا اولا آپ کو مکتب زنی مین دیا جب چار برس کے ہوئے تب مکتب بالفنی مین دیا جب آپ نو برس کے ہوئے تو خط و کتابت لکھتے تھے آپ مکتب مین بدیہہ او رموزون اشعار عربی و فارسی کہتے تھے جس مضمون کے شعر کی کوئی فرمایش کرتا آپ بدیہہ فوراً کہدیتے جب آپ چودہ برس کے

ہوسے تو آپ کو مجلس مین بٹھایا یعنے وعظ کہنے لگے آپ فرماتے ہین کہ چھ ہزار سے زیادہ اشعار عربی میرے لوگونکے ہاتھ مین ہین اور لاکھ اشعار عربی مجھے یاد ہین اپنے وقتون کو تقسیم کرکے آپ حدیث لکھتے اور قرآن پڑھتے اور کسی وقت فارغ نہ رہتے یہان تک کہ کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ پاتے آپکی والدہ لقمے بنا کر آپکے مُنھ مین دیا کرتین اور آپ حدیث لکھنے مین مصروف رہتے حق تعالی نے آپ کو ایسا حافظہ عطا فرمایا تھا کہ جو کچھ آپ لکھتے وہ یاد ہو جاتا تین لاکھ حدیثین ہزار ہزار سند کے ساتھ آپ کو یاد تھین اور تحصیل علم حدیث مین اپنے بہت مشقت کی اور زحمت اُٹھائی آپنے تین سو اُستادون سے حدیث لکھی اور صاحب راے اور مبتدع اور متکلم اور اشعری مذہب سے سند نہین لی تذکیر و تفسیر مین آپ شاگرد خواجہ امام یحیی عمار کے ہین آپ فرماتے ہین کہ اگر مین اُنکو نہ دیکھتا تو مُنھ نہ کھول سکتا جب آپ چودہ برس کے تھے تب خواجہ یحیی نے فرمایا تھا کہ عبداللہ کو آرام سے رکھو کہ اُس سے بوے امامی آتی ہی آپ مرید اپنے والد کے ہین طریقت مین مرد یگانہ تھے شیخ الاسلام آپکا خطاب تھا نفحات الانس مین جہان جہان قول بلفظ شیخ الاسلام منقول ہی وہ آپ ہی کی طرف ضمیر ہی آپکی تصانیف علم تصوف مین بہت ہین اور اقوال آپ کے کہ جواہر بے بہا سے بھی زیادہ قیمتی ہین آپ کی تصانیف مین بھرے ہین اس کتاب مختصر مین نہین آسکتے ایک چھوٹا سا رسالہ آپکا اس جگہ بجنسہ اُسی فارسی زبان مین نقل کر دیا جاتا ہی تاکہ آپ کے فیض سے اُس کتاب کے دیکھنے والے بھی کسی قدر بہرہ مند ہون وفات آپکی نہم ربیع الآخر سنہ ۴۸۱ ہجری ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آن خدای کہ راحت روح است و پیغام او مفتاح پر فتوح و کلام او مرہم دلہاے مجروح و سلام او عارفان را صبوح و صحبت دوستان او در طوفان دنیا چون کشتی نوح و ابواب رحمت او بر بندگان ہمیشہ مفتوح نظم

ای ز درد ت بیدلانرا بوے درمان آمدہ	یاد تو مر عاشقان را مونس جان آمدہ
صد ہزاران ہمچو موسی مست در ہر گوشہ	رب ارنی گو شدہ دیدار جویان آمدہ
سینہ ہا بینم ز سوز ہجر تو بریان شدہ	دیدہ ہا بینم ز درد عشق گریان آمدہ
عاشقانت نعرۂ الفقر فخری میزنند	بر سر کوی ملامت پای کوبان آمدہ
صد ہزاران عاشق سرگشتہ بینم بر امید	در بیابان غمت اللہ گویان آمدہ
پیر انصار از شراب شوق خوردہ جرعۂ	ہمچو مجنون گرد عالم مست و حیران آمدہ

ای کریمے کہ بخشندہ عطائی ای رحیمی کہ پوشندۂ خطائی ای خالقی کہ راہ نمائی ای قادری کہ خدا سزائی

ای صمد یکه از ادراک ما جدائی ای احد یکه در ذات وصفات بی همتائی جان ما را صفاء خود ده چشم ما را ضیای
خود ده و دل ما را هوای خود ده و ما را از روی مرحمت آن ده که آن به مگذار مرا که مرا رباعی

یارب تو برحمت دل ما را جان ده	درد همه را به صابرے درمان ده
این بنده چه داند که چه سے باید داد	داننده توئے هر انچه دانے آن ده

الهی عذر ما بپذیر و عیب ما آهو مگیر الهی عمر خود را برباد کردیم و برتن خود بیداد کردیم الهی از پیش خطر و از
پس راهم نیست دستم گیر که جز فضل تو پناهم نه الهی ترسانم از بدی خود بیامرزم از نیکوی خود الهی بنیاد توحید
ما خراب مکن و باغ امید ما بے آب مکن الهی از هر دو جهان محبت تو گزیدیم و جامه بد ترین خود بریدیم و پردهٔ
عافیت دریدیم الهی هر کرا داغ محبت خود نهادی خرمن وجود او را بباد نیستی برباد دادی الهی بے تو جاے
شادی نیست و جز تو روی آزادی نه الهی هر که ترا شناخت غیر از تو هر چه بود بینداخت رباعی

آنکس که ترا شناخت جان را چه کند	فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشے	دیوانهٔ تو هر دو جهان را چه کند

الهی دلی ده که در کار تو جان بازیم و جانی ده که کار تو سازیم الهی یقینی ده که در آز بر ما باز نشود و قناعتی ده که
در صومعهٔ حرص و آز نگردد الهی دستم گیر که دست آویز ندارم و عذرم بپذیر که پای گریز ندارم الهی مگو که چه آوردهٔ
که درمانده شویم و مپرس که چه کردهٔ که رسوا نشویم الهی تحقیقے ده که از دنیا بیزار شویم و توفیق طاعتی ده که در دین
استوار شویم الهی نگاه دار که ما پریشان نشویم و براه آر که تا سرگردان نشویم الهی تو بساز که دیگران ندانند و
تو نواز که دیگران نتوانند الهی دلی ده که طاعت افزون کند و دیدهٔ ده که جز بر ربوبیت تو نه بیند الهی علمی
ده که در و آتش هوا نبود و عملی ده که در و آب ریا نبود الهی دیدهٔ بخش که جز ربوبیت نه بیند و دلی ده که جز
عبودیت نگزیند الهی نفسے ده که تا حلقه بندگی تو در گوش کند و جانی ده که زهر حکمت تو نوش کند الهی
یافت تو آرزوی ماست و در یافت تو نه ببازوی ماست الهی انچه کشتی آب ده و انچه عبد الله کشت خراب
ده الهی از کشتهٔ تو خون بر نیاید و از سوخته تو دود کشتهٔ تو بکشتن شاد و سوخته تو بسوختن خرم شود

در راه طلب قدم ز سر باید کرد	رباعی	قوت دل و جان خون جگر باید کرد
اندیشهٔ این عالم فانی سهل است		اندیشه ز عالم دگر باید کرد

الهی معصیت میکردیم دوست تو که محمد مصطفیٰ است غمگین میشد و ابلیس دشمن تو شاد فردای قیامت اگر عقوبت
کنی باز دوست تو غمگین شود و دشمن تو شاد الهی دو شادی دشمن را مده و دو اندوه بر دل دوست منه الهی اگر یکبار
گوئی بندهٔ من از عرش بگذرد خندهٔ من الهی کاستی اگر تلخ است از بوستان است عبدالله اگر مجرم است از دوستان است

پیوسته دلم دم برضاے تو زند   جان در تن من نفس براے تو زند
رباعی
گر بر سر خاک من گیاہے روید   از هر ورقے بوے وفاے تو زند

الٰهی گفتی که کن و یران داشتی و فرمودی که مکن و یران بگذاشتی الٰهی علمی برافراشتی نگون سار مکن و چون در آخر عفو خواهی کرد در اول شرمسار مکن الٰهی آمرزیدن مطیعان چه کار است کرمی که همه را نرسد چه مقدار است **رباعی**

من بندهٔ عاصیم رضای تو کجاست   تاریک دلم نور ضیاے تو کجاست
ما را تو بهشت گر به طاعت بخشی   آن بیع بود لطف و عطای تو کجاست

الٰهی هر گرا بر اندازی با ما در اندازی الٰهی بهشت اگرچه چون چشم چراغ ست اما بی دیدار تو درد و داغ است **قطعه**

اگرچه مشک او فرخوش نسیم است   دمے جان بخش چون بویت ندارد
مقام خوب دلخواه است فردوس   ولیکن رونق کویت ندارد

الٰهی جمال تراست باقی زشتند زاهدان مزدور بهشت اند الٰهی اگر بدوزخ فرستی دعویدار نیستم و اگر به بهشت بری بے جمال تو خریدار نیستم الٰهی کاشکے عبد الله خاک بودی تا نامش از دفتر وجود پاک بودی الٰهی همه از تو ترسند و عبد الله از خود زیرا که از همه نیک آمد و از عبد الله بد **قطعه**

دی آمدم و نیامد از من کاری   امروز زمن گرم نشد بازارے
فردا چو روم بیخبر از اسراری   نا آمده نه بدی ازین بسیارے

الٰهی ابوجهل از کعبه مے آید و ابراهیم از بتخانه کار بعنایت است باقی بهانه الٰهی اگرچه نور در طاعت است اما کار بعنایت ست **قطعه**

آنجا که عنایت خدائی باشد   فسق آخر کار پارسائی باشد
آنجا که چو قهر کبریائی باشد   سجاده نشین کلیسیائی باشد

الٰهی توانگران با سیم و زر نازند و درویشان با نجمن قسمتها سازند الٰهی توانگران مست شراب اند و من مست ساقی مستی ایشان فانی و از من باقی **رباعی**

مست توام از جرعه و جام آزادم   مرغ توام از دانه و دام آزادم
مقصود من از کعبه و بتخانه توئے   ورنه من ازین هر دو جهان آزادم

مستم از عشق هوشمندی این ست   بستم چون خاک سر بلندی انیست
رباعی
صد درد کشیم و نام درمان نبریم   حقا که کمال دردمندی انیست

الٰهی بر عجز آگاهم و بر بیچارگی گواهم خواست خواست تست من چه خواهم الٰهی از ما طاعت مجو که

طاقت آن ندارم واز هیبت مگو که تاب آن ندارم الٰهی چون آتش فراق داشتی باتش دوزخ چه کار داشتی
الٰهی مکش این چراغ افروخته را و مسوز این دل سوخته را و مدر این پرده دوخته را و مران این بندهٔ
آموخته را الٰهی هر بایه که شکسته تر شود بر بام عبد الله نهی و هر دلی که سوخته تر بود بر مقام عبد الله دهی الٰهی
چون دانستم نتوانستم و چون ندانستم توانستم الٰهی بحرمت آن نام که تو دانی و بحرمت آن صفات که چنانی
به فریادم رس که توانی الٰهی این چاشنی که دادی تمام کن و این برق که تابیدی مدام کن رباعی

یارب ز تو انچه من گدا سے خواهم	افزون ز هزار بادشاهی خواهم
هرکس ز در تو حاجتے مے خواهد	من آمده ام ز تو ترا مے خواهم

الٰهی نه ظالمے که گویم زنهار و نه حقی مرا بر تو که گویم بیار چون اول بر و اشتی باخر مگذار الٰهی آن کن که خود خواهی پس از ین
خاک چه خواهی الٰهی اگر چه مدعا فرمانست قلم رفته را چه درمانست الٰهی ابلیس آدم را بدآموزی کرد پس گندم را اگر وزیے کرد

صیاد ازل که دانه بر دام نهاد	مرغے بگرفت آدمش نام نهاد
هر نیک و بدی که هست اندر عالم	خود میکند و بهانه بر عام نهاد

الٰهی نه پنداشتم که ترا شناختم اکنون آن شناخت را در آب انداختم الٰهی اگر کار بگفتار است بر سر بندگان تاجم
و اگر بکردار است بشفاعت موری محتاجم بیزارم از طاعتی که مرا بعجب آرد مبارک معصیتے که مرا بعجز بعذر آرد رباعی

باز آباز آ هر انچه هستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگه ما درگه نو میدی نیست	صد بار اگر توبه شکستی باز آ

الٰهی اگر عبد الله را خواهی گداخت دوزخی دیگر باید آلایش او را و اگر خواهی نواخت بهشتی دیگر باید آسایش
او را الٰهی گفتی که کریمم امید بر آنست که چون کرم تو عام است نومیدی حرام است الٰهی چون سگی را بار است
و سنگی را دیدار پس عبد الله را با نومیدی چه کار بیت

من سگ صفت و سنگدل از رحمت تو	نومید نیم سنگ و سگے را بار است

درین راه نالۀ یعقوب باید کرد و گریۀ مجنون و دل پر درد و دیده پر خون الٰهی آفریدی رایگان روزی دادی
رایگان پس بیامرز رایگان چرا که تو خدائی نه بازرگان الٰهی گل بهشت در پای عارفان خار است جوینده
ترا به بهشت چه کار است الٰهی بحجۀ قصور کی نازم اگر نفسے با تو پردازم رباعی

نے نے نه بهشت باید م نی رضوان	نه کوثر و سلسبیل و آب حیوان
بے روے تو دوزخ ست رضوان ما را	با لطف تو دوزخ همه روح و ریحان

الٰهی همه خواهند که در تو نگرند من میخواهم که در من نگری بیت

شاہا نظرے ساز کہ مشتے خاکم	برہم زدہ و شکستۂ غمہا کم

ابلیس را گفتند چرا سجدہ نکردی گفت ہزاران ہزار را بدوزخ برند کہ چرا دو نگفتی و یکے را ہم برند کہ چرا دو نگفتی دانستہ بجز ابابت رفتن بہ کہ نا دانستہ بجراب از حسین منصور پرسیدند کہ محبت چلیست آلہی اگر امانت می نہادی میدانستم کہ چیستم رباعی

تو بعلم ازل مرا دیدے	دیدی آنگہ بعیب بخریدے
تو بعلم آن و من بعیب ہمان	رو مکن آنچہ خود پسندیدے

آلہی ہیچ بیدیم لازم کہ مبادا ہیچ نیز زم بلا از دوست عطاست پس از عطا نالیدن خطاست ای من فدای آنکہ بلای او مبتلاست نفس بت است قبول او زنار حملہ حقیقت بگفتم یکبار چنان نما کہ باشی یا چنان باش کہ نمائی اگر شریعت خواہی اتباع و اگر حقیقت خواہی انقطاع باقی ہمہ صداع از طاعت ماچہ نور و از معصیت ماچہ خلل چون سعادت و شقاوت موقوف بروز ازل رباعی

آن روز کہ توسن فلک زین کردند	آرایش ماہ را بہ پروین کردند
این بود نصیب من زدیوان قضا	ماراچہ گنہ قسمت ما این کردند

عنایت الٰہی عزیز ست آن دو چیز است یکی عصمت اول دوم توبہ آخر علمے کہ از قلم ریزد بیداست کہ از چہ خیزد و آثار علم آنست کہ حق در دل بندہ ریزد یکے ہفتاد سال علم آموخت چراغی نیفروخت دیگرے در عمر خود یک حرف شنید ہمہ آن بسوخت تجلی اسد ناگاہ آید بر دل آگاہ آید ہر کہ او را دید از جان خود برید و از غمازان غمہای او رہید دوستے او بلاست ای من غلام او کہ بیلا او مبتلاست نماز گذاردن کار بیوہ زنان ست روزہ داشتن صرفہ نان حج گذاردن تماشای جہان دل بدست آوردن کار شیر مردان اگر میدانی کہ نمی آید پشیمان شوای عزیز دنیا را بالایش نفس بر خود دوام مکن و از مردم کیسہ وام مکن حرمت خاندان ہای قدیم نگاہدار بتونگری دل غریب را مخراش و از تعصب دور باش مردمان را بغیبت چنان گوئی کہ بحضور توانی گفت نیازمندان را سرزنش مکن و درویشان را نومید مگردان حاجت مومنان برآوردن کار بزرگ دان نیکوئی خود منت بزبان میار مردمان را در وقت بد مددکن و درماندگی مدد باش خلق را بنیکوئی امیدوار کن بغم دیگران شادی مکن و فا از جوان مردان طلب ای عزیز در کودکی پستی و در جوانے مستی و در پیری سستی پس خدا کی پرستی رباعی

قولے بہ زبان خود پرستی	صد خانہ پر از بتان پرستی
گفتی کہ بیک قول شہادت رستم	فردات کند خمار کامشب مستی

درویشی چلیست خاک کی بیختہ و آب کی بر و ریختہ نہ پشت پارا گردی نہ کف پارا دردی بدانکہ رنج مردم از سا

بخیر ست از وقت پیش میخواهند و از قسمت بیش از آن دیگران و از آن خویش چون روزی تو از دیگران جدا ست
پس این محنت بیهوده چراست مهر از کیسه بردار و بر زبان نه مهر از دینار بردار و بر ایمان نه ای وای بر کسان که
روز مست سرورند و شب مست غرورند نمیدانند که از خدای خود دورند فردا از اصحاب قبور اند رباعی

عمرم بغم دنیاے دون میگذرد	هر لحظه ز دیده اشک خون میگذرد
شب خفته و روز مست در صبح خمار	ایام شریف بین که چون میگذرد

دوستی را باید طبع خوش و تنے بار کش و حالی بر آتش خدمت را رها مکن چون کردی بها مکن هر کرا بر کشند با این قوم
در کشند هر کرا بر اندازند با این قوم در اندازند حالات بهانه ایست و مقامات افسانه ایست مرو از هر و بیگانه است
الهی این چه فضل ست که با دوستان خود کردی هر که ترا شناخت خود را یافت هر که خود را یافت ترا شناخت خوش
عالمی است عالم نیستی هر جا که ایستی کس مگوید کیستی اگر بر آب روی خسی باشی و اگر بر هوا پری مگسی باشی دل بدست آر تا کسی
باشی دعا لجاج است حق داند که بنده محتاج است دل بخلق مبند که خسته گردی دل بحق بند که رسته گردی درین راه مرد
باش با دل پر درد باش کار خام مکن و در کوی هوس مقام مکن بدانکه حضرت حق سبحانه تعالی در ظاهر کعبه بنا
کرده است که از آب و گل است و در باطن کعبه ساخته است که از جان و دل است آن کعبه منظور مومنان است
و این منظور رحمان است آن ساخته ابراهیم خلیل است و این بنا کرده رب جلیل است رباعی

در راه خدا دو کعبه آمد منزل	یک کعبه صورت است و یک کعبهٔ دل
تا توانی طواف دلها میکن	کافزون ز هزار کعبه باشد یک دل

ای عزیز دنیا نه جای آسایش است بلکه جای آزمایش است یکی را بهشت است و یکے را همت دوست
ای من فدائے آنکه همتش همه اوست رباعی

شد عشق روان چو خونم اندر رگ و پوست	تا کرد مرا تهی و پر کرد ز دوست
اجزای وجودم همگی دوست گرفت	نامیست ز من بر من و باقی همه اوست

طالب دنیا رنجور و طالب عقبی مزدور و طالب مولی مسرور چون از خود بریدی بوصل دوست رسیدی
دیگر اشارت را بدین راه نیست و زبان از سر این آگاه نه سر مست باش و مخروش شکسته باش و خاموش کل
سبوی درست را بدست برند و شکسته را بدوش اگر نداری طلب کن و اگر داری طرب کن یار باش اغیار
مباش گل باش خار مباش یار نیک یار بد به از مار بد یار فروشی اسلام است خود فروشی
کفر تمام است اگر یار اهل است کار سهل است صحبت اهل تا بجان است صحبت نا اهل زیان است رباعی

صد سال اگر در آتشم محل بود	آن آتش سوزنده مرا سهل بود

با مردم نا اہل مبادم صحبت	اگر مرگ تبر صحبت نا اہل بود	

درین راہ اگر عارف کامل دست بحوران بہشت بیالانہ طہارت معرفت او شکستہ گردد اگر درویش از اللہ غیر از اللہ طلبد ہر آئینہ در اجابت بروبستہ بود رباعی

خواہی کہ سخن زجان آگہ شنوی	اسرار دروئے شہنشہ شنوی
گم کن ہستی خودرا از خویش	بیخود ہمہ آیت انا اللہ شنوی

ای درویش بہشت بہانہ است مقصود خدا وند خانہ است کار نہ روزہ و نماز کند کار شکستگی و نیاز کند در رعایت دلہا کوش و عیبہای مردم بپوش و دین بدنیا مفروش بدانکہ ہر کہ دہ خصلت شعار خود سازد در دین و دنیا کار خود سازد با حق بصدق و بانفس بقہر و با خلق بانصاف با بزرگان بخدمت با خردان بشفقت یا درویشان بسخاوت با دوستان بنصیحت با جاہلان بخاموشی با عالمان بتواضع با پیران باخلاص از حضرت خضر پرسیدند کہ در حق دنیا چہ میفرمایید فرمودند چہ گویم در حق چیزی کہ بمحنت بدست آرند و بشفقت نگاہ دارند و بحسرت بگذارند رباعی

دنیا ہمہ تلخ ست لبان زہرہ	خصمے ست کہ در جگر نشاندہ دہرہ
ہر کس کہ ازو گرفت امروز نصیب	فرداز قبول حق ندارد بہرہ

ای عزیز زمانہ عمر مغتنم شمار نجات نفس در عبادت جو ہر وقت مرگ را یاد کن و یاد آن را زندگی میدان نفس را مراد دیدہ کہ بسیار خورد و بزاہد جاہل اعتبار مکن حق شناسی سرمایۂ بزرگی دان در ہمہ کارہا یاری از حق طلب از دشمن دوست حذر کن از نادان مغرور اجتناب نما شنیدہ را باور کن شنیدہ و نادیدہ مگوی و عیب خود بینا باش و عیب دیگران مجوی فرد

اندر رہ حق تصرف آغاز مکن	سیر دل ہر بندہ خدا میداند

خود را تو در ان میانہ انباز مکن قول از راستی برگیر در جواب تعجیل مکن تا نہ پرسند مگو تا نخوانند مرو ناکردہ را کردہ مشمار دل را بازیچہ دیو مساز در نہان بہتر از ظاہر باش نان ہمہ کس مخور نان خود از کس دریغ مدار از فرمان نفس حذر کن و دشمن اگرچہ حقیر باشد خوار مدان با ناشناخت ہم سفر مشو اندک خود بہتر از بسیار دیگران وان غم بیہودہ مخور دوستی خدا را در کم آزاری شناس خود را از حال خود غافل مساز سعادت دین و دنیا در صحبت دانا شناس از نادان دامن فراہم کش سخاوت پیشہ گیر فخر از فقر دان صحبت با درویشان کن بحکم خدا راضی باش نیک اخلاق و کم آزار باش آنچہ بر خود روا نہ داری بر دیگران روا مدار و اگر شادی خواہی بار غم کش و اگر مراد طلبی صبور باش تواضع پیشہ گیر کسے را در سخن سخت رنجہ مکن از خود لاف مزن کہ ہرزہ گو گردے رباعی

عیب ست بزرگ بر کشیدن خود را	وز جملہ خلق برگزیدن خود را
از مردمک چشم بباید آموخت	دیدن ہمہ کس را و ندیدن خود را

مداح مشو مال را عاریت دان تندرستی را غنیمت شمار هزار دوست کم ست و یک دشمن بسیار الٰهی چون خواستی که قدرت نمائی عالم آفریدی چون خواستی که خود را نمائی آدم آفریدی رباعی

هر نقش که بر تختهٔ هستی پیداست
آن صورت آنکس ست کان نقش آراست
دریای کهن چو بر زند موجی نو
موجش خوانند در حقیقت دریاست

بدانکه دنیا جای غرورست و شهرستان شرورست زخم نیش نی مرهم ست طلاق دادهٔ ابراهیم ادهم ست خانهٔ محنت و بیدادی ست راندهٔ جنید بغدادی ست جرعهٔ جانسوز تلخی ست پشت دادهٔ شقیق بلخی ست آمیختهٔ غفلت و بدنامی ست ملعون نظر بایزید بسطامی ست خودپرستان دون همت را دیرست مردود کردهٔ ابوسعید ابوالخیر است بگذاشتهٔ اتقیاست برداشتهٔ اشقیاست هرکه طالب او ذلیل و قربان خود کرا و قلیل اهل غیرت را این آیت دلیل قل متاع الدنیا قلیل ای عزیز نظر کن بگورستان تا به بینی چندین مقابر و مزار که خفته اند نازنینان صدهزار که از همه سعی کردند و کوشیدند و در باب حرص و امل جوشیدند و از جواهر و درها برمیان بستند و سبوها پر زر و سیم کردند و سوزها و جشنهای عظیم ساختند و حیله ها نمودند و نقدها ربودند عاقبت مردند و حسرت بردند و ابناها اینا شتند و غم دنیا بر دل گذاشتند ناگاه جمله را بر درکشانیدند و شربت مرگ چشانیدند ای زمرگ میندیش و اهل برزار از پیش و گرنه دای بر تو و نرخ ما وای تو ای عزیز دوستان خاک را جویا نند و بزبان حال گویانند که ای جوانان غافل و ای پیران محاصل دیوانه اید که در نمی یابید که ما در خاک و خون خفته ایم و چهره در نقاب لحد نهفته ایم و هر یک ماه دو هفته ایم و از ما و شما رفته ایم ما نیز پیش از شما بر بساط کامرانی بوده ایم و انبساط جهان فانی نموده ایم و شیر حیات از پستان دنیا مکیده ایم عاقبت شربت مرگ چشیده ایم از زندگانی و از دنیا وفا ندیده ایم و تا خبر شد خود را دیدیم مال بر باد فنا دادیم و عاقبت بر خاک عنا افتادیم نه از اهل دنیا دیدیم مرحمتی و نه از مال و منال یافتیم منفعتی قانع ایم با این همه ندامت اگر در پیش نبودی غم قیامت اکنون ما را نه بالشی نه فراشی نه نقره نه تماشی نه یاران ندیمی نه مصاحبان هم نشینی نه امکان صورت و صدای همه مستیم مشتی گدای خط ما حرمان ست جسم ما نصیب کرمان ست وقتی که ما را امکان بود نکردیم کاری جستیم باری عاقبت بر بستر پریشانی افتادیم و بر همان جان دادیم اگر ندارید جنون در ما نگرید کنون که روح هر یک می زارد و از حسرت اشک می بارد و تعزیت حال خود میدارد حال ما نادانی است و بر کرده پشیمانی ست رو آرید براه و بر ما کنید نگاه که نه از ایام ما خبری و نه از جهان ما اثری و نه از جام ما شربی ابدان ما ریزیده و استخوان ما بوسیده خان و مان ما خراب منزل و مکان ما سراب و بر بستر ما دیگری نائب ما از ان غائب رخسارهٔ ما خاک خورده و دهان ما گرد آمیخته و دندان ما ریخته و زبان فرو بسته و دهان ما در هم شکسته تمامی اعضای زخم خورده و مرغ روح ما رمیده و سبزهٔ حسرت از گل ما دمیده

ومادرخاک تیره وشمادرخواب خیره ای عزیز نشان خردمندی آنست که دل از دنیا برداری وغفلت را از دست گذاری وپیش از رحلت دنیا حاصل کنی زاد عقبی

غزل

اگر در ظلمتی اینک سراجت | حساب امروز کن فردا چه حاجت
هم اکنون حکم کل من علیها | ستانند از تو این تاج و دواجت
بکنج تخته تابوت خسپی | بخوار ی گر بود تختی زعاجت
کنون از حق فراغت مینمائی | بگور آئی بدانی احتیاجت
ترا پرهیز باید چند گاهی | که فاسد گشت از عصیان مزاجت
گشادی در فنا افگن ز توبه | که چون فردا شوی بینی سواجت
ز رنج دق فسق ای پیر انصار | مگر فضل خدا سازد علاجت

ای عزیز اهل جاه به بازار بگاه و به مسجد بیگاه و شب در روز در گناه دنیای شما آباد ان و دین شما تباه نه شرم در جوانی نه در پیری پشیمانی عمر بکاستی و عذری نخواستی مرگ تو در کمین و مقام تو زیر زمین بازگشت تو به رب العالمین حاصل دنیا پار چه کرباس قطع زمین غم دنیا بر دل و از آخرت غافل

غزل

دلا در راه حق کن بس نظرها | که در راه تو می بینم خطرها
گشا از خواب غفلت چشم باهن | بگوش هوش تو گویم خبرها
نگر در خلق گورستان فگنده | ز یک تیر بلا جمله سپرها
بسا شاهان مهر و بند در خاک | گز ایشان در جهان مانده اثرها
معاصی زهر قهرست و نمودند | بکام نفس تو همچون شکرها
گذرگاهی ست این دنیای فانی | نباید مرد غافل در گذرها
چو در پیش ست مرگ ای پیر انصار | تماشای جهان کن در سفرها

بدان که سرای دنیا از برای مرگ ست و آدمی از برای برگ ست چاهی ست تاریک و راهی ست باریک وای بر کسی که چراغ ایمان را کشت و بار مظالم بر پشت

غزل

مکن که آه فقیری شبی بر دن تارد | فغان و ناله بعرشش و ملایک اندازد
حذر همی کن ازان ناوک سحرگاهی | اگر بکوه زند روزنی در وسازد
بوقت نیم شبی گر بگوید ا د ا لعد | هزار همچو تو از خانمان بر اندازد
هزار دشنه کشنده ست تیغ زهر آلود | برای گردن آنکس که گردن افرازد

هزار جوشن فولاد گر بپوشی تو	ز آه گرم یتیمان چو موم بگدازد
متاز بر سر مظلوم ساکت ای ظالم	که دست فتنهٔ ایام بر سرت تازد
درون سینهٔ مجروح بینوا مخراش	بدانکه روز جزا هست با تو پردازد
اگر بحل نه کند سائل ستم دیده	جزا دهنده ترا در جهنم اندازد
ز جورهای درشتان منال عبد الله	اگر کسی بزند کردگار بنوازد

ای عزیز جهد کن تا مرد شوی صاحب تجربه و درد شوی بصحبت درویشان و برکت نفس ایشان لنفسار تو زرد و محبت دنیا زایل گردد

رباعی

خواهی که درین زمانه مردی گردی	و اندر ره دین صاحب دردی گردی
روزان و شبان بگرد مردان میگرد	مردی گردی چو گرد مردی گردی

عزیز من دنیا را اگر دوست داری بده تا بماند و اگر دشمن داری بخور تا نماند دی باز نیاید فردا اعتماد را نشاید حال را غنیمت دان که دیر نپاید مترس از کسی که بترسد هر چه کند نه ترسد ای عزیز درین راه مرد باش و با دل پردرد باش کار خام مکن و در کوی هوا و هوس مقام مکن رباعی

گر بر سر شهوت و هوا خواهی رفت	از من خبرت که بینوا خواهی رفت
بنگر چه کسی و از کجا آمدهٔ	میدان که چه میکنی کجا خواهی رفت

نظم

الرحیل ای دوستان ما رخت خود برداشتیم	بر شما بادا سلامت انچه من بگذاشتیم
انچه منزل خاک تیره بود ما از خیرگی	قصر و ایوان تا میان آسمان افراشتیم
مار بود دوست انچه او را مال خود میگفته ایم	خار بود دوست انچه او را عمر خود پنداشتیم
ای بسا انبارهای زر و نقره عیش خود	بهر نوشا نوش عیش دیگران انباشتیم

تمت الرسالة

حضرت ابو حسن هنکاری قادری رحمة الله علیه			۴۸۳ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۸	۱۰۹۰ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳

نام آپکا علی بن محمود بن جعفر ہی خلفاے اعظم سے حضرت ابو الفتح طرطوسی کے ہین شیخ وقت تھے صایم الدہر و قایم اللیل رہتے بعد تین روز کے ایک لقمہ کھانا کھاتے تھے صاحب خوارق و کرامات تھے بعد عشا کے تہجد کے وقت تک دو ختم قرآن کرتے وفات آپکی ماہ محرم مین ہوئی

المقتدی بامر الله عباسیه	۴۶۷	۱۰۷۴	۴۸۵	۱۰۹۲

بعد وفات اپنے دادا القایم بامر الله کے ۴۶۷ھ مین خلیفه ہوے اکثر امور نامشروع کو موقوف کیا یہانتک کہ ملاحان کو حکم تھا کہ عورتون اور مردون کو ساتھ ایک کشتی پر سوار نکرین گانا بجانا کبوتر بازی ایک قلم موقوف کردی حمامون مین

نہانے والونکی بہت احتیاط کی ۴۸۰ھ مین ملک شاہ سلجوقی کی بیٹی سے عقد کیا ملک شاہ نے بڑے تجمل سے اور بہت زیور و اسباب دیکر اپنی لڑکی کو رخصت کیا تھا لاکھون کروڑ کا حساب تھا جس شب وہ داخل بغداد ہوئی ایسا تکلف تھا اور اتنی روشنی اُسکے ساتھ تھی کہ بغداد مین رات کا دن ہوگیا کبھی اسکے قبل ایسی روشنی بغداد مین نہین دیکھی گئی خلیفہ نے بھی بڑے تکلف سے دعوت ہمراہیان دختر ملک شاہ کی چالیس ہزار من صرف شکر اس دعوت مین صرف ہوئی اتفاق وقت سے زن وشو مین نااتفاقی ہوئی اور وہ ناخوش ہوکر اپنے باپ کے پاس اصفہان چلی گئی ۴۸۵ھ مین ملک شاہ بغداد مین آیا خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ بغداد کو میرے لیے خالی کردو اور جس شہر مین جی چاہے چلے جاؤ خلیفہ نے دو ماہ کی مہلت طلب کی مگر ایک ساعت کی بھی منظور نہوئی تب بدرگاہ الٰہی مین تضرع کی قدرت الٰہی سے ملک شاہ فوراً مرگیا اُسکی بیوی نے مرنا ملک شاہ کا پوشیدہ رکھکر اپنے چار سالہ بیٹے کیلیے خطاب کی درخواست کی خلیفہ نے غنیمت جانکر خطاب ناصرالدنیا والدین دیا اُسکے بڑے بھائی برگیاروق نے بھی خطاب چاہا اور رکن الدین کا خطاب پایا اسی ۴۸۷ھ مین خلیفہ نے مرگ مفاجات سے وفات کی

صدی ششم

حضرت امام محمد غزالی اویسی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴۹ / ۴۵۰	۱۰۵۸	۵۰۵ / ۵۰۲	۱۱۱۱ / ۱۱۱۲

کنیت آپکی ابوحامد اور لقب زین الدین ہی اصل آپ کا طوس ہی اور مذہب شافعی آپ حضرت شیخ ابوعلی کے مرید تھے مدرسہ نظامیہ بغداد کے کچھ دنون مدرس رہے اُسکے بعد مکہ مین تشریف لائے بعد فراغ حج شام وبصرہ وبیت المقدس واسکندریہ وغیرہ تشریف لیگئے پھر وطن مین آئے اکثر کتابین آپکی تصنیف ہین مثلاً احیاء العلوم کیمیاے سعادت وتفسیر یاقوت جسکی چالیس جلدین ہین بالآخر گوشہ نشینی اختیار کی بقیہ عمر یاد خدا مین گذاری مناقب غوثیہ مین ہی کہ حضرت موسےٰ نے شب معراج مین حضرت سے پوچھا کہ آپنے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل فرمایا ہی کسی کو مجھے دکھاؤ آپنے روح جناب حضرت غزالی کی جانب کہ اُسوقت حاضر تھی اشارہ کیا حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی جواب دیا محمد بن محمد غزالی پھر پوچھا کہ مین نے صرف تمھارا نام پوچھا تھا ولدیت کیون بتائی حضرت غزالی نے فرمایا کہ وہ طور پر باری تعالےٰ نے تمسے پوچھا تھا کہ ہاتھ مین کیا ہی تمنے اُسکے جواب مین کہا تھا کہ عصا ہی اور پھر اُسکی تعریف کی کہ ایسا ہی وہ فضول آخر کیا تھا چونکہ یہ تقریر حضرت غزالی کی بمقابلہ موسیٰ خلاف ادب تھی حضرت نے عصاے مبارک سے اشارۃً منع فرمایا کہ جب آپ پیدا ہوے نشان عصا آپکی پشت پر تھا اور بعضے کا قول ہی کہ آپ لنگ کرتے تھے چودھوین جمادی الاول کو وفات ہی

حضرت ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ	۵۱۳	۱۱۱۹

نام آپکا مبارک بن علی بن حسین مخزومی ہی سلطان الاولیا قدوۂ عارفان طریقت واقف حقیقت

جامع علوم ظاہر و باطن حنبلی مذہب تھے اور پیر خرقہ حضرت غوث ربانی تھے حضرت غوث الاعظم فرماتے ہین کہ ابتدائے
حال مین مین نے خدا کے ساتھ عہد کیا تھا کہ ہم کھائینگے نہ پینگے جب تک کھلاوین اور نہ پلاوین اور جب تک
لقمہ میرے منہ مین نہ دین نکھائین اور نہ پیٔین جب چالیس روز اس حال سے گذرا ایک شخص میرے سامنے
آیا اور تھوڑا کھانا میرے سامنے رکھا اور چلا گیا نزدیک تھا کہ نفس غایت گرسنگی سے کھانے پر گرے
مین نے کہا کہ قسم خدا کی جو عہد مین نے کیا ہی اُس سے نہ پھرونگا اپنے باطن سے آواز سُنی کہ الجوع الجوع
اس درمیان مین ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ مجھپر گذرے اور اُس آواز کو گوش باطن سے سنا اور کہا یا عبدالقادر
یہ کیا آواز ہی آپنے فرمایا کہ یہ اضطراب نفس کا ہی مگر روح میری برقرار مشاہدۂ انوار حق مین ہی اُنھون نے
فرمایا کہ میرے گھر چلو آپنے فرمایا کہ مین یہان سے باہر نجاؤنگا ناگاہ ابو العباس خضر علیہ السلام تشریف لائے
اور کہا کہ اُٹھو اور ابو سعید کے آگے جاؤ ہم اُٹھے اور شیخ کے گھر پر آئے دیکھا کہ شیخ میرے انتظار مین دروازہ پر کھڑے
ہین جب مجھے دیکھا کہا عبدالقادر مین نے جو کچھ تمسے کہا تھا وہ کافی نہ تھا کہ خضر کا کہنا ضرور ہوا پس مجھے اندر گھر کے
لیگئے اور جو کچھ موجود تھا لائے اور مجھے لقمہ لقمہ اپنے ہاتھ سے کھلایا کہ ہم سیر ہوے بعد اسکے مجھے خرقہ فقر عطا کیا
مین نے آپکی صحبت لازم پکڑی مدرسہ باب الدرج جو حضرت غوث الاعظم سے منسوب ہی آپ کا بنا کردہ ہی

حضرت امام احمد غزالی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ			۵۱۷	۱۱۲۳

خلفاے کاملین اور مریدان نامدار سے حضرت ابو بکر نساج کے ہین اور حضرت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کے
بھائی ہین ایک روز ایک شخص نے آپ سے حال حضرت امام محمد غزالی کا پوچھا آپ نے فرمایا وہ اسوقت
خون مین ڈوب رہے ہین سائل سراسیمہ حضرت امام محمد غزالی کے حضور مین گیا دیکھا کہ آپ بعافیت بیٹھے ہوے
ہین حقیقت بیان کی آپنے فرمایا کہ سچ کہا ہی کہ مین اسوقت مسئلہ حیض و نفاس کے غور مین تھا ایک شخص
حضرت امام محمد غزالی کی خدمت مین آیا آپنے اُس سے حال بھائی کا پوچھا جو کچھ وہ جانتا تھا بیان کیا
آپ نے پوچھا کچھ نوشتہ میرے بھائی کا تمھارے پاس ہی اُسنے ایک جزو آپکا لکھا ہوا اُنکے سامنے رکھا آپنے
پڑھا اور دیر تک تامل کرکے فرمایا سبحان اللہ جو کچھ ہم چاہتے تھے شیخ احمد نے پایا

سلطان مسعود بن ابراہیم شاہ	۴۸۱	۱۰۸۸	۵۰۸	۱۱۱۴

بعد وفات ابراہیم کے تخت نشین ہوا الپ تگین حاجب کو طرف ہندوستان کے بھیجا اور سولہ برس نہایت
عدل سے سلطنت کی اور وفات پائی

المستظہر باللہ [۲۸] عباسیہ	۴۸۵	۱۰۹۲	۵۹۲	۱۱۱۸

چھ برس کی عمر مین بعد فوت پدر خلیفہ ہوا سلطان سلجوقی نے پہلے بیعت کی مہمات سلطنت اُسکے ہاتھ رہے سن رشد کو پہونچکر لیاقت کافی حاصل کی کسی ساعی و نمام کی بات نہ سنتا خوشنویس تھا شعر پاکیزہ کہتا تھا اُسکے عہد مین سلاطین سلجوقیہ مین باخود سخت لڑائیان ہوئین ایک وقت کسی منجم نے کہا کہ اس سال ایک طوفان مثل طوفان نوح کے آئیگا خلیفہ کو اضطراب ہوا ابن عباس منجم سے پوچھا اُسنے کہا کہ حضرت نوح کے وقت مین ساتون ستارے ایک جگہ تھے اور اُسوقت مین چھ ہین ویسا طوفان نہوگا مگر کسی جگہ سخت طوفان آئیگا چنانچہ ایک جگہ حجاج کا قافلہ دو لاکھ آدمیون کا اُترا تھا اُنکو پانی نے گھیر لیا تھوڑے لوگ محفوظ رہے باقی ڈوب گئے جب خلیفہ کو یہ خبر ملی تو ابن عباس کو خلعت و انعام دیا تئیسوین [۲۳] ربیع الاول کو وفات پائی

سلطان کمال الدولہ شیرزاد [۱۱]	۵۰۸	۱۱۱۴	۵۰۹	۱۱۱۵

بعد سلطان مسعود کے تخت نشین ہوا ایک سال نگذرا تھا کہ ارسلان شاہ نے فوج کشی کرکے قتل کر ڈالا

ارسلان شاہ [۱۲]	۵۰۹	۱۱۱۵	۵۱۲	۱۱۱۸

بعد قتل کمال الدولہ تخت نشین ہوے چھوٹے بھائیون پر بہت کچھ ظلم کیا ایک بھائی سلطان سنجر کے پاس پہونچا ساری کیفیت بیان کی سلطان سنجر نے فوج لیکر غزنی پر چڑھائی کی ارسلان نے اپنی مان سے کہ سلطان سنجر کی بہن تھی سفارش چاہی مگر اُسنے اپنے اور بچون کے قتل ہونے کے باعث کچھ خیال نکیا بلکہ اُسکے قتل کرنے کو سلطان سنجر سے کہا ارسلان کو تاب مقاومت نہ تھی کچھ لوگون کو ساتھ لیکر جانب ہندوستان چلا آیا سنجر نے شہر کو خوب لوٹا اور تخت پر بہرام شاہ کو بٹھایا

بہرام شاہ [۱۳]	۵۱۲	۱۱۱۸	۵۴۷	۱۱۵۲

بعد ارسلان شاہ تخت نشین ہوا دوسرے سال جلوس کے ہندوستان آکر باباسلیم شاہ کے تعلق حراست ہندوستان کی کرکے غزنی کو واپس گیا باباسلیم نے بعد فتح اجمیر و ناگور وغیرہ لشکر جرار جسمین غزنی و خراسانی و خلجی سپاہی تھے جمع کیا بغاوت پر کمر باندھی خود سر ہو بیٹھا جب بہرام شاہ کو یہ خبر ہوئی خود فوج لیکر اسکے سر کرنیکو آیا یہ نمک حرام اُسکے مقابلہ کو آیا لیکن شکست کھا کر بھاگا اور اثنائے راہ مین مع اہل و عیال خسف زمین ہوا بہرام شاہ نے حکومت ہندوستان کی سالار حسین علوی کے سپرد کی اور آپ غزنی واپس گیا غزنی پہونچکر غوریون سے مقابلہ ہوا اس جنگ مین ہزیمت پاکر پھر ہندوستان واپس آیا اور سلطنت غزنی چھوٹنے کے غم مین رہا یہان تک کہ قضا کی اُسی وقت سے سلطنت غزنی غوریون کے ہاتھ آئی حضرت

شیخ نظامی اُسکے عہد مین تھے مخزن اسرار آپنے عہد سلطنت بہرام شاہ مین تصنیف فرمائی کلیلہ دمنہ اسی سلطان کے عہد مین زبان عربی سے فارسی مین ترجمہ ہوئی شہر غزنی بھی بالکل غارت ہوگیا تھا علاؤالدین نے بعد فتح حکم عام دیا تھا ایک ہفتہ تک تمام شہر مین قتل عام رہا عمارات شاہی کھدگیئن سلاطین ماسبق کی قبرین سواے سلطان محمود و مسعود کے کھود کر ہڈیان اُنکی جلادی گیئن

حکیم سنائی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۵۲۵	۱۱۳۰

کنیت آپکی ابوالمجد ہی حدیقۃ الحقیقت آپکی تصنیف ہی آپ بڑے عالم تھے شاعری کا شوق بہت تھا نقل ہی کہ ایک مرتبہ آپ قصیدہ سلطان ابراہیم غزنوی کی شان مین فرما کر غزنی تشریف لیجاتے تھے راہ مین ایک مجذوب کو دیکھا یہ مجذوب صاحب شراب خوار مشہور تھے ہر وقت شراب پیتے رہتے اتفاقاً اُسوقت ساقی کی جانب مخاطب ہوکر یہ فرمایا کہ ایک پیالہ اندھے محمود غزنوی کے نام کا بھر ساقی نے عرض کی وہ بادشاہ اسلام دشمن کفار ہی اندھا کیون فرماتے ہین مجذوب صاحب نے فرمایا کہ اس ایک ملک پر پورا قابو نہین پایا دوسرے کی فکر مین ہی اندھا نہین ہی تو کیا ہی پھر ساقی کو حکم ہوا کہ ایک اور پیالہ اندھے حکیم سنائی کے نام کا بھر ساقی نے عرض کی وہ مرد عالم و شاعر ہی اُسے اندھا کیون بنایا فرمایا جس کام کے لیے پیدا کیا گیا وہ نہین کرتا ہی اور اپنی اوقات مدح و ثنا مین ضائع کرتا ہی حضرت حکیم سنائی کو ان باتون کا بہت اثر ہوا فوراً توبہ کی اور مشاغل مین مصروف ہوے

المسترشد باللہ ۲۹ء عباسیہ	۵۱۲	۱۱۱۸	۵۲۵	۱۱۳۰

۴۸۵ھ مین ولادت ہوئی بعد وفات باپ کے خلافت پائی صاحب رعب و حشمت تھا اُمور خلافت کو پورے طور سے درست کیا تھا اُسکے وقت مین ارکان شریعت نے رونق کلی پائی تھی لڑائیون مین خود حاضر رہتا ایک وقت ساتھ سلطان مسعود کے لڑائی ہوئی خلیفہ مغلوب ہوکر گرفتار و قید ہوگیا جب خبر قید کی خلیفہ کے بغداد مین پہونچی اہل بغداد نے آہ و نالہ کیا اور سر پر خاک ڈالی اور عورتین ننگے سر نوحہ کرتی ہوئی باہر نکل آئین لوگ نماز و خطبہ سے رُک رہے بقول ابن جوزی بغداد مین چند بار زلزلہ آیا اور دوسرے آفات سماوی نمایان ہوئین سلطان سنجر مسعود کے چچا نے مسعود کو لکھا کہ یہ آفتین خلیفہ کے قید کے سبب سے ہین میرے خط کے ذریعہ سے خدمت مین خلیفہ کے حاضر ہوکر عفو تقصیر کراؤ اور خلیفہ کو سر پر خلافت پر بٹھاؤ چنانچہ مسعود نے ویسا ہی کیا مگر وقت اعادہ مجلس کے شانزدہم ذیقعدہ کو مسموماً مارا گیا۔

حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۴۳۴ ۴۳۲	۱۰۳۸	۵۲۷	۱۱۳۲

آپ کا لقب قطب الدین و قطب الاقطاب تھا ولی مادر زاد تھے ہوا مین آپ اُڑتے تھے خرقہ فقر آپ کو آپ کے والد بزرگوار سے ملا تھا سات برس کی عمر مین آپ نے قرآن حفظ کیا اور جب سولھوان سال آپ کو شروع ہوا تحصیل علم کمال کو پہونچے منہاج العارفین آپکی تصنیف سے ہی آپ کے ہزار خلیفہ تھے مریدان کی کوئی حد نہین جب کبھی کسی مرید کو کوئی مشکل پیش آتی آپ مدد کرتے اولاد آپ کی بہت تھی چشت آپ کی اولاد سے بھرا ہوا ہی نقل ہی کہ جب شوق زیارت کعبہ آپ کو زیادہ ہوتا ہوا مین اُڑکر پہونچتے اور پھر واپس چلے آتے نقل ہی کہ جب آپ بلخ مین پہونچے علماے بلخ نے آپ سے مخالفت کی مسئلہ سماع مین گفتگو ہوئی آپنے فرمایا کہ یہ سُنت حضرت ابراہیم ادہم کی ہی کہ میرے پیر کبیر تھے علماؤن نے کہا کہ وہ ہوا پر اُڑتے تھے آپنے بھی وہی کیا اُسی وقت دو ہزار آدمی مرید ہوے مگر علما نے پھر اعتراض کیا کہا کہ جوگی بھی ہوا مین اُڑتے ہین اگر تمھارے قول کی تصدیق پتھر کرے تو ہمکو کچھ بحث نہین آپنے پتھر کی جانب اشارہ کیا اُسکو حرکت ہوئی اور اپنی جگہ سے ڈھلکتا ہوا خواجہ کے پاس آیا اور آواز دی اے مودود تمھاری ولایت مین کچھ شک نہین ہی آپ کا قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق ہی تمام علما نے عفو تقصیر چاہی اور آپ کے مرید ہوے

الراشد باللہ عنہ عباسیہ	۲۲۵	۱۰۳۰	۵۲۷	۱۱۳۲

سنہ ۵۰ھ مین ولادت ہوئی راہ مخرج براز کی نہ تھی حکما نے تدبیر سے مفتوح کیا بعد قتل اپنے باپ کے سریر خلافت پر بیٹھا بعد چندے مسعود نے تہمت خمر خواری وفسق وفجور کی لگا کر علما سے فتوی خلع کا لیکر اُس کو خلافت سے اُٹھا کر خلیفہ مستظہر کے چچا کو لقب مقتفی کا دیکر خلیفہ کیا راشد نے بعد خلع خلافت کے ہمدان مین جاکر بہت کشت وخون وتاراج کیا و علما کو دار پر کھینچا آخر مردان عجمی نے اُسے بحالت مرض چھری سے ذبح کر ڈالا

تاج العارفین حضرت ابو الوفا ویسی رحمۃ اللہ علیہ	۴۵۰	۱۰۵۸	۵۳۰	۱۱۳۵

نام اُنکا کاکیش ہی مشائخین کبار سے تھے مرید شیخ سنبکی کے ہین آپ کے مریدان کاملین بہت ہین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اوائل جوانی مین ایک روز آپ کی مجلس مین تشریف لائے شیخ ابو الوفا نے قطع کلام کرکے حاضرین سے کہا کہ اس جوان کو مجلس سے باہر کرو ویسا ہی کیا آپ پھر تشریف

لیگئے پھر ویسا ہی کیا تین بار ایسا ہی ہوا جب آپ چوتھی بار گئے تو شیخ ابوالوفا ممبر سے اُترے اور آپ کو گلے
سے لگایا اور حاضرین سے کہا کہ سب لوگ اُٹھو اور تعظیم کرو کہ یہ جوان غوث الاعظم ہی اور ہمنے جو حکم اخراج
دیا تھا نہ واسطے اہانت اُنکے بلکہ اسلیے کہ تم لوگ اُنکو پہچانو اور قسم ہی غرت معبود کی کہ ہم اُنکو دیکھتے ہین کہ ممبر
پر بیٹھکر وہ کہتے ہین قدمی علی رقبۃ جمیع اولیاء اللہ تعالی بعد اُسکے جناب غوثیہ مآب کیطرف مخاطب ہوے اور
فرمایا کہ جسوقت مین تم محبوب حق ہو مجھے یاد کرنا و سجادہ و تسبیح و پیرہن و کاسہ و عصا اپنا حضرت غوث کو
دیا اور فرمایا کہ یہ یادگار ابوالوفا اپنے پاس رکھو کہتے ہین کہ جب اُس تسبیح کو آپ زمین پر رکھتے تو دانے
اُسکے باہم سے جدا ہو جاتے اور اُس کاسہ چوبی کو جب کوئی اُٹھانا چاہتا تو از خود اڑکر اُسکے ہاتھ مین آتا تھا
قبر آپ کی موضع قلیبیا مضافات بغداد مین ہی عمر آپکی اسّی برس تھی

حضرت احمد جام زندہ فیل اویسی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴۱	۱۰۴۹	۵۳۶	۱۱۴۱

کنیت آپکی ابو نصر اور آپ کے والد کا نام ابو الحسن اور اصل آپکا موضع ناحق توابع جام سے ہی مقتدا سے
اہل طریقت و یگانہ زمانہ و قطب العہد تھے فرزندان سے جریر بن عبداللہ البجلی کے ہین کہ انکو امیر المؤمنین حضرت
عمر خطاب رضی اللہ عنہ یوسف امت فرماتے تھے اور شیخ احمد اول مین امی تھے بائیس برس کی عمر مین آپکو
توفیق ہوئی آپ پہاڑ پر گئے اور تیرہ برس ریاضت و مجاہدہ مین کاٹا چالیس برس کی عمر مین بامر الٰہی خلق مین
آئے اور ابواب علم لدنی آپ پر کھلے اور تین سو جلد سے زیادہ کتابین علم توحید و معرفت و اسرار و حکمت
مین تصنیف کین سب تصانیف مدلل بآیات و احادیث تھین کوئی عالم اعتراض نہین کرسکتا تصوف مین
اشعار آپکے عالی ہوتے تھے اور بیالیس فرزند آپ کے تھے انتالیس بیٹے اور تین بیٹیان وقت وفات
آپ کے چودہ بیٹے اور تین بیٹیان موجود تھین سب عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات تھے ساٹھ
برس کی عمر مین آپ فرماتے تھے کہ اسوقت تک ایک لاکھ اسّی ہزار شخص نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہی شیخ
ظہیر الدین بن عیسے فرماتے ہین کہ آپکے ہاتھ پر آخر عمر تک جملہ چھ لاکھ آدمیون نے توبہ کی حضرت ابو سعید
ابو الخیر کے پاس ایک خرقہ تھا جو حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اُن تک پہونچا تھا اُنمین
طاعت کرتے تھے آخر اُنکو حکم ہوا کہ وہ خرقہ متبرکہ احمد جام کو پہونچاؤ اسلیے شیخ ابو سعید نے اپنے صاحبزادہ
شیخ ابو طاہر کو وصیت کی کہ میری وفات کے صد سال بعد ایک جوان نو خط بلند قد ازرق چشم احمد جام نام
تمہاری خانقاہ مین آئیگا یہ خرقہ اُسکو دینا کہ اُسکی امانت ہی چنانچہ صد سال بعد ابو طاہر نے خواب دیکھا
کہ اُنکے والد ابو سعید ساتھ ایک جماعت یاران کے بہ تعجیل چلے جاتے ہین پوچھا سبب اس جلدی کا

کیا ہی فرمایا ایک قطب آتے ہین اُنکے استقبال کو جاتے ہین دوسرے روز شیخ ابوطاہر اپنے اصحاب کے ساتھ
خانقاہ مین بیٹھے تھے کہ ایک جوان اُس صورت کے جیسا اُنکے باپ نے کہا تھا دورسے پہونچے شیخ نے
فی الحال پہچانا اور باعزاز و تکریم سے آئے مگر بمقتضاے بشریت حوالہ کرنے مین خرقہ کے تامل کیا شیخ احمد
نے کہا یا شیخ امانت مین خیانت جائز نہین ابوطاہر سننے سے اس بات کے ایک جوش مین آئے اُٹھے اور
خرقہ لاکر آپ کو پہنایا کہتے ہین کہ اُس خرقہ کو بائیس اولیاؤن نے پہنا ہی آخر شیخ احمد جام کو حوالہ ہوا پچانوے
برس آپ کی عمر ہوئی مزار آپ کا جام مین ہی

حضرت عین القضاۃ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ				۵۳۳ ۵۳۶	۱۱۳۸ ۱۱۴۱

اسم مبارک آپکا عبداللہ کنیت ابوالفضائل اور لقب آپکا عین القضاۃ ہمدانی ہی آپ حضرت امام احمد
غزالی کے خلیفہ تھے آپ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کیا کرتے تھے تصانیف آپ کی بہت ہین۔

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی رح	۴۷۰ ۴۷۱	۱۰۷۷ ۱۰۷۸	۵۶۱ ۵۶۲	۱۱۶۵ ۱۱۶۶

اصل آپکا جیل علاقہ طبرستان اُسی کو جیلان و گیلان بھی کہتے ہین ولادت آپکی وہین ہوئی کیا مجال کہ آپکی
مدح مین زبان کھولون ہزارہا دفتر آپ کے مناقب سے بھرا گیا تاہم جزو ثناے ذات بابرکات تمام نہوا
ضرورتًا کچھ حالات آپ کے تبرکًا وتیمنًا درج کیے جاتے ہین ایام رضاعت مین کبھی آپ نے دن کو ماہ صیام
مین دودھ نہ پیا ایک روز ولادت ابر کے سبب سے رویت مین اختلاف تھا مگر آپنے دودھ نہ پیا تحقیق ہوا تو وہ
روز رمضان تھا آپ ہفت سالہ تھے گاے لیکر جنگل کو تشریف لیگئے جب وہان پہونچے گاے نے آپکی جانب
رخ کیا اور عرض کیا لا لہذا خلقت ولا لہذا امرت یعنی آپ اسلیے نہین پیدا کیے گئے ہین اور نہ آپکو یہ حکم ہی
حضرت کو اس کلام کے سننے سے ایک حالت طاری ہوئی اور محض بے اختیاری مین جنگل سے
مراجعت فرماکر مکان پر تشریف لائے اور کوٹھے پر جاکر بیٹھے یہ روز عرفہ تھا آپنے دیکھا کہ سامنے میدان عرفات
ہی سب لوگ جمع ہین اس واقعہ سے اور حالت متغیر ہوئی آپ حضور مین اپنی والدہ ماجدہ کے حاضر ہوے عرض کی
کہ مجھے اجازت دیجیے کہ خدا کے کام مین مشغول ہون بغداد جاکر علم حاصل کرون صالحون کی زیارت کرون آپ کی
والدہ نے اس اجازت کا باعث پوچھا آپنے ساری حقیقت عرض کی والدہ ماجدہ کو آپکی گریہ ہوا چالیس
دینار میراث پدر سے آپ کے آپکا حصہ تھا ایک کپڑے مین سی کر آپ کے حوالہ فرمایا اجازت دی اور باہر آکر
رخصت کیا وقت رخصت یہ فرمایا کہ مین نے تمکو خدا کو سونپا اب تازیست نہ دیکھون گی آپ ایک قافلہ کے

ساتھ ہوکر بغداد تشریف لیچلے راہ مین راہزنون نے قافلہ لوٹا آپ سے بھی پوچھا کہ کچھ ہی آپ نے فرمایا ہان
چالیس دینار میرے پاس ہین رہزنون نے بچپن کی بات سمجھکر اپنی راہ لی جب اپنے مقام پر پہونچے اُنکے سردار
نے سب سے پوچھا کہ اہل قافلہ مین سے کسی کے پاس کچھ رہا تو نہین ہی سب نے آپ کی حالت بیان کی
سردار نے حکم دیا کہ اُس لڑکے کو لے آؤ جب آپ تشریف لائے سردار نے پوچھا کچھ تمھارے پاس ہی آپنے
وہی جواب دیا اُسنے کہا لاؤ آپ نے وہ دینار حوالہ فرمائے سردار کو آپ کے صدق سے ایک شرمیدا ہوا
اور مع اپنے ہمراہیون کے توبہ کی لوٹ کا سارا مال قافلہ والون کو واپس دیا آپ ۴۸۸ھ مین بغداد شریف
پہونچے پہلے آپ نے قرآن پڑھا پھر فقہ و حدیث و ادب وغیرہ کی تعلیم سے تھوڑے زمانہ مین فرصت
کی ۵۲۱ھ سے آپنے وعظ فرمانا شروع کیا آپ فرماتے ہین کہ ایک روز ایک شخص آئے جنکو مین نہین پہچانتا تھا
اور فرمایا کہ میرے ساتھ رہوگے مین نے کہا ہان پھر فرمایا کہ کچھ خلاف تو نہین کروگے مین نے کہا نہین پھر فرمایا تم
یہان بیٹھو جب تک مین آؤن مین ایک برس وہان پتھر پر بیٹھا رہا کہ وہ آئے اور ایک ساعت ٹھہرے اور
پھر وہی کہا اور چلے گئے پھر سال بھر کے بعد آئے اور روٹی اور گوشت ساتھ لائے اور کہا کہ مین خضر ہون حکم ہی کہ ہم
اور تم ساتھ کھائین کہا کر مجھے اپنے ساتھ بغداد مین لائے آپنے خرقہ حضرت ابو سعید مخزومی سے پایا اور آپکی صحبت
مین رہے لقب محی الدین کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ ایک روز مین چلا جاتا تھا کہ ایک بیمار کو دیکھا کہ نہایت
حال زار مین پڑا ہی اُسنے مجھے پکارا مین نزدیک اُسکے گیا اُسنے کہا کہ مجھے اُٹھا کر بٹھاؤ مین نے اُٹھا کر بٹھایا وہ بیٹھتے
ہی فرحت مین آیا اور تازہ و توانا ہونا شروع ہوا اور کہا کہ مین دین ہون تمھارے سبب سے مین زندہ ہوا ورنہ
مرجاتا آج سے تم محی الدین ہوے پھر وہان سے مین مسجد مین آیا ایک شخص نے میرے سامنے میری نعلین
رکھین اور کہا یا محی الدین پھر سب خلقت نے محی الدین کہنا شروع کیا اور میرے ہاتھ پاؤن چومنے لگے
حالت وعظ مین آپ اکثر فرماتے کہ اے ساکنان آسمان و زمین آؤ اور میرا وعظ سنو کہ مین وارث امانت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہون اور چار سو آدمی آپکے وعظ کو لکھتے جاتے تھے اور تاثیر کلام سے لوگون کو وجد و
ذوق ہوتا تھا اور اکثر لوگ جان بحق ہوجاتے تھے جنازے وہان سے اُٹھتے تھے اور اکثر چند روز بیہوش رہتے
تھے کپڑے عالمانہ پہنتے تھے اور قیمتی حتی کہ ایک اشرفی گز کا آپ کا کپڑا اکثر ہوتا تھا اور آپ فرماتے کہ ہم
نہین پہنتے ہین جب تک کہ نہین پہناتے اور نہین کھاتے ہین جبتک کہ نہین کھلاتے ہین اور نہین کہتے
ہین جب تک کہ نہین کہلاتے ہین اور ہدیہ خلق کا قبول فرماتے مگر بادشاہ کا نہین آپ ایسے خلیق تھے کہ
ہر شخص کو حاضرین سے یہی گمان ہوتا کہ مجھسے زیادہ حضور مین کوئی عزیز نہین ہی ایک روز ایک چور آپکے گھر
مین آیا اور اندھا ہوگیا اُسی وقت حضرت خضر تشریف لائے کہ آج ایک ابدال نے وفات فرمائی ہی کسکو

اُسکی جگہ مقرر کرین آپ نے فرمایا کہ ایک شخص میرے گھر مین آیا ہی اور فلان حجرہ مین ہی اُسی کو لیجا کر مقرر کرو
حضرت خضر اُسی چور کو سامنے لائے اثر نظر بابرکت سے بینا ہو گیا اور بجاے ابدال مقرر ہوا آپ جمعہ کے
روز ممبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ تجلی حق نے آپ پر جلوہ کیا اور مست بادۂ محبت ہوے اور فرمایا قدمی ہذہ علی
رقبۃ کل ولی اللہ شیخ علی ہیتی نے اُٹھکر سب کے پہلے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا پھر اور اولیاے حاضرین
نے وسب اولیاے گذشتہ و موجودین عالم و عالم ارواح نے بھی ایسا ہی کیا اکثر مشائخین سابقین نے آپکی خبر اپنے
پیرون کو دی تھی از انجملہ شیخ ابو بکر نے (کہ یکے از مشائخ عراق تھے اور بڑے صاحب کرامت و صاحب مقام
عالی تھے اور خواب مین بے واسطہ مرید حضرت ابُو بکر کے ہوے تھے اور آپ ہی سے خرقہ پایا تھا اور فرمایا کہ
مین نے خدا سے عہد کیا ہی کہ جو کوئی میرے روضہ مین آوے اُسپر آتش دوزخ اثر نکرے چنانچہ اتبک گوشت
یا مچھلی آپ کے روضہ مین جو پکائی جاتی ہی تو نہین پکتی ہی) خبر آپکی دی تھی کہ قرن خامس مین آپکا ظہور ہوگا
حضرت غوث نے فرمایا ہی کہ مین نے پچیس برس جنگلون مین ریاضت کی اور تنہا رہا ہون اور چالیس برس
عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہی اور پندرہ برس بعد عشا کے ایک پیر پر کھڑے ہو کر ختم قرآن کیا
ایک شب میرے نفس نے آرزو خواب کی کی مین نے کہنا اُسکا نمانا چالیس روز برین روزہ درختون کے
پتے سے افطار کرتا تھا اور فرمایا کہ ایک اتنا بڑا کاغذ کہ جسکی درازی پر فکر نہین کام کرسکتی مجھے دکھایا گیا اُسپر
میرے سب مرید و متوسلان کا جو قیامت تک ہونگے نام لکھے تھے اور حکم ہوا کہ یہ سب مغفور ہین ایک روز
جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے دس دس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے ایک شخص کو جو تیسری یا چوتھی صف مین
بیٹھا تھا اور پیچھے اُسکے بہت سی صفین تھین سخت حاجت پاخانہ کی ہوئی وہ متحیر ہوا کہ کیونکر اتنے آدمیون کو
طی کرکے جا سکتے ہین اُسنے دیکھا کہ آپکا جسم مبارک ایک سے دو ہوا اور ایک ایک زیادہ ہوتا گیا یہان تک
کہ اُسکے قریب پہونچا اور آپنے اپنی آستین اُسکے سر پر رکھدی اب وہ جو دیکھتا ہی تو ایک میدان ہی اور
اُسمین ایک جھاڑی ہی اور چشمہ ہی وہان اُسنے بیٹھکر قضاے حاجت و طہارت کی وضو کیا پھر جو
سر اُٹھایا تو اُسی مسجد بغداد مین جہان بیٹھا تھا بیٹھا ہی اور حضور خطبہ پڑھ رہے ہین اُس نے قضاے
حاجت کے وقت اپنی تسبیح اُسی جھاڑی مین ٹپکا دی تھی بعد چند روز کے اتفاقاً وہ بصرہ گیا وہان اُسنے
اُس میدان و جھاڑی کو پہچانا نزدیک گیا تو تسبیح اُسکی جھاڑی مین اُسی طرح لٹکتی تھی ولادت آپ کی غرہ
رمضان مبارک ہی و وفات شب ہشتم یا نہم ربیع الثانی بعد نماز عشا کے ہی عمر شریف نوے برس
سات مہینہ نوروز ہی مزار اقدس بغداد شریف مین ہی خوارق و کرامات جتنے آپ سے سرزد ہوے
کسی ولی سے اسقدر نہین سرزد ہوے بہجۃ الاسرار اور تحفہ قادریہ و انیس القادریہ و مناقب غوثیہ وغیرہ مین

بتفصیل مندرج ہین اُس جگہ تیمناً تھوڑے سے لکھے گئے

المقتفی لامر اللہ ع۳۱ عباسیہ یا متقی لامر اللہ	۵۲۷	۱۱۳۲	۵۵۲	۱۱۵۷

سنہ ۴۸۹ھ مین ولادت ہوئی اور چالیس برس کی عمر مین بعد خلع برادرزادہ کے خلیفہ ہوا اُس سے سلطان مسعود نے کل اسباب اور چاندی سونے کی چیزین جو کچھ متعلق دارالخلافت تھین سب خلیفہ سے لیلین سوا چار گھوڑے اور آٹھ اونٹ کے کوئی چیز باختیار خلیفہ نچھوڑی اور سنہ ۵۳۱ھ مین سب تعلقات خلافت کو لیلیا خلیفہ کے ہاتھ مین کوئی شی خلافت کی نرہی پھر لاکھ دینار طلب کیا خلیفہ نے کہا کہ اب تو میرے ہاتھ مین کچھ نہین رہا ہی اب کیا چاہتا ہی اور کیونکر اسقدر مال مجھسے طلب کرتا ہی اور سب مظالم سلاطین جو خلفا پر ہوے تھے زبان پر لایا جب سلطان مسعود نے یہ سب کیفیت سُنی تو کل اسباب دارالخلافت و بلاد مسلوبہ پھیر دیا سنہ ۵۳۳ھ مین امراے سلطان مسعود پر مسلط ہوے اور سلطان سنجر اُسکے چچا کی سلطنت پر بھی فتور آیا عزت خلافت بڑھ گئی اور خلیفہ نے امور خلافت پر قدرت پائی سنہ ۵۴۳ھ مین دمشق کو فرنج نے محاصرہ کر لیا نورالدین حلب سے اور غازی موصل سے آسکے اور دمشق اور دوسرے بلاد اسلامیہ کو فرنج سے چھڑا لیا جسپر فرنج قابض ہوگئے تھے سنہ ۵۴۵ھ مین آسمان سے خون برسا کہ زمین اور کپڑے لوگون کے سُرخ ہوگئے سنہ ۵۴۷ھ مین سلطان مسعود دعاے خلیفہ سے مرگیا سنہ ۵۴۸ھ مین ایک قوم ترکی نے بنام غزیز سلطان سنجر خروج کیا اور خلیفہ کو بذلت و خواری گرفتار و قید کیا اور خوراک اُسکی مثل خوراک ایک سائیس کے دیتے تھے شب شنبہ دوم ماہ ربیع الاول سنہ ۵۵۲ یا ۵۵۵ھ ہجری مین خلیفہ نے وفات پائی

المستنجد باللہ ع۳۲ عباسیہ	۵۵۲	۱۱۵۷	۵۶۳ ۵۶۶	۱۱۶۷ ۱۱۷۰

سنہ ۵۱۸ھ مین پیدا ہوا متقی نے اپنی حیات مین ولیعہد کیا تھا جب متقی کو وقت سکرات آیا ابوعلی شریانی کی ماں نے امرا کو رشوت دیکر کہا کہ بعد خلیفہ کے میرے بیٹے کو خلیفہ کرو امرا نے جواب دیا کہ ہم لوگ مستنجد سے بیعت کر چکے ہین کیونکر نقض عہد کرین تب اُسنے کہا کہ جب مستنجد باپ کو دیکھنے آئیگا اُسکا کام ہم تمام کردینگے اور لونڈیون کو چھریان دیکر کمینگاہ مین بٹھا دیا ایک خواجہ سرا نے یہ خبر مستنجد کو دی وہ اپنے احتیاط سے آیا اور باپ کو دیکھا جب بعد وفات باپ کے خلیفہ ہوا تو ابوعلی اور اُسکی ماں کو قید کیا اور اُن لونڈیونکو دجلہ مین ڈبوا دیا یہ خلیفہ کمال دانش و فرہنگ سے موصوف تھا اور عدالت و رعیت پروری مین معروف ہرگز کسی ساعی و نمّام کی بات پر کان ندیتا سنہ ۵۶۵ یا ۵۶۶ھ مین وفات پائی

خسرو شاہ بن بہرام شاہ ۱۵	۵۴۷	۱۱۵۲	۵۵۵	۱۱۶۰

بعد بہرام شاہ کے لاہور مین تخت نشین ہوا فوج جرار جمع کی غزنی جا کر ملک موروثی مخالفین سے لے لیا پھر لاہور مین واپس آکر اقامت اختیار کی

خسرو بن خسرو شاہ ۱۶	۵۵۵	۱۱۶۰	۵۸۲	۱۱۸۶

بعد وفات خسرو شاہ تخت غزنی پر بیٹھا پھر ہندوستان مین آکر اکثر قلعہ فتح کیا اُسی زمانہ مین غیاث الدین غوری نے اپنے بھائی شہاب الدین غوری کو واسطے تسخیر ہندوستان کے بھیجا تھا اُسنے آکر قلعہ لاہور کا محاصرہ کیا اطراف مین آگ لگادی سارا شہر غارت کیا خسرو شاہ کا ایک شیرخوارہ بچہ لیکر غزنی واپس گیا ۵۸۰ھ مین پھر بحکم غیاث الدین لاہور آیا یہان پہونچکر خسرو شاہ کو پیغام بھیجا کہ ہم لڑنے کو نہین آئے ہین تمھارے بچہ کو کہ اب جوان ہوا ہے تمھین دینے کو لائے ہین خسرو شاہ نے اس حیلہ کو نہ سمجھا جنگ کا سامان یا قلعہ کی حفاظت کچھ نکی شہاب الدین نے فوراً قلعہ لاہور فتح کرلیا خسرو شاہ اور اُسکے لڑکے کو قتل کرڈالا نام غزنیون کا مٹا دیا سلطنت غزنیون سے غوریون مین آئی

حضرت خواجہ ضیاؤ الدین ابو نجیب سہروردی رحمہ اللہ			۵۶۲ ۵۶۳	۱۱۶۷

آپ حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ کے خلیفہ ہین طریقہ فردوسیہ کے یکے از پیشوایان ہین علم ظاہر و باطن مین باکمال تھے اکثر کتابین آپکی تصنیف ہین نسب نامہ آپکا بارھوین پشت مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کے آپ حقیقی چچا تھے نقل ہے کہ ایک روز آپ بازار چلے جاتے تھے ایک قصاب کی دوکان پر گذر ہوا دیکھا کہ ایک بکری ذبح کی ہوئی لٹکی ہے آپ اُسکی جانب مخاطب ہوے پھر قصاب سے فرمایا یہ بکری کہ رہی ہے کہ مجھکو نام خدا پر ذبح نہین کیا مین مردہ ہون یہ سنکر قصاب کو غش آگیا زمین پر گر پڑا جب ہوش آیا اقبال جرم کیا اپنی خطا پر نادم ہوا اور توبہ کی روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے اکثر ملاقات ہوا کرتی تھی زمانہ مین سلاطین مذکورہ بالا کی سلطنت تھی

حضرت خواجہ وجیہ الدین ابو حفص سہروردی قدس سرہ			۵۶۶	۱۱۷۰

نام آپکا عمر و کنیت آپکی ابو حفص و لقب آپکا وجیہ الدین ہے آپ صاحبزادہ شیخ محمد عبد اللہ معروف بعمویہ کے ہین آپنے

خرقۂ خلافت اپنے والد ماجد اور حضرت اخی فرج زنجانی سے بالمشارکت پایا یگانہ روزگا سردفتر اولیا تھے عمر دراز پائی تھی حضرت شہاب الدین سہروردی آپ کے برادر زادہ تھے اور کل تعلیم آپ سے پائی آپ عظماے مشائخ زمان و مقتدا و معتمد عصر تھے ریاضت و مجاہدہ آپکا درجہ کمال کو پہونچا تھا آپ پیران سلسلہ فردوسیہ سے ہین

حضرت احمد کبیر رفاعی قادری علیہ الرحمۃ			۵۷۲	۱۱۷۶

آپ اولاد حضرت علی بن موسی کاظم سے ہین اور طریقہ فقر مین پانچوان واسطہ حضرت شبلیؒ سے آپکو ہی آخر عمر مین آپکو حضرت غوث پاک سے فیض حاصل ہوا ہی حضرت غوث پاک کو آپکی والدہ سے بہت محبت تھی آپ بہن فرمایا کرتے اور حضرت احمد کبیر کو بھانجا کہتے تھے مناقب غوثیہ مین مندرج ہی کہ ایک شخص سے حضرت محبوب پاک نے فرمایا کہ احمد کبیر کے پاس جا کر پوچھو عشق کیا ہی جب یہ شخص آپکے پاس حاضر ہوا سوال کیا آپنے آہ پر سوز کھینچی اور فرمایا العشق نار یحرق ماسوی اللہ یعنے عشق آگ ہی کہ ماسوے اللہ کے سبکو جلا دیتی ہی آپکا یہ زمانہ تھا کہ وہ درخت جسکے نیچے بیٹھے تھے جلنے لگا اور آپ بھی جلکر خاک ہو گئے اُسکے بعد آپکی خاک پانی ہوئی پھر مثل برف کے ایک جگہ جم گئی جب یہ سب کیفیت خادم نے دیکھی بہت ڈرا اور حضور مین حضرت محبوب پاک کے حاضر آکر ساری کیفیت عرض کی آپنے فرمایا کہ پھر اُسی جگہ جا وہان خوشبو جلا تمام جگہ معطر کر سید پھر زندہ ہونگے یہ خادم آیا گلاب وغیرہ سے معطر کیا خوشبو جلائی وہ منجمد پانی جسم انسان ہو گیا اور آپ پھر زندہ ہوے

حضرت عبد الخالق غجدوانی نقشبندی علیہ الرحمۃ			۵۷۵	۱۱۷۹

عظماے خلیفہ سے خواجہ یوسف ہمدانی کے ہین سردفتر حلقہ نقشبندیان تھے مولد آپکا شہر غجدوان چھ کوس بخارا سے ہی نسبت پدری آپکی ساتھ امام مالک کے پہونچتی ہی والدہ ماجدہ آپکی اولاد سے ملوک روم کے تھین آپکے والد ماجد امام عبد الجلیل کو ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے محبت اور اخوت منعقد تھی جب والدہ آپکی آپسے حاملہ ہوئین خضر علیہ السلام نے آپکے والد کو میلاد پسر صالح سے مژدہ دیا اور قبل ہی تولد کے آپکا نام عبد الخالق رکھا آپ ہنوز پیدا نہین ہوے تھے کہ والدین آپ کے حوادث زمانہ کے سبب سے جلا وطن ہو کر روم سے ماوراء النہر مین بعد اُسکے بخارا مین آئے اور سکونت اختیار کی و خواجہ عبد الخالق وہان متولد ہوے آپ پانچ برس کی عمر مین شیخ صدر الدین سے کہ اکابر علماے بخارا سے تھے قرآن پڑھتے تھے جب آیہ ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ پر پہونچے کہا کہ اصل حقیقت ذکر تضرعًا و خفیۃً کے کیا ہی کیونکہ اگر ذکر ظاہر کیا جاے اور آواز سے ہو ذاکر پر خوف ریا کا ہی اور جب درمیان آئے حق ذکر ادا نہو اور دل مین کرے تو شیطان لعین بحکم حدیث الشیطان یجری فی آدم

مجری الدم واقف ہوتا ہی اور دل مین ذاکر کے خطرے ڈالتا ہی پس اس صورت مین بھی حق ذکر خفیہ ادا نہوا اس عقدہ کو حل فرما دیجیے اُستاد کو سخت حیرت ہوئی اور کہا یہ علم لدنی ہی انشاء اللہ تعالیٰ حل اس عقدہ کا چند سال مین تمکو جناب الٰہی سے ہوگا چنانچہ تا حد بلوغ خواجہ منتظر حل اس عقدہ کے تھے کہ ایک دن حضرت خضرؑ آپ پاس آئے اور طریق ذکر خفی وجلی سکھایا اور اجازت ذکر خفی کی دی اور اوپر وقوف عددی کے بھی واقف کیا اور خضر علیہ السلام نے آپکو فرزندی مین قبول کیا اور ذکر نفی واثبات کے مادہ مین فرمایا کہ حوض مین غوطہ لگاؤ اور کہو لاالٰہ الا اللہ خواجہ فرماتے ہین کہ جب ہم بائیس برس کے ہوے خواجہ خضر نے مجھے بخدمت یوسف ہمدانی کے ماوراء النہر مین سپرد کیا اُنسے استفادہ تمام مین نے پایا رشحات مین مندرج ہی کہ خواجہ عبدالخالق روزانہ نماز ایک وقت کی کعبہ مین ادا کرتے تھے پھر تشریف لاتے تھے اور یہ اعظم ترین خوارق سے آپ کے تھا ایک روز زمانہ عاشورہ مین آپ مجلس مین بیٹھے تھے کہ ایک مرد آیا بلباس وصورت زاہدان خرقہ در بر وسجادہ بر کتف اور ایک گوشہ مین بیٹھا خواجہ بار بار اُسکی طرف دیکھتے تھے ایک ساعت کے بعد وہ شخص اُٹھا اور سامنے گیا اور کہا کہ اس حدیث مین اتقوا فراستہ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کیا بھید ہین آپنے فرمایا کہ سر اس حدیث کا یہ ہو کہ زنار توڑ ڈالو اور اسلام قبول کرو اُس جوان نے کہا نعوذ باللہ کہ مجھے زنار ہو خواجہ نے ایک خادم سے کہا کہ خرقہ اس سے دور کرین جب خرقہ اُتارا گیا زنار ظاہر ہوا وہ جوان فوراً مسلمان ہوگیا اور آپکا مرید ہوا مزار آپکا غجدوان مین ہی

المستضی بامر اللہ ۳۳ عباسیہ	۵۶۳	۱۱۶۷	۵۷۵	۱۱۷۹

۵۳۶ھ مین متولد ہوے اور بعد اپنے باپ مستنجد کے مسند نشین خلافت ہوے جس روز خلیفہ ہوے ہزار جامہ قیمتی لوگون کو دیا اور عدل واحسان جاری کیا اور ہر چہار طرف قاصد بھیجے لوگ اُسکی عدالت وخوبی سے واقف ہو کر بہت خوش ہوے امیر الامرا قطب الدین قیماز نے کہ بالکل محیط تھا اور خلیفہ اُس سے مجبور تھا ایک روز چاہا کہ ظہیر الدین حاجب کو گرفتار کرے وہ دار الخلافت مین بھاگا اور قیماز نے اُسکا گھر لوٹ لیا اور قصد دار الخلافت کا کیا تمام لوگ فریاد کو جمع ہوے خلیفہ کو جب یہ خبر ہوئی تو کوٹھے پر چڑھکر آواز دی کہ قیماز نے پیر حد سے باہر نکالا ہی اب خون اور مال اُسکا تم لوگ پر مباح ہی لوگ یہ سنکر قیماز کے گھر جا پڑے اور تمام مال اُسکا لوٹ لیا مال حساب سے باہر تھا قیماز موصل کی طرف بھاگا راہ مین دھوپ اور پیاس سے مرگیا اُس کے عہد مین پھر بدستور خطبہ بنام خلفا ہر بلاد مین جاری ہوا اور اپنے بیٹے احمد کو ولی عہد کرنے کے بعد وفات کی

حضرت شیخ عمار یاسر قدس سرہ			۵۸۲	۱۱۸۶

آپ حضرت ابو نجیب فردوسی قدس سرہ کے خلیفہ ہین حضرت نجم الدین قدس سرہ نے اپنی کتاب فواتح الجمال مین

لکھا ہی کہ جب آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکے حکم سے خلوت مین آیا یہ خیال دل مین آیا کہ علم ظاہری تو حاصل کیا اگر فتوحات غیبی بھی ہاتھ آئے تو سارے طالبان حق کو بتادون حضرت عمار نے فرمایا کہ جاؤ پہلے نیت درست کرو اُسکے بعد خلوت مین آنا آخرین نے تمام کتابین وقف کین کپڑے فقرا کو دیدیے صرف ایک جبہ کہ جسم پر تھا اپنے پاس رکھا اور یہ سمجھا کہ خلوت خانہ قبر ہی اور یہ جُبہ کفن اور اب مجھے باہر آنے کی قدرت نہین ہی اور یہ ارادہ کرلیا کہ اگر پھر بھی باہر آنے کی خواہش غالب ہوئی تو اس جُبہ کے ٹکڑے کر ڈالونگا یہانتک کہ ستر بھی چھپا نرہے اور شرم مانع برآمد ہوگی اب اس نیت سے شیخ کے حضور مین حاضر ہوا آپنے فرمایا اب تیری نیت درست ہوئی چلا آ پس آپکی ہمت کے بدولت فتوحات باطنی مجھپر روشن ہوے ارسلان شاہ سے خسرو بن خسرو شاہ تک آپکے زمانہ مین تخت نشین ہوے وسلطنت کی ذکر اُن بادشاہان کا اوپر ہوچکا

حضرت نظام الدین گنجوی قدس سرہ	۵۰۸	۱۱۱۴	۵۹۲	۱۱۹۵

آپ علم ظاہری و باطنی مین کامل تھے آپکی تصانیف مشہور عام ہین نقل ہی کہ جب حضرت امیر خسرو دہلوی رح نے کتاب مطلع الانوار (بجواب کتاب مخزن الاسرار من تصنیف حضرت ممدوح) لکھی اسمین یہ اشعار لکھے سے

	دبدبۂ خسرویم شد بلند		زلزلہ در گور نظامے فکند
	استرہ ہرچند دم تیر داشت		موسترہ مونتوانند شگافت

جب یہ دو شعر لکھے غیرت سے اسکے غیب سے شمشیر برہنہ آپ پر نمودار ہوئی حضرت سلطان المشائخ نے آپ کی مدد کی اور اپنی آستین مبارک سپر کردی کہ وہ ترش گئی یہ واقعہ حضرت نظام الدین کے وصال سے تخمیناً ڈیڑھ سو برس بعد کا ہی خرقہ فقر آپ کو حضرت اخی زنجانی سے ملا تمام عمر قناعت وعزلت مین گذرانی اہل دنیا سے احتراز و صحبت سلاطین سے پرہیز کرتے تھے

سلطان شہاب الدین غوری ۱۶	۵۷۰ ۵۸۳	۱۱۷۴ ۱۱۸۷	۶۰۲	۱۲۰۵

سلطان غیاث الدین کا بھائی تھا اور برندکور ہوا کہ بعد تخت نشینی کے شہاب الدین کو طرف ہندوستان کے بھیجا دس حملے اس بادشاہ کے ہندوستان پر ہوے جنکی تفصیل ذیل مین ہی ان حملات مین راجگان ہندوستان سے سخت لڑائیان ہوئین کسی مین شکست اور اکثر مین فتح پائی مال غنیمت بے انتہا ہاتھ آیا منقول ہی کہ منجملہ جواہرات غنیمت کے کہ ہندوستان سے غزنی لیگیا پانچسو من صرف ہیرا تھا وفات مین اس بادشاہ کے اختلاف ہی بعض تواریخ مین یہ لکھا ہی کہ ایبک مین غلامون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ہندوؤن کا

یہ قول ہی کہ جب راجہ پتھورا کو گرفتار کرکے لے چلا انبالہ مین پہونچکر اس راجہ سے یہ کہا کہ شہرت تیرے تیراندازی کی بہت ہی ایک بکرا باندھا جاتا ہی اُسے تیر لگا دو واضح ہو کہ راجہ پتھورا کی دونون آنکھین بعد گرفتاری کے نکال لیگئین تھین) راجہ نے تیر کمان ہاتھ مین لیا شہاب الدین نے آواز دی کہ تیر مارا سنے آواز پر سلطان کے تیر مارا کہ حلق پر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا سرداران شہاب الدین نے راجہ کو اُسی جگہ مارڈالا وجہ تسمیہ اُس مقام کی انبالہ نام ہونے کی یہی بیان کرتے ہین کہ دو صاحب تاج وہان قتل ہوے

تفصیل حملات شہاب الدین غوری

نمبر	نام مقام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	فتح ملتان	۵۷۴	۱۱۷۸
۲	فتح گجرات	۵۷۴	۱۱۷۸
۳	فتح لاہور	۵۷۵	۱۱۷۹
۴	فتح ٹھٹھہ	۵۷۷	۱۱۸۱
۵	فتح لاہور	۵۸۰	۱۱۸۴
۶	جنگ لاہور	۵۸۳	۱۱۸۷
۷	جنگ سرہند	۵۸۷	۱۱۹۱
۸	ایضاً	۵۸۸	۱۱۹۲
۹	جنگ قنوج	۵۹۶	۱۱۹۹
۱۰	جنگ گوالیار	۵۹۹	۱۲۰۳
۱۱	جنگ لاہور با قوم گھوگھر	۶۰۲	۱۲۰۵

الناصر لدین اللہ ۳۴ عباسیہ	۵۷۵	۱۱۷۹	۶۲۲	۱۲۲۵

سنہ ۵۵۳ھ مین ولادت ہوئی وحسب وصیت باپ کے بعد خلیفہ ہوے یہ ایک مرد فاضل وشجاع سخی شجاعت دانائی کو کام فرمایا و سیاست مملکت ورعایت احوال سپاہ مین کوئی دقیقہ نچھوڑا رواج شریعت مین کوشش بلیغ کی امور نامشروعہ کو کلیتاً متروک کیا مساجد وخانقاہ ورباط معمور کئے راتون کو بنفس نفیس اپنے گرد محلات بغداد کے پھرتا اور ہر ایک احوال دریافت کرتا اور اطراف ربع مسکون مین جاسوس بھیجے کلیات وجزئیات حالات بادشاہان دریافت کرتا جب عمارت رباط غزنی بغداد کی تمام ہوئی ایک

بڑی دعوت کی جسمین پندرہ ہزار بکریان اور تین ہزار مرغ ذبح ہوے دوسرے فواکہ کا کیا حساب ناصرالدین کو یہ خبر ملی کہ طلبائے مدرسہ نظامیہ شرب خمر و زنا مین مشغول ہین بعد تحقیق کے اہالیان مدرسہ کو نکال دیا بعد اُس کے بموجب بشارت سید المرسلین بار دگر انتظام مدرسہ نظامیہ کا کیا اکثر بلاد شام کو فتح کیا بیت المقدس جو ایکانوے برس سے بقبضۂ نصرانیان تھا اُنکے قبضے سے رہا کیا اور فرنچہ کنیسے توڑ ڈالے بجاے اُنکے مسجد و مدرسہ بنا کیے ایک اعجوبہ امر ابن مرجان نے بجواب آیت تفسیر مین الم غلبت الروم کے لکھا ہی کہ بیت المقدس ۵۸۳ھ تک روم کے ہاتھ مین رہیگا بعد اُسکے وہ مغلوب ہوگا اور پھر مسلمانون کے ہاتھ پر فتح ہوگا اور تا قیامت بدست مسلمانان رہیگا الحمد للہ کہ اِسوقت تک ویسا ہی ہی حالانکہ ابن مرجان نے بہت پہلے اس واقعہ کے بزمان خلافت مقتضی وفات پائی تھی اِسلیئے ہرکس ابوشامہ وسیوطی وغیرہ نے اُسکو ایک غرائب سے لکھا ہی اور خلیفہ نے ۶۲۲ھ مین بیمار ہوکر رخت ہستی اس جہان فانی سے باندھا

صدی ہفتم

حضرت فخرالدین رازی قدس سرہ	۵۴۴	۱۱۲۹	۶۰۶ / ۶۰۸	۱۲۰۹

اصل آپ کی طبرستان ہی ولایت ری مین ماہ رمضان المبارک آپ تولد ہوے جبتک آپ کے والد ماجد زندہ رہے آپ اُنسے درس لیا کیے اور بعد وفات اُنکے سمنان تشریف لے گئے اور حضرت کمال سمنانی کے شاگرد ہوے نقل ہی کہ آپ بہت حسین تھے علم و فضل مین بھی باکمال جب آپ کہین جانے کے قصد سے گھوڑے پر سوار ہوتے تو تین سو طلبا آپ کی رکاب مین ہوتے آپ کی اکثر تصانیف انواع فنون و اصناف علوم مین ہین منجملہ اُنکے ایک حدائق الانوار ہی نقل ہی کہ ایک روز حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے حضور مین حاضر ہوئے تربیت کی استدعا کی آپ نے فرمایا کہ شراب کا گھڑا سر پر لیکر آؤ تاکہ نفسانیت زایل ہو یہ قبول نہین کیا آپ نے فرمایا شب بھر یہان رہو کہ وقت آخر مین تمکو نفع ہو کیونکہ مرتے وقت شیطان مومنین کو مغالطہ مین ڈالتا ہی آپ نے قبول کیا شب بھر قیام کرکے رخصت ہوے ایکہزار سات سو دلایل خدا کی شناخت کے آپکو یاد تھے جب نزع کا وقت ہوا شیطان سامنے آیا خدا کے شناخت کی دلیل چاہی آپ نے ایک ایک بیان کی ابلیس نے سب کو رد کیا صرف ایک باقی رہ گئی تھی کہ اُسوقت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کا قول یاد آیا سخت پریشان ہوے اور آپ اُسوقت وضو فرما رہے تھے پانی چلو مین لیکر زمین پر اس طرح ڈالا جیسے بیہوش کے منھ پر چھینٹا ڈالتے ہین اور فرمایا کہدے کہ ہم پیغمبر کے پیرو ہین جیسا فرمایا وہ ہمنے جانا دلیل کی ضرورت نہین فخرالدین رازی نے بھی دیکھا کہ آپ کھڑے ہوے یہ فرماتے ہین چنانچہ یہی جواب دیا اور رنجۂ ابلیس سے نجات پائی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

حضرت مجدالدین بغدادی قدس سرہ		۶۰۶ ۶۱۶ ۶۱۷	۱۲۰۹ ۱۲۱۹

کنیت ابوشریف و اسم مبارک آپ کا شرف الدین ہی اصل آپ کی بغداد ہی حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے آپ خلیفہ تھے حضرت قدس سرہٗ آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور خاص عنایت فرماتے تھے نقل ہی کہ ایک روز عالم مستی مین آپ نے یہ فرمایا کہ مین بیضۂ بط تھا اور لب دریا پڑا تھا حضرت نجم الدین قدس سرہ نے اپنے پرون کی گرمی پہونچائی مین پیدا ہوا مگر چونکہ بط تھا دریا مین چلا گیا حضرت کنارے پر رہ گئے یہ خبر کسی نے نجم الدین قدس سرہ کو پہونچائی آپ نے فرمایا کہ وہ دریا مین گیا ہی تو ڈوب کر مریگا یہ خبر جب آپ کو ہوئی سخت پریشان ہوئے خادمون سے عرض کی جسوقت حضرت ممدوح کا مزاج خوش ہو مجھے خبر کرنا چنانچہ ایک وقت خادم نے خبر دی آپ سر پر انگشت پر آتش رکھکر حاضر ہوے اور پائین فرش کے کھڑے رہے آپ نے فرمایا ای مجدالدین چونکہ تم بہت عجز سے حاضر ہوے دین و ایمان تمھارا سلامت رہیگا مگر دریا مین ڈوب کر مروگے مین اور تمام سردار ملک خوارزم تمھارے بعد ہلاک ہونگے تمام شہر برباد ہو جائیگا چنانچہ یہی ہوا وجہ یہ ہوئی کہ سلطان خوارزم کی والدہ بہت حسین تھی اور ہمیشہ مجلس وعظ مین حضرت شیخ مجدالدین قدس سرہ کے آیا کرتی تھی اور کبھی کبھی آپ کی زیارت کو بھی آتی تھی ایک شب شاہ خوارزم کو خبر ہوئی کہ اسکی ماں نے حضرت ابوحنیفہ کے مذہب پر شیخ مجدالدین سے نکاح کر لیا ہی بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ مجدالدین کو دریا مین ڈال دو چنانچہ آپ دریا مین ڈال دیے گئے جب یہ خبر حضرت نجم الدین قدس سرہ کو پہونچی بہت افسوس کیا اور پریشان ہوے و انا للہ و انا الیہ راجعون فرمایا پھر سجدہ کیا اور سجدے سے سر اٹھا کر یہ فرمایا مین نے اسوقت خدا سے یہ دعا مانگی کہ ملک شاہ خوارزم سے لے لیا جاوے اور یہ دعا میری قبول ہوئی سلطان کو جب یہ خبر ہوئی بہت پشیمان ہوا اور پیادہ پا حضور مین حاضر ہوا ایک کشتی اشرفی اور شمشیر و کفن سامنے رکھا اور سر کھولکر سامنے کھڑا ہوا عرض کی اگر خون بہا منظور ہو زر حاضر ہی اور اگر قصاص مد نظر ہو شمشیر و کفن موجود ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ کان ذلک فی الکتاب مسطورا مجدالدین کا خون بہا یہ ہی کہ تمھارا سارا ملک لیا جائے تمھارا سر کاٹا جائے مخلوق بہت ہلاک ہون مین بھی قتل ہون سلطان مایوس ہو کر پھر گیا عنقریب چنگیز خان نے چڑھائی کی ملک خوارزم کو تباہ کیا سلطان کو قتل کیا حضرت بھی اسی جنگ مین شہید ہوئے

قطب الدین ایبک نمبر ۱۷	۶۰۲	۱۲۰۵	۶۰۷	۱۲۱۰

سلطان شہاب الدین کے وقت مین حکومت دہلی و مہور کی اس شخص کے ہاتھ مین تھی جب خبر قتل شہاب الدین

پہونچی یہ تخت پر بیٹھا چار سال بڑے عدل و داد سے سلطنت کی فیاضی ہسقدر تھی کہ لک بخش کا خطاب پایا تھا
آیبک اسلیئے کہتے تھے کہ ایک ہاتھ مین چھ اُنگلیاں تھین

معزالدین آرام شاہ نمبر ۱۸ ابن قطب الدین ایبک	۶۰۷	۱۲۱۰	۶۰۷	۱۲۱۰

بعد وفات قطب الدین ایبک کے تخت نشین ہوا چند ماہ تک سلطنت کی شمس الدین التمش نے کہ بدایون مین تخت نشین
ہوا تھا آکر قتل کیا اور ملک کو لے لیا

سلطان شمس الدین التمش نمبر ۱۹	۶۰۷	۱۲۱۰	۶۳۳	۱۲۳۵

یہ بادشاہ قوم کا ترک اور فرغنا کا رہنے والا تھا بھائیون نے حسد سے سوداگرون کے ہاتھ بیچ ڈالا اوران سب نے دہلی مین لاکر سلطان قطب الدین کے ہاتھ بیچا اس بادشاہ نے تعلیم کی اور اپنی لڑکی حبالہ سے نکاح کر دیا اور بدایونکی حکومت سپرد کی یہان آکر اسنے داد و دہش بہت شروع کی سلطان بغداد نے خلعت بھی بخشی راجاؤن سے اکثر لڑائیان لڑین اور سب مین منصور رہا بہت بتخانے توڑ ڈالے منجملہ اُنکے ایک بہت بڑا بتخانہ ہنکال کا جسکی دیوار طول مین سو گز اور عرض مین آٹھ گز تھی اور تین سو برس مین طیار ہوا تھا کھود کر پھینکدیا اس بادشاہ کے وقت مین اولیاء اللہ دہلی مین جمع ہوے تھے حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت خواجہ فرید شکر گنجؒ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ حضرت شیخ صدر الدین عارف قدس اللہ سرہم دہلی مین تشریف لائے اسیوجہ سے اس بادشاہ کے عہد کو خیر العصر کہتے ہین کتاب سیر العارفین و نیز دیگر کتب معتبرہ مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بادشاہ کو بشارت ہوئی کہ فلان مقام پر دہلی مین ایک حوض تیار کرا اور اُسی شب کو حضرت قطب الاقطاب کو بھی یہی بشارت ہوئی صبح کو حضرت خواجہ کے ساتھ اُس مقام پر گیا حوض تیار کیا اُسجگہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کے سم سے چشمہ پیدا ہوا اور ایک مدت تک علاج ہزارہا امراض کا پانی سے اُس چشمے کے رہا اب وہ مسدود ہوگیا حوض ابتک موجود ہی بارش کے پانی سے بھرتا ہی اور اُس سے سیرابی کاشت کی ہوتی ہی اُسی بادشاہ نے حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کی نماز پڑھائی حالانکہ بہت سخت شرطین اُسمین تھین مزار سلطان شمس الدین کا دہلی مین ہی اور زیارت گاہ خاص و عام ہی

حضرت سید حسین خنگ سوار اویسی قدس سرہ			۶۱۰/۶۱۱	۱۲۱۳

اکبرنامے مین لکھا ہی کہ اجمیر شریف کے پُرانے قلعہ مین مزار آپ کا ہی عوام مین مشہور ہی کہ اولاد حضرت زین العابدینؒ

سے ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ شہاب الدین غوری کے ملازمان سے تھے بعد فتح ہندوستان کے یہ سلطان غور کو
واپس گیا تو انتظام اجمیر کا آپ کے ہاتھ مین چھوڑا یہان آپ ولی مشہور ہوئے اور اُسی مقام مین وفات پائی

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ			۶۱۷	۱۲۲۰

کنیت آپ کی ابی النور ہی علوم شریعت و طریقت مین آپ کا ثانی و ہمعصر کوئی نہ تھا خرقہ خلافت حضرت خواجہ حاجی
شریف زندانی سے آپکو پہونچا موضع ہارون مین کہ قریب نیشاپور ہی آپ کا مسکن تھا ستر برس تک آپنے ریاضت کی اور
اُس زمانے مین کبھی کھانا پانی سیر ہوکر نہین کھایا پیا اور نہ شب کو چین سے سوئے کبھی آپ کی دعا رد نہ ہوئی آپ حافظ قرآن
تھے ہر روز ایک ختم کیا کرتے تھے سماع کا شوق بہت تھا نقل ہی کہ جب آپکو خرقہ خلافت عطا ہوا حضرت خواجہ شریف نے
ایک ٹوپی چوگوشیہ آپ کے سر پر رکھی اور فرمایا مراد اس چارگوشہ سے چار چیزون کا ترک کرنا ہی اول ترک دنیا دوم ترک
عقبیٰ کہ سوائے ذات حق کے اور کچھ مقصود نہ ہو سوم ترک خورد و خواب مگر بقدر ضرورت چہارم ترک خواہش نفس یعنی
نفس جو کہے اُسکے خلاف کرنا اور جو شخص یہ چار چیزین ترک کرے اُسی کے لایق یہ ٹوپی ہی نقل ہی کہ آپ نے باجازت
پیر بہت سفر کیے ایک مرتبہ ایک مقام پر گذر ہوا کہ مسکن آتش پرستون کا تھا آگ خوب روشن تھی آپ نے اُسی
جگہ قیام فرمایا ملازم سے ارشاد کیا آگ لاکر کھانا پکا خادم نے کہ نام اُسکا فخر الدین تھا آگ مانگی سب نے
انکار کیا اور یہ کہا کہ آتش ہمارا معبود ہی اسمین سے دینا ہمارے مذہب مین روا نہین خادم واپس آیا اور سب
کیفیت عرض کی آپ خود تشریف لے گئے اور آتش پرستون کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ معبود حقیقی ذات
الٰہی ہی اور یہ آگ اُسکی پیدا کی ہوئی ہی اسکی عبادت کرنا نہین چاہیے اس سے باز آؤ تاکہ آتش جہنم سے
بچو اُن سبھون نے جواب دیا کہ اگر یہ صحیح ہی تو تم اس آگ مین جاؤ اگر کچھ اثر نہ کرے تو ہم سب تائب ہون
آپ نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اور ایک بچے کو جسکی عمر سات برس کی تھی بعجلت تمام گود مین اُٹھا لیا اور
آگ مین کود پڑے دو گھڑی تک اُسمین رہے آگ نے کچھ اثر آپ کے جسم مبارک یا ملبوس پر نہ کیا اور نہ اس
بچے کو کچھ ضرر پہونچا یا جب کہ اتنی بڑی کرامت آپ سے ظاہر ہوئی سب نے اسلام قبول کیا اور آپکے
مرید ہوے آپ نے ان سب کا عبد اللہ اور اُس بچے کا ابراہیم نام رکھا اور درجے کو پہونچایا نقل ہی کہ بادشاہ
وقت نے آپ کو سماع سے منع کیا بلکہ حکم دیا کہ جو قوال مجلس مشایخ مین گائے اُسکو قتل کرین آپ نے بادشاہ سے
فرمایا کہ سماع میرے پیران کی سنت ہی کسی کی مجال نہین ہی کہ اس کام مین روکے بادشاہ نے کہا پہلے حرمت
سماع کا جواب علما کو دیجیے پھر اختیار باقی ہی مجلس آراستہ ہوئی علماے ظاہر جمع ہوے آپ بھی
رونق افروز ہوے عالمون نے چاہا باب سماع مین آپ سے گفتگو شروع کرین دیکھا تو اپنے کو محض لا علم پایا

جو کچھ لکھا پڑھا تھا سب مٹ گیا یہانتک کہ حروف تہجی بھی یاد نہ آئے سلطان نے ہر چند اُنسے تحریک گفتگو گی کی مگر یہ مجبور رہے آخر کار عجز اسکے اور کوئی چارہ نہ دیکھا قصور پر نادم ہوے معذرت کی اور عرض کی کہ تمام عمر کا حاصل کیا ہوا علم اس ایک ساعت مین جاتا رہا آپ کریم ابن کریم ہین جو کچھ ہمسے لے لیا ہی واپس دیجیئے آپ نے اُنپر نظر عنایت کی فوراً سب نے علم رفتہ پھر پایا اور اُسکے ساتھ علم باطنی بھی کچھ حاصل ہو گیا اس واقعہ سے تمام علما آپکے مرید ہوے اور بادشاہ بھی اپنے کیے سے پشیمان ہوا معذرت کی اور بڑے اعزاز و اکرام سے رُخصت کیا اور پھر کبھی آپ کے سماع مین مانع نہ ہوا

حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ				
			٦١٧ ٦١٦ ٦١٨	١٢٢٠ ١٢٢١

کنیت آپ کی ابو الجناب اور لقب کبریٰ ہی مشہور آپ ولی تراش ہین وجہ یہ ہی کہ وجد کی حالت مین جسپر آپ کی نظر پڑ جاتی فوراً ولی ہو جاتا آپ کی ابتدائی حالت یہ ہی کہ اُستاد سے شرح السنہ کا سبق لے رہے تھے جب سبق تمام ہوا ایک فقیر مکتب مین آیا آپ کی حالت اس فقیر کو دیکھکر متغیر ہوئی پڑھنے کی طاقت نہ رہی جب وہ فقیر چلا گیا آپ نے پوچھا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا یہ بابا فرج تبریزی تھے مجذوب فقیر ہین آپ تمام شب بیچین رہے صبحکو اپنے اُستاد و دیگر اصحاب کو ساتھ لیکر اُس مجذوب کی خدمت مین حاضر ہوے تھوڑی دیر بیٹھے تھے کہ بابا فقیر فرج کی صورت متغیر ہوئی چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہوا اور کپڑا جو آپ کے جسم پر تھا پھٹ گیا جب پھر اپنے حال مین آئے کپڑا اُتار کر آپ کو دیا اور کہا کہ جاؤ اب وقت تمھارے دفتر پڑھنے کا نہین ہی بلکہ وہ وقت ہی کہ سر دفتر عالم ہو کپڑا پہننا تھا کہ عرش سے فرش تک آپ پر روشن ہوا اور اپنے باطن کو غیر حق سے خالی پایا دوسرے دن آپ پھر اُستاد کے حضور مین حاضر ہوے درس لینے لگے دیکھا کہ بابا فرج حاضر ہین اور فرماتے ہین کہ کل مراتب علم الیقین طے کیے آج پھر علم ظاہری کا سبق پڑھ رہا ہی اُسیوقت آپ نے پڑھنا چھوڑ دیا کتاب اُٹھا دی مگر ایک کتاب اور تھی جسکی نقل کرنے کو بیٹھے بابا فرج آئے اور فرمایا کہ شیطان ہر کام مین تمکو پھنساتا ہی ہرگز کسی کام مین مشغول نہو آپنے قلم و دوات کو توڑا دل خدا کی جانب کیا ایک روز آپ کی مجلس مین ذکر اصحاب کہف ہو رہا تھا شیخ سعد الدین کہ آپکے اجلہ مریدان سے تھے اُنکے دل مین خطرہ گذرا کہ آیا اس امت مین بھی کوئی ہو کہ جسکی صحبت کتے مین اثر کرے آپ نے فراست باطن سے سمجھا اور اُٹھکر در خانقاہ پر آکر کھڑے ہوے ناگاہ ایک کتا وہان آیا اور کھڑا ہو کر دُم ہلانے لگا آپ کی نظر اُس کتے پر پڑی فوراً متحیر اور بیخود ہوا اور شہر سے مُنھ پھیر کر گورستان کی طرف گیا اور زمین پر مُنھ ملنے لگا کہتے ہین کہ جہان وہ کتا آتا جاتا پچاس ساٹھ کتے اُسکے گرد حلقہ کرتے اور اُسکے ہاتھ کے آگے ہاتھ رکھتے اور نہ آواز کرتے اور نہ کچھ کھاتے اور تعظیم سے کھڑے رہتے آخر تھوڑے دنون مین وہ

کتا مرگیا آپ نے فرمایا کہ اُسے دفن کرو دفن کردیا گیا اور اُسکی قبر پر عمارت بنادی گئی حضرت امیر اقبال سیستانی اپنی
کتاب مین اپنے شیخ حضرت رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی کی زبانی نقل کرتے ہین کہ حضرت نجم الدین کبری نے پہلے
ہمدان مین جاکر حدیث پڑھی وہان سُنا کہ اسکندریہ مین ایک بڑے بزرگ محدث ہین اسکندریہ گئے وہان اُنسے
سند حدیث کی حاصل کی وہانسے پھرتے ہوئے راہ مین آپ نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض
کی کہ مجھے کوئی کنیت دیجائے آپ نے فرمایا ابو الجناب عرض کی کہ مخفف یا مشدد ارشاد ہوا کہ مشدد جب آپ
جاگے تو اُسکے معنی آپ پر یہ کھلے کہ دنیا سے اجتناب کلی کرنا چاہیئے فوراً تجرید اختیار کی اور تلاش مرشد مین مسافر
ہوے بسبب اپنے علم و دانشمندی کے جہان پہونچتے تھے سر نہین جھکاتے تھے جب ملک خورستان مقام دزبون
مین پہونچے بیمار ہوگئے وہان کوئی شخص اپنے گھر مین رہنے نہین دیتا تھا پوچھا کیا یہان کوئی مسلمان نہین ہی کہ مسافر
کو رہنے کی جگہہ دے لوگون نے کہا کہ یہان ایک خانقاہ ہی وہان کے شیخ حضرت اسمٰعیل قصری ہین آپ وہان گئے
اور جگہہ ملی اور بیماری نے ترقی کی آپ فرماتے تھے کہ بیماری سے مجھے ایسی تکلیف نہ تھی جیسے کہ وہان کے سماع
سے کیونکہ مین منکر سماع تھا اور بیماری سے ایسا ہوگیا تھا کہ ہل نہین سکتا تھا ایک شب سماع ہو رہا تھا کہ شیخ
اسمٰعیل آپ کے سرہانے آئے اور فرمایا کہ چاہتے ہو کہ اُٹھو آپنے کہا ہان اُنھون نے آپکا ہاتھ پکڑا اور معانقہ کیا اور مجلس
سماع مین لائے اور دیر تک گھماتے رہے اور ایک دیوار مین لگا کر کھڑا کردیا آپ جانتے تھے کہ فوراً گر پڑونگا
جب آپ کو افاقہ ہوا اپنے تئین صحیح و تندرست پایا دوسرے روز آپ گئے اور بیعت کی اور تعلیم سلوک مین مشغول
ہوئے اور مدت تک وہان رہے جب آپ کو علم باطن سے خبر ہوئی اور آپ علم وافر رکھتے تھے آپ کے دل مین
گذرا کہ ہم علم باطن سے تو باخبر ہوئے مگر علم ظاہر ہمارا شیخ سے زیادہ ہی صبح کو شیخ نے بلایا اور کہا کہ تم سفر کرو کہ
تمھین عمار یاسر کے پاس جانا چاہیئے آپ نے جانا کہ شیخ کو اُس خطرہ پر آگاہی ہوئی اور خدمت مین عمار یاسر کے
پہونچے ایک مدت وہان تعلیم سلوک کی ہوئی وہان بھی ایک شب وہی خطرہ گذرا صبح کو حضرت نے فرمایا کہ نجم الدین
تم مصر مین حضرت روزبہان کے پاس جاؤ کہ اس مستی کو گرد[illegible]ا دیکر وہ تمھارے سر سے نکالینگے آپ مصر مین آئے
جب خانقاہ مین گئے تو معلوم ہوا کہ شیخ فلان مقام پر وضو کر رہے ہین آپ وہان گئے آپ کے دل مین آیا کہ اتنے
تھوڑے پانی سے وضو کر رہے ہین شاید نہین جانتے ہین کہ اتنے پانی سے وضو جائز نہین ہی یہ کیسے آدمی ہین
آپ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ہاتھ آپ کے مُنھ پر جھاڑا اور خانقاہ مین آئے پانی کی چھینٹین پڑنے سے آپکی
حالت غیر ہوئی جب وہ خانقاہ مین آئے آپ بھی ساتھ آئے وہ شکرانہ وضو پڑھنے لگے آپ کھڑے رہے تا کہ آپ نماز
پڑھ لین تو سلام کرین کہ آپ پر بیخودی طاری ہوئی دیکھا کہ عرصہ قیامت ہی اور دوزخ موجود ہی لوگونکو پکڑ پکڑ کے
دوزخ مین ڈالتے ہین اور وہان ایک چبوترہ بلند ہی اُسپر ایک بزرگ بیٹھے ہین جو کوئی کہتا ہی کہ ہم اُنکے ہین وہ

چھوڑ دیا جاتا ہی چنانچہ آپکو بھی پکڑ کر دوزخ کی طرف لے چلے آپ نے بھی کہا کہ مین آپکا ہون چھوڑ دیا آپ جب چبوترہ پر گئے تو دیکھا کہ حضرت روزبہان بیٹھے ہین آگے جاکر اُنکے پیر پر گرے اُنھون نے ایسے زور سے گردنیا دی کہ آپ نیز گر پڑے اور کہا کہ اس سے زیادہ اہل حق کا انکار مت کرو آپ جب گرے تو ہوش آگیا شیخ نے نماز کا سلام ادا کیا تھا آپ پیر پر گرے شیخ نے ظاہر مین ویسی ہی گردنیا دی اور وہی بات کہی اُسکے اثر سے وہ بات دل سے جاتی رہی اور فرمایا کہ عمار یاسر کے پاس پھر جاؤ جب آپ پھرے تو شیخ نے عمار یاسر کو خط لکھا کہ جو کچھ تمھارے پاس تانبا ہی بھیجتے ہو کہ ہم سونا کر دیتے ہین اور تمھارے پاس بھیجدیتے ہین پھر آپ ایک مدت خدمت شیخ عمار مین رہے اور سلوک تمام کیا آپ کو حکم ہوا کہ خوارزم مین جاؤ آپ نے عرض کی کہ وہان عجب طرح کے لوگ ہین کہ اس طریقہ کے اور مشاہدہ قیامت کے بھی منکر ہین حکم ہوا کہ جاؤ کچھ اندیشہ مت کرو آپ خوارزم مین تشریف لائے اور بہت لوگ آپ کے مرید ہوے اور بہت رشد آپ سے جاری ہوے نقل ہی کہ ایک روز ایک صعوہ پر جھپٹا آپکی نظر اُسپر پڑ گئی صعوہ پلٹا اور باز کو پکڑ کے آپ کے حضور مین لے آیا جب کفار تتار خوارزم مین آنے والے تھے آپ نے اپنے مریدون سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ یہان آفت آئیگی اُنھون نے عرض کی کہ سواری موجود ہی آپ بھی تشریف لے چلیے آپ نے فرمایا کہ مجھے یہین رہنے کا حکم ہی ہم یہین شہید ہونگے چنانچہ کفار تتار آئے اور آپ نے جیب مین بہت پتھر رکھ لیے اور نیزہ ہاتھ مین لیکر باہر نکلے لڑے اور شہید ہوے وقت شہادت کے ایک کافر کا پرچم آپ نے پکڑ لیا تھا بعد شہادت کے ہر چند سب نے کوشش کی آپ کے ہاتھ سے نہ چھوٹا آخر وہ پرچم کاٹ ڈالا گیا یہ واقعہ ششم رمضان روز شنبہ کو ہوا اس مین اختلاف ہی نفحات الانس مین ۶۱۸ھ مندرج ہی دوسرے تذکرون مین ۶۱۷ھ۔

التماس مؤلف

تالیف مین اس کتاب کے بہت سی کتابین تذکرہ اولیاے کرام مندرجہ وغیر مندرجہ دیباچہ کے مطالعہ سے مین مشرف ہوا مگر افضل ترین اُن مین کتاب فیض انتساب تذکرۃ الاولیا حضرت فریدالدین عطار کو پایا کہ سراپا فیض اور تمامتر ہدایت وتعلیم ہی ہر چند بنا میری کتاب کی ترتیب وتاریخ وفات پر تھی اور صرف ذکر اولیاے مشاہیر ہند کا لکھنا مقصود تھا لیکن دل نے نہین قبول کیا کہ ایسے کلمات جواہر آیات کی تحریر سے ان عذرات مجہول پر قلم کو روکون جہانتک مجھے تاریخ بزرگان مندرجہ کتاب مستطاب مذکور ملی اُن بزرگون کے ذکر کو اپنے موقع پر لکھا اور جن بزرگون کی تاریخ کمال تلاش سے بھی مین نے نہین پائی اُنکا ذکر اسموقع پر یعنی قبل ذکر حضرت فریدالدین عطار کے درج کتاب کرتا ہون تاکہ اصل غرض تالیف کی جو نفع رسانی خلایق ہی حاصل ہو واللہ یہدی من یشاء

ذکر حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ

اپنے وقت مین اپنی نظیر نہین رکھتے تھے اور بہت تابعین کی خدمت کی تھی اور اکثر مشایخون کو پایا تھا اور طریقت

اور شریعت مین حظ وافر رکھتے تھے اور ریاضت ایسی تھی کہ سوکھی روٹی پانی مین ایک دفعہ ڈوبا دیتے اور وہ پانی پی لیتے
اور فرماتے کہ جو کوئی اسپر قناعت کرے خلق سے بے نیاز ہو مناجات مین کہتے الٰہی تو مجھے بھوکھا اور ننگا رکھتا ہی جیسا کہ
اپنے دوستون کو مین نے یہ مقام کیونکر پایا کہ حال میرا مثل حال تیرے دوستون کے ہوا اور کبھی ہوتا کہ نہایت بھوکھ مین
حضرت حسن بصری کے گھر جاتے اور جو کچھ پاتے کھا لیتے جب حضرت حسن آتے تو اس بات سے بہت خوش ہوتے قولہ
بہت خوب وہ آدمی ہی کہ صبح کو بھوکھا اُٹھے اور رات کو بھوکھا سوئے اور اُس حال مین خدا کے ساتھ حاضر رہے کسی نے
آپ سے وصیت چاہی فرمایا تو بادشاہ رہ دنیا اور آخرت مین یعنے دنیا مین زاہد ہو اور کسی سے طمع نہ کر و سب خلق کو محتاج
دیکھو پس بالضرور تم غنی اور بادشاہ ہوے ایک روز مالک دینار کو کہا زبان کا نگاہ رکھنا خلق پر زیادہ سخت ہی درم و
دنیا رسے ایک روز قتیبہ بن مسلم کے سامنے صوف پہنے ہوے گئے اُنھون نے پوچھا تمنے صوف کیون پہنا آپ
چُپ رہے پوچھا کیون جواب نہین دیا فرمایا کہ مین نے کہا کہون زہد سے مگر یہ اپنی ثنا ہوتی ہی یا درویشی سے تو خدا کا
گلہ ہوتا ہی ایک روز اپنے بیٹے کو دیکھا تبختر سے چلتے ہوے کہا کچھ جانتے ہو کہ تم کون ہو تمھاری مان کو مین نے دوسو
درم سے خریدا اور مین تمھارا باپ ہون ایسا ہون کہ مسلمانون مین مجھسے بدتر کوئی نہین پس تمھاری یہ خوش رفتاری
کیون ہی ایک نے آپ سے پوچھا کہ کیسے ہو فرمایا کیسا ہو حال اُسکا کہ عمر اُسکی گھٹتی ہو اور گناہ اُسکے بڑھتے ہون
کسی نے پوچھا کہ خدا کو پہچانتے ہو تھوڑی دیر سر نیچے کیے رہے اور فرمایا جسنے اسکو پہچانا بات اُسکی تھوڑی ہو اور
حسرت اُسکی دایم قولہ جسے خدا تعالی نے اپنی معرفت سے عزیز کیا ہی اُسکو لایق ہی کہ ہرگز اُسکے مشاہدہ سے کسی طرف
نہ پھرے اور کسی کو ساتھ اُسکے اختیار نہ کرے قولہ صادق ہرگز صادق نہ ہو جبتک جسکے ساتھ امید رکھے اُس سے بیمناک نہو
یعنی خوف و رجا اُسکی برابر ہو تب صادق اور مومن حقیقی ہو

ذکر ابو حازم مکی رحمتہ اللہ علیہ

مجاہدہ و مشاہدہ مین آپ بینظیر تھے بہت مشایخون کے پیشوا تھے عمر دراز پائی تھی ابو عثمان مکی کو آپ کی شان مین بہت
مبالغہ ہی باتین آپ کی مقبول دلہا تھین اور کلید مشکلون کی آپ تابعین سے تھے اور بہت صحابی کو پایا تھا حضرت
انس بن مالک وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی بھی زیارت پائی تھی ہشام بن عبد الملک نے آپ سے پوچھا
کہ وہ کیا ہی کہ جسکو کرکے اس کام مین ہم نجات پاوین فرمایا جو درم لو تم ایسی جگہ سے لو کہ حلال ہو اور اُس
جگہ دو کہ جہان حق ہو اُسنے کہا یہ کون کرسکتا ہی فرمایا وہ جو دوزخ سے گریزان اور بہشت کا جویا اور طالب
رضاے رحمان ہو قولہ تمکو لازم ہی کہ دنیا سے پرہیز کرو کہ مجھے پہونچا ہی کہ قیامت کے دن وہ بندہ جسنے دنیا
کو دوست رکھا ہی سب طاعت اُسکی جو کچھ اُسنے کیا ہو ریا کی کہین اور منادی کرین کہ دیکھو یہ بندہ ہی جو کچھ

خدا نے پھینکدیا اور حقیر رکھا اُسکو لے لیا اور عزیز رکھا اور دنیا مین کوئی چیز عزیز نہین ہی کہ اُس سے تم خوش ہو اور نہ اُسکے متعلق کوئی ایسی چیز ہی کہ جس سے تم غمگین ہو صاف خوشی دنیا مین نہین پیدا کی گئی ہی قولہ تھوڑا دنیا سے تمکو پھیرے بہت آخرت سے قولہ مین نے سب چیز دو چیز مین پائی ایک وہ کہ مجھے ہی دوسری وہ کہ مجھے نہین ہی اگر مین اُس سے بھاگون کہ جو مجھے ہی میری طرف آتا ہی اور دوسری چیز کوشش سے بھی ہم نہین پاتے ہین قولہ اگر مین دعا سے محروم رہتا ہون تو مجھپر زیادہ دشوار ہی کہ اجابت سے قولہ تم اس زمانہ مین ٹہرے ہو کہ قول پر فعل سے راضی ہوے ہین اور علم پر عمل سے پس تم درمیان بدترین آدمی اور بدترین زمانے کے رہے ایک نے سوال کیا حال کیا ہی فرمایا رضاے خدا اور بے نیازی از خلق بالضرور جو کوئی خدا سے راضی ہو خلق سے مستغنی ہو آپ کو فراغت خلق سے اس درجہ تھی کہ ایک روز ایک قصاب کی طرف گذرے کہ گوشت فربہ رکھتا تھا آپنے گوشت کی طرف دیکھا قصاب نے کہا لیجیے گوشت فربہ ہی آپ نے فرمایا میرے پاس دام نہین ہی قصاب نے کہا ہم آپ کو مہلت دینگے آپ نے فرمایا کہ ہم اپنے کو مہلت دینگے قصاب نے کہا کہ آپ کی پسلی کی ہڈیان نکل آئی ہین فرمایا قبر کے کیڑون کے لیے یہ کافی ہین ایک بزرگ کا قول ہی کہ مین نے قصد حج کا کیا جب بغداد پہونچا تو ابو حازم مکی کے پاس گیا آپ سوتے تھے تھوڑی دیر ٹھہرے جب آپ جاگے فرمایا کہ ابھی مین نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ تمکو پیغام دیا ہی کہ ماں کا حق نگاہ رکھو کہ تمکو وہ حج کرنے سے بہتر ہی پھر جاؤ اور اُسکی رضاے دل طلب کرو مین پھر گیا اور مکہ نہ گیا

ذکر محمد اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ یگانۂ جہان تھے اور مقتداے مطلق آپ کو لسان الرسول و شحنۂ خراسان کہتے ہین کسی کو متابعت سنت مین وہ قدم نہ تھا جو آپکو تھا تمامی عمر حرکات و سکنات آپ کے قانون سنت سے تھے ایکبار ساتھ امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ کے آپ نیشاپور مین آئے جب شہر مین پہونچے تو پیراہن پشمی و کلاہ نمدی پہنے ہوے تھے اور خریطہ کتاب کا کاندھے پر لوگون نے جب آپ کو ویسا دیکھا تو روئے اور کہا کہ آپ کو اس صورت سے ہم لوگ نہین دیکھ سکتے ہین آپ واعظ تھے تن چند معدود مجلس وعظ مین آتے باوجود اسکے برکات نفس سے آپ کے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آئے اور توبہ کی دو برس کے بعد آپ کو قید کیا اور کہا کہ قرآن کو مخلوق کہو آپ نہین کہتے تھے اور قیدخانہ مین ہر جمعہ کو غسل فرماتے اور سجادہ کاندھے پر ڈالتے اور در زندان پر آتے اور باہر جانے کا قصد کرتے جب محافظین منع کرتے تو پھر جاتے اور کہتے الٰہی جو کچھ مجھپر تھا مین نے کیا اب تو جان جب زندان سے رہائی پائی عبد اللہ بن طاہر کہ والی نیشاپور تھا پہونچا اعیان شہر نے استقبال کیا اور تین روز تک تمامی شہر واسطے سلام اُسکے کے گیا بعد اُسکے اُسنے پوچھا کہ کوئی مشہور آدمی شہر مین باقی رہا ہی جو میرے سلام کو نہ آیا لوگون نے کہا دو آدمی احمد حرب

اور محمد اسلم طوسی عبد اللہ بن طاہر نے پوچھا کیون نہین آئے کہا اُسنے وہ علماے ربانی ہین سلاطین کے سلام کو نہین جاتے عبد اللہ
بن طاہر نے کہا مین خود جاؤنگا پہلے حضرت احمد حرب پاس جانے کا قصد کیا اُنکو خبر ہوئی فرمایا اُسکے دیکھنے سے
چارہ نہین ہی جب سامنے گیا تو احمد سر جھکائے ہوے تھے بعد دیر کے سر اُٹھایا اور عبد اللہ کی طرف دیکھا اور کہا
مین نے سنا تھا کہ تم خوبصورت آدمی ہو اب جو دیکھا تو اُس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو پس ایسے خوبصورت مُنھ کو
گناہ اور مخالفت امر خدا سے بدصورت مت بناؤ بعد اسکے عبد اللہ نے عزم خدمت محمد اسلم کیا محمد اسلم نے اُسکو
اجازت نہ دی عبد اللہ ویسا ہی دروازہ پر سوار کھڑا رہا جمعہ کا روز تھا نماز کے وقت محمد اسلم باہر آئے جب نظر
عبد اللہ کی محمد اسلم پر پڑی گھوڑے سے اُترا اور بوسہ پاؤن پر آپ کے دیا اور کہا خدایا اس سبب سے کہ ہم مرد بد
ہین وہ مجھے دشمن رکھتے ہین اور مین اس سبب سے کہ وہ مرد نیک ہین اُنکو دوست رکھتا ہون اپنے فضل سے اس
بد کو نیک کام مین کر بعد اسکے محمد اسلم نے قصد طوس کا کیا اور وہان رہے ایک مسجد نہایت بابرکت تھی وہین مقام کیا
اور کہا درخانہ پر آب روان ہو کیونکہ اُنکو آب روان درکار تھا اس مُدت مین وہان سے ایک کوزہ پانی بھر کر لیا اور
کہا کہ یہ پانی آدمیون کا ہی جب خواہش آپ کی حد سے زیادہ گذری پانی کنوئین سے کھینچا اور نہر مین ڈالا اور
اُس سے کوزہ بھرا پھر نیشاپور چلے آئے ایک اکابر طریقت سے منقول ہی کہ وہ روم مین تھے ناگاہ ابلیس کو آپنے
دیکھا کہ ہوا سے گرا نزدیک تھا کہ پاؤن سے گرے پوچھا ای ملعون یہ کیا حالت ہی کہا اسوقت محمد بن اسلم نے متوضا
مین وضو کیا مین خوف سے اُسکے یہان آکر گرا اور نزدیک تھا کہ بیر سے مین گر پڑون آپ ہمیشہ قرض کرتے اور
فقیرون کو دیتے ایک وقت ایک جہود آیا اور کہا کہ کچھ قرض میرا آپ پر چاہیئے ہی آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ نہین
ہی مگر قلم بنایا تھا اور تراشہ قلم کا وہان پڑا تھا فرمایا اسکو اُٹھاؤ جب اُسنے اُٹھایا وہ فوراً سونا ہو گیا جہود نے کہا
کہ جس دین مین عزیز کے ہاتھ سے لکڑی سونا ہو جائے وہ دین باطل نہ ہو فوراً مسلمان ہو گیا نقل ہی کہ ابو علی
فارمدی نیشاپور مین وعظ فرمارہے تھے اور امام الحرمین حاضر تھے پوچھا کہ العلماء ورثۃ الانبیا کون گروہ ہین ابو علی
نے فرمایا تحقیق کہ نہ سائل ہی نہ مسئول مگر وہ مرد ہی کہ دروازہ پر سوتا ہی اور اشارہ طرف محمد اسلم کے کیا آپ نیشاپور
مین بیمار ہوے ہمسایہ نے خواب مین دیکھا کہ آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ مین نے اس رنج سے خلاص پائی وہ جب
جاگا آیا کہ آپکو خبر کرے آپ نے وفات فرمائی تھی جب آپکو قبر مین رکھا تو جو خرقہ کہ پہنے تھے اُسی کا کفن دیا اور
جس نمدے پر بیٹھتے تھے اُسی کو جنازہ پر ڈالا دو پیرزن نے جو کوٹھے پر تھین کہا کہ محمد اسلم مرے جو کچھ رکھتے تھے
ساتھ لے گئے دنیا اُنکو ہرگز فریفتہ نہ کر سکی

ذکر حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ

فضایل آپ کے بہت ہین اور تقوے مین مثل نہین رکھتے تھے عبادت مین یگانہ تھے اور معتقد فیہ یہانتک کہ حضرت

یحیٰی معاذ نے وصیت کی کہ جب مین مرون میرا سر اُنکے پانون پر رکھو تقوے مین آپ ایسے تھے کہ آپ کی ماں نے ایک
مرغ پکایا اور کہا کہ کھاؤ مین نے اسکو اپنے گھر مین پالا ہی اسمین کوئی شبہہ نہین ہی آپ نے فرمایا کہ یہ مرغ ایکدن
ہمسایہ کے کوٹھے پر گیا تھا اور چند دانے کھائے تھے اور وہ ہمسایہ لشکری تھا یہ میری حلق کے لائق نہین ہی آپ پر
ذکر حق تعالیٰ اسقدر غالب تھا کہ حجام چاہتا تھا کہ لب کا بال برابر کرے اور لب آپ کا ذکر مین ہلتا تھا حجام نے کہا کہ
اتنا توقف کرو کہ لب کا بال برابر کر لین احمد نے کہا تم اپنا کام کرو اِسمین کئی جگہہ آپ کا لب کٹ گیا ایک وقت ایک
دوست نے نامہ لکھا ایک مُدّت تک آپ جواب لکھنا چاہتے تھے فرصت نہ پاتے تھے ایک دن درمیان تکبیر کے
مرید سے کہا کہ جواب لکھدو کہ ساتھ خدا کے مشغول رہو اور پھر ہمکو خط مت لکھو ہمکو فرصت جواب کی نہین آپ اپنے ایک
لڑکے کو توکل پر تحریص کرتے تھے کہ ای فرزند جب تمکو کوئی چیز درکار ہو تو فلان سوراخ کے پاس جاؤ اور کہو یا اللہ مجھے
فلان چیز دے اور بی بی سے کہا جو کچھ وہ مانگے فوراً اُسی سوراخ مین ڈال دو ایک مدت تک ایسی ہی رہا ایک روز آپ کی
بی بی نہ تھین لڑکے نے روز کے معمول کے موافق کھانا چاہا خدا نے غیب سے کھانا بھیجا آپ کی بی بی آئین دیکھا کہ کھانا
کھاتا ہی پوچھا کہان سے کہا جہان سے روز آتا ہی احمد نے فرمایا کہ طریقہ اُسکو مسلم ہوا ایک بزرگ کا قول ہی کہ ایک روز
مجلس مین احمد حرب کے مین گذرا ایک بات آپ بولے کہ دل میرا اُس کلمہ سے روشن ہوا چالیس برس ہوے ہین کہ
اب تک مین اُسی ذوق مین ہون اور میرے دل سے محو نہین ہوتا ایک روز صومعہ مین آپ عبادت کے لیے
گئے اور سخت پانی برسنے لگا آپ کو خطرہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ پانی گھر مین جائے اور کتابین بھیگین آواز سُنی کہ
احمد اُٹھ اور گھر پھر جا کہ جو کچھ تجھکو کام آتا ہی تو نے گھر مین بھیجا احمد نے اُس خطرہ سے توبہ کی آپ کا ہمسایہ بہرام
نام ایک گبر تھا اُسنے مال تجارت کو بھیجا تھا وہ لٹ گیا تھا آپ نے یارون سے کہا چلو میرے ہمسایہ پر یہ واقعہ
ہوا ہی اُسکی غمخواری کرین اگرچہ گبر ہے پر ہمسایہ تو ہی آپ اُسکے گھر مین آئے بہرام نے استقبال کیا اور شیخ کی
آستین پر بوسہ دیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا اور اِس فکر مین ہوا کہ شیخ کے واسطے دسترخوان بچھائے سمجھتا تھا
کہ کچھ کھانے کو آئے ہین کیونکہ قحط تھا آپ نے فرمایا کہ خاطر فارغ رکھو مین تمسے پرسش کو آیا ہون کیونکہ
مین نے سُنا ہی کہ تمھارا مال چوری گیا ہی بہرام نے کہا ایسا ہی ہی مگر اِسمین تین شکر واجب ہی ایک تو وہ کہ دوسرے
مجھ سے لے گئے نہ مین نے دوسرون سے لیا دوسرے وہ کہ آدھا لے گئے اور آدھا میرے پاس ہی تیسرے
وہ کہ دین میرے ساتھ ہی دنیا لے گئے آپ کو نہایت پسند آئی فرمایا لکھ لو کہ اِس سے بوے آشنائی آتی ہی پھر
آپ نے بہرام سے کہا تم آگ کیون پوجتے ہو جواب دیا تا کہ قیامت مین مجھے نہ جلائے اور میرے ساتھ
بیوفائی نہ کرے اور نہ مجھے خدا تک پہونچا دے کہ مین نے اِسقدر لکڑیان اُسکے کھانے کو دی ہین آپ نے فرمایا
کہ تم بڑی غلطی مین پڑے ہو کیونکہ آگ ضعیف ہی اور جو حساب تمنے اُس سے سمجھا ہی باطل ہی اگر ایک لڑکا تھوڑا سا

پانی اُسپر ڈال دے تو وہ بجھ جائے جو ایسا ضعیف ہو کیونکہ قوی تک پہونچا دے اور اُسکو اتنی قدرت نہین کہ اپنی
ذرا کھ کو دفع کرے پھر تمکو وہ خدا تک کیونکر پہونچا دے آگ جاہل ہی مشک و نجاست مین فرق نہ کرے فوراً
دونون کو جلا دے اور نہ جانے کہ اسمین اچھا کون ہی دوسرے یہ کہ ستر برس ہوئے ہین کہ تم اُسکو پوجتے ہو مین
نے ہرگز اُسے نہین پوجا ہی آؤ ہم دونون ہاتھ اُسمین ڈالین تب دیکھو کہ تمھاری وفا نگاہ رکھتی ہی یا نہین بہرام کے
دل مین اس بات نے اثر کیا اور کہا کہ چار مسئلہ ہم پوچھتے ہین اگر جواب باصواب دو تو ہم ایمان لاوین آپ نے
فرمایا پوچھو بہرام نے کہا خدا نے اس خلق کو کسلیئے پیدا کیا ہی اور جب پیدا کیا تو روزی کسلیے دی اور جب روزی
دی تو پھر کسلیے مارا اور جب مارا تو پھر کسلیے جلایا آپنے فرمایا پیدا کیا تا کہ اُسکو خالق کر کے پہچانے اور روزی دی تا کہ اُسے
رازق جانے اور مارا تا کہ اُسے قہار سمجھین اور زندہ کیا تا کہ اُسے قادر جانین بعد اُسکے بہرام نے کہا میرے
دل مین آتا ہی کہ جیسا آپ نے کہا ہی آگ کو آزمائین آگ لایا شیخ دیر تک اُسمین ہاتھ ڈالے رہے کچھ ضرر نہ
ہوا جب بہرام نے یہ دیکھا کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ جب وہ مسلمان ہوا شیخ نے نعرہ مارا
اور گرے اور بیہوش ہو گئے دیر کے بعد ہوش ہوا یارون نے پوچھا کیا حال تھا فرمایا بہرام نے جس وقت شہادت
کہی میرے دل مین ندا آئی کہ ستر برس بعد بہرام ایمان لایا تمنے جو ستر برس مسلمانی مین کاٹا ہی کیا لاؤ گے آپ تمام عمر
کسی رات نہ سوتے یارون نے کہا اگر ایک رات آپ آرام کیجیے تو کیا ہو فرمایا جس آدمی کے اوپر بہشت آراستہ
کرتے ہون اور نیچے دوزخ کو گرم کرتے ہون اور وہ نہ جانتا ہو کہ کسکے لائق ہی کیونکر اُسکو نیند آئے قولہ اگر
ہم جانتے کہ کوئی مجھے دشمن رکھتا ہی اور غیبت کرتا ہی تو اُسکو زر و سیم بھیجتے کیونکہ جب میرا کام کرتا ہی تو میرے
زر سے خرچ کرے قولہ خدا سے ڈرو جہانتک سکو اور اطاعت کرو جہانتک جانو اور ہوش رکھو تو دنیا فریفتگان
گذشتہ کی طرح سے تمکو فریفتہ نہ کرے تا کہ تم اُنکی طرح مبتلاے بلا نہ ہو

ذکر منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ

آپ حکماے مشائخ سے تھے اور سادات سے اس طائفہ کے وعظ مین نظیر نہین رکھتے تھے وعظ مین آپ سے
بہتر کوئی بات کسی نے نہین کہی انواع علوم مین کامل تھے اصحاب عراقیان سے اور مقبول اہل خراسان مَرو کے
آپ رہنے والے تھے بعض کہتے ہین کہ بوشنج کے تھے اور بصرہ مین مقیم تھے آپ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ راہ
مین آپ نے ایک کاغذ پایا اُسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُٹھایا کوئی جگہہ نہ پائی کہ اُسکو رکھین کھا گئے
خواب مین دیکھا کہ بہ برکت اُس حرمت کے کہ میرے نام کی تمنے رکھی در حکمت مین نے تمپر کھولا ایک مدت
ریاضت کی اور وعظ شروع کیا نقل ہی کہ ایک جوان مجلس فساد مین مشغول تھا چار درم غلام کو دیے کہ نقل مجلس خریدے

لادے گذر غلام کا اوپر مجلس منصور کے ہوا اُسنے سوچا کہ تھوڑی دیر یہان ٹھہر جاؤن کہ دل میرا کھینچتا ہی منصور کو
ایک درویش کے لیے کچھ حاجت تھی کہا کہ کوئی ہی کہ چار درم دے تو اُسکو ہم چار دعا دین غلام نے کہا کہ کچھ بہتر اس سے
نہین ہی کہ یہ چار درم ہم اُنکو دین اور میرے لیے دعا کین ہون وہ چار درم دیدے منصور نے کہا کہ کیا دعا چاہتے ہو
غلام نے کہا اوّل اپنی آزادی دوسرے خدا میرے خواجہ کو توبہ دے تیسرے اس چار درم کا عوض دے چوتھے
مجھپر اور میرے خواجہ پر اور تیسرا اور تمھاری مجلس کے حاضرین پر رحمت کرے منصور نے دعا کی غلام خواجہ کے
گھر گیا خواجہ نے پوچھا کیون دیر لگائی اور کیا لایا غلام نے قصہ کہا کہ چار درم بدلے مین چار دعا کے مین نے دیا
خواجہ نے پوچھا کیا دعا ہی کہا پہلی وہ کہ خدا نے مجھے آزادی دے اور عوض چار درم کا پھیرے اور تجھے توبہ دے
اور مجھپر اور تیسرا اور منصور عمار پر رحمت کرے خواجہ نے کہا کہ خدا کو گواہ رکھتے ہین کہ مین نے تمکو آزاد کیا اور خدا کے
لیے مین نے توبہ کی کہ پھر گناہ نہ کرین اور چار درم کے عوض چارسو درم ہم دین جو کچھ مجھسے ہوسکتا تھا مین بجالایا
اور جو میری قدرت سے باہر ہی مین نہین کرسکتا اسی رات کو سویا خواب مین دیکھا کہ ہاتف نے کہا کہ ای جوان جو
کچھ تیرے ہاتھ مین تھا تو بجا لایا جو کچھ میرے ہاتھ مین ہی اپنی کریمی سے مین بجالاؤن تجھپر اور تیرے غلام پر
اور منصور عمار اور اسکے مجلسیون پر مین نے رحمت کی ایک دن آپ وعظ کہتے تھے کسی نے ایک رقعہ دیا اُسپر
یہ شعر لکھا تھا شعر

وغیر تقی یامر الناس بالتقی	طبیب یداوی الناس وھو مریض

یعنی متقی نہین ہی اور خلق کو تقوے کی ہدایت کرتا ہی مثل اُس طبیب کے ہی کہ آدمیون کی دوا کرے اور وہ سب سے
زیادہ مریض ہو آپ نے فرمایا ای مرد تو میرے قول پر عمل کر کہ قول اور علم میرا تجھکو نفع دے اور میرا عمل نہ کرنا تجھکو
ضرر نہ پہونچاوے قولہ ایک رات مین گھر سے نکلا ایک دروازہ پر پہونچا اندر گھر کے ایک شخص مناجات کررہا تھا
کہ یہ گناہ جو مین نے کیا تیرے خلاف پر نہین کیا بلکہ میرے نفس سے تھا کہ اُسنے میری راہ ماری اور ابلیس نے مدد کی جا
مین گناہ مین گرا اگر تو میرا ہاتھ نہ پکڑے تو کون پکڑے اگر تو نہ معاف کرے تو کون معاف کرے مین اپنے گناہ کو
کہان لے جاؤن مجھے یہ بات سنکر گریہ آیا مین نے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ آخر تک صبح کو اتفاقا پھر مین اُس
طرف سے گذرا اندر سے خروش آتا تھا مین نے کہا کیا ہوا ہی ایک بوڑھا اُسجگہ تھا اُسنے کہا میرا لڑکا رات
خدا کے ڈر سے مرگیا کسی نے گلی مین ایک آیت پڑھی اُسنے نعرہ کیا اور جان دی مین نے کہا اُسکو مین نے مارا
ہارون الرشید نے آپ سے کہا ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہین اور تین روز واسطے جواب کے مہلت
دیتے ہین آپ نے فرمایا کہو اُسنے کہا عالم ترین خلق کون ہی اور جاہل ترین خلق مین کون ہی آپ وہان سے باہر نکلے

اور راہ سے پھر کر کہا کہ یا امیر المومنین جواب سنو عالم ترین خلق مطیع ترس ناک ہین اور جاہل ترین خلق عاصی ایمن
قولہ پاک ہو وہ خدا جسنے عارفون کے دل کو محل ذکر کیا اور زاہدون کے دلکو محل توکل اور متوکلون کے دلکو منبع رضا
اور درویشون کے دلکو جاے قناعت اور اہل دُنیا کے دلکو وطن طمع قولہ آدمی دو قسم کے ہین یا اپنے عارف ہین
یا خدا کے جو اپنے عارف ہین شغل اُنکا مجاہدہ و ریاضت ہو اور جو خدا کے عارف ہین شغل اُنکا عبادت اور طلب رضا
قولہ آدمی دو طرح کے ہین ایک نیازمند ساتھ خدا کے اور یہ قوم درجہ مین بزرگ تر ہی بحکم ظاہر شریعت دوسرے
وہ ہین کہ اُنکو دوسرے سے حاجت نہ ہو اس سبب سے کہ وہ جانتے ہین جو کچھ خدا نے ازل مین قسمت کی
ہی خلق اور رزق اور موت اور حیات اور سعادت اور شقاوت سوا اُسکے نہ ہو پس وہ لوگ عین افتقار مین ہین ساتھ
خدا کے قولہ حکمت بات کہنی دل مین عارفون کے زبان تصدیق سے اور دل مین زاہدون کے زبان تفصیل سے
اور دل مین عابدون کے زبان توفیق سے اور دل مین مریدون کے زبان تفکر سے اور دل مین عالمون کے زبان
تذکر سے قولہ نیک بخت وہ آدمی ہی کہ صبح کو اُٹھے اور عبادت اُسکا حرفہ ہو اور درویشی اُسکی آرزو اور عزلت اُسکا
مقام اور آخرت اُسکی ہمت اور مرگ مین اُسکی فکر اور امید رکھنا توبہ سے اُسکے رحمت کی قولہ بندون کے دل
سب روحانی صفت ہین پس جس وقت کہ دلون مین دنیا راہ پاوے وہ روح کہ اُن دلون مین پہونچتی ہی حجاب مین
ہو قولہ بہترین لباس بندہ کے لیے تواضع ہی اور شکستگی اور عارفون کے لیے تقویٰ قولہ جو کوئی ذکر خلق مین
مشغول ہوا ذکر حق سے باز رہا قولہ سلامتی نفس کی مخالفت اُسکی ہی اور تمھاری بلا متابعت مین اُسکے قولہ جو
کوئی جزع کرے مصیبت دنیا سے وہ جلد مصیبت دین مین پڑے قولہ آرزو دنیا کی ترک کرو تب غم سے راحت پاؤ
اور زبان نگاہ رکھو تو عذر خواہی سے بچو جب آپ نے وفات پائی ابو الحسن شعرانی نے آپ کو خواب مین دیکھا
پوچھا خدا نے تمھارے ساتھ کیا کیا کہا مجھسے پوچھا کہ منصور عمار تو ہی ہی کہا ہان فرمایا تو ہی تھا کہ خلق کو
زہد کرنا کہتا تھا اور خود ساتھ اُسکے کام نہ کرتا تھا مین نے کہا ایسا ہی ہی جیسا تو فرماتا ہی مگر ہرگز مجلس کوئی مین نے
نہین کہی کہ پہلے تیری ثنا نہین کی اور تیرے پیغمبر علیہ الصلواۃ پر درود نہ بھیجا تب خلق کو نصیحت کی خدا نے
فرمایا تم سچ کہتے ہو بعد اسکے فرشتونکو حکم دیا کہ اُسکے لیے کرسی بچھا دین تو ملائکون مین میری ثنا کہے جیسا کہ زمین
پر درمیان آدمیون کے کہتا تھا

ذکر حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ علیہ

قدماے مشایخ اور کبار اولیاے سے تھے ساتھ انواع علوم ظاہر و باطن کے مجاہدہ تمام رکھتے تھے عمر دراز پائی
تھی تبع تابعین کو پایا تھا مرید حضرت حارث محاسبی کے تھے اور بشر حافی و سری سقطی و فضیل علیہم الرحمۃ کو

دیکھا تھا تیزی فراست سے آپ کے حضرت سلیمان دارانی آپکو جاسوس القلب کہتے تھے کلمات لطیف اور اشارات
نادر رکھتے تھے جیسا کہ ایک شخص نے اُنسے پوچھا کہ تم مشتاق خدا کے ہو فرمایا نہین کہا کیون فرمایا اس سبب سے
کہ شوق واسطے غائب کے ہو جب غائب حاضر ہو شوق کہان رہے پوچھا معرفت کیا ہی فرمایا اُسکے تین درجے ہین
اول اثبات وحدانیت واحد قہار دوم قطع کرنا دل کا ماسوے اللہ سے تیسرے وہ کہ کسی کو عبادت کرنے مین
اُسکے راہ نہین ہو ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور پوچھا علامت محبت کی کیا ہی فرمایا یہ کہ عبادت اُسکی تھوڑی
ہو اور تفکر اُسکا دایم اور خلوت اُسکی بہت اور خاموشی اُسکی ہمہ دم نہ کسی کو دیکھے نہ کسی کی سُنے جب اسکو مصیبت
پہونچے غمگین نہ ہو جب بہتری مُنھ دکھلاوے خوش نہو نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کی امید رکھے پوچھا خوف
و رجا کیا ہی اور علامت دونون کی کون ہی فرمایا علامت خوف کی گریہ اور علامت رجا کی طلب جو صاحب
رجا ہی اور طلب نہ رکھے وہ جھوٹا ہی اور جو صاحب خوف ہی اور گریہ نہ رکھے وہ کذاب ہی قولہ راضی ترین
آدمیون مین نجات سے مین نے اُس آدمی کو دیکھا کہ وہ ترسناک تھا اپنے نفس پر کہ مبادا وہ نجات نہ پاوے
اور ترسناک تر ہلاک سے اُس آدمی کو پایا کہ ایمن تر تھا اپنے نفس پہ قولہ دم تمنے نہین دیکھا کہ یونس علیہ السلام
نے جب گمان کیا کہ حق تعالے اُنپر عقاب نہ کرے کیسی عقوبت اُنپر ظاہر ہوئی قولہ کمترین یقین وہ ہی کہ جب
دل مین پہونچے دل کو پُر نور کرے اور ہر شک کو اُس سے پاک کرے شکر اور خوف خدا کا ظاہر آوے
قولہ جب پاس اہل جد کے بیٹھے ساتھ صدق کے بیٹھے کیونکہ وہ لوگ جاسوسان دلون کے ہین تمھارے
دلون مین جائین اور باہر آئین قولہ نشان رجا کا وہ ہی کہ جب بھلائی اُسکو پہونچے اُسکو الہام شکر کا
دین خدا سے تمامی نعمتون کا دنیا مین اور تمام عفو کا آخرت مین نشان زہد کی چار چیزین ہین اعتماد خدا پر اور
بیزاری خلق سے اور اخلاص واسطے خدا کے اور احتمال ظلم کا بسبب بزرگی دین کے قولہ جو خدا کا زیادہ عارف
ہی وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہی قولہ جب صلاح دل کی ڈھونڈھے تو مدد چاہو محافظت زبان سے قولہ نافع ترین
اخلاص وہ ہو کہ دور کرے تجھ سے ریا اور بناوٹ اور تزئین کو قولہ بزرگترین تواضع وہ ہی کہ دور کرے تجھسے کبر
اور دفع کرے تیرا غصہ قولہ زیانکار ترا وہ گناہ ہو کہ تو طاعت کرے جہل پر کیونکہ ضرر اُسکا تجھپر اُس سے زیادہ ہو
کہ تو جہل پر معصیت کرے قولہ جو تھوڑے گناہ کو آسان اور چھوٹا جانے جلد اُسپر بہت آفت آوے قولہ غواص
غواصی کرتے ہین دریاے فکرت مین اور عام سرگشتہ پھرتے ہین بیابان غفلت مین قولہ امام تمامی علمونکا علم ہی اور
امام علمون کا عنایت حق قولہ یقین ایک نور ہی کہ حق تعالے بندون کے دلون مین ظاہر کرے تو اُس نور سے کل
امور آخرت کو مشاہدہ کرے اور قوت سے اُس نور کے سب حجاب اُسکے درمیان اور درمیان اُسکے جو آخرت
مین ہی جلادے تب اُس نور سے دیکھے کل اُن کامونکو جو آخرت مین ہین قولہ اخلاص وہ ہی کہ جب تو عمل کرے

تو یہ نہ چاہیے کہ بسبب اس عمل کے تجھے یاد کریں یا بزرگ رکھیں اور طلب کرے ثواب عمل کا کسی سے مگر خدا سے یہ خلاص عمل کا ہی قولہ عمل کر اور ایسا جان کہ کوئی نہین ہی زمین پر سوا تیرے اور کوئی نہین ہی آسمان پر سوا اُسکے قولہ یہ تھوڑے روز جو باقی رہ گئے ہین اُسکو غنیمت جانو اور اپنی عمر جو باقی ہی اُسکو صلاح مین کاٹو تو بخشے جو کچھ آگے گذرا ہی قولہ دل کی دوا پانچ چیز ہی ہمنشین اہل صلاح قرآن پڑھنا پیٹ خالی رکھنا نماز شب اور زاری وقت سحر قولہ عدل کی دو قسم ہی ایک عدل ہی ظاہر درمیان تمھارے اور خلق کے اور ایک عدل ہی باطن درمیان تمھارے اور خدا کے اور طریق عدل کی استقامت ہی قولہ خدا فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور ہم لوگ فتنہ زیادہ کرتے ہین نقل ہی کہ ایک شب تیس آدمی اُنکے اصحاب سے جمع ہوے اور دسترخوان بچھایا روٹی تھوڑی تھی شیخ نے ٹکڑے ٹکڑے کیے اور ہر ایک کے آگے ایک ٹکڑا رکھا اور چراغ اٹھا دیا جب چراغ پھر لایا گیا سب ٹکڑے روٹی کے قائم تھے کسی نے بقصد ایثار کے نکھایا تھا مریدون کی ایسی تربیت کی ہے۔

ذکر حضرت عبد اللہ خبیق[لہ] رحمۃ اللہ علیہ

اصل آپ کی کوفہ تھا اور انطاکیہ مین ساکن تھے ساتھ یوسف اسباط کے صحبت رکھتے تھے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے حلال کھانے مین بہت مبالغہ کرتے تھے بڑے پرہیزگار اور متوکل تھے کلمات لطیف رکھتے تھے فتح موصلی نے فرمایا ہی کہ مین نے جب آپ کو پہلے دیکھا تو مجھے فرمایا کہ ای خراسانی کل چار چیزین ہین چشم و زبان و دل و ہوا آنکھ سے کہین مت دیکھو کہ لائق نہین ہی زبان سے کچھ نہ بولو کہ خدا تمھارے دل مین خلاف اُسکے جانتا ہو اور دلکو خیانت اور کبر سے اور مسلمانون سے بازرکھو اور ہوا کو نگاہ رکھو سر مین اور کچھ از روے ہوا کے مت ڈھونڈھو اگر یہ چار چیزین اس صفت سے نہ ہون تو سر پر خاک ڈالنا چاہیے کہ اُسمین تمھاری شقاوت ہی قولہ خدای تعالی نے دلون کو مقام ذکر کا پیدا کیا ہی جب ساتھ نفس کے صحبت رکھتے ہین موضع شہوت ہو جاتا ہی اور باز نہین رکھتا ہی شہوت کو دل سے مگر خوف بیقرار کرنے والا یا شوق بے آرام کرنے والا قولہ جو کوئی چاہے کہ اپنی زندگانی مین زندہ رہے اُس سے کہدو کہ دلکو شکستہ رکھے اور طمع نہ رکھے توکل سے آزاد ہو قولہ غم مت کر مگر اُسی چیز کے لیے کہ قیامت کے دن اُس سے تمکو ضرر ہو اور خوش نہ ہو مگر اُس چیز سے کہ قیامت مین تمکو وہ خوش کرے قولہ نافع ترین وہ خوف ہی جو معصیت سے باز رکھے اور نافع ترین وہ امید ہی کہ کام تمپر آسان کرے قولہ جو کوئی باطل بہت سنے ذوق طاعت اُسکے دل سے جاتا رہے قولہ نافع ترین وہ خوف ہو کہ تیرے اندوہ کو دائم کرے اُسپر جو کچھ فوت ہوا ہی تیری عمر سے غفلت مین قولہ رجا تین قسم کی ہی ایک یہ کہ کوئی نیکی کرے اور اُمید کرے کہ قبول ہوگی دوسرے یہ کہ کوئی بُرائی کرے اور توبہ کرے اور اُمید رکھے کہ بخشا جائیگا تیسرے جھوٹھی رجا ہوتی ہی کہ ہمیشہ گناہ کرے اور آمرزش کی امید رکھے قولہ اخلاص

[لہ] خبیق بفتح خاء معجمہ و کسر باء موحدہ و سکون یاء و قاف ۱۲

عمل مین عمل سے زیادہ سخت ہی اور عمل خود ایسی چیز ہی کہ ادا کرنے سے اُسکے جوانمردان قاصر ہین اخلاص تک کون پہونچتا ہی قولہ کسی حال مین صدق سے کوئی مستغنی نہین ہوسکتا ہی اور صدق مستغنی ہی سب سے جو کوئی ساتھ صدق کے ہو حقیقتًا جو کچھ اُسکے اور خدا کے درمیان مین ہی اُس سے مطلع ہو آسمانون مین اور زمینون مین قولہ اگر تمھاری یہ خواہش ہی کہ خدا کے کام مین تمسے کوئی سبقت نہ لیجائے تو تم وہ چیز مت چاہو جوسب سے زیادہ بھلی معلوم ہو

ذکر حضرت ابراہیم بن داوٗد الرقی رحمۃ اللہ علیہ

اکابر علما و مشایخ شام سے تھے صاحب کرامت اور ریاضت کلمات عالی رکھتے تھے اقران سے حضرت جنید کے تھے اور یاران سے حضرت ابن جلا کے عمر درازپائی تھی نقل ہی کہ ایک فقیر جنگل مین جاتا تھا ایک شیر نے اُسکا قصد کیا جب نزدیک آیا اور درویش پر نگاہ کی مُنھ خاک پر رکھا اور پھر گیا جب درویش نے اپنے کو بغور دیکھا تو ایک ٹکڑہ خرقہ کا آپ کے اپنے کپڑے پر پایا جانا کہ شیر نے حرمت اُس ٹکڑہ کی کی قولہ معرفت اثبات حق ہی اُسپر جہانتک وہم پہونچے قولہ قدرت آشکارا ہی اور آنکھین کھلی ہوئین مگر نظر ضعیف ہی قولہ نشان دوستی حق قبول کرنا اُسکی طاعت کا ہی اور متابعت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قولہ ضعیف ترین خلق وہ ہی کہ باز رکھنے سے شہوت کے عاجز ہو اور قوی ترین خلق وہ ہی کہ قادر ہو اُسکے ترک پر قولہ قیمت ہر آدمی کی بقدر ہمت اُسکے ہی اگر ہمت اُسکی دنیا ہو تو کچھ قیمت اُسکی نہین اگر ہمت اُسکی رضاے مولیٰ ہو تو ممکن نہین ہی کہ غایت قیمت کو اُسکی کوئی پاسکے یا اُسکو جان سکے قولہ راضی وہ ہی کہ جو سوال نکرے مبالغہ مین شرط رضا نہین ہی قولہ توکل تکیہ آنا ہی اُس چیز پر جسکی خدا نے ضمانت کی ہی قولہ جو کچھ تجھے ضرور ہی پرنج پہونچتا ہی رنج زیادہ [illegible]ین ہی قولہ جو عزیز ہو کسی چیز مین سواے خدا کے حق یہ ہی کہ وہ ذلیل ہی قولہ کافی ہی ہمکو دنیا سے دو چیز صحبت فقرا اور حرمت اولیا

ذکر حضرت عبداللہ محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ

کبار مشایخ خراسان سے تھے ریاضت و فتوی مین بےنظیر مرید حضرت خضرویہ کے تھے ترمذی کو دیکھا تھا ابوعثمان حیری کو آپ کے ساتھ بہت محبت تھی ایکدفعہ آپ کو نامہ لکھا کہ علامت شقاوت کی کیا ہی کہا تین چیز ایک وہ کہ خدا اُسکو علم دے اور عمل سے محروم رہے دوسرے یہ کہ عمل دے اور اخلاص سے محروم ہو تیسرے وہ کہ اُسکو صحبت صالحون کی نصیب ہو اور حرمت اُنکی نکرے اور ابوعثمان نے یہ بھی کہا اگر مجھ مین قوت ہوتی تو مین پناہ مین محمد فضل کے جاتا تو میرا بھید اُسکے دیکھنے سے روشن اور صاف ہوتا آپ پر اہل بلخ نے بہت جفا کی اور زبان درازیان کین اور بلخ سے نکالدیا آپ نے بددعا کی کہ الٰہی اِنسے صدق لیلے کہتے ہین کہ اُسکے بعد بلخ سے کوئی صدیق ظاہر نہ ہوا قولہ مجھے تعجب آتا ہی اُس شخص سے کہ اپنی خواہش سے اُسکے گھر جاے اور زیارت کرے کیون خواہشون کو

لات نہین مارتا کہ اُس تک پہونچے اور دیدار کرے قولہ صوفی وہ ہی کہ صاف ہو سب بلاؤن سے اور غائب ہو سب
عطاؤن سے قولہ نفس کی تمناؤن سے اخلاص مین راحت ہی قولہ جب مرید گوشۂ خاطر سے دنیا کی طرف دیکھے تم اُسکی
طرف مت دیکھو قولہ چار چیزون سے اسلام آدمی سے مفارقت کرتا ہی ایک یہ کہ عمل نہ کرے اُسپر جو کچھ وہ جانتا ہی دوسرے وہ کہ
عمل کرے اُسپر جو نہین جانتا ہی تیسرے یہ کہ نہ ڈھونڈھے جو کچھ نہین جانتا ہی اور لوگون کو علم سیکھنے سے منع کرتا ہی قولہ بزرگترین
اہل معرفت کے مجتہدترین اُن مین کے ہین اداے شریعت مین اور بڑے صاحب رغبت ہین حفظ سنت اور متابعت مین قولہ محبت
ایثار ہی اسکے چار معنی ہین ایک دل مین ذکر دوام اور خوش رہنا اُس سے دوسرے اُنس عظیم کرنا ذکر حق سے تیسرے قطع
اشغال چوتھے اختیار کرنا اُسکو اپنے اوپر اور جو کچھ اُسکے سوا ہی جیسا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہی قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم
وازواجکم وعشیرتکم (الی قولہ) احب الیکم من اللہ ورسولہ محبان حق کی یہ صفت ہی کہ محبت اُنکی مبنی ایثار پر ہو بعد اُسکے
معاملہ اُنکا چار مقامون پر جائے ایک محبت دوسرے ہیبت تیسرے حیا چوتھے تعظیم قولہ ایثار زاہدون کا بے نیازی
کے وقت ہو اور ایثار جوانمردون کا حاجت کے وقت

ذکر حضرت محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

محترمان مشایخ سے تھے معروفان اہل ولایت سے شرح معانی مین ایک نشانی تھے روایات احادیث مین یکتا فنون
وعلم مین کامل شریعت وطریقت مین مجتہد مذہب اُنکا علم پر تھا اور وہ علم ربانی تھا مقلد کسی کے نہ تھے حکمت آپکو
بغایت تھی حکیم امت تھے اور صاحب کشف اور اسرار آپکو حکیم الاولیا کہتے تھے ریاضت وکرامت بہت رکھتے تھے
صحبت ابوتراب واحمد خضرویہ اور ابن جلا رحمہم اللہ کی پائی تھی یحیی معاذ سے گفتگو کی تھی تصانیف آپکی بہت ہین
اور مشہور آپ [illegible] وقت مین ترمذ مین کوئی آپ کی بات سمجھ نہین سکتا تھا آپ اہل شہر سے چھپے رہتے تھے ابتدا مین دو طالب العلمون
کے ساتھ مشورہ کیا کہ تینون آدمی پڑھنے کو سفر کرین جب عزم مصمم کیا اُنکی والدہ نے کہا کہ مین بوڑھی ہوئی میرے
کام کرنے والے تم ہو مجھکو کس پر چھوڑتے ہو اس بات سے آپ کے دل مین درد ہوا اور ترک سفر کیا اور وہ دو چلے
گئے جب پانچ مہینے گزرے ایک دن گورستان مین بیٹھے آپ زار زار رو رہے تھے کہ مین پڑا رہگیا میرے ساتھی
کل عالم ہوکر آئینگے ناگاہ ایک بوڑھے نورانی شکل ایک گوشے سے آئے اور پوچھا سبب گریہ کیا ہی آپ نے حال کہا
اُن بوڑھے نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمکو روزہین سبق دین تو تم جلد اُن لوگون سے بڑھ جاؤ آپ نے کہا
بہتر چنانچہ وہ بوڑھے تین برس تک آپ کو سبق دیتے رہے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے آپنے فرمایا
کہ یہ دولت رضاے مادر سے پائی اور اسی طرح وہ بوڑھے آتے اور باہم مباحثہ کرتے ابوبکر وراق کہتے ہین کہ ہر
یکشنبہ کو حضرت خضر علیہ السلام انکے پاس آتے اور بحث کرتے اور یہ بھی ابوبکر وراق سے منقول ہی کہ شیخ نے
اُنسے کہا کہ آج مین تمھین ایک جگہ لے جاؤن گا چنانچہ مین اُنکے ساتھ چلا تھوڑی دیر مین ایک بیابان عظیم دیکھا

دہان ایک درخت سبز کے نیچے ایک تخت سونے کا بچھا ہوا ہی اور پانی کا چشمہ جاری ہی اور اُس تخت پر ایک شخص لباس سکلف پہنے ہوے بیٹھے ہین جب شیخ نزدیک گئے وہ کھڑے ہوے اور شیخ کو تخت پر بٹھایا تھوڑی دیر بعد ہر طرف سے لوگ آنے لگے چالیس آدمی جمع ہوے اُنھون نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کھانا آیا سبنے کھایا شیخ نے سوال کیا اُس مرد نے جواب طول دیا مگر مین نے ایک کلمہ بھی اُسکا نہ سمجھا بعد اُسکے رخصت ہوکر واپس ہوئے اور مجھسے کہا کہ جاؤ تم سعید ہوے ایک ساعت مین ہم لوگ ترمذ مین پہونچے مین نے کہا یا شیخ وہ کون سی جگہ تھی اور وہ کون مرد تھے کہا وہ تیہ بنی اسرائیل تھا اور وہ مرد قطب المدار تھے مین نے کہا ایک ساعت مین تیہ بنی اسرائیل تک ہملوگ کیونکر پہونچے فرمایا یا ابا بکر تمکو پہونچنے یا نہ پہونچنے یا اُسکی حقیقت سے کیا کام ہی قولہ ہر چند ہمنے چاہا کہ نفس کو طاعت پر رکھین مگر ہم مجبور رہے اور اپنے سے نا امید ہوے ہمنے جانا کہ شاید خدا نے اس نفس کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہی دوزخی کو ہم کیا پالین مین دریا کنارے گیا اور ایک دوست سے کہا کہ میرے ہاتھ پیر باندھ دو وہ باندھکر چلا گیا مین نے اپنے تئین لڑھک کر دریا مین ڈالا کہ ڈوب جاؤن پانی نے میرے ہاتھ پیر کھول دیے اور موج نے مجھے کنارہ پر ڈال دیا مین اپنے سے نا امید ہوگیا اور کہا سبحان اللہ تو نے ایسا نفس پیدا کیا کہ نہ بہشت کے لائق نہ دوزخ کے اُس ساعت مین کہ مین اپنے سے نا اُمید ہوا برکت سے اُسکی مجھپر اسرار کھُلے مین نے دیکھا جو کچھ لائق تھا اور اُسیوقت مین اپنے سے غائب ہوا اور برکت سے اُس ساعت کے مین جیا ابو بکر وراق کہتے ہین کہ ایک دن شیخ نے مجھے ایک جزو اپنی تصانیف سے دیا اور فرمایا کہ اسکو دریا مین ڈال دو مین نے اُسکو پڑھا تو سراپا مغز حقائق تھا میرا دل نہ راضی ہوا کہ اسکو پانی مین ڈالون مین گھر رکھکر چلا آیا کہا کہ ڈال دیا فرمایا تمنے کیا دیکھا عرض کی کچھ نہین فرمایا تمنے نہین ڈالا ہی اور تاکید فرمائی کہ جاؤ ڈال دو مین نے جاکر ڈالا فورًا دیکھا کہ دریا پھٹ گیا اور ایک صندوق کھلا ہوا اُسمین سے نکلا اور وہ جزو اُس صندوق مین گرا اور صندوق بند ہوگیا اور دریا بدستور ہوگیا مین پھر آیا شیخ نے فرمایا کہ اب تمنے ڈالا مین نے عرض کی کہ خدا کے لیئے اس بھید سے مجھے مطلع کیجیے فرمایا مین نے کچھ علم مین اس طایفہ کے تصنیف کیا تھا کہ کشف تحقیق کا اُسکے سب عقلون پر مشکل تھا برادرم خضر نے مجھسے مانگا تھا وہ صندوق ایک مچھلی اُنکے حکم سے لائی تھی اور حق تعالی نے پانی کو حکم دیا تھا کہ اُن تک پہونچا دے ایک مرتبہ آپنے کُل تصنیفین اپنی دریا مین ڈال دین حضرت خضر سب کو لیے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہا اپنے کو اُسمین مشغول رکھو آپ نے کہا ہرگز مین نے تصنیف نہین کیا ہی اس غرض سے کہ لوگ کہین کہ فلان کی تصنیف ہی مگر جب وقت مجھپر تنگ ہوتا تو اُس سے دل بہلاتا مدت العمر مین آپ نے ایک ہزار ایک مرتبہ خدا کو خواب مین دیکھا آپ کے وقت مین ایک زاہد تھے کہ آپ پر اکثر اعتراض کرتے اور خواجہ کے تمامی کائنات مین ایک جھونپڑہ تھا آپ جب حجاز سے واپس آئے تو ایک کُتیا نے اُسمین بچہ دیا تھا شیخ نے نہ چاہا کہ اُسکو اپنے اختیار سے نکال دین اور یہ قصد کیا کہ وہ خود نکلجائے

اُس دن ستر دفعہ وہان گئے کہ شاید وہ خود اُٹھے اور بچونکو اُسکے تکلیف نہ ہو اُس رات کو اُن زاہد نے جو آپ پر اعتراض کرتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تم اُس آدمی کے ساتھ برابری کرتے ہو جسنے اسی مرتبہ ایک کتیا کے ساتھ جوانمردی کی ہو اگر سعادت ابدی چاہتے ہو تو اُسکی خدمت مین کمر باندھو حالانکہ وہ زاہد آپ کے سلام کے جواب دینے کو ننگ جانتے تھے بعد اُسکے تمام عمر آپ کی خدمت مین کاٹی آپ کے عیال سے پوچھا کہ شیخ کو کبھی غصہ آتا ہی کہا ہان جب ہم لوگ سے کوئی آزار پہونچتا ہی تو ہم لوگ کے ساتھ نیکی زیادہ کرتے ہین اور کچھ نہین کھاتے اور روتے ہین اور کہتے ہین خدایا مین نے تجھکو کس چیز مین آزردہ کیا ہی کہ ان لوگون کو مجھپر کھڑا کردیا الٰہی مین نے توبہ کی ان لوگون کو صلاح پر لا ہم لوگ سمجھتے ہین اور توبہ کرتے ہین تا کہ شیخ کو پھر اپنی حالت پر لاوین کسی نے ایک شخص سے کہا کہ آپ کو اتنا ادب ہی کہ عیال کے سامنے بھی ناک نہین صاف کرتے اُس شخص نے یہ سنتے ہی آپ کی زیارت کا قصد کیا آپ مسجد مین تھے باہر ٹھہرا جب آپ نکلے تو پیچھے چلا اور اپنے دل مین کہا کہ ہم جان لیتے یہ جو سُنا ہی وہ سچ ہی یا نہین شیخ نے اس بات کو فراست باطن سے جانا منھ پھیر کر ناک صاف کی اُسنے اپنے دل مین کہا کہ شاید جھوٹھ کہا ہی یا یہ تازیانہ ہی کہ شیخ مجھ پر مارتے ہین کہ بھید بزرگون کا ہم نہ ڈھونڈھین شیخ پھرے اور کہا اے میان سچ ہی جو کچھ کہا ہی اگر چاہتے ہو کہ سب بھید تمپر ظاہر کرین خلق کا بھید خلق پر نگاہ رکھو کیونکہ جو بھید بادشاہ کا ظاہر کرے وہ رازداری کے قابل نہین زمانہ شباب مین آپ پر ایک عورت جمیلہ مالدار فریفتہ ہوئی اور اُسنے آپکی خواہش کی کیونکہ آپ بہت خوبصورت تھے آپ نے قبول نہ فرمایا ایک روز اُس عورت نے خبر پائی کہ محمد فلان باغ مین مین اُسنے اپنی آرایش کی اور وہان گئی آپ نے جب اُسکو دیکھا بھاگے اور وہ عورت پیچھے دوڑی جاتی تھی اور کہتی تھی کہ آخر کیون میرے خون مین کوشش کرتے ہو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور ایک دیوار پھاند کر بھاگے بعد اُسکے کہ آپ بوڑھے ہوئے ایک روز ملاحظہ احوال اور اقوال کا اپنے کرتے تھے وہ حالت آپ کو یاد آئی اور دل مین آیا کہ اگر اُس دن اُس عورت کی حاجت مین روا کردیتا جوان تھا پھر توبہ کرلیتا جب یہ آپ کے دل مین گذرا آپ کو سخت قلق ہوا کہا اے نفس خبیث پر معصیت جوانی مین یہ دل مین نہ تھا اب اِس پیری مین بعد اتنی ریاضتون اور مجاہدون کے گناہ نہین کرنے پر پشیمانی۔ اسکے کیا معنی ہین اور سخت اندوہگین ہوے اور تین روز اِس ماتم مین بیٹھے رہے چوتھے روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا غمگین مت ہو کہ یہ بات اس سبب سے نہین ہی کہ تمھارے حال مین کچھ نقصان ہوا بلکہ سبب یہ ہی کہ میرے زمانہ کو بعد ہو گیا اور مین اِس زمانہ سے دور پڑ گیا جو کچھ تمنے دیکھا مفارقت طویل سے میرے زمانہ کے ہی آپ بیدار ہوئے اور اوراد ترک ہو گئے آپ تاسف کر رہے تھے کہ مجھ سے جو خبر ہوتا تھا وہ بند ہو گیا ایک آواز سنی کہ یہ کیا تم

بولتے ہو جو کام کہ تم کرتے ہو کیا ویسا نہین کہ مین کرون تیرا کام سوا سہو و غفلت کے اور میرا کام سوا صدق کے نہین ہوتا اس بات سے آپکو ندامت ہوئی اور توبہ کی قولہ مرد جب ریاضت کھینچے اور بہت آداب ظاہر بجا لائے اور تہذیب اخلاق حاصل کرے تو بعد اُسکے انوار عطا ہاے ایزدی اپنے دل مین پاوے اور دل اُسکا اُس سبب سے وسیع ہو اور سینہ منشرح اور نفس اُسکا صفاے توحید مین درآوے اور اُسمین خوشی نہ ہو تب وہان ترک عزلت کرے اور گفتگو مین آوے اور ظاہر کرے اُس فتوح کو جو اس راہ مین ظاہر ہوے ہون تو خلق اُسکو اُسکی باتون کے اور اُسکے فتوح غیب کے سبب سے بزرگ جانین اور عزت کرین اسوقت نفس فریفتہ ہو اور مثل شیر کے اُچکے اور اُسکی گردن پر جا بیٹھے اور وہ لذتین جو اُسنے ابتداے مجاہدہ مین اپنے پائی تھین منبسط ہون جیسا کہ مچھلی جال سے تڑپے کہ کسی طرح پھر دریا مین ڈوبین اور پھر جال مین نہ پھنسین نفس جب قضاے توحید مین پہونچتا ہی ہزار درجہ خبیث تر و مکارتر ایسا ہو کہ ہرگز پھر دام مین اُسکے نہ پھنسے جیسا کہ پہلے پھنسا تھا وہ مقام کشادہ منبسط ہوا ابتدا مین بشریت اُسنے آلہ بنایا تھا اور یہان وسعت توحید اپنا آلہ بنا وے پس نفس سے غافل مت رہو اور ہوش رکھو تو نفس پر ظفر پاؤ اور اس آفت سے کہ مین نے بیان کیا پرہیز کرو کہ شیطان اندر بیٹھا ہوا ہی۔ اس مقام پر قصہ خناس پسر شیطان کا بیان کیا ہی جو شیطان نے اپنے بیٹے کو بکری کی صورت مین حضرت آدم و حوا کو کھلا دیا جسکے اثر سے ہر آدمی کے ساتھ شیطان پیدا ہوتا ہی اور رہتا ہی) خناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس قولہ جسمین ایک صفت بھی صفات انسانی سے باقی ہی وہ آزاد نہین جیسے غلام مکاتب کہ اگر اُسپر ایک دام بھی باقی ہی تو وہ آزاد نہین مگر جسے آزاد کیا ہو اور اُسپر کچھ باقی ہو ایسے لوگ مجذوب ہون کہ خدا تعالے نے اُنھین بند سے نفس کے آزاد کیا ہو جسوقت جذب کیا ہو پس وہ آزاد حقیقی ہون قولہ مجذوبون کے مقامات مین بعض اُن مین ثلث نبوت بعض کو نصف نبوت اور بعضو نکو نصف سے زیادہ یہانتک پہونچے کہ خاتم الاولیا ہوا اور مہتر جملہ اولیا جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور مہتر انبیا و ختم نبوت تھے اور فرمایا کہ ہوسکتا ہی کہ یہ مجذوب مہدی آخر الزمان ہو کسی نے پوچھا کہ اولیا کو بھی خوف سوء خاتمت ہوتا ہی فرمایا ہان مگر خوف خطرات ہی کوئی دن ایسا نہین ہوتا کہ خدا اُنپر عیش خوش تیرہ نہین کرتا قولہ خدا کے ذکر مین ایسا مشغول رہنا چاہیئے کہ اُس سے سوال نہ کرسکین اور وہ مقام بہت بزرگ ہی بلغمی لوگ نہین سمجھ سکتے پوچھا بلغمی کون ہین کہا وہ لوگ کہ آیات الٰہی کے اہل نہین ہین کسی نے پوچھا کہ تقوی کیا ہی اور جوانمردی کیا ہی فرمایا تقوی وہ ہی کہ قیامت مین کوئی تمھارا دامن نہ پکڑے اور جوانمردی وہ ہی کہ تم دامن کسی کا نہ پکڑو قولہ عزیز وہ آدمی ہی جسکو معصیت نے خوار نکیا اور آزاد وہ ہی جسکو طمع نے بندہ نہ بنایا ہو اور خواجہ وہ ہی جسے شیطان نے اسیر نہ کیا ہو اور عاقل وہ ہی کہ پرہیزگاری کرے واسطے خدا کے اور حساب ڈھونڈھے اپنے نفس سے قولہ جو کوئی طریقت مین درآیا آستے اہل معصیت سے

کچھ باقی نہ رہے قولہ جوکوئی کسی چیز سے ڈرے اُس سے بھاگے اور جو خدا سے ڈرے اُسی مین بھاگے قولہ اصل مسلمانی دو چیز ہی ایک دیکھنا منفعت کا دوسرے خوف قطعیت کا قولہ کسی بھولی ہوئی چیز کا غم نہ کھانا چاہیئے مگر بھولنے کا نیت کے کیونکہ کوئی کار نیک بے نیت کے درست نہ ہو قولہ جس کسی کو کہ ہمت اُسکی دین ہو سب کام دنیاوی اُسکے اس ہمت کی برکت سے دینی ہون قولہ جسکی ہمت دنیا ہو سب دینی کام اُسکے شومی ست ویسی ہمت کے تباہ ہون قولہ جوکوئی پسند کرے علم سے اوپر سخن بے زہد کے زندیقی مین گرے اور جوکوئی قبول کرے فقہ بے تقوے کے وہ گرفتار فسق ہو قولہ جوکوئی اوصاف عبودیت مین جاہل ہوا وصاف ربوبیت مین زیادہ تر جاہل ہو قولہ تم چاہتے ہو کہ بقاے نفس حق کو پہچانو اور تمھارا نفس آپ کو نہین پہچان سکتا ہی پس کیونکر خدا کو پہچان سکے قولہ خدا کی چار راہین ہین تلوار وسر کافران درگاہ عالمان سفر شکم گرسنگان محراب ومناجات رحمان قولہ سو بھوکے گرگ بکریون مین وہ تباہی نہ کرین کہ ایک ساعت تیرے ساتھ شیطان کرے سو شیطان وہ نہ کرین جو تیرا نفس تیرے ساتھ کرے قولہ کافی ہی مرد کو وہ عیب کہ خوش کرتا ہی اُس خیر سے جو اُسکو نقصان ہی قولہ خدا تعالی نے ضمانت بندون کے رزق کی کی ہی تو بندون کو ضمانت توکل کی لازم ہی قولہ مراقبہ اُسکا کرنا چاہیئے کہ کوئی نظر اُسکی تجھسے غائب نہین ہی اور شکر اُسکا کرنا چاہیئے کہ کوئی نعمت اُسکی تجھ سے منقطع نہین ہی اور خضوع اُسکے حضور مین کرنا چاہیئے کہ اُسکے ملک اور سلطنت سے باہر نہ جاسکے قولہ جوانمردی وہ ہو کہ مسافر اور مقیم اُسکے آگے برابر ہون قولہ حقیقت محبت خدا کی انس دوام ہی اُسکے ذکر سے قولہ جو کہتے ہین کہ دل ناتمناہی ہی یہ بات سچ نہین ہی اس سبب سے کہ ہر دل کو ایک کمال معلوم ہی کہ جب وہان پہونچے ٹھہر جائے مگر معنی یہ ہین کہ راہ ناتمناہی ہی قولہ اسم اعظم متجلی نہ ہوا مگر عہد مین پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے

ذکر حضرت احمد مسروق رحمتہ اللہ علیہ

آپ طوس کے رہنے والے تھے اور اکابر مشایخ خراسان سے تھے بغداد مین رہتے ساتھ قطب المدار کے صحبت رکھتے تھے اور خود واقف تھے آپ نے چالیس تن اہل تمکین کی خدمت کی تھی اور اُنسے فائدہ اُٹھایا تھا علوم ظاہر و باطن مین کامل تھے اور مجاہدہ وتقوی مین صحبت محاسبی وسری سقطی کی پائی تھی آپ سے پوچھا کہ قطب کون ہی ظاہر فرمائیے آپ نے ظاہر نہ کیا مگر اشارہ سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ خود ہین ایک روز ایک بوڑھا آپ کے پاس آیا اور باتین عمدہ اور شیرین بیان کین اور نہایت خوش بیان تھا اور کہا جو تمھارے دل مین آوے وہ کہو آپ کے دل مین آیا کہ وہ جھوٹا ہی آپ نے حضرت جریری سے کہا اُنکو گران گذرا فرمایا کہ اُس سے کہو تب مین نے اُس مرد کو خبر دی کہ تمنے کہا تھا کہ جو تمھارے دل مین آوے کہو میرے دل مین یہ آیا ہی کہ تم جھوٹے ہو ایک ساعت سر تفکر رہا پھر سر اٹھایا اور کہا صدق اُسنے شہادت کہی اور مسلمان ہوا بعد اُسکے کہا مین تمام دنیا مین پھرا اور ہر مذہبون کو

دیکھا مین نے جانا کہ اگر کچھ ہو تو اسی قوم مین ہو مین تمھارے آگے آیا اور امتحان مین تمکو برحق پایا قولہ جو کوئی
سواے خدا کے خوش ہو سب مسرت اُسکے اندوہ ہون اور جسے خدمت خدا مین اُنس نہ ہو سب اُنس اسکا وحشت
ہو اور جو کوئی دل خدا کے ساتھ رکھے خدا اُسے حرکات جوارح مین معصوم کرے قولہ جو کوئی تقوے کی پابندی کرے
ترک دنیا اُسپر آسان ہو قولہ تقویٰ وہ ہی کہ گوشہ چشم سے بھی لذات دنیا کی طرف نظر نہ کرے اور دل مین بھی اُسکا
کچھ خیال نہ کرے قولہ بزرگ رکھنی حرمت مومن کی بزرگ رکھنے سے خدا کے ہو قولہ باطل مین نظر کرنے سے
معرفت دل سے جاتی رہے قولہ جسکو خدا کی محبت پیاری ہو کوئی اُسپر غالب نہ ہو قولہ چاہیئے کہ خوف رجا سے
زیادہ ہو کیونکہ خدا نے بہشت پیدا کی بعد اُسکے دوزخ اور کوئی آدمی جبتک دوزخ پر نہ گذرے بہشت تک نہین
پہونچ سکتا قولہ پہلی وہ چیز کہ عارف اُس سے ڈرے قرب حق ہی قولہ درخت معرفت کو فکر کا پانی دین اور درخت
غفلت کو جہل کا اور درخت توبہ کو ندامت کا اور درخت محبت کو موافقت کا قولہ زہد وہ ہو کہ سواے خداے
عزوجل کے کوئی چیز اُسپر بادشاہ نہ ہو قولہ جب سے تم مان کے پیٹ سے باہر آئے ہو اپنی عمر خراب کرنے مین ہو۔

ذکر حضرت احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ

اُستاد اولیا و مشایخ کے تھے تربیت کرنے مین مریدون کے ایک نشانی تھے حرمت اُنکی دلون مین بہت تھی اور توکل
و تجرید ظاہر و باطن مین کوئی آپ کے قدم تک نہ تھا اور ابراہیم شیبانی اور ابراہیم خواص جو آپ کے مرید اور
اور آپ کے بنائے ہوے ہین آپ کی بزرگی کے شرح ہین عمر آپکی ایک سو بیس برس کی تھی کام آپ کے عجیب تھے
کوئی چیز آدمی کی چھوئی ہوئی نہ کھاتے سواے گھاس کی جڑ کے مرید آپ کے جہان پلتے لاتے اور ایسے ہی عادت
کی تھی ہمیشہ سفر مین رہتے اور یاران ساتھ رہتے اور ہمیشہ احرام کے لیے رہتے اور کبھی کپڑے آپ کے میلے
نہ ہوتے اور بال نہ بڑھتے آپ نے مان سے ایک گھر میراث پایا تھا پچاس اشرفی پر اُسے بیچا اور اُسے کمر سے باندھکر
سفر کو چلے راہ مین ایک میدان تھا وہان ایک اعرابی ملا اُسنے پوچھا تمھارے پاس کیا ہی آپ نے سچ بولنا پسند
کرکے کہا پچاس اشرفیان ہین کہا مجھے دو آپ نے کھولکر دیدین اُسنے اونٹ بٹھایا اور کہا اسپر بیٹھو اور وہ اشرفیان
پھیر دین آپ نے کہا تمھین کیا ہوا اُسنے کہا مجھے تمھاری راستی پر رحم آیا وہ آپ کے ساتھ حج کو گیا اور مدتون صحبت
مین رہا اور اولیاے حق سے ہوا ایکبار آپ جنگل مین جاتے تھے ایک غلام کو دیکھا تر و تازہ بیزاد و راحلہ کے چلا
جاتا تھا آپ نے پوچھا کہان جاتے ہو اُسنے کہا داہنے بائین دیکھو پھر سر اُٹھاؤ سواے خدا کے کچھ دیکھتے ہو
آپ کے چار بیٹے تھے سب کو کسب سکھایا کسی نے کہا ای خواجہ یہ لائق آپ لوگ کے نہین ہی فرمایا کسب اسلیے سکھاتا
ہون کہ میرے بعد یہ لوگ یہ نہ کہین کہ مین فلانے کا بیٹا ہون اور جگر صدیقون کا نہ کھائین اپنے حاجت
کے کوئی کام کرلین قولہ جو کوئی دعوی بندگی کرے اور اُسکی ہنوز کوئی مراد باقی ہو تو وہ جھوٹھا ہی کیونکہ بندگی

اُس شخص سے درست آتی ہی جو اپنی مراد سے فانی ہو اور مراد خدا کے ساتھ باقی قولہ ذلیل ترین وہ درویش ہو کہ ساتھ
دولتمندون کے مداہنت کرے اور بہترین وہ ہو کہ خلق کے ساتھ تواضع کرے قولہ درویشان رضی امتیان خدا ہین
زمین پر اور رحمت خدا ہین بندون پر اُنکی برکت سے بلا حق سے منقطع ہو قولہ جس درویش نے کہ دنیا سے احتراز کیا ہی
اگرچہ اعمال فضائل سے کچھ عمل نہ کیا ہو عابدان و مجتہدان سے وہ بہتر ہی قولہ مین نے خوب منصف تر دنیا سے نہ دیکھا
کہ جب تم اُسکی خدمت کرو وہ تمھاری خدمت کرے اور جب اُسکو ترک کرو وہ تمکو چھوڑدے وفات آپکی طور سینا پر
ہوئی آپ کا مزار بھی وہین ہے۔

ذکر حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

کبار مشایخ خراسان سے تھے مجاہدہ مین کمال رکھتے تھے جوان مردان طریقہ سے تھے معاملات مین مشہور اور معروف
مرید حکیم ترمذی کے تھے قولہ قرارگاہ خلق کا میدان غفلت ہی اور اعتماد اُنکا اوپر گمان اور ہمت کے اور وہ یہ جانتے
ہین کہ فعل اُنکا حقیقت پر ہی اور باتین اُنکی اسرار و مکاشفہ پر قولہ تین چیزین توحید کی گرہ ہین خوف رجا محبت
زیادتی خوف ترک گناہ سے ہو بسبب جاننے وعید کے اور زیادتی رجا عمل صالح سے ہو وعدہ کی جہت سے
اور زیادتی محبت کثرت ذکر سے ہو قولہ علامت سعادت کی وہ ہو کہ بندہ پر ادا کرنا طاعت کا آسان ہو اور موافقت
سنت کے افعال اُسپر دشوار نہ ہون اور دوست اہل صلاح کا ہو اور ساتھ بھائیون کے نیکخو ہو اور راہ خدا مین
کچھ بذل کرسکے اور مسلمانون کے کام مین قیام کرسکے اور اپنے وقتون کی رعایت کرسکتا ہو قولہ بدبخت وہ ہی کہ
گناہون کو ظاہر کرے جو اُسکو بھلادیے گئے ہین قولہ ولی وہ ہو کہ اپنے حال مین فانی اور مشاہدہ حق مین باقی
ہو اور خدائے تعالی متولی اپنے اعمال کا ہو اور اُسے اپنے پر کچھ اختیار نہ ہو قولہ عارف وہ ہو کہ تمام تر دل اپنا
مولی کو دیا ہو اور بدن خدمت خلق مین قولہ نیک گمان کرنا ساتھ خدا کے غایت معرفت ہی اور بدگمان کرنا ساتھ
نفس کے اصل معرفت قولہ صاحب استقامت ہو نہ طالب کرامت کیونکہ نفس تمھارا کرامت چاہے اور خدا استقامت
قولہ رضا سرائے عبودیت ہی اور صبر دروازہ اُسکا اور تفویض گھر اُسکا اور معرفت دروازہ پر ہی اور فراغت سرا
مین اور راحت گھر مین قولہ بخل کے تین حرف ہین ب۔ بلا۔ خ۔ خسران ل۔ لوم۔ پس بخل ایک بلا ہی
اپنے نفس پر

ذکر حضرت ابو عمر نخیل رحمۃ اللہ علیہ

آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے حضرت جنید کو دیکھا تھا کبار مشایخ وقت سے تھے اور بزرگان اصحاب تصوف
سے تقوی اور معرفت در ریاضت مین شان بزرگ رکھتے تھے آخر شاگردان ابو عثمان سے تھے نظر دقیق رکھتے
تھے چنانچہ نقل ہی کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی آپ کے ساتھ باہم ایک سماع سے تھے آپ نے کہا یہ سماع

کیون سنتے ہو ابوالقاسم نے کہا سماع سنتے ہین یہ بہتر ہی اُس سے کہ بیٹھکر غیبت کرین اور سینن آپ نے کہا اگر
سماع مین ایک حرکت کیجاے کہ تم کر سکتے ہو اور نہ کرو سو درجہ غیبت اس سے بہتر ہی آپ نے چالیس برس ہوا
تھا کہ خدا یتعالے کے ساتھ عہد کیا تھا کہ سواے رضا اُسکے کچھ نہ چاہینگا اور آپ کی ایک صاحبزادی تھین
عبدالرحمن سلمی سے بیاہی ہوئی اُنکو مرض اسہال ہوا اطبا دوا سے عاجز آئے ایک شب عبدالرحمن سلمی نے کہا
اسکی دوا تمھارے باپ کے پاس ہی پوچھا کیونکر کہا اگر وہ ایک گناہ کرین تو خدا یہ اسہال دفع کردے اُنھون نے
کہا یہ سب سے تعجب کی چیز ہی عبدالرحمن نے کہا تمھارے باپ نے چالیس برس ہوے کہ خدا سے عہد کیا ہی کہ سواے
رضا اُسکے نہ چاہین اگر یہ عہد توڑین اور دعا کرین تو خدا شفا دے آدھی رات کو وہ ڈولی پر بیٹھکر باپ پاس آئین
آپ نے فرمایا بیس برس ہوے کہ تم یہان سے گئی ہو اور کبھی نہ آئین آج کیا ہی جو آدھی رات کو آئی ہو کہا مین تم سا
باپ رکھتی ہون اور عبدالرحمن سا شوہر کہ امام وقت ہی اور زندگانی مین دوست رکھتی ہون تو او عبدالرحمن
دیکھتی ہون اور ذکر خدا کا تمسے سنتی ہون اور مین بھی درمیان مین خدا کو یاد کرتی ہون مین اس غرض سے آئی
ہون کہ آپ عہد توڑیے اور دعا کیجیے تو خدا مجھے شفا دے آپ نے فرمایا نقض عہد جائز نہین ہی تم اگر آج نہ
مرین کل مروگی کہ مرنے والی چیز مردہ بہتر ہی ای جان پدر مجھے گناہ مین مت ڈال اگر مین عہد توڑون تو تم فرزند
بد ہو دختر نے کہا پس باہمہ گر رخصت ہون کہ مجھے یقین ہی کہ میری موت نزدیک آئی ہی اور مین اس بیماری سے
نجات نہ پاؤنگی آپ نے فرمایا مین آؤنگا اور تیرے جنازہ پر نماز پڑھاؤنگا پس لڑکی نے باپ کو رخصت کیا اور اپنے
گھر آئین اور صحیح ہوگئین باپ کی وفات کے بعد چالیس برس زندہ رہین شعر

آنجا کہ یکے بند قباے تو بود	کے مادر دکے پدر بجاے تو بود

قولہ صافی نہو قدم کسی کا عبودیت مین جبتک سب کام اپنے سواے ریا کے نہ دیکھے اور سب حال اپنا سواے
دعوی کے قولہ جو حال کہ نیچہ اُسکا علم نہ ہو اگرچہ کیسا ہی بڑا ہو ضرر اُسکا اُسکی منفعت سے زیادہ ہو قولہ جو وقت
پر فریضہ کو ضائع کرے حق تعالی لذت اُس فریضہ کی اُسپر حرام کرے قولہ آفت بندہ کی رضاے نفس مین ہی
قولہ جو شخص اپنی نظر مین گرامی ہو گناہ اُسپر آسان ہو قولہ جس شخص کا دیکھنا تمھین مہذب نکرے یقین جان لو
کہ وہ مہذب نہین ہی اور ادب نہین پایا ہی قولہ اکثر دعوی جو پیدا ہوتا ہی انتہا مین وہ فساد ابتدا سے ہوتا ہی
کیونکہ جسکا ابتدا مین اساسہ درست نہ ہوا انتہا بھی درست نہ آوے قولہ جو قادر ہو خلق کے آگے چھوڑنے پر
جاہ کے اُسکو ترک دنیا و اہل دنیا آسان ہو قولہ جو سیدھا کھڑا ہو اُسکے ساتھ ہرگز اُس سے نہ پھرے اور جو
اندھا ہو اُس سے ہرگز سیدھا نہ ہو قولہ جسکی فکرت صحیح ہو گفتار اُسکی سر صدق سے ہو اور عمل اسکا سر خلاص
سے قولہ جو جاننا چاہے کہ خدا کے نزدیک اُسکے معرفت کی کیا قدر ہی اُس سے کہدو کہ دیکھے وقت خدمت کے

اُسکے نزدیک خدا کے ہیبت کی کیا قدر رہی قولہ اُنس اختیار کرنا ساتھ غیر اللہ کے وحشت ہی قولہ کمترین مرتبہ توکل کا
ساتھ خداے تعالی کے حسن ظن ہی قولہ تصوف صبر کرنا ہی تحت مین امر و نہی کے

ذکر حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسن الترذعندی رحمۃ اللہ علیہ

یگانۂ عہد و نشانۂ وقت تھے بزرگان مشایخ طوس سے تھے اور بڑے صاحب تقوی اور تجرید بکمال رکھتے تھے
کرامات اور ریاضات پسندیدہ ابو عثمان حیری کی صحبت پائی تھی اور بہت مشایخون کو دیکھا تھا قولہ مرید رنج
علت مین ہی گروہ دروغ ہی نہ رنج و تعب قولہ صوفی ساتھ خدا کے ہو اور زاہد ساتھ نفس کے قولہ خدا نے ہر بندہ
کو اپنی معرفت سے باندازہ اُس کام کے کہ وہ رکھتے ہین بخشا ہی اور بلا سامان یاری کا اُسکے رکھا ہی تو وہ معرفت
اُسکی اُسے اُس بلا مین مدد کرے قولہ جو کوئی فرمان خدا تعالی جوانی مین ضائع کرے حق سبحانہ تعالی پیری مین
اُسے خوار رکھے قولہ جو کوئی ایک روز صدق کے ساتھ کسی جوانمرد کی خدمت کرے تو وہ ایک روز کی خدمت
کی برکت اُسکے تمامی عمر کو پہونچے پس اُس شخص کا کیا حال ہو کہ تمام عمر خدمت اور حضور مین اُنکے صرف کرے
قولہ کوئی وسیلہ نہین ہی ساتھ خدا کے سوائے خدا کے قولہ جو کوئی دنیا کو ترک کرے جاہ دنیا کے لیے وہ غایت حب دنیا ہو

حضرت خواجہ فریدالدین عطار قدس سرہ	۵۱۳	۱۱۱۹	۶۲۶	۱۲۲۸

وطن آپ کا موضع کدکن علاقہ نیشاپور ہو اوائل عمر مین آپ نے عطاری کی دوکان کی ایک روز ایک فقیر
دوکان پر آئے اور کہا شیئاً للہ یعنی خدا کی راہ پر مجھے کچھ دو آپ اپنے کام مین ایسے مصروف تھے کہ کچھ خیال
نہ کیا فقیر نے پھر کہا اے عطار تو اس شغل مین اپنے ہی تیری موت کیسی ہو گی آپ نے فرمایا جیسی تمھاری فقیر نے کہا
میری طرح تو نہین مر سکتا یہ کہکر کچکول سر کے نیچے رکھکر لیٹ گیا اور اللہ کہکر جان بحق تسلیم کی آپ کی حالت
اس واقعہ سے متغیر ہوئی سارا سامان دوکان کا راہ خدا مین دیدیا اور آپ نے راہ خدا مین قدم رکھا اکثر بزرگان سے
فیض حاصل کیا آخر کار خرقہ حضرت مجد الدین قدس سرہ سے عنایت ہوا حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ ڈیڑھ سو برس کے بعد حضرت منصور کی روح آپ کے قالب مین آئی تھی صاحب نفحات الانس
فرماتے ہین کہ جس قدر اسرار توحید و معارف کہ غزلیات و مثنویات حضرت فریدالدین عطار مین ہین کسی صوفی
کے کلام مین پائے نہین جاتے حضرت جلال الدین روم آپکی نسبت فرماتے ہین شعر

هفت شهر عشق را عطار گشت	ما هنوز اندر خم یک کوچه ایم

آپ ایک سو چودہ برس کی عمر مین کفار تاتار کے ہاتھ سے شہید ہوے مزار آپ کا نیشاپور مین ہی خسرو
شاہ نمبر ۴۴ سے تا شمس الدین التمش نمبر ۵۱ آپ کے عہد مین سلطنت کی حال ان بادشاہان کا مذکور ہوا

حضرت اوحد الدین کرمانی قدس سرہ	۶۲۶ ۶۳۴	۱۲۲۸

آپ حضرت شیخ رکن الدین سنجاسی کے مرید تھے اسکے بعد حضرت شیخ محی الدین ابن العربی کے حضور مین حاضر رہے چنانچہ حضرت ممدوح نے اپنی کتاب فتوحات مین اکثر نقل آپ کی لکھی ہی نقل ہو کہ آپ کو جمال ظاہری کی طرف زیادہ میلان تھا ایک روز کسی حسین کو دیکھ رہے تھے حضرت شمس الدین تبریزی نے پوچھا کس کام مین ہو آپ نے جواب دیا پانی مین چاند دیکھتا ہون آپ نے فرمایا اگر پیچھے کوئی زخم نہین ہے تو آسمان پر نظر کیون نہین کرتے کہ چاند بیحجاب دیکھو نقل ہی کہ سماع مین جب آپ کو وجد آتا کپڑے امردون کے پھاڑتے اور انکو سینہ سے لگاتے جب آپ بغداد مین پہونچے خلیفہ بغداد کو خبر ہوئی اُسکا لڑکا نہایت خوبصورت تھا خلیفہ نے آپ کی نسبت یہ کہا کہ وہ شخص بدعتی ہی اگر میری مجلس مین میرے لڑکے کے ساتھ یہ حرکت کرے فوراً مار ڈالون اتفاق سے ایک روز مجلس سماع گرم ہوئی خلیفہ کے دل مین وہی خیال گذرا اپنی کرامت سے اُسکا خیال دریافت فرماکر یہ رباعی پڑھی رباعی

سہل است مرا بر سر خنجر بودن	در پائے مراد دوست بے سر بودن
تو آمدہ کہ کافرے را بکشی	غازی چو توئی رواست کافر بودن

یہ سنتے ہی خلیفہ نے اور اُسکے لڑکے نے آپ کے قدمون پر سر رکھا اور مرید ہوئے آپ ہمعہد حضرت فرید الدین عطار تھے بادشاہان مسبوق الذکر آپ کے ہمعصر تھے

حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ	۹ ۴ ۲ ۵ ۳ ۵	۱۱۴۴	۶۳۲	۱۲۳۴

آپ حضرت شیخ محمد عبداللہ قریشی سہروردی کے صاحبزادہ ہین کتاب مناقب غوثیہ مین لکھا ہی کہ آپ کی والدہ عقیمہ تھین ایک روز حضور مین حضرت محبوب پاک رحمہ اللہ کے حاضر ہوئین التجائے دعا کی آپ نے دعا فرمائی اور بشارت دی کہ دعا اجابت کو پہونچی آپ اُسی شب حاملہ ہوئین بعد انقضائے میعاد دختر پیدا ہوئی آپ رفع لاولدی سے بہت خوش ہوئین بچہ کو لیکر حضور مین حاضر ہوئین عرض کی لڑکی پیدا ہوئی ہی آپ نے فرمایا کہ لڑکی نہین ہی لڑکا ہی نام اُسکا مین نے شہاب الدین عمر رکھا عمر اُسکی بہت ہوگی بال وابرو دوہر دو پستان کے لانبے ہونگے اولیاؤن مین اعلیٰ مرتبہ پائیگا یہ حکم سُنکر جب بچہ کی جانب نظر کی تو دیکھا لڑکا ہی شکر خدا کیا سولھا برس کی عمر مین آپ نے علوم ظاہری سے فراغت پائی مباحثہ کی جانب طبیعت بہت راغب تھی ہر چند حضرت ابو نجیب آپ کے عم بزرگوار نے فرمایا کہ اب یہ وقت ہی کہ علم طریقت حاصل کرو

مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا بالآخر ایک روز حضرت محبوب پاک کے حضور مین لے گئے آپ نے دست مبارک آپکے
سینہ پر رکھا پھر فرمایا علم کلام کہانتک پڑھا ہی ہرچند آپ نے چاہا کچھ کہون مگر کتاب کا نام تک یاد نہ آیا حضرت
محبوب الٰہی نے فرمایا علم ظاہری تمھارے لوح سینہ سے مٹا دیا گیا اور علم باطنی دیا گیا اب اسکو سیکھو طریقت مین
آپ حضرت ابو نجیب سہروردی کے مرید تھے فیض حضرت غوث پاک و دیگر بزرگان سے بھی حاصل کیا حضرت
خضر علیہ السلام اکثر آپ کے پاس آتے اور تعلیم فرماتے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ فواید الفواد مین فرماتے
ہین کہ بغداد مین ایک فیلسوف حکیم آیا خلیفہ بغداد سے رسم پیدا کرکے مصاحبت حاصل کی مسائل فلسفہ خلیفہ سے
بیان کرتا اور یہ بھی غور سے سنتے یہ خبر آپکو ہوئی فکر ہوئی اگر خلیفہ اس حکیم کے مسائل فلسفہ کا لحاظ کرے تو تمام شہر مین
ظلمت کفر پھیل جائے آپ خلیفہ کے پاس گئے دربانون نے خبر دی اتفاق سے حکیم بھی اسوقت حاضر تھا خلیفہ نے
آپ کو اندر طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تم کیا باتین کر رہے تھے جواب دیا کہ کچھ ادھر ادھر کی باتین ہو رہی تھین آپ
نے فرمایا صاف صاف کہو کیا باتین ہو رہی تھین مین اسلیئے آیا ہون ناچار خلیفہ نے بیان کیا کہ حرکت کے
اقسام کا ذکر تھا اسمین یہ مذکور ہوا کہ آسمان کی حرکت طبعی ہی یعنی بلا کسی کی مدد کے خود حرکت کرتا ہی آپنے
فرمایا ہرگز ایسا نہین ہی بلکہ اسکی حرکت قسری ہی یعنی حرکت دینے والا اور ہی پوچھا یہ کیونکر آپ نے فرمایا اس شکل
وصورت کا فرشتہ آسمان کو حرکت دیتا ہی اور یہی حدیث مین ہی حکیم نے ازراہ استہزا ہنس دیا آپکو اسکے ہنسنے پر
غصہ آیا اسکا اور خلیفہ کا ہاتھ پکڑکے صحن خانہ مین لائے اور نظر آسمان کی جانب کرکے عرض کی بارخدایا جو کچھ
تو اپنے خاص بندونکو دکھاتا ہی ان دونون کو بھی دکھادے بعد اسکے انکی جانب مخاطب ہو کر فرمایا آسمان
کی طرف دیکھو دونون نے نظر بلند کی اور اس فرشتہ کو کہ حرکت فلکی پر متعین ہی بچشم خود دیکھا توبہ کی اور آپکے
مرید ہوے مزار آپ کا بغداد شریف مین ہی

حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ		۵۳۷	۱۱۴۲	۶۳۳	۱۲۳۵

اصل آپ کا سنجر ہی آپ عظماے اولیاے چشت سے ہین کرامتین آپکی مشہور عام ہین آپ کا لقب ہند النبی بھی
ہی اسلیئے کہ آپ ہی کے قدم مبارک کی بدولت ہند مین نور اسلام پھیلا سید صحیح النسب ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
بارھوین پشت مین آپ کا نسب نامہ ملتا ہی ابتدائی حالات آپکے یہ ہین کہ آپ کی عمر صرف پندرہ برس کی
تھی کہ والد بزرگوار نے قضا کی مال متروکہ مین سے ایک باغ آپکے حصہ مین آیا آپ اکثر اسی باغ مین رہتے تھے
ایک دن کوئی فقیر آیا آپ نے اٹھکر تعظیم کی بٹھلایا خوشہ انگور کے لاکر پیشکش کیے فقیر نے اسکی جانب
کچھ توجہ نہ کی اور اپنی بغل سے تھوڑی کھلی نکالکر منہ مین رکھی چباکر آپ کو اپنے ہاتھ سے کھلادیا حلق سے فرو ہوناتھا

کہ انوار آلہی سے آپکا سینہ معمور ہوا باغ کو اپنے بیچا طلب خدا مین چلے سمرقند و بغداد مین جاکر علم حاصل کیا قصبہ
ہارون مین پہونچکر جناب حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوے برسون ریاضت کی خرقہ
پایا ایک سو بیس برس تک حضرت نجم الدین کبریٰ و حضرت غوث پاک وضیاء الدین صوفی و شہاب الدین
سہروردی و خواجہ اوحد الدین کرمانی قدس اللہ اسرارہم ونیز دیگر بزرگان کی صحبت مین رہے پھر کے ہندوستان
مین تشریف لائے اجمیر شریف مین آکر آپ نے اُسمقام پر قیام کیا جہان راجہ کے اونٹ بٹھائے جاتے تھے
شام کو جب ساربان آئے آپ سے عرض کی یہ جگہ اونٹون کے بیٹھنے کی ہے آپ نے فرمایا اونٹ بیٹھین اور
آپ اُٹھکر کنارہ آناساگر کے کہ یہان تبخانے بہت تھے جا بیٹھے صبح کو ہر چند شتربانون نے اونٹونکو اُٹھایا مگر
وہ نہ اُٹھے ناچار آپ کے حضور مین حاضر ہوئے التجا کی آپ سرنگون ہوے اور پھر فرمایا کہ حکم خدا اُنکے اُٹھنے کیلیے
ہوگیا شتربان جب واپس آئے اونٹون کو کھڑا پایا جب آپ نے لب حوض قیام فرمایا معاندین اسلام نے جمع ہوکر
راجہ کو خبر کی کہ غیر مذہب کا ایک شخص ہمارے تبخانہ کے قریب بیٹھا ہے اُسکو اُٹھانا چاہیئے راجہ نے حکم دیا لوگ
اِس قصد سے آئے کہ آپکو تکلیف دین جمع ہوکر پہونچے آپ نے تھوڑی خاک زمین سے اُٹھالی آیۃ الکرسی پڑھکر
دم کیا اور کافرون کی جانب اُڑادی جسکے جسم پر پڑی بحس وحرکت وجسم کو خشک کردیا بہت سے اس حال مین
مبتلا ہوے باقی عاجز آکر بھاگے دوسرے دن پھر ہندوون نے رام دیو مہنت کے ساتھ ہوکر آپ کی جانب رخ کیا
جب قریب پہونچے سب کو لرزہ ہوا رام دیو مہنت اُسی دم مسلمان ہوا لکڑیان جمع کرکے دشمنون کو مارا آپنے
اِسکی بہت تعریف فرمائی اور مرید کیا نام اُسکا شادی دیو رکھا ساکنان اجمیر نے جانا کہ معاذ اللہ منہا آپ
ساحر ہین راجہ کو خبر دی اُسنے جیپال جوگی کو کہ ساحرونکا سردار تھا آپ کے مقابل مین مع ایک ہزار پانچسو
ساحران نامی کے جانے کا حکم دیا جب آپکو یہ خبر ہوئی آپ نے عصا سے گرد اسمقام کے جہان فرود تھے ایک
حلقہ کھینچدیا اور فرمایا کہ اسکے اندر کوئی ساحر نہ آسکیگا جب جیپال مع ساحران نامی آگیا جس ساحر نے آپکے
پاس آنے کا قصد کیا اور اُس خط تک پہونچا سر کے بھل گر پڑا ناچار واپس آکر کنارہ تالاب کے ٹھہرے اور
چاہا کہ آپ کو پانی نہ دین آپ نے شادی دیو سے فرمایا کہ کسیطرح ایک پیالہ پانی اِسی تالاب سے لادہ لے آیا
اسکے بعد وہ تالاب بالکل خشک ہوگیا ایک قطرہ بھی پانی کا اُسمین نہ رہا اُسی پیالہ مین سے آپ کے مریدان
پانی برابر خرچ کرتے رہے مگر کچھ کم نہ ہوا آخر پانی نہ ملنے سے کفار جان بلب ہوے جیپال کنارہ حلقہ کے آیا
عرض کی آپ فقیر ہین اور فقیر رحیم ہوتے ہین آپ نے پانی بندگان خدا کا کیون بند کیا ہے آپ نے شادی دیو
سے فرمایا کہ وہ پیالہ پانی کا اُسی تالاب مین خالی کرآؤ بمجرد پانی ڈالنے کے تالاب سارا بھر گیا اب ساحرون نے
سحر کرنے شروع کیے ہزارہا سانپ وبچھو ڈالے مگر کوئی اِس حصار کے اندر نہ جاسکا تب آگ برسائی ایک چنگاری

بھی اُسکے اندر نہ گئی اطراف کو جلا دیا جب سب عاجز ہوے جیپال نے ہرن کی کھال کہ اُسکے سر پر رہا کرتی تھی ہوا مین ہلائی اور اُسپر بیٹھکر بلند ہوا یہانتک کہ نظر سے غائب ہوا جب آپ نے یہ حالت اُسکی دیکھی نعلین مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ جیپال کو خراب حالت سے میرے پاس لاؤ نعلین آپ کی ہوا مین اُڑی اور اِس صورت سے جیپال حاضر ہوا کہ اُسکے سر پر نعلین پڑ رہی تھین جب جیپال نے اِس حالت مین اپنے کو دیکھا آپ کے قدمون پر سر رکھا اور توبہ کی مسلمان ہوا التماس کی میری خواہش یہ ہی کہ قیامت تک زندہ رہون آپ نے فرمایا کہ عمر دائمی تجھے عطا ہوئی مگر آدمیون کی نظر سے پوشیدہ رہیگا چنانچہ مشہور ہی کہ کسی پہاڑ مین ابتک موجود ہی اور ہر جمعہ کی شب کو آپ کے روضۂ مبارک کی زیارت کو آتا ہی آخر کار جب راجہ کو یہ خبرین پہونچین اور معلوم ہوا کہ جیپال بھی مثل مہنت رام دیو کے مسلمان ہو گیا مجبوراً خاموش ہو رہا آپ کو تکلیف دینے سے باز آیا آپنے اندر شہر کے تشریف لاکر اُس مقام پر کہ اب روضۂ مبارک ہی قیام فرمایا نقل ہی کہ ایک شخص آپ کے حضور مین یہ فریاد لایا کہ میرے لڑکے کو فلان ظالم نے ناحق قتل کر ڈالا آپ اُٹھے اور اُسمقام پر تشریف لے گئے اُس مردہ کا سر گردن سے لگایا اور فرمایا کہ اگر قتل ناحق ہوا ہی تو حکم خدا سے زندہ ہو وہ فوراً زندہ ہو گیا ہزارہا کرامتین آپ سے ظہور مین آئین جنکے لکھنے کو دفتر چاہیئے وفات آپ کی ششم رجب روز جمعہ ہی مرقد شریف اجمیر مین ہے

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ	۵۸۲	۱۱۸۶	۶۳۳ ۶۳۴ ۶۴۱	۱۲۳۶

آپ قصبہ اوش متعلق ماوراء النہر کے رہنے والے ہین آپ کی صرف ڈیڑھ برس کی عمر تھی کہ آپ کے والد بزرگوار نے رحلت فرمائی والدہ معظمہ نے آپ کی پرورش کی جب آپ پانچ سال کے ہوے آپکی والدہ نے تھوڑی شیرینی ساتھ لیکر ہمسایہ کے سپرد کیا کہ کسی معلم کے حوالہ کرے یہ آپ کو لیکر چلے راہ مین ایک مرد بزرگ سے دوچار ہوے آپنے پوچھا یہ لڑکا کون ہو اور کہان لیے جاتے ہو اُسنے ساری کیفیت بیان کی آپ نے فرمایا کہ مجھے دو مین معلم کے حوالہ کر دون اور آپ حضرت ابو حفص اوشی کے پاس لے گئے اور فرمایا حکم خدا یون ہی کہ اِس لڑکے کی تربیت مین سعی تمام کرو آپ نے قبول کیا اور مرد بزرگ کو رخصت کیا حضرت نے خواجہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا تو بڑا خوش نصیب ہی کہ حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس تجھکو لائے اور اللہ کا حکم تیری تعلیم کے لیے ہوا آپ نے چار دن مین قرآن ختم کیا اور تھوڑے دنون مین کمال علم حاصل کیا جب بالغ ہوے علم باطنی کی تلاش ہوئی حضور مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے حاضر ہوے اور آپ کے مرید ہوے سترہ برس کی عمر مین خرقہ خلافت پایا دہلی کے قطب مقرر ہوے یہان تشریف لاکر ہدایت مین مصروف ہوے نقل ہی کہ

آپ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہم ملتان مین رونق افروز تھے
کہ قباچہ بیگ حاکم ملتان حاضر ہوا عرض کی کہ لشکر کفار مغل ملتان پر چڑھ آیا ہی مجھکو مقابلہ کی طاقت نہین
آپ کے ہاتھ مین ایک تیر تھا حاکم کو دے کر فرمایا کہ شب کو یہ تیر دشمنون کے لشکر پر پھینکو وہ تیر لے گیا اور تعمیل
حکم کی صبحکو کوئی متنفس اُس فوج مین ایسا نہ تھا کہ جو زخم تیر سے محفوظ رہا ہو ناچار وہ سب بھاگ گئے آپ کے
حضور مین ہزارہا آدمی آتے تھے مگر کسی کی خاطر قبول نہین فرماتے تھے قریب مکان کے ایک بقال تھا بقدر
ضرورت اُس سے قرض لیا کرتے تھے ایکدن یہ خیال گذرا کہ اب قرض بھی نہ لینا چاہیئے مبادا توکل مین خلل
واقع ہو اُس روز سے یہ ہوا کہ ایک کاک (ایک قسم کی روٹی ہی) گرم ہر روز آپ کے سجادہ کے نیچے نکلتی آپ
مع متعلقین کے سیر ہو کر کھاتے جبھی آپ کا لقب کاکی ہوا نقل ہی کہ قاضی صادق و قاضی حمید نے آپ کی
مخالفت مین بادشاہ سے عرض کی کہ سماع کے باب مین آپ سے گفتگو کیجائے اور آپ اس سے باز رکھے جائین
چنانچہ بادشاہ نے اُسکو قبول کیا اور ایکدن مقرر ہوا یہ روز عرس حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کا تھا
آپ نے ایک روز کی مہلت چاہی منظور ہوئی اس عرس کی تقریب مین آپ نے یہ حکم فرمایا کہ تمام مریدان و دیگر
معتقدان طریقہ صوفیہ شریک ہون جب یہ خبر مشتہر ہوئی قاضیون نے اُسکا انتظام کیا کہ اندر قلعہ کے کوئی آنے
نہ پائے دربان پر سخت تاکید کردی مگر ہزارہا آدمی شریک مجلس ہوئے جب آوازہا ہے وہو بلند ہوئی قاضی
کو خبر ہوئی دربانون پر خفا ہوے اُن سب نے قسم کھائی کہ ہمنے کسی کو جاتے نہین دیکھا اسکے بعد دونون قاضی
اندر آئے اُس وقت آپ کو وجد تھا اور حضرت خواجہ حمید الدین سامنے دست بستہ کھڑے تھے ناگاہ خواجہ
موصوف کی نظر اُن دونون پر پڑی فرمایا یہ مجلس تم منکرین سماع کے لیے نہین ہی تم وہین رہو قاضیون نے
ہر چند چاہا کہ آگے بڑھین مگر قدم نہ اُٹھا سکے جب حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمہ اللہ کو وجد سے افاقہ ہوا اُنکی
طرف مخاطب ہوے فرمایا آؤ بھائیو رخصت ہو تو قریب ہی کہ سفر آخرت تمکو درپیش آئے دونون صاحب حاضر
ہوے بہت کچھ معذرت کی عفو تقصیر چاہی مگر آپ نے فرمایا تیر از کمان جستہ و وقت از دست رفتہ بالآخر
رخصت ہو کر مکان پر آئے اور اُسی شب کو دونون نے قضا کی نقل ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ
اکثر غیاث پور سے آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو حاضر ہوتے ایکدن یہ خیال گذرا کہ میری حاضری کی خبر حضرت
خواجہ کو ہوتی ہی یا نہین جب قریب پہونچے دیکھا کہ آپ مجسم چبوترہ پر مزار کے بیٹھے ہین آپکو دیکھکر تبسم فرمایا اور یہ شعر
زبان پر لائے

شعر

مرا زندہ پندار چون خویشتن	من آیم بجان گر تو آئی بہ تن

کتاب سیر الاقطاب مین آپ کی وفات کی حالت یون لکھی ہی کہ ایک دن آپ کی خانقاہ مین مجلس سماع ہو رہی

تھی قوال نے یہ بیت گائی بیت

عاشق روئیت کجا بیند بکس	بستۂ موئیت کجا یابد خلاص

آپکو اسپر کیفیت ہوئی قوال کو قریب بلا لیا وجد فرماتے تھے کہ صلاح الدین غزلخوان نے یہ شعر پڑھا شعر

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جانی دیگرست

اب آپکی یہ کیفیت ہوئی کہ جب جست کی تو دس گز بلند گئے اور پھر زمین پر آئے تین دن تک یہی کیفیت رہی صرف نماز کے وقت ہوش مین آتے بعد ادائے نماز پھر تواجد مین مصروف ہوتے تین دن کے بعد ہر بن مو سے آپ کے اسم ذات جاری ہوا اور قطرے خون کے ٹپکنے لگے جو قطرہ زمین پر گرتا تھا نقش اللہ بنجاتا تھا چوتھے دن صدائے سبحان اللہ جاری ہوئی اور ان قطرون سے جو زمین پر گرتے نقش سبحان اللہ والحمد للہ بنجاتا اور جب غزلخوان مصرع اول پڑھتا آپ بحس و حرکت مثل مردہ کے ہو جاتے اور جب مصرع ثانی پڑھا جاتا آپ زندہ ہوتے اور جست فرماتے آخر چودھوین ربیع الاول کو کہ پانچوان روز مجلس سماع کا تھا قوالونکو دوسرا مصرع پڑھنے کو منع فرمایا نعرہ کیا واصل بحق ہوے جب غسل وغیرہ سے فراغت ہوئی جنازہ آپ کا اُٹھایا گیا حضرت خواجہ ابوسعید نے فرمایا کہ خواجہ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز وہ شخص پڑھائیگا جسنے کبھی زنا نہ کیا اور سنت نماز عصر و تکبیر اولے کبھی قضا نہ کی سلطان شمس الدین التمش نے چاہا کہ حاضرین مین سے کوئی شخص موصوف بہ صفت مذکورہ ظاہر ہو جب کوئی نہ اٹھا فرمایا مین نے چاہا تھا کہ مجھے کوئی جانے نہین اب معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ کی یہی مرضی ہے مین ایسا شخص ہون یہ کہکر نماز پڑھائی واللہ اعلم چودھوین ربیع الاول کو وفات فرمائی مزار دہلی مین ہے رحمۃ اللہ تعالے

حضرت محی الدین عربی قدس سرہ	۵۶۰ ۵۶۱	۱۱۶۴	۶۳۷ ۶۳۸	۱۲۴۰

اصل نام آپکا محمد ہے مشہور بلقب محی الدین عربی ہین توجہ پیدایش آپ کی یون لکھی ہے کہ والد ماجد آپکے پچاس برس کی عمر کو پہونچے اور کوئی اولاد نہ ہوئی حضور مین حضرت محبوب پاک رحمہ اللہ کے حاضر ہو کر التماس دعا کی آپنے دعا فرمائی ہاتف نے ندا دی اُس شخص کی تقدیر مین اولاد نہین ہے آپ نے پشت مبارک آپ کی پیٹھ سے مس کیا اور فرمایا مین نے اپنی ایک اولاد کہ اب باقی تھی تمکو دی جاؤ تمھارے گھر مین یہ لڑکا پیدا ہوگا نام اسکا محمد اور لقب محی الدین مین نے رکھا اولیاؤن مین درجہ اعلی پائیگا آپ کے والدنے یہ مژدہ سنکر خوشی خوشی گھر آکر آپکی والدہ سے ساری حقیقت بیان کی چنانچہ اسی شب وہ حاملہ ہوئین اور بعد انقضائے مدت آپ نے ظہور فرمایا والد آپکے آپکو لیکر حضور مین حضرت محبوب سبحانی کے آئے آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے انشاء اللہ ولی زمانہ و قطب یگانہ ہوگا اسرار توحید آلہی جس کا ایک حرف کسی موحد سے نہین ہو سکا ہے یہ لڑکا ظاہر کریگا چنانچہ صاحب نفحات الانس

فرماتے ہین کہ آپ کی تصانیف پانچ سو سے زیادہ ہین جنہین سے مشہورترین کتاب فتوحات مکی ہی بارھوین ربیع الثانی شب آدینہ کو وفات فرمائی

الظاہر باللہ ۳۵ عباسیہ	۶۲۲	۱۲۲۵	۶۲۲	۱۲۲۵

سنہ ۵۷۱ھ مین ولادت ہوئی ناصرالدین نے اولاً آپ کو ولیعہد کیا تھا پھر رنجیدہ ہوکر دوسرے بیٹے کو ولیعہد کیا اُسنے بحیات پدر وفات کی وقت وفات پدر یہ قید مین تھے اُمرانے انپر بیعت کی اور زمان خلافت تک اپنے انصاف پیشہ رہنے اور جاسوسان کو جو اسرار رعایا کی خبر دینے کو عہد پدر سے مقرر تھے معزول کیا اور نو مہینے خلافت کرکے اُسی سال وفات کی

المستنصر باللہ ۳۶ عباسیہ	۶۲۲	۱۲۲۵	۶۴	۱۲۴۲

سنہ ۵۸۸ھ مین ولادت ہوئی بعد باپ کے خلافت پائی نہایت درجہ پسندیدہ صفات تھے عدالت گستری اور رعیت پروری شعار اپنا کیا اور حد درجہ سخی تھے محلات بغداد مین دارالانصاف اور دار الشفا اور مدرسہ بنا کیا اور در رمضان شریف کی راتو نکو کھانا اور انعام مسلمانون پر جاری رکھتے ایک روز قریب عید الفطر کے کوٹھے پر سے دیکھا کہ مردمان بغداد کپڑے دھوتے ہین کہ بروز عید پہنین کہا کہ اہل بغداد اس قدر مقدور نہین رکھتے ہین کہ نیا کپڑا بنا وین پس سنارونکو بلاکر سونے کے ڈھلے بنوائے ہر روز کمان کردیہ مین رکھ اہل بغداد کے گھرون مین پھینکتا نام اُسکا سخاوت مین ایسا ترقی پکڑا کہ حاتم و آل برمک کو لوگ بخیل کہنے لگے اور بہت مسجدین بنائین اور امر جہاد پر مستعد و آمادہ ہوا اور بہت قلعات فتح کیئے اور دجلہ کے پورب ایک مدرسہ ایسا بنا کیا کہ روے زمین پر اُس سے بہتر مدرسہ موجود نہ تھا اور اُس مدرسہ مین مذاہب اربعہ کے چار مدارس مقرر کیے اور عزت فقہا کی بڑھائی دو سو اڑتالیس فقیہ ہر مذہب کے جمع ہوے و شیوخ حدیث و طب و نحو و فرایض بھی موجود تھے اور جائداد بہت وقف کی سنہ ۶۴۰ھ مین وفات پائی

سلطان رکن الدین فیروز شاہ ۲۰	۶۳۲	۱۲۳۶	۶۳۴	۱۲۳۶

بعد وفات شمس الدین التمش تخت نشین ہوا مگر چونکہ انتظام نہ کرسکتا تھا تھوڑے ہی دنون کے بعد سلطنت اپنی ماں کے سپرد کی اور اپنی اوقات مسخرون اور گویون کے ساتھ برباد کی اسکی ماں نے بعد تخت نشینی کے ظلم بہت کیے یہانتک کہ اُمرا عاجز آکر سلطان رضیہ بیگم دختر شمس الدین التمش کے حضور مین حاضر ہوے کیفیت

عرض کی اور بصلاح باہم اس سلطانہ کو تخت نشین کیا

سلطانہ رضیہ بیگم ۲۱	۶۳۴	۱۲۳۶	۶۳۷	۱۲۳۹

یہ سلطانہ بڑی عاقلہ تھی اپنے باپ شمس الدین التمش کے عہد مین اُمور سلطنت مین راے دیتی تھی ملک داری سے خوب واقف تھی تخت نشین ہوکر اُسنے سارا انتظام درست کرلیا نظام الملک کو وزارت عطا کی اور شہرون مین کچھ رعایا باغی ہوگئی تھی اُنکے سرکرنے کو بھیجا نظام الملک نے اُن سب کو زیر کیا مگر وقت معاودت راہ مین انتقال کیا اسکے بعد سلطانہ نے مہدی غزنوی کو نظام الملک کے خطاب سے سرفراز کیا یہ بھی تھوڑے دنون مین مرگیا اب قطب الدین اسکی جگہ مقرر ہوا قلعہ رسیور کی تسخیر کو بھیجا گیا قلعہ فتح کیا حاکم سرہند کہ غلامان چہلگانی شمسی مین سے تھا باغی ہوگیا سلطانہ نے خود سرہند کا قصد کیا لشکر ساتھ لیکر روانہ ہوئی اثناء راہ مین امراے شمسی نے اتفاق کیا اور جمال الدین یاقوت حبشی کو کہ امیر الامرا تھا قتل کیا سلطانہ کو قید کرلیا اور سلطان معزالدین بہرام شاہ کو تخت پر بٹھایا

سلطان معزالدین بہرام شاہ ۲۲	۶۳۷	۱۲۳۹	۶۳۹	۱۲۴۱

اس سلطان نے تخت نشین ہوکر نظام الملک واختیار الملک کو عہدہ وزارت بخشا اختیار الملک نے بہت قوت حاصل کیا یہانتک کہ سلطان کی بہن سے اسکی شادی ہوئی اُسنے اپنا دربار بھی مثل بادشاہ کے درست کیا دروازہ پر فیل مست باندھا بادشاہ کو یہ بُرا معلوم ہوا ترکونکو حکم دیا کہ جب موقع ہو دونون وزیر کو قتل کرین چنانچہ ان غلامون نے موقع پاکر دونون کو سخت مجروح کیا سلطان نے اپنی خواہش چھپانے کے لیے جراحان حاذق بلاکر علاج کا حکم دیا چنانچہ ان دونون نے صحت پائی مگر دردنفاق اُسکے دل مین رہا بدرالدین وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر عوض کی فکر مین ہوا یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اُسنے بہ تدبیر مناسب اس جماعت کو منتشر کیا دو مہینے کے بعد بدرالدین وسیف الدین کو قتل کیا اور قاضی شمس الدین کو ہاتھی کے پیر کے نیچے ڈلوادیا اس واقعہ سے تمامی اُمرا بددل ہوگئے آپس مین مشورہ کرکے بغاوت پر مستعد ہوے آخرکار سلطان کو قتل کرڈالا

حضرت جلال الدین تبریزی قدس سرہ			۶۴۲	۱۲۴۴

آپ مشایخ چشت مین سے ہین اور بعضے آپ کو سہروردی بھی کہتے ہین کشف وکرامت مین بے نظیر وترک وتجرید مین بیمثال تھے سات برس تک آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے حضور مین رہے فیض صحبت سے کمالات

حاصل کیے اسکے بعد حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ و حضرت بختیار کاکی کے فیضان صحبت سے مالامال ہوکر خلیفہ چشت کا خطاب پایا نقل ہو کہ جب حضرت شہاب الدین قدس سرہ حج کو تشریف لے جاتے اور آپ ساتھ ہوتے تو سفر مین برابر چولھا جلتا ہوا سر پر لئے چلتے اور جب حضرت ممدوح طعام طلب فرماتے آپ گرم و تازہ حاضر کرتے حضرت اوحدالدین کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ حضرت جلال الدین کا مین حج مین ہمسفر تھا راہ کی سختی سے پیدل چلنا دشوار ہوا قافلہ والے سوار ہوئے لیکن ہم سب پیدل تھے ایک تاجر اونٹ لایا قیمت ہر اونٹ کی بیس اشرفی چاہی آپ نے ایک اشرفی نکالکر دیگ مین ڈال دی اور منھ چادر سے ڈھانک دیا پھر ہاتھ جو ڈالا بیس اشرفیان نکلین تاجر کو دیکر اونٹ خرید ا پھر ہاتھ ڈالا اور بیس اشرفیان ہاتھ مین آئین دوسرا اونٹ خریدا اسی طرح پانچسو اونٹ خریدے ہمراہیونکو سوار کیا اور آپ پیدل چلے نقل ہے کہ شمس الدین التمش کے عہد مین آپ دہلی مین تشریف لائے بادشاہ نے تعظیم کی اور چاہا کہ سلطان خانہ کے قریب فروکش ہون ایک اور بزرگ کو کہ وہان موجود تھے انکو رشک آیا اور ایک مکان مین آپ کو ٹھہرایا اُس مکان مین اجنہ رہتے تھے آپ نے خادم سے فرمایا کہ اجنہ سے کہدو آج شیخ آیا ہو وہ اس مکان مین رہیگا تم مکان خالی کرو کہین اور چلے جاؤ خادم نے کہدیا فوراً شور عظیم پیدا ہوا اجنہ اُس مکان سے چلے گئے کتاب جوامع الکلم مین لکھا ہو کہ آپ ایک مرتبہ حضرت فرید شکر گنج قدس سرہ کے مسکن مین تشریف لیگئے شہر مین آکر دریافت فرمایا کہ یہان کوئی فقیر ہو شہر والون نے جواب دیا کہ ایک لڑکا دیوانہ ہو حضرت فریدالدین خرد سالگی مین ایسے مشغول رہتے تھے کہ سارے لوگ آپ کو دیکھکر کہتے تھے کہ قاضی بچہ دیوانہ ہوگیا ہو چنانچہ آپ وہان تشریف لیگئے اور ایک انار حضرت فرید کے ہاتھ مین دیا اُنھون نے انار کے دانے نکالکر حاضرین کو تقسیم کیے اور خود بباعث اسکے کہ روزہ دار تھے نہ کھایا جب افطار کا وقت ہوا اُسی انار کا ایک دانہ پڑا دیکھا آپ نے اٹھالیا اور اُسی سے افطار کیا اُس دانہ کا فرو ہونا تھا کہ غیبی باتین آپ مین بکثرت سو حضرت اور ترقی کر گئین۔

بی بی فاطمہ سام رحمہا اللہ			۶۴۳	۱۲۴۵

عارفات روزگار سے تھین ملفوظات حضرت سلطان مشایخ مین آپ کا بہت ذکر ہو سلطان المشایخ آپ کی قبر پر اکثر مشغول ہوتے حضرت فریدالدین گنج شکر نے فرمایا ہو کہ فاطمہ سام ایک مرد ہین کہ عورت کی صورت مین پیدا ہوئی ہین اور آپکو حضرت فریدالدین گنج شکر اور سیف الدین کے ساتھ سواخات تھا آپ شعر بھی فرماتی تھین اور نہایت کبرسن ہو گئی تھین یہ شعر آپکا ہو شعر

ہم عشق طلب کنی و ہم جان خواہی	ہر دو طلبی ولے میسر نشود

مزار آپ کا دہلی مین ہی

بی بی قرسم رحمہا اللہ			۶۴۳	۱۲۴۵

آپ حضرت فریدالدین گنج شکر کی والدہ تھین نہایت مستجاب الدعوات تھین جو کچھ زبان سے فرماتین واقع ہوتا جب حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر نے ہانسی سے اجودھن مین آکے قیام فرمایا حضرت نجیب الدین اپنے بھائی کو بھیجا کہ مان کو بھی وہان سے لے آؤ وہ گئے اور لیکر چلے راہ مین ایک جگہہ انکو پیاس ہوئی بیٹے سے کہا پانی لاؤ وہ انکو ایک درخت تلے بٹھا کر پانی کی تلاش کو گئے جب واپس آئے تو مان کو نہ پایا ہرچند تجسس کیا کوئی نشان نہ ملا ایک مدت کے بعد پھر انکا گذر اُسی موقع پہ ہوا دل مین آیا کہ پھر تلاش کرین شاید کچھ ہڈی وغیرہ ملجاے ایک جگہہ کچھ ہڈیان انسان کی سی پائین اُسکو خریطہ مین رکھ لیا اور حضرت فریدالدین گنج شکر پاس آئے اور بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ خریطہ لاؤ جب وہ خریطہ آیا اور کھولا اُسمین ہڈی بھی نہ تھی یہ واقعہ غیب آپ کا ایک واقعہ عجیب ہی

سلطان علاؤالدین بن مسعود شاہ ۲۳	۶۳۹	۱۲۴۱	۶۴۴	۱۲۴۶

بعد قتل بہرام شاہ کے وزرا امرا نے علاؤالدین کو تخت پر بٹھایا نظام الملک کو وزیر بنایا تھوڑے دن کے بعد اُمرا وزیر کی حرکتون سے بیزار ہوے اور جنگل مین موقع پاکر قتل کرڈالا مہذب رجنگ اسکے بعد وزیر ہوا سلطان نے ناصرالدین و جلال الدین کو قید سے رہا کیا حکومت بہرایچ و قنوج کی اُنکے سپرد کی خود چنگیز خان سے کئی لڑائیان لڑا برابر فتح پائی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مطمئن ہوکر عیش مین مصروف ہوا امور سلطنت سے ہاتھ اُٹھایا ہرچند اُمرا وزرا نے فہمایش کی کچھ خیال نہ کیا مجبورًا سب نے مشورہ کرکے ناصرالدین کو بہرایچ سے بلاکر تخت نشین کیا اور علاؤالدین کو قیدخانہ مین ڈال دیا

حضرت شمس الدین تبریزی اویسی رحمۃ اللہ علیہ			۶۴۴ ۶۴۵	۱۲۴۶

اسم مبارک آپ کا محمد بن ملک داؤد ہی آپ حضرت شیخ سلہ باف تبریزی علیہ الرحمہ کے مرید تھے اور بعضون کا یہ قول ہی کہ بابا کمال خجندی کے مرید تھے آپ دلی اور ارادت رکھتے آپ فرماتے ہین کہ قبل بلوغ جب مین مکتب مین پڑھتا تھا تو چالیس روز عشق محمدی مین بیخور و خواب رہتا تھا نقل ہی کہ جب آپ قونیہ مین پہونچے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ کو دیکھا کہ لب حوض بیٹھے طلبا کو درس دے رہے ہین اور کچھ کتابین بھی سامنے رکھی ہین آپ نے پوچھا یہ کتابین کس فن مین ہین حضرت مولانا نے فرمایا کہ قیل و قال مین آپ نے اُن کتابون کو

اُٹھاکر حوض مین ڈال دیا اس حال سے حضرت مولانا کو بہت افسوس ہوا عرض کی ای فقیر تو نے کیا کیا ا سمین بعض کتاب والد بزرگوار کے قواعد کی تھین اور اب اُنکا ملنا ناممکن ہی جب آپ نے مولانا کو بہت مضطر دیکھا دست مبارک پانی مین ڈالا اور سب کتابین نکال لین اُنپر پانی نے کچھ اثر بھی نہ کیا تھا اس ظہور کرامت سے مولانا آپ کے معتقد ہوے اور باہم صحبت و یگانگیت رہی نقل ہی کہ ایک روز آپ نے مولانا سے فرمایا کہ مجھے شاہد مطلوب ہی مولانا نے اپنی بی بی کو بلاکر حاضر کیا آپ نے فرمایا یہ میری بہن ہی مجھے امرد چاہیئے مولانا اپنے لڑکے کو لائے آپ نے فرمایا یہ میرا لڑکا ہی پھر فرمایا مجھے شراب چاہیئے مولانا باہر تشریف لائے ایک دوکان سے شراب خریدی اور اپنے سر پر رکھکر حضور مین حاضر ہوے آپ نے فرمایا کہ مین تمھارا امتحان لیتا تھا ورنہ مستان خدا کو شراب ظاہری سے غرض کیا ہی نقل ہی کہ آپ مولانا کے ساتھ خلوت مین بیٹھے تھے ایک شخص نے باہر سے آپ کو بلایا آپ اُٹھے اور مولانا سے فرمایا الوداع یہ لوگ مارڈالنے کو بلاتے ہین جب آپ باہر تشریف لائے سات آدمیون نے چھری سے زخمی کیا آپ نے نعرہ کیا وہ سب بیہوش ہوے جب ہوش آیا تو بجز چند قطرے خون کے کچھ نہ دیکھا اسوقت تک آپکا کچھ پتہ نہین معلوم ہوا

١٢٥٠	٦٤٨				بی بی زلیخا رحمہا اللہ

آپ حضرت نظام الدین اولیا کی والدہ ہین نہایت بزرگ اور صالحہ تھین حضرت نظام الدین اولیا فرماتے ہین کہ جب کوئی مہم میری والدہ کو پیش آتی تو انجام اسکا آپ خواب مین دیکھتین اور اخبار اُسکا اُنکو دیا جاتا اور جو کچھ مجھے حاجت پیش آتی مین اُنکی خاک پاک پر عرض کرتا ہفتہ عشرہ مین وہ رفع ہو جاتی جب سلطان قطب الدین نے ہر غرہ کو حاضری کی شدت کی آپ مزار پر اپنی والدہ کے گئے اور نازفرزندانہ سے یہ عرض کی کہ بادشاہ مجھے ایذا دیتا ہی اگر غرہ ماہ تک اُسکا کام تمام نہ ہوگا تو مین زیارت کو نہ آؤنگا بقضاے الٰہی شب غرہ ماہ سلطان قطب الدین ہاتھ سے خسرو شاہ کے مارا گیا اور سلطان الاولیا سے منقول ہی کہ چاند جمادی الآخر دیکھا گیا مین نے جاکر والدہ کا قدم چوما اور خوشخبری ماہ نو کی دی فرمایا آیندہ چاند مین کسکا قدم چومو گے آپ نے جانا کہ وفات قریب ہی آپ روئے اور فرمایا کہ مجھے کسکے سپرد کرتی ہو تو آپ نے فرمایا کہ مین کل جواب دونگی آج تم نجیب الدین کے مکان مین ہو سلطان المشائخ حسب حکم مادر وہین رہے آخر شب قریب صبح کے لونڈی آئی کہ آپکو بلایا ہی آپ گئے اُنھون نے فرمایا کہ مین نے تمسے وعدہ جواب کا کیا تھا تمھارا داہنا ہاتھ کہان ہی آپ نے داہنا ہاتھ دیا اُنھون نے اپنے ہاتھ مین پکڑا اور آسمان کی طرف دیکھا اور کہا الٰہی مین اپنے اس لڑکے کو تجھے سونپتی ہون اور جان بحق تسلیم ہوئین غرہ جمادی الآخر ۶۴۸ھ مین

المعتصم باللہ ۳۷ آخرین خلیفہ عباسیہ در بغداد	۶۴۰	۱۲۴۲	۶۵۶	۱۲۵۸

سنہ ۶۰۵ھ مین ولادت ہوئی بعد باپ کے سریر خلافت پر بیٹھا مگر بباعث ضعف عقل اپنے حسب رائے موید الدین علقمی
وزیر اپنے (کہ وہ مذہب شیعہ رکھتا تھا) کام کرتا اور اُسنے قلع و قمع بنیاد دولت عباسیہ کی کی یعنی تاتاریون کو
خفیہ طمع سلطنت عراق کی دی اور خروج پر بہکایا اور خلیفہ کو فریب دیکر تخفیف لشکر کی کرائی اور تاتاریون کے
اکرام کی رغبت دلائی اور باطن مین تاتاریون کو ہلاک خلیفہ اور قطع دولت عباسیہ پر بہکایا اور اُنسے
نیابت بغداد کی چاہی اور اُسپر وعدہ واثق لیا ناگاہ سنہ ۶۵۲ھ مین ایک آگ ہولناک عدن مین ظاہر ہوئی
پھر سنہ ۶۵۴ھ مین مدینہ منورہ مین ظاہر ہوئی کہ بصرہ کے لوگون نے اُسکی روشنی مین رات کو لب و گردن اونٹ
کی دیکھی مصداق اِس حدیث کے لاتقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیٔ بہا اعناق الابل ببصرۃ
یعنی نہ ہوگی قیامت اُسوقت تک کہ ظاہر ہوگی ایک آگ ارض حجاز سے کہ اُسکی روشنی مین بصرہ کے لوگ
اونٹ کی گردن دیکھین گے سنہ ۶۵۵ھ مین المعز ایک سلطان مصر نے فوت کیا اِس سبب سے ہمت تاتاریونکی
بڑھی اور صورت وزیر کے فریب کی کماحقہ ظاہر ہوئی یعنی ہلاکو کی از سرداران چنگیز خان مع دو لاکھ سوار کے
طرف بغداد کے پہونچا لشکر خلیفہ مقابل آیا مگر ہزیمت پائی روز عاشورہ بغداد مین پہونچا وزیر مفتری نے خلیفہ
کو صلح پر فریب دیا اور ہلاکو کے پاس جاکر بجاے صلح شر و فساد قائم کیا اور اپنے لیے وعدہ ہاے واثق کراکے
خلیفہ سے پھر آکر کہا کہ بادشاہ رغبت سے کہتا ہی کہ اُسکی بیٹی سے اپنے بیٹے ابوبکر کا نکاح کیجیے اور مثل آبا
واجداد کے مصاہرت ثابت کیجیے اور خلافت پر قائم رہیے اور خون مسلمانون سے رہائی ہو الغرض خلیفہ فریب
مین وزیر کے آگیا اور مع ارکان خلافت و اعیان دولت باہر خیمہ مین آیا اور حسب فرمان وزیر مفتری کے فقہا و
علما و قاضی و مفتی اور رؤساے شہر مجلس فریب مین آتے جاتے تھے اور کارپردازان کمین مین بیٹھے تھے ہر ایک
کی گردن مارتے تھے بعد اسکے تیغ جفا گردن پر اہل بغداد کے رکھا چالیس روز تک بازار قتل گرم رہا ایک کرور
مسلمان شہید ہوے اور خلیفہ کو پکڑ کر لے گئے خبر نہین کیا کیا انا للہ وانا الیہ راجعون مگر وزیر نمک حرام اپنی مراد
کو نہ پہونچا بلکہ ذلیل اور خوار ہوا اور تھوڑے دن کے بعد داخل جہنم ہوا خلافت بغداد کی اُسیوقت سے ختم ہوئی
تاریخ خلفا مین مذکور ہی کہ بعد ساڑھے تین برس کے مقصود ہی معتصم کی خلافت مصر مین قائم ہوئی اور سنہ ۹۰۲ تک
یکے بادیگرے خلیفہ رہے جنکی تفصیل اسما بھی تاریخ خلفا مین مذکور ہین آخرین خلیفہ المتوکل علی اللہ ابوالعز
تھا طوالت کتاب کے خیال سے اُنکے حالات نہین لکھے وہ جملہ تیرہ شخص یکے بعد دیگرے خلیفہ کہلائے اُنکے
حالات بھی کچھ ایسے لائق تحریر مندرج کتاب مذکور نہین تھے بعض اُن مین سے یہ ہین ۱ بعد حاکم بامر اللہ اکثر کفار تتار

مسلمان ہونے لگے سنہ ۶۱ہ مین وو بعہد خلافت معتضد باللہ درمیان سنہ ۵۳ہ و سنہ ۶۳ہ ایک لڑکی مسمی الفیطر ابلیس مین
تھی اُسکا نکاح یکے بعد دیگرے تین آدمی سے ہوا اور کوئی اُسپر قادر نہ ہوا جب پندرہ برس کی ہوئی تو چھاتیان اُسکی غائب
ہوگئین اور فرج سے اُسکے کچھ کچھ باہر نکلنا شروع ہوا چندروز مین ذکر و انثیین نمود ہوے عہد خلافت معتضد باللہ در
سنہ ۲۱ہ ایک جاموش دو سر اور دو گردن اور چار ہاتھ اور دو پیر اور ایک فرج اور دو تھن پیدا ہوئی اور سنہ ۲۵ہ مین قاضی
جلال الدین کی لڑکی سے ایک لڑکا ہوا ساتھ علامت زن و مرد کے اور چار ہاتھ اور دو سینگ لگے پیدا ہوا

حضرت سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ			۶۵۸	۱۲۵۹

آپ حضرت نجم الدین کبریٰ کے خلیفہ ہین بعد تحصیل علم جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے تو خلوت مین بیٹھنے کا
حکم ہوا آپ خلوت مین بیٹھے دوسرے چلہ مین حضرت در حجرہ پہ تشریف لائے آواز دی اور یہ شعر پڑھا **شعر**

منم عاشق مرا غم سازوار است	تو معشوقی ترا باغم چہ کار است

اور فرمایا کہ باہر آؤ پھر ہاتھ پکڑ کر حجرہ سے باہر نکالا اور بخارا کی جانب روانہ کیا نقل ہے کہ ملک خطا سے کوئی مرید حضرت
نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمہ کا ایک کنیز لایا اور حضرت کے نذر کی شب زفاف مین آپ نے سب اصحاب سے فرمایا کہ
آج کی رات مین لذت شرعی مین مشغول ہونگا تم سب بھی میری موافقت مین آج کی رات ریاضت سے باہر رہکر فراغت
و آسودگی مین بسر کرو سب نے قبول کیا آپ ایک گھڑا پانی سے بھر لیکر تمام شب در حجرہ پر کھڑے رہے صبح کو جب حضرت
ممدوح برآمد ہوئے فرمایا تمنے کیون یہ ریاضت اختیار کی مین نے کہدیا تھا کہ آج کی شب اپنی لذت دلخواہ مین
بسر کرو آپ نے عرض کی مجھے اِس سے بڑھکر کوئی لذت نہ تھی کہ آستانہ شیخ پر کھڑا ہون حضرت نے فرمایا کہ بشارت
ہو تجھکو کہ بادشاہ تیری رکاب مین دوڑیگا چنانچہ بادشاہ نے ایک گھوڑا آپ کی نذر کیا اور عرضی اس مضمون کی لکھی کہ
حضور قدم رنجہ فرمائین تا مین اپنے ہاتھ سے اِس گھوڑے پر آپکو سوار کرون آپ تشریف لے گئے بادشاہ نے رکاب پکڑی
آپ سوار ہوے گھوڑے نے شوخی شروع کی باگ قابو مین نہ رہی بادشاہ قریب پچاس قدم کے اُسکے ساتھ دوڑے
آپ نے فرمایا کہ حضرت کی بشارت دینے کا یہ ظہور ہی ہر روز دو سو آدمی آپکے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے آپ بعد نماز
مغرب کے خوب استراحت فرماتے اور عشا کے وقت بیدار ہوتے پھر تا صبح آرام نہ فرماتے تمام شب ریاضت مین بسر
کرتے دلیل العارفین مین لکھا ہی کہ خربندا سلطان مغل نے خواب مین دیکھا کہ آپ کے دست مبارک پر اُسنے بیعت کی
ہی اور مسلمان ہوا ہی جب بیدار ہوا اپنے کل متعلقین مع اُمرا و ملازمین کو طریقہ اسلام کی تعلیم کی پھر سب کو ساتھ لیکر
آپ کی زیارت کو بخارا روانہ ہوا جب قریب بخارا کے پہونچا آپ نے عمامہ و سبز عبا طلب فرمایا اصحاب نے عرض کی
تبدیل لباس کی کیا حاجت ہی آپ نے فرمایا مجھے خواب مین اُس بادشاہ نے اسی لباس مین دیکھا ہی جب

بادشاہ حاضر ہوا آپکو اسی لباس مین جیسا خواب مین دیکھا تھا پایا آپ نے بڑی خاطر کی اور مع تمامی لشکر اسکی مہمانی کی آپ پیران سلسلۂ علیہ فردوسیہ مین سے ہین مزار شریف آپ کا بخارا مین ہے

۱۲۲۵	۶۶۴	۱۲۴۶	۶۴۴	سلطان ناصر الدین ۲۴

جب یہ بادشاہ تخت نشین ہوا غیاث الدین بلبن کو کہ شمس الدین التمش کا داماد تھا وزیر کیا اور خان اعظم کا خطاب دیا یہ شخص مرد جہان دیدہ و تجربہ کار تھا مہمات سلطنت کا انتظام حسب اطمینان کر کے طرف لاہور گیا وہان پہونچکر فرقہ ککھران کو جو افواج چنگیزی کو غیر راہ سے ہندوستان مین لائے تھے زیر کیا اور غنیمت بیشمار حاصل کیا دوسرے سال سلطان نے سرہند پر فوجکشی کی قلعہ حصار فتح کیا اِسکے بعد قلعہ رنتھنبور پر قبضہ کیا فتح قلعہ حصار ۶۴۹ سنہ مین ہوا معظم خان کو فوج دیکر تسخیر غزنی کو بھیجا اُسنے تھوڑے عرصہ مین اِس ولایت پر قبضہ کر لیا ۶۵۸ سنہ مین خان اعظم کوہ سوالک کی طرف گیا یہان کے ڈھائی سو راجاؤن کو قید کر کے دہلی مین لایا سب کو سر بازار بحکم سلطان قتل کرایا اسی سال چنگیز خان کا ایلچی آیا بادشاہ نے خان اعظم کو حکم دیا کہ پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ تین ہزار توپین صحراے دہلی مین ترتیب پائین اور اپنے دربار کو خوب رونق دیکر بڑے عز و شان سے جلوس فرمایا ایلچی اِسی راہ سے جہان سوار و پیادہ جمع تھے آیا جب واپس گیا کیفیت جماعت لشکر و شوکت دربار بیان کی چنگیز خان نے فسخ عزیمت کی طبقات ناصری اِسی سلطان کے عہد مین تالیف ہوئی یہ سلطان نہایت پرہیزگار خداترس و عابد و متشرع تھا اپنی اوقات عزیز کتابت قرآن مجید مین صرف کرتا اور جو کچھ اُسکے ہدیہ سے بہم پہونچتا اُسکو اپنی معاش کرتا بجز اپنی منکوحہ کے اور کوئی کنیز نہین رکھتا تھا آپنا کھانا ملکہ سے پکواتا ایک دن ملکہ نے عرض کی کہ اب مجھ مین طاقت ہاتھ جلانے کی نہین ہے اگر ایک لونڈی بیت المال سے خریدی جائے تو کیا ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ بیت المال بادشاہون کا حصہ نہین ہے چند روز زندگانی کے لیے مرتکب امر خلاف شرع نہ ہونا چاہیئے بیس برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی مزار دہلی مین ہے اور الی الآن زیارت گاہ ساکنان شہر ہے نذر وغیرہ پہونچتی ہے

۱۲۶۰	۶۵۹			حضرت قطب جمال ہانسوی علیہ الرحمۃ

آپ خلفاے عظام مین سے حضرت فرید الدین گنجشکر رحمہ اللہ کے ہین حضرت گنجشکر کو آپ سے کمال محبت تھی بارہ سال تک آپ اسیوجہ سے ہانسی مین رہے فرماتے تھے کہ شیخ جمال میرا جمال ہے اور اکثر یہ بھی فرماتے تھے کہ ای جمال دل چاہتا ہے کہ تیرے قربان ہو جاؤن اور جب کسی کو خلافت دیتے تو پہلے آپ کے پاس بھیجتے اگر آپ

قبول فرماتے تو دیتے ورنہ نہین فرمایا کرتے کہ جمال کے پھاڑے کو فریدسی نہین سکتا جس دن سے یہ حدیث نبوی القبر روضة من ریاض الجنة وحفرة من حفرات النیران آپ کے سمع مبارک مین پہونچی خوف عذاب قبر آپ کو زیادہ ہوا تصنیفات آپ کی علم تصوف مین بہت ہین اُن مین سے ایک ملہمات ہی بعد وفات آپکے ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا کچھ حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ جب مجھے لوگون نے قبر مین رکھا دو فرشتے آئے اور چاہا کہ مجھپر عذاب کرین فوراً دو فرشتہ اور آئے اور یہ حکم خدا پہونچایا کہ اسے مین نے اس دو رکعت نماز کے صلہ مین جو یہ متصل سنت مغرب کے بقرات سورہ بروج و الطارق پڑھتا تھا اور بہ برکت مزاولت آیۃ الکرسی کے جو ہر فریضہ کے بعد ورد رکھتا تھا بخشا آپ کے وقت مین خسرو بن خسرو شاہ [۵۵۵] سے ناصر الدین [۶۴۴] شاہ تک نے ہند مین سلطنت کی کہ ذکران سبکا ہوچکا آپکی کرامت فرزندون مین خواہ کسیقدر ضعیف تعلق ہو آجتک یہ ہی کہ انکو کوئی درندہ یا گزندہ نہین ستا سکتا اگر احیاناً کسی درندے یا گزندے نے اُنپر منھہ مارا تو اُسکا زہر کچھ اثر نہ کیا اور درندہ یا گزندہ خود فوراً مرگیا اس واقعہ کو برابر بیرزادکان حضرت منیر مین کہ آپ سے نسبت رکھتے ہین سب لوگ برابر دیکھتے ہین راقم سطور نے بھی بچشم خود بارہا دیکھا ہی کرامات الاولیاء حق کے یہی معنی ہین۔

حضرت سید میٹھا لاہوری اویسی علیہ الرحمہ			۶۶۱	۱۲۶۲

اسم مبارک آپکا سید علی غفار چشتی ہی اصل آپکا خوارزم ہی جب ملک خوارزم چنگیز خان کے ہاتھون برباد ہوا آپکے والد ماجد سید جلال الدین طرف ہندوستان کے تشریف لائے اور لاہور مین قیام فرمایا قبولیت عظیم پائی ہزارون خلقت لاہور کی آپ کے ساتھ ہوئی تھی بعد وفات کے آپ جانشین پدر ہوے چونکہ نہایت خلیق اور شیرین گفتار تھے اس سبب سے سید میٹھا مشہور ہوے مزار آپکا لاہور مین زیارت گاہ خاص و عام ہی سلاطین مذکورۂ بالا آپ کے عہد مین حکمران تھے

حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج چشتی علیہ الرحمۃ	۵۸۴ / ۵۸۵	۱۱۸۸ / ۱۱۸۹	۶۶۴	۱۲۶۵

آپ معظم اولیا ہین ریاضت و مجاہدہ کشف و کرامات ذوق و شوق و محبت مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے والد ماجد کا اسم گرامی جمال الدین سلیمان تھا سلطان محمود غزنوی کے خواہر زادہ تھے سلطان شہاب الدین کے وقت مین کابل سے لاہور مین تشریف لائے اور شہر قصور مین اقامت اختیار کی بعدہٗ اسکے بحکم بادشاہ ملتان مین قیام پذیر ہوے نسب آپکا آٹھوین واسطہ مین فرخ شاہ بادشاہ کابل سے ملتا ہی اور سترھوین واسطہ مین حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہی آپ کی قرسہ خاتون صاحبزادی ملا وحید الدین مجید کی ہین آپ شیخ صدیقی ہین

ولادت آپکی موضع کھوتوال مضافات ملتان مین ہوئی خرقہ ارادت حضرت بختیار کاکی رحمہ اللہ سے آپنے پایا
خطاب آپ کا قطب الموحدین اور قطب الدین و گنج شکر ہی نقل ہی کہ ایک شب آپکی والدہ ماجدہ اداے
تہجد کو اُٹھین اُسوقت ایک چور قوم کا ہندو گھر مین آگیا جون ہی نظر اُسکی آپ پر پڑی اندھا ہوگیا اور فریاد کی کہ
مین اِس گھر مین چوری کرنے کو آیا اور اندھا ہوگیا دعا کردین بینا ہو جاؤن پھر کبھی چوری کا نام نہ لونگا اِسوقت
عمر حضرت گنج شکر کی چھ برس کی تھی آپ نے دعا فرمائی وہ بینا ہوگیا اور باہر چلا گیا صبح کو مع متعلقان اپنے
حاضر ہو کر مسلمان ہوا نام اُسکا حمید اللہ رکھا گیا تمام عمر آپ کی خدمت مین رہا اور یہین مرا اسی موضع مین دفن ہوا
جب آپ مکتب مین بیٹھے تھوڑے عرصہ مین قرآن حفظ کیا اور تحصیل علوم سے فراغت حاصل کی ایک روز
ملتان مین آپ کتاب نافع پڑھتے تھے کہ حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وارد ہوے اور فرمایا اے لڑکے کیا
پڑھتا ہی آپ نے فرمایا نافع پڑھتا ہون حضرت نے فرمایا نافع ہوگی اس کلام نے ایک اثر پیدا کیا آپ فوراً
مُرید ہوے اور چاہا کہ ساتھ ہی دہلی جائین آپ نے منع فرمایا اور ہدایت کی کہ ابھی چندے علم کی تکمیل کرو اُسکے
بعد میرے پاس آنا کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہوتا ہی بعد اسکے آپ قندھار تشریف لے گئے اور بعد تحصیل علوم
بغداد مین پہونچکر صحبت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت سیف الدین باخرزی و حضرت بہاؤالدین ذکریا و
دیگر شیوخ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی حاصل کی اور فائدے اُٹھائے بعد اسکے دہلی مین پیر کی خدمت مین پہونچے
حضرت نے ایک علحدہ حجرہ آپکی عبادت کے لیے مقرر فرمایا تربیت و تکمیل مین کوشش بلیغ فرمائی اور خرقہ خلافت
عطا فرمایا کرامات آپکے بیشمار ہین ظہور کرامت کے باعث دہلی مین آپکے گرد اجماع خلائق ہوتا تھا اور آپ چشم
خلق سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے آخر دہلی چھوڑ کر ہانسی مین تشریف لائے تھوڑے دنون وہان رونق افروز رہے
پھر موضع اجودھن تشریف لے گئے دور شہر کے کنارہ ڈھیلے کے درخت کے نیچے قیام فرمایا چند روز فرزندان و متعلقان
کو فاقہ رہا پھر فتوح آنے لگا جو کچھ آتا سب نفقہ فقرا کرتے اور آپ اُس ڈھیلے کے پھل سے افطار کرتے ایک وقت
ایک ظالم جوگی کو مع اُسکے چیلے کے آپ کے اشارہ سے زمین نے پکڑ لیا دوسرے جوگی کو جو ہوا پر اڑتا تھا آپکی
نعلین زمین پر اُتار لائی ایک وقت سخت طوفان ہوا کا ہوا صدہا درخت جڑ سے اُکھڑ گئے ایک بڑی شاخ اُس
درخت کی بھی جسکے نیچے آپ نے قیام فرمایا تھا ٹوٹی آپ نے ٹوٹنے کی آواز سُنی اُسکی جانب نظر کی وہ شاخ معلق
ہوا پر قائم ہوگئی اور ابتک ہی گنج شکر کا لقب آپکو اپنے پیر سے بھی ملا اور حضرت حق سے بھی عطا ہوا آپ کو
پیر روشن ضمیر نے طی کا روزہ رکھنے کو فرمایا تھا بعد تین روز کے آپ نے زمین پر ہاتھ ڈالا تو چند سنگریزے آپکے
ہاتھ مین آئے انکو اپنے منھ مین ڈالا وہ شکر ہو گئے اور اکثر ایسا ہی ہوا کیا کہ جس پتھر یا مٹی کو آپنے منھ مین ڈالا
یا پڑ گئی شکر ہو گئی شکر کے بورے نمک کے ہو گئے اور پھر شکر کے یہ نقل مشہور عام ہی ایکمرتبہ آپنے ایک لکڑی سے

مسواک فرمائی بعد فراغت زمین پر ڈال دیا فوراً درخت نوخاستہ پیدا ہوا جب آپ وہان سے آگے چلے یہ درخت بھی
ساتھ ہوا دو مرتبہ آپ نے اُس سے فرمایا یہین رہ مگر اُسنے ساتھ نہ چھوڑا تیسری بار آپ نے غصہ ہو کر اُسکو جڑ سے
اُکھاڑا اور اُلٹا زمین پر دے مارا اور فرمایا اِس جگہ رہ چنانچہ ویسا ہی قائم ہو شاخین اُسکی بجائے جڑ کے زمین مین
ہین زمین نے آپ کے ساتھ گفتگو کی ہی ایک روز حضرت بہاؤالدین زکریا کو غیب سے آواز آئی کہ آج جو کوئی
تیرا منہہ دیکھے آتش غضب اُسپر حرام ہی حضرت زکریا نے چاہا کہ بہت خلائق آپ کے روے مبارک کی
اُس روز زیارت کرین آپ ایک محافہ مین بیٹھکر شہر مین تشریف لائے ہر گلیون مین پھرتے تھے اِس وقت
آپ بھی ملتان مین تشریف رکھتے تھے جب سواری حضرت زکریا کی قریب مسکن حضرت کے پہونچی میان ہورا
خادم دربر بیٹھے تھے آپ نے بیٹھ محافہ کی طرف کر لی اور کہا اگر کفش بردار ی سے فرید کے نہ حرام ہوگی تو
بہاؤالدین کے دیکھنے سے کیا حرام ہوگی حضرت شیخ فرید نے نور باطن سے دریافت کیا اور استفسار فرمایا
اُنھون نے وہی جواب دیا حضرت نے فرمایا کہ جو میرا مرید ہی یا میرے مرید کا مرید ہی اور قیامت تک جو کوئی مرید ہو امیرے
سلسلہ مین اُسپر آتش دوزخ حرام ہی ستر ہزار آپ کے خلیفہ تھے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ نے واقعہ مین دیکھا
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ مین جو اُسوقت دروازۂ بہشتی مشہور ہی تشریف رکھتے ہین اور فرماتے
ہین من دخلہ کان آمنا یہ دروازہ آپ کے روضۂ مبارک کا ہی جانب دکھن پنجم محرم روز وفات کو کھلتا ہی
اور خلایق اُس سے گذرتی ہی وفات آپ کی پنجم محرم کو ہی موضع اجودھن عرف پاک پٹن مین آپکا
مزار زیارت گاہ انام ہی

حضرت بہاؤالدین زکریا علیہ الرحمۃ	۵۵۶ ۵۵۶ ۶۶۷	۱۱۶۹	۶۶۱ ۶۱۶ ۶۷۲	۱۲۶۷

آپ نواح ملتان مین پیدا ہوے صغر سنی مین آپ کے والد نے قضا کی تھوڑے دنون مین تحصیل علوم ظاہری سے فراغت
پاکر پندرہ برس تک شغل درس و تدریس مین مشغول رہے روزانہ تشنہ علم آپ سے بہرہمند ہوتے تھے اِسکے بعد
آپ حج کو تشریف لے گئے واپس آکر بغداد مین تشریف لائے اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے خانقاہ مین
مقیم ہوے اور حضرت سے بیعت حاصل کی تکمیل طریقت ہوئی خلافت بھی آپ ہی سے پائی سر دفتر اولیا ہوے

سلطان غیاث الدین بلبن	۶۶۴	۱۲۶۵	۶۸۵	۱۲۸۶

یہ سلطان طائفہ ترکان قراختا سے تھے ایک سوداگر نے لاکر دہلی مین شمس الدین التمش کے ہاتھ بیچا تھا آثار رشد
دیکھکر سلطان نے اُسکی تربیت و تعلیم اچھی طرح کی اور اپنی بیٹی سے اُسکا عقد کر دیا اُمراؤن مین داخل ہوا رضیہ بیگم

کے عہد مین قوس بیگی اور سلطان معزالدین کے زمانہ مین اختہ بیگی کہلایا علاؤ الدین کے زمانہ مین امیرحاجب
ہوا ناصرالدین کے عہد مین رتبہ عالی پایا بعد وفات ناصرالدین باتفاق رائے ہر خاص وعام تخت نشین ہوا
تھوڑے دنون مین ہر خاص و عام کو احسانات سے تسخیر کرلیا شہرۂ عدالت و کامرانی کا دور دور پہونچا
شاہزادگان روم و ایران و توران اسکے ملک مین آکر پناہ لیتے مہمات سلطنت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام
دیتا فضلا و شعرا و جملہ اہل استعداد حاضر دربار رہتے اسکا ایک بیٹا تھا نام اُسکا محمد سلطان تھا حضرت امیر خسرو
خواجہ حسن دہلوی اِس بادشاہ کے ملازم تھے چند بار حضرت سعدی شیرازی کو ہندوستان آنے کی
تکلیف دی خرچ بھی بھیجا مگر آپ نے عذر ضعف پیری کرکے سفارش حضرت امیر خسرو و خواجہ حسن کی کی
اور اپنے اشعار کی بیاض بھیجدی عیدین مین دربار اِس احتشام سے کرتا کہ صحرائیان کا ہیبت سے زہرہ آب
ہوتا ملازمین کے حسب و نسب کی تفتیش کمال کرتا جبتک اچھی طرح صلاحیت حسب و نسب دریافت نہ کرلیتا
کوئی خدمت نہین دیتا بد و ارزل قوم سے بات تک نہین کرتا مرنا دلی نام ایک رئیس بازاری نے ہرچند
کوشش کی کہ اسقدر زر اُس سے قبول کیا جاوے اور ایک مرتبہ بادشاہ اُس سے ہمکلام ہو مگر قبول نہ ہوا
فرمایا حیف ہی کہ بطمع زر رئیس بازار سے مین بات کرون اطراف دہلی مین خود رو درختونکا جنگل تھا اسمین رہزن
رہا کرتے تھے بعد نماز ظہر کے دروازہ شہر کا بند ہوجاتا تھا کوئی شخص باہر نہین جاسکتا تھا سلطان نے اِن سب
درخت کو کٹوایا میدان صاف کرایا پھر سواد کی طرف فوجکشی کی اور قریب ایک لاکھ میواتیونکے گرفتار
کرکے قتل کرڈالا اور سب مکانات انکے گروا دئے سلطان باوضو رہتا نماز چاشت و اشراق و تہجد کا مقید
تھا بعد نماز جمعہ کے عبادتخانہ مین حضرت شیخ بدرالدین غزنوی و مولانا سراج الدین و دیگر مشایخ وقت کے حاضر ہوتا و
نذر و فتوح بھیج پہونچاتا جب کوئی عالم یا فقیر انتقال فرماتے اُنکے جنازہ پہ حاضر ہوتا نماز پڑھتا متعلقان
متوفی کو عطائے زر و زمین نوازش فرماتا شکار کا بہت شوق تھا روز شکار سارے ملازمان کا طعام و شراب
اپنے متعلق کرتا تیس چالیس کوس تک کی آمد و رفت شکار مین کرتا چنگیز خان کو جب یہ خبر پہونچی کہا کہ وہ مرد
جہاندیدہ ہی خود بھی ورزش سواری کی کرتا ہی اور سپاہ کو سکھاتا ہی بیس سال اِس بادشاہ نے سلطنت کی۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی اویسی علیہ الرحمہ	٦٠٤	١٢٠٧	٦٦٦ ٦٧٢	١٢٦٧ ١٢٧٣

اصل آپکا بلخ ہی اسم مبارک آپکا محمد روم مین نشو و نما پائی خلاصۃ المناقب مین مندرج ہی کہ جب آپ کے
والد بہاؤالدین نے قضا کی علاؤ الدین سلجوقی نے تمامی اکابر کو شریک کرکے آپ کو آپ کے والد کی جگہ
بٹھایا سید برہان الدین سے کہ آپ کے والد کے مرید تھے آپ نے بیعت حاصل کی اور رجب تک وہ

اِس عالم مین رہے آپ خدمت مین بعد وفات حضرت شیخ شمس الدین تبریز کے حضور مین رہے پھر شیخ صلاح الدین کی
خدمت مین رہے بعد آپ کے حضرت حسام الدین مغربی کے ساتھ عمر بسر فرمائی صغر سنی مین حضرت فریدالدین عطار
کے حضور مین حاضر ہوے تھے فقر مین نام آپکا بلند اور مدارج ارجمند تھے چارسو علما آپ کے مدرسہ مین علم ظاہری و باطنی
کا درس لیتے آپ ولی مادرزاد تھے عمر شش سالگی مین تین روز پر افطار فرماتے اِس عمر مین ایک روز آپ سقف خانہ
پر کھیل رہے تھے لڑکون نے کہا کہ آؤ ہمسایہ کی چھت پر کود جائین آپ نے فرمایا یہ کام کتے بلی کرتے ہین ہمکو چاہیے
کہ آسمان کی جانب کودین یہ فرمایا اور آسمان کی طرف بلند ہوے نظر سے غائب ہوگئے سب لڑکے رونے لگے بعد
لحظہ کے آپ تشریف لائے فرمایا جسوقت مین تمسے باتین کرتا تھا مین نے دیکھا کہ ایک جماعت سبز پوش آئی اور
مجھے تمسے اُٹھائے گئی اور گرد آسمان کے پھرایا جب تمنے بہت شور و غوغا کیا پھر یہان لے آئے آپ کے اقوال حقیقت
کے بیان مین بہت ہین قولہ آزاد مرد وہ ہے کہ کسی کے رنج دلانے سے آزردہ نہ ہو قولہ جوانمرد وہ ہے کہ سزاوار آزار کو بھی
رنج نہ دے حسام الدین چلپی نے کہ یاران راسخ سے آپ کے تھے جب الٰہی نامہ حکیم سنائی و منطق الطیر فریدالدین عطار کو
ملاحظہ کیا خدمت مولانا مین عرض کی کہ غزلیات بہت تصنیف ہوئین اگر کوئی کتاب ان کتابون کی طرح تصنیف ہو
تو یادگار نادر ہوگی فی الحال آپ نے دستار مبارک سے ایک کاغذ نکالا اُسپر تیرہ شعر ابتدائے مثنوی کے تحریر تھے
مولانا حسام الدین کو دیا اور فرمایا مین نے اِس سے پہلے بالہام غیب تیرہ سو شعر لکھے ہین پھر آپ تصنیف
مثنوی مین مصروف ہوے کبھی ایسا ہوتا کہ اول شب سے مولانا مثنوی فرماتے اور حضرت حسام الدین لکھتے ایک روز
حسام الدین نے عرض کی جس وقت یہ مثنوی حضور کی پڑھی جاتی ہے اور حضور اُسمین مشغول ہوتے ہین مین دیکھتا
ہون کہ ایک جماعت غیب سے دورباش تلوارین ہاتھ مین لیے حاضر ہوتی ہے اور جو شخص دل سے نہین سنتا ہے اُسکی
شاخہاے دین و بیخ ایمان کو کاٹ دیتی ہے اور کھینچے ہوے طرف دوزخ کے لیجاتی ہے مولانا نے فرمایا ایسا ہی ہے جیسے تمنے
دیکھا اور فرمایا

دشمن این حرف اندم در نظر	شد مُمثّل سرنگون اندر سقر
ای حسام الدین تو دیدے حال او	حق نمودت پاسخ افعال او

پانچوین جمادی الثانی کو آپنے وفات فرمائی

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ				۶۷۰ ۶۷۲ ۶۷۵	۱۲۷۳ ۱۲۷۹

آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے خلفاے اعظم سے ہین حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ کے ساتھ گرم صحبت رہتے
وجد و سماع سے رغبت تمام رکھتے اسم مبارک آپکا محمد بن عطا اور وطن آپ کا بخارا ہے اپنے والد کے ساتھ دہلی

مین تشریف لائے اور قاضی ناگور کے مقرر ہوئے ایک شب آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپکو اپنی جانب بلاتے ہین صبح آپ نے ترک عہدۂ قضا کی حضرت شہاب الدین سہروردی کے مرید ہوئے اور ایک زمانہ ریاضت مین بسر کیا خرقۂ خلافت پایا بعد اسکے مدینۂ طیبہ تشریف لے گئے چند سال یہان رہے پھر حج کیا اور دہلی مین تشریف لائے نقل ہو کہ ایک وقت دہلی مین امساک باران ہوا شمس الدین التمش نے التجاے دعا کی آپ نے فرمایا مشائخین کی دعوت کرو اور مجلس ترتیب دو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب مجلس گرم ہوئی اور صوفیان وجد مین آئے اتنا پانی برسا کہ کبھی ایسی بارش نہ ہوئی تھی تصانیف آپ کی بہت ہین ازانجملہ طوالع الشموس آپ کی مشہور کتاب ہے جسمین شرح اسماء حسنے کی ہو آپ کا وصال دہم ربیع الثانی کو ہوا

حضرت محمد صابر چشتی علیہ الرحمة			۶۸۷	۱۲۸۸

مریدان حضرت فرید شکر گنج سے ہین صاحب الاخبار بحوالہ سیر الاولیا فرماتے ہین کہ جب حضرت فرید الدین نے آپکو اجازت طریقت عطا فرمائی دعا فرمائی کہ زندگی اپنی خوشی سے کاٹے چنانچہ ایسا ہی ہوا خداوند تعالی نے ایسا صبر آپکو عطا فرمایا کہ تمام عمر کسی حال مین رنجیدہ نہ ہوے اور نہ کوئی غم آپ کو ہوا ہمیشہ خوشی سے زندگی بسر کی

معز الدین سلطان کیقباد	۶۸۵	۱۲۸۶	۶۸۷	۱۲۸۸

بعد وفات غیاث الدین بلبن کے اعیان سلطنت نے چاہا کہ کیخسرو کو قید جنازہ سے طلب کر کے تخت پر بٹھائین لیکن بعض امرا اسکے خلاف ہوے اور معز الدین کیقباد کو تخت نشین کیا چونکہ جوانی مین سلطنت ہاتھ آئی عیش مین مشغول ہوا گانے بجانے والے دور دور سے آنے لگے مجلس شراب گرم رہنے لگی آخر کثرت شراب نوشی سے لقوہ و فالج کے عارضہ مین مبتلا ہو گیا اور مرض بڑھ کر لا علاج ہوا اسی زمانہ مین خلجیون نے چڑھائی کی جنگ کے بعد اندر مکان کے آئے اس بادشاہ کو کہ بستر علالت پر پڑا افتادہ و بیمار تھا لاتین مار کر عدم کو پہونچایا اور کپڑے مین لپیٹ کر دریاے جمنا مین ڈال دیا تین سال تک اس بادشاہ نے سلطنت کی

حضرت فخر الدین عراقی علیہ الرحمة			۶۸۷	۱۲۸۸

آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے خواہرزادہ اور خلیفہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا کے مرید ہین اصل آپ کی ہمدان ہی صغر سنی مین حفظ قرآن کیا اور ایسی خوش آوازی سے پڑھتے تھے کہ اہل ہمدان آپ کی آواز کے شیفتہ تھے حج و زیارت مدینہ طیبہ کر کے روم کی طرف گئے خدمت مین شیخ صدر الدین کے پہونچے اور نعمتین انسے حاصل کین کتاب لمعات

یہان آپ نے تصنیف کی اور شیخ کے حضور مین پیش کی آپ نے اُسے بہت پسند فرمایا اشعار آپکے مشہور عام ہین نقل ہے کہ ایک شخص مسمی معین الدین امراے روم سے معتقد آپ کا ہوا آپ کے لیے خانقاہ بنا دی آپ روم سے مصر مین آئے بادشاہ مصر معتقد ہوا اور شیخ اسلام آپکو مقرر کیا دمشق مین آپ نے وفات فرمائی اور قریب مزار حضرت محی الدین عربی دفن ہوے آٹھوین ذیقعدہ روز جمعہ کو وفات فرمائی مزار مبارک دمشق مین ہے۔

حضرت حسن افغان علیہ الرحمۃ			۶۸۹	۱۲۹۰

آپ حضرت بہاؤالدین زکریا کے مرید وخلیفہ ہین زہد وریاضت وذوق وشوق وعشق ومحبت مین یکتا تھے علوم ظاہری سے محض امی علوم باطنی مین گویا تمام لوح محفوظ آپ کے سینہ پر نقش تھا لوگ امتحاناً ایک سطر قرآن سے ایک حدیث سے اور ایک قول مشائخ سے پرچہ کاغذ پر لکھکر آپ کے سامنے رکھتے اور کہتے بتائیے ان سطرون مین کیا نوشتہ ہے آپ انگشت شہادت قرآن پر رکھتے اور فرماتے یہ آیت قرآن ہے بعد اسکے حدیث پر تب قول مشائخ پر اور فرماتے یہ حدیث یہ قول مشائخ ہے جب لوگ یہ پوچھتے کہ آپ نے کیونکر جانا آپ جواب دیتے کہ کوئی وجہ شناخت کی نہین ہے مگر سطر قرآن کو دیکھتا ہون کہ نور اُسکا لامکان تک محیط ہے اور حدیث کا نور ہفتم فلک تک ہے اور قول مشائخ کا نور آسمان تک ہے حضرت بہاؤالدین ذکریا اکثر فرماتے کہ اگر مجھے بروز قیامت پوچھین کہ تو کیا لایا ہے تو مین جواب دون کہ مشغولی وعبادت حسن افغان آیکدن آپ ملتان سے دہلی آتے تھے راہ مین ایک مسجد کی بنا دیجاتی تھی سمت قبلہ مین باہم دانشمندان کے خلاف تھا آپ ایک طرف کھڑے ہوے اور فرمایا کہ قبلہ اس طرف ہے دانشمندون نے اعتراض ناحق کیا آپ نے اپنی اُنگلی سے ایک طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میرا کہنا تم لوگ باور نہین کرتے ہو تو دیکھو قبلہ اس طرف ہے سب نے اُس طرف نظر کی اور بزیارت کعبہ مشرف ہوے مزار آپ کا ملتان مین پائین مزار حضرت بہاؤالدین زکریا کے ہے رحمۃ اللہ علیہم

حضرت قاضی شہاب الدین جگجوت قدس سرہ				

آپ کے کوئی حالات تحریری مجھے پورے طور سے نہین ملے نسب نامون سے خاندان حضرت مخدوم محمد تاج فقیہ کے اس قدر ثابت ہے کہ آپ حضرت مخدوم الملک شرف الدین منیری کے نانا تھے اور آپکی سب صاحبزادیان ولیہ وقت تھین حضرت مخدوم احمد چرم پوش بھی آپ کے نواسہ تھے معتبر طور پر مشہور ہے کہ آپ کے خاندان مین چودہ قطب تھے جسمین وہ خود بھی شامل ہین مناقب الاصفیا مین ضمن ذکر حضرت مخدوم الملک شرف الدین منیری کے حضرت مخدوم شعیب نے اس قدر تحریر فرمایا ہے کہ والدہ حضرت مخدوم الملک کی ایک روز عہد طفولیت مین تنہا مکان مین آپکو چھوڑکر دوسرے مکان مین تشریف لے گئی تھین جب تشریف لائین تو دیکھا کہ ایک بوڑھے

بزرگ کس رانی کررہے ہین اور گہوارہ آپ کا ہلا رہے ہین آپ کو ہیبت ہوئی اور وہ بزرگ غائب ہوگئے اُنھون نے وہ واقعہ اپنے والد سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے ابھی میرے پاس آئے تھے اور تم پر آشفتہ تھے کہ تنہا مکان مین لڑکے کو چھوڑ کر کیون چلی گئین ہر قسم کا خوف ہو آیندہ ایسا مت کرنا فقط بزرگی آپکی اسی حرف سے ذانی ہو کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ پاس تشریف لاتے تھے مزار مبارک آپکا موضع جٹھلی مین متصل شہر عظیم آباد زیارتگاہ و حاجت روائے عالم ہو چونکہ تاریخ وفات نہین ملی اسلیئے اسجگہ درج نہین کیا

حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ	۵۷۰	۱۱۷۴	۶۹۰	۱۲۹۱

آپ صاحبزادہ مخدوم شیخ اسرائیل خلف الصدق حضرت محمد تاج الفقیہ کے ہین بعد فتح منیر کے آپ کے والد کو چھوڑ کر حضرت محمد تاج الفقیہ عرب اپنے وطن تشریف فرما ہوگئے آپ نے مع دیگر برادر و قرابتمندان اپنے ملک مفتوحہ پر قابض ہوکر اپنی عمر خدا طلبی مین تمام کی آپ مُرید حضرت شہاب الدین سہروردی کے تھے بعض لوگ اسکے قایل ہین کہ حضرت عمر تقی الدین مہسوی سے آپکو ارادت تھی آپ سے کوئی سلسلہ منیر مین جاری نہین ہو جس سے صحیح نشان معلوم ہو آپکے منجھلے صاحبزادے حضرت مخدوم جہان شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ ایک آفتاب عالم ہوئے جنکی روشنی قیامت تک عالم مین محیط رہیگی وفات حضرت مخدوم یحییٰ منیری کی منیر مین ہوئی مزار اقدس زیارت گاہ عام ہی گیارھوین شعبان کو آپ نے وفات فرمائی

حضرت خواجہ علاؤالدین صابر کلیری چشتی علیہ الرحمۃ		۶۹۰	۱۲۹۱

آپ خلیفہ حضرت فرید شکر گنج کے ہین ایک بڑے ولی معرفت و پیر طریقت عارف کامل تھے اور مرتبہ بلند رکھتے تھے آپ نے خرقہ بھی حضرت فرید شکر گنج سے پایا اور خواہرزادہ بھی آپکے تھے حضرت فرید اکثر فرماتے تھے کہ میری معرفت کے علوم نے نظام الدین مین اثر کیا اور علوم ظاہری و باطنی نے میرے پیران کبار کے علاؤ الدین مین ایک وقت آپنے فرمایا کہ علم سینہ کا میرے نظام الدین مین اور علم دلکا میرے علاؤ الدین مین اثر ہوا بارہ برس تک آپ کو خدمت تقسیم لنگر و خدمت مطبخ حضرت فرید کی آپ کے تفویض تھی چونکہ پیر نے صریحی اجازت نہین دی تھی کہ تم بھی اس لنگر سے کھانا بارہ برس تک آپ نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا بعد بارہ برس کے شیخ مستفسر اس حال کے ہوئے آپنے عرض کیا کہ اجازت نہ تھی مین کیونکر کھاتا شیخ نے فرمایا کہ علاؤ الدین صابر ہو اسی روز سے صابر ملقب ہوا اور خرقہ خلافت پایا اور دہلی مین معمور ہوے حکم ہوا کہ پہلے اجودھن سے ہانسی جاؤ اور شیخ جمال الدین قطب ہانسوی کی اپنے فرمان قطبیت پر کرا کے دہلی جانا پس آپ اجودھن سے ہانسی روانہ ہوے جب

جب وہان پہونچے تو چنڈول پر سوار تھے اسی سواری پرآپ اندر خانقاہ کے گئے حضرت جمال الدین نے دروازہ تک استقبال کیا مگرآپ چنڈول سے نہ اترے اور اسی سواری پرتالب فرش گئے حضرت جمال الدین کو یہ بات آپ کی ناپسند آئی مگر صورتاً تعظیم کی اور اعزاز و تکریم سے صدر مجلس مین بٹھایا اور ساتھ نماز مغرب کی پڑھی بعد نماز کے آپ نے سند قطبیت کی نکالی اور حقیقت رخصت کی بیان کی چونکہ چراغ نہ تھا تھوڑی دیر ہوئی چراغ آیا اور مثل کو کھولا اتفاق سے ہوا آئی اور چراغ گم ہوگیا حضرت صابر علیہ الرحمہ نے چراغ پر ایک دم مارا چراغ روشن ہوگیا شیخ جمال الدینؒ نے جب یہ حال دیکھا تو مثل کو آپ کے ہاتھ سے لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا دہلی بجاری تاب تمھارے دم آتشین کی نہین رکھتی ہے اگر جاؤ گے تو ایک دم مین جلا دو گے اس حرکت سے آپ کو غصہ آیا فرمایا کہ تم نے میری مثل پھاڑ دی مین نے تمھارا سلسلہ پھاڑ ڈالا کہا اول سے یا آخر سے کہا اول سے اسیوقت وہان سے اجودھن چلے آئے اور حضرت فرید رحمۃ اللہ کے حضور مین حقیقت عرض کی فرمایا کہ جمال کے پھاڑے ہوئے کو فرید نہین سی سکتا اور پوچھا کہ جب جمال نے تمھاری مثل پھاڑ ڈالی تو تمنے کیا کہا عرض کی کہ غایت غضب سے مین نے کہا کہ تمنے میری مثل پھاڑی مین نے تمھارا سلسلہ پھاڑا انھون نے کہا اول سے یا آخر سے مین نے کہا اول سے حضرت فرید نے فرمایا کہ دین کے پہلوانون کا تیر خطا نہین کرتا ہے مگر خیریت ہوئی کہ اول سے تمنے کہا آخر سلامت رہا ایک مرید تمھارا دعا کر بگیا اور انکا سلسلہ جاری ہوگا یہ اشارہ طرف جلال الدین پانی پتی کے تھا آخر تاثیر کلام حضرت صابر بڑے بیٹے حضرت جمال کے کہ ایک بڑے دانشمند آدمی تھے دیوانہ ہوگئے اور چھوٹے بیٹے نے بھی آپ کی تعلیم نہ پائی حضرت فرید نے بحکم الٰہی ملک کلیر آپ کے نام مقرر کیا اور فرمان خلافت اپنے قلم سے لکھکر دیا اور آپ کو کلیر رخصت کیا جب آپ کلیر مین پہونچے تو اسوقت کلیر مین علما و فضلا بکثرت تھے جمعہ کے روز چار سو چنڈول سوار نماز کو آتے وحضرت صابر کو جب آپ نماز جمعہ کو جاتے تو ازدحام خلایق سے مسجد سے باہر جگہ پاتے اور کوئی سکنائے شہر سے پرسان حال آپ کا نہوتا پس آپ تنگ آئے وحقیقت حال پیر کی خدمت مین لکھی اور اجازت طلب کی کہ اس مادہ مین جیسا حکم ہو تعمیل کرین آپ نے جواب تحریر کیا کہ وہ ملک خدا کے حکم سے تمھارے متعلق ہے اختیار وہان کے کام کا تمھارے ہاتھ مین ہے جب یہ اجازت پہونچی جمعہ کے روز پھر حضرت صابر نماز کو آئے اور اپنی جگہ سابق سے بھی دور تر پایا جب نماز تمام ہوئی اور امام نے خطبہ شروع کیا حضرت صابر نے چشم غضب سے طرف مسجد کے دیکھا اور فرمایا لوگون نے نماز پڑھی اور تو نے اب تک سجدہ نکیا تجھے بھی سجدہ کرنا چاہیے بمجرد اس فرمان کے وہ مسجد بیخ و بنیاد سے گری اور کل حاضرین مسجد کے نیچے دبکر ہلاک ہوئے ظہور اس کرامت عظیم سے بعض لوگ معتقد ہوئے اور باقی اجل گرفتہ ویسے ہی اصرار و ہٹ پر رہے کہ وہان وبائے شدید ہوئی اور تمامی سکنائے شہر ہلاک ہوئے اور شہر کلیر بالکل ویران ہوگیا حضرت صابر بفراغ خاطر ریاضت ومجاہدہ مین مشغول ہوئے یہانتک کہ رات دن آپ کو صحبت و خوشی و

طیور سے رہتی تھی اور جاروب کشی آپ کے خانقاہ کی شیر کرتا تھا ہر روز حاضر ہوتا اور دم سے خانقاہ جھاڑتا اور
خادم حاضر باش شب و روز سوائے شمس الدین ترک پانی پتی کے کہ اجودھن سے گئے تھے کوئی بنی آدم سے
تھا جب آپ کو شوق سماع کا ہوتا تو شیخ شمس الدین قوالون کو دور آبادی سے لاتے معارج الولایت مین مندرج
ہو کہ جب آپ کلیر مین تشریف لیگئے تو سب علماے ظاہر نے وبعضے مشایخ نے انکار کیا ایک روز جمعہ کی نماز مین آپ
اپنے یارون کے ساتھ بیشتر سے مسجد مین تشریف لے گئے اور صف اول مین بیٹھے جب جماعت علما و مشایخ
کی مسجد مین آئی اپنی جگہ خالی نہ پائی آپ کے لوگون کو کہا کہ یہان سے اُٹھو اور اپنے شایستہ جگہ پر بیٹھو اُن
لوگ نے یہ جواب دیا کہ یہ جگہ خالی تھی ہم لوگ اگر بیٹھے تم لوگ دوسری جگہ بیٹھو علما نے درشتی سے کہا کہ یہ جگہ ہم لوگ
کے بیٹھنے کی ہو دوسرے کے لائق نہین ہو جب بات زیادہ ہوئی اور غل ہوا حضرت صابر نے سر مراقبہ سے اُٹھایا
اور فرمایا کہ صاحب ولایت یہان کا تم لوگ کے آگے بیٹھنے کا سزاوار ہو اُن لوگ نے کہا تمھاری کیا دلیل ہو آپ
نے اپنے یارون کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر آئے اور کہا دلیل ولایت کی میری یہ ہو کہ تم لوگ ابھی
مر جاؤ گے بلکہ اس شہر کا ساکن کوئی زندہ نہ رہیگا اور ایک مدت مدید تک یہ شہر آباد نہو مجرد اس ارشاد کے مسجد گری اور
چند ہزار آدمی دب کر مر گئے باقی سکناے شہر طاعون سے مرے صاحب معارج الولایت فرماتے ہین کہ ولایت حضرت
علی صابر ولایت موسوی پر اور قلب آپ کا قلب اسرافیل پر واقع ہوا تھا کہ جو بات خیر و شر سے فرماتے وہی ہوتی آپ
کی وفات کے بعد بھی شہر کلیر ویران رہا مجاوران نے (آپ کے روضہ کے) بخوف درندو ور ترا اپنی سکونت اختیار کی تھی
ایک وقت ہندؤن نے اُس جگہ ایک دیول بنانا شروع کیا اور قریب تھا کہ روضہ کو منہدم کرین کہ ایک شیر آیا اور
بہت ہندؤن کو ہلاک کیا اور باقی بھاگے ایک روز ایک جوگی اُس راہ سے جاتا تھا روضہ کے اندر گیا دیکھا کہ کوئی
آدمی نہین ہو بعداوت مذہبی اُس نے چاہا کہ قبر شریف کو کھوڈالے اور مسمار کرے چنانچہ وہ لوہا جو اُسکے پاس تھا اُس
سے اُس نے قبر کھودنی شروع کی چار انیٹین کھودی تھین کہ ایک سوراخ ظاہر ہوا جوگی نے اُسمین سر دیکر دیکھنا چاہا سر اُسکا
اُسی سوراخ مین پھنس گیا اور کسی طرح نہ نکال سکا مر گیا شب کو مجاورین کو اس واقعہ کے خواب آپ نے دکھائے
مجاور آئے اور اُسکو نکال کر دور پھینکدیا اُسی روز شہر کلیر پھر آباد ہوا اول مجاورین نے وہان سکونت اختیار کی اور
شہر پیران کلیر نامزد ہوا وفات آپ کی سیزدہم ربیع الاول کو ہوئی حالت سماع مین آپ نے وفات فرمائی

حضرت جلال الدین میر شاہ میر سرخ بخاری	۵۹۵	۱۱۹۸	۶۹۰	۱۲۹۱

خلفاے اعظم سے حضرت بہاؤالدین زکریا کے ہین سادات صحیح النسب سے تھے صاحب منتظر جلالی ملفوظ سے
حضرت بہاؤالدین زکریا کے ناقل ہین کہ حضرت سید جلال الدین دلی مادرزاد تھے ایک روز زمانہ نابالغی

مین لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے کھیلتے ہوے شہر سے باہر آئے دیکھا کہ ایک جماعت آدمیون کی ایک جنازہ سے لئے آتی ہو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہو اور یہ جماعت کس لیے ہو لوگون نے کہا کہ فلان شخص مرگیا ہو لوگ اُس کی نماز جنازہ کو جمع ہوے ہین آپ نے فرمایا بعد نماز کے کیا کروگے جواب دیا کہ زیر زمین دفن کرین گے یہ سن کے آپ مثل بید کے کانپنے اور نعرہ اللہ اکبر کیا اور جنازہ پر جاکر ایک لات ماری اور فرمایا قم باذن اللہ وہ مردہ اُٹھ کھڑا ہوا اور چالیس برس بعد اسکے زندہ رہا جب یہ خبر حضرت سید موید آپ کے والد کو پہونچی آپ نے فرمایا ایسی کرامت نکیا کرو رخنہ شرع مین پڑتا ہو عرض کی کہ آپ کے حکم سے مجبوری ہو ورنہ یہان کوئی نہ مرتا اور اگر مرتا تو زندہ ہوتا آپ جب بخارا سے نکلے تو پہلے نجف اشرف گئے فیض باطنی روح سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حاصل کیا پھر مدینہ منورہ کی زیارت کرکے شام گئے اور قبر پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک مدت مجاور رہی کی پھر مدینہ آئے سادات مدینے نے آپ کی سیادت سے انکار کیا اور سند صحیح طلب کی مباحثہ طویل ہوکر یہ قرار پایا کہ مرقد منورہ سید کائنات پر چلکر استفسار کرو چنانچہ ساتھ سادات عظام کے مدینہ آپ روضۂ منورہ پر گئے اور کہا السلام علیک یا والدی اندرون روضۂ منورہ سے آواز آئی وعلیک السلام یا ولدی یا قرۃ عینی وسراج کل اُمتی وعن اہل بیتی پھر سب لوگ آپ کی تعظیم کرنے لگے بعد اسکے مکہ آئے اور حج ادا کرکے سیر ملک مین مصروف ہوے اور ہزارہا مخلوق کو ہدایت کی اور شہر جھنگ سیالان پنجاب کہ مشہور شہر ہو آپ کا بنا کیا ہوا ہو ایک مرتبہ آپ حجرہ مین تشریف نہین رکھتے تھے لوگ مسجد مین بیٹھے تھے اور آواز ذکر نفی واثبات کی حجرہ سے آتی تھی شیخ عارف آپ کے خلیفہ سے پوچھا کہ حضرت نہین ہین وہان کون ذکر کرتا ہو اُنھون نے فرمایا کہ پیالہ آبنوشی آپکا ہمیشہ ذکر کرتا رہتا ہو ملفوظ مین حضرت جمال الدین محدث اوچی کی تحریر ہو کہ ایک درویش قوم افغان تغلق نام تھا کہ تصرف ظاہری وباطنی رکھتا تھا ملک مندد سے خطہ اوچ مین آیا اور راہ مین جس درویش کو دیکھا ولایت اُس کی سلب کرلیتا جب اوچ مین وہ پہونچے تو خادم کو اپنے لطلب سید جلال بھیجا خادم آیا مگر اُس پر رعب غالب ہوا کچھ نہ کہسکا واپس جاکر حال کہا وہ خود سوار ہوکر آئے اور چاہا کہ تصرف کرے ممکن نہوا اور کہا کہ یہ سید کامل ہی مگر افسوس کہ متاہل ہو اور اولاد زیادہ پاویگا تمام عالم اُس کی اولاد سے بھر جائیگا اُنمین بہت فاسق وسیہ کار ہونگے اور اگر یہ متاہل نہوتے تو کیا خوب ہوتا آپ نے یہ آواز سنی آپ کو غصہ آیا اور بے اختیار حجرہ سے باہر آئے اور نظر جلالت سے طرف درویش کے دیکھا فوراً آگ اُسمین لگ گئی اور جلکر مرگیا جب دفن کیا تو زمین نے قبول نہ کیا باہر پھینکدیا سات روز تک لوگ دفن کرتے تھے اور نعش اُس کی باہر قبر کے ہوتی تھی آخر شیخ جمال الدین نے شفاعت کی اور آپ نے اجازت دی سب زمین نے قبول کیا وفات آپ کی نوزدہم جمادی الاول ہو عمر آپ کی پچانوے ۹۵ سال ہے

حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ	۵۷۱ ۵۷۱	۱۱۷۴	۶۹۰ ۶۹۱	۱۲۹۱ ۱۲۹۲

آپ شعراے نامدار و فضلاے روزگار سے ہین وطن آپ کا خاص شیراز ہی علوم ظاہر و باطن مین بہرہ تمام رکھتے تھے تصانیف آپ کی مشہور عام ہین آپ نے تیس سال تک تحصیل علوم مین اور تیس برس سیاحت مین اور بقیہ عمر گوشۂ قناعت مین بسر کی بارہا حضرت خضر سے ملاقات ہوئی حج کو اکثر تشریف لے گئے اور کئی بار پیادہ پا گئے نقل ہی کہ ایک مشائخ آپ کے منکر تھے شب کو خواب مین دیکھا کہ دروازے آسمان کے کھلے ہین اور ملائک طبقہاے زرین لیے زمین پر آرہے ہین پوچھا یہ اکرام کس کے لیے ہی فرشتون نے جواب دیا کہ شیخ سعدی شیرازی کے لیے انھون نے آج ایک بیت کہی ہی اور وہ مقبول حق ہوئی آپ نے پوچھا وہ کون بیت ہی ملائک نے کہا بیت

	برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	ہر ورقے دفترے ست معرفت کردگار	

یہ واقعہ دیکھکر فوراً مشائخ کی آنکھین کھل گئین اُسی وقت حضرت سعدی شیرازی کے دروازے پر پہونچے کہ اس خواب کی کیفیت بیان کرین دیکھا تو چراغ روشن تھا اور شیخ آواز بلند زمزمہ کے ساتھ وہی بیت پڑھ رہے ہین ایک روز حضرت امیر خسرو دہلوی نے دیکھا کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کتاب گلستان سعدی علیہ الرحمہ کا مطالعہ فرما رہے ہین عرض کی اگر ارشاد ہو تو اسی طور کی کتاب حضور کے لیے تصنیف کرون اور بہارستان نام رکھون حضرت نے فرمایا مناسب ہی امیر خسرو نے کتاب تصنیف کی اور خدمت شیخ مین حاضر کی حضرت نے فرمایا کہ اس کتاب مین فصاحت و بلاغت تم نے بہت صرف کی اور نام بہارستان رکھا مگر گلستان سعدی وہ گلستان ہی کہ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیر فرماتے ہین حضرت امیر خسرو نے جو یہ سنا شکستہ خاطر ہوے شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر جلوہ افروز ہین اور شیخ سعدی روبرو و سلطان المشائخ جانب راست دست بستہ کھڑے ہین اور حضرت رسالت ایک کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہین جب حضرت امیر خسرو آگے بڑھے تو دیکھا کہ کتاب گلستان سعدی ہی سیاحت کے زمانہ مین آپ سومنات تشریف لے گئے اور کفار مین ملکر کچھ دنون تک تنہا رہے کفار نے ایک بت فیل دندان کا وہان بنایا تھا کہ ہاتھ اُٹھاتا تھا اور دعا کرتا تھا آپ نے موقع پاکر اُس بت کو توڑا اور اُس شخص کو جس کے ہاتھ مین ڈوری اُس بت کی نہفتہ تھی یعنے جس ڈوری کی حرکت دینے سے وہ بت ہاتھ اُٹھاتا تھا قتل کیا بلاد شام و بیت المقدس مین مزار انبیا پر مدتون سقائی کی ایک سید صاحب نے آپ کو بہت کچھ برا بھلا کہا آپنے کچھ جواب نہ دیا شب کو سید صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ بہت خفا ہوے اور فرمایا کہ میری اولاد کو یہ شایان نہین ہے کہ مشائخ اور دوستان خدا کو آزار دین سید صاحب علے الصباح خدمت مین شیخ کے آئے اور معذرت کرکے راضی کیا آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے مرید تھے وفات آپ کی پنجم شعبان روز جمعہ ہی مزار آپ کا شیراز مین ہی

حضرت منتخب الدین زرادی علیہ الرحمۃ			۶۹۵	۱۲۹۵

آپ حضرت فرید شکر گنج کے خلیفہ ہین صاحب معراج الاولیا نے سبب اس لقب کا یہ تحریر فرمایا ہو کہ غایت ریاضت سے آپ بدرجۂ محبوبی پہونچے دو خلعت زرین صبح و شام غیب سے آپ کو آتے آپ اُنکو بجنسہٖ صرف درویشان فرماتے خود استعمال نہ کرتے چونکہ دیوگڑھ مین کفر و بدعت کی تاریکی بہت پھیلی ہوئی تھی حضرت گنج شکر نے آپ کو وہان متعین فرمایا آپ ہر کسی کو ہدایت فرماتے جو انکار کرتا اُسکے لیے دعاے بد کرتے وہ مسخ ہوجاتا چنانچہ اکثر صورتین مسخ شدہ دیوگڑھ مین پائی گئین ساتوین ربیع الاول کو آپنے وفات فرمائی

سلطان جلال الدین خلجی	۲۷ ش	۶۸۷	۱۲۸۸	۶۹۵	۱۲۹۵

بعد وفات معزالدین کیقباد کے تخت نشین ہوا اہل روزگار پر دست جود و کرم کھولا امیر خسرو کا ہزار تنکہ مقرر کیا یہ بادشاہ بہت رحیم مزاج تھا دوستون کے ساتھ لطف دشمنون سے مدارا کرتا لیکن ایک فعل ناشایستہ اُس سے یہ ہوا کہ عہد سلطان بلبن سے ایک درویش پاک ذات سید مولہٰ نام سیر کرتے دہلی مین آگئے تھے اور شہر کے دروازہ پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر عبادت حق مین مشغول رہتے تھے اور اس بادشاہ کے عہد مین اُنکی کرامتین مشہور ہوئین جو محتاج آپ کے پاس آتا بقدر ضرورت روپیہ اشرفی دیتے اور ہر روز خانقاہ مین انواع اقسام کا کھانا پکتا اور بہرۂ عام ہر کو پہونچتا رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچی کہ سو من نمک اور دو سو من مصری اور اسی قدر لہسن و پیاز آپ کے باورچی خانہ مین صرف ہونے لگا خانخانان آپکا معتقد ہوگیا اور بھی بہت امراے بلبنی و معزالدینی آپ کے خانقاہ مین آئے اسکی خبر بادشاہ کو پہونچی اُسکو فکر ہوئی کہ یہ ازدحام کیونکر دفع ہو اسی فکر مین تھا کہ ارکلی خان اسکے منجھلے بیٹے نے اپنے بڑے بھائی سے نزاع لفظی ہونے کا ذکر کیا اب سلطان کو اور تفتیش ہوئی اتفاقاً ایک روز ایک ملعون بجری نامے شاہ مولہٰ کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنی تکلیف کا حال بیان کیا یہ ملعون قلندرون کے لباس مین تھا سید صاحب نے فرمایا روپیہ پیسہ محتاجونکا حق ہو مقلدون کا نہین اسکو بہت رنج ہوا سلطان کے پاس آکر بہت شکایت کی آتش فتنہ خوب بھڑکائی بادشاہ نے جمعہ کے دن صحرا مین مختصر خیمہ نصب کیا علما و فضلا کی انجمن قرار دی سید صاحب کو بھی بلایا جب سب حاضر ہوے علما کی جانب خطاب کیا کہ تم سب میری دادرسی کرو سید صاحب سے پوچھو مین نے اُنکے حق مین کیا بدی کی ہو کہ میری سلطنت کے انتقال کے فکر مین ہین سید صاحب نے جواب دیا حاشا و کلا کچھ بھی میرے دل مین اس بات کا خیال نہین ہو علما نے معذرت کی اور سلطان سے عرض کی کہ یہ شخص بزرگ ہو جو کچھ کسی نے کہا ہو غلط ہو اُسی وقت بجری ملعون نے حاضر آکر سید صاحب

کو مجروح کیا اور ارکلی خان پسر سلطان کے اشارہ سے ہاتھی آپ پر دوڑائے گئے کہتے ہین کہ ایسا گرد و غبار اُٹھا کہ اس واقعہ کے بعد تین روز آسمان نظر نہ آیا کسی نے کھانا پکایا اور یہی سال دہلی مین قحط عظیم ہوا یہانتک کہ آدمی ایک دوسرے کو کھانے لگا ہنود اپنے بیوی بچہ کو جمنا مین ڈالتے تھے نقل ہر کہ علاء الدین جو بادشاہ کا داماد تھا باطن مین باغی تھا لیکن ظاہر مین رسم اطاعت برتھا کڑہ مین رہتا تھا اُسنے اپنے چھوٹے بھائی کو بھیجا کہ ترغیب دیکر سلطان کو کڑہ لیجائے اُسنے آکر بادشاہ کو آمادہ کیا احمد چپ نے بادشاہ کو منع کیا لیکن یہ علاء الدین کے بھائی کی باتون سے مسخر ہوچکا تھا دریا کی راہ سے چلا جب گنگا کے کنارہ پہونچا وقت غروب آفتاب تھا رمضان کا مہینہ تھا بادشاہ بھی روزہ دار تھا تلاوت مین مصروف ہوا رفیقان علاء الدین غنیمت پاکر آگے اور بادشاہ کو مجروح کیا اور قتل کر ڈالا اور اُسکے رفیقون کو بھی مار ڈالا نقل ہر کہ اس روز حضرت نظام الدین اولیا دہلی مین یہ فرمارہے تھے کہ مین دیکھتا ہون کہ سیدمولہ کے ایک ہاتھ مین تلوار برہنہ ہے اور دوسرے مین جلال الدین خلجی کا سر ہے اس بادشاہ نے سات برس اور چند مہینے سلطنت کی

صدی ہشتم

حضرت خواجہ بدرالدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ			۷۱۶	۱۳۱۶

یکے از پیران سلسلۂ علیہ فردوسیہ ہین محققان مشائخ عصر تھے بہت سے محققان طریقت کی صحبت اُٹھائی تھی شیخ الاسلام شیخ سیف الدین باخرزی سے خلافت پائی علم دین مین کامل تھے اور ریاضت و مجاہدہ مین راسخ ہمیشہ فرماتے کہ طلب علم لازم پکڑو اور اُسپر عمل کرو اور عمل کو خالص خدا کے واسطے کرو علم بےعمل اور عمل بےاخلاص کے کچھ فایدہ نہ دیگا خرق عادات و کرامات کو پسند نہ فرماتے خلق کو تحریص طلب استقامت کی فرماتے اور جسنے آپکی صحبت حاصل کی استقامت دین مین پائی اور براہ مشائخ طریقت کی جانب سماع مین حال رفیع رکھتے تھے ایک روز آپ کی مجلس مین چنگ بجاتے تھے ایک بزرگ وہان تھے جنکو چنگ سے پرہیز تھا اُٹھکر ایک گوشہ مین جا بیٹھے جب شیخ کو ذوق پیدا ہوا وہ بزرگ وجد مین آئے اور دستار اپنے سر سے اُتار کر چنگ پر رکھدی روش آپ کی دوسرے مشائخان عہد سے علیحدہ تھی سایر الی اللہ و طایر باللہ تھے قدم جان پر رکھتے تھے اور جانبازی کرتے تھے ایک شیر مرد تھے کہ اپنے تئین عدم مین پایا تھا اور راہ مجذوبان حق کی رکھتے تھے تاریخ پندرھوین ربیع الثانی وفات فرمائی

حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی علیہ الرحمۃ			۷۲۴	۱۳۲۳

آپ حضرت شیخ عماد الدین فردوسی کے صاحبزادہ ہین حضرت خواجہ بدرالدین سمرقندی سے اپکی تعلیم و تربیت کی

مرید کیا اور خلافت عطا فرما کر مختار طریقت کیا آپ مشاہدہ حق مین ایسے مستغرق رہتے کہ جو نیک بد آپکو پہونچتا
سب کو حق سے دیکھتے اور حق کے ساتھ دیکھتے اور حق دیکھتے نقل ہی کہ خواجہ بدر الدین سمرقندی نے ایک شب
خواب دیکھا کہ سید امیر جواد نے ایک لڑکا آپ کی گود مین دیا ہی آپ نے صبح اس خواب کو سید ممدوح سے
بیان کیا سید صاحب نے فرمایا کہ تھوڑے دنون کے بعد تمھارے پاس آئیگا چنانچہ کچھ دنون بعد حضرت شیخ عماد الدین
فردوسی آپکو اور حضرت نظام الدین بڑے صاحبزادے کو ساتھ لیکر آئے حضرت سید نے اپنی صاحبزادی شیخ صاحب
کو دی شیخ نظام الدین برضاے پدر طالب راہ حق ہوئے آپ پر کہ اُسوقت بہت کمسن تھے نظر آپ کے
والد کی پڑی خوب روئے سید صاحب نے سبب گریہ پوچھا آپ نے عرض کی کہ یہ بھی جب جوان ہوگا مجھسے جدا ہو جائیگا
اور اسکی والدہ نے وصیت کی تھی کہ اسکو اپنے پاس سے جدا نکرو سید صاحب نے فرمایا یہ جدا نہوگا اسکا ایک
مربی ہمسے بہتر ہی وہ اسکی تعلیم کریگا یہ فرما کر آدمی خواجہ بدر الدین رحمۃ اللہ کے پاس بھیجا کہ وہ لڑکا جو تمنے خواب مین پایا
تھا پہونچا خواجہ صاحب تشریف لائے اور کمال اعزاز سے حضرت رکن الدین علیہ الرحمۃ کو مکان پر لیگئے اور تربیت
مین مصروف ہوئے حضرت رکن الدین کا ایک مکتوب تربیت مشغولی مین ہی اور یہ ایک تحفہ واسطے اہل توحید کے ہی

سلطان علاؤ الدین سکندر ثانی ۲۸	۶۹۶	۱۲۹۶	۷۱۶	۱۳۱۶

بعد قتل کرنے جلال الدین کے تخت نشین ہوا لیکن ارکلی خان کی شجاعت اور اُسکے فوج کی جماعت کے خوف
سے قدم نہ بڑھایا اسکا منتظر تھا کہ دہلی سے خبر آئے چنانچہ جب یہ خبر پہونچی کہ ملکہ نے ارکلی خان کا انتظار نکرکے چھوٹے
بیٹے کو تخت پر بٹھایا جس سے امراؤن مین اختلاف پیدا ہوا فوراً دریاے گنگ کے پار اُتر دہلی مین آیا اور حکم دیا
کہ جو کوئی نوکری کرے ایک سال کی تنخواہ پیشگی دیجاے اس تدبیر سے لشکر کثیر جمع کیا یہانتک کہ امراے جلالی
بھی اُسکے شریک ہوے صرف احمد چپ اور تھوڑے آدمیون نے ملکہ کا ساتھ دیا قدر خان ملکہ کو اور اپنے متعلقین
کو لیکر ملتان چلا گیا احمد چپ بھی کچھ آدمیون کو ساتھ لیکر ایک طرف بھاگا کل باقی ماندہ امرا شریک سلطان
علاؤ الدین ہوے کنجیان قلعہ وخزانہ کی نذر کین اور لعل محل مین تخت پر بٹھایا اس سلطان نے ایسا کرم سب
پر کیا کہ جلال الدین کا غم دلون سے مٹا دیا اسکے بعد فوج کثیر ارکلی خان وغیرہ کے مقابلہ کو ملتان روانہ کی وہان
خوب لڑائی ہوئی اسکی فوج نے فتح پائی دشمنون کو قید کرکے دہلی لائے ان قیدیون مین سے اکثر کو قتل کیا بعض کو
دور ملکون مین قید کیا خلجی کی نسل کھودی نام باقی نرکھا بعد اسکے دکھن کی جانب رخ کیا یہانسے بھی فوج و مال غنیمت
بیحد ہاتھ آیا منجملہ اُسکے رانی کولا دیتی بھی ہاتھ لگی اور حرم سلطان مین داخل ہوئی قصہ اسکا مشہور ہی دوسرے سال
تخت نشینی کے دو لاکھ مغل نے دہلی پر چڑھائی کی خوب جنگ ہوئی ظفر خان اُسوقت میر جیش سلطانی تھا مغلون کو

شکست ہوئی ہندوستان سے بھاگے مگر ظفر خان سے اتنا ڈر گئے کہ جب کبھی گھوڑا اُنکا بگڑتا یا کوئی بچہ روتا تو
کہتے کہ ظفر خان اسکو نظر آیا ان فتوحات سے اس سلطان کی نخوت بہت بڑھ گئی ملازمین پر سختی کرنے لگا
اور چونکہ کچھ لکھا پڑھا نہ تھا محض جاہل تھا چاہا کہ نبوت کا دعویٰ کرے اور جدید مذہب بنائے و نیز شراب
پیتا اور حسینوں کے ساتھ بیٹھا رہتا حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو جب یہ خبر پہنچی بہت نفرت کی لیکن
خوف سلطان سے لب بند رکھا اس سلطان کو یہ بھی خبط ہوا کہ مثل سکندر کے ہفت اقلیم پر قبضہ کرلے ایکدن
علاؤ الملک کوتوال خلوت مین پہونچا بادشاہ کو سمجھا کر دونون خواہشون سے باز رکھا اب شراب بھی اُسنے
چھوڑ دی بلکہ جو کوئی شراب خوار نظر آتا اُسکو چاہ مین ڈلواتا ارزانی نرخ غلہ مین سعی کامل کرتا جبتک زندہ رہا باوجود
امساک باران کے بھی غلہ گران نہوا یہ بادشاہ بڑا قہار تھا اگر کسی قوم کا ایک شخص کوئی جرم کرتا اس قوم کے
صدہا آدمی کی جان لیتا بیس برس تک حکمرانی کی لیکن کبھی حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کی زیارت کو
نہ آیا اسکے عہد مین جب کبھی حضرت رکن الدین نبیرۂ حضرت بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ دہلی مین تشریف لاتے
تو وقت تشریف آوری دو لاکھ تنگہ وقت مراجعت تین لاکھ تنکہ اراضی نذر کرتا اور آپ فقرا و شرفا کو تقسیم
کردیتے نصف شوال مین وفات پائی قریب مزار حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ دفن ہوا

سلطان شہاب الدین خلجی ۲۹	۷۱۶	۱۳۱۶	۷۱۷	۱۳۱۷

ملک نائب نے شہاب الدین پسر علاؤ الدین کو کہ اس کی عمر سات برس کی تھی بعد وفات علاؤ الدین تخت پر
بٹھایا اور انتظام سلطنت اپنے ہاتھ مین لیا اور یہ راے ٹھہرائی کہ کل امراے علائی قتل کیے جائین سب امرا کو
ایک جگہ جمع کرنا چاہا امراے موجودین نے جب اپنی موت اپنی آغوش مین دیکھی آپس مین مشورہ کیا اور صبح کو
جب ملک نائب برآمد ہوا اُسکو پارہ پارہ کیا اور قطب الدین مبارک شاہ کو کہ ملک نائب نے قید کیا تھا اور
قتل کرنا چاہتا تھا رہا کرکے تخت پر بٹھایا اور شہاب الدین کو قید کیا

سلطان قطب الدین مبارک شاہ ۳۰	۷۱۷	۱۳۱۷	۷۲۱	۱۳۲۱

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو کر ستر ہزار قیدیون کو کہ اسکے باپ کے عہد سے محبوس تھے رہا کیا امرا و اہل استحقاق
کو انکی املاک بدستور قدیم مرحمت فرمائی تھوڑے دنون مین خزانہ وافر جمع کیا ملک کو مخالفین سے پاک کیا
لیکن تھوڑے دنون کے بعد خونریزی کی طرف راغب ہوا اور جب تک حضرت نظام الدین اولیا قدس
سرہ زندہ رہے انسے کشیدہ رہا اسلیے کہ خضر خان آپ کا مرید تھا دربار مین اکثر ننگا کپڑا پہنکر آنا سرود وغیرہ

وجواہرات اکثر باندھتا مسخرونکو حکم دیتا کہ ہزار ستون پر جاکر اُمرا پر پیشاب کرین اور یہ سب تعمیل حکم کرتے محفل مین اُمرائے عظام کی اہانت کرتے خسروخان پر یہ بادشاہ عاشق تھا اور بہت نوازش کرتا تھا اسی نے ایک موقع پاکر بادشاہ کو چہل ستون سے نیچے ڈال دیا اور حرم مین جاکر اُسکی بیوی بچونکو قتل کیا اُس خاندان کی کُل عورت وبچون پر بہت ظلم کیا اور خود تخت نشین ہوا ناصرالدین اپنا خطاب رکھا سلطان قطب الدین کی بیوی کو اپنے عقد مین لایا

صرف چارسال وچہار ماہ قطب الدین مبارک شاہ نے سلطنت کی

سلطان ناصرالدین خسروشاہ ۳۱	۷۲۱	۱۳۲۱	۷۲۱	۱۳۲۱

تخت نشین ہوکر تمام اسباب ریاست اپنی قوم کو بخشا مدارج انکے اعلیٰ کیے یہانتک کہ اُمرائے علائی وقطبی کی کچھ وقعت نہ رہی اس بادشاہ کے عہد مین کفر وشرک وبت پرستی نے بہت ترقی پائی تھی مسجدون مین بُت رکھے گئے تھے سردربار بیدین بکار بکار کہتے تھے کہ تین چار سے برس کے بعد دہلی کا رنگ ہندوانہ ہوا ہے بیچارے ایماندار مسلمان خانہ نشین ہوگئے تھے آخرکار تھوڑے ہی عرصہ مین فضل خدا ہوا غازی حاکم ملتان نے جب یہ حالات سُنے فوراً فوج جرار لیکر دہلی پر چڑھائی کی ناصرالدین کو مع رفقا وفوج کے قتل کیا اور خود تخت نشین ہوا۔

حضرت شرف الدین بوعلی قلندر قدس سرہ	۶۳۰	۱۲۳۹	۷۲۴	۱۳۲۳

اصل آپ کی عراق ہے ظہور کرامت وبرکت آپکی پانی پت مین ہوئی اُسی سبب سے پانی پتی مشہور ہین کرامات آپ کی مشہور عام ہین حضرت شمس الدین تبریز وحضرت مولانا روم کے ہم بزم تھے ابتدا مین آپ مجذوبانہ شہر ودیار مین پھرا کرتے تھے اسکے بعد یہ حالت ہوئی کہ ہمیشہ مستغرق رہا کرتے کسی سے کچھ نہ فرماتے سلطان علاؤالدین بادشاہ دہلی آپ کے مُریدان سے تھے چاہا کہ کسی شخص کو پیر کی خدمت مین بھیجون مگر کوئی شخص بجز امیر خسرو اس قابل نظر نہ آیا حضرت خسرو نے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ سے اجازت چاہی آپ نے بہت تامل کے بعد اجازت دی اور فرمایا کہ جو کچھ اُنسے سُنو جان ودل سے قبول کرنا ہرگز دل سے یا زبان سے معترض نہ ہونا جب حضرت امیر خسرو پانی پت پہونچے خدام نے آپکو خبردی آپ نے فرمایا ہُون حضرت خسرو سامنے گئے آپ نے فرمایا تُمکو ہیری گو (یعنی غزلخوان) کہتے ہین عرض کی ہان لوگ کہتے ہین اور ٹوپی اپنی زمین پر رکھی فرمایا کہ کچھ پڑھو حضرت خسرو نے یہ قطعہ پڑھا **قطعہ**

ای کہ گوئی ہیچ مشکل چون فراق یار نیست	گر امید وصل باشد ہمچنان دشوار نیست
چند گویندم برو زنار بند ای بت پرست	بر تن خسرو کدامی رگ کہ آن زنار نیست

یہ قطعہ سُنکر آپ نے فرمایا خسرو تم خوب کہتے ہو خوش رہو گے اور خوش جاؤ گے پھر فرمایا اس فقیر سے بھی کچھ سن لو اور ارشاد کیا

غزل

دیہیم خسروان بر مانعل استر است	خسرو کسے کہ حلقهٔ تجرید بر سر است
گفتم بعلم و عقل بملک دگر شدم	ملکم ز عقل و دین چو دیدم فزون تر است
سیمرغ دار رودی نهفتم بقاف عشق	کو عارفی کہ منظر او عرش اکبر است
درس شرف نبود ز الواح ابجدی	لوح جمال دوست مرا و را برابر است

حضرت خسرو اس غزل کو سنکر بہت روئے شیخ نے اپنی زبان میں فرمایا کہ یہ رونا کچھ بوجھ یا یعنی تم جو روئے کچھ سمجھے بھی حضرت خسرو نے عرض کی رونا اسی کا ہی کہ کچھ نہ سمجھے اس بات سے آپ بہت خوش ہوئے تین روز تک مکان پر رکھا بہت نعمتیں عطا فرمائیں پھر رخصت کیا حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ و سلطان علاؤ الدین کے واسطے تحفے بھیجے بادشاہ کو دو سطریں تحریر فرمائیں وهو هذا "علاء الدین خلجی خوطه دہلی مقرر داند کہ با بندگان خدا تعالی زندگانی نیکو کند" نقل ہی کہ ایک بار ملک نائب نے آپ کے ایک درویش کو بہت تکلیف دی آپ نے رقعہ بنام بادشاہ یہ تحریر فرمایا "علاؤ الدین خوطه دہلی را اعلام آنکہ خواجہ سرائے پیش بریده و پس دریده تو یکے از درویشان ما بی سبب رنجانید و عرش الرحمن را بلرزه آورد اگر او را بسزا رسانیدی بہتر و الا بجای تو خوطه دیگر بدہلی نشانیده خواہد شد" آپ نے ششم رمضان المبارک کو رحلت فرمائی عمر آپ کی قریب سو برس کے پہونچی تھی مزار مبارک آپ کا خاص پانی پت میں زیارت گاه خلایق ہی

حضرت لال شہباز قلندر حسینی سہروردی رحمہ اللہ	٦٣٦	١٢٣٢	٧٢٤	١٣٢٣

آپ سادات عظام حسینی سے ہیں اسم مبارک آپ کا سید عثمان اور اصل آپکا سندھ ہی مرید حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے ہیں پیر کے حضور سے بسبب جذب حالت خطاب شہباز قلندر پایا لباس ہمیشہ سرخ زیب تن رہتا تھا اسلئے لعل بھی کہلائے کمالات ظاہری و باطنی سے معمور تھے خوارق و کرامات بے اختیار آپ سے صادر ہوتے خلایق کثیر بظہور کرامت آپکی مرید تھی اسوقت تک ظہور کرامت مزار مبارک سے ہی وصال آپکا سندھ میں ہوا مزار مبارک بھی وہیں ہی زیارتگاه خاص و عام ہی

غیاث الدین تغلق شاه عرف غازی الملک	٧٢١	١٣٢١	٧٢٥	١٣٢٤

بعد قتل ناصر الدین خسرو خان کے محاربہ عظیم دفع قضیہ دہلی کے لیے کیا بدخواہان قطبی و علائی کو قتل کیا امرا کو حکم دیا کہ اگرچہ شیرخوارہ بھی خاندان شاہی سے ہو لاوین کہ تخت پر بٹھایا جاے مگر کوئی بچہ اُس خاندان سے نہ ملا

امرا وغیرہ نے عرض کی آپ تخت قبول کرین لیکن یہ عذر کرکے کہین نے صرف حق نمک ادا کیا ہی قبول نہین کیا آخر کار سب نے مجبور کیا اور تخت پر بٹھایا تخت نشین ہوکر ناصر الدین کے عہد مین جو کچھ جسکو ملا تھا چھین لیا یہانتک کہ صوفیان اور مشایخون سے بھی اُس بادشاہ کا عطیہ واپس کرلیا حضرت نظام الدین اولیا سے بھی ایسی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ بیت المال تھا صرف محتاجان ہوا یہ سنکر رنجیدہ ہوا اور عداوت پیدا کی مجلس سمع کی بند کردی نقل ہی کہ جب سلطان نے قصد بنگالہ کا کیا آپ کے پاس رخصت کو ایک آدمی بھیجا آپ نے فرمایا مصرعہ بسلامت روی و باز آئی۔ سلطان نے کہا کہ جب بنگالہ سے بفتح وفیروزی واپس آونگا فقیر سے سمجھونگا چنانچہ جب بنگالہ سے دہلی واپس چلا اسکے بیٹے نے ایک محل قریب تغلق آباد کے بہت جلد اس غرض سے تعمیر کرایا کہ فرودگاہ سلطان ہو خبر جب قریب پہونچنے کی دہلی مین آئی اصحاب حضرت نظام الدین اولیا کو بادشاہ کے قول کا خیال کرکے بہت اضطراب ہوا آپ نے فرمایا۔ "ہنوز دہلی دور است" بادشاہ جب تغلق آباد پہونچا تو اُسی مکان مین فرود ہوا بعد تناول طعام سب اُمرا باہر آئے مگر بادشاہ اندر رہا ناگاہ چھت اُس مکان کی گری اور دب کر مرگیا

حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ	۶۳۴	۱۲۳۶	۷۲۵	۱۳۲۴

آپ خلفاے نامدار سے حضرت فرید شکر گنج کے ہین اصل آپ کا بخارا ہی بسبب حوادث روزگار کے آپ کے دادا و نانا لاہور مین تشریف لائے بعد اسکے قصبہ بدایون مین مقیم ہوے ولادت باسعادت بھی آپ کی اُسی قصبہ مین ہوئی بعض کا قول ہی کہ غزنی مین آپ پیدا ہوے جب عمر شریف پانچ سال کی تھی آپ کے والد ماجد نے کہ نام اُن کا احمد دانیال تھا وفات فرمائی والدہ شریفہ حضرت بی بی زلیخا نے آپ کی پرورش کی بارہ برس کی عمر مین دستار فضیلت علم فقہ و حدیث و منطق و معانی آپ کے سر پر بندھی بیس برس کی عمر مین آپ بذریعہ شیخ نجیب الدین متوکل برادر حضرت فرید شکر گنج کی خدمت مین پیر کے حاضر ہوے نقل ہی کہ آپ ایک شب جامع مسجد دہلی مین تھے جب موذن صبح کی اذان کہنے منارہ پر چڑھا یہ آیت پڑھی الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم بذکر اللہ آپ نے جب یہ آیت سُنی حال متغیر ہوا اور بیزار و راحلہ بغرض حصول خدمت ملازمت حضرت فرید الدین شکر گنج کے روانہ ہوے جسوقت حضرت فرید نے آپکو دیکھا یہ شعر پڑھا شعر

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ	سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

اس شعر نے ایک تیر کا کام کیا آپ پیرون پر گرے اور فوراً مرید ہوے خلعت خلافت و ولایت پاکر دہلی مین تشریف لائے غیاث پور مین استقامت فرمائی ایک وقت قطب الدین مبارک شاہ کو آپ کے گرد ہجوم خلایق ناگوار ہوا حکم بھیجا کہ آپ دوسری جگہ تشریف لیجائین آپنے قصد سفر فرمایا اسباب بندھا

اُسی وقت بادشاہ کے پیٹ مین درد شدت کا ہوا اور کسی دوا سے کم نہ ہوا سب نے جانا کہ یہ درد بسبب گستاخی
ہی اکثر آدمی آپ کی خدمت مین حاضر ہوے ملتفتین کین استدعاے دعاے صحت کی آپ نے فرمایا درد دوا
کا کارخانہ خدا سے ہی مجھے اسمین دخل کیا آخر سب مایوس پھرے بادشاہ کی مان نے بہت عجز وزاری کی آپ نے
فرمایا اس شرط پر دعاے صحت کرونگا کہ وثیقہ سلطنت دہلی خاص مہر اور مہر سے سب اہل منصب کے ساتھ
قارورہ بیمار کے بھیجے چنانچہ یہی کیا گیا آپ نے وہ وثیقہ پھاڑ کر قارورہ مین ڈالدیا اور فرمایا کہ سلطنت دہلی میرے
نزدیک برابر بول بیمار کے ہی دعا کی بادشاہ نے صحت پائی نقل ہی کہ ایک شخص کا ایک رقعہ گم ہوگیا آپکی خدمت
مین وہ آیا استدعاے دعا کی آپ نے فرمایا کہ حلوہ لاکر حضرت فرید کے نیاز دو وہ شخص جب حلوہ لانے گیا حلوہ فروش
نے اُسی کاغذ مین باندھ کر حلوہ دیا ایک دن حضرت فرید نے فرمایا کہ میرے کھانے کو کچھ لاؤ حضرت نے اپنی دستار
رہن کر کے تھوڑی لوبیہ خریدی اور اُسے جوش کر کے نمک دیکر حاضر کیا حضرت فرید نے مع اپنے یارون کے
تناول فرمایا اور بہت محظوظ ہوے ارشاد فرمایا کہ بہت اچھا نمک تم لائے خدا سے مین نے چاہا کہ ہر روز سترمن
نمک تمھارے مطبخ مین خرچ ہو اس بات پر آپ تعظیم کے لیے اُٹھے آپ کا پاجامہ پھٹا تھا حضرت فرید کی نظر پڑی
اپنا پاجامہ عطا فرماکر حکم پہننے کا دیا آپ نے اپنے پاجامہ پر پہننا چاہا جلدی مین ازاربند ہاتھ سے چھوٹ گیا پاجامہ
پیر پر گر گیا آپ نے فرمایا اُٹھاؤ اور ازاربند مضبوط باندھو عرض کی کیونکر باندھون حکم ہوا ایسا کہ تا قیامت نہ کھلے
روز قیامت حور پر کھلے چنانچہ آپ نے مدت العمر نکاح نہ کیا خرچ آپ کے مطبخ کا روزانہ دو سو اشرفی تھا ایک روز
سلطان قطب الدین بادشاہ دہلی نے قاضی محمد غزنوی سے پوچھا کہ اتنا صرف شیخ کا کہان سے ہی قاضی نے جواب
مین عرض کیا اکثر امراے شاہی اور وزیر تا سپاہ ہدیہ وشکرانہ خدمت مین پہونچاتے ہین بادشاہ کو غصہ آیا منادی کی
کہ جو کوئی شیخ کے پاس جائیگا یا کچھ دیگا وظیفہ اسکا بند کیا جائیگا آپ نے جب یہ خبر سُنی خادم سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ
روزانہ ضرورت ہو فلان طاق سے بسم اللہ کہکر لے لیا کرے چنانچہ یہی ہوا کیا بادشاہ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی بہت
نادم ہوا وزیر کو خدمت مین بھیجا کہ آپ ہر ہفتہ مین یا ہر ماہ رویت ہلال کو دربار مین تشریف لاوین آپ نے فرمایا
خلاف سنت میرے پیرون کے ہی اکثر مشایخون نے بھی بخیال اسکے کہ مبادا بادشاہ سے کچھ ضرر پہونچے عرض
کی آپ نے فرمایا اچھا [illegible] دورین آوے سب نے جانا کہ آپ نے قبول فرمایا یہ خبر بادشاہ کو پہونچی
دل مین خوش ہوا جب وہ دن آیا تمام مشایخ جمع ہوے اور عرض کی وہ دن آیا کہ آپ نے دربار مین
جانے کا وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین ہرگز اپنے پیرون کے خلاف نہ کرونگا سب متحیر ہوے کہ خیال
بادشاہ کا ایسا ہی نہ معلوم کیا فساد برپا کرے آپ نے جب سب کو پریشان دیکھا فرمایا کہ سلطان قطب الدین
مجھپر کس طرح ظفر نہ پائیگا اُسی شب کو ایک پہر رات گذری ہوگی کہ خسرو نے قطب الدین بادشاہ وقاضی

محمد غزنوی کو قتل کر ڈالا ایک روز آپ واسطے زیارت قطب صاحب کے تشریف لے گئے تھے وقت مراجعت دیکھا کہ میر حسن علائی سنجری اپنے یارون کے ساتھ ایک حوض پر شراب پی رہے ہین جب نظر انکی آپ پر پڑی شرمندہ ہوے اور یہ شعر پڑھا قطعہ

سالہا باشد کہ باہم صحبتیم	گر ز صحبت با اثر بودی کجا است
زہد ما فسق از دلم بیرون نکرد	فسق ما یان بہتر از زہد شما است

شیخ نے سنکر فرمایا کہ یہ نتیجہ صحبت کا اثر ہی اس بات نے اُنکے دل مین اثر کیا ننگے سر دوڑے آپکے قدمون پر سر رکھا اپنے یارون کے ساتھ توبہ کی اور مرید ہوے نعمت دین و دنیا حاصل کی کتاب فوائد الفواید ملفوظات آپکا اُنھون نے تالیف کیا کہ نہایت مقبول کتاب ہوئی حضرت امیر خسرو اُنسے کہتے تھے کہ اے حسن کاش تمھاری کتاب فوائد الفواد مجھ سے منسوب ہو اور میری سب کتابین تمسے ہون نقل ہی کہ ایک روز آپ کی مجلس سماع گرم تھی ایک صوفی نے کہ شریک مجلس تھا آہ کی اور جلکر خاک ہو گیا جب آپکو ہوش آیا پوچھا کہ یہ خاک کیسی ہی حاضرین نے کیفیت عرض کی آپ نے پانی لیکر اپنے ہاتھ سے اُس خاک پر ڈالا صوفی فی الحال زندہ ہوا آپ نے فرمایا تم خام ہو پختہ نہین ہو میری مجلس مین نہ آؤ غیاث الدین تغلق نے بنگالہ سے دہلی جاتے وقت آپ کو لکھا کہ جس وقت مین دہلی مین رہون آپ غیاث پور سے باہر جائین کیونکہ آپ کے رہنے کے سبب سے لوگ بہت آتے ہین ہمارے آدمیون کو جگہ نہین رہتی ہی آپ نے فرمایا ہنوز دہلی دور است چنانچہ غیاث الدین تغلق آباد مین پہونچکر چھت کے نیچے دب کر مر گیا حضرت کا وصال اٹھارھوین ربیع الاول روز چہارشنبہ کو ہوا مزار پر انوار آپکا دہلی مین ہی

حضرت امیر خسرو چشتی دہلوی رحمہ اللہ	۶۵۱	۱۲۵۳	۷۲۵	۱۳۲۴

والد آپ کے سیف الدین نام امراے قبیلہ ترک لاچین نواح بلخ کے تھے ہندوستان پہونچکر موضع پٹیالہ مین شادی کی آپ یہین پیدا ہوے جب آپ چار سال کے ہوے آپ کے والد ماجد بقصد ملاقات سلطان ناصر الدین دہلی مین تشریف لائے اور یہان وفات فرمائی آپ کے مامون نے تعلیم و تربیت کی سن بلوغ کو پہونچکر حضرت نظام الدین اولیاے قدس سرہ کے ہاتھ پر بیعت کی تمام عمر صحبت مین شاہان دہلی کے گذاری لیکن دل شیخ کے ساتھ تھا ہر شب نماز تہجد مین سات پارہ قرآن پڑھا کرتے سلطان المشایخ نے آپ کو ترک اللہ کا خطاب بخشا تھا علم موسیقی مین کمال رکھتے تھے پیر کے حضور مین ابتداے سماع آپ سے ہوتی اکثر آپ کو مفتاح السماع فرماتے ایک دن پیر کے حضور مین عرض کی کہ مین نہین چاہتا کہ فرشتے روز قیامت بنام

خسرو مجھے یاد کرین کیونکہ یہ نام متکبرین کا ہے آپ نے فرمایا کہ عرصہ حشر مین تم بنام محمد کاسہ لیس پکارے جاؤ گے صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ نور سینہ و آتش دل خسرو اسقدر تھی کہ پیراہن آپ کا قلب کے اوپر ہمیشہ سوختہ رہتا تھا ایک مرتبہ ایک درویش نے سلطان المشائخ کے حضور مین آکر سوال کیا آپ نے فرمایا آج جو کچھ فتوح ہونگے تجھے دونگا اُس روز کچھ نہ آیا دوسرے دن بھی یہی ہوا آپ نے اپنی نعلین اُس درویش کو دی وہ فقیر چلا راہ مین حضرت خسرو ملے بادشاہ کے ساتھ سے واپس آتے تھے آپ نے حال پیر کا دریافت فرمایا فقیر نے خیریت عرض کی آپ نے فرمایا تجھ سے پیر کی خوشبو آتی ہے کوئی نشان تو نہین ہے فقیر نے سارا واقعہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا بیچتے ہو فقیر نے قبول کیا آپ نے نعلین پیر لے کر سر پر رکھا اور فقیر کو تین لاکھ روپے دیے پھر حضور مین شیخ کے حاضر ہوے آپ نے فرمایا بہت ارزان خریدی عرض کی اگر تمام ملک میری طلب کرتا مین دے دیتا اگر درویش اسی قدر پر راضی ہوا آپ سفر مین تھے کہ خبر وصال پیر سُنی دہلی مین تشریف لاکر انھین مزار مبارک ملین چھ مہینے تک حاضر رہ کر سترھوین شوال کو رحلت فرمائی

حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس سرہ			۷۳۳	۱۲۳۲

آپ حضرت شیخ عماد الدین کے صاحبزادہ اور خلیفہ اور برادر علاتی حضرت شاہ رکن الدین فردوسی کے ہین آپکی والدہ ماجدہ سیدہ ولیہ صاحبزادی حضرت سید امیر خرد کی تھین ذکر تزویج آپ کا حضرت رکن الدین کے تذکرہ مین ہو چکا آپ شیخ کامل عالم شریعت و رہرو طریقت تھے حقیقت آپ کا حال تھا جو آپ سے ملا نجات پائی قطعہ

آہن کہ بہ پارسس آشنا شد	فی الحال بصورت طلا شد
خورشید نظر چو کرد بر سنگ	تحقیق کہ لعل بے بہا شد

جتنی شرطین مقتدائے راہ دین کے بزرگون نے قرار دی ہین آپ مین سب موجود تھین گمنامی پسند خاطر مبارک تھی شہرت سے بری تھے اولیائی تحت قبائی آپ کی شان مین مسلم ہے مرشد ایسے تھے کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیری قدس سرہ بہت تھوڑی خدمت مین اپنے مطالب کو پہونچ گئے اجازت نامہ حضرت شرف الدین علیہ الرحمۃ کا بارہ سال پیشتر لکھ رکھا تھا مریدان آپ کے بہت اہل معنی تھے جامع فتاوی تتارخانی بھی آپ کے مریدان سے ہین

سلطان محمد تغلق شاہ دہلی	۷۲۵	۱۳۲۴	۷۵۲	۱۳۵۰

سلطان عادل تھا مستحقین کو بہت کچھ دیتا لاکھ روپیہ اور ایک روپیہ کی وقعت اُسکے سامنے برابر تھی قہار بھی

بڑا تھا اکثر دریاے خون دو چار لاکھ آدمیون کے خون سے بہاتا مشائخین سے بھی بدگمان رہتا چنانچہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کو زیر نگاہ رکھتا اور کپڑے پہنانے کی تکلیف دیا کرتا باوجود کمال دانشمند ہونے کے ایسے بُرے فعل اُس سے سرزد ہوتے کہ کسی دیوانہ سے بھی نہ ہون آپنے عہد مین ایک مرتبہ یہ حکم صادر کیا کہ پارچہ سرخ و سفید کاغذ کے بجاے اشرفی و روپیے کے جاری ہون اس حکم سے اکثر خزانے طلائی و نقرئی سکہ سے خالی ہوے اور کاغذ کے ٹکڑون سے بھرے کبھی بنگالہ کو اور کبھی دکھن کو تاراج کرتا تھا ستائیس برس تک سلطنت کی

حضرت خواجہ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی اویسی علیہ الرحمۃ	۶۵۹	۱۲۶۰	۷۲۶	۱۳۲۵

کنیت آپکی شمس الدین و ابو المکارم اسم مبارک آپ کا احمد در اصل آپ کا ملک سمنان سے ہی پندرہ برس کی عمر سے آپ مصاحب سلطان ارغوخان کے تھے سنہ ۶۸۳ ہجری مین مرید حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن کے ہوے اور حق ریاضت و مجاہدہ بجالاے رسوم صوفیہ کو زندہ کیا بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی نے مثل آپ کے اس راہ مین قدم نہ رکھا تواضع و انصاف آپ کا اس درجہ تھا کہ مولانا نظام الدین ہروی نے آپکی تکفیر کی اور کافر لکھا آپ رقعہ مولانا کا پڑھ کر زار زار روے پھر فرمایا ای نفس ستر برس سے مین تجھے کہ رہا ہون کہ تو کافر ہی لیکن تو باور نہ کرتا تھا اب کچھ شبہہ نہ رہا کیونکہ امام مسلمانان و مفتی شرق و غرب نے تیرے کفر پر حکم دیا اب سر جھکا اور مجھے مت ستا اور یہ رباعی پڑھی رباعی

نفسے ست مرا کہ غیر شیطانے نیست	وز فعل بدش ہیچ پشیمانی نیست
ایمانش ہزار بار تلقین کردم	این کافر را سر مسلمانی نیست

آپ نے شب جمعہ بائیسوین رجب کو رحلت فرمائی عمر شریف آپکی ستر سال کی تھی مزار آپ کا مقبرہ مین عماد الدین عبدالوہاب کے ہی

حضرت احمد بدوی علیہ الرحمہ			۷۴۵	۱۳۲۴

آپکا مولد شہر فارس مغرب مین ہی جب آپ سات برس کے ہوے آپ کے والد نے خواب مین ایک شخص کو کہتے سنا ای علی یہان سے مکہ چلا جا یہ سنہ ۶۰۳ کا واقعہ ہی چونکہ آپ ہمیشہ نقاب مُنھ پر ڈالے رہے اس سے بھائیون نے بدوی کہنا شروع کیا سنہ ۶۳۳ مین آپ نے تین بار خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی ای جوان اُٹھ اور جاے طلوع آفتاب تک جا پھر وہان سے جاے غروب آفتاب مین جا اور طنطا جا کیونکہ وہین تیرا ٹھکانا ہی خواب سے بیدار ہوے آپ نے لوگون سے مشورہ کیا اور عراق روانہ ہوے وہان کے شیوخ سے ملاقات ہوئی سیدی

عبدالقادر اور سیدی احمد بن الرفاعی سے بھی ملے ان صاحبون نے فرمایا کہ اے احمد عراق اور ہند اور یمن اور روم اور مشرق کی کنجیان ہمارے ہاتھون مین ہین انسے جو چاہے سے آپ نے فرمایا کہ مجھے آپ کی کنجیون کی حاجت نہین ہین کنجی کھولنے والے سے لونگا۔ زیارات اولیاے عراق کی زیارات کے بعد طنطا کو روانہ ہوتے راہ مین فاطمہ بنت بری کے پاس گئے یہ بی بی بڑے حال کی تھین اور بہت حسن وجمال والی تھین اور مردون کے احوال کو سلب کرلیتین حضرت احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے انکے حال کو سلب کرلیا اور بی بی فاطمہ نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی کہ اب سے کسی سے چھیڑ نہ کرینگے پھر ہاتف نے خواب مین جانے کو کہا تو روانہ ہوے اور اس شہر کے مشایخ مین سے ایک شیخ کے مکان مین گئے جنکا نام ابن شمیطا تھا اور اسکی چھت پر چلے گئے اور رات دن کھڑے ٹکٹکی لگائے آسمان کی طرف دیکھتے رہے اور آنکھون کی سیاہی لعل ہوکے انگارے جیسے دہکنے لگی اور چالیس روز یونہین کھڑے رہے کھاتے پیتے سوتے بہت کم تھے پھر چھتے سے اُترے آپ کی آنکھین سوج گئین تھین تو سیدی عبدالعال سے جو اُسوقت بچے تھے فرمایا کہ ایک انڈا آنکھون مین لگانے کو لے آؤ اُنھون نے کہا کہ آپ اپنی سبز لکڑی دیجیے تو لا دون آپ نے لکڑی دے دی انڈا لانے ماں کے پاس گئے ماں نے کہا میرے پاس نہین لوٹ کے سیدی احمد سے کہا آپ نے فرمایا کہ اُس مندر سے جاکے لے آؤ سیدی عبدالعال جو مندر مین گئے تو دیکھا مندر انڈون سے بھرا ہے ایک لے کے حاضر کیا اور اُس دن سے احمد بدوی کے ساتھ رہنے لگے آپ ہمیشہ چہرہ پر دو نقاب ڈالے رہتے سیدی عبدالمجید نے آرزو کی کہ روے مبارک کی زیارت کرتے آپنے ایک نقاب اُٹھایا تھا کہ عبدالمجید بیہوش ہوکے مرگئے آپ نے حفظ قرآن شریف کے بعد ایک مدت تک امام شافعی کے مذہب کی کتابون سے شغل رکھا یہانتک کہ جب آپ کے جذب کی حالت ہوگئی تو چھوڑ دیا جب کوئی کپڑا پہنتے تو غسل وغیرہ کے لیے بدن سے نکالتے تھے یہانتک کہ بوسیدہ ہو جاتا تو لوگ بدل دیتے سنہ ۶۷۵ھ مین آپنے وفات پائی

حضرت امام یافعی قطب مکہ چشتی رحمہ اللہ	۷۵۵	۱۳۵۴

آپ حضرت سعد یافعی کے صاحبزادہ ہین اصل آپ کا یمن ہی تمام عمر حرمین شریفین مین رہے مذہب شافعی رکھتے تھے صاحب خوارق و تصانیف و جامع علوم ظاہری و باطنی تھے خرقہ کی نسبت چند واسطہ کے بعد حضرت غوث پاک رض تک پہونچی ہی تاریخ یافعی و روضۃ الریاضین وغیرہ آپ کی تصانیف ہین نقل ہی کہ جب حضرت جلال الدین مخدوم جہانیان مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت مخدوم کو حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے حضور مین حاضر ہونے کے لیے بغرض تعلیم چشتیہ ارشاد فرمایا چنانچہ آپ حاضر ہوکر کامیاب ہوے

١٣٥٤	٧٥٥			حضرت خواجہ محمد بابا سماسی نقشبندی علیہ الرحمۃ

خلیفہ حضرت عزیزان کے ہین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو اپنی فرزندی مین لیا تھا جب آپ کا ہنود کے
قصر کی جانب گذر ہوتا فرماتے کہ اس خاک سے ایک مرد کی بو آتی ہے اور جلد ہو گا کہ قصر ہندوان قصر عارفان ہو
ایک روز امیر کلال کے مکان سے قصر عارفان کو جاتے تھے راہ مین فرمایا کہ وہ بو اب زیادہ ہوئی ضرور وہ مرد
پیدا ہوا اسکے بعد معلوم ہوا کہ تین دن حضرت خواجہ بہاؤ الدین کی ولادت کو ہوے ہین جد امجد حضرت خواجہ کو
آپ کے حضور مین لائے آپ نے فرمایا کہ یہ میرا فرزند ہے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ وہ مرد ہے جسکی بو مین نے سونگھی تھی
یہ مقتدائے روزگار ہو گا اور امیر سید کلال سے فرمایا کہ اسکے لیے شفقت و تربیت مین دریغ نہ کرنا اگر کچھ غفلت کی
مین معاف نہ کرونگا حضرت خواجہ بہاؤ الدین فرماتے ہین جب مین نے چاہا شادی کرون میرے دادا نے حضرت
کی خدمت مین اس غرض سے بھیجا کہ شریک ہونے کے لیے عرض کرون مین حاضر ہوا پہلی کرامت آپکی جو مجھپر ظاہر
ہوئی یہ ہے اس شب مجھمین نیاز و تضرع پیدا ہوا مین نے مسجد مین جا کر دو رکعت نماز ادا کی تضرع و نیاز بہت کیے
اسی درمیان مین میری زبان سے یہ نکلا کہ الٰہی قوت بلا کے بوجھ اٹھانے کی اور تحمل محنت و محبت کا اپنے مجھے
بخش صبح کو جب خدمت مین حاضر ہوا فرمایا ای فرزند دعا مین یہ کہنا تھا کہ الٰہی جو کچھ تیری رضا ہے اس بندۂ ضعیف کو
اسپر رکھ اگر حق تعالیٰ اپنی حکمت سے اپنے دوست پر بلا بھیجتا ہے تو بعنایت اپنے اس دوست کو قوت اس بار کی
عطا کرتا ہے اور اسکی حکمت ظاہر کرتا ہے اپنے اختیار سے طلب بلا دشوار ہے گستاخی نہ کرنی چاہیے اسکے بعد کھانا آیا
جب مین کھا چکا ایک روٹی اور عنایت ہوئی مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ خوب سیر ہو کر کھا لیا اور ایک ساعت
مین اپنے مکان پر پہونچونگا روٹی میرے کس کام آئیگی آخر جب آپ کے ہمرکاب بہ نیاز تمام مکان کو چلا دل مین جو کچھ
فرق آتا تو آپ فرماتے کہ دلکو نگاہ رکھو راہ مین ایک آپ کے دوست کا مکان تھا آپ وہان ٹھہرے اس شخص نے
بڑی خوشی سے آپ کی مدارات کیے آپ نے اس شخص مین اضطراب کا کچھ اثر پایا فرمایا حقیقت حال جو ہو سچ بیان
کرو انھون نے فرمایا دودھ حاضر ہے مگر روٹی نہین ہے آپ نے میری جانب اشارہ کیا کہ روٹی لاؤ تو آخر کام آئی مجھے
اس حال کے دیکھنے سے یقین کامل ساتھ حضرت کے ہوا

١٣٥٥	٧٥٦			حضرت بی بی للدوی کشمیری رحمہا اللہ

عمدہ عارفات کشمیر سے ہین کشف القلوب و کشف القبور مین ایک نشانی تھین آپ کے والدین نے سلطان
رنجو شاہ کے ساتھ کشمیر مین ایمان قبول کیا تھا اور مرید بلبل شاہ کشمیر کے ہوے تھے اور یہ بی بی للدوی نو برس کی

عمر مین اکثر آپ کی خدمت مین جایا کرتین آپ اُنکو اپنی بیٹی کہتے اور بہت شفقت فرماتے اور کہتے کہ یہ عارفات حق سے
ہوگی جب آپ بالغ ہوئین تو والدین نے آپکا نکاح کردیا اور آپ بظاہر گو یہ تعلقات خانہ داری مین رہتی تھین مگر
باطن مین مشغول بحق تھین اور ایک ساعت یاد حق سے غافل نہ رہتی تھین مگر حتی الوسع اخفاے حال مین
کوشش فرماتی تھین جب جذب و استغراق حد کمال کو پہونچا تب تعلقات خانہ داری کو کم دیکھنے لگین متعلقین
خانہ سے بیگانہ رہنے لگین اور شوہر کو بھی رنج ہوا کرتا ایک روز آپ پانی کا گھڑا بھرا ہوا سر پر لیے آتی تھین
کہ شوہر نے غصہ مین ایک لکڑی گھڑے پر ماری کہ گھڑا ٹوٹ گیا اور سب ٹھیکرے اُسکے گر گئے مگر پانی ویسا ہی
سر پر جا رہا آپ گھر آئین اور جس ظرف مین پانی رکھا جاتا تھا اُسکو بھرا اور باقی کو میدان مین ڈال دیا وہان چشمہ
آپ ظاہر ہوا جب یہ کرامت اُنسے ظاہر ہوئی تو خلقت نے گھیرا بالآخر آپ کثرت خلق سے عاجز آگئین آپنے
گھر چھوڑا اور ویرانہ مین جا رہین اور وہان شب و روز ننگی اور گریان رہتین برف و باران مین بے خور و خواب
بسر کرتین اکثر وقت حالت جذب مین اشعار عاشقانہ پڑھتین اور وجد مین آتین تو تین تین رات دن دنیا و مافیہا
اور اپنے سے بیخبر رہتین ایکروز حالت مستی مین بازار مین ننگی پھر رہی تھین کہ ناگاہ حضرت بلبل شاہ کشمیری نظر آئے
آپ نے کہا کہ مرد آتا ہی مجھے ستر چھپانا چاہیے ایک دوکان مین بھاگین تنور اُس دوکان مین شعلہ مار رہا تھا
اُسمین اپنے کو گرا دیا بازار مین غل ہو گیا کہ للہ تنور مین جل گئین لوگ جمع ہوگئے حضرت بلبل شاہ بھی تشریف لائے
اور کہا یہ کیا تماشا مچا رکھا ہی نکلو اپنے کام مین رہو آپ تنور سے بہ ایں صورت کہ ایک لانبا کرتہ گلے مین اور چادر
کندھے پر اور عصابہ زرد سر پر بندھا ہوا نکلین اور عرض کی کہ آپ کو آتے دیکھا کہ مردون کا کپڑا پہنے آتے ہین مین
ننگی تھی ستر چھپانے تنور مین چلی گئی آپ کے انتقال کی کیفیت عجیب ہی تاریخ عظمی مین ایسا ہی لکھا ہی کہ جس جگہ
کہ مسجد جامع کی اب کشمیر مین ہی وہان پر آپ تھین جب وقت وفات نزدیک آیا آپ نے حاضرین کو فرمایا
کہ یہان سے ہٹ جاؤ اور مجھکو تنہا چھوڑ دو جب سب لوگ کنارہ ہوگئے وقت انقطاع کے جسم بھی مثل روح کے
طرف آسمان کے پرواز کر گیا اور معدوم ہو گیا لوگ کہ ہوا پر جاتے کچھ نظر نہ آیا آپ شعر عاشقانہ بہت فرمایا کرتی تھین

ایک شعر آپ کے کلام سے یہ ہی **شعر**

الا الله [illegible]	سجو ترا دم موجود در نم او او عاشق لال لامکان

یعنی جسوقت لا الہ [illegible] وارد ہوا جب الا اللہ سمجھا شک جاتا رہا اور تسلی ہوئی جب سجدہ ادا
کیا ساجد اور مسجود [illegible] ایک جانا موجود کو پایا اب اس حال مین للدی کا مکان لامکان ہوا

۱۳۵۶	۷۵۲ / ۷۵۷			حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی چشتی قدس سرہ

آپ خلفاے عظام سے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کے ہین بعد وصال سلطان الاولیا ولایت دہلی

آپ کے تعلق ہوئی طریقہ آپ کا صبر و شکر فقر و فاقہ رضا و تسلیم تھا نام نامی آپ کے والد ماجد کا یحیی تھا
سادات حسینی سے تھے ولادت آپ کی ملک اودھ مین ہوئی تھی والد ماجد نے آپ کے جب آپ صرف پانچ
سال کے تھے قضا فرمائی والدہ آپ کی کہ رابعہ عصر تھین آپ کی تربیت فرمائی اولاً آپکو مولانا عبد الکریم کے
سپرد کیا بعد وفات انکے مولانا افتخار الدین گیلانی کو تفویض فرمایا آپ نے کسب علم کیا بچپن مین آپ کی پیشانی
سے آثار ترک و تجرید پیدا تھے نماز با جماعت کبھی آپ سے فوت نہ ہوئی سایہ مین ہمیشہ رہتے تھے اکثر اوقات افطار
برگ سنبھالو سے فرماتے چالیس برس کی عمر مین خطہ اودھ سے دہلی مین تشریف لائے سلطان المشائخ سے مرید
ہوے ایک مدت تک خدمت مین رہے خطاب محمود دین گنج اور لقب چراغ دہلی پایا پیر کے ایسے خدمتگزار رہتے تھے کہ
رات دن کمر بستہ رہتے حضرت سلطان الاولیا کا ایک بالاخانہ کیلوگڑھی مین برلب آب تھا ایک روز شیخ
برہان الدین نے کلاہ عطیہ سلطان الاولیا گم کردی اور نہایت مضطر ہوے آپ نے فرمایا غمگین نہ ہو کلاہ بھی ملیگی
اور عطیہ سے بھی سرفرازی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا سلطان الاولیا نے ملبوس خاص عطا فرمایا کلاہ بھی
اپنی بقچہ مین پائی خوارق آپ کے لاتعد و لاتحصی ہین ہجدہم محرم شب جمعہ کو آپنے رحلت فرمائی

حضرت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ				۷۶۵	۱۳۶۳

آپ شیخ شمس الدین ترک کے خلیفہ مین نام آپکا محمد بن محمود ہی پیر نے جلال الدین کا خطاب بخشا ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد مین عہد طفولیت سے جذب محبت و عشق آپکو تھا دعائین سب آپ کی قبول ہوتین جو
زبان سے فرماتے وہی ہوتا آپ کے چالیس خلیفہ کامل ہوے کتاب زاد الابرار جو ایک عمدہ تصنیف اہل حقیقت
کی ہی آپ ہی سے ہی آپ کے مطبخ سے ہزار آدمی روز کھانا پاتے آپ کو شکار کا بھی شوق تھا جب آپ شکار
مین جاتے غیب سے ہزار آدمی کا کھانا آتا صاحب سیر الاقطاب تحریر فرماتے ہین کہ سلسلہ شیخ جلال الدین پانیپتوی
جو دعا سے حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیر کے مسدود ہوگیا تھا آپ کی دعا سے جاری ہوا نقل ہی کہ ایک
جوگی نے آپکو سنگ پارس دیا آپ نے دریا مین پھینک دیا جوگی بہت خفا ہوا اور ناقدری دیکھکر پھر واپس مانگا
آپ نے فرمایا دریا مین جاؤ اور اپنا پتھر شناخت کرلینا دوسرا نہ لینا اُسنے جو غوطہ لگایا سارا دریا سنگ پارس سے
بھرا پایا آپ نے پھر آواز دی کہ خبردار دوسرا پتھر نہ لینا جوگی ایک پتھر اور چھپا لایا آپ نے فرمایا اپنا وعدہ بھول
گیا جوگی شرمندہ ہوا اور ایمان لایا نقل ہی کہ ایک روز ایک شخص نے دعوت کی اور آزمائش کی راہ سے
نا مشروع کھانے پکوائے اکثر مشائخ آپ کے ساتھ شریک دعوت تھے جب سرپوش خوان پر سے اُٹھایا گیا
سب کو کراہیت ہوئی آپ نے مخاطب ہوکر فرمایا جاے کراہت کیا ہی خدا سے چاہو کہ یہ سب حرام

کھانے دسترخوان سے دور ہو جائین بمجرد اس ارشاد کے جتنے جانورون کا گوشت تھا سب زندہ ہو کر فرار ہوے
نقل ہی کہ ایک روز آپ کہین جاتے تھے ایک ضعیفہ کو پانی کا گھڑا لاتے دیکھا اُس سے پوچھا کہ اور کوئی تمھارے
پاس نہین ہی اُسنے کہا نہین آپ نے وہ گھڑا اُس سے لیا پانی بھر کر اپنے دوش پر رکھا اور اُس ضعیفہ کے گھر پہونچا دیا
اور فرمایا تیری عمر تک یہ پانی کم نہ ہوگا نقل ہی کہ جب حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت دہلی مین سخت بیمار
ہوے امید زیست باقی نہ تھی آپ کو الہام ہوا کہ اپنی عمر سے دس برس دو آپ طرفۃ العین مین پانی پت سے
دہلی مین آئے اور مخدوم سے کہا مخدوم نے قبول کیا پھر آپ اُسوقت چشم زدن مین پانی پت واپس آئے مخدوم نے
شفا پائی فیروز شاہ نے یہ کیفیت سُنی اور پانی پت آپکی زیارت کو گیا آخر عمر مین آپ ہر وقت استغراق مین رہتے
جب وقت نماز آتا خادم گوش مبارک مین تین بار حق حق کہتا تھا آپ اُٹھکر اداے فرائض کرتے پھر وہی حالت
ہوتی وفات آپکی تیرھوین ربیع الاول کو ہوئی مزار مبارک آپکا پانی پت مین ہی

حضرت امیر کلال نقشبندی علیہ الرحمۃ			۷۷۲	۱۳۷۰

آپ خلیفہ حضرت بابا سماسی کے ہین علم شریعت وطریقت ومعرفت مین اولیاے وقت سے بیشتر تھے مولد آپکا
سوخار ہی پیشہ کلالی کرتے تھے آپکی والدہ سے منقول ہی کہ جب آپ حمل مین تھے اگر کبھی لقمہ مشتبہ کھایا فوراً
درد شکم مین مبتلا ہوئی جب قی کی تسکین ہوئی چند بار ایسا ہی ہوا تب مین نے سمجھا کہ یہ بسبب اس فرزند کے ہی
جو میرے پیٹ مین ہی اور مین نے احتیاط کی آپ عالم شباب مین کشتی لڑا کرتے ایکدن جماعت مین کشتی لڑ رہے
تھے ایک شخص کو یہ خیال گذرا کہ یہ سیدزادہ ہین اُنکی قدر اعلیٰ کے لائق نہین ہی کیونکہ یہ طریق اہل بدعت ہی
بمجرد اس خطرہ کے اُس حال مین اُسکو غنودگی آگئی دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور وہ آدمی سینہ تک کیچڑ مین پھنسا ہی
کسی طرح باہر نہین آسکتا اُسنے دیکھا کہ امیر کلال آئے اور بازو پکڑ کر نکال لیا جب وہ بیدار ہوا آپنے مخاطب
ہو کر فرمایا اسی کام کے لیے مین کشتی لڑتا ہون وہ شخص قدم پر گرا اور توبہ کی آپ کے چار سو چہار خلیفہ صاحب ارشاد
تھے حضرت بہاؤالدین نقشبندکی آپ نے تعلیم فرمائی نقل ہی کہ ایک روز مجمع عظیم مین آپ نے حضرت بہاؤالدین
کو طلب فرما کر فرمایا کہ اے فرزند بہاؤالدین نقش حضرت بابا سماسی کو تمھارے حق مین پورا بجا لایا جیسا تم مجھے
ارشاد ہوا تھا اور اشارہ آپ نے سینہ کی طرف کیا کہ یہ پستان تمھارے لیے مین نے خشک کیا اور مرغ روحانیت
تمھارا بیضۂ بشریت سے باہر آیا مرغ ہمت تمھارا بلند پرواز ہی اب اجازت ہی کہ جہان کی بو تمھارے دماغ
مین آئی ہو ترک اور تاجیک سے لو اور طلب کار رہین بموجب ہمت اپنی تقصیر مت کرو نقل ہی کہ ایک مرتبہ
آپ نے خواجہ سے فرمایا کہ جب اُستاد شاگرد کو تعلیم کرتا ہی تو اُسکا امتحان لیتا ہی اگر کچھ حاجت ہوتی ہی اصلاح

کرتا ہی یہ فرزند میرا امیر برہان حاضر ہی کسی نے اُسکو کچھ تعلیم نہین کیا میرے سامنے اُسکی تربیت مین مشغول ہوا شرف تعلیم کا ہم دیکھ لین تاکہ مجھے اطمینان ہو حضرت خواجہ بہاؤ الدین سامنے مراقب بیٹھے تھے غایت ادب سے ایسے حکم کی تعمیل مین توقف کیا آپ نے فرمایا توقف کرنا نہین چاہیے حضرت خواجہ نے توجہ باطنی امیر برہان کی جانب کی فوراً آثار تصرف ظاہر و باطن مین امیر برہان کے پیدا ہوا اور ایک حالت طاری ہوئی اثر شغل حقیقی بھی عیان ہوا آپ نے ہشتم جمادی الاول روز پنجشنبہ وقت صبح کو رحلت فرمائی مزار مبارک آپ کا قریہ سوخار مین ہی

حضرت مخدوم احمد چرم پوش سہروردی علیہ الرحمۃ			۷۷۲	۱۳۷۴

نام نامی آپ کے والد ماجد کا مخدوم سید موسی رضوی اور والدہ ماجدہ آپ کی بی بی حبیبہ بنت حضرت مخدوم شہاب الدین جگجوت مین نقل ہی کہ ایک شخص چند مکھیان مار کر حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمۃ کے حضور مین لایا اور کہا اے شیخ یحییٰ دیکھیے یعنی تعریف شیخ کی یہ ہی کہ مردہ کو زندہ کرے اور زندہ کو مردہ ان مکھیو نکو زندہ کیجیے آپ نے فرمایا کہ مین اپنے لیے درماندہ ہون دوسرے کو زندہ کیا کرون وہ شخص وہان سے پاس آپ کے آیا آپ نے فرمایا تحمل کا شرف خدا نے شیخ شرف کو دیا ہی مین مکھیون کی طرف منہ نہین کر سکتا پھر فرمایا اُڑ جا مکھیان سب زندہ ہو کر اُڑ گئین اُس شخص نے کہا یحییٰ تو دیکھا میت بھی دکھائیے فرمایا جاؤ راہ مین دیکھنا یہ شخص واپس آیا راہ مین ایک چارپایہ نے ایسا اُسے مارا کہ مر گیا حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمہ کو خبر ہوئی آپ اُسکی نعش پر تشریف لائے اور حضرت مخدوم احمد چرم پوش بھی آئے دونون بزرگون نے اُسے دفن کیا ہزارہا کرامتین آپ کی زبان زد عام ہین اسوقت تک حاجات اہل دنیا کے بہ برکت مزار مقدس آپ کے بر آتے ہین ہیبت جلالت آپ کے مزار پُر انوار سے صاف ظاہر ہی آپ خالہ زاد بھائی حضرت مخدوم الملک مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کے ہین مشہور ہی کہ حضرت شہاب الدین جگجوت آپکے نانا کے خاندان مین چودہ قطب ایک وقت مین تھے رحمۃ اللہ علیہم

حضرت سلطان العارفین مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری قدس اللہ تعالےٰ سرہ العزیز	۶۲۲	۱۲۶۳	۷۸۱	۱۳۱۰

آپ قریشی ہاشمی اولاد سے زبیر بن عبد الملک بن ہاشم کے ہین آپکے
والد ماجد حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ جب خدمت مین
حضرت تقی الدین کھسوی کے تشریف لے جاتے تو حضرت ممدوح
آپکی تعظیم کے لیے حجرہ سے باہر نکل آتے اور جب رخصت ہوتے
تو دروازہ تک پہونچاتے اور آپکی پشت و پیشانی پر بوسہ دیتے
جب آپکی والدہ ماجدہ آپ سے حاملہ ہوئین اسکے بعد ایکروز معمول
کے موافق حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ حضرت شیخ تقی الدین
کھسوی کے حضور مین تشریف لے گئے آپ نے بطور معمول تعظیم نہ کی حضرت
مخدوم کے دل مین بسبب ترک عادت کچھ خیال آیا حضرت تقی الدین نے
باشراق باطن سے دریافت کیا فرمایا مین جسکی تعظیم کرتا تھا وہ اب
شکم مادر مین ہے آپ کو آپ کی والدہ شریفہ نے کسیوقت بے وضو دودھ

نہین ہلایا ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ کہ صاحبزادی حضرت شہاب الدین
جگجوت کی تھین آپ کو تنہا خالی مکان مین چھوڑ کر ہمسایہ مین تشریف لیگئین
جب واپس آئین تو دیکھا کہ ایک بزرگ پائین مین بیٹھے مگس رانی فرما رہے
ہین اور آہستہ آہستہ گہوارہ ہلا رہے ہین آپ ڈر کر کھڑی ہو گئین
وہ مرد بزرگ نظر سے غائب ہو گئے فوراً اس واقعہ کو اپنے والد کے حضور مین
عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ تردد نہ کرو تمہارا لڑکا ایک شخص بزرگ ہوگا وہ بوڑھے
حضرت خضر علیہ السلام تھے ابھی میرے پاس تشریف لائے تھے تمہاری شکایت
کرتے تھے مجھپر بھی عتاب فرماتے تھے کہ تم بچہ کو خالی مکان مین چھوڑ گئین جو ت
آسیب و گزند ہی آخر وقت آپ کی والدہ آپ کو عہد ریاضت مین گھر مین
نہ پاتین مضطر ہوتین اور روتین بعد ایک ساعت کے پھر آپ ملتے ولادت
آپ کی قصبہ منیر مین جس مکان مین ہوئی وہ راجہ منیر کے وقت کا تھا اور آپکے
دادا کے قبضہ مین بذریعہ فتح آیا تھا برکت آپ کی ولادت کے وہ مکان آج
تک بغیر کسی مرمت کے اپنے حال پر دلیسا ہی قائم ہی اسی مکان مین وہ جو کی
جسپر آپ کی والدہ ماجدہ نماز ادا فرمایا کرتین اب تک موجود ہی یہ چوکی ایک
ٹکڑہ لکڑی کی ہی صرف کھدی ہوئی ہی آپ نے جب ہوش سنبھالا شوق
تحصیل علم پیدا ہوا حسن اتفاق سے حضرت شرف الدین توامہ بخاری کہ
ایک بہت بڑے مشہور عالم تھے دہلی مین آپ کا مدرسہ تھا بادشاہ وقت
نے اس خیال سے کہ ہجوم خلائق بہت ہوتا ہی معتقدین زیادہ ہین مبادا روز بروز
روز افزا قوت زیادہ ہو اور قصد ملک گیری کرین آپ کو موضع سنارگانوں متعلقہ

بنگالہ مین جاگیر دے کر وہین قیام کا حکم دیا اور اس حیلہ سے دہلی سے رخصت کیا تھا آپ کا اسی سفر مین منیر مین
گذر ہوا حضرت مخدوم الملک سے بھی دو چار ہوے حضرت ممدوح کو آپ کی صحبت مین رہنا پسند آیا والدین سے
اجازت لیکر ساتھ ہوے سُنارگانون پہونچے حضرت شرف الدین توامہ عالم علم کیمیا و سیمیا و ہیمیا و دیگر جملہ علوم
متفرقہ کے تھے چاہا کہ علاوہ علم دین کے اور علوم کی بھی تعلیم کرین آپ نے فرمایا علم دین مجھے کافی ہی تحصیل کے
وقت بھی سر رشتہ ریاضت اپنے ہاتھ سے نہ دیا ہمیشہ طے کا روزہ رکھتے اور بہت طرح کی ریاضت کرتے اسی
قصبۂ سُنارگانون مین آپ کو بسبب محنت تحصیل علم و ریاضت کے ایک مرض حایل ہوا جسکا علاج اطباے
وقت نے بجز صحبت عورت اور نہ ٹھہرایا دفع مرض کے لیے آپ نے ایک کنیز خریدی اُنکے بطن سے ایک
صاحبزادہ تولد ہوا دوسرا قول یہ ہی کہ آپ کی حالت ریاضت و مجاہدہ دیکھ کر حضرت شرف الدین توامہ
بخاری نے چاہا کہ اپنی دختر بلند اختر سے آپکا عقد کردین اور آپ کے سر مین نشاء تجرد کمال تھا قبول نہ فرمایا آخر
تصرف سے حضرت توامہ کے یہ مرض آپ کو ہونا چاہا آپ نے قبول فرمایا ایک صاحبزادہ بطن سے دختر
حضرت توامہ کے پیدا ہوا اور نام زکی الدین رکھا گیا بعد فراغت تحصیل آپ مع صاحبزادہ منیر مین تشریف
لائے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی اس لڑکے کو بجاے شرف الدین سمجھو اور جانو کہ شرف الدین جوان مرگیا
مجھے اجازت دو کہ جہان چاہون جاؤن والد آپ کے قبل مراجعت آپ کے رحلت فرما چکے تھے الغرض
آپ کی والدہ نے اجازت دی اور آپ سمت دہلی بغرض تلاش پیر روانہ ہوے ہر اولیاے وقت کے
حضور مین حاضر ہوے پانی پت پہونچکر حضرت شاہ بو علی قلندر کی بھی زیارت کی مناقب الاصفیا مین
حضرت مخدوم شاہ شعیب نے لکھا ہی کہ جس وقت دہلی مین آپ سلطان المشایخ حضرت نظام الدین اولیا
کی خدمت مین پہونچے ایک مسئلہ مین وہان گفتگو بھی آپکو چونکہ بہرۂ علم کمال تھا جواب مناسب دیا سلطان
الاولیا بہت محظوظ ہوے اور پان دیکر رخصت فرمایا پھر وقت رخصت فرمایا "افسوس این شہبازی ست نصیب
دام ما نیست" حضرت مخدوم الملک کی زبان مبارک سے مجالس سلطان الاولیا مین کسیوجہ سے یہ کلمہ نکلا تھا "کہ اگر
ہمچنین شیخی ست من ہم شیخم" جب آپ نے یہان سے مایوس ہوکر دوسری جانب کا قصد کیا ہمراہیون نے عرض کی
کہ حضرت نجیب الدین فردوسی بھی یہان ایک درویش کامل ہین آپ نے فرمایا کہ جب سلطان الاولیا نے ایک پتا دیکر
رخصت کیا پھر کسکے پاس جاؤن بعد قیل و قال بسیار کے آپ راضی ہوے اور آستانہ فیض کاشانہ کی جانب چلے جب
قریب پہونچے ایک ہیبت طاری ہوئی متفکر ہوے کہ سلطان الاولیا کے پاس گئے حضرت بو علی قلندر کی خدمت مین
پہونچے اکثر اولیاؤن کے حضور مین حاضر ہوے مگر کہین یہ حالت طاری نہ ہوئی کیا ہی یہان دل قابو مین نہین حضرت
سلطان الاولیا نے پان جو عنایت فرمایا تھا کچھ تو دہن مبارک مین اور کچھ دستار مبارک مین تھے جب سامنے آئے

حضرت نجیب الدین فردوسی قدس سرہ نے فرمایا منھ میں پان ہاتھ میں پان دستار میں پان پھر کہتے ہو میں ہم شیخ ہیں فوراً آپ نے پان منھ سے پھینکدیا اور دو زانو ہو کر مؤدب و عاجزانہ سامنے بیٹھ گئے ہاتھ دیا اور بیعت کی حضرت شیخ نے اجازت نامہ دیا اور خرقہ پہنایا فرمایا یہ اجازت نامہ تمھارے لیے بارہ سال ہوے کہ بحکم رسالت لکھ رکھا تھا اس وقت لو اور چلے جاؤ عرض کی مین نے کچھ خدمت نہیں کی ہے جس سے برکت صحبت حاصل ہوتی طریقہ شیخ نہ جانا آپ نے فرمایا تعلیم تمھاری بارگاہ رسالت سے ہو گی کسی کی حاجت نہین اگر راہ مین کچھ سنو ہرگز واپس نہ آنا چنانچہ دو منزل آپ آئے تھے کہ خبر وصال پیر سنی چونکہ حکم تھا واپس نہ گئے پورب کی راہ چلے آئے بعض کا قول یہ ہے کہ آپ بعد وفات حضرت نظام الدین اولیا دہلی پہونچے تھے تو اس سے ہو کہ وفات حضرت نظام الدین اولیا ۷۲۵ھ ہجری میں ہوا اور وفات حضرت نجیب الدین فردوسی ۷۳۳ھ ہجری میں ہوئی ہے آٹھ سال کا تفرقہ دونوں بزرگان کے وصال میں ہو ممکن ہے کہ بعد ملازمت سلطان الاولیا کے حضرت مخدوم الملک کو یہ آٹھ سال تلاش پیر میں گذرے ہون چونکہ آپکو پان کھانے کا کمال شوق تھا جیسا کہ خوان پرنعمت مین جو آپ کا ملفوظ ہے چونے کے مسئلہ کا جہان ذکر ہے آپ کے پان کھانے کا بھی تذکرہ ہے ممکن ہے کہ اس وقت بھی آپ پان کھا کر حضور مین حضرت نجیب الدین فردوسی کے حاضر ہوے ہون واللہ اعلم بالصواب الغرض آپ راہ طے کرتے ہوئے قریب موضع بہیا کہ تقریباً وسط مین قصبہ آرہ کہ کہ اس زمانہ مین صدر مقام ضلع شاہ آباد کا ہے اور قصبہ ڈمراؤن کہ دار الریاست راجگان بھوجپور تھا واقع ہے قصبہ منیر سے جو دو کوس پچھم ہے پہونچے ایک طاؤس نے جنگل سے آواز دی آپ اپنے سے بیگانہ ہو کر جنگل مین بے اختیار گھس چلے ہر چند ہمراہیون نے تلاش کی کچھ نشان نہ ملا مایوس ہو کر خرقہ وغیرہ منیر مین لا کر آپکی والدہ ماجدہ کو تفویض کیا اور آپ کی گم گشتگی ظاہر کی آپ کی والدہ کو نہایت رنج ہوا آخر راضی برضا ہو کر صبر کو کام فرمایا ایک وقت سخت بارش ہو رہی تھی اور رات بھی بہت اندھیری تھی بجلی کوندھ رہی تھی بادل گرج رہا تھا آپ کی والدہ ماجدہ کو آپ کی یاد آئی اور داہیات وقت کے لحاظ سے حالت متغیر ہوئی آپ روو کر فریاد کر رہی تھین ناگاہ نظر صحن کی طرف جا پڑی دیکھا کہ آپ صحن مین کھڑے ہین آپ نے آواز دی پانی مین کیون بھیگتے ہو اندر آؤ آپ نے فرمایا آپ آ کر دیکھیے مجھکو پانی اور بجلی سے کوئی گزند نہین ہے آپکی والدہ تشریف لے گئین دیکھا تو نہ آپ کے پائے مبارک مین کیچڑ ہے نہ آپ کا کپڑا بھیگا ہے عرض کی آپ کیون مضطر ہوتی ہین مین اچھی حالت مین ہون مجھے خدا پر چھوڑ دیجیے آپ نے فرمایا رہو جہین ہو اور رخصت کیا بارہ سال تک آپ بہتیا کے جنگل مین رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا مہینہ دو مہینہ بعد ڈھاک کے پتہ سے افطار فرماتے بول و غلیظ آپ سے مفقود ہو گیا تھا اس بارہ سال مین آپکو حاجت طہارت بھی ہوئی کچھ دنون بعد آپ کو لوگون نے راج گیر کے جنگل مین پایا جب آپکی خبر بہار شریف مین پہونچی لوگ دوڑے اور بیعت تجسس سے راجگیر کے جنگل مین زیارت کی معتقدین بڑی زحمت سے اس جنگل مین آتے جاتے تھے آپ نے ایک روز فرمایا تم تکلیف نکیا

کہ وہین ہر جمعہ کو آیا کرونگا اور تم سب سے ملا کرونگا کچھ دنون تک یہی جاری رکھا بعد اسکے لوگون نے باہر شہر کے
ایک کاہی مکان بنایا آپ بعد نماز جمعہ کے کچھ دیر یہان تشریف رکھتے حاضرین مستفید ہوتے بعد چند دن کے خانقاہ
باشندون نے وہان کے تیار کرائی تب بزرگ آپ کو سجادہ پر بٹھایا آپ ہدایت و تربیت خلق مین مشغول ہوے محمد تغلق
بادشاہ دہلی نے جب آپ کی کیفیت سنی پرگنہ راجگیر کی سند آپ کے نام لکھکر بھیجی عامل کے نام یہ حکم بھیجا کہ اگر
خوشی سے قبول نہ کرین جبر سے دو کیفیت اس بادشاہ کی بعاینہ حالات اسکے واضح ہو گی کہ نہایت قہار و جبار
تھا اسکی حقیقت حضور مین عرض کی گئی عامل نے بھی نہایت عجز وزاری کے ساتھ تکلیف قبول کرنے کی دی کہ
بصورت خلاف حکم معزولی اسکی یقینی تھی آپ نے قبول کیا اسکے بعد فیروز شاہ کے عہد مین اس جاگیر کو چھوڑ دیا بعد
قیام بہار کے اکثر آپ راجگیر کے جنگل مین تشریف لیجاتے ایک روز ایک جوگی نے آپ سے پوچھا کہ کامل کسکو کہتے
ہین آپ نے فرمایا اگر جنگل کو کہے سونا ہو جاے آپکا یہ فرمانا تھا کہ وہ جنگل و پہاڑ طلا کا ہو گیا آپ نے جنگل کی جانب
اشارہ کیا اور فرمایا تو اپنی حالت پر رہ مین باتین کرتا ہون راجگیر کے جنگل مین آپ اس صورت سے دیکھے گئے کہ
درخت کی ایک شاخ پکڑے کھڑے تھے اور ایسے محو تھے کہ چیونٹیان حلق و بینی مبارک سے آمد و شد کرتی تھین
ایک روز جب آپ بہار شریف مین تھے راجگیر کا خیال آیا آپ روانہ ہوے چند بزرگ آپ کے پیچھے ہولیے
جب قریب پہونچے دو شیر جنگل سے نکل آئے آپ کے قدمون پر آنکھین ملنے لگے آپ آگے بڑھے ان بزرگان ہمراہی
نے شیر سے خطاب کیا کہ بواسطہ مخدوم ہمکو راہ دو شیر دونون کنارے ہوے یہ لوگ آگے بڑھے حضور کے قریب
پہونچے آپ نے پوچھا تم شیرون سے کیونکر بچے عرض کی آپ کا واسطہ دیا شیرون نے ہمکو راہ دی آپ نے فرمایا یہ نہین
ہو سکتا بلکہ تمہارے الٰہی سے ڈر کر علیحدہ ہو گئے پھر آپ نے اُنسے فرمایا تم سب اس پتھر پر بیٹھو مین ایک دوست کی
ملاقات کو جاتا ہون یہ فرماکر آپ نے ہوا پر پرواز کی اور نظر سے غائب ہوے جب دو ثلث رات گذری واپس
تشریف لائے سنت فجر کی ادا کی چند مردان غیب ابدال سے جماعت کے لیے پہونچے آپ نے امامت کی وہ لوگ
پھر ہوا پر غائب ہو گئے ہند مین توحید آپکی ذات سے آئی مکتوبات آپ کے مشہور ہین اور بھی تصنیفات تصوف مین
آپ کے بہت ہین قولہ عارفون کا بت کرامت ہے اگر کرامت پسند کرین تو محجوب رہین اور معزول ہون قولہ بہت
لوگ اس گروہ کے حج جانے پر غلو نہین کرتے کہتے ہین کہ پہلے معرفت صاحب خانہ سے چاہیے ایک روز آپ کی
مجلس مین مشایخین وقت بہت حاضر تھے ہر ایک اپنی اپنی آرزو بیان فرمارہا تھا آپ نے فرمایا میری
تمنا یہ ہے کہ نام میرا نہ اِس جہان مین رہے نہ اُس جہان مین ایک دن آپ کے حضور مین ایک شخص نے عرض کی
کہ درویش ہر چند بزرگ ہو علما کی حاجت اُسکو باقی ہے آپ نے فرمایا جو درویش علما کا محتاج ہو وہ درویش
نہین علما جو کچھ کتاب مین دیکھتے ہین کہتے ہین درویش اگر کتاب نہ پائے لوح محفوظ سے کہے اگر وہان نہ پائے

حضرت عزت سے کہے برہان الاصفیا مین تحریر ہو کہ جب مکتوبات آپ کے حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے پاس
پہونچے آپ نے پڑھنا شروع کیا ایک دن حالت استغراق مین فرمایا کہ سبحان اللہ شیخ شرف الدین منیری نے
میرے کفر صد سالہ کو ہتھیلی پر رکھکر دکھا دیا قطبیت اور غوثیت سے آپ کنارہ فرماتے تھے۔ تفرید مین آپ ایسے
یگانہ تھے کہ کوئی آپ تک نہ پہونچا وفات آپ کی ششم شوال کو ہوئی مزار مبارک آپ کا قصبہ بہار شریف
مین زیارت گاہ خلایق ہی

حضرت مولانا امام مظفر بلخی فردوسی رحمۃ اللہ علیہ				۷۸۸	۱۳۸۶

آپ کے والد ماجد کہ جنکا نام نامی شمس الدین تھا دہلی مین کسی عہدہ پر معمور تھے ایک روز مجلس مین کسی شخص نے بطریق
اشارہ کسی چیز کی جانب کیا اور آپ کی نظر اسپر پڑی آپ کے دل مین گذرا کہ یہ علامت نفاق کی ہی ترک تعلق کرکے
بہار کی طرف چلے جب قریب پہونچے حضرت مخدوم احمد چرم پوش علیہ الرحمۃ کو خبر ہوئی فرمایا کہ ایک دوست آتا ہی
آپ نے یارون کے ساتھ پیشوائی کی جب ملاقات ہوئی شیخ شمس الدین نے بیعت کی اور خانقاہ مین رہے یہان سے
اپنی بیوی کو لکھا کہ مین نے دنیا ترک کی تم اگر میری موافقت کرو مال اسباب لڑکونکو دیکر چلی آؤ بیوی نے شیخ
مظفر و شیخ معزالدین دونون صاحبزادون سے فرمایا تم سب املاک لو مین تمھارے باپ کی موافقت کرونگی
دونون نے عرض کی ہم پہلے موافقت کرنے کو موجود ہین گھر اور اسباب خدا کی راہ مین دیکر بہار کی راہ لی حضرت
مظفر کو ابتدائے حال مین مشغلہ علم شریعت بدرجہ کمال تھا جس درویش کے پاس جاتے مشکلات علم سے سوال
کرتے جب جواب شافی نہ پاتے اعتقاد درست نہ کرتے والد آپ کے چونکہ خلیفہ حضرت مخدوم احمد چرم پوش کے تھے اپنی
طرف کھینچتے تھے آپ فرماتے کہ شیخ احمد چرم پوش مرد بزرگ ہین خرق عادات بھی بہت ہین مگر اعتقاد
اُس شخص پر ہی کہ جو علم راسخ رکھتا ہو ان دنون حضرت مخدوم الملک شرف الدین منیری کے علوم اربعہ شریعت
و طریقت و حقیقت و معرفت کا تمام عالم مین شہرہ تھا توجہ آپ کی حضرت مخدوم الملک کی طرف تھی مگر بخیال
عدم رضائے والد ماجد تامل فرماتے آپ کے والد نے جب ارادہ آپ کا دریافت کیا فرمایا جہان تمھارا عقیدہ
ہو جاؤ آپ خدمت مین مخدوم جہان کے آئے اور جو کچھ مشکلات علم سے دریافت کرنا تھا پوچھا آپ نے جواب شافی
دیا اکثر آپ توفیر علم سے لانسلم فرماتے حضرت مخدوم نے اپنے اخلاق کے سبب کوئی بات سخت نہین کہی بلکہ
واضع بیان سے حل مشکلات فرمائے آخر مجلس مین آپ اپنی دلاوری بحث پر شرمندہ ہوے اور اخلاق مین
حضرت مخدوم کے محو ہوگئے بعد اسکے ربط پیدا کیا اور محبت پیر کی کہ فیض ربانی ہی جوش زن ہوئی التماس
بیعت کی حضرت مخدوم نے مشرف فرمایا بعد ازان مشاغل طریقت کی درخواست کی ارشاد ہوا کہ مشغولی رہ

طریقت بے علم نہین ہوتی تمنے جو علم پڑھا ہی بہ نیت جاہ و منزلت تھا اس سے کوئی نفع حاصل نہ ہوگا بخلوص نیت
اللہ کے واسطے پھر ابتدا سے پڑھو اور تحقیق کرو تو مثمر کمال ہو اور سبب ترقی سالک کا ہو آپ نے عالی ہمتی سے بدل
قبول کیا اور اسیوقت رخصت ہوکر پیادہ پا روانہ ہوے ایک کوس گئے تھے کہ پیرون مین چھالے پڑ گئے چلنے کی
طاقت نہ رہی درخت کا تکیہ لگا کر بیٹھے تھے کہ ایک شہزادہ مرید حضرت مخدوم جہان کا گذر ہوا اُسنے آپ کو پہچانا حال
پوچھا ایک گھوڑا سواری کو دیا اور نہایت اکرام سے اپنے ساتھ دہلی لے گیا آپ یہان پہونچکر تحصیل علم مین مشغول
ہوے شروع سے آغاز کیا بارہ سال تک تحقیق علم الدین مین رہے ان دنون بادشاہ دہلی نے ایک محل بنایا تھا
اسکے درس کے لیے آپ کو اختیار کیا آپ قبول نہ فرماتے مگر بخیال اطاعت قبول فرمایا ایک دن اس مدرسہ
مین درس دے رہے تھے ناگاہ چند مطرب آئے اور کچھ گانا شروع کیا آپ کو ایک حالت پیدا ہوئی لوٹنے سے
اپنے کو نیچے گرایا مگر خدا نے بالکل محفوظ رکھا کچھ صدمہ نہین پہونچا اسی حالت مین آپ نے گھر لٹا دیا اور طرف بہار کے
روانہ ہوکر حضور مین حاضر ہوے حضرت نے خانقاہ کی خدمت دی آپ بہت خوش ہوے جو فقیر جس کام کو کہتا
آپ اُسکی اطاعت کرتے کچھ خیال عزت کا نہ کرتے کپڑے آپ کے جو پھٹتے اُسے پیوند کرتے ایک دن حضرت
مخدوم نے دیکھا کہ کپڑے آپ کے بالکل چور ہین اور صورت مین بھی نہایت خواری ہی مگر پھر بھی بہت خوش
ہین فرمایا مولانا مظفر کو کپڑے لطیف و بیش قیمت دو اور مقام پاکیزہ انکی مشغولی کے لیے مقرر کرو بستر
خواب بھی نہایت نرم ہو طعام لذیذ و مختلف الاقسام دیے جائین لیکن آپ محبت و طلب خدا مین ایسے مستغرق تھے
کہ یہ سارا سامان آپ کی آنکھون مین خار تھا آپ جو کھٹ پر مشغول تھے دیکھا کہ بدن پر گوشت باقی نہین رہا ہی
چمڑا ہڈیون سے لگ رہا ہی پسلیان نکل آئی ہین حضرت مخدوم جہان قاضی زاہد کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا
زاہد دیکھتے ہو کیسے سیدھے ہوے ہین نہ تسلیم کرتے آئے تھے پھر آپ نے ہر انواع اکرام عطا فرمایا ایک دن آپنے
حضور مین عرض کی کہ مشغلہ مین بیٹھتا ہون اور میرے دل مین ذکر منکوحہ کا ہوتا ہی ایسے مشغلہ سے کیا فائدہ ہوگا
آپ نے بظاہر کچھ نہ فرمایا حضرت مظفر دیر تک بیٹھے رہے بعد اسکے تو د آپ نے فرمایا کہ مین نے فلان یعنی
اپنی منکوحہ کو طلاق دی حضرت مخدوم جہان نے جو یہ بات آپ سے سُنی فرمایا کہ تمکو حاجت خلوت نہین
کام تمام ہو چکا جہان چاہو رہو آپ غلبۂ حال سے مقام تمکین پر پہونچے ہر چند اس مقام مین تھے لیکن
شورش و غلبۂ حال حد سے زائد تھا مثل حلاج و عین القضاۃ علیہما الرحمۃ کے رہتے تھے مال دنیاوی
اپنے پاس رکھنا ہرگز روا نہ رکھتے جب گھر مین کچھ مال ایسا دیکھتے خلق کو کہتے لوٹ لو ایک دن مجلس مین
پیر کے بیٹھے تھے شیخ منہاج الدین حاجی بھی حاضر تھے گفتگو فرضیت حج مین آئی شیخ منہاج الدین نے
اعتراض کی نیت سے مخدوم جہان کی جانب کہا کہ حج سب مسلمانون پر فرض ہی اور نوعًا مفاخرت

نقل حج سے ظاہر کی آپ کو حاجی صاحب کی باتون سے حرارت آئی تحمل نہ کر سکے اپنی آستین حاجی شیخ منہاج الدین کو دکھائی اور فرمایا کتنا ذکر حج کروگے آستین مین بندگان شریف الدین کے دیکھو حاجی صاحب نے جو آپ کی آستین دیکھی تو کعبہ کو آپ کی آستین مین پایا بہت ششدر ہوئے حضرت مخدوم کو یہ بات ناپسند آئی فرمایا جس قدر تم کرامت مین مشغول ہوئے کرامت دہندہ سے کنارہ کیا آپ نے عدن مین وفات فرمائی وقت وفات آثار رحمت وانواع نعمت اپنی شیخ الاسلام شیخ حسین اپنے برادرزادہ کو عطا فرمائی رخصت فرما کر بہار جانے کی اجازت دی حضرت حسین نے عرض کی بہار مین بہت بزرگ ہین میری کیا قدرت کہ وہان سر اٹھاؤن آپ نے فرمایا والد جب تم سربلند ہوگے کوئی سر نہ اٹھائیگا رحمۃ اللہ تعالےٰ

حضرت بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمۃ	۷۲۸	۱۳۲۷	۷۹۰ ۷۹۱	۱۳۸۸

اسم مبارک آپ کا محمد بن محمد بخاری ہے تعلیم آپ کی آداب طریقت مین بظاہر میر سید کلال سے ہوئی مگر آپ حقیقت مین اویسی ہین اور تربیت آپ کی روحانیت سے خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے ہوئی نقل ہے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کے طریقہ مین خلوت وسمع رہتی ہے آپ نے فرمایا نہین پھر پوچھا کہ بناے طریقت آپ کی کیا ہے فرمایا خلوت در انجمن کہ ظاہر خلق کے ساتھ اور باطن خدا کے ساتھ آپ خادم وکنیز نہین رکھتے تھے لوگون نے سبب پوچھا فرمایا بندگی خواجگی کے ساتھ درست نہین ہوتی آپ کا قول ہے کہ تعلق ماسوے اللہ اس راہ کے رہرو کا حجاب ہے

شعر

تعلق حجاب است و بیحاصلی	چو پیوندہا بگسلی واصلی

قولہ توحید کے راز کو پا سکتا ہے لیکن معرفت تک رسائی مشکل ہے حضرت مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ سے کسی نے پوچھا کہ نسبت سلوک وطریقت خواجہ بہاؤ الدین کی جو متاخرین مین سے ہین کس کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے فرمایا اگلی بات متقدمین سے کہو جیسا ظہور آثار ولایت خواجہ بہاؤ الدین پر بمناسب اللہ ہوا کسی مشائخ پر دوسو برس پیشتر نہین ہوا تیسوین ربیع الاول کو آپ کی وفات ہے مزار مبارک بخارا مین ہے۔

حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان جہان گشت سہروردی علیہ الرحمۃ	۷۰۷	۱۳۰۷	۷۸۵ ۷۹۱	۱۳۸۹

آپ نے حضرت شیخ رکن الدین سہروردی سے کسب کمال کیا اور اُسکے بعد باشارہ حضرت امام یافعی قطب مکہ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ سے تکمیل حاصل کی چونکہ آپ نے سیر ہفت اقلیم کی فرمائی تھی اسلیے جہانیان جہان گشت کہلاتے ہین نام آپ کا جلال الدین ہی سکونت آپ کی مقام اوچہ علاقہ ملتان مین ہی مزار مبارک بھی یہین ہی حج بہت کیے سات حج اکبر پائے ہین قدم رسول کہ دہلی مین شاہزادہ فتح خان کی قبر پر ہی آپ خلیفۂ مکہ سے لیکر اپنے سر پر لائے تھے تین منزل بادشاہ نے استقبال کیا تھا اور اپنے سر پر رکھکر لایا تھا فیروزشاہ بادشاہ دہلی آپ کا مرید تھا شیخ صدر الدین کہ مشہور راجو قتال ہین آپ کے بھائی ہین انھون نے ۸۰۶ھ مین رحلت فرمائی آپ نے ۷۹۱ھ وبقول بعضے ۷۸۵ھ مین وفات کی روز چہارشنبہ و عید قربان تھی

حضرت شمس الدین حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ			۷۹۱	۱۳۸۸

اصل آپ کا شیراز ہی دیوان آپ کا جملہ صوفیان کے نزدیک بہترین تصنیف ہی اسرار ہائے نہفتہ کو اپنے اشعار مین جیسا آپ نے ادا کیا ہی کسی نے نہین کیا لسان الغیب آپ کا خطاب ہی فضائل آپ کے دیوان سے مشہور عام ہین صاحب نفحات الانس فرماتے ہین کہ آپ کو بیعت تھی یا نہین اور تھی تو کس طریقہ مین کچھ پتا نہین ملتا ہی بعض کا قول ہی کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کے مرید تھے

سلطان فیروز شاہ دہلی	۷۵۲	۱۳۵۱	۷۹۳	۱۳۹۱

بعد سلطان تغلق شاہ کے امرا نے اس بادشاہ کو تخت نشین کرنا چاہا کیونکہ سلطان مرحوم کے کوئی اولاد نہ تھی اور دہلی مین غدر مچا ہوا تھا مغلون اور رہزنون نے لوٹ مار کر رکھی تھی فیروز شاہ نے انکار کیا جب تباہی بہت ہوئی رعایا نے الحاح بہت کی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی اور مخدوم زادہ عباس و دیگر علماے وقت نے بہت اصرار کیا تو مجبوراً تخت قبول کیا بعد تخت نشینی صد ہا زن و مرد کو بعوض مبلغ خطیر مغلون کے قید سے چھڑایا پھر اُنسے جنگ کی مغلون نے مغلوب ہو کر وہ زر جو اہر کہ قبل جلوس اس بادشاہ کے خزانۂ شاہی سے لوٹا تھا واپس دیا اور توران کو چلے گئے رہزنون کو بھی سزا واقعی دی پورا پورا امن ہو گیا بادشاہ عادل تھا سفر مین جس جگہ مقام کرتا اہل دیار کو زر و انعام بخشتا اور سرفراز کرتا و ارشاد ان

محمد تغلق پر بہت رعایت کرتا شہر و قریہ جو ظلم سے سلطان سابق کے ویران ہوئے تھے تھوڑی مدت مین آباد ہوئے
حسن سعی سے اس بادشاہ کے زراعت علاقہ دہلی آئی سنہ [illegible] ھ مین پچاس ہزار بیلدار مقرر کرکے دریائے ستلج سے
منصور پور مین نہر پہونچائی اس نہر کے کھودنے مین ایک جگہ سے ہڈی آدمی کی نکلی کہ تین گز لانبی تھی فیروز پور کے
متصل کہ بدایون ہے اسی بادشاہ کا آباد کیا ہوا ہے اڑتیس ۳۸ برس چند مہینے سلطنت کرکے دار البقا کو کوچ کیا۔

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ	۷۹۳	۱۳۹۰	۷۹۳	۱۳۹۰

بعد وفات فیروز شاہ تخت نشین ہوا عیش مین مصروف ہوکر امر سلطنت کو بالکل چھوڑ دیا تھوڑے دنون مین
ضعف تمام سلطنت مین پیدا ہوا اپنے بھائی کو جب اسنے قید کیا اعیان سلطنت کو بھی رنج زیادہ ہوا مخالفین
جمع ہوئے ہجوم دیکھکر بادشاہ در قلعہ فیروز آباد سے کہ جانب دریا ہی بھاگ گیا خان جہان نے ریگستان مین اسکو
پکڑا اور قتل کر ڈالا مدت ایک برس سلطنت کی

سلطان ابوبکر شاہ دہلی	۷۹۳	۱۳۹	۷۹۵	۱۳۹۲

بعد غیاث الدین کے تخت نشین ہوا امرا نے چاہا کہ اسے بھی تخت سے اٹھا دین یہ خبر کسی نے سلطان کو پہونچائی
بدخواہان کو دار پر کھنچوا دیا امور سلطنت مین کسی قدر استقلال ہوا اسی زمانہ مین اکثر اعیان دہلی وجوانب نے ساتھ
سلطان محمد کے بیعت کی اور وہ بڑے کروفر سے دہلی کی جانب متوجہ ہوا سلطان نے لشکر اسکے مقابل مین
بھیجا کوچہ فیروز آباد مین دونون لشکر ملے ابوبکر شاہ نے فتح پائی بعد اسکے بھی چند لڑائیان محمد شاہ کے ساتھ
ہوئین آخر کار یہ سلطان مغلوب ہوا محمد شاہ نے فتح پائی سلطان کو قید کرکے قلعہ میرٹھ مین بھیجدیا پھر اسکی کچھ
خبر نہ آئی ایام سلطنت ڈیڑھ سال ہی

سلطان ناصر الدین محمد شاہ	۷۹۵	۱۳۹۲	۷۹۶	۱۳۹۳

انیسوین رمضان المبارک کو تخت نشین ہوا ۷۹۴ھ مین خبر بغاوت فرحت الملک حاکم گجرات کی پہونچی لشکر
متعین کیا باغیون کو سر کرکے ظفر خان کو حاکم گجرات کیا خود طرف قنوج چلا یہان کے باغیون کو سزا دیکر جالیسر آیا
ایک قلعہ بنایا نام اسکا محمد آباد رکھا ۷۹۵ھ مین اسلام خان باغی ہوا اسکو سلطان نے قتل کیا اور خان جہان کو
اسکا قائم مقام کیا ماہ شوال مین وفات پائی چھ سال اور سات مہینہ تک سلطنت کی

حضرت شاہ علاؤالحق پنڈوہ چشتی قدس سرہ			۸۰۰	۱۳۹۷

آپ قریشی الہاشمی ہین صحیح النسب ہین نسب آپ کا حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہی خلفاے اعظم حضرت شیخ سراج الدین اخی عثمان علیہ الرحمۃ کے ہین اصل آپ کا لاہور ہی منقول ہی کہ ابتدا مین آپ کو ثروت و جاہ کا غرور بہت تھا نام اپنا گنج نبات رکھا تھا جب یہ خبر حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو پہونچی آپنے فرمایا میرے پیر کا لقب گنجشکر ہی اور اُسنے اپنا نام گنج نبات رکھا ہی زبان اُسکی گنگ ہو جائیگی چنانچہ آپکی زبان بند ہوگئی جب حضرت سراج الدین کو حضرت سلطان الاولیا نے خلافت دیکر رخصت فرمایا حضرت سراج نے عرض کی وہان علاؤالحق نامی ایک شخص صاحب ثروت و جاہ ہی اُس سے کیونکر بنے گی آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کرو وہ تمھارا مرید ہوگا چنانچہ جب آپ وطن مین تشریف لائے آپ بارادت حاضر آکر مرید ہوئے زبان آپکی کھل گئی اور ریاضت یہانتک کی کہ درجۂ اعلی پایا سید اشرف جہانگیر نے باشارت حضرت خضر علیہ السلام بعد ترک سلطنت ظاہری آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر تکمیل حاصل کی آپ کے صاحبزادہ نورالدین قطب عالم آپ کی توجہ سے قطب ہوے اوروں نے بھی آپ کے فیض سے درجۂ اعلی پایا اخبار الاخیار مین مندرج ہی کہ جب آپ حضرت سراج کے حضور مین حاضر ہوے سب مال و دولت و جاہ و حشم چھوڑ دیا پیر کی خدمت مین کمر ہمت چست باندھی حضرت سراج اکثر سفر مین رہتے خدام دیگ گرم آپ کے سر پر رکھدیتے تھے کہ جس سے آپ کے سر کے بال جاتے رہے تھے اکثر اوقات گذر حضرت شیخ سراج کا آپ کے اعزا کے مکان کیطرف ہوتا آپ بھی پا برہنہ رکاب مین ہوتے عزیزون کو دیکھتے مگر آپ کو کچھ خیال اپنے حال کا نہ ہوتا

صدی نہم

حضرت مخدوم اخی راجگیری سہروردی علیہ الرحمۃ			۸۰۱	۱۳۹۸

نام نامی آپکا جمشید ہی آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان کے ہین اخی کا خطاب پیر سے عطا ہوا وطن اصلی آپکا موضع زہرا علاقہ دریاآباد نزد دہلی ہی ابتداے جوانی مین آپکو جذب حق پیدا ہوا ترک و تجرید اختیار کی خدمت مین حضرت مخدوم جہانیان کی تربیت پائی بعد تعلیم کے خرقہ بھی عنایت ہوا صاحب ولایت قنوج ہو کر وہان پہونچے یہان جب ازدحام خلق بہت ہوا سکونت شہر کی چھوڑ دی موضع راجگیر کہ لب دریاے گنگ واقع ہی قیام اختیار فرمایا خلق کی ہدایت مین مصروف رہے آپ کی وفات کی نقل معارج الولایت مین یون تحریر ہی کہ آپ نے بروز سہ شنبہ دہم شوال کو وفات فرمائی بعد غسل و کفن کے ایک پیرزن نے کہ اسی مکان مین رہتی تھی رونا شروع کیا اور یہ کہتی تھی کہ اخی جمشید دلی

ولی کامل تھے مگر روز سہ شنبہ کو کہ یوم نحس ہے قضا کی کاش آج کا دن گذر جاتا آپ نے فوراً سر کفن سے نکالا اور فرمایا
کہ اگر آج کا دن تمھارے نزدیک نحس ہے تو میرا ابھی آج سفر نہیں ہے چنانچہ اُس روز زندہ رہے چہار شنبہ کو وفات فرمائی

حضرت مخدوم شعیب جلال منیری فردوسی قدس سرہ			۸۰۲	۱۳۹۹

آپ صاحبزادہ حضرت جلال منیری بن شاہ عبدالعزیز بن مخدوم محمد تاج الفقیہ ہین یعنی برادر عموی حضرت مخدوم الملک
حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری کے ہین والدہ ماجدہ آپ کی عالمہ و حافظہ قرآن تھین جب آپ حمل مین تھے
ایکدن آپکی والدہ مصلا پر قرآن پڑھ رہی تھین کہ اسی حال مین آپ کو نیند آگئی والد آپ کے جب باہر سے تشریف
لائے دیکھا تو آپ کو خواب ہے مگر شکم کے اندر سے آواز قرأۃ قرآن کی آرہی ہے آپنے فوراً تجدید وضو کرکے دوگانہ ادا
کیا جب آپ کا ظہور ہوا ایک عورت دودھ پلانے آئی چونکہ یہ عورت اکل حلال نہین رکھتی تھی آپ نے دودھ
منھ مین نہین لیا تین دن تک بھوکے رہے سب حیران ہوے ایک زن صالحہ کی خبر ملی سب نے اُنکو طلب کیا راہ مین
اُس عورت کی ماما نے کھیت سے کچھ چنے کا ساگ لاکر اپنی بی بی کو دیا آپ نے پوچھا مالک کی اجازت سے لائی ہے
لونڈی نے عرض کی اُسکا حکم لیکر لائی ہون آپ نے کھالیا حالانکہ خادمہ بے اذن لائی تھی جب آپ پہونچین اور
دودھ دیا آپ نے نہین پیا تین دن جب اور گذر گئے کہ اثر اُسکے کھانے کا جاتا رہا آپنے دودھ پیا آپ کو یہ تین
دن کی عمر کا قصہ پورا یاد تھا جب آپ سات برس کے ہوے آپکے والد نے قضا فرمائی شیخ ابوبکر آپکے نانا اپنے گھر لائے
اور تربیت مین مصروف ہوے لیکن آپ روز بروز ضعیف و نزار ہوتے جاتے آپ کے نانا نے سبب دریافت فرمایا
عرض کی مجھکو اچھا کھانے پینے سے بحث نہین مجھکو عذاب گور کا خوف ہے اور اسی نے میری یہ حالت بنائی ہے ایکدن
ہمجولیون کے ساتھ قبرستان مین گیا تھا قبر سے آہ و زاری کی صدائین سنین آپ نے تاکید فرمائی کہ کوئی لڑکا آپکو
گورستان مین نہ لے جائے اور یقین ہوا کہ یہ بچہ ماہ تمام ہوگا جسکی بچپن مین یہ حالت ہے نقل ہے کہ ایکدن ادیب کے
خوف سے اور لڑکون کے ساتھ مکتب سے بھاگ کسی دیوار پر جا بیٹھے معلم نے آکر چاہا کہ دیوار سے اُتارون آپنے
دیوار کو اشارہ فرمایا اور وہ مثل گھوڑے کے اِدھر اُدھر چلنے لگی آخر مجبور ہوکر حضرت شیخ ابوبکر کو خبر دی آپنے فرمایا
اُسکو اپنی حالت پر چھوڑ دو نقل ہے کہ ایک دن لڑکون کے ساتھ آپ میدان مین کھیل رہے تھے کہ گرد و باد پیدا ہوا
آپ نے اُسکے قریب جاکر فرمایا میرا حصہ دے شربت کا کوزہ اُس گرد سے پیدا ہوا آپ نے لیکر سب ساتھیونکو پلایا
دوسری مرتبہ وہی لڑکے کھیل رہے تھے آپ اُنکے ساتھ نہ تھے کہ پھر گرد پیدا ہوئی لڑکون نے اُس خاک سے وہی کہا
جیسا آپنے فرمایا تھا اُس گرد نے اِن سب بچونکو اُٹھا کر زمین پر پھینکدیا کہ سب زخمی ہوے یہ لڑکے جب گھر آئے آپ سے
کیفیت بیان کی آپ نے فرمایا اُس دن شاہ جن خوشی کے حال مین جا رہا تھا اور آج اپنی بیوی کے جنازہ کے ساتھ تھا

اسلیے یہ سلوک تمھاری ساتھ کیا اکثر علوم اپنے والد سے آپکو حاصل ہوے جب سن تمیز کو پہونچے حضرت مخدوم
شرف الدین علیہ الرحمۃ کی خدمت مین حاضر ہوے کوہ و دشت مین آپ کے ساتھ رہے کمالات ظاہری و فیض باطنی
و فیض صحبت سے حاصل کرتے مدتون جنگل مین پھرا کیے خلق سے متنفر رہے جنگل و صحرا مین یاد خدا کرتے رہے عمر تجرید
مین گذاری اسی بادیہ گردی مین صحراے مورنگ مین گذر ہوا یہان ایک پتھر پر آپ ایسے بیخود بیٹھے کہ رات دن
کی کچھ خبر نہ رہی ایک مدت یون ہی بسر ہوئی کسی چرواہے نے جب برابر آپ کو بحس و حرکت ایک ہی طرح پر بیٹھا
دیکھا جانا کہ مردہ ہین نزدیک جاکر دیکھا تو تنفس جاری تھا جانا کہ زندہ ہین ہر چند باتین کین مگر کچھ جواب نہ پایا
اس چرواہے نے یہ خبر تمام شہر مین پہونچائی یہانتک کہ راجہ کو خبر ہوئی سب آپ کے دیکھنے کو آئے بہت کوشش کی
کہ کچھ باتین کرین مگر آپ کو ایسا استغراق تھا کہ کچھ متوجہ نہ ہوے ایک جوگی راجہ کا گرو بھی ساتھ تھا اُسنے کہا
کہ یہ سدھ یعنی درویش معلوم ہوتے ہین آپکو گھر لے چلو جب آپ مین آئینگے باتین کرینگے چنانچہ آپکو محافہ مین لاکر
راجہ نے اپنے محل مین رکھا آدمی مقرر کیے کہ جب آپ باتین کرنی شروع کرین اُسے خبر دین آپ حالت وحدت سے
کثرت مین آئے فرمایا مجھے یہان کون لایا خبردارون نے راجہ کو خبر دی راجہ مع جوگی آیا اور جوگی کو بات کرنے کا
حکم دیا مگر چونکہ آپ ضعیف بہت ہوگئے تھے صرف چرم و استخوان باقی تھا یہ مشورہ ہوا کہ چندے غذاے رقیق
آپکو دیجائے چنانچہ جب آپکو کچھ قوت ہوئی تو باتین کرنے لگے سب نے جانا کہ مسلمان ہین جوگی نے آپ سے مناظرہ
کیا آپ نے اُسکو لاجواب کیا جوگی کو غصہ آیا جھلا کر بولا یہ سب زبانی باتین ہین آؤ ہم تم کسی گوشہ مین چالیس دن
بیٹھین تو حق و باطل معلوم ہو جائے آپ نے فرمایا چالیس دن کا چلہ عورتین کرتی ہین اور اپنے بچون کے ساتھ
رہتی ہین اگر یہی ہے تو ایک کنوان کھودا جائے جسمین دو طاق ہین اور ہم تم دونون اُن مین بیٹھین پھر منھ اُس چاہ کا
ایسا بند کیا جائے کہ ہوا بھی اندر نہ جاسکے اور بارہ سال تک اسی حال مین رہین چنانچہ جوگی نے قبول کیا کنوان
تیار ہوا دونون اندر بیٹھے بعد بارہ برس کے راجہ اُس کنوئین پر آیا پتھر منھ پر سے ہٹوایا دیکھا کہ جوگی خاک ہوگیا
ہے اور آپ اُسیطرح قبلہ رو بیٹھے ہین چاہ تاریک آپکی پیشانی مبارک کی چمک سے مثل روز روشن ہے اس حال کو دیکھکر
راجہ آپ کا نہایت معتقد ہوا چاہا کہ اٹھا لاوے حکمانے عرض کی دفعۃً باہر نکالنے مین خارجی ہوا اثر کریگی اور
فوراً جان بحق تسلیم فرمائینگے بالآخر حکما کی راے جس طرح ہوئی آپکو نکالکر راجہ اپنے گھر لایا بی بی اور لڑکی کو کہا کہ خدمت
شایستہ کرین تھوڑے دنون کے بعد آپکو قوت ہوئی باتین کرنے لگے ابتک یہ دستور ہے کہ جو راجہ مسند نشین ہوتا ہے اُس
چاہ پر اول جاکر زیارت کرتا ہے فقرا کو کھانا کھلاتا ہے جب مسند پر بیٹھتا ہے اس واقعہ کے کچھ دنون بعد آپ ملا شمس الدین کے
التماس سے موضع شیخ پورہ مین کہ بارہ کوس قصبہ بہار سے جانب پچھم واقع ہے تشریف لائے اور ایک پہاڑی پر قیام
فرمایا پھر شہر مین آئے منقول ہے کہ جب حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمۃ کا وقت وفات قریب آیا آپنے عرض کی

میرے مشکلات کون حل کریگا آپ نے فرمایا شیخ پورہ مین مخدوم شعیب پاس جانا چنانچہ اکثر اجتہ حاضر ہوکر تحصیل علوم کرتے حضرت مخدوم جہان نے وقت وفات تاج وخرقہ ومقراض کی نسبت یارون سے یہ فرمایا تھا کہ یہ چیزین مخدوم شعیب کو پہونچانا جب اُنکا نشان ملے چنانچہ یہ تبرکات حضرت حسن بلخی رحمہ اللہ نے آپکو پہونچائے پاے مبارک مین آپکے لنگ تھا کسی نے عرض کی کہ صحرا گردی مین کچھ صدمہ پہونچا جسکے سبب یہ حرج ہوا آپ نے جوش حال مین فرمایا یہ نہین ہی بلکہ روز الست جب صفین مرتب ہوئین مین بھی ایک جگہ تھا مین نے چاہا آگے جاؤن حضرت جبرئیل نے میرے پیر پاپنے پر مارے جسکے باعث یہ لنگ ہی پھر جب ہوش مین آئے فرمایا مین نے کیا کہا تھا حاضرین نے کیفیت عرض کی فرمایا مین اکثر بیخود رہتا ہون اس بات کا اعتبار نہ کرو نیدرھوین ربیع الثانی کو آپنے وفات کی

حضرت کمال خجند علیہ الرحمۃ			۸۰۰ / ۸۰۳	۱۳۹۷ / ۱۴۰۰

شہر تبریز مین آپ صاحب فضل وکمال تھے شب کو جس وقت خلوت مین رہتے کوئی وہان قدم نہین رکھ سکتا تھا جب آپ نے وفات پائی لوگ اندر خلوت کے گئے سوائے ایک بوریہ وتکیہ کے کچھ نہ پایا

حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر چشتی قدس سرہ			۸۰۸	۱۴۰۵

آپ سید صحیح النسب ہین مرید وخلیفہ حضرت علاؤالحق پنڈوہ کے ہین آپ نے چار خانوادہ فقر سے فیض پایا ہی والد ماجد آپ کے ابراہیم بادشاہ سمنان تھے آپ بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوے ولی مادرزاد تھے سات برس کی عمر مین حافظ قرآن ہوے چودہ سال کے جب ہوے تحصیل علوم عقلی ونقلی سے فراغت حاصل کی آپ تخت قبول نہ کرتے تھے لیکن اُمرا نے جبراً آپ کو تخت پر بٹھایا آپ برابر بعد انجام امور سلطنت حضرت شیخ رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی ودیگر مشائخین وقت کے ساتھ رہتے نقل ہی کہ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے فرمایا ہرچند امور سلطنت سے فرصت نہین ہی لیکن تاہم دل سے ملاحظہ معانی نقش اسم اللہ بلا توصل زبان کرتے رہو اور واقف انفاس رہا کرو آپ نے قبول کیا اور برابر یہ شغل رکھا جس سے فائدہ عظیم ظاہر ہوا بعد اسکے حضرت اویس رضہ خواب مین تشریف لائے اور اذکار اویسیہ سے مشرف کیا سات برس تک آپ ان اذکار کو کرتے رہے رمضان کی ستائیسوین شب تھی آپ ذکر مین مشغول تھے کہ پھر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا شعر

اہم خدا خواہی وہم دنیای دون	این خیالست محالست وجنون

اے لڑکے طلب خدا معاملات دنیا کے ساتھ ہو نہین سکتی اگر طالب محبوب مطلوب ہی سلطنت کو چھوڑ بہت جلد

ہندوستان جاکر علاؤالدین بنگالی کے پاس حاضر ہو کہ وہ تجھکو خدا تک پہونچائیگا بمجرد ارشاد آپ نے سلطنت محمود
کے سپرد کی اور آپ اجازت لینے کو اپنی والدہ بی بی خدیجہ کے پاس گئے آپ کی والدہ نے فرمایا قبل ولادت
تمھارے حضرت خواجہ احمد یسوی کی روح نے مجھے بشارت دی تھی کہ تم پیدا ہوگے اور تمام آفاق نور ولایت
سے تمھارے منور ہوگا الحمد للہ کہ وہ وقت پہونچا مبارک ہو مین نے اپنا حق بخشا اور تمھین خدا کو سونپا پس آپ
تیئیس برس کی عمر مین سمنان سے بطلب حق نکلے اور خطہ اوچ مین زیارت سے حضرت جلال الدین جہانیان
جہانگشت کے مشرف ہوے بہت نعمتین حاصل کین پھر دہلی تشریف لائے زیارت مزار بزرگان چشت فرمائی
پھر بنگالہ کی طرف روانہ ہوے جب حضرت علاؤالدین کو کشف باطن و حضرت خضر علیہ السلام کی اطلاع
معلوم ہوا آپ مع اپنے یاران کے استقبال کو آئے اور باعزاز تمام اپنے سکھپال پر سوار کر کے خانقاہ مین
لائے اُسی روز بیعت لیکر ملبوس خاص پہنایا تھوڑے دنون مین تکمیل کو پہونچا دیا لقب جہانگیر سے ملقب
فرمایا خرقۂ ارادت دیکر جونپور رخصت کیا مقام ظفرآباد مین ایک مرتبہ چند مسخرون نے ایک شخص زندہ کا جنازہ
بنایا اور آپ کے حضور مین لاکر نماز پڑھنے کی تکلیف دی آپسمین مشورہ کر رکھا تھا کہ جب آپ تکبیر کہین وہ نقلی
مردہ اُٹھ کھڑا ہو اور یہ لوگ کہین کہ شیخ کی کرامت دیکھو آپ نے نماز پڑھانے سے بہت انکار کیا مگر اُن
سب نے مجبور کیا ناچار آپ اُٹھے وقت تکبیر اول حضرت عزرائیل نے روح اُس مصنوعی جنازہ کی نکال لی جب
نماز تمام ہوئی مردہ پایا آپ کے پیرون پر سب گر پڑے بہت الحاح وزاری کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تذکرۂ چشت مین
مسطور ہے کہ آپ بعد سیر جونپور کچھوچھہ مین تشریف لائے یہان ایک جوگی پانسو شاگردون کے ساتھ ہوا پر اُڑتا تھا
آپ کے سامنے آیا اور انواع تصرفات آپ پر صرف کیے آخر عاجز ہو کر مع شاگردان آپ کے قدم پر گرا اور آپ کی
قیامگاہ مین چاہ و باغ و خانقاہ تعمیر کر کے روح آباد نام رکھا آپ حضرت بدیع الدین مدار کے ساتھ حج کو گئے
بعد فراغ حضرت بدیع الدین چلے آئے مگر آپ مدینہ طیبہ و نجف اشرف و کربلاے معلی ہوتے ہوے روم مین
پہونچے یہان حضرت سلطان ولد صاحبزادہ حضرت مولانا روم و دیگر مشایخ عظام کی زیارت کی پھر شام کی طرف
گئے دمشق مین شیخ محی الدین عربی کی زیارت کی پھر مکہ مکرمہ مین آئے اور اداے حج کر کے بغداد شریف مین آئے
زیارت مزارات حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ و حضرت بو حنیفہ رضی اللہ عنہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مشایخ
کر کے کاشان تشریف لے گئے یہان شیخ عبد الرزاق کاشانی کی زیارت کی پھر سمنان اپنے وطن مین تشریف
لائے اپنی ہمشیرہ کی تشفی فرمائی پھر مشہد مقدس پہونچے تھوڑے دنون تک یہان حضرت امام علی رضا رضی
اللہ عنہ کے آستانۂ مبارک پر معتکف رہے اسکے بعد ماوراءالنہر تشریف لے گئے حضرت بہاؤالدین نقشبند
کی زیارت سے مشرف ہوے اور بہت دنون تک حاضر خدمت رہے خرقہ خلافت نقشبندیہ حاصل کیا بعدہٗ

ترکستان و قندھار و غزنی و کابل و بخارا و ملتان و اجودھن و دہلی و اجمیر و دیگر بلاد دکھن و سراندیپ و گجرات وغیرہ کی سیر کی اور اپنی جگہ آکر قیام فرمایا دوسری بار پھر حضرت میر کبیر ہمدانی کے ساتھ تمامی ربع مسکون کی سیر کی بنگالہ مین پیر کے حضور مین آئے تبرکات چشت حاصل کیے الغرض اس سفر مین آپ نے ایک سو نوے پیران سے فیض حاصل کیا تیسری بار پھر آپ اوچ مین تشریف لے گئے حضرت جلال الدین جہانیان جہان گشت سے وہ فیضان کہ چارسو پیران سے حاصل ہوا تھا آپ نے پایا اور وطن مین آکر مقیم ہوئے صاحب معارج الولایت فرماتے ہین کہ ایکدن جوگیون سے آپ سے بتخانہ مین بحث ہوئی جوگیون نے برہان قاطع آپ کے ولایت کی طلب کی آپ نے ان بتون مین سے ایک کی جانب اشارہ فرمایا وہ آپ پاس چلا آیا اور تصدیق ولایت کی بظہور اسکے صدہا کافر ایمان لائے یہ بھی منقول ہی کہ زمانہ حیات سے آپ کے آجتک اُس باغ مین کہ جوگی نے آپ کے لیے بنایا کوئی جانور بیچال نہین کرتا اور نہ پانی حوض کا کبھی گندا ہوتا ہی ساتوین محرم کو آپ نے سب بزرگان کو بلاکر رخصت کیا بعد ظہر قوالونکو طلب فرماکر مجلس سماع گرم کی قوالون نے یہ شعر گایا شعر

گر بدست تو آمدہ است اجلم	قد رضینا بما جرے القلم

آپ کو وجد بیحد ہوا پھر سکون ہوا دوسری بار یہ شعر گایا شعر

خوبتر زین دگر چہ باشد کار	یا رخندان رود بجانب یار
سیر بنید جمال جانان را	جان سپارد بخندہ خندان را

اسکا سننا تھا کہ آپکی حالت بہت متغیر ہوئی آتش شوق بھڑک اُٹھی مثل مرغ بسمل تڑپنے لگے ایک آہ کرکے جان بحق تسلیم کی

حضرت نور قطب عالم پنڈوہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ			۸۰۸ ۸۴۸ ۸۵۱	1405 1444

آپ حضرت علاؤالدین کے صاحبزادہ ہین لاہور مین آپ تولد ہوئے تھے آپکے والد نے فقرا کی خدمت ابتدائے عمر مین آپ کے تعلق کی تھی آپ اُنکے کپڑے دھوتے پانی گرم کرتے اور پاخانہ صاف کرتے ایک روز حسب معمول پاخانہ صاف کررہے تھے کسی فقیر نے پاخانہ پھراکہ وہ سب آپ کے کپڑون پر پڑا اور آپ بالکل اُس نجاست سے بھر گئے والد ماجد آپ کے اتفاقاً اُسی طرف سے آنکلے فرمایا حق خدمت ادا ہوا اب دوسری خدمت کرو جنگل سے لکڑیان لایا کرو چنانچہ بیس برس تک یہی کیا کیے ایکدن حکم ہوا کہ عورتین کنوؤن سے پانی بھرنے آتی ہین اکثر اُنکے پیر پھسل جاتے ہین گھڑا گر کر ٹوٹ جاتا ہی تم اپنے سر پر پانی بھر لایا کرو آپ نے چارسال تک یہی کیا آخر ان خدمات کے صلہ مین آپ نے درجہ قطبیت اور خطاب قطب عالم پایا کرامات آپ کے مشہور عام ہین آپ اکثر فرماتے کہ سب سے بڑی ریاضت یہ ہی کہ ہروقت دل کا حافظ اور حق کا ملازم رہے عام ازین کہ خواب

ہو یا بیداری نقل ہی کہ ایک روز آپ پالکی مین سوار کہین جاتے تھے انبوہ خلائق ہمرکاب تھا آپ کو گریہ اتنا ہوا کہ بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا آپ نے فرمایا حق تعالی نے اتنی خلائق کو مسخر کیا ہی کوئی سجدہ کرتا ہی کوئی آنکھین تلوؤن سے ملتا ہی کوئی مصافحہ کرتا ہی مجھے یہ خوف ہی کہ روز قیامت میرا سر انکے قدمون سے پامال ہو مزار مبارک آپ کا مقام پنڈوہ علاقہ بنگال مین زیارت گاہ عام ہی

سلطان ناصر الدین محمود شاہ دہلی	۷۹۶	۳۹۳	۸۱۵	۱۴۱۲

جب اقبال خان خضر خان حاکم ملتان سے لڑکر مارا گیا دولت خان واختیار خان بسران محمود خان لودی نے آپسمین اتفاق کرکے ملک پر قبضہ کیا اور اس بادشاہ کو قنوج سے بلاکر تخت پر بٹھایا سات برس اور پانچ مہینہ سلطنت کی اسکے قبل بھی یہ بادشاہ تخت نشین تھا مگر بخوف امیر تیمور بھاگ گیا تھا اور گجرات سے آکر قنوج پر اپنا قبضہ کیا تھا

حضرت سید احمد گیسو دراز بندہ نواز چشتی علیہ الرحمۃ	۷۲۰	۱۳۲۰	۸۲۵ ۸۲۸	۱۴۲۴

آپ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفہ ہین ولی کامل تھے مدارج آپکے بہت اعلی ہین بعد وفات حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی آپ دکھن تشریف لے گئے یہان ہزارہا طالب حق آپکی توجہ سے کامیاب ہوے مزار آپ کا گلبرگہ مین ہی سولھوین ذیقعدہ کو آپ کا وصال ہوا

حضرت خواجہ محمد پارسا نقشبند علیہ الرحمۃ	۷۵۰	۱۳۴۹	۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۵	۱۴۱۹ ۱۴۲۰

اسم مبارک آپکا محمد بن محمد بن محمود غازی ہی ایک خلفاے شاہ نقشبند سے ہین زہد تقوی وعلم ظاہر و باطن مین اپنے وقت کے لاثانی تھے پہلے روز جب حضور مین شاہ نقشبند کے حاضر ہوے آپ حویلی مین تشریف رکھتے تھے دروازہ پر آکر آپ نے دستک دی کنیز جب اندر گئی خواجہ نے پوچھا باہر کون ہی جواب دیا کہ ایک شخص متقی وپارسا صورت ہی آپ نے فرمایا فی الحقیقت پارسا ہی اور نام بھی اسکا پارسا ہی خواجہ باہر تشریف لائے اور فرمایا مین نے نام تمھارا پارسا رکھا اور انشاءاللہ اسم بامسمی ہوگے آپ کے زمانہ مین جب مرزا الغ بیگ حاکم سمرقند حاکم بخارا ہوا محدثان ماوراءالنہر نے کہ آپ سے بغض دلی رکھتے تھے یہ عرضی گذرانی کہ خواجہ محمد پارسا اکثر حدیث ایسی بیان کرتے ہین کہ جسکی صحت کی سند نہین یہ سنکر حاکم نے آپ کو اپنے پاس بلایا آپ مع عصام الدین شیخ الاسلام سمرقند و دیگر دانشمندون کو ساتھ لیکر سمرقند مین تشریف لائے ایک

بڑی مجلس مرتب ہوئی حاکم بھی حاضر مجلس تھا اول خواجہ نے وہ حدیث پڑھی کہ حاسد جسکا انکار کرتے تھے جب سند
دریافت کی آپ نے فرمایا استاد اسکے مجھپر ثابت نہین ہوے اس جواب سے حاسدین کا دل خوش ہوا بعد اسکے
آپ مراقب ہوے پھر سر اُٹھا کر فرمایا کہ اگر یہ حدیث فلان کتاب مین پائی جائے تو صحیح ہے معاندین نے قبول کیا اس
سبب سے کہ وہ کتاب بالکل نایاب تھی اور اُسوقت ملنا بہت دشوار تھا آخر خواجہ نے شیخ الاسلام عصام الدین سے
مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمھارے کتب خانہ مین فلان طاق مین فلان کتاب کے نیچے یہ کتاب موجود ہے منگالو چونکہ
خواجہ کبھی اُس کتب خانہ مین نہین گئے تھے اور نہ خود شیخ الاسلام نے اس کتاب کو اپنے کتب خانہ مین دیکھا
تھا متحیر ہوے مگر بتعمیل حکم شیخ غلام کو بھیجا ایک لحظہ کے بعد غلام کتاب لیکر آیا شیخ الاسلام کے ہاتھ مین دی خواجہ
نے فرمایا کہ یہ حدیث فلان جزو فلان صفحہ فلان سطر مین لکھی ہے دیکھو جب کتاب کھولی حدیث مذکور بروایات
صحیحہ اُسی جگہ لکھی پائی خروش اہل محفل سے بلند ہوا اہل عناد شرمندہ ہوے اور واپس گئے مرزا الغ بیگ نے
آپ کے طلب کرنے کی معذرت کی و باعزاز تمام رخصت کیا نقل ہے کہ جس زمانہ مین مرزا خلیل پسر جہانگیر بن تیمور
بادشاہ سمرقند ہوا مرزا شاہ رخ حاکم خراسان تھا آپ کبھی کبھی واسطے کفایت مہمات اہل اسلام کے مرزا
شاہ رخ کو رقعہ لکھتے مرزا خلیل کو یہ بات پسند نہ آئی اہل عناد نے بھی زیادہ تغیر اُسکے مزاج مین پیدا کیا اُسنے
ایک خط آپ کی خدمت مین لکھا باین مضمون کہ "آپ کو دشت گونک مین جانا چاہیئے وہان کے ساکنان اسلام
سے مُعرا ہین آپ کے قدم کی برکت سے مشرف باسلام ہونگے" دراصل یہ مطلب تھا کہ آپ ملک سے باہر
جائین آپ نے جب یہ پیغام سُنا فرمایا ٹھہرو مین پہلے طواف و زیارت مزار خواجگان کرون گھوڑا طلب
فرمایا اور سوار ہوے ملا عبد الرحیم و دیگر خدام ہمرکاب تھے بعد زیارت مزار شاہ نقشبند کے آپ حضرت میر
کلال کے مزار پر کہ سوخار مین واقع ہے تشریف لے گئے زیارت کی اور گھوڑے پر سوار ہو کر رخ جانب خراسان
کر کے فرمایا سب کو زیر و زبر کر نہ زیر رہے نہ زبر تو جانین کہ اس میدان مین کون ہے اُسیوقت خبر پہونچی کہ مرزا
شاہ رخ واسطے تسخیر ملک کے خراسان سے پہونچا چند دنون بعد تھوڑی لڑائی مین مرزا خلیل قتل ہوا آپ ایک
بار حضرت خواجہ نقشبند کے ساتھ حج کو گئے دوسری بار براہ نصف و بلخ و ہرات ہوکر تمام علما و مشایخ کو
ساتھ لیکر گئے جب مکہ مکرمہ مین پہونچے مرض سخت لاحق ہوا چنانچہ طواف وداع عماری مین ادا کیا اسی حال
مین مدینہ طیبہ تشریف لے گئے بعد زیارت بتاریخ چوبیسوین ذیحجہ وفات فرمائی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے
مزار کے قریب دفن ہوے عمر آپ کی تہتر سال کی ہوئی آپ کے صاحبزادے فرماتے ہین وقت وفات
مین حاضر نہ تھا بعدہ جب مین آیا روے مبارک بقصد زیارت کھولا آپ نے آنکھ کھولکر تبسم فرمایا پھر مین پیر
کی جانب گیا پاے مبارک پر منھ ملا آپنے پیر سمیٹ لیے

سلطان خضر خان	۸۱۷	۱۴۱۴	۸۲۴	۱۴۲۱

فوج تیمور کا سپہ سالار تھا اخر ربیع الاول مین تخت پر بیٹھا مگر خطبہ شاہ رخ مرزا کے نام پڑھا جاتا تھا آخر مین اسکیلیے دعا کی جاتی تھی مرد جہاندیدہ تھا فیروز شاہ و محمود شاہ کے عہد کے وظیفہ کو بحال رکھا اسلام کی ترقی مین کوشش بلیغ کی طوغان ترک بچہ سے لڑا اور فتح پائی ماہ جمادی الثانی مین بعد جلوس کے سات سال و دو ماہ مین رحلت کی

حضرت مخدوم ضیاؤ الدین صوفی چنڈہوسی علیہ الرحمۃ			۸۲۸	۱۴۲۴

آپ فرزندان سے حضرت قطب جمال ہانسوی کے ہین آپ ایسے متقی تھے کہ آپ کی دعا سے آجتک آپ کے فرزندان مین مسکرات ایسا ممنوع ہی کہ اُسکی جانب کوئی دیکھ نہین سکتا اگر کسی نے نادانستہ بھی کسی نشہ کو چھو لیا فوراً کسی سخت عارضہ مین مبتلا ہوا مزار مبارک آپ کا موضع چنڈہوس مین کہ بارہ کوس منیر سے جانب دکھن واقع ہی زیارت گاہ عام ہی آٹھائیسوین ربیع الاول کو وفات فرمائی

حضرت عبد اللہ شطار رحمۃ اللہ علیہ			۸۳۲	۱۴۲۸

آپ پیر حقیقت و امام طریقت مین نسبت آبائی آپ کی حضرت شہاب الدین سہروردی تک پہونچتی ہی طریقہ شطاریہ آپ ہی سے جاری ہوا ہی معنی لفظ شطار کے عام لغات مین تیزرو کے ہین اور اصطلاحات صوفیہ مین شغل باطن کا نام ہی کہ جسکے کسب سے رتبہ فنا فی اللہ و بقا باللہ حاصل ہوتا ہی اور چونکہ آپنے اس شغل مین بہت ریاضت فرمائی تھی اسلیئے آپ کا لقب شطار ہوا آپ شیخ محمد طیفور کے مرید ہین اس سلسلہ مین سب سے اول آپ ہی شطار مشہور ہوے حضرت شیخ محمد نے آپ کو خرقہ خلافت و لقب شطار عنایت فرماکر جانب ہندروانہ کیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ جہان پہونچو معرفت کا ڈنکا بجاؤ تاکہ جو طالب حق ہو تمھارے پاس آئے اور جب کسی کے پاس جاؤ کہو کہ جو کچھ تیرے پاس ہی مجھے دے یا جو میرے پاس ہی تو لے چنانچہ آپ حسب الارشاد برابر بآواز بلند یہ فرماتے کہ جو طالب حق ہو میرے پاس آئے کہ خدا تک پہونچا دون آپ جب مانک پور پہونچے حضرت مولانا حسام الدین آپ کی ملاقات کو تشریف لے گئے جب آپ نے خبر سُنی خیمہ سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھے ڈر ہی کہ حسام الدین کی آگ سے میرا خیمہ و بستر نہ جل جاوے اور آپ ایک درخت کے نیچے آ بیٹھے اور یہین ملاقات کی حسب معمول آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تمکو پیران سے ملا ہی ہمکو مرحمت کردیا جو کچھ

میرے پاس ہی حاضر ہی قبول کرو حضرت مخدوم حسام الدین نے نہایت عجز سے یہ جواب دیا کہ میرے پاس کیا ہی جو مین ایثار کرون اور پیرون سے جو کچھ ملا ہی اُسکے مطالعہ سے ابھی فارغ نہین ہوا کہ آپ سے کچھ لون اس جواب کو سنکر آپ پہ حالت جوشش طاری ہوئی

۱۴۳۰	۸۳۴			حضرت نعمت اللہ ولی قادری علیہ الرحمۃ

آپ بزرگ کامل ہین خوارق آپ کے مشہور نقل ہی کہ جب احمد خانخانان فیروز شاہ سلطان دکھن سے لڑ رہا تھا اُسنے خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگ نیک صورت نے آکر تاج دوالفہ ترکی اسکے سر پر رکھا اور فتح دکھن کی بشارت دی چنانچہ اسی زمانہ مین بادشاہ دکھن ہوا جب آپکی شہرت ہوئی احمد شاہ نے ہدیہ بھیجا التماس دعا کی اور یہ درخواست کی کہ اپنے صاحبزادہ کو ہدایت کے لیے بھیجین آپ نے تحائف قبول فرمائے اور اپنے نواسہ شاہ نور اللہ کو مع تاج سبز ترکی روانہ فرمایا احمد شاہ کی جون ہی نظر حضرت نور اللہ پر پڑی پہچانا کہ یہ وہی بزرگ ہین جنھون نے خواب مین میرے سر پر تاج رکھا تھا اور یہ تاج بھی وہی ہی بہت اعزاز کیا اور اپنی صاحبزادی عقد مین دی مزار آپ کا کوہ بھیلیلی سرحد شہر کرمان مین ہی چھبیسوین رجب کو آپ نے رحلت فرمائی

۱۴۳۲	۸۳۶			حضرت شیخ عبد الحق رُدولوی قادری علیہ الرحمۃ

اسم مبارک آپ کا احمد جعفر ہی آپ اولاد سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہین ایام طفولیت سے ولولہ عشق کا سودا تھا قبل صحبت مرشد آپ نے مجاہدہ و ریاضت بہت کی جب آپ کی عمر صرف سات سال کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ جب تہجد کے لیے اُٹھتین آپ بھی ایک گوشہ مین تنہا بیٹھکر عبادت حق مین مشغول ہوتے آپ کی والدہ کو جب خبر ہوئی صرف درد فرزندی سے منع فرمایا بارہ سال کی عمر مین آپ گھر سے نکلکر دہلی پہونچے اور اپنے بھائی حضرت تقی الدین کی خدمت مین حاضر ہوے استدعائے تعلیم کی آپ نے قبول فرمایا علم ظاہری کی تعلیم شروع کی آپکو چین نہ آیا عرض کی مین علم معرفت چاہتا ہون پھر آپ یہان سے بھی رخصت ہوے جنگل و صحرا مین یاد حق کرتے پھرے آخرش بالہام غیب حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی کے حضور مین حاضر ہوے حضرت جلال کو کشف سے آپکا آنا معلوم ہوا حکم دیا کہ گھوڑونکو ساز و یراق زرین سے آراستہ کرکے دروازہ پر باندھو اور دسترخوان وسیع بچھا کر انواع قسم کے کھانے اور جملہ منہیات اُسپر چن دو چنانچہ آپ جب تشریف لائے دروازے پر اس شان سے گھوڑے بندھے دیکھکر کچھ متنفر ہوے اندر تشریف لے گئے دسترخوان پر منہیات دیکھکر واپس چلے آئے چار دن تک برابر پھرا کیے کہ دوسرے شہر چلے جائین لیکن جب شام ہوتی اپنے کو حضرت جلال کے دروازہ پر پاتے

آخر عاجز ہو کر جنگل کی طرف چلے گئے اور ایسی جگہ پہونچے کہ کہین نشان آبادی کا نہ ملتا تھا بہت پریشان ہوے
تین آدمیون سے یکے بادیگرے ملاقات ہوئی ہر ایک سے جب آپ نے راہ پوچھی یہ جواب پایا کہ تمھاری راہ
جلال الدین کے دروازہ پر کھوئی گئی ناچار واپس آئے قدمون پر گرے اور مرید ہوے صبح کو آپ کی تکمیل
ہوئی خرقہ خلافت عطا ہوا آپ اپنے وقت کے لاثانی تھے تمام ملک مین آپ کے خلفا ہوے آپ کا ذکر
حق حق بہت تھا اسلیئے پیر نے آپ کا خطاب عبدالحق رکھا کتاب سیر الاقطاب مین مندرج ہی کہ ایک روز
آپ نے یارون سے فرمایا کہ چراغ حضرت ابو اسحاق گازرونی خانقاہ مین روشن ہی اور قیامت تک گل
نہ ہو گا مین کھانا پکاتا ہون کہ تا عالم کھائے اور قیامت تک کم نہ ہو دیگ طلب فرمائی کھانا پکایا اور اُٹھوا کر
سر راہ رکھوا دیا آواز دی کہ ہر آنے والا جانے والا اس دیگ سے کھانا کھائے چنانچہ ایک خلقت اُس دیگ کا
کھانا کھاتی رہی اور وہ کچھ کم نہ ہوا تیسرے دن آپ نے فرمایا اللہ رزاق مطلق ہی باب رزق مین وہ جانے
اُسکا کام جانے تو اِس کام سے ہاتھ اُٹھا اور دیگ کو اُٹھا لیا

سلطان مبارک شاہ	۸۲۴	۱۴۲۱	۸۳۷	۱۴۳۳

بعد وفات خضر خان تخت نشین ہوا یہ بادشاہ بہت رحیم و عادل تھا ہر صغیر و کبیر کو راضی رکھتا تھا تمام
خلقت اسکی فیاضی کا دم بھرتی تھی سرکشون سے کئی مقام پر لڑ کر فتح پائی سزاے واقعی دی کالپی کا قصد
کر کے خیمہ باہر نکالا تھا اُمرا کے نام حکمنامہ جاری ہو چکا تھا صرف جمعہ کی نماز کو مبارک آباد آیا تھا کہ چند
منافقون نے مشورہ کر کے عین نماز مین تلوار سے شہید کیا تیرہ سال اور تین مہینے بڑی نام آوری سے
اس بادشاہ نے سلطنت کی علما و فضلا و شعرا کا بہت اعزاز کرتا تھا

حضرت بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ	۷۱۶	۱۳۱۶	۸۳۹ ۸۴۰	۱۴۳۴ ۱۴۳۶

آپ مشائخ اعظم اولیاے ہندوستان سے ہین کتاب اخبار الاخیار و معارج الولایت و تذکرۃ العاشقین وغیرہ
سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپ بارہ برس تک عالم صمدیت مین رہے کچھ کھایا پیا نہین کپڑا جو آپ پہنتے نہ کبھی میلا
ہوتا نہ پھٹتا اکثر نقاب آپ کے روے مبارک پر پڑی رہتی کیونکہ جس شخص کی نظر آپ کے چہرۂ مبارک پر
پڑتی فوراً بیساختہ آپ کو سجدہ کرتا سلسلۂ ارادت آپ کا چار پانچ سلسلہ کے بعد حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ملتا ہی صاحب خزینۃ الاصفیا تحریر فرماتے ہین کہ آپ حضرت عبد اللہ کے مُرید تھے اور یہ شیخ الحارث
کے اور یہ مرید طیفور شامی کے اور حضرت طیفور شامی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک اصحاب کے مرید تھے

کہ جو بحکم عیسیٰ علیہ السلام کوہ و بیابان مین تا زمان بعثت نبوت تنہا رہے تھے اور بعد اسکے حضور مین حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر آکر بیعت کی تھی دوسرے کتب مین یون درج ہی کہ آپ مرید حضرت طیفور شامی کے تھے اور وہ عبد اللہ مکی کے اور وہ مرید حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے اور اسی طرح اس سلسلہ کا شجرہ بھی لکھا جاتا ہی بعض مصنف نے حضرت طیفور شامی ہی کا نام بدیع الدین مدار لکھا ہی آپ کی عمر مین بھی بہت اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ آپ کی عمر دوسو پچاس برس کی ہوئی بعض کہتے ہین کہ ایک سو چوبیس برس مگر تاریخ وفات مین اتنا فرق نہین اور ہو بھی نہین سکتا کیونکہ ۸۳۶ ہجری نبوی مین حضرت سید اشرف جہانگیر کے ساتھ آپ کا حج کو جانا ثابت ہی پس اگر دوسو پچاس برس کی بھی عمر ہو تو کیونکر ممکن ہی کہ تیسرے سلسلہ مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہونچین مرآۃ جہان نما مین مندرج ہی کہ تاریخ وفات آپ کی ”ساکن بہشت ہی“ جسکے اعداد آٹھ سو اڑتیس ہوتے ہین مخزن الواصلین مین قطعہ تاریخ یہ مندرج ہی قطعہ

آنکہ قطب مدار عالم بود	بادشاہ ممالک دین بود
شاہ با زرواق علیئین	نامدار جہان بدیع الدین
نیست شامے و حلبے	پیشوائے رہ خدا طلبے
آن شہنشہ کہ مطلع نورست	از مریدان شاہ طیفور است
عمر آن شاہ مطلع انوار	یک صد و بست و چار سال شمار
شدہ سال طلوع او بہ یقین	”شمس دنیا و دین بدیع الدین“
بہ شب جمعہ شاہ نقل نمود	ہجدہم از جمادی الاول بود
سال ترحیل او علان و نہفت	عقل ”قطب المدار جنت“ گفت
باز تاریخ نقل آن اعظم	زد خرد ”ساکن بہشت“ رقم

حضرت بدر الدین بدر عالم زاہدی رحمۃ اللہ علیہ			۸۴۴	۱۴۴۰

اصل آپ کا فیلقوسی اسکندری ہی اسمین اختلاف ہی کہ نسب آپکا سادات سے ہی آپ کے بزرگان سے ایک صاحب کو بادشاہ نے باعث لاولدی اپنی فرزندی مین لیا تھا جب سے آپ کا خاندان اسکندری کہلایا حضرت شہاب الدین امام مکہ آپ کے جد امجد تھے الہام غیبی سے حضرت نے اپنے صاحبزادہ حضرت فخر الدین کو ہندوستان جانے کی اجازت دی آپ ہندوستان مین تشریف لائے اور اس

مقام پر جہان اب شہر میتھسے آباد ہی ایک جنگل مین قیام فرما کر یاد خدا مین مشغول ہوے رفتہ رفتہ ترقی رشد
کی ہوئی سلطان عہد بھی آپ کا مرید ہوا بہت خلق پھر تو یہان آکر آباد ہوئی آپ کے صاجزادے حضرت
شہاب الدین نامی ہوے کہ بادشاہ کے ہاتھ سے شہید ہوے اب یہ جگہ بھی ویران ہوئی حضرت شہاب الدین
کے صاجزادے حمل مادر مین تھے بعد شہادت آپ کے پیدا ہوے آپ ولی مادرزاد تھے آپ نے پھر اُس جگہ کو
آباد کیا آپ کے پانچ صاجزادے ہوے حضرت بدرالدین سب مین چھوٹے تھے جس وقت آپ اور دو بھائی
آپ کے شیرخوار تھے حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان جہان گشت سیر کرتے ہوے وہان پہونچے لڑکون
کو دیکھکر دعا دی آپ کو جب دیکھا بہت خوش ہوے دعائین دین اور فرمایا یہ آفتاب وقت ہوگا الغرض جب
آپ تحصیل علم ظاہری و باطنی سے فارغ ہوے اور حضرت فخرالدین ثانی نے اپنے بڑے صاجزادے حضرت
شاہ صدرالدین صدر عالم کو جونپور کی ولایت دی آپ کو بھی بہار و بنگالہ تا لب شور کی ولایت عنایت کی آپنے
اُس طرف کا قصد فرمایا وہ زمانہ حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کا تھا آپنے
والد بزرگوار سے عرض کی اُنھون نے فرمایا تم خط لکھو جیسا وہ جواب دین عمل کرو چنانچہ آپ نے نامہ محبت
مخدوم الملک علیہ الرحمہ مین تحریر کیا آپ نے رضا دی اور تحریر فرمایا کہ پھرتے ہوے آؤ اس جواب کو
پاکر آپ مع تین چار سو درویشان کے طرف بنگالہ کے چلے اور چاٹگام مین آکر لب دریاے شور ایک حجرہ
بنا کر یاد الٰہی مصروف ہوے آپ کے صاجزادے حضرت شہاب الدین قتال بھی آپ کے ساتھ
تھے راجہ یہان کا اسوقت مسمے اگنیش راے تھا بہن اس راجہ کی لاولد تھی اکثر با مید حصول مراد و لطلب
دعا حضرت شہاب الدین قتال کے پاس آتی مگر آپ در حجرہ بند رکھتے ملاقات نہ کرتے نقل ہی کہ اس
راجہ کے پوجا کی ایک گاے تھی اُسکو آپ کے درویشون نے ذبح کر کے کھالیا راجہ کو جب خبر ہوئی واسطے
گرفتاری کے آدمی بھیجے سب نے آپ کے صاجزادے حضرت شہاب الدین قتال کی جانب اشارہ
کیا کہ یہ ہمارے سردار ہین اُن سب نے چاہا کہ آپ کو راجہ کے پاس لے جائین دو چار آدمیون نے آپکے
پکڑا مگر ہلا نہ سکے اور جب آپ نے ہاتھ ہلا دیا سب گر گر مرگئے غرض اسیطرح راجہ کے بہت آدمی مارے
گئے جب یہ خبر راجہ کو پہونچی لشکر فیل سوار مقرر کیا تمام شہر مین غل ہوا راجہ کی بہن نے کوٹھے سے یہ حال
دیکھ بھائی سے جا کر کہا وہ لوگ درویش ہین تیری خرابی ہوگی بہتر ہی کہ دوسری گاے پوجا کی مقرر
کرلے اور اس خیال سے درگذر راجہ نے اسکی عرض قبول کی شب کو پھر یہ عورت حاضر ہوئی در حجرہ
وا ہوا زیارت سے مشرف ہوئی استدعاے دعاے فرزند کی آپ نے دعا دی اور فرمایا دو بیٹے پیدا
ہونگے اور مسلمان ہونگے دو ترنج تازہ دیے کہ لیے کھاے اسنے گھر جا کر غسل کیا دونون ترنج کھائے

اُسی شب کو حاملہ ہوئی دو بیٹے جنی اُن دونون کو لاکر آپ کی خدمت مین عرض کی کہ حضور ہی مین یہ بچے پرورش ہون چنانچہ یہ دونون لڑکے جوان ہوے تعلیم اسلام پائی ان دونون کے سن تمیز کو پہونچنے کے بعد راجہ انکا دشمن ہوا انکے قتل کی فکر مین ہوا ایک دن یہ دونون بچے اندر محل کے گئے اور راجہ کو عین بزم نشاط مین قتل کرڈالا اور سر کاٹ کر کوٹھے سے لشکر کو دکھایا اور سب کو اپنی جانب ترغیب دی الغرض ایک راجہ دوسرا اُسکا وزیر ہوا اور تمام برہمن وکفار کو بحیلہ ہاے مناسب قتل کیا کہتے ہین کہ سوا من زنار مقتولان وزن ہوا آپ کے حجرہ کے سامنے ایک روز جہاز تباہی مین پڑا ناخدانے آپ کے حجرہ کی جانب دیکھ کر کہا کہ اگر جہاز تباہی سے بچ جاے تو ایک ربع مال اس گوشہ نشین کے نذر کرین چنانچہ جہاز کنارے آلگا ناخدانے تھوڑا مال حضور مین لاکر پیش کیا آپ نے فرمایا خلاف عہدی ہوتی ہی اُسنے کہا اسیقدر عہد کیا تھا آپ نے فرمایا تمنے ربع مال کا وعدہ کیا تھا اور آپ نے فرمایا بے محنت جہاز کنارے نہین آتا ہی اس کرامت کو دیکھکر وہ بہت پشیمان ہوا اور ربع مال لاکر حاضر کیا آپ نے اُسیوقت وہ سب مال ایثار درویشان کیا آجتک چاٹ گام مین یہ دستور جاری ہی کہ کشتی آپ کا نام لیکر کھولتے ہین بعد وصال حضرت مخدوم الملک مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کہ بادشوال ۷۸۲ھ ظہور مین آیا آپ بہار شریف مین تشریف لائے منقول ہی کہ حضرت مخدوم الملک نے فرمایا تھا کہ میرے بعد سید مخدوم زادہ آئیگا مزار شریف آپکا بہار شریف مین ہی کرامات آپ کے مشہور ہین اہل چاٹ گام کہتے ہین کہ جب لب دریا آپ نے حجرہ بنایا لوگ مانع ہوے کہ یہان موج آتی ہی آپ نے کچھ خیال نہ فرمایا چنانچہ وقت پر جب موج آئی آپ نے فرمایا اُدھر جاوہ اور طرف چلی چنانچہ آجتک ویسا ہی ہی موج سے اُس حجرہ متبرکہ کو کچھ ضرر نہین

حضرت بی بی ابدال بنت مخدوم شاہ بدرالدین بدر عالم رح				
	.	.	..	.

نام آپ کا بی بی جو ہدا تھا صغر سنی مین آپ ایک دن حضرت مخدوم بدر عالم کی دستار اپنے سر پر رکھکر باہر چلی گئین لوگ دوڑے اور آپ کو پکڑ لائے جب آپ جوان ہوئین شادی آپ کی سید محمد بن سید علیم الدین گیسو دراز سے کردی گئی اور صاحبزادے محمود آپ کے بطن سے پیدا ہوے پھر شوہر کی جانب ملتفت نہ ہوئین ہر وقت نماز وذکر خدا مین مصروف رہتین اپنی کرامت سے دریافت فرمایا کہ شوہر کو تردد رہتا ہی آپ نے فرمایا کہ میرا حق تمھاری گردن پر ہی اور تمھارا مجھپر ہی بہتر ہو کہ ہم دونون اپنا اپنا حق بخشیدین تمھارا عقد ایک عالی خاندان سے کردین اور ہم خاطر جمع ہو کر یاد خدا مین مشغول ہون حضرت سید محمد نے فرمایا کہ مین نے اپنے سب حقوق بخوشی بخش دیے تمھارا جوجی چاہے کرو آپ نے

ایک سیدزادی سے آپ کا عقد کرادیا اور آپ حجرۂ تاریک مین یاد خدا مین مشغول ہوئین نقل ہر کہ کسی وقت آپ
کشتی پر سوار تھین اسی کشتی پر ایک محافہ بھی تھا جسمین ایک عورت مع اپنے بچہ کے بیٹھی تھی اس عورت کے کئی
بچے ضائع ہو چکے تھے یہی لڑکا زندہ تھا آپ کو اُس وقت عالم استغراق تھا اسی حال مین اندر محافہ کے ہاتھ
ڈالا اور اُس بچے کو کھینچکر دریا مین ڈال دیا ماں اُسکی رونے پیٹنے لگی سب نے غل مچایا آپ کو بھی اس غوغا
سے ہوش آیا باعث اضطرار دریافت فرمایا سب نے طنز سے یہ جواب دیا کہ خود بچے کو دریا مین پھینکا
اب سبب پوچھتی ہین آپ نے پانی پر ہاتھ ڈالا اور بچے کو اُٹھا کر کشتی پر رکھدیا بچہ ہنستا ہوا آیا اور بیان
کیا کہ مین زانو تک پانی مین کھیل رہا تھا تمھارا شور و غل سنتا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ مین یہان ہون مگر میری
سُنتا کوئی نہ تھا یہ حالت دیکھکر سب آپ کے بہت معتقد ہوے آپ تمام سال حجرہ مین رہتین صرف بروز
عُرس اپنے والد ماجد کے باہر تشریف لاتین ایک سال اُسی زمانۂ عرس مین بھائی کے گھر تشریف لائین یہ وہ وقت
تھا کہ آپ کو غلبۂ جذب تھا اندر مکان کے بیٹھ نہ سکین کبھی باہر آتین اور کبھی اندر جاتین لوگون نے عرض کی
مردون کی بھیڑ بہت ہر آپ اندر جائین چنانچہ آپ اندر مکان کے جا بیٹھین جب کھانا تیار ہوا برتن صاف
کرکے دیگ کے قریب رکھے گئے کہ کھانا نکالکر مہمانون کو کھلایا جائے سرپوش جس دیگ کا اُٹھایا گیا
خالی پایا سب کو تعجب ہوا آپ کے بھائی کہ اُسوقت سجادہ نشین تھے بہت متردد ہوے آپ کے پاس
تشریف لائے عرض حال کی آپ نے فرمایا سب نے کہا اندر جاؤ مین چلی آئی الغرض آپکو باہر لائے آپ
باورچیخانہ مین تشریف لے گئین اور خود کھانا نکالنے مین مصروف ہوئین پھر تو ساری خلقت نے کھایا اور کھانا
پورا بچ رہا آپ کی سال ولادت و وفات کا نشان نہین ملتا ہر

سلطان محمد مبارک شاہ	۸۳۷	۱۴۳۳	۸۴۷	۱۴۴۳

جب حرام خواران نے سلطان مبارک شاہ کو قتل کیا حرم مین جاکر اُسکے بھتیجے محمد شاہ کو لائے اور تخت نشین کیا
اپنے خاص آدمیون کو خدمت مین بادشاہ کی اس غرض سے رکھا کہ کوئی شخص اُمرا مین سے سلطان سے ہمکلام
نہ ہو بہت جاگیرین اپنے رفیقون کے نام لکھا لین اُمراے خضر خانی و مبارک شاہی جو دہلی مین تھے لشکر
جمع کر خیمہ سلطان کے نزدیک پڑے تھے اس فکر مین تھے کہ بادشاہ مرحوم کے خون کا عوض لین قرب و جوار
کے اُمرا کو نامہ و پیغام بھیج رہے تھے آخر کار سب جمع ہوے جنگ عظیم برپا ہوئی حرام خوارون نے
یہ مشورہ کیا کہ یہ لڑائی اس بادشاہ کے سبب ہی بہتر ہر کہ اسی کو قتل کرین چنانچہ کئی حرام خوار تلوار کھینچکر
بادشاہ پر جا پڑے حیات باقی تھی کچھ خیمہ خواہ موجود تھے ان سب نے بادشاہ کو بچالیا اوران کو مار ڈالا

سرتن سے جدا کئے بہتون کو قید کر لیا پھر قتل کر ڈالا خیر خواہان سلطنت نے پھر جمع ہو کر بیعت کی اور سلطان کو
باعزاز تمام تخت پر بٹھایا تھوڑے دنون بعد بادشاہ نے بقصد زیارت مشائخین قصد ملتان کیا پھر دہلی
واپس آکر عیش مین مصروف ہوا سلطان مالوہ سے صلح وکامرانی دس برس و چند مہینے سلطنت کی

۱۴۴۵	۸۴۹	۱۲۳۷	۷۲۸	حضرت سید احمد کھتّو حسینی رحمۃ اللہ علیہ

آپ شہزادگان دہلی سے تھے جب آپ کی عمر چار سال کی تھی دہلی مین عصر کے وقت طوفان آیا دایہ آپ کو
اُسوقت لیے ہوے کہین جاتی تھی آپ اُس سے چھوٹ گئے اور ایک قافلہ کے ہاتھ آئے ان قافلہ والون
سے نجیب نساج تاجر نے آپ کو لیا اور قصبہ ہندوانہ مین لایا اتفاقاً مولانا صدرالدین نبیرہ حضرت
شہاب الدین ہمدانی کسی کام کو قصبہ کھتو سے ہندوانہ جاتے تھے اجازت لینے حضرت بابا اسحاق کے
حضور مین آئے آپ نے اجازت دے کر فرمایا کہ اس صورت و شکل کا کوئی لڑکا ملے تو میرے لیئے
لانا آپ چلے ہندوانہ پہونچکر نجیب نساج تاجر کے پاس آپ کو دیکھا اُسی صورت کا پایا جیسے کی
تلاش تھی تاجر سے جس طرح ممکن ہوا آپ کو لے لیا اور خدمت مین بابا اسحاق کے پہونچایا حضرت نے
آپ کو اپنا فرزند بنایا اور احمد نام رکھا اُسوقت آپ چار سال کے تھے چونکہ قصبہ کھتو مین نشو و نما
پائی احمد کھتو مشہور ہوے آپ بارہ برس کے تھے کہ حضرت بابا اسحاق بقصد زیارت مزار بزرگان دہلی
تشریف لائے آپ بھی ساتھ تھے بھائی نے آپ کے آپ کو پہچانا اور نشان دیا کہ یہ طوفان مین کھو گیا
تھا والدین بھی آپ کے حیات تھے ہرچند فکر کی مگر آپ نے جدائی حضرت اسحاق کی قبول نہ فرمائی
حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت بھی اُس وقت دہلی مین تشریف رکھتے تھے حضرت اسحاق نے آپ
سے فرمایا اگر کہو تو تمھین مخدوم سے مرید کرا دین آپ نے عرض کی مین آپ کا مرید ہون مخدوم
کو کیا کرون اس بات سے حضرت اسحاق بہت خوش ہوے اور فرمایا ایک دن وہ ہوگا کہ اُمرا و
سلاطین تیرے دروازہ پر آئینگے آپ نے حضرت اسحاق ہی کی خدمت مین رہ کر بزرگی پائی اور
کمال کو پہونچے حسن آپ کا ایسا تھا کہ جو کوئی دیکھتا بے اختیار ہو جاتا جب آپ تیس برس کے ہوے
پیر نے خرقہ خلافت دیا امانت پیران سپرد کی اور رحلت فرمائی چھبیسوین شعبان ۷۷۶ھ کو یعنی تیسرے دن
وفات پیر کے اکیس خرما اور ایک مشک پانی طہارت کے لیے لے کر حجرہ مین جا بیٹھے دروازہ بند
کر دیا چالیس دن کے بعد حجرہ سے باہر آئے صرف چار خرما آپ نے اس عرصہ مین کھایا تھا پھر دہلی

تشریف لاکر جہان خان کی مسجد مین گوشہ نشین ہوے تمام دن روزہ رکھتے کچنار کی لکڑی سے افطار کرتے اتفاقاً سید جلال الدین بخاری بھی دہلی مین تشریف لائے آپ کی کیفیت معلوم ہوئی بشوق ملاقات مسجد کی طرف چلے ہنوز پالکی سے اُترے نہ تھے کہ آپ اپنی جگہ سے اُٹھے اور استقبال کو چلے خدام حضرت جلال الدین نے اُنکو خبر دی یہ بھی پالکی سے اُتر پڑے آپکو گلے لگایا اور کان مین تین بار یہ فرمایا کہ تمسے دوست کی بُو آتی ہی دہلی مین جب ہجوم خلق آپ کے گرد بہت ہوا آپ نے شہر چھوڑ دیا اور بارہ سال تک گرد و نواح عالم کی سیر کیا کیے زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہوے بعد حج جب آپ زیارت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تشریف لے گئے آپ کے ساتھ امام خان جہان و شیخ تاج الدین اور ایک شخص اور تھے جب مسجد نبوی مین آئے یارون نے عرض کی کھانا لانا چاہیئے آپ نے فرمایا مین تو حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہون وہ لوگ باہر گئے کھانا کھا آئے آپ نے اُن سب کے ساتھ نماز عشا پڑھی وہ لوگ سو رہے آپ تسبیح مین مشغول ہوے آپ فرماتے ہین کسی شخص نے بآواز بلند یہ ندا دی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان کون ہی مین نے سمجھا کہ کسی اور سے خطاب ہوا جب دو تین بار پھر وہی آواز آئی مین اُٹھا اور اُس آواز کی جانب چلا دیکھا کہ ایک شخص کشتی ہاتھ مین لیے کھڑا ہی مجھے دیکھکر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مین نے دامن پھیلا دیا اُس شخص نے خرما میرے دامن مین ڈال دیا اور کشتی لے کر چلا گیا مین نے اُن خرمون کو کھایا لذت اور شیرینی اُسکی بیان ہو نہین سکتی بعد اسکے مین سو گیا خواب مین دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمدہ منور مقام پر بیٹھے ہین اصحاب حضوری مین کھڑے ہین اور ایک عورت جواہر کے زیور سے آراستہ کھڑی ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو قبول کر مین نے عرض کی میرے بابو (پیر) نے قبول نہین کیا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہی بابو ہین مین نے اُس طرف دیکھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے گویا بابو کو کھڑے دیکھا کہ انگشت بدندان ہوکر فرماتے ہین کہ بابا احمد جو کچھ فرمان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا ہی قبول کر و چنانچہ مین نے اُس عورت کو قبول کیا میرے دل مین گذرا کہ یہ عورت دنیا ہی آپ کے ساتھیون نے بھی یہی خواب دیکھا جب قافلہ رخصت ہونے لگا آپ مع ہمراہیان بغرض رخصت مزار مبارک پر حاضر ہوے مجاور روضہ منورہ دس گز سیاہ کپڑا لائے آپ سے فرمایا کہ اسکی دستار باندھو آپ نے کہا بابو جی نے نہین باندھا ہی وہ برابر ٹوپی پہنتے تھے مجاور نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا ہی آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو دس گز کی دستار دو اور میری

زبان سے کہدو کہ سر پہ باندھے اور خلق کو دعوت کرے آپ نے اُس دستار کو آنکھون سے لگایا پھر سر سے
باندھا بارہ سال تک آپ نے بے رفیق و بے ابریق (لوٹا) سفر کیا جہان پہونچتے مسجد مین فرود ہوتے اللہ نے
ہمیشہ احتیاج غسل سے محفوظ رکھا ہمیشہ عشا کے وضو سے آپ نے نماز صبح ادا کی اکثر سفر مین روزہ رکھتے
ریاضت کرتے مشقت اُٹھاتے آپ کا قول ہی کہ سفر مین محنت و سختی بہت ہی لیکن فرحت حضور باطن اور دل کی تازگی
بھی خوب حاصل ہی آپ اکثر فرماتے کہ مین نے پیادہ برہنہ پا موافق حدیث کے سفر کیا نقل ہی کہ آپ ایک روز اپنے
پیر کے حضور مین حاضر تھے کہ ایک فقیر نے سوال کیا آپ کے پیر نے چاہا جیتل اُس سایل کو دلوائے آپ نے عرض کی
بابو یہ فقیر بھنگ بہت کھاتا ہی ابھی اِس مال کی بھنگ خریدے گا اور کھائیگا آپ نے جواب دیا کہ تم اپنے
فعل کے لیے اور وہ اپنے فعل کے لیے پوچھا جائیگا قولہ فقیرون کی مجلس مین آنا آسان ہی اور سلامت باہر
جانا دشوار ہی آپ سے منقول ہی کہ حضرت شہاب الدین آپ کے نانا فرماتے کہ درویشون کے گرد
نہ پھرو اور اگر پھرو تو آنکھ کان ناک بند کر کے دل کو حاضر رکھو نقل ہی کہ سمرقند کی ایک مسجد مین آپ
گئے یہان ایک عالم لڑکون کو درس دے رہے تھے آپ کنارہ بیٹھے کسی طالب العلم نے کہ حسامی پڑھ
رہا تھا ایک لفظ کا اعراب غلط پڑھا آپ نے اُسکی اصلاح کی عالم نے اُٹھ کر آپ کو اپنے پاس بٹھالیا
علم اصول کے چند سوال کیے آپ نے جواب کافی دیا عالم نے کہا باوجود ایسے علم کے کپڑے میلے کیون پہنے
ہین آپ نے فرمایا اگر لطیف پہنون نفس بدخوئی کرے ایک دن مولانا قاسم سے فرمایا کہ تم قصبۂ
ذوالفہ مین جاؤ مولانا قاسم ختم تراویح کرتے تھے کہ سورہ سبح اسم سے باقی تھی دل مین خیال کیا کہ
آپ بعد ختم کے فرماتے تو خوب تھا مگر چپ رہے آپ نے مکرر فرمایا مجبور بہ تعمیل حکم آپ وہان گئے شب کو
بعد نماز عشا امام مسجد نے تراویح شروع کی اور سورہ سبح اسم سے تمام کی جب آپ وہان سے واپس
آئے تو حضرت نے فرمایا کہ دنیا کے کام کے لیئے کوئی کسی کے دین کا کام خراب نہین کرتا مجھے پہلے
آگاہ کر دیا تھا کہ وہان کی تراویح اسی سورہ سے باقی ہی درویش جس کام کو فرمائے فوراً کر دو دیر نہ کرو
سلطان فیروزشاہ دہلی آپ کا معتقد تھا جب امیر تیمور دہلی آیا آپ موجود تھے اِس واقعہ کے پندرہ
دن پیشتر آپ نے اپنے مریدین و معتقدین سے خبر کر دی تھی چنانچہ وہ لوگ جونپور چلے گئے تھے آپ نے
یہ فرما کر کہ مجھے موافقت خلق ضرور ہی یہین قیام فرمایا اور مغلون کے ہاتھ قید ہوے چالیس
فقیر آپ کے ساتھ اور قید ہوے ہر روز چالیس روٹیان غیب سے آپ پاس آتین آپ فقرائے
ہمراہی کو کھلاتے جب امیر تیمور کو یہ خبر پہونچی امیر نے آپ کو بہت تعظیم کے ساتھ رخصت کیا اور
حکم دیا کہ جسکو آپ فرمائین رہا کر دو چنانچہ بہت لوگ آپ کی شفاعت سے رہا ہوے آپ کو اپنے ساتھ

سمرقند لایا آپ راہ خراسان طی کرتے ہوے گجرات مین آئے مظفر خان حاکم قدیم آپ کا معتقد تھا اُسنے
استدعا کی کہ آپ اس ملک مین قیام فرمائین آپنے طوعاً قبول فرمایا بعد وفات مظفر خان اُسکا نبیرہ
تخت نشین ہوا آپ کا مرید ہوا ایک روز عرض کی کہ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات کی بہت آرزو
ہی آپ نے فرمایا مین اُنسے پوچھ لون چنانچہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا فرمایا
اُس سے کہدو ایک چلہ ریاضت کرے اُسنے ریاضت کی پھر حکم ہوا دو چلّہ اور ریاضت کرے بعد
اسکے بوقت نماز صبح حضرت کے حجرہ مین زیارت خضر علیہ السلام سے مشرف ہوا عند التذکرہ یہ عرض
کی کہ کچھ عجائبات دنیا سے ارشاد ہو فرمایا فلان مقام لب دریاے سابرمتی کہ آج ویران ہی ایک شہر
عظیم آباد تھا اور اُسکو بادان باد کہتے تھے باشندے وہان کے بڑے دولتمند تھے ایک روز مین بھوکھا
تھا آیترہ تنگہ حلوہ فروش کو دے کر حلوہ طلب کیا اُسنے جواب دیا تمھاری صورت درویش کی ہی مین ایسے
لوگون سے دام نہین لیتا جلوا موجود ہی جقدر چاہو کھالو دوسری بار جب مین وہان پہونچا کچھ نشان باشندگان
وشہر کا نہ پایا ایک ضعیف سن رسیدہ ڈیڑھ سو برس کی عمر کا نظر آیا اُس سے دریافت کیا جوابدیا کہ مجھکو
بھی کچھ نہین معلوم بزرگون سے اسقدر سنا ہی کہ یہان ایک شہر بادان باد آباد تھا یہ قصہ سنکر بادشاہ نے
عرض کی اگر حکم ہو مین بھی ایک شہر آباد کرون حضرت خضر نے فرمایا بہت مبارک مگر شرط یہ ہی کہ چار آدمی
پہلے ایسے تلاش کرو کہ نام سب کا احمد ہو اور سنت نماز عصر کبھی فوت نہ کی ہو پھر ان چار ونکو شریک
کرکے بناے شہر کرو احمد آباد نام رکھو تلاش حسب الحکم ہوئی بمشکل تمام دو شخص اس نام کے ملے تیسرے
حضرت شیخ احمد کھتو چوتھے بادشاہ نے ملکر بنا کی اور شہر احمد آباد کہ متصل گجرات ہی ساتوین ذیقعدہ ۸۱۳ھ کو
آباد ہوا جب عمر شریف آپ کی نوے سال سے زیادہ ہوئی آپ نے شیخ صلاح الدین کو کہ براہ راست جو
پسر تھے اور آپنے بچپن سے پرورش فرمائی تھی اپنا جانشین کیا خرقہ خلافت عطا فرمایا ایک سو
گیارہ برس کی عمر کو پہونچکر دسوین شوال روز پنجشنبہ کو آپنے وفات کی مزار مبارک آپ کا موضع
شیر گنج کہ احمد آباد سے ایک کوس ہر واقع ہی

حضرت قطب عالم سہروردی علیہ الرحمہ	۷۹۰	۱۳۸۸	۸۵۷	۱۴۵۳

نام نامی آپ کا سید برہان الدین ہی آپ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان کے پوتے ہین وطن
اصلی سے نکلکر گجرات مین قیام فرمایا اس ملک کے لوگون مین آپ قطب عالم مشہور ہین روضہ آپ کا

بمقام بتوہ کہ احمد آباد سے تین کوس ہی واقع ہی آپ کے روضہ کے دروازہ پر ایک جامع صفت پتھر پڑا ہی
کہ پتھر اور لکڑی اور لوہا ہی تینون صفات ہر وقت اُسمین موجود ہین ممکن نہین کہ ایک شئ اُسے کوئی قرار دے
نقل یون مشہور ہی کہ آپ ایک روز دریا مین غسل کرنے کو اُترے کوئی چیز پیر کے نیچے آئی آپ نے فرمایا
کیا چیز ہی پتھر ہی لوہا ہی لکڑی ہی حق تعالے نے ہر سہ صفات اُسمین پیدا کین آٹھوین ذیحجہ کو
آپ نے وفات پائی

سلطان علاؤالدین	۸۴۷	۱۴۴۳	۸۵۵	۱۴۵۱

بعد وفات سلطان مبارک شاہ تخت نشین ہوا پایۂ تخت بداون کو کیا دہلی حمید خان کے تعلق کیا رفتہ رفتہ دہلی
وبداون دونون ہاتھ سے جاتے رہے بہلول لودی کہ اُمرا سے تھا بے حکم شاہ اکثر علاقہ پر قبضہ کرلیا حمید خان سے
منافقانہ دوستی پیدا کی ایک شب اُسے قید کر کے تخت دہلی پر بیٹھا سلطان کو لکھا کہ بداون آپ کو
مبارک حمید خان کہ سر برآوردہ دہلی تھا اُسکو مین نے قید کرلیا چنانچہ بداون پر سلطان نے قناعت کی و
باقی عمر تمام کی

حضرت نظام الدین خاموش نقشبندی علیہ الرحمۃ			۸۶۰	۱۴۵۵

آپ حضرت شیخ علاؤالدین کے احباب سے ہین قبل شرف حاضری خدمت شیخ ریاضت ومجاہدہ آپ نے کیئے
تھے کرامت وخوارق بھی بہت ظاہر ہوے تھے چنانچہ کسی مسجد یا مکان مقفل مین اگر آپ تشریف لیجاتے انگشت
شہادت سے اشارہ فرماتے فوراً قفل کھلجاتا کشف الاحوال وکشف القلوب وکشف القبور پر آپ کو کمال
تھا ہر شخص کا حال غیب بیان فرماتے جو خطرہ حاضرین کے دل مین گذرتا فوراً خبردار ہوتے حضرت خواجہ
عبید اللہ احرار فرماتے ہین کہ بمقام تاشقند ایک دن آپ میرے مہمان ہوے بیٹھے تھے کہ آہ آہ کی اور فرمایا
نسبت عظیم ظاہر ہوئی فلان شخص آتا ہی تھوڑی دیر بعد ایک بزرگ تشریف لائے آپ نے فرمایا آؤ بھائی
تمھاری نسبت تمسے پہلے آچکی ہی نقل ہی کہ آپ کسی مجلس مین بیٹھے تھے دفعۃً ایک مرض ایسا لاحق ہوا کہ
تمام جسم کانپنے لگا ہرچند آگ جلائی گئی گرم کپڑے جسم پر ڈالے گئے مگر لرزہ کم نہ ہوا ناگاہ ایک مرید کا
کہ دریا کنارہ گیہون لیکر گیا تھا آیا حالت اُسکی یہ تھی کہ تمام جسم سردی کے اثر سے کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا
مجھے چھوڑ دو اُسے گرم کرو کہ یہ مرض جو مجھے لاحق ہی اُسکے سبب سے ہی یہ مرید میرا گرم ہوگا مین بھی گرم ہو جاؤنگا
فوراً خدام نے تعمیل حکم کی مرید کا جسم گرم ہوا آپ نے بھی صحت پائی نقل ہی کہ ایک روز حضرت مولانا سعد الدین

سنے کہ آپ کے اصحاب سے تھے کسی شخص کی شکایت کی جسنے اہانت کی تھی اتفاقاً وہ شخص سامنے سے گذرا آپنے
طلب فرمایا وہ حاضر نہ ہوا بلکہ بے ادبانہ اینڈتا ہوا چلا گیا آپ ایک دیوار سے لگے بیٹھے تھے اسی دیوار مین
نقشہ قبر کا بنایا وہ شخص گر کر بیہوش ہوا اور مر گیا ایک دن لب آب آپ وضو کر رہے تھے کوئی دہقانی بھی
اپنا کھیت سیراب کر رہا تھا مگر نالی پانی کی کسی نے توڑ دی تھی دہقان نے یہ سمجھکر کہ آپ ہی نے ایسا کیا ہی غصہ
مین آکر آپ کو پانی مین ڈال دیا خود فوراً زمین پر گرا اور مر گیا حضرت عبد اللہ فرماتے ہین کہ ایک اکابر سمرقند
آپ کا بہت معتقد تھا اتفاقاً وہ بیمار ہو کر حالت نزع کو پہونچا آپ نے دعاے صحت فرمائی حکم ہوا کہ پیمانہ
عمر لبریز ہو چکا ہی آپ نے اُسکو اپنے ضمن حیات مین لیا وہ اچھا ہو گیا بعد چندے آپ پر جھوٹی تہمت کسی قسم
کی لگائی گئی کہ اس شخص کی سعی سے اسکا دفع ہونا ممکن تھا مگر اسنے پہلو تہی کی آپ نے فرمایا مین نے
ضمن حیات سے اپنے خارج کیا یہ شخص فوراً مر گیا ساتوین جمادی الثانی روز چہارشنبہ وقت عصر آپنے
رحلت فرمائی

حضرت سعد الدین کاشغری نقشبندی علیہ الرحمہ			۸۶۲	۱۴۵۷

آپ حضرت نظام الدین خاموش کے خلیفہ اور اکابر اولیاے نقشبندیہ مین بعد تحصیل علوم ظاہری حضرت خواجہ
کے حضور مین حاضر ہو کر مرید ہوے مدتون خدمت مین حاضر رہے بعدہٗ حج کا قصد فرمایا ہرات پہونچکر صحبت
مشائخین سے مستفیض ہوے پھر واپس آکر اجازت سفر حج چاہی حضرت خواجہ نے فرمایا اس سال قافلہ حجاج
مین تم نظر نہین آتے آپ خاموش ہوے تھوڑے دنون تک آپ اس حال مین رہے کہ جسکی نظر آپ پر
پڑتی فوراً بیہوش ہو جاتا اگر قریب آکر روبرو بیٹھتا ہلاک ہو جاتا اس زمانہ کو آپ نے گوشہ نشینی مین بسر
فرمایا مولانا علاؤالدین آپ کے مریداوی ہین کہ مین بحصول رخصت مکان پر آیا والد میرے یہان کے
زمیندار تھے اہل تحصیل شاہی محصول کے لیے اُنپر بہت ظلم کرتے تھے اور زیادہ طلب بھی کرتے تھے ایک مرتبہ
افسر اعلیٰ کے پاس جاکر محصول جائز لینے کی استدعا کی اُسنے گالیان دین مین نے اُسوقت مولانا کو یاد
کیا شب کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے ایک تیر کمان مجھے دیکر فرمایا کہ محصل کے سینہ پر مار مین نے مارا اور وہ
ہلاک ہو گیا صبح کو مین اُس محصل کے پاس پھر گیا اُس سے کہا کہ دو ایک روز مین تجھپر بلاے عظیم آئیگی جلد
توبہ کر واجبی محصول لے اُسنے مجھے نکال دیا اور دوسرے دن فالج کے عارضہ مین مبتلا ہوا اور مر گیا مولانا
محمد برادر خرد مولانا جامی سے روایت ہی کہ مجھے علم کیمیا کا بہت شوق تھا ایک دن جو راہے پر اسی فکر مین
کھڑا تھا کہ آپ کا گذر ہوا آپ نے میرے دونون کان پکڑے اور یہ قطعہ پڑھا قطعہ

کیمیائے ترا کنم تعلیم		کہ در اکسیر و در صناعت نیست		
رو قناعت گزین کہ در عالم		کیمیائے بہ از قناعت نیست		

اس قطعہ کا سننا تھا کہ کیمیا کا خبط میرے دل سے جاتا رہا مولانا علاؤالدین سے منقول ہی کہ جب اول مین
مین آپکی خدمت مین آیا آپ نے فرمایا ترک تعلیم علم کلام کرکے تعلیم علم باطنی مین مصروف ہو چنانچہ مین نے تمام
علمونکا سبق بجز حدیث شریف کے چھوڑ دیا صبح کو حدیث کی کتاب اُٹھا کر چلا چند قدم گیا ہونگا کہ بدن بھاری
معلوم ہوا بدشواری دو چار قدم اور بڑھا دستار سر برہنہ دیکھی برہنگی سر سے شرمندہ ہوا پھر دو ایک قدم اور چلا چادر
دوش سے گم ہوگئی پھر کچھ آگے چلا پیراہن بھی گلے مین نہ رہا مجھے خوف ہوا کہ اگر اور قدم بڑھا تو ازار بھی
غائب ہو جائیگی مین ننگا ہو جاؤنگا ناچار پھرا تمام چیزین گم گشتہ راہ مین پائین بار گران بھی دفع ہوا اپنے فعل
سے پشیمان ہوکر خدمت خواجہ مین مؤدب آبیٹھا آپ مراقب تھے سر اٹھایا میری جانب متوجہ ہوکر فرمایا
طریقت مین متابعت پیر واجب ہی مین نے سمجھا کہ یہ سب آپکے تصرف سے تھا نقل ہی کہ ایک شب
علاؤالدین نے سمع سنکر وجد کیا صبح کو خدمت مین حاضر ہوے اُسوقت بہت آدمی حاضر تھے یہ دور سب سے
بیٹھے آپ نے نظر خشمناک اُنپر ڈالی یہ حال ہوا کہ گویا پہاڑ کے نیچے دب گئے دم گھٹنے لگا حالت نزع پیدا
ہوئی پیشانی سے عرق مثل باران ٹپکنے لگا مولانا شہاب الدین سرہندی نے شفاعت کی آپ نے فرمایا
مین نہین چاہتا کہ میرے پیر رقص و سمع مین رہین یہ فرما کر داہنی ہتھیلی بائین ہتھیلی پر رکھی وہ بار عظیم رفع ہوگیا
ساتوین جمادی الثانی روز چہارشنبہ وقت ظہر آپ نے وفات فرمائی

حضرت حسین نوشہ توحید فردوسی رحمۃ اللہ علیہ	۵۴	۱۳۵۳	۸۶۹	۱۴۶۴

آپ صاحبزادہ حضرت معز شمس بلخی کے ہین مُدت العمر خدمت مین عم حقیقی حضرت مولانا مظفر بلخی علیہ الرحمہ کے رہے
تعلیم اور تربیت پائی جب آپ پیدا ہوے تو حضرت مخدوم الملک نے رحمۃ اللہ علیہ اپنا ملبوس عنایت فرمایا اور ایک
ٹوپی بھی ملبوس خاص کی بھیجی یہ ٹوپی تمام عمر آپ نے پہنی چھ دن کے تھے جب بھی درست آگئی تھی اور جب تک زندہ
رہے برابر ٹھیک ہوا کی یہانتک کہ بعد انتقال بھی سر پر درست تھی ولادت آپکی شہر ظفرآباد مین ہوئی حضرت مخدوم الملک
نے حضرت مظفر بلخی کو یہ مژدہ دیا کہ تمکو خدا نے فرزند عطا فرمایا حضرت مظفر نے عرض کی مین بی بی نہین رکھتا بیٹا
کہان سے پیدا ہوا آپ نے طرف معز بلخی کے اشارہ فرما کر کہا کہ برادرزادے کے فرزند ہونے مین کیا عذر ہی
بھائی کا لڑکا تمھاری اولاد کی جگہ ہوگا بعد اسکے ظفرآباد سے خبر ولادت آئی مخدوم الملک ایک روز وضو
فرما رہے تھے مصلا بچھا تھا دستار مبارک اُسی پر رکھی تھی آپ کہ اُسوقت بہت بچہ تھے مصلا پر جا بیٹھے دستار سر پر

رکھ لی حضرت مظفر رحمہ اللہ کی نظر پڑی خفا ہونے لگے حضرت مخدوم نے فرمایا اُسپر خفا نہ ہو اُسنے دستار پہچانکر
پہنی ہی ایک روز اُسکے زیب سر ہوگی آپ ایسے سر دفتر توحید ہوے کہ آپ کا لقب نوشہ توحید ہوا آپ کے چہرۂ
مبارک پر اسقدر نور تھا کہ مقابلہ سے کوئی شخص آپ کی جانب دیکھ نہین سکتا تھا اگر دیکھتا آنکھیں پھٹ جاتین
آپ کی زیارت کی یہ صورت ہوتی کہ جب آپ دوسری طرف متوجہ ہوتے تب لوگ پہلو سے زیارت کرتے ریاضت
و مجاہدہ مین مرد روزگار تھے تیرہ فاقہ پر دو پھول سایہ کا نوش فرمایا تھا تصنیفات آپکی علم تصوف مین بہت ہین
حضرت بدیع الدین مدار آپ کو قلزم توحید فرماتے تھے اشعار چند آپ کے دیوان کے تبرکاً درج ہوتے ہین و ہو ہذا

چون بخلوت گہ صوفی نبود غیر اللہ		نعم الانخوزم زانکہ ہمہ لا زدہ ام
گر من از رخ برکشایم پردۂ تلبیس را	ولہ	درمیان فرق نماند آدم و ابلیس را
گر ملک را وانمایم روی خود از تیرہ خاک		روح قدسی ترک آرد سجدۂ تقدیس را
آدم و ابلیس آرد سجدۂ پیش حسین		گر من از رخ برکشایم پردۂ تلبیس را
دانی بد و کون کیست پیدا	ولہ	مائیم ز راہ لطف مائیم
چون دوئی نیست درمیانۂ ما	دیگر	ما ہمہ او و او ہمہ مائیم
ما بدان آمدیم درعالم		تا خدا را بخلق بنمائیم
ہر قوم بقبلۂ گرایند		ما حاصل جملہ قبلہا ئیم

نقل ہی کہ ایک روز آپ کی مجلس مین کسی نے پوچھا کہ آیت شریف انا عرضنا الامانۃ کی تفسیر کیا ہی آپ نے فرمایا
ایسا سوال کیا کہ دل پر بار ہوا خیار ہی درگاہ عزیز جبار سے یعنی جب حضرت عزت سے فرشتگان آسمان و زمین
کو ارشاد ہوا کہ فاعل ہر فعل کا حقیقت مین مین ہونگا اور الزام دوسرون پر رکھونگا سبنے عذر کیا کہ یہ بلاے عظیم
ہی جن افعال کا تو حقیقی فاعل ہو اُسکا الزام فرشتون پر اس جواب سے وہ مورد عتاب ہوے جب نوبت
انسان کی آئی اُسنے قبول کر لیا اسرار محبت جب کمال پر پہونچتا ہی تو دل عاشق سُود و زیان سے فارغ ہوجاتا
ہی عمر شریف آپکی ایکسو پندرہ برس کی ہوئی بہار شریف مین تیئیسوین ذیحجہ کو وفات فرمائی مرقد مبارک
بہار شریف مین زیارت گاہ خلایق ہی بیعت آپ کو حضرت مخدوم الملکؒ سے تھی خرقہ خلافت حضرت
مظفر بلخیؒ سے بھی پایا

حضرت حسن بلخی فردوسی علیہ الرحمۃ	۰	۰	۰	۰

آپ صاحبزادہ و جانشین حضرت حسین نوشہ توحید قدس سرہ کے ہین ولی مادرزاد تھے طفولیت ہی سے ایسی

لذت ایثار آپ مین تھی کہ جو کچھ پاتے اُسیوقت ایثار درویشان کرتے حضرت والد ماجد سے جو کچھ معینہ ماہانہ آپ کو ملتا تھا وہ ایک ہی دو روز مین باقی نہ رہتا تھا اور ہمیشہ بے مایہ و مفلس رہتے تھے حضرت حسین نوشہ توحید رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ حسین کو کسی قدر دیا جاے مگر ہمیشہ تہیدست رہتے ہین اُنکو ایسی ہمت ہی اگر دسترس ہو تو ایک روز مجھے بھی کسیکو دیدین حضرت احمد لنگر دریا فرماتے ہین کہ مین جب رات کو حضور مین حضرت کے بیٹھتا تو صور نہاے زیبا اور آوازہاے مرغوب اور بوہاے خوش غیب سے ظاہر ہوتین ایسی کہ میرا دماغ اُس بو سے تمام دن معطر رہتا اور مین رات کا انتظار کیا کرتا ایک روز حضرت حسین نوشہ توحید نے دو گل شکر ایک آپ کو اور ایک آپ کے دوسرے بھائی حضرت سلیمان کو بھیجا حضرت سلیمان نے نہایت تعظیم سے لیا اور رکھ لینے کو کہا اور آپ نے غایت تعظیم سے سر پر لیا بعد اُسکے ہاتھ مین لے کر چھوڑ دیا کہ زمین پہ گر کر ریزہ ریزہ ہوا اور یارونکو فرمایا کہ لُوٹ لو اور کھا لو یارون نے لوٹ کر کھا لیا جب حال حضور مین حضرت نوشہ توحید رحمۃ اللہ علیہ کے واپس گیا آپ نے کیفیت استفسار فرمائی اُسنے حقیقت بیان کی حضرت حسین علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایسے دل سے کچھ کام ہو سکتا ہی اور حضرت سلیمان کی نسبت افسوس کیا کہ رکھ لیا اور خرچ نہ کیا قولہ آپ نے اپنے صاحبزادہ حضرت احمد لنگر دریا علیہ الرحمہ سے فرمایا کہ عالم تمثیل کو اچھی طرح سے جان لو آپ نے عرض کی کہ میری سمجھ مین یہ بات نہین آئی شرح اسکی فرمائیے آپ نے فرمایا اُس تقدس و تعالے نے خدا ہو کر وحی بھیجی جبرئیل ہو کر وحی لایا محمد ہو کر تبلیغ وحی کی اُمت ہو کر بعضے کو قبول بعضے کو رد کیا ایک وقت مین آپ نے بیعت لینی ترک کر دی تھی حضرت حسین علیہ الرحمۃ کو خواب مین دیکھا کہ تمنے کیون بیعت لینی ترک کر دی ہی آپ نے عرض کیا میری نظر مجھپر پڑی ہی پس جو کوئی خود آلودہ ہو وہ دوسرے کا ہاتھ کیونکر پکڑے اور دوسرے کو کیونکر توبہ دے حضرت حسین علیہ الرحمہ نے ایک کاغذ اپنی آستین سے نکالا اور آپ کے ہاتھ مین دیا وہ شجرہ پیران سلسلہ علیہ فردوسیہ کا تھا اور خط سبز سے لکھا تھا اور فرمایا کہ دیکھو تمھارا نام چوبیس پیرون کے اوپر لکھا ہی اگر تم یقین نہین کرتے پیچھے دیکھو آپ نے پیچھے نظر کی تو دیکھا کہ حضرت منظفر بلخی سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب بزرگان یکے بعد دیگرے کھڑے ہین اِسکے بعد آپ نے بیعت لینی شروع کی مذمت دنیا کا ذکر تھا آپ نے یہ حدیث پڑھی فرد امن الدنیا واللہ ان الدنیا اھون من اعراف الخنزیر فی ید المجذوم لیعنے بھاگو دنیا سے بخدا دنیا خوارتر ہی استخوان خوک سے جو ہاتھ مین مجذوم کے ہو قولہ خداے تعالے نے فرمایا ہی کہ المومنون اخوۃ پس اگر درمیان مومنین کے ایسی موافقت نہ ہو کہ ایک کی خوشی سب کی خوشی اور ایک کا غم سب کا غم نہ ہو تو اخوت کیسی قولہ جب کوئی سماع مین رقص کرے یا زمین پر پیر مارے یا تالی بجاے یا آستین جھاڑے اُسے لازم ہی کہ جو کچھ آستین ہی

خودی اور نفسانیت اور کبر اور حسد سے یا مثل اُسکے سب کو لات مارے اور سب سے ہاتھ جھاڑے تب اُسے زمین پر پاؤن مارنا اور آستین جھاڑنی مسلّم ہوا اور اگر کچھ اپنے سے دور نہ کرے تو مجرّد پاؤن زمین پر مارنا ضائع ہوا اور یہ شعر پڑھا **شعر**

رقص وقتے مسلم است ترا		کاستین بر دو عالم افشانی	

چونکہ حضرت احمد لنگر دریا علیہ الرحمہ کا سنہ وفات نہین پایا گیا اسلیے یہی موقع مناسب معلوم ہوا کہ یہان پر آپکا ذکر جمیل تحریر کیا جاے

ذکر حضرت احمد حسن حسین بلخی فردوسی رحمۃ اللہ علیہ	۸۲۶	۱۴۲۲	۰	۰

آپ صاحبزادہ حضرت حسن بلخی قدس سرہ کے ہین ولادت باسعادت آپ کی ستائیسوین رمضان المبارک ۸۲۶ھ کو ہوئی اور آپ جانشین حضرت حسن بلخی رحمہ اللہ کے ہین سجادہ پر حضرت مخدوم جہان کے تھے زہد و تقوے مین قدم راسخ رکھتے تھے صاحب علم شریعت و طریقت توحید مین یگانہ و فرزانہ عصر تھے **قولہ** حق سبحانہٗ و تعالے پر ایسا اعتقاد چاہیے کہ بے واسطہ روزی دیتا ہی اور سب کو نظر نہ کرنا چاہیے حضرت ذو النون مصری علیہ الرحمۃ کو ایک مرتبہ خیال ہوا کہ رزق بے سبب کیونکر پہونچتی ہی اگر معلوم ہو جاے تو ترک سبب کرین اسی خیال مین باہر آئے ایک درخت پر دیکھا کہ ایک جانور اندھا بیٹھا ہی وہان پر آپ ٹھہر گئے دیکھا کہ دو مشکیزے چاندی کے کے غیب سے نمودار ہوے ایک مین بھونے ہوے تل کے دانے دوسرے مین گلاب اُس جانور نے تل کھالیا اور گلاب پی لیا اُسوقت سے وہ تمامتر مشغول ہوے اور ایسا ہی ایکمرد نے کہ جنگل مین پیاسا تھا دیکھا کہ جنگلی ہرن کنوین کی زہ پر آئے اور پانی لب چاہ تک ہی پانی پیا اور چلے گئے یہ شخص جو لب چاہ پر پہونچا تو پھر پانی تہ چاہ مین تھا نعرہ کیا اور کہا کہ الٰہی مین جانور سے بھی درگذرا کہ پانی مجھ سے ہٹا دیا گیا ندا آئی کہ تیرے پاس ڈول اور رستی ہی اُسنے فوراً پھینک دی پھر پانی اُسی طور لب چاہ تک آیا اُسنے پیا **قولہ** دنیا مثل آب گذران کے ہی توشہ راہ کرنا چاہیے وتزودوا فان خیر الزاد التقوے اور رضا مین دلون کے کوشش کرو اور اُس چیز سے جس سے گرانی کسی دل کی ہو ہرچند مباح ہو پرہیز کرو اور وقت کو ضائع مت کرو یاد آخرت و قیامت مین ہو **قولہ** دنیا کچھ نہین ہی اور سب کچھ ہی کچھ نہین ہی اس سبب سے کہ بقا نہین رکھتی اور سب کچھ ہی اس سبب سے کہ مزرعہ آخرت ہی **قولہ** بزرگون نے فرمایا کہ ایک ساعت دنیا کی بہتر ہی ہزار سال آخرت سے **شعر**

بدنیا توانی کہ عقبےٰ خری		بخر جان من ورنہ حسرت بری	

اولیا و انبیا کی آنکھ سوتی ہی دل نہین سوتا ینام عینای ولاینام قلبی حدیث شریف ہی **قولہ** جس شخص مین بطوبت

باقی ہی وصول حق اُسے کہان میسر ہی **قولہ** محبت اور ربط دل عجب چیز ہی ہرچند محب کو وصل محبوب مین ذلت اور مشقت ہوتی ہی پر اُسپر وہ دشوار نہین ہوتی اور اگرچہ معشوق غایب ہو عاشق اُسے حاضر جانتا ہی آپکے حضور مین جو کوئی امیر یا غریب جاتا اُسکو کچھ دیکر رخصت فرماتے اور فرماتے **شعر**

بی تکلف جگری پیش خیال تو کشیم	کار درویش ہمین حضر و من حضر است

قولہ جوانی مین خوف چاہیئے تاکہ گناہ سے بچے اور پیری مین رجا تاکہ معرض نا امیدی مین نہ پڑے **قولہ** مخدوم جہان فرماتے تھے کہ موت کے وقت رجا چاہیئے اور صحت مین خوف **قولہ** حضرت آدم علیہ السلام مثل صدف کے تھے اور سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم مثل دُر نشا ہوا رجب خدا چاہے کہ موتی پیدا کرے تو پہلے صدف پیدا کرے اور اُسے گوشت و پوست دے تب اُسمین دُر نشا ہوار خلق کرے **قولہ** جبار اسم الٰہی ہی اُسکے معنی یہ ہین کہ جو نقصان بندہ کی طاعت مین ہوتا ہی اُسے جبر کرتا ہی یعنے پورا کردیتا ہی پس جو مومن کار حسنہ شروع کرے اور موت یا دوسرے سبب سے پورا نہ کرسکے تو اُسے خدا پورا کردیتا ہی **قولہ** اولیاء اللہ جو راہ خدا مین کشتہ ہوے ہین وہ زندہ ہین اور یہ آیۃ دلیل ہے ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما آتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم ان لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون **قولہ** شہر مین رہنا قریہ کے رہنے سے بہتر ہی تاکہ ثواب جمعہ وعیدین وصحبت علما سے محروم نہ رہے حدیث شریف ہی علیکم بالسواد الاعظم **قولہ** بخیل وہ ہی کہ پانی کے پاس پہونچے اور وضو نہ کرے اور دوگانہ ادا نہ کرے **قولہ** التیخ یحیے ویمیت کے یہ معنی ہین کہ صفات ذمیمہ مارے یعنی دور کرے اور صفات حمیدہ کو اُسمین پیدا کرے **قولہ** جب کسی طالب کو غیر خدا مطلوب ہی تو وہ خدا سے منزلون دور ہی **قولہ** اندام ظاہری کو توکیون جلاتا ہی باطن کو جلا کہ وہ منظر حضرت عزت ہی اور محل اسرار الٰہی **قولہ** جو کوئی وتر کے رکعت اول مین و التین دوم مین الھاکم التکاثر تیسری مین اخلاص پڑھے درد دندان اُسے نہ ہو اور سنت فجر کی اول رکعت مین الم نشرح و دوم مین الم ترکیف تو مرض ناسور دفع ہو **قولہ** اگر آسمان پتھر برساوے اور زمین لوہے کی ہو جاوے اور ایک گھاس نہ اُگے تو بھی رزق بندون کا نہ جاوے ایک روز آپ نے فرمایا کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ مین حضرت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لائے اِس ارادہ سے کہ آپ کے خانقاہ کی کوئی خدمت اپنے ذمہ لیوین اُسوقت سب خدمتین صوفیونکو تقسیم تھین کوئی خدمت باقی نہ تھی آپکو خدمت کلوخ درست کرنے کی ملی آپ اسی خدمت مین تھے ایک روز حضرت نجیب الدین فردوسی کتاب احیاء العلوم تصنیف حضرت امام محمد غزالی مطالعہ فرما رہے تھے کہ ایک مقام مین اُنکو مشکل پڑی اور مطلب حل نہ ہوا قصد کیا کہ امام سے جاکر حل کرین آپ نے حکم دیا کہ سفر کا سامان درست کیا جائے چنانچہ سامان درست ہوا اور آمادہ سفر عراق ہوے حضرت محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ آپ اِس غرض سے سفر فرماتے ہین خیال کیا کہ ناحق کی زحمت ہوگی مین تو

یہان ہون آپنے سامنے جاکر عرض کیا کہ مین خانقاہ مین امام محمد غزالی کے رہا ہون میرے سامنے اِس مقام کے یہ مطالب اُنھون نے بیان کیے تھے آپکو تشفی ہوئی اور سفر عراق سے باز رہے **قولہ** محکوم گریہ ہونا اُس سے بہتر ہو کہ محکوم نفس ہونا **قولہ** جو کچھ عالم مین ہو آئینہ و عکس واجب کا ہے **شعر**

صد ہزار آئینہ دارد شاہدم بر روے ما	ذرہ ہر آئینہ آرد جان درو پیدا شود

قولہ جو شخص اپنے تیئن فرعون سے ذرہ بھی بہتر جانے وہ فرعون سے بدتر ہو **قولہ** حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر تم اُنکو دیکھتے تو کہتے کہ دیوانہ ہین اور وہ تمکو دیکھتے تو کہتے کہ شیاطین ہین کسی نے پوچھا قبر مین بھی تربیت حاصل ہوتی ہو آپ نے فرمایا ہان **شعر**

کدام دانہ فرو رفت در زمین کہ نرست	چرا بدانہ آن منیت این گمان باشد
کدام دلو فرو شد کہ پر برون نرسید	ز چاہ یوسف جان را چرا فغان باشد

قولہ ہلک المشتغلون ونجی المخففون یعنے ہلاک ہوے گرانبار اور نجات پائے سبکبار **قولہ** دنیا کے کامون مین اختصار بہتر ہو کیونکہ فرصت غنیمت ہو **قولہ** توبہ مین تاخیر نہ کرنی چاہیئے اگر دن مین سو گناہ کرے سو بار توبہ کرنا چاہیئے **قولہ** وحدت موحد کو عرش سے بالاتر کھینچتی ہو **قولہ** ہر آدمی پر پانچ شکر واجب ہو ایک یہ کہ خدا نے مجھے وجود مین لایا دوسرے یہ کہ حیوان پیدا کیا جماد نہین پیدا کیا تیسرے یہ کہ دواب نہین پیدا کیا آدمی پیدا کیا چوتھے یہ کہ مسلمان کیا پانچوین یہ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنایا **قولہ** جو کوئی قطع رحم کرے کوئی عبادت یا کوئی عمل اُسکا قبول نہ ہو صلہ عرش مین آویختہ ہو اور ہر وقت دعا کرتا ہو کہ خدایا جو مجھ سے ملے تو اُس سے مل اور جو مجھسے قطع کرے تو اُس سے قطع کر **قولہ** توبہ مین بہت جلدی کرو یہ خیال مت کرو کہ جب سب گناہ سے پرہیز حاصل ہووے تب توبہ کرین یہ وسوسہ شیطانی ہو ایک شخص نے عرض کی کہ کہتے ہین کہ ذکر الٰہی شرک ہو اِسکے کیا معنی ہین آپ نے فرمایا کہ ایسا کہان آیا ہو اور اگر بعد تحقیق کے ایسا کہین آیا ہو تو معنی اُسکے یہ کیے جائینگے جیسا میرے پیرون نے فرمایا ہو کہ انسان پانچ مرتبہ رکھتا ہو نفس دل روح سر خفی چار مرتبہ اولین تک کثرت ہو اور شیطان کو وہان تک دخل ہو اور وسوسہ اُسکا وہانتک پہونچتا ہو پس چار مرتبہ تک ذکر کرے تو لغو نہ ہو مگر مرتبہ خفی مین کہ وہان کثرت نہین ہو اور وسوسہ شیطان کو وہان دخل نہین ہو اگر ذکر کرے تو لغو ہو کیونکہ ذکر غیبت مین ہو اور جب وہان اسقاط اضافت ہو اور کثرت نہین ہو ذاکر کہان اور ذکر کہان بے شبہہ اسجگہ ذکر شرک ہو **قولہ** جسکو قابلیت ہو وہ کچھ ہوتا ہو جیسا کہ آئینہ کو آفتاب کے مقابل رکھکر روئی اُسکے نیچے رکھین تو روئی مین آگ پیدا ہو جائے **قولہ** اسلام وہ ہو کہ ظاہر و باطن ایک ہو جو دل مین وہی زبان پر اگر ایسا نہ ہو تو نفاق ایک سخت خصلت بد ہو خدا سب مومنونکو اس سے بچاوے **شعر**

اے کہ بدل زہر و زبانت شکر	کار تو سامان نشود زین ہنر

سر بنیاید ز دلش در جگر	آنکہ زبانش دگر و دل دگر

قاضی محمد معروف نے عرض کیا کہ جب مرید پیر کے حضور مین ہو تو ذکر مین مشغول رہے یا مشاہدۂ پیر مین فرمایا ذکر دو طور پر
ہی ایک کہنا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اللہ یہ ذکر عوام ہی دوسرے یہ کہ طالب جس چیز مین نظر کرے اندیشہ یگانگی خداوند تعالیٰ ہو
نشست و برخاست و حرکت و سکنت و اکل و شرب اپنے سب افعال مین تصور اُسکے یگانگی کا کرے اور سوائے اُسکے کچھ
نہ دیکھے اور نہ جانے یہ ذکر خواص ہی اگر یہ نصیب ہو تو اُس سے سب حاصل ہو مشاہدۂ پیر کی کیا حاجت کہ اُس ذکر مین سب
ہی اُن اشخاص کا ذکر ہوا جو دو بیبیان رکھتے ہین آپ نے فرمایا کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کے ہمسایہ مین ایک عورت
اپنے شوہر سے شکایت کر رہی تھی کہ مین نے اتنی مدتون سے جو تیرے گھر مین مشقت اور ذلت اختیار کی وہ اِسی سبب سے
تھی کہ تو میرے گھر مین تھا اور میرے سوا دوسرے کو دوست نہ رکھتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ دوسرے کو دل دو مجھے اِسکی
طاقت نہین خواجہ حسن علیہ الرحمہ یہ باتین سُنکر متفکر ہوئے کہ یہ بات کہان سے ہی آخر فکر کرتے کرتے قرآن سے یہ آیت
نکالی اِن اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء تحقیق کہ خدا نہ بخشے گا اُسے جو شرک کرے اور بخشیگا سب گناہ
جو سوائے شرک ہی فرمایا کہ بس معلوم ہوا کہ شرک کسی جگہ پسند نہین ہی ہر جگہ مذموم ہی ایک روز آپ کہین چلے جاتے تھے
راہ پر ایک اینٹ پڑی تھی آپ نے اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر کنارہ ڈال دی اور فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین بلند ترین
کلمہ لا الٰہ الا اللہ اور سب کے نیچے کی شاخ دور کرنا اذیت دینے والی چیز کا ہی راہ سے اگرچہ اصل مطلب یہ ہی کہ راہ دین سے
حجاب موذی کا دفع کرے ظاہر مین یہ بھی ہی اور فرمایا کہ صحابی کا یہ حال تھا کہ جو ایکدوسرے کو دیکھتا اور پاتا تو اُسکے دینی
عیوب سے اُسے مطلع کرتا اگر نہ کرتا تو ایکدوسرے کو الزام دیتا قولہ طالبان جانتے ہین کہ اُنکو دیدار مطلوب مین کیسی راحت
اور لذت ہوتی ہی اور فوت ہونے مین اُسکے کسقدر رنج اور محنت کسی نے پوچھا کہ اِسکے کیا معنی ہین کہ تن مثل قارون کے
رکھو اور دل مثل موسیٰ علیہ السلام کے فرمایا کہ صوفی کو چاہیئے کہ ظاہر درمیان خلق کے ایسا رہے کہ کوئی اسے فقیر اور محتاج
نہ جانے اور اِس طریقہ سے اپنے فقر کو چھپائے کہ خداوند تعالیٰ دوست رکھتا ہی فقیر تونگر نما کو مگر دل مثل عیسیٰ علیہ السلام
کے رکھے کہ ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہے اور کسی دنیاوی چیز پر توجہ نہ کرے حال قارون کا جو کچھ ہوا مشہور ہی اور حضرت
موسیٰ نے مدت العمر مین کہین گھر نہ بنایا جب رات ہوئی تو درختون تلے بسر کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس دنیاوی
چیزون مین دو چیز تھی ایک قدح آبخورش اور ایک شانہ ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ اُنگلیون سے شانہ کرتا ہی آپ نے
شانہ پھینکدیا اور دوسرے کو دیکھا کہ چلو سے پانی پیتا ہی قدح بھی دُور کیا قولہ جو شخص جس سے محبت رکھتا ہی اُسی کا ذکر
کرتا ہی دوسرے کا نہین من احب شیأ اکثر ذکرہ قولہ اسم خوانان بمنزلہ بت پرستون کے ہین یعنی جو لوگ دعوت اسما کی
دیتے ہین قولہ زر قرض حلال ہی مگر اُس سے جسکے پاس مال حلال ہو نہ کہ کافر و سود خوار سے قولہ بدن مرکب ہی اور روح راکب
مگر عجب نادان وہ آدمی ہین کہ ہمیشہ تابع مرکب اور سوار کا خیال نہین کرتے شعر

تا تو بر پشت جمازی بار او بر جان تست	بار بفگن خر رہا کن ایک اینک منزل ست

قولہ عشق فرط محبت کو کہتے ہین اول معرفت ہی یعنی آشنائی پھر الفت تب محبت تب عشق حضرت سالار مسعود غازی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا کہ ایکمرد نے ظاہری تیغ کی ایسا مرتبہ پایا اگر کوئی تیغ باطن کرے تو کہو کیا پائیگا قولہ صوفی کو ہر چیز مین اُسکا صانع منظور رہو تب توحید اُسکی مسلم ہو شعر

ہر چہ بینی بہ آشکار و نہان	جملہ حق است تو حقے حق دان

قولہ فقر کو غنا پر فضل ہی قولہ ہر آدمی کو دو مرکب ہمیشہ میسر ہی اگر عقل ہو تو کبھی پیادہ نہ ہو جب نعمت پہونچے تو مرکب شکر پر سوار رہو جب بلا پہونچے مرکب صبر پر اور سید ھا دار السلام کو پہونچے قولہ صوفی وہ ہی کہ ہمیشہ اُسکے ساتھ ایک رقیب سخت ہو پوچھا کہ رقیب سخت کیا ہی فرمایا کہ ایک جھڑکنے والا قلب سے کہ ہمیشہ مہار اپنی طرف کھینچے اور ہرگز نہ چھوڑے کہ بے راہ جائے قولہ انصاف یہ ہی کہ رات دن مین ایکبار کھانا کھاے اور رات کو ایک نیند سوئے زیادہ اس سے زیادتی ہی قولہ فواید گرسنگی بیان مین نہین آتے جتنا کام ہی بے تقلیل سے کمتر حاصل ہوتا ہی اور بلا و خواری آدمیونکو سیری شکم سے ہی تقلیل طعام و آب سے آدمی کو مکاشفہ حاصل ہوتا ہی کیونکہ معدہ کدورت سے صاف رہتا ہی اور کثافت باطن کی زایل ہوتی ہی قولہ جب تمھارا گذر بازار مین ہو تو پڑھو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسکا بہت ثواب ہی صحابی بضرورت بھی بازار مین آتے اور اسے پڑھکر پھر جاتے قولہ ذکر کے دو طریقے ہین ایک یہ کہ ذکر زبان کا ذکر دل کے ساتھ ہو دوسرے یہ کہ دل ذاکر ہو زبان خاموش وہ ابتدا مین ہی اور یہ انتہا مین قولہ موت کا ذکر اکثر کرتے رہو وہ دافع غفلت ہی قولہ گناہ ایک بلاے بزرگ ہی ابتدا اُسکی سختی دل اور انتہا اُسکی کفر پس ہر وقت توبہ چاہیئے قولہ ولی وہ ہی کہ جسکے دیکھنے سے خدا و خدا کا رسول یاد آوے قولہ ملامتیون کے چند انواع مختلف طریقون سے اپنے تئین چھپاتے ہین اور لوگ اُنپر بوجہ ملامت کرتے ہین یا بسبب جہل کے مگر یہ طریقہ کہ شریعت و سنت ترک کرنی اور متابعت سے ہاتھ کھینچنا اور کہنا کہ یہ راہ ملامت ہی تمام ضلالت و گمراہی ہی نعوذ باللہ منہا چاہیئے کہ اس بلا سے اپنے کو بچاوے ترکیب صلوٰۃ الهول جو شب اول بعد مغرب کے مُردہ کی مغفرت کے لیے پڑھی جاتی ہی آپ نے یہ فرمایا کہ دو رکعت نماز ہر رکعت مین بعد فاتحہ آیت الکرسی ایکبار الھکم التکاثر و اخلاص دس دس بار بعد نماز کے دعا مغفرت مُردہ کی کرے اور کہے الٰہی ثواب اس نماز کا فلان مردہ کو بخشا اور لاکھ بار لا الہ الا اللہ جس دن پڑھا جاے وہ مغفور ہو اور قبر پر جس مردہ کے دس بار اخلاص پڑھے گا یہی نفع ہی ذکر حضرت معاویہ اور ابی سفیان و یزید کا آیا فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی بزرگ تھے اور کاتب وحی تھے زبان طعن اُنپر ہرگز نہ کھولنا چاہیئے جو کچھ ہوا وہ راہ اجتہاد سے ہوا اور لعنت یزید کے بارہ مین اختلاف ہی مشہور ہی سے بیرون نے کہا ہی کہ اُتنا وقت جو ہم یزید پر لعنت کرین کیون دوسرے کام مین نہ دین قولہ درویش کو چاہیئے کہ تجار چیزین اُسمین ہون اپنی آنکھ اندھی رکھے تا کہ

دوسرونکا عیب نہ دیکھے کان بہرا رکھے تا بُری باتین نہ سنے زبان گونگی رکھے تاکہ بیجا بات نہ بولے پیر لنگڑا رکھے تاکہ بیجا نہ چل سکے اگر یہ نہین ہی تو جھوٹھا دعوی درویشی ہی

حضرت شاہ مینا لکھنوی علیہ الرحمہ	۰	۰	۸۷۰	۱۴۶۵

آپ صاحب ولایت دیار لکھنؤ ہین اسم مبارک آپ کا شیخ محمد ہی صغرسنی سے شیخ قوام نے پرورش کی شیخ سارنگ بستہ کار کے مرید ہین نقل ہی کہ شیخ قوام الدین کا ایک لڑکا محمد نام سے مشہور بہ مینا تھا جب جوان ہوا شاہی نوکری کرلی شیخ کو یہ بات ناپسند آئی بہت کوشش کی کہ خدمت سلطان سے باز آئے مگر کچھ اثر نہ ہوا اور شیخ کا رنج بڑھا ایک مرتبہ یہ لڑکا وطن مین آیا جناب شیخ نے جب سُنا فرمایا مین اُسکی صورت دیکھنا نہین چاہتا چنانچہ صاحبزادہ کو ایک مرض مہلک لاحق ہوا اور اُسی مرض مین انتقال کیا آپ کے ایک اصحاب کہ شیخ قطب نام سے تھے آپ نے اُنسے فرمایا مین چاہتا ہون کہ لڑکا تمھارے یہان تولد ہو اور مینا نام رکھا جائے چنانچہ یہ حضرت پیدا ہوے اور نام مینا رکھا گیا نقل ہی کہ آپ روز اول جب مکتب مین تشریف لے گئے معلم نے الف بے پڑھائی آپنے معنی و تحقیق حرف بیان فرمائی سب کو تعجب ہوا ریاضت آپ نے بہت کی ہی اور ہمیشہ مجرد رہے ہین تمام شب دیوار پر اس غرض سے بیٹھے رہتے کہ نیند نہ آئے زمین پر اگر کبھی بیٹھتے ہر چہار طرف کانٹے بچھا دیتے اکثر جاڑے کے دن مین پیراہن ترکرکے پہنتے اور شبنم مین بیٹھتے مزار آپکا لکھنؤ مین ہی رحمہ اللہ

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبند علیہ الرحمہ	۸۰۶	۱۴۰۳	۸۹۵ ۸۹۶	۱۴۹۰

آپ بڑے عارف کامل تھے اقوال آپ کے آپ کی بزرگی کے دلیل کافی ہین قولہ حیات کا نتیجہ اُسکو حاصل ہی کہ دل معاملات دنیا سے سرد اور یاد خدا مین گرم رکھتا ہی حرارت قلب اُسکی نہین چھوڑتی ہی کہ محبت دنیا اُسکے دل کے گرد پھرے قولہ تجلی حق جب ہوتی ہی کہ دل انسان کا ماسوے اللہ سے خالی ہو اور یہ نہین ہوسکتا جب تک اُن بزرگان سے فیض صحبت حاصل نہ کرے جنکو یہ تجلی حاصل ہوئی ہی قولہ وصل وہ ہی جسمین اوصاف آلہی پائے جائین کیونکہ مقصود وصل مشہود ذاتی ہی شعر

عاشقانرا شادمانی و غم اوست	مزد کار و اجرت خدمت ہم اوست
عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت	ہر چہ از معشوق باقی جملہ سوخت

قولہ مشاہدہ کے یہ معنی نہین کہ خدا کو ظاہری آنکھوں سے دیکھے قولہ تعلقات دنیا سے محفوظ رہنے کے لیے توبہ نصوح اور اعمال نیک سے اچھا کوئی ذریعہ نہین قولہ بیہودہ ہی کہ خلاف مرضی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

کوئی فعل نہ کرے قولہ مُریدؔ اسکا نام ہو کہ آتش محبت پیر سے تمام خواہشین اُسکی جلکر خاک ہوگئی ہون چشم دل سے آئینہ پیر مین جمال یار دیکھتا ہو تمام قبلہ سے مُنھ پھیر کر جمال پیر کو قبلہ سمجھتا ہو **شعر**

زیرا کہ در سرای نگاری ست فارغ ست	از باغ بوستان و تماشاے لالہ زار

روضۃ الاسلام مین مندرج ہو کہ حضرت خواجہ شہاب الدین علیہ الرحمہ نے کہ آپ کے پر دادا تھے وقت وفات اپنے صاحبزادون کو طلب فرما کر حکم دیا کہ اپنے لڑکونکو لاؤ مین رخصت کر دون چنانچہ پہلے خواجہ محمد اپنے لڑکون کو لائے آپ نے دیکھکر رخصت فرمایا پھر خواجہ محمود آپ کو لائے آپ اُس وقت بہت کمسن تھے حضرت شہاب الدین کی نظر جب آپ پر پڑی اُٹھ بیٹھے آپ کو گود مین لیا اور فرمایا کہ خدا نے مجھے ایک فرزند کی بشارت دی تھی وہ یہی ہی بہت جلد یہ مشہور عالم ہوگا شریعت کو رواج اور طریقت کو رونق بہت دیگا ولادت آپکی بماہ رمضان ۸۰۶ھ اور وفات ۲۹- ربیع الاول ۸۹۵ھ کو ہوا اولاد سے حضرت محمد باقر بغدادی کے ہین -

حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نقشبندی رحمہ اللہ	۸۱۷	۱۴۱۴	۸۹۶ ۸۹۹	۱۴۹۰ ۱۴۹۳

اصل آپ کا اصفہان ہی اتفاقات زمانہ سے آپ کے جد امجد مولانا شمس الدین نے وطن سے نکلکر خراسان مین آکر موضع جام مین اقامت فرمائی آپ کی ولادت باسعادت بھی اسی موضع مین ہی اسم گرامی آپ کے والد ماجد کا مولانا نظام الدین تھا ابتداے شباب مین تحصیل علوم سے فارغ ہو کر فخر خاندان ہوے خداشناسی مین شہرت عام پائی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمہ اللہ سے آپ کو بہت اتحاد تھا خلافت آپ کو حضرت مولانا کاشغری سے ملی تصنیفات آپ کی مشہور عام ہین اُنیسوین ربیع الثانی شب آدینہ کو آپ نے وفات فرمائی وبقول دیگر ۱۸ محرم کو

سلطان بہلول لودی	۸۵۵	۱۴۵۱	۸۹۴	۱۴۸۸

کالا پہار کا بیٹا تھا ہنوز حمل مین تھا کہ باپ قتل ہوا جب قریب زمانہ ولادت پہونچا ماں بھی اسکی چھت کے نیچے دب کر مرگئی اسکی ماں کا پیٹ چاک کر کے اسکو نکالا اسلام خان چچا نے اُسکی پرورش کی جب جوان ہوا اپنی لڑکی سے عقد کر دیا ملازم شاہی ہو کر خضر خان کے وقت مین امیر الامرا ہوا اور حکومت سرہند اسکے سپرد ہوئی ایک دن چند رفقا کے ساتھ بمقام سامانہ گیا یہان ایک مجذوب یہ فرما رہے تھے کہ دو ہزار روپیہ پر سلطنت دہلی بیچتا ہون اسنے ایک ہزار چھ سو روپیہ نذر کر کے عرض کی کہ اسیقدر موجود ہی مجذوب نے کہا سلطنت دہلی مبارک چنانچہ علاؤالدین شاہ کے وقت مین حمید خان کو کہ انتظام دہلی اسکے متعلق تھا قید کر کے خود تخت نشین ہوا اول سنہ جلوس مین بزیارت مشائخین سمت ملتان گیا انتظام سلطنت اپنے لڑکے کو سپرد

کر گیا اڑتیس برس تک سلطنت کی

صدی دہم

حضرت شیخ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	۰	۰	۹۰۱	۱۴۹۵

آپ حضرت شیخ کبیر کے خلیفہ ہین جامع طریق علوم طریقت و شریعت تھے تمام اہل ہند کو آپ کی عظمت و ولایت پر اتفاق ہی آپ صاحب ذوق و نہایت متقی تھے گجرات مین علم دین حاصل کیا پھر وطن مین تشریف لائے برسون مزار پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مجاور رہے جس وقت اجمیر شریف محض صحرا تھا اطراف مین صحرائی جانور بکثرت تھے آپ حجرہ مین حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ کے رہتے تھے کوئی عمارت بھی مزار مبارک پر نہ تھی آپ نے نہایت عرق ریزی سے بنیاد عمارت ڈالی و باشارت حضرت خواجہ ناگور مین تشریف لائے تعلیم و تلقین طلباے دین کی فرمانے لگے تفسیر قرآن آپ نے تیس جزو مین لکھی ہی جسکا نام نور النبی ہی اس تفسیر مین حل ترکیب و بیان معنی قرآن الغرض جو کچھ تفسیر کے لیے ضرور ہی تفصیل کے ساتھ اسمین موجود ہی اور بھی اکثر تصانیف آپ کی ہین آپ کو غایت محبت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی مال و اسباب زمین و باغ جو آپ کی ملک مین تھا حضرت کے نام پر وقف فرمایا نقل ہی کہ ایک روز اپنے جد بزرگوار کا عرس کیا جسمین کھانا بھی تقسیم کیا تھا اپنا حصہ بعد افطار کے کھانے کو رکھا تھا چار شخص مردان غیب سے جذام مین ایسے مبتلا کہ تمام انگلیون سے خون ٹپکتا تھا خانقاہ مین آئے آپ سے کھانا مانگا آپ نے وہی کھانا جو آپنے رکھا تھا حاضر کیا اسمین دو ہی خشکہ و چند چیزین مرطوب تھیں ان مہمانون نے سیر ہوکر کھایا کچھ بچ رہا آپکی طرف مخاطب ہوکر کہا اسے کھا لو آپنے غلبۂ حال و صدق طلب کی راہ سے وہ پس خوردہ کھا لیا اسیوقت فتح ظاہری و باطنی حاصل ہوگئی نقل ہی کہ سواری کے لیئے ایک بیل گاڑی آپ نے رکھی تھی خود ہانکتے تھے اور بیلو نکی خدمت بھی خود کرتے تھے کپڑے نہایت میلے و موٹے پہنتے تھے صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ مین نے زیارت آپکے ملبوس کی کی ہی یہ عبد القادر کے پاس تھے یہ ایک فقیر تھے تینون کپڑے یعنے پیراہن و ازار و دستار ایک ہی جنس کے کپڑے تھے قیمت مین پیسے گز کے بھی نہ تھے نقل ہی کہ ایک روز مجلس سماع مین آپ کو حالت وجد طاری ہوئی آپنے صحرا کی راہ لی ایک خاکروب نے کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے طہارت باطنی و ظاہری حاصل کی تھی مع قوال آپ کے ساتھ چلے ایک حوض پر کہ ناگور سے باہر ہی پہونچے آپ اس حوض سے کہ محض عمیق تھا مثل خشکی کے گذر گئے کناس تو مسلم بھی بہ تبعیت پیر پانی کو اسی طرح طے کر گئے قوال لب حوض رہ گئے سلطان غیاث الدین بادشاہ مالوہ آپ کا بہت متمنی تھا بارہا طلب کیا مگر آپنے قبول نہ فرمایا ایک روز موے مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس بادشاہ کو ملا حاضرین نے خدمت شاہ مین عرض کی کہ اگر یہ خبر حضرت حسین ناگوری کو پہونچے تو بے اختیار

سے چلے آئین سلطان نے یہ خبر آپ تک پہونچائی آپ اُسیوقت بلا توقف در دیڑھ سے سماع سنتے طرف منڈو کے
کہ پایۂ تخت مالوہ تھا روانہ ہوئے جب قریب پہونچے بادشاہ استقبال کو آیا دیکھا کہ ایک مرد پرانے کپڑے
پہنے گردمین لپٹے گاڑی پر بیٹھے ہین خیال کیا کہ شاید شیخ دوسرے ہونگے لوگون نے بتایا کہ یہی ہین بادشاہ
نے قصد ملاقات کا کیا مگر آپ کو شوقِ زیارت موے مبارک اتنی فرصت کب دیتا ہی کہ بادشاہ کی یا اپنی
طرف دیکھین آخر موے مبارک آپ کے سامنے لائے جون ہی نظر آپ کی پڑی وہ موے مبارک اپنی جگہہ سے
اُڑکر آپ کے ہاتھ پر آئے پھر سلطان آپ کو اپنے باپ کی قبر پر لا کے مستدعی دعا ہوا آپ نے دعا فرمائی اور جو کچھ
حال قبر کا ظاہر ہوا تھا فرما دیا اِس بادشاہ نے بہت تحائف وزرکثیر پیش کیے آپ نے قبول نہ کیا نقل ہی کہ آپ
کے صاحبزادہ کو اِن چیزون کی خواہش پیدا ہوئی آپ نے کشف سے دریافت فرماکر کہا کہ یہ سب لیجئے
ہین انکو کوئی لپنے پاس نہین رکھتا مگر تھوڑا اسمین سے لیکر صرف تعمیر روضۂ حضرت خواجۂ بزرگ وجدّ اپنی کی
کرو کیونکہ اِس بات مین مجھے پیر کی اجازت ہی آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کبھی زر ہاتھ لگے تو صرف روضۂ بزرگان کرنا
منقول ہی کہ تمام عمر مین بجز اس زرنقد کے اور کبھی کچھ ہاتھ نہ آیا تھا یہ روپیہ جو سلطان منڈو سے آپ کو ملے
آپ نے تعمیر روضہاے خواجگان مین صرف کیئے عمارت مزار پر خواجہ بزرگ کے اور دروازہ پر حضرت خواجہ
حمید الدین ناگوری کے آپ کی بنائی ہوئی ہی دروازہ حضرت خواجہ بزرگ کے روضہ کا کسی سلطان منڈو کا
تعمیر کردہ ہی حضرت حمید الدین ناگوری کے روضہ کی چار دیواری محمود تغلق نے بنوائی ہی

حضرت مولانا شمس الدین اوچی نقشبندی علیہ الرحمہ	۸۲	۱۴۱۷	۹۰۴	۱۴۹۸

آپ اصحاب حضرت سعد الدین کاشغری و صحبت یافتہ حضرت مولانا جامی کے ہین مولد آپ کا قصبۂ اوچ ہی قبل
ولادت آپ کے بڑے بھائی نے پانچ برس کی عمر مین قضا کی تھی والد کو آپ کے بہت ملال تھا ایک شب
خواب مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوے حکم ہوا کہ غم نہ کر خدا تجھے ایک بیٹا
دیگا کہ وہ دولتمند دین و دنیا کا ہو کر عمر دراز پائیگا جب آپ پیدا ہوے آثار بزرگی ظاہر تھے والد آپ کے
تاجر و سردار قبیلہ تھے آپ نے بچپنے مین بارہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور روح پر فتوح
سے فیضیاب ہوے جب تحصیل علم ظاہری سے فراغت پائی حضرت خواجہ سعد الدین کے حضور مین آئے بیعت کی
اور تکمیل کو پہونچے بعد وفات خواجہ صحبت حضرت جامی مین رہے فوائد صحبت اُٹھائے ایک مرتبہ آپ تین شبانہ روز
تک مسجد جامع مین مشغول رہے چوتھے روز بھوکھ بہت غالب ہوئی اُٹھ کر بتلاش نان قدم مسجد سے باہر رکھا ندا آئی

کہ حیف میری صحبت کو ایک روٹی پر تم نے بیچا آپ نے یہ ندا سنکر قدم پیچھے ہٹالئے اور ایک طمانچہ زور سے اپنے منہ پر
مارا پھر اندر مسجد کے آکر مشغول ہوئے ناگاہ ایک مرد نورانی نے جنکو آپ نے کبھی نہ دیکھا تھا خوان طعام آپکے
سامنے لا رکھا اور خود غائب ہو گئے آپ نے اٹھکر نوش فرمایا پھر حضرت خواجہ سعدالدین کے حضور مین حاضر ہوے
ہنوز کچھ نہین کہا تھا کہ خواجہ نے فرمایا جو کچھ غیب سے ہو بے عیب ہے آپ فرماتے ہین کہ مجھے ابتدا مین آرزو تھی کہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھتا اپنی والدہ کے پاس ایک کتاب رکھی دیکھی جسمین لکھا تھا کہ جو کوئی اس
دعا کو شب جمعہ مین سو بار پڑھے گا زیارت رسول سے مشرف ہو گا اتفاقاً شب آئندہ شب جمعہ تھی اجازت دعا
پڑھنے کی والدہ سے لیکر مین نے باضافہ سہ صد بار درود اس شب مین پڑھا واقع مین دیکھا کہ حضرت صلعم تشریف
لائے ہین اور بھی بہت لوگ حاضر ہین مکتوبات لکھے جاتے ہین اور اطراف عالم مین بھیجے جاتے ہین مولانا اشرف الدین
زیارت کا ہی تحریر کر رہے ہین اور حضرت ارشاد فرما رہے ہین اور میری والدہ بھی حاضر ہین مین انکے ساتھ کھڑا ہون
میری والدہ نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی حضور نے بشارت دی ارشاد ہوا وہ یہی لڑکا ہے کاتب سے حکم ہوا کہ
ایک مکتوب اس بچہ کے لیے لکھو چنانچہ مولانا نے ایک کاغذ پر تین سطرین لکھین اور مثل گواہی کے جدا جدا کچھ
لکھا پیچیدہ کرکے میرے ہاتھ مین دیا مین اسے لیکر چلا پھر مجھے یہ خیال ہوا کہ مضمون مکتوب کی مجھے خبر نہ ہوئی واپس آیا
اور عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا اور پڑھکر سنا دیا صرف ایکبار پڑھنے سے مضمون
مجھے یاد ہو گیا پھر وہ پرچہ لپیٹ کر میرے ہاتھ مین دیا چاہتا تھا کہ اور کچھ پوچھون کہ آنکھین کھل گئین دیکھا کہ میری
والدہ بالین پر شمع لیئے کھڑی ہین مجھ سے پوچھا کہ خواب مین کچھ دیکھا مین نے عرض کی ہان آپ نے فرمایا جو
تو نے خواب مین دیکھا مین نے مشاہدہ مین پھر ساری حقیقت فرمادی تاریخ ولادت آپ کی چودھوین شعبان کو
اور وفات سولھوین رمضان روز سہ شنبہ وقت چاشت اولاً نعش مبارک آپ کی حضرت خواجہ سعدالدین کے
پائینتی دفن ہوئی بعد چودہ مہینے کے کازرگاہ مین لیجاکر اس حضیرہ مین کہ خواجہ شمس الدین نے اپنے لیے بنوایا تھا
دفن کیا۔

سلطان سکندر لودی	۸۹۴	۱۴۸۸	۹۲۳	۱۵۱۷

سلطان بہلول لودی کا بیٹا تھا اور بعد اسکے تخت پر بیٹھا سکندر شاہ نام رکھا بعد تسلط کے بہار مین تشریف
لایا زیارت مزار حضرت مخدوم شرف الدین منیری علیہ الرحمہ سے مشرف ہوا مجاورین کو زر نقد بیشمار دیا آگرہ اسی
بادشاہ کے وقت مین دارالسلطنت ہوا اسکے عہد مین راجگان سے بہت لڑائیان ہوئین اٹھائیس سال اور چند ما
تک بکامرانی سلطنت کی ستائیسوین ذیحجہ کو انتقال کیا۔

سلطان ابراہیم	۹۲۳	۱۵۱۷	۹۳۲	۱۵۳۵

بعد وفات سکندر شاہ تخت نشین ہوا اُمرا کو انعام سے شاد کیا وزینہ ملازمان مستحقین مین اضافہ کیا آخر مین
اُمرا سے کچھ بدظن ہو کر انکی بربادی کے درپے ہوا اُمرا کو بھی خوف ہوا دولت خان کو بابر کے پاس بھیجا اسنے
پہونچکر بابر شاہ کو ہندوستان لینے پر آمادہ کیا اور اُمرا بھی بابر شاہ سے جا ملے بابر نے علاؤالدین سکندر کو
فوج کثیر دیکر روانہ کیا یہ پانی پت پہونچا اور فوج شاہی سے خوب لڑا سلطان ابراہیم نے فتح تو پائی
مگر سلطنت بہت ضعیف ہوگئی دوسری بار بابر کی فوج کامیاب ہوئی یہ بادشاہ عین لڑائی مین میدان
پانی پت مین قتل ہوا۔

حضرت شیخ احمد شیبانی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۹۳۲	۱۴۲۸	۹۲۷	۱۵۲۰

آپ شاگرد و مرید حضرت حسین ناگوری کے ہین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے ورع و تقوی مین یکتائے روزگار
تھے منقول ہی کہ اٹھارہ برس کی عمر مین انواع علوم کا درس دیتے تھے مولد آپ کا نارنول ہی مگر نشو و نما اجمیر شریف
مین پائی والد ماجد آپکے حضرت قاضی مجدالدین اولاد سے امام شیبانی کے ہین وہ مصاحب حضرت امام
ابو حنیفہ کے تھے حضرت شیخ احمد عالمون سے ہر وقت مباحثہ کرتے عنفوان جوانی مین مرید ہوکر بحث سے توبہ کی
علم طریقت کی تعلیم پائی اٹھارہ برس کی عمر مین اجمیر شریف آئے اور ستر سال یہان زہد و ریاضت مین بسر کی
خاندان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کمال رکھتے تھے منقول ہی کہ عشرہ عاشورہ مین اور بارہ دن ربیع الاول
مین آپ کوئی کپڑہ نیا یا دُھلا ہوا نہین پہنتے شب کو بستر خواب پر آرام نہ فرماتے مقابر سادات مین معتکف رہتے
اور ہر روز ان ایام مین بقدر امکان کھانا پکوا کر بنام ارواح پاک حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم و اہلبیت
اطہار تقسیم کرتے روز عاشورہ شربت و شیر اپنے سر پر رکھکر سادات کے دروازون پر جاتے اور چھوٹے بچون کو
پلاتے اور اسقدر روتے کہ گویا واقعہ کربلا آپ کے سامنے ہوا اور جب کبھی عاشورہ مین کسی عورت یا بچہ کے
نوحہ کی صدا آپ کے کان مین پہونچتی آپ حالت وجد مین روکر آنکھون سے خون گراتے تھے سماع پسند
[illegible] اکثر چپ بیٹھے اور سیلے کپڑے پہنتے وعظ کے وقت مثل شیر بیٹھتے قال اللہ و قال الرسول ایسی
[illegible] سے بیان فرماتے کہ بادشاہون کا دل ہل جاتا مجذوب کے بہت معتقد تھے اپنی تعظیم و توقیر
[illegible] رکھی کسی شخص نے آپ سے کہا کہ مین نے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی
تو آپ اسکے سامنے باادب بیٹھتے اور تمام قصہ گوش دل سے سنتے پھر اوس کے قدم چومتے دامن آنکھون سے لگاتے

اگر کسی جگہ کا نشان راوی دیتا تو وہان کی خاک اپنے مُنھ پر ملتے اگر پتھر ہوتا دھو کر پیتے اور کپڑون پر مثل گلاب
چھڑکتے اگر کسیکو کسی سید سے خصومت شرعی ہوتی آپ منت کرکے تصفیہ کرا دیتے اور فرماتے سادات
عظام کے ساتھ کہ اہل بیت نبوی ہین شریعت یون نہین برتنی چاہیئے بلکہ اُنکی خدمت مین بادب تمام تقصیر
کرنی لازم ہے ایک ہفتہ پیشتر اِس واقعہ کے کہ رانا سانکا نے مسلمانون سے لڑکر قلعہ اجمیر شریف لے لیا
آپ نے آکر مسلمانون کو باشارت حضرت خواجہ غریب نواز اِس واقعہ کی خبر سُنا کر شہر سے باہر کر دیا تھا
آپ کا معمول تھا کہ نصف شب گذرے حضرت خواجہ کے روضہ پر تشریف لاتے نماز تہجد ادا کرکے
حاضر رہتے اور نماز چاشت تک کسی سے ہمکلام نہ ہوتے بعد نماز چاشت درس علوم دینی دیتے بعد کھانا کھانے
کے تھوڑی دیر لیٹتے پھر عصر تک اوراد مین مشغول رہتے پھر تفسیر مدارک مجلس مین بیان فرماتے جب موقع آیات
وعدہ وعید آتا بہت روتے آنکھین آپ کی غایت شب بیداری سے سرخ و آشوب زدہ ہوگئی تھین آپ
نصف شب مین جب حاضر روضۂ خواجہ بزرگ ہوا کرتے تھے در روضہ کھل جاتا تھا جب یہ کیفیت سبکو معلوم
ہوئی ایک شخص بنظر امتحان شب کو آپ کے ساتھ چلا جب آپ اندر تشریف لے گئے اُس شخص نے بھی اندر قدم
رکھنا چاہا دونون کواڑ ملگئے یہ دب کر جان بلب ہوا فریاد کرنے لگا کہ یا شیخ مین نے توبہ کی کواڑ نے
اُسے چھوڑ دیا سنہ ۹۲۲ھ نبوی مین کہ آپ کی عمر نوے سال کی تھی پھر اپنے وطن نارنول مین آئے چار برس
تک یہان قیام فرمایا ایک روز آلہ دین مجذوب نے آپ سے آکر کہا کہ تمکو آسمان پر بلاتے ہین آپ فوراً ناگور کو
روانہ ہوئے اور پہونچکر یہین وفات پائی منقول ہے کہ حالت سکرات مین جب کچھ افاقہ ہوتا آپ ہاتھ اُٹھا کر
تکبیر تحریمہ کہتے اور بیخود ہوجاتے اسیطرح اللہ اکبر کہتے پانچوین صفر کو جان بحق ہوے مدفن آپ کا اندر روضۂ
حضرت حسن ناگوری بنا

حضرت سید محمد قادری المجھری علیہ الرحمۃ	۸۱۰	۱۴۰۷	۹۴۰	۱۵۳۳

نام آپ کا محمد کنیت آپ کی ابوالمعین الدین وطن آپ کا بغداد شریف المجھر جو ایک قریہ ضلع گیا مین واقع ہے
وہان آپ نے سکونت اختیار کی آپ اولاد سے حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے ہین
خرقہ خلافت قادریہ آبائی سلسلہ سے آپ کو ملا ایک سو تیئس برس کی عمر پائی مگر قوائے جسمانی مین کوئی فرق نہ
آیا آپ اپنی دلی خواہش سے علما و فضلا و غربا سے ملتے بیمارون کی عیادت کرتے غمزدون کی تعزیت فرماتے
اُمرا جو آتے اور نذر پیش کرتے تھے لیتے بقدر حاجت رکھتے باقی غربا کو بانٹ دیتے آپ نے بہت حج کیے
روزہ پر روزہ اکثر رکھتے صغر سنی مین آپ سے بہت کرامتین ظاہر ہوئین ایک شخص کو مٹی کا ڈھیلا اُٹھا کر

دیا وہ سونا ہو گیا ایک گروہ آفتاب پرست آپ کی ہدایت سے مسلمان ہو گیا اور آپ نہایت خوش بیان
تھے مکہ مین آپ آٹھ برس وعظ فرماتے رہے اور آپ سب زبانین جانتے تھے بعد اکتساب علم کے حسب
حکم اپنے والد ماجد کے قرن کے جنگل مین دو برس تک ریاضت کرتے رہے برابر صایم رہتے اور درختون کے
پتے سے افطار فرماتے اور عبادت الٰہی مین شب و روز مصروف رہتے وہان سے آپ کو ایک شخص پکڑ
لے گیا غلام بنایا لکڑی جنگل سے کٹواتا تھا اور بھی آپ ایسے اور لوگ بھی اُسکی گرفتاری مین تھے ایکروز
ایک شیر سامنے آیا اور آپ کے اشارہ سے مرگیا یہ خبر اُس شخص کو ملی اُسنے معذرت کر کے آپ کو رخصت
کر دیا ستائیس برس کی عمر سے آپ دعوت حق مین مصروف ہوے سنہ ۸۰۱ھ مین مطابق ۱۳۹۸ء جب
تیمور دہلی کو تاراج اور سلطنت تغلقیہ کو برباد کر کے چلا گیا تب سے ہندوستان مین طائف الملوکی
ہو گئی ہر جگہ ایک شخص راجہ و بادشاہ بن بیٹھا جون نامی قوم کا کولیہ ایک زمیندار بڑے جاہ و حشم کا
تھا اُسنے عام رعایا پر انواع ظلم شروع کیا خصوصًا مسلمان رعایا پر زیادہ تر اُسکی سختی تھی علانیہ
نماز وغیرہ وہ لوگ نہین پڑھ سکتے تھے ایک شخص مسمے شیخ علی نے اُس سے جا کر بہت کچھ کہا مگر اُسنے نہ مانا
بلکہ انکے سارے کنبے کو قتل کیا وہ بیچارے کسی طرح جان بچا کے بھاگے سفر کر کے مسلمان حکام پاس فریاد
لے گئے مگر وہ لوگ خود ابتر حالت مین تھے کوئی انکی فریاد کو نہ پہونچا تب وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے
گئے اور مجاور قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رہے ایک شب اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تو بغداد جا اور سید محمد بن سید درویش کو ساتھ لیکر ہندوستان جا وہ ظالم انکے
ہاتھون اپنے سزاے اعمال کو پہونچے گا اور اُسی رات کو آپ نے اور آپ کے والد نے بھی خواب دیکھا
اُسوقت آپ لوگ جبال مین تھے مکہ معظمہ سے آپ واپس آچکے تھے ایک روز صبح کی نماز کے بعد آپ
دونون بزرگ مغموم بیٹھے تھے شیرازی نے پوچھا کہ سبب حزن کیا ہی آپ نے فرمایا کہ واقعہ یون ہی کہ مسمے
شیخ علی بامر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آتا ہی اور سید محمد کو اُنکے ساتھ ہندوستان جانے کا حکم ہی چنانچہ
شیخ علی پہونچے اور ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور آپ اُنکے ساتھ ہندوستان مع چالیس رفقا و خادم کے
روانہ ہوے قندھار پہونچے منصور تبریزی نے آپ سے پوچھا کہ عورت جسکا جوڑا یا چوٹی بندھی ہو وہ بال
کھولکر نہاے یا کیا آپ نے وہ حدیث جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی پڑھی قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یکفیک اذا بل اصول شعرک یعنے بال کی جڑ کا تر ہونا تجھے کافی ہی اُسکے دل مین آیا کہ نعوذ باللہ منہا
پیغامبر نے یہ حدیث اپنی بی بی کی خاطر سے کہدی ہی اس خطرہ پر آپ مطلع ہوے اور اُسے ڈانٹا
کہ کلام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کل وحی ہی تو کیا خیال دل مین رکھتا ہی اُسنے خیال سے انکار کر کے کچھ

زبان درازی کی آپ نے فرمایا کہ دیکھہ تیرا دل کیا کہتا ہی دیکبار اُسکا دل حرکت مین آیا اور بزبان فصیح آپکے کلام کی تصدیق کی حاکم قندہار نے اس بے ادبی کی جزا مین اُسے سولی دینی چاہی آپ نے شفاعت کی خلیفہ قندہار مع اپنے توابعین کے مرید ہوا اور علاؤالدین تبریزی کو آپ نے خرقہ خلافت بھی عطا فرمایا اور مولوی اقبال ان تمو تواکی تعلیم کی اور تین دن مہمان خلیفہ رہ کر رخصت چاہی خلیفہ نے عرض کی تھوڑے روز رونق افروز رہین آپ نے فرمایا شرط مہمانی ہو چکی تمنے نہین سُنا ہی بس التقیت علی باب الاسیر مجبور خلیفہ نے رخصت کیا اور بہت کچھ گھوڑے اور اونٹ پیشکش کیے آپ نے سب ہمراہیان پر تقسیم کر دیے صرف ایک اونٹ اپنی سواری کو رکھ لیا وہان سے روانہ ہوکر ملتان پہونچے وہان سید اخی سراج اپنی بی بی سمیت آپ کے مرید ہوے ایک شخص نے آکر سید اخی سے اپنا حال مصیبت بیان کیا اور اپنے بھائی کا حسد کرنا اور برائیان کرنی بیان کرکے استمداد چاہی اُنھون نے عالمانہ جواب دیا آپ نے فرمایا حاسد کو حسد جلاتا ہی جاؤ اپنے حاسد کا حال دیکھو وہ جو گھر آیا تو اُسکو جلا بھنا مرا پایا معلوم ہوا کہ ابھی فوراً از خود اسکے بدن مین آگ لگ گئی ہرچند کوشش ہوئی مگر نہ بجھی خاک سیاہ کر دیا جب آپ بغداد شریف سے روانہ ہوئے تھے تو آپ کے والد بزرگ نے فرمایا کہ تمھاری طبیعت تجرید کی طرف بہت مائل ہی مگر جب ہندوستان جانا تو کسی اپنے کفو مین ضرور نکاح کرنا اور سنت نبوی سے متمتع ہونا چنانچہ جب آپ قندہار سے چلے تو موضع سورپور مین جہان سید حسن مقیم تھے ٹھہرے اور اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ سید محمد آئے ہین تم اُنکو استقبال کرکے لاؤ اور اپنی خواہر سے اُنکی مناکحت کردو چنانچہ وہ پیشوائی کرکے لائے اور پندرہ روز مہمان رکھا اور اپنی خواہر سے عقد کر دیا سنہ ۸۴۶ھ مین آپ سات مہینہ سفر کرتے ہوئے چالیس اولیاؤن کے ساتھ اس موضع مین جسے اب نرہنا کہتے ہین پہونچے شیخ علی ہندی کو ساتھ لے کر اُس راجہ جیون کے پاس تشریف لے گئے اور بہت کچھ اُسے وعظ و نصیحت کی مگر اُسکو کچھ بھی اثر نہ ہوا آخر مجبور ہو کر آپ یہ فرما اُٹھے کہ تجہپر فرعونیت سوار ہی تو مثل اُسکے غرق فنا ہوگا آپکے اُٹھتے ہی بارش شروع ہوئی اور ایک آبرو ندی کا اُسکے قلعہ کے پاس تھا اُسی راہ سے اسقدر پانی آیا کہ تمامی قلعہ اُسکا مسمار ہوگیا اور وہ مع قبایل و عشایر اور مع لواحق اپنے اُس بحر فنا مین ڈوب دھسکر ہلاک ہوگیا جب پانی کم ہوگیا تو آپ نے وہین قیام اختیار کیا وہان بالکل جنگل و میدان ہوگیا تھا راجہ کا بھائی بارادہ عوض لشکر لے کر آیا مگر آپ لوگ اُسکی آنکھون سے نہان رہے وہ واپس چلا گیا چندے وہان مقیم رہے ایک چرواہا گاے بہت سی لیے ہوے جاتا تھا اُسنے دیکھا کہ اس میدان و جنگل مین جہان درندہ و گزندہ کثرت سے ہی یہ لوگ کیونکر رہتے ہین جب نزدیک گیا دیکھا کہ ایک اژدہا آیا اور آپسے کچھ باتین

گئین اُسے دیکھ کر استعجاب ہوا آپ نے اُس سے فرمایا کہ تھوڑا دودھ لاؤ اُسنے کہا سب گائین مین گھر دوہ
چکا ہون اب کسی مین دودھ نہین ہی آپ نے ایک گوسالہ کی طرف اشارہ کیا اُسنے کہا کہ یہ تو خود بچہ ہی اور
دودھ پیتا ہی اسمین دودھ کہان سے ہوگا آپ نے پھر اُسی کی طرف اشارہ کیا وہ جب اُسکے نزدیک گیا تو
اُسکے مثل گائے بچہ دار کے تھن ظاہر تھا اُسمین سے دودھ جاری تھا اُسنے دودھ کے حاضر کیا آپ نے
تھوڑا اُس سے سانپ کو دیا کہ پی لے اور ہمیشہ تجھے دودھ پہونچا کرے گا آیندہ کسی کو آزار نہ دینا وہ جوگی وہان
مسلمان ہوگیا اور آپ کی خدمت مین حاضر رہا ایک روز دو شخص ایک ندی کے کنارے بیٹھے ڈاڑھین مارکر
رو رہے تھے اُسنے حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ یہ گھوڑا جو مرا ہوا پڑا ہی حاکم بہار نے مجھے اسکے لانے کو
نہایت شوق اور اشتیاق سے بھیجا تھا اور وہ بڑا بے رحم ہی اتفاقاً وہ یہان مر گیا اگر ہم مرنا اُسکا جاکر ظاہر
کرین تو وہ باور نہ کرے گا مجھے خوف جان ہی اُسنے کہا کہ فلان مقام پر ایسے بزرگ ہین اُنسے جاکر دعا چاہو
وہ دونون آئے اور عرض حال کیا آپ نے فرمایا کہ گھوڑا کیونکر زندہ ہوسکتا ہی وہ لوگ مایوس خنجر نکالکر
مستعد خودکشی ہوئے آپ نے منع کیا اور گھوڑے کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ قم باذن اللہ وہ گھوڑا
جی اٹھا آپ نے ان لوگون پر سخت تاکید کی کہ اس کرامت کا ذکر کہین نہ کرین اور اگر کرینگے تو اُسی وقت یہ گھوڑا
مرجائیگا وہ لوگ آپ کے مرید ہوے اور گھوڑا لاکر حاکم بہار کو دیا بہت کچھ انعام پایا اور مقرب بارگاہ ہوے
ایک روز مجلس مین ذکر کرامات اولیا تھا بیساختہ اُنکی زبان سے نکلا کہ ع شنیدہ کی بود مانند دیدہ *
او حقیقت بیان کی حاکم نے کہا اسکی کیا تصدیق ہی اُنھون نے کہا کہ دیکھیے گھوڑا مر گیا ہوگا حاکم نے جاکر
دیکھا تو گھوڑا مرا پڑا ہی معلوم ہوا کہ ابھی گرا اور مر گیا وہ نہایت معتقد ہوا اور فوراً روانہ ہوکر خدمت مین آپ
کی آیا اور مرید ہوا اور جہان پر گھوڑا اول مرتبہ مرا تھا وہان مسجد و خانقاہ آپ کے لیے بنادی اس کرامت کی
شہرت کے سبب سے آپ پر خلقت کا ہجوم ہوا آپ لوگ بھی گھبرا گئے اور کہا کہ وہان جاکر رہنا چاہیے جہان
ورنارہ اور گزندہ کثرت سے ہون چنانچہ وہان سے اُٹھ کر اس مقام اجھر مین تشریف لائے اور ایک جنگل مین
بود و باش اختیار کی ایک روز اذان ہورہی تھی کہ مسمے کرمون زمیندار راجہ کا بھائی شکار کھیلتا اُسی جا
جا نکلا اُسے معلوم ہوا کہ وہی لوگ ہین جنھون نے اُسکے بھائی کو غارت کیا ہی غصہ مین آکر حکم دیا کہ سبکو
قتل کر دو سر لانے سے انعام و جاگیر پاؤ گے وہ بقصد ہلاک آپ لوگ کے چلے فوراً ابر آیا بجلی چمکی اور ان
لوگون پر گری اور ہلاک ہوے جب اُسے خبر پہونچی تو اُسنے چاہا کہ یہ لوگ ساحر ہین اُسکے بیٹے کو سحر ذاتی کا
غرہ تھا بہت ساحرون کو ساتھ لیکر آیا پتھر برسایا سید کا پیر زخمی ہوا آپ نماز مین تھے شیخ محمد مجذوب کو غصہ آیا
وہ ایک لکڑی لیکر اُسکو اور سب کو مارنے لگا اور اُسکے بیٹے کو ہلاک کیا اس خبر کو سُنکر وہ کرمون خود ہزارون

لے کر چڑھ آیا سید پر تلوار چلائی سید کی نظر اُسپر پڑی ہیبت سے تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر اُسکے پیٹ
مین لگی پیٹ چاک ہو گیا آنتین نکل آئین وہ ہلاک ہو گیا اِس واقعہ کے بعد آپ نے اپنا عصا زمین مین گاڑ دیا
وہ مثل درخت کے سرسبز ہو گیا آپ نے فرمایا اب یہین اقامت کرونگا وہین میدان مین بے سایہ رہنا اختیار
کیا ایک روز جاڑے کے سبب سے لوگ گھبرائے ایک شخص نے کہا الحر یوذی والبرد یقتل آپ نے فرمایا کیون بے صبری
کرتے ہو اُسکے صبح ہو کر ہزار دینار نذر کے پہونچے آپ نے سب سامان درست کیا بعد اُسکے ملک قانون نے
جب بعد چلنے بستے لینے کے توبہ کی اور مرید ہوا اور آپ کی دعا سے اُسنے خزانہ پایا اسنے اُچھ مین آپکے
رہنے کا مکان بنا دیا جب مکان بنگیا تب آپ نے موضع سوہرسے اپنے عیال کو منگا لیا اور مستقلاً اُچھ
مین بود و باش اختیار کی غرہ ربیع الاول کو آپ نے وفات فرمائی تھوڑا قبل وفات کے لفظ عشق کو دوبار ارشاد
کیا تھا بعد وفات کے کسی کو خیال آیا جو آیا تو تکرار لفظ عشق مادہ تاریخ وفات ہے

حضرت سید محمود لاہوری قادری علیہ الرحمہ			۹۴۲	۱۵۳۵

آپ سید صحیح النسب ہین والد بزرگوار آپ کے حضرت شمس الدین المشہور بہ شمس العارفین تھے آپ بعد وفات
والد بزرگوار کے غور سے ہندوستان مین تشریف لائے اور لاہور مین اقامت اختیار کی آپکے رُشد کا
شہرہ ہوا اور ایک خلقت مرید ہوئی چونکہ بروز اول بیعت دیدار رسول اکرم سے سرفراز فرماتے تھے اسلیئے
حضوری لقب ہوا۔

سلطان محمد بابر شاہ	۹۳۲	۱۵۲۵	۹۳۷	۱۵۳۰

یہ بادشاہ فرمانرواے اندجان تھا سنہ [illegible]ھ ہجری مین یہان تخت نشین ہوا تھا جب سلطان ابراہیم شاہ
دہلی کے عہد مین اُمرا نے فریاد پہونچائی قصد ہندوستان کیا مگر کچھ دنون اپنے علاقہ کے لڑائیون نے
باز رکھا بالآخر ہندوستان مین آکر ابراہیم شاہ سے لڑا فتحیاب ہو کر سنہ ۹۳۲ھ مین دہلی کا
بادشاہ ہوا جب ہندوستان کا قصد کر کے چلا راہ مین قلعہ کابل و قندھار فتح کرتا ہوا پانی پت
پہونچا یہان میدان جنگ قرار پایا ابراہیم شاہ سے لڑا اٹوین رجب ... جمعہ کو اُسکے لشکریون نے
ابراہیم شاہ کو قتل کیا سر کاٹ کر اُسکے گھوڑے کے پیر پر ڈالا بادشاہ نے دہلی پہونچکر فوراً

شاہزادہ ہمایون کو اکبرآباد روانہ کیا کہ قلعہ و خزینہ شاہی کی حفاظت کرین خود بھی بندوبست دہلی
کرکے بہت جلد آگرہ چلا گیا ابراہیم شاہ کی والدہ سے کہ اندر قلعہ کے تھین سب اسباب و خزانہ لے لیا
ستر لاکھ روپیہ و ایک حجرہ سربستہ شہزادہ کو دیا لشکریون کو بھی بہت کچھ دیا بیگمات کابل وغیرہ کو
تحایف بھیجے خلاصہ یہ کہ اس قدر داد و دہش ابتدا فتح دہلی کے کی کہ لقب قلندر کا پایا اُسوقت بجز آگرہ
و دہلی تمام ملکون مین افغان سرکشی کر رہے تھے اُسنے رفتہ رفتہ سب کو مطیع کیا وابستگان شاہ
مقتول پر مہربانی کی جو کچھ مال و خزانہ انکا تھا اُنھین بخشدیا ابراہیم شاہ کی والدہ کے لیئے
لاکھ روپیہ وظیفہ اور مقرر کیا تمام موسم برسات آگرہ مین بعیش و آرام بسر کیا عدل و انصاف سے
سلطنت کو رونق دی حوالی آگرہ مین راجگان سے جنگ عظیم ہوئی مگر سلطان فتحیاب ہوا چھٹی
جمادی الاول کو بعارضہ تپ بمقام آگرہ رحلت کی نعش چھ مہینے تک آگرہ مین امانت رہی پھر
کابل لیجا کر دفن کیا صورت موت کی بعض مورخین نے یہ لکھی ہی کہ شہزادہ ہمایون سخت بیمار ہوا امید
زیست نہ تھی بادشاہ بدرد فرزندی بہت مغموم ہوا ایک شب بیدار رہ کر گرد شاہزادہ پھرا
گیا اور دعا کی کہ یہ اچھا ہو جاے مین مرجاؤن دعا قبول ہوئی ہمایون کا مرض کم ہوتا چلا اور یہ مریض
بنا بالآخر وہ اچھا ہوا یہ مرگیا

سلطان ہمایون شاہ دہلی	۹۳۷	۱۵۳۰	۹۶۳	۱۵۵۵

چہارم ذیقعدہ شب پنجشنبہ سنہ ۹۱۳ھ مین گاذران مین پیدا ہوا چوبیس برس کی عمر مین بعد
وفات بابر شاہ آگرہ مین تخت نشین ہوا منصب و مواجب سب کے بحال رکھے روز جلوس سیر
دریا مین مشغول ہوا ایک کشتی زر مستحقین کو مرحمت کی تاریخ جلوس بھی کشتی زر ہی چھ مہینے کے بعد
قلعہ کالنجر کا رخ کیا یہان کے حاکم نے تحفہ پیشکش کرکے اطاعت قبول کی تھوڑے زمانہ مین
[illegible] صوبہ بہار تک اپنے قبضہ مین لیا غلبہ تمام پیدا کیا شیر شاہ سے پٹنہ و بہار مین لڑکر فتحیاب ہوا
شیر شاہ نے اطاعت کرلی بعد اسکے گجرات وغیرہ کو فتح کیا اتنی فرصت پاکر شیر شاہ نے پھر
اُٹھایا بہار و چنار پر قبضہ کرکے بنگالہ پر حملہ کیا ہمایون گجرات وغیرہ سے آکر پھر مقابل ہوا مگر تاب مقاومت نہ لاسکا
عراق و خراسان کی طرف بھاگ گیا ایک مدت تک اسی اطراف مین رہا پھر شاہ طہماسپ شاہ ایران سے
مدد لے کر ہندوستان مین آیا کابل و لاہور کو فتح کرتا دہلی پہونچا یہان اسوقت ابراہیم سکندر سور برادرزادہ

شیرشاہ بعد عادل شاہ کے تخت نشین ہوا تھا اور ابھی چند مہینے گذرے تھے حکمران تھا اسکو قتل کر کے دہلی و آگرہ اپنے قبضہ مین لایا چھ مہینے بھی پورے نہ گذرے تھے کہ کوٹھے سے گر کر مر گیا۔

حضرت محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ۔			۹۷۰	۱۵۶۲

آپ اعظم اولیاے ہند سے ہین طریقت مین سلسلہ ارادت حضرت شیخ حاجی حمید خلیفہ حضرت شیخ قانون شطاری سے رکھتے تھے تربیت باطنی حضرت غوث پاک رحمہ اللہ سے پائی مراتب اقطاب وغوث تک پہونچے آپ نے حضر چہاردہ خانوادہ سے فیض باطنی وخرقہ حاصل کیا ہی سیاحت بھی بہت کی سفر مین ہمیشہ ایک مٹی کا گھڑا پانی سے بھرا ہوا سر پر مصلی بغل مین اور عصا ہاتھ مین آپ کے ہوتا تھا آپ جسامت مین ضعیف بھی بہت تھے ابتداے حال مین اہل دعوت تھے قلعہ کالنجر مین دعوت اسماء ایسی کی اور ایسا کمال حاصل کیا کہ ہندوستان مین اُسوقت آپ کا ثانی نہ تھا بالآخر اُسکو بیکار سمجھکر صفائی باطنی مین مشغول ہوے اور ایسی سعی فرمائی کہ قطب وقت ہوے چودھوین رمضان کو سفر آخرت فرمایا

سلطان شیر شاہ	۹۴۷	۱۵۴۰	۹۵۲	۱۵۴۵

منقول ہی کہ جب یہ بادشاہ حمل مادر مین تھا کہ اسکی مان نے خواب مین دیکھا کہ آفتاب آسمان سے اُسکے گود مین اُتر پڑا خواب سے بیدار ہو کر شوہر سے ذکر کیا شوہر نے بہت کوڑے مارے یہ نہایت رنجور ہوئی صبحکو شوہر نے یہ کہکر معذرت کی کہ مین نے اسلیے تجھے رنج دیا کہ باقی شب نیند نہ آجاے کیونکہ پچھلے وقت کا خواب صحیح ہوا کرتا ہی۔
منقول ہی کہ بچپنے مین ایکدن ایکدرم کے لیے اپنے باپ سے مچل رہا تھا اور وہ نہین دیتا تھا اُسوقت ایک فقیر صاحب آئے اور فرمایا افسوس ہی کہ ہندوستان کا بادشاہ ایکروپیہ کے لیے رو رہا ہی باپ نے جانا کہ یہی تعبیر خواب ہی نام اصلی اسکا فرید خان تھا قوم سے افغانان سور کے ہی شیر کا شکار تلوار سے کیا تھا جب سے شیر خان مشہور ہوا اور بعد تخت نشینی کے شیر شاہ کہلایا سلطان بہلول لودی کے زمانہ مین ابراہیم خان جد امجد شیر شاہ ہندوستان مین آکر امیر بادشاہ دہلی ہوا اُسکے بیٹے حسن خان نے پرگنہ شہسرام وخواص پور شاہان شرقی سے جاگیر مین پایا تھا شیر شاہ ہمایون شاہ سے لڑکر ستائیسوین شوال ۹۴۶ھ مین تخت نشین ہوا اسی سال مین ایک قلعہ لب دریاے جہلم تعمیر کرایا کہ ابتک موجود ہی یہ قلعہ لاہور سے ساٹھ کوس کے فاصلہ پر ہی بنگالہ سے پنجاب تک پختہ سڑک

ومسافرخانہ وچاہ پختہ دو دو کوس کے فاصلہ پر بنوا دیا اس بادشاہ کا یہ معمول تھا کہ جب دسترخوان پر خود بیٹھتا نقارہ پر چوب پڑتی اور یہ انتظام تھا کہ سلسلہ بسلسلہ اس نقارے کی آواز تمام سلطنت مین پہونچ جاتی جو مسافر سرا مین ہوتا اُسکو اسیوقت کھانا دیا جاتا ایکدن محمد عادل ہاتھی پر سوار کہین جارہا تھا اور کسی بقال کی بیوی اپنی انگنائی مین برہنہ نہا رہی تھی محمد عادل کی نظر پڑی اور پان کا ایک بیڑا اُسپر ڈال دیا وہ عورت کہ نہایت عصمت دار تھی یہ معلوم کرکے کہ غیر مرد نے برہنہ دیکھا آپ جان دینے پر آمادہ ہوئی شوہر اُسکا اتفاقاً وقت پر آگیا اُسکو سمجھا کر خودکشی سے باز رکھا پان کا بیڑہ اپنے ہاتھ مین لیکر دادخواہی کو آیا شیرشاہ نے اُسکی فریادسنی حکم دیا کہ عادل کی بیوی کو لاؤ اُس بنیے کو ہاتھی پر سوار کرو کہ یہ بیڑہ پان کا ہاتھی پر سے عادل کی بیوی پر ڈالے ہرچند امرا نے اس حکم کی تبدیل مین بہت کوشش کی مگر بیکار بقال خود ہمت شاہی دیکھ کر عوض سے باز آیا یہ بادشاہ نہایت عادل و رفاہ خواہ رعایا تھا کالنجر کی لڑائی مین حقہ ہاے آتشین قلعہ کی جانب پھینکے جاتے تھے اتفاقاً ایک حقہ قلعہ سے ٹھوکر کھا کر بارود کے تودہ مین آگرا جس سے شیرشاہ مع اکثر سپاہیون کے جلکر نیمجان ہوا قریب مرگ تھا مگر ہمت نہ ہاری تھی لشکریونکو ترغیب دیے جاتا تھا یہانتک کہ قلعہ فتح ہوا اور راجہ کرت سنگھ حاکم قلعہ قید ہوا جب یہ خبر شیرشاہ کو ملی الحمدللہ کہکر جان دی

سلطان سلیم شاہ	۹۵۲	۱۵۴۵	۹۶۰	۱۵۵۲

بعد شیرشاہ اپنے باپ کے تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت عادل رعایا پرور تھا انتظام مہمات سلطنت اس خوبی سے کرتا کہ کسی سلطان نے نہین کیا شیرشاہ کے جسقدر مسافرخانے بنوائے تھے اسنے ایک ایک درمیان ہر دو کے اور زیادہ کیے مسافرون کے کھانے پینے کا بخوبی سامان کردیا خرچ شاہی سے کھانا مقرر کیا سلطان آدم سے خوب لڑا لاہور کو تباہ کرکے کوہ سوالک پر قلعہ تعمیر کرایا ہر پرگنہ مین قانون گو مقرر کیا جسکے متعلق یہ کام تھا کہ سررشتہ درست رکھے رعایا کی ساری حقیقت آبادی کی صورت اور انتظام افزونی زراعت وغیرہ سے اطلاع دیا کرے دخودکوشان رہے

سلطان فیروزشاہی	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۶۰	۱۵۵۲

بارہ سال کی عمر مین حسب وصیت اپنے باپ سلیم شاہ کے گوالیار مین تخت نشین ہوا تین دن یا تین مہینے کے بعد مبارزخان برادرزادہ شیرشاہ کے ہاتھ سے قتل ہوا

سلطان محمد عادل شاہ عدلی رح	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۶۲	۱۵۵۴

نام اصلی مبارز خان ہے اپنے بھتیجے کو قتل کرکے انتیسوین جمادی الاول کو تخت پر بیٹھا اور عادل شاہ نام رکھا ہیمو وہوسر کو کہ یہ دونون بنیے ریواڑی کے رہنے والے تھے صاحب ملک و مال کیا ہیمو بقال گلیون مین نمک بیچتا پھرتا تھا پھر اسلام شاہ (سلیم شاہ) کے اردو مین دوکان کرلی تھی بعد چندے اسلام شاہ کا مودی ہوا اور اپنا اعتبار جمایا معتمد بنا انتظام مالی و ملکی مین دخل حاصل کیا رفتہ رفتہ اس بادشاہ کے زمانہ مین کل مہم ملکی اسی کے تعلق ہوے اور خطاب راجہ بکرماجیت کا پایا بادشاہ صرف نام کو تھا سلطنت یہی بقال کرتا تھا منقول ہے کہ یہ شخص نہایت ہی کریہ منظر تھا گھوڑے کی سواری نہین جانتا تھا ہاتھی پر سوار ہوتا تھا مگر عقل و شعور شجاعت و دلیری مین کامل تھا ابراہیم خان چچیرا بھائی شیرشاہ کا ملک اور بادشاہ کی حالت دیکھکر تھوڑا لشکر جمع کر دہلی کا بادشاہ ہو بیٹھا محمد عادل شاہ تاب مقاومت نہ لاکر چنار مین پناہ گزین ہوا نام اسکا عادل تھا مگر انصاف سے کچھ آگاہ نہ تھا اسلیے عوام الناس عدلی کہکر خطاب کرتے تھے مونگیر مین بہادر شاہ مالک بنگالہ کے ہاتھ سے قتل ہوا صرف پندرہ مہینہ دہلی مین سلطنت کی

حضرت سلیم چشتی رح	۸۸۳ ۸۸۷	۱۴۷۷ ۱۴۸۲	۹۷۹ ۹۰۸	۱۵۷۱ ۱۵۷۲

آپ اولاد حضرت فرید شکر گنج سے ہین نام نامی آپکا ہند مین سلیم اور عرب مین شیخ ہند ہے والد ماجد آپکے بہاؤ الدین نامے ہین لودھیانہ مین رہتے تھے یہان سے دہلی آکر محلہ علاؤ الدین زندہ پیل مین قیام فرمایا چنانچہ حضرت سلیم کا مولد یہی ہے جب آپ پیدا ہوے سر مبارک زمین پر گرا وہان کوئی دانہ پڑا تھا کہ آپ کی پیشانی مین چبھ گیا جسکا نشان تا مرگ تھا آپ فرماتے ہین جس وقت یہ دانہ چبھا تھا مین نے چاہا تھا کہ نکال ڈالون کیونکہ سخت تکلیف ہوئی تھی پھر یہ خیال ہوا کہ اس فعل سے اسوقت کے مفتون عالم ہونگا آپ کے والدین نے جب دہلی چھوڑکر فتحپور مین اقامت فرمائی اور وہین وفات کی آپ کے بھائی شیخ موسیٰ نے پرورش کی بالغ ہوکر ارادہ سفر کا کیا بھائی آپ کے یہ فرماکر سمجھانے لگے کہ میرے کوئی بچہ نہین ہے مین تمکو جدا نہین کرسکتا آپ نے فرمایا خدا آپ کو فرزند عطا کرے گا چنانچہ لڑکا تولد ہوا آپ نے سرہند کی جانب سفر کیا حضرت شیخ مجد الدین سے علوم ظاہری حاصل کیا ۹۳۱ھ مین بیت اللہ شریف تشریف لے گئے کئی حج کیے ایک مدت تک مجاور روضۂ مطہرہ حضرت صلعم رہے پھر رخصت ہوکر اقالیم عرب و عجم کی سیر کی فیض صحبت بزرگان حاصل کیا اس سفر مین حضرت ابراہیم چشتی سے بیعت حاصل کی خرقہ خلافت پایا اکثر ساکنان عرب آپ کے مرید ہوے اور خرقہ پایا بعد

معاودت سیکری کے ایک پہاڑ پر گوشہ گیر ہوے ریاضت ومجاہدہ مین بسر کرنے لگے شادی کی صاحب اولاد ہوے
سنہ ۹۶۲ھ مین باعث فساد وشر ہیمو بقال سفر حج کیا معارج الولایت مین مذکور ہی کہ جب سلیم شاہ نے بعد وفات باپ
اپنے قصد تخت نشینی کا کیا مگر کچھ لشکر شاہی عادل شاہ کے ساتھ جا ملا تھا اُسنے ایک معتمد کو آپ کے حضور مین
بغرض عرض دعا بھیجا آپ نے فرمایا فوراً سوار ہو کر باہر جاے سارا لشکر جو عادل کے ساتھ ہی اُسکے ساتھ ہو جائیگا
اسلام شاہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور اپنی مراد پائی۔ نقل ہی کہ ایک روز قاضی غیاث الدین نے کہ آپ کے خلیفہ
وابراہیم آباد کے قاضی تھے آپ سے عرض کی کہ مجھ سے اور شاہ عادل سے ملاقات ہی چاہتا ہون کہ آج
اُس سے ملون حضور اپنا گھوڑا عراقی مجھے دین کہ اُسکے نذر کرون آپ نے فرمایا کہ گھوڑا دیتا ہون مگر اس شرط
سے کہ سلطان اپنی سواری مین رکھے دوسرے کو نہ دے اگر کسی اور کو دیگا اُسکی دولت کو تنزل ہو گا قاضی
وعدہ کرکے گھوڑا لے گئے بادشاہ کو نذر دیکر حقیقت حال عرض کی اُسنے منظور و قبول کیا قضارا بادشاہ کے کسی
مصاحب نے وہی گھوڑا طلب کیا بادشاہ نے دیدیا قاضی جب واپس آئے اور ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ
اُسنے اپنی دولت کھوئی چنانچہ چند دنون مین اس بادشاہ پر ایسا ادبار آیا کہ بادشاہی خاندان سے جاتی رہی فتحپور
کی آبادی سے پندرہ سال پیشتر آپ نے فرمایا تھا کہ یہان عمارت عالی ہونیوالی ہی جسکا ارادہ یہان رہنے کا ہو
اچھا مکان وسیع بنائے پھر ہرگز پھر بھی جگہ وسیع نہین ملے گی مگر لوگون نے درندون کے خوف سے کہ اکثر آجاتے تھے
بڑے مکان نہ بنائے آخر جب اکبر شاہ آیا اور آپ کا معتقد ہوا جہانگیر بھی آپ کی دعا سے پیدا ہو چکا اور تعلیم و تربیت
کو آپ کے سپرد ہوا آپ نے تمام ساکنان فتحپور کا اعزاز دربار شاہی مین بڑھایا عمارت عالی یہان بنا ہوئی شہر
عظیم آباد ہوا آپ ایک روز محلات شاہی مین تشریف لے گئے اور فرمایا یہ محل ویسا نہین ہی جیسا مجھے دکھایا گیا
تھا وہ کوئی اور ہی یہ فرماکر نقشہ زمین پر کھینچا بادشاہ نے اُسی نقشہ کی عمارت و خانقاہ کی بنا ڈالی تاریخ بنا ثانی
مسجد الحرام" اور تاریخ تعمیر" خانقاہ اکبر" ہی آپ جب دوسری مرتبہ حج کرکے واپس آئے فرمایا دو امر سے ایک
کے کرنے کو میرا جی چاہتا ہی یا بولنا چھوڑ دون یا کھانا یاران نے عرض کی سکوت سے باب فیض بند ہو جائیگا ترک
طعام مین اختیار ہی چنانچہ آپ نے یہی اختیار کیا آخر عمر تک کبھی خواہش بھی نہ ہوئی دسوین بارھوین روز آپ
ایسے کھانے سے افطار کرتے جسمین گوشت کا لگاؤ نہ ہوتا ایک روز آپ کی مجلس مین کچھ ذکر سرد ہوا تھا
ایک شخص نے یہ نقل بیان کی کہ کسی مالک کی لڑکی نے بادشاہ سے اپنے باپ کی ہڈی دکھن لے جانے کی اجازت
مانگی بادشاہ نے پوچھا تو اُسکی ہڈی کیونکر لے جائیگی اُس لڑکی نے جواب دیا کہ اُسکی ہڈی مین سوراخ ہو گا نفے کے
عمل سے ہوا ہی آپ نے یہ نقل سنکر فرمایا لوگونکی ہڈی مین ایک سوراخ ہوتا ہی اور فقیر کی ہر ہڈی مین صدہا سوراخ
ہین یہ فرماکر اپنی ران چاک کر ڈالی حاضرین نے دیکھا کہ ہڈی مثل خانۂ زنبور ہی صدہا سوراخ سب مین آپ نے

فرمایا گانے کی قدر فقرا جانتے ہین لوگون کو کیا علم ہے آپ جب حج کو گئے تھے خبر گیری متعلقان کی غیب سے فرماتے تھے نفقہ بھی اُنکا یون ہی پہونچاتے تحریر فرماتے کہ خیریت تم سب کی پر یان گنجشکر سے معلوم ہوئی ہے نفقہ تمھارا ازقیمن کے ہاتھ جاتا ہے یہ نقد از خود گھر مین پائے جاتے اپنی حیات مین آپ نے بڑے صاحبزادہ بدرالدین کو حسب سنت حضرت فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اپنا قائم مقام کر کے سجادہ پر بٹھلایا انتیسوین رمضان روز پنجشنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی مزار آپ کا فتحپور سیکری مین ہے

۱۵۷۴	۹۸۲			حضرت داؤد کرمانی قادری رحمہ اللہ

آپ حضرت سید حامد قدس سرہ کے مرید و خلیفہ ہین ریاضت و مجاہدہ مین اپنے وقت کے لاثانی تھے تمام تمام شب آپ نے اکثر رکوع مین اور کبھی سجدہ مین اور کبھی قیام مین بسر کیے جب آپ کا دل سارے وسوسہ و تعلقات ماسوے اللہ سے پاک ہوا تشویش باطن رفع ہوئی آپ متوجہ الی اللہ ہوے پھر بشارت ہوئی کہ سلسلہ قادریہ مین حامد گیلانی کے ہاتھ پر بیعت کرو آپ فوراً روانہ ہوے حاضر خدمت ہو کر مرید ہوے تکمیل سلوک قادریہ کیے صاحب شجرۃ الانوار فرماتے ہین کہ باشارۂ حضرت غوث آپ مرید سید حامد کے ہوے منقول ہے کہ جب آپ مجلس مین بیٹھتے تو نہایت مضطر قیافہ سے یہ ظاہر ہوتا کہ مطلوب کا انتظار ہے یا کوئی شی گم کی ہے پھر دفعۃً ذوق پیدا ہو کر ایک حالت طاری ہوتی آپ اسوقت حقائق و معارف کے مسایل بیان فرماتے یہ بھی فرماتے کہ عراق کی جانب سے ہوا اگر میرے دلکو لگتی ہے یہ ہوا تمام خوشبو سے بسی ہوتی ہے آپ نے بمقام شیر گڈھ علاقہ سے مضافات لاہور مین وفات فرمائی مزار مبارک اسی شہر مین ہے ہزارہا کرامتین مزار مبارک سے ظاہر ہوتی ہین بروز عرس سالانہ دور دور کے لوگ آکر جمع ہوتے ہین شب عرس کو جب ایک پہر گذر جاتا ہے روشنی تمام چراغ کی گل کر دی جاتی ہے زایرین گرد روضہ کھڑے رہتے ہین یکایک ایک چادر نور کی ظاہر ہوتی ہے جسکو تمامی حاضرین چشم ظاہر سے دیکھتے ہین

۱۵۷۷	۹۸۵			حضرت شاہ نظام الدین بھکاری چشتی علیہ الرحمہ

آپ شاہ یوسف المشہور شاہ جوشن کے صاحبزادہ ہین معارج الولایت مین لکھا ہے کہ بارہ برس تک آپ حمل مادر مین رہے حاملہ کا علاج ہوا کیا مگر کچھ نفع نہ ہوا جب آپ چالیس دن کے ہوے آپ کی والدہ نے آپ کی طرف دیکھا اور تبسم سے یون کہا کہ ای فرزند دلبند تیرے لیے مین نے بڑی مصیبتین جھیلی ہین تیرہ برس تک تلخ دوائین بھی کھائی ہین آپ نے آنکھین کھول دین اور فرمایا فرمانا آپ کا بجا ہے مگر دوائین سب مین نے کھائی ہین

اور بارہ سال تک آپ کے پیٹ مین معتکف تھا والدہ آپ کی اپنے چالیس دن کے بچہ کی باتین سنکر متحیر ہوئین اور اسی خوف سے جان بحق ہوئین آپ کی خواہر نے پرورش کی جب سن شعور کو پہونچے مدرسہ اجودھن مین تحصیل علم کی ایک شب خواب مین دیکھا کہ حضرت گنجشکر نے آپ کے سر پر ٹوپی رکھی اور فرمایا کہ خدا نے تجھے خرقہ عطا کیا زیارت حرمین کو جا جب آپ بیدار ہوے کیفیت خواب والد سے بیان کرکے اجازت لی اور چند ہمراہیون کے ساتھ عازم بیت اللہ ہوے والد ماجد آپ کے بایاے غیب قلعہ اسیر مین مقیم ہوے عینا عادل شاہ آپ کا معتقد تھا جب آخر عمر ہوئی اس بادشاہ کو وصیت فرمائی کہ میرا لڑکا شاہ پکھاری خشکی کی راہ حج کو گیا ہی یہان آئیگا اسکی خدمت کرنا تمھاری جو مراد ہوگی بر لائیگا چنانچہ جب آپ بعد حج موضع پکری مین پہونچے بادشاہ نے استقبال کیا نذر پیش کی مگر آپ نے قبول نہ کیا منقول ہی کہ آپ نے پانچ حج کیے اور کبھی سفر مکہ یا معاودت مین پشت کعبہ کی جانب نہ کی اور نہ کبھی چمڑے کا جوتا پہنا ایک ظرف بچھوؤن سے بھرا ہوا ساتھ رکھتے جب نیند آتی ہاتھ اُس ظرف مین ڈال دیتے بچھو نیش مارتے آپ بیدار ہو جاتے آپ صایم الدہر و قائم اللیل تھے چھ مہینے کے بعد افطار کرتے جو کی روٹی اپنے ہاتھ سے پکاتے خود کھا کر تین سو یاران کو دیتے ایک دن آپ نے آسمان کی جانب مراقبا لوح محفوظ کو دیکھا نام حضرت حمید الدین چشتی کا نظر آیا فوراً اٹھے خرقہ و عصا وغیرہ آپ کے سپرد کیا جب آپ برہانپور مین رونق افروز تھے وضو کو پانی شیخ محمود دریاے تاپتی سے لاتے تھے ایکدن آپ نے شیخ محمود کو یاد فرمایا معلوم ہوا پانی وضو کے لیے لانے گئے ہین آپ نے بہت افسوس کیا اور فرمایا ایک کوزہ پانی کے لیے بندہ خدا کو اتنی تکلیف ہوتی ہی پھر اٹھ کھڑے ہوے اور عصا زمین پر مارا فوراً چشمہ جاری ہوا کہ ابتک ہی اور نام اُسکا اُتاولی ندی ہی جب آپ چلے پانی بھی چشمہ کا پیچھے ہوا آپ نے مڑکر دیکھا اور فرمایا اے پانی اُتاولی نہ کر آہستہ چل کہ مین بھی رہ سکون چنانچہ وہ پانی قائم ہوکر مثل چشمہ کے جاری ہوا کنارے اس ندی کے عینا عادل شاہ نے خانقاہ بنوادی ہی مزار بھی آپ کا یہین ہی۔

۱۵۸۱	۹۸۹	۱۴۸۸	۸۹۴	حضرت جلال الدین تھانیسری علیہ الرحمہ

آپ فاروقی ہین اصل آپ کا بلخ ہی سات برس کی عمر مین حافظ قرآن ہوے اور سترہ سال کے سن مین حصول علم سے فراغت پائی اسی عمر مین درس دیتے اور فتوے لکھتے تھے ایک دن کوئی شخص غزل گاتا چلا جاتا تھا آپ بیہوش ہوکر کوٹھے سے گرے مثل مرغ بسمل تڑپنے لگے جذب حقیقت ظاہر ہوا اُسیوقت حضرت شیخ عبد القدوس کے مرید ہوے خوارق و کرامت آپ کی بہت ہوئی استغراق اس قدر تھا کہ جب وقت نماز آتا حاضرین تین بار اللہ اکبر آپ کے گوش مبارک مین عرض کرتے آپ اداے فریضہ کرتے اور پھر اُسی حالت مین رہتے ایک شخص

کہ آپ کا مرید تھا برسون خدمت مین رہا مگر کچھ اُسے حاصل نہ ہوا تھا دل مین سوچا کہ حضرت نجم الدین کبری کا مرتبہ اِس زمانہ مین کسی کو حاصل نہین ہی وہ جسپر نظر ڈالتے تھے فوراً ولی ہو جاتا تھا آپ نے کشف باطن سے اُسکا خطرہ دریافت کیا فرمایا آنکھین کھول دے اور فرمایا ہان آج بھی ایسے مردان خدا ہین پھر اُسکی جانب نگاہ تیز ڈالی فی الحال گر کر بیہوش ہوگیا تین دن اُسی حال مین رہا جب ہوش مین آیا آپ کے قدمون پر سر رکھا عرض کی اتنی مدت مین جو مجھے نہ ملا تھا ایک نگاہ مین عطا ہوگیا یہ شخص اسی ہفتہ مین جان بحق ہوا جب خبر وفات آپکو پہونچی آپ نے فرمایا ہر شخص کو اِس بارگاہ کا تحمل نہین آپ نے چودھوین ذیحجہ کو وفات فرمائی۔

سلطان جلال الدین محمد اکبر شاہ	۹۶۳	۱۵۵۵	۱۰۱۴	۱۶۰۵

شب یکشنبہ پانچوین رجب ۹۴۹ھ ہجری کو کابل مین پیدا ہوا وقت وفات ہمایون پنجاب مین مصروف جنگ تھا اور وہین خبر وفات ہمایون پائی قصبہ کلانور مین روز جمعہ تیسری ربیع الثانی کو تیرہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا ہیمو بقال جسکو عادل شاہ نے والی ملک کیا تھا اسی بادشاہ کے ہاتھون قتل ہوا سلطان سکندر کے حوالے پنجاب مین خود سر ہو کر بہت فساد کر رہا تھا سرکوبی کو لشکر لیکر جانے کا قصد کیا حضرت حافظ کے دیوان مین فال دیکھی یہ شعر نکلا **شعر**

سکندر را نمے بخشند آبے	بزور و زر میسر نیست این کار

یہ بشارت پاکر آگے بڑھا سلطان سکندر نے خبر قتل ہیمو بقال سُنکر اور بھی چند وجوہات سے اطاعت سلطان کی قبول کی وبحکم سلطان ٹھٹھہ کی طرف تعینات ہوا بیرام خان خانخانان کو کہ منتظم سلطنت تھا اکبر نے بوجہ حرکات ناشایستہ خدمت سے معزول کر کے حج بیت اللہ کا حکم دیا یہ بیچارہ اثنائے راہ مین بمقام پٹن مبارک خان کے ہاتھ سے قتل ہوا بہت کارنامے اِس سلطان کے ایسے ہین کہ ابتک قواعد و قوانین اسناد شاہان وقت ہین بتاریخ بارھوین ماہ جمادی الثانی بعد باون برس سلطنت کے بمقام آگرہ انتقال کیا

صدی یازدھم

حضرت بی بی فاطمہ رحمہا اللہ			۱۰۱۶	۱۶۰۷

آپ صاحبزادی سید عبدالقادر گیلانی ثالث کی ہین اور زوجہ حضرت میران شاہ موج دریا بخاری کی آپ ایک عارفہ کاملہ صاحب کرامات تھین ایک روز آخر وقت آپکو چادر دھونے کی ضرورت ہوئی دھوپ صحن سے جا چکی تھی صرف بیر کے درخت کے سرے پر تھوڑی سی دھوپ تھی آپ نے چادر دھوئی اور درخت کے

پاس جاکر کہا کہ اگر تو نیچا ہو جاتو مین اپنی چادر تجھپر ڈالون کہ سوکہ جاے درخت نے سر جھکا لیا آپ نے چادر اُسپر ڈالدی حضرت موج دریا کی خانقاہ سے نظر درخت پر پڑی خیال کیا کہ بی بی نے درخت پر چڑھ کر چادر ڈالی ہی آپکو خلاف ہوا اندر تشریف لائے اور غصہ کیا بی بی نے کہا مین درخت پر نہین چڑھی درخت جھک گیا مین نے چادر ڈال دی موج دریا نے فرمایا کیونکر آپ درخت پاس گئین اور درخت سے کہا درخت جھک گیا آپ نے اپنی چادر اُتار لی مزار آپکا لاہور مین متصل روضہ حضرت موج دریا کے ہی

حضرت مخدوم شیخ بایزید المعروف بمخدوم شاہ دولت منیری قدہ			۱۰۱۷ ۱۰۱۸	۱۶۰۸

آپ فرزندان حضرت مخدوم شاہ یحییٰ منیری قدس سرہ سے ہین جب آپ نے تحصیل علم سے فراغت حاصل فرمائی حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمہ کی روش پر اپنے پیر کی تلاش مین سفر کیا شب کو حضرت شرف الدین علیہ الرحمۃ بصورت ظاہر آپ کے پاس تشریف لائے سفر سے منع فرماکر خود بیعت لی اور بیعت ظاہر کا اشارہ طرف حضرت مخدوم شاہ قطب موحد بلخی قدس سرہ کے فرمایا چنانچہ جب آپ حضرت قطب موحد کے سامنے آئے حضرت نے فرمایا یہ میری دولت آؤ اُسی دن سے آپ شاہ دولت مشہور ہوے اصل تعلیم آپ کی حضرت مخدوم الملک شرف الدین علیہ الرحمہ سے تھی طمع دنیا سے آپ بالکل پاک تھے کسی طرح متاع دنیا پر نظر نہ ڈالتے مرشد آباد کا ایک حاکم آپ کا مُرید تھا اُسنے عرضی بھیجی کہ کسی معتمد کو بھیجد یجیے کہ نذر لیجاے آپنے ملا اشرف خادم کو بھیجا جب خادم وہان پہونچے بڑی تعظیم سے حاکم پیش آیا وقت رخصت ایک مصلی اور کئی گاڑیان توڑون سے لدوا کر ہمراہ کین خادم نے راہ مین غربا و مساکین کو تقسیم کرنا شروع کیا یہانتک کہ کل روپے محتاجون کو دیے صرف مصلی حضور مین لائے آپ نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ اگر ایک روپیہ بھی لاتے تو خدمت سے تمکو نکال دیتے کشف و کرامت سے آپ بہت بیزار رہتے آپکا ایک مرید ابراہیم خان تھا کہ دکھن کے اطراف مین کہین صوبہ تھا اُسکی بڑی آرزو یہ تھی کہ مقبرہ آپ کے لیے بنائے مگر آپ نے قبول نہین فرمایا جب بہت اسرار کرتا آپ فرماتے ہمارے اجداد نے سایہ آسمان قبول کیا ہی بالآخر یہ حیلہ کرکے اجازت لی کہ مین اپنا مقبرہ بنایا چاہتا ہون آپ نے اجازت دی اُسنے بمقام منیر ضلع پٹنہ مین کہ وطن آپ کا ہی ایک مقبرہ پختہ اور تالاب بنوایا یہ مقبرہ ایسا نادر بنا ہی کہ منتظمان حال عمارات شاہی جسکو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین عجائبات سے کہا جاتا ہی گرد مقبرہ کے مسافر خانہ و مسجد و حجرہ بنا ہی یہ مقبرہ سنہ ۲۵ مین تعمیر ہوا کتابہ مین یہ تاریخ کندہ ہی قطعہ

از بہر نثار این بنائے آباد	اندرج دلم دو ذرِ تاریخ فتاد
اول بشمر "روضۂ احباب" و دویم	مانند بہشت جاودان این باد

دروازہ اُس مقبرہ کا نہایت ہی خوشنما عالی شان بنا ہوا ہی یہ مقبرہ باعث انقضاے زمانہ کسی قدر مرمت طلب ہوگیا تھا اور چونکہ کوئی جائداد متعلق اِس روضہ کے بغرض مرمت نہ تھی گورمنٹ ہند نے ازراہ فیاضی و یادگار گذشتگان بتحریک جناب حضرت سید شاہ فریدالدین احمد صاحب فردوسی نظامی الچشتی ادام اللہ اجلالہٗ کہ اولاد مخدوم ممدوح و سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم یحیٰی منیری ہین و بسعی تمام جناب مولوی سید ظہیرالدین صاحب سکرٹری لوکل بورڈ ضلع شاہ آباد خلف جناب غفران مآب مولوی عبدالوہاب ساکن قصبہ نیورہ کہ میر سے چار کوس جانب شرق واقع ہی اِس روضہ متبرکہ کی مرمت پر توجہ فرمائی خدا اتمام کو پہونچائے آمین وصال آپکا چودھوین ذیقعدہ کو ہوا تاریخ وصال کا بھی یہ قطعہ مقبرہ مبارک کے در پر کندہ ہی **قطعہ**

شاہ دولت کہ سوے عالم قدس	چون زگیتی بہ سفر در بودہ
سال ہجرش خرد عاصی یافت	وارث حال پیمبر بودہ

حضرت شاہ شمس الدین لاہوری قادری علیہ الرحمہ			۱۰۲۱	۱۶۱۲

آپ عظماے خلفاے حضرت ابو اسحاق قادری رحمہ اللہ کے ہین بڑے بزرگ کامل و عارف تھے سماع و کشف سے بہت احتراز فرماتے فتوح عظیم آپ نے پایا طالبان کا ہجوم ہوتا اور سب فیض یاب ہوتے جہانگیر شاہ بھی آپکا بہت معتقد تھا کبھی آپ کے حکم کے خلاف نہ کرتا جسکی حاجت کے لیے آپ رقعہ لکھتے فوراً تعمیل کرتا گیارھوین رجب کو لاہور مین آپ نے رحلت فرمائی

حضرت ابو المعالی سید خیرالدین کرمانی قادری لاہوری رحمہ اللہ	۹۹۰	۱۰۵۲	۱۰۲۴	۱۶۱۵

آپ سید صحیح النسب ہین اپنے چچا زاد بھائی حضرت شیخ داؤد کرمانی کے مرید تھے بعد بیعت تیس سال ریاضت مین بسر کیے پھر تکمیل کو پہونچکر خرقہ خلافت پایا لاہور کی خدمت تعلق ہوئی راہ مین آپنے تالاب و چاہ و باغ بنوائے شیر گڈھ سے لاہور تک جہان جہان آپ نے مقام کیا عمارت پختہ موجود ہی اور ابو المعالی کا چوک مشہور ہی جب آپ لاہور پہونچے تمام مخلوق آپ کی معتقد ہوئی فتوح عظیم آپ کو حاصل ہوا ادنیٰ کرامت آپ کی یہ ہی کہ جو کوئی آپ کا مرید ہوتا اُسی شب زیارت سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مشرف ہوتا حضرت محبوب پاک کو آپ سے بہت تعلق تھا نقل ہی کہ ایک شخص کو کہ آپ کا معتقد تھا یہ خیال آیا کہ حضرت غوث پاک رح کو میرے اِس تعلق کی خبر ہوگی کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ اگر مین مغرب مین ہون اور میرا مرید مشرق مین سر برہنہ ہو تو مین اُسکا سر چھپاؤن اِسی شب کو اِس شخص نے خواب دیکھا کہ کسی صحرا مین سر برہنہ کھڑا ہی حضرت غوث پاک

پاک تشریف لائے ایک دستار سفید مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ مین تیری خبر رکھتا ہون تو ننگے سر کھڑا ہی مین نے چاہا تیرا سر چھپا دون صبح کو یہ شخص آپ کے حضور مین حاضر ہوا آپ نے ایک دستار سپید دی اور فرمایا یہ وہی دستار ہی جو حضرت غوثؒ نے شب کو تمھین بخشی ہی ولادت باسعادت آپ کی دہم ذیقعدہ روز دوشنبہ و وفات شریف سولھوین[۱۲] ربیع الاول ہی

حضرت شیخ نتھا لاہوری قادری علیہ الرحمۃ			۱۰۲۷	۱۶۱۷

آپ حضرت میر بالا لاہوری کے مرید ہین تمام عمر خدمت پیر مین صرف کی پیر آپ کے کیسکو اپنے پاس شب کو رہنے کی اجازت نہین دیتے مگر آپکو آپ اکثر ایسے بیخود و مستغرق رہتے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ ہوتی نقل ہی کہ ایک فقیر جونپور سے آپ کے پاس آیا آپ نے پوچھا کون ہو کہان سے آئے ہو کیا چاہتے ہو اُسنے جواب دیا آپکی زیارت کو آیا ہون آپ نے فرمایا دیکھ لیا چلے جاؤ اُسنے عرض کی مجھے اپنا نام بتائیے اور کچھ حقیقت اپنی بیان فرمائیے آپ نے فرمایا نام میرا نتھا ہی قوم کا عصار کنجد کش ہون حال میرا یہ ہی کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے عالم جبروت و لاہوت و ملکوت کی کنجی میرے ہاتھ مین دیدی ہی جب جہان چاہتا ہون دروازہ کھولکر چلا جاتا ہون کتاب سکینۃ الاولیا مین مرقوم ہی کہ نباتات و جمادات آپ سے باتین کرتے تھے ایک روز آپ صحرا کی طرف جا نکلے ایکدرخت نے آواز دی اور کہا کہ میری تہی سے یون چاندی ملتی ہی دوسرے نے کہا مجھسے یون سونا بنتا ہی مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا ایک روز آپ گنبد مین بیٹھے تھے چاہا کہ باہر جائین آواز آئی ابھی باہر نہ نکلو آپ نے پوچھا تو کون ہی اور کیون منع کرتا ہی جواب دیا مین یہی گنبد ہون ابھی خوب بارش ہوگی اسلیے باہر جانے کو منع کرتا ہون یہ باتین تمام ہوئین کہ پانی زور سے برسنے لگا ایکدن آپ کہین جاتے تھے راہ مین چوہا مرا ہوا دیکھا کہ جسکا گوشت ہڈی سے چھوٹ گیا تھا آپنے فرمایا میان چوہے یہان کیون پڑے ہو اٹھو جاؤ اپنا راستہ لو چوہا زندہ ہوکر بھاگ گیا ایکدن آپ کے پیر نے پوچھا کہ تم کہان جاکر شغل کرتے ہو آپ نے عرض کی کہ پہلے نخلستان مین جاکر شغل کرتا تھا مگر وہان دل نہ جما تمام درخت بآواز بلند سبحان اللہ وبحمدہٖ کی تسبیح پڑھتے ہین اب خلیفہ جنیدؒ کے محلہ مین ایک گوشہ مین بیٹھتا ہون یہ سنکر میان میر صاحب متبسم ہوے اور فرمایا عصار بچہ کا کام یہانتک پہونچا کیا باتین کرتا ہی آپ امی تھے مگر لوح محفوظ چشم ظاہری سے پڑھتے تھے

حضرت شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمہ			۱۰۳۰	۱۶۲۰

آپ شیخ محمد صدیق چشتی لاہوری کے خلیفہ ہین عشق و محبت و جذب مین اپنے عہد کے لاثانی تھے مجلس سماع مین

آپ کی یہ حالت ہو جاتی کہ دو دو تین تین روز تک مست و بیخود پڑے رہتے اور ونکو یقین ہوتا کہ وصال ہو گیا ستائیسوین رمضان شریف کو آپ نے وفات فرمائی مزار آپ کا بمقام لاہور زین خان کے میدان مین ہی

حضرت حسین شاہ ولی چشتی علیہ الرحمۃ			۱۰۳۰	۱۶۲۰

آپ اولاد سید بندہ نواز گیسو دراز کے ہین بادشاہ گلکندہ کا آپکا بہت معتقد تھا اپنی بیٹی بیاہ دی تھی اور ایک تالاب بہت بڑا بنایا اُسکو آپ ہی کے نام پر حسین ساگر نام رکھا کہ ابتک موجود ہی آپ کی کرامتین نواح دکھن مین بہت مشہور ہین آپ نے حیات طویل پائی تھی عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ تک حیات تھے چودھوین جمادی الثانی کو آپ نے وفات فرمائی

حضرت شاہ فریدالدین محمد ماہرو فردوسی منیری علیہ الرحمہ	۹۶۸	۱۵۶۰	۱۰۳۱	۱۶۲۱

آپ حضرت مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ کے صاحبزادہ ہین بعد وفات اپنے والد کے مسند فقر پر بیٹھے ایک مرتبہ آپ نے چلہ کیا بعد چالیس دن کے جب باہر آئے کسی نے آپکو نہ پہچانا بلکہ سب دیکھنے والے متعجب ہوئے صورت آپکی بالکل حضرت مخدوم شاہ دولت سی ہو گئی تھی اظہار درویشی آپ کے پسند خاطر نہ تھا لباس سپاہانہ رکھتے تھے تیراندازی مین کمال حاصل تھا پندرھوین رمضان کو آپ کا وصال ہوا بعد آپ کے چھوٹے بھائی آپ کے اور پھر حضرت شاہ مبارک جانشین ہوئے ان بزرگان کی نہ تاریخ ولادت و نہ وفات ملی نہ کچھ حالات معتبر معلوم ہوئے اسیلئے ذکر سے اِن بزرگان کی یہ کتاب خالی رہی

حضرت سید محمد احمد سرہندی مجدد الف ثانی نقشبندی رحمہ اللہ	۹۷۱	۱۵۶۳	۱۰۳۴	۱۶۲۴

آپ نے بچپنے مین قرآن حفظ کیا پھر تحصیل علم مین مصروف ہوئے سترہ سال کی عمر مین سرآمد فضلائے عصر ہوئے یہان تک کہ لقب مجدد الف ثانی کا پایا بعد انتقال اپنے والد بزرگوار کے حضرت خواجہ باقی کے حضور مین حاضر ہوکر طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا تالیف و تصانیف آپ کے بیشمار ہین ایک دن حضرت محمد نامے نے فرمایا کہ احمد مجھے آفتاب معلوم ہوتا ہی جسکے ساتھ مجھ ایسے ہزارون ستارے چھپ گئے ہین اس سے ساری دنیا روشن ہو گی چنانچہ یہی ہوا آپ ایسے مشہور عالم ہوئے کہ ترک و تاجیک کے بھی علما و اُمرا آپ کے آستانہ بوسی کو آتے سب سے پہلے آپ کو مولانا خیال کوٹی نے مجدد الف ثانی کا خطاب بخشا حضرت شاہ عبدالحق دہلوی اخبار الاخیار مین لکھتے ہین کہ ہزار برس کا جھگڑا جو درمیان علما و صوفیون کے تھا آپنے مٹایا خوارق و کرامات

آپ کے بیشمار ہین سات سوتک کرامتین آپ کی شمار مین آئی ہین آپ نے حنفی مذہب کو اور مذہبون پر ترجیح دی ہی ترسٹھ برس کی عمر مین آپ نے بمقام سرہند ماہ صفر وفات فرمائی

حضرت شاہ علی حسینی پانی پتی قدس سرہ	۸۹۰	۹۸۵	۱۰۳۴	۱۶۲۴

نام نامی آپ کا عبدالسلام ہی شاہ علی کا خطاب پیر نے دیا تھا آپ حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے مرید و خلیفہ تھے اور اپنے والد ماجد سے بھی خلافت پائی تھی کسی نے آپ کی شان مین یہ شعر کہا ہے شعر

نظامش پیر و ہم پدرش نظام است	نظام دو جہان بروے تمام است

سیرالاقطاب مین مذکور ہی کہ اوائل عمر مین آپ فراخان کے لشکر مین نوکر تھے فن تیراندازی مین آپ کا نظیر نتھا دفعۃً جذب شوق آلہی ہوا نوکری ترک کرکے پانی پت مین والد کے حضور مین حاضر ہوے اور حسب ہدایت ایک حجرہ مین کہ متعلق روضہ عالیہ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی ہی چلہ مین بیٹھے ریاضت و مجاہدہ مین سعی بلیغ فرمائی ہنوز چلہ تمام نہ ہوا تھا کہ درحجرہ سے باوجودیکہ بند تھا صورت حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کی نمودار ہوئی ارشاد ہوا کہ حصہ باطنی تمھارا میرے پاس امانت ہی نارنول مین آؤ پس آپ نے مجنونانہ و مستانہ حجرہ سے نکلکر نارنول کی راہ لی حضور مین حضرت شیخ کے حاضر ہوے بیعت سے مشرف ہوے تکمیل کا رہوئی نقل ہی کہ آپ نے خانقاہ مین اپنے ایک کنوان کھدوایا اتفاقاً پانی اسکا کھاری نکلا کسی نے آپ سے آکر عرض کی آپ نے اُسیوقت چند کاک دہنیر مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کے ایک صاحب لائے تھے توڑکر چاہ مین ڈالدیے اور فرمایا لو پانی اب شیرین ہوگیا پھر جو پانی نکالا گیا تو نہایت شیرین تھا کئی سال بعد آپ کی وفات کے ایک عورت نے کہ خاندان شاہی سے تھی آپ کے مزار پر مقبرہ و عمارت گرد اُسکے تعمیر کرانی شروع کی معمار نے شب کو خواب مین دیکھا کہ آپ مزار پر کھڑے یہ فرمارہے ہین کہ چبوترہ کے بنانے مین تختہ میرے صندوق نعش کا صدمہ سے ٹوٹ گیا ہی اور ایک اینٹ میرے پیر پر گری ہی پہلے اینٹ اٹھالے پھر بنا صبح کو اُس معمار نے چبوترہ کھولا دیکھا تو اینٹ موجود تھی اور تختہ ٹوٹا تھا داہنا پیر آپ کا سیدھا ہی اور بایان جسپر اینٹ گری تھی کھڑا ہی ساری خلقت زیارت کو آئی نعش مبارک آپ کی جیسی دفن ہوئی تھی اسیطرح تھی کچھ نقصان جسم کو نہ پہونچا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بزرگ آرام فرمارہے ہین

سلطان جہانگیر شاہ	۱۰۱۴	۱۶۰۵	۱۰۳۶	۱۶۲۶

اکبر شاہ کا بیٹا ہی سترھوین ربیع الاول روز چہارشنبہ ۹۷۷ھ ہجری مطابق دسمبر ۱۵۶۹ع بمقام فتحپور سیکری

حضرت سلیم چشتی کے مکان مین زکیہ بیگم دختر راجہ بہاڈمل کے بطن سے پیدا ہوا شاہزادہ سلیم نام رکھا گیا اکبرشاہ آگرہ مین بیمار رہوا یہ الہ آباد سے خبر علالت سُنکر چلا راہ مین خبر وفات پدر سُنی اکثر امرا دولت سلطنت خسرو شاہ پسر سلطان جہانگیر کے ساتھ ہوے چاہا کہ تخت پر بٹھائین مگر شیخ فرید کہ اُمرا معتبرین سے تھا دو ایک اُمرا کو اور ساتھ لیکر جمہور کے مخالف ہوا شہزادہ سلیم کی خدمت مین آکر مراسم آداب بجالایا پھر سب اُمرا کو خیال ہوا کہ باوجود موجود رہنے بیٹے کے پوتے کو تخت دینا اچھا نہین بالآخر سلیم شاہ کو ملک سپرد کیا خسرو نے جبکہ کیفیت سُنی لاہور کی طرف بھاگا بیس ہزار چغتائی وافغان وراجپوت نے اُسکا پیچھا کیا شیخ فرید بھی برابر تعقب کیے گیا آخر خوب لڑائی ہوئی مگر چونکہ فوج شہزادہ سلیم کی برابر جارہی تھی خسرو کو شکست ہوئی یہ تنہا ایک طرف بھاگا لاہور مین دریا کے کنارہ پہونچا کشتی بانون نے اِسے پہچانا پکڑ کر قلیچ خان حاکم لاہور کے پاس لے گئے اِسنے اسکی تشفی کی اور اپنے پاس رکھا سلطان سلیم کو بیسوین جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ کو تخت پر بٹھایا ایک زنجیر چار من کی لٹکائی جسکا ایک سرا شاہ برج آگرہ مین اور دوسرا کنارہ دریاے جمنا کے لگایا تاکہ دادخواہونکو فیت ہو تمام ہندوستان اپنے قبض تصرف مین لایا نورجہان کہ خواجہ الیاس کی لڑکی تھی اور کسی میر قافلہ نے لاکر اکبرشاہ کو دیا تھا یہ محل شاہی مین رہتی تھی سلیم شاہ کا عشق اِسکے ساتھ دیکھ کر اکبرشاہ نے علی قلی خان سے نکاح کردیا تھا جب یہ بادشاہ تخت نشین ہوا چاہا کہ نورجہان کو اپنے قبضہ مین لاے علی قلی خان کہ جو شیر افگن مشہور ہے اُسوقت بردوان کا صوبہ دار تھا ابراہیم کو فوج لیکر بھیجا اسنے پہلے بہت سمجھایا آخر شیر افگن خان سے لڑا اور اُسکو قتل کرکے نورجہان کو آگرہ بھیجدیا جہانگیر نے اِس سے عقد کرلیا سارے مہمات سلطنت اسی بیگم کے تعلق کیے سکہ بھی اِسی کے نام کا جاری کرایا ۱۰۳۶ھ مین بیمار ہوکر قضا کی

جناب شاہ ارزان صاحب پٹنہ قادری سہروردی علیہ الرحمہ			۱۰۴۰	۱۶۳۰

آپ حضرت شیخ بہلول دریائی کے مرید تھے اور حضرت شیخ کو حضرت شیخ لطیف سے بڑی ارادت تھی اور آپکو حضرت حیات المیر نبیرہ حضرت غوث الاعظم سے کہ زندہ جاوید ہین بیعت تھی بعد وصال حضرت بہلول کے اکثر بزرگان طریقہ سہروردیہ کی خدمت مین رہے اور طریقہ سہروردیہ حاصل کرکے خلافت پائی تمام دن آپ صحرا و بیابان مین یاد خدا کرتے اور تمام شب پٹنہ کی ساری مسجدون مین کنوئین سے پانی بھر کر سقاوے بھرتے صاحب معارج الولایت کہتے ہین کہ آپ نے اکثر مُردے زندہ کیے ہین

حضرت ملک محمد جائسی چشتی رحمۃ اللہ علیہ			۱۰۴۹	۱۶۳۹

لقب آپ کا محقق ہندی ہے آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ الہداد کے ہین ولی کامل تھے اکثر کتابین آپ کی بزبان

ہندی تصوف مین ہین پدماوت بھی آپ ہی کی تصنیف ہے

حضرت بی بی جمال قدس سرہا			۱۰۴۹	۱۶۳۹

آپ خواہر حقیقی حضرت میان میر لاہوری کی ہین نہایت عارفہ اور ترک و تجرید مین رابعہ ثانی طریقہ فقر کا اپنی مان اور دادی اور بھائی سے رکھتی تھین کرامات وخرق عادات آپ سے بہت ظاہر ہوے تھے ایک وقت اندازاً دومن گیہون آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک ظرف مین رکھا تھا اور ہر روز اُس گیہون سے نکالکر صرف درویشان کرتین اور خرچ وابستگان اس سے ہوتا مگر ایکسال تک وہ ویسا ہی معمور رہا

حضرت مولانا شہباز چشتی بھاگلپوری قدس سرہ	۹۵۶	۱۵۴۹	۱۰۵۰ ۱۰۵۲	۱۶۴۰

آپ حضرت سید خطاب کے صاحبزادہ ہین نسب آپ کا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہی اصل آپ کا بخارا ہی منقول ہی کہ آپ کے والد ماجد کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بشارت ہوئی کہ تیرے صلب مین ایک اولاد ہی کہ ولی کامل ہوگا اور یہ حکم ہوا کہ ہندوستان جاؤ چنانچہ یہان تشریف لائے اہل بھی ساتھ تھے ہندوستان مین آکر چندروز لاہور مین مقیم رہے پھر بموضع دیورہ مین مضافات شہر پٹنہ آکر ایک سید کے مکان مین ٹھہرے حضرت شہباز اُسوقت حمل مادر مین تھے اس قصبہ مین ڈاکا آیا تمام عورتین گھر چھوڑ کر بھاگین آپ کی والدہ بھی ایک طرف چلین چونکہ رات اندھیری تھی سب راہ بھولین آپ کی والدہ بھی اُسی گروہ مین تھین آپ کے سامنے ایک روشنی نمودار ہوئی تمام عورتین پھر اُس روشنی مین آگئین اور جاے امن تک پہونچین ولادت آپ کی اسی موضع دیورہ مین ہوئی نقل ہی کہ جب آپ پانچ سال کے ہوے مکتب مین بٹھائے گئے معلم نے کہا کہو بسم اللہ والرحمن علم القرآن آپ نے معلم سے پوچھا اللہ کون اور رحمن کیا ہی قرآن کسکو کہتے ہین معلم نے کہا اے لڑکے تمھین اس سے کیا جو مین کہتا ہون کہو آپ نے کہا پڑھنے سے مراد ادراک ہی جب مین نے سبق اول ہی نہ سمجھا تو پڑھنے سے فائدہ کیا اس بات سے سبکو کمال حیرت ہوئی معلم نے کہا تمھاری عمر ابھی اسکے سمجھنے کی نہین ہی آپ نے کہا مین نے اسقدر سمجھا ہی کہ اللہ جو سب سے بڑا ہی اُسکا نام ہی اور رحمن بھی اُسکی صفت ہی اور قرآن وہ چیز ہی جس سے لڑکونکو ہر بات سے آگاہی ہو معلم متحیر ہوا اور ساری کیفیت آپ کے والد سے عرض کی آپ نے کیفیت بشارت بیان فرمائی اور آپکو بخارا لے گئے اس غرض سے کہ اپنے مُرشد کے سپرد کرین جب آپ قریب شہر بخارا پہونچے کوس بھر و باختلاف روایت تین کوس کے فاصلہ پر تھے کہ وہ بزرگ کھڑے ہوگئے اور تبسم فرمایا حاضرین نے سبب تبسم پوچھا آپ نے فرمایا ایک شخص آتا ہی جسکے سبب شب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہی اور یہ فرمایا ہی کہ جو امور میرے باقی رہ گئے ہین وہ اُسی شخص آنے والے پر موقوف
ہین چنانچہ جب یہ لوگ پہونچے آپ پیشوائی کرکے لائے سر و دست پر آپ کے بوسہ دیا اپنی جگہ پر لے گئے پھر
آپکو پڑھانا شروع کیا ایک سال کے عرصہ مین تحصیل علم سے آپ نے فراغت پائی گیارہ سال کی عمر سے اٹھارہ
سال کے سن تک سیاحی کی اسی سیاحت مین مونگیر پہونچے حضرت مولانا لیس معروف بہ سیوانی کو کہ مولد آپکا دہلی
تھا اور مدینہ طیبہ مین علم حدیث کی تکمیل کر رہے تھے یہ بشارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی کہ تم مونگیر
جاکر بیعت شہباز کی لو چنانچہ آپ مونگیر پہونچے آپ کی بیعت لی چند روز آپ کی تعلیم مین مصروف رہے پھر
حضرت شہباز کو ولایت بھاگلپور تفویض ہوئی چنانچہ ۹۸۵ھ مین بعمر سنی سالگی بھاگلپور مین تشریف لائے
اور محلہ ملاچک مین کہ اُسوقت ویران تھا مقیم ہوے اور متوکلانہ عزلت نشین ہوے اوقات تدریس و درس علوم
باطنی مین بسر کرتے وقت فرصت کتب حدیث و تفسیر تحریر فرماتے منقول ہی کہ قریب پانچسو جلد کتب مطول کے
آپ نے نقل کی بڑے پرہیزگار و مطیع سنت تھے کبھی دستک بھی سیدھے ہاتھ سے نہ دیتے مدت العمر زمین پر سوئے
اگر کبھی کسی خادم نے عرض کی کہ زمین پر تکلیف ہوگی آپ نے فرمایا کہ ہمنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی پلنگ یا
تخت پر آرام نہین فرمایا ارتکاب بدعت ہوگا عالم شباب مین ایک ہفتہ کے بعد افطار فرماتے اور کبرسنی مین تین
دن کے بعد شاہجہان عہد شہزادگی مین آپ کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور ملتجی دعاے سلطنت ہوا تھا چنانچہ
جب تخت نشین ہوا نامۂ شوق زیارت مع سند جاگیر آپ کے بھیجا آپ نے جواب مین یہ لکھا کہ العلما ورثۃ الانبیاء
مالم یتخالطون الملوک ہم تمسے ملاقات نہین کرینگے اور میرا تمھارا رزاق ایک ہی سند جاگیر کی پھاڑکر پھینک دی
آپ ہمیشہ تعلیم راہ دین و طلاب حق مین مصروف رہتے اکثر مرید آپ کے کاملین سے ہوے آستانہ و مقبرہ آپکا
بناکردہ مقیم ہی کہ بدعا آپ کے وہ پیدا ہوا تھا مسجد و خانقاہ فرخ سیر بادشاہ نے بنوادی ہی اسوقت کے سجادہ نشین
نے اسکے فتح کی دعا کی ہی کہ یہ بہادر شاہ پر غالب آیا تھا سولھوین صفر ۱۰۵۰ھ مین آپ نے
وفات فرمائی

حضرت مولانا شاہ عبد الحق قادری دہلوی علیہ الرحمۃ		۱۰۵۱	۱۶۴۱

اصل آپ کا بخارا ہی علم ظاہری مین کوئی آپ کا نظیر نہین ہوا مرید سید جمال الدین ابوالحسن موسی کے تھے اور بعد
آپ کے حضرت شیخ عبد الوہاب کی صحبت مین فیضیاب ہوے خرقہ و تبرک پایا علم ظاہری و باطنی کی تکمیل
حاصل کی شریعت و طریقت و حقیقت مین مقتداے وقت ہوے ہند مین علم حدیث آپ ہی کی ذات سے
آیا ہی آپ فرماتے ہین کہ اُسوقت کی باتین مجھے یاد ہین کہ جب مین شیر خوار تھا اور چار برس کی عمر مین جتنے کلمات

حقیقت آپ کے والد ماجد نے آپکو بتائے سب آپکو یاد تھے بچپن مین کوئی کھیل نہ کھیلے آپ کے والد ماجد آپ کو
کہتے کہ خشک مُلا نہ بنو آپ نے اس وصیت پر عمل کیا آپ فرماتے کہ جب سے کچھ عنایت ایزدی مجھپر ہو اور جو کچھ حضرت
رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخشا ہی اُسکا بیان ہو نہین سکتا

حضرت خواجہ خاوند نقشبندی علیہ الرحمۃ			۱۰۵۲	۱۶۴۲

آپ فرزندان حضرت فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ سے ہین ولی مادرزاد تھے اگرچہ بظاہر مرید حضرت ابو اسحاق سفیدگی
کے تھے مگر فیض آپکو حضرت خواجہ نقشبند سے عالم ارواح مین تھا نقل ہی کہ ایک روز آپ باقی بیگ حاکم وخش کی
مجلس مین بیٹھے تھے باقی بیگ نے کہ غایت درجہ بدمزاج تھا یہ کہا کہ لوگ جو آپکو خواجہ زادہ کہتے ہین فی الحقیقت
خلق خدا کو گمراہ کرتے ہین آپ کے کان ناک کاٹ کر تشہیر کرنا چاہیئے میرا نام باقی بیگ نہین جو اس خواہش کو
اپنی پورا نہ کیا آپ نے فرمایا بہت جلد تیرے کان ناک کاٹے جاوینگے چنانچہ ایک ہفتہ بعد اس واقعہ کے میر لشکر ان
شاہی وخش مین آئے اور کسی ضعیفہ کی بکری پکڑکر ذبح کرڈالی باقی بیگ کو اُنکے ظلم کی خبر ہوئی سب کو مارکر شہر سے
باہر نکالدیا ان سب نے واپس جاکر شاہ بخارا سے شکایت کی ایک بازمردہ لیجا کر دکھایا کہ باقی بیگ نے مارڈالا
ہی بادشاہ نے باقی بیگ کو طلب فرماکر ناک کان اسکے کٹوادیئے آپ چندے کابل مین رہے پھر کشمیر مین
کچھ دنون قیام فرمایا اور لاہور تشریف لائے یہان اکثر آپ کی دعا سے مینھ برسا اور مردہ زندہ ہوے
آپ نے یہین وفات بھی فرمائی بعد وفات جب آپ کو غسل دیا گیا تو تہ بند ڈھیلا تھا قریب تھا کہ
کھلجاے غسال کو مطلق خیال نہ تھا آپ نے ہاتھ بڑھا کر تہ بند پکڑ لیا الا ان اولیاء اللہ لایموتون شاہ جہان
بادشاہ بھی اسوقت لاہور مین تھا آپ کے مزار مبارک پر روضہ بنوایا ہوا اسی بادشاہ کا ہی جب یہ بادشاہ کشمیر گیا
خان دوران خان حاکم لاہور ہوا اسنے بباعث کدورت دلی یہ چاہا کہ آپ کے روضہ کو کالعدم کردے اور آپ کے
صاحبزادہ کو طلب کرکے کہا کہ کسی بزرگان طریقہ نقشبندیہ کے مزار پر گنبد نہین ہی تمنے کیون جایز رکھا مین چاہتا
ہون کہ اس گنبد کو توڑدون صاحبزادہ نے کہا آپ انھین مردہ نہ سمجھین یہ سُنکر حاکم ہنسا کئی دن کے بعد کہین سوار
ہوکر جارہا تھا وقت دوپہر باغ شالامار مین فرود ہوا خادم خانقاہ نے بلغ سے انگور لاکر پیش کیا اسنے خود نہ کھایا
ملازمین کو دیدیا اور خادم سے مخاطب ہوا کہ صاحبزادہ آپ کے یہ کہتے ہین کہ یہ بزرگ مُردہ نہین ہین خادم نے
کچھ جواب نہ دیا جب پھر سوار ہوا اور ہوشیار خان کے تالاب کے پاس پہونچا بیٹے نے اُسکے تنہا پاکر ہلاک
کرڈالا آپ نے بارھوین شعبان کو رحلت فرمائی مزار بمقام لاہور متصل باغ شالامار ہی۔

حضرت سید آدم نقشبندی علیہ الرحمۃ			۱۰۵۳	۱۶۴۲

حضرت شیخ احمد سرہندی کے خلیفہ مین حضرت خواجہ خضر سے تعلیم پائی پھر باجازت حضرت خواجہ حضور مین حضرت شیخ احمد سرہندی کے حاضر ہوے ابتداے حال مین امی تھے ایک روز واقعہ مین آپ نے دیکھا کہ قرآن کیون نہین پڑھا عرض کی الٰہی تو قادر ہی اب بھی سکھا سکتا ہی فی الحال ایک نورانی حاضر ہوا اور آپ کے سینہ پر مس کیا آپ حافظ قرآن ہو گئے پھر علوم ظاہری آپ نے پڑھا مولانا بدرالدین فرماتے ہین کہ آدم نبوری اتباع سنت و درفع بدعت مین موصوف تھے اور کمال طریقہ استقامت شریعت مین معروف ہزارہا طالب حق آپکی توجہ سے اپنی مراد کو پہونچے آپ کے خانقاہ مین ہزار سے زیادہ طلبار ہتے تھے دونون وقت کھانا پاتے تھے آپ فرماتے کہ میرے والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب مین مشرف ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ سے کچھ نکالکر جناب ممدوح کو دیکر فرمایا کہ اسے کھاے اُسی شب مین حمل نادر مین آیا اب مجھپر ظاہر کیا گیا ہی کہ وجود میرا اُسی عطیہ شاہ رسالت سے ہی نقل ہی کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی غلہ نایاب ہوا مہتمان خانقاہ نے آپ سے کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا جس ظرف مین غلہ رکھا ہی اُسکا مُنھ بند کردو نیچے اُسکے ایک سوراخ کرلو اُسی سے بقدر حاجت روز غلہ لیا کرو انشاءاللہ برکت ہوگی چنانچہ چھ مہینہ تک ایک ہی ظرف سے صرف خانقاہ ہوا جب خشک سالی رفع ہوئی مُنھ اُس ظرف کا کھولا گیا تو اُسیقدر غلہ باقی تھا جس قدر بند کرتے وقت تھا منقول ہی کہ آپ جب بعد انفراغ حج مدینہ طیبہ تشریف لے گئے در روضہ مبارک خود کھلگیا آپ اندر تشریف لے گئے دونون ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باہر نکالے آپ نے مصافحہ کیا آپ کے کمالات وخرق عادات بہت ہین مدینہ طیبہ مین تیرھوین شوال کو وفات فرمائی مزار جنۃ البقیع مین اسقدر متصل مزار مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہی کہ سایہ روضہ مبارک کا آپ کے مزار پر پڑتا ہے

حضرت سید شاہ ابو العلا رحمۃ اللہ علیہ	۹۹۰	۱۵۸۲	۱۰۶۱	۱۶۵۱

اصل آپ کا سمرقند ہی جد امجد آپ کے عہد اکبرشاہ مین ہندوستان مین آے پھر حج کو تشریف لے گئے اور وہین وفات فرمائی والد بزرگوار نے آپ کے فتح پور سیکری مین رحلت کی آپ نے بعد وفات پدر حضرت خواجہ فیقی سے کہ آپ کے والد کے جد تھے تعلیم پائی حضرت خواجہ فیقی اکبرشاہ کے عہد مین راجہ مان سنگھ کے ساتھ سردار مین تشریف رکھتے تھے بعد شہادت خواجہ مان سنگھ کے تین ہزار کا منصب آپ کا اور تین ہزار سوار دکن کے

لیے تجویز کیا ابتداے زمانہ سلطنت جہانگیر مین آپ نے ہوس دنیا چھوڑی اجمیر شریف مین تشریف لائے چندے قیام فرمایا پھر اکبر آباد تشریف لے گئے اور اپنے چچا امیر عبد اللہ سے کہ آپ کے خسر بھی تھے بیعت حاصل کی یہ بزرگ قطب وقت تھے بظاہر نوکری اختیار کر لی تھی اکبر شاہ کے عہد مین پانچسو کا منصب تھا آخر مین نظامت صوبہ داری برہانپور کی متعلق ہوئی تھی نوین صفر روز سہ شنبہ کو رحلت فرمائی بعد وفات آپ مسند ارشاد پر بیٹھے وجد و سماع مین بہت مشغول رہتے کبھی کبھی غایت جذبہ شوق مین یہ شعر حافظ علیہ الرحمۃ کا پڑھتے شعر

فیض روح القدس از یار مدد فرماید	دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا مے کرد

نقل ہی کہ ایکروز آپ اپنے یارونکو حلقہ محفل معارف مین لیئے بیٹھے تھے ناگاہ ایک جوگی ہاتھ مین مینا کا پنجرہ لیے آیا آپ نے یارون سے فرمایا جوگی سے پنجرہ لے لو وہ پنجرہ آپ کے سامنے آیا آپ نے تجدید وضو فرما کر دوگانہ ادا کیا پھر چند قطرے آب وضو کے اُس پنجرہ پر ڈالے وہ مینا باہر نکلکر ایک عورت حسین و جمیل بنگئی حاضرین نے اُس سے حقیقت پوچھی عورت نے کہا کہ وہ کسی ہندو کی لڑکی تھی جوگی اسپر عاشق ہوا اور بزور سحر مینا بنا کر پنجرہ مین قید کیا شب کو صورت اصلی بنا کر حظ نفسانی اُٹھاتا ہی آپ نے اُس عورت سے فرمایا کہ اگر تو اپنے گھر جانا چاہے تو پہونچا دیجاے اُس عورت نے عرض کی مین لونڈی بنکر رہونگی پھر جوگی اور یہ دونون مسلمان ہوے آپ نے دونون کا عقد کر دیا جوگی کا نام صوفی علی رکھا یہ بھی درجہ اعلیٰ کو پہونچا

سلطان شاہ جہان بادشاہ دہلی	۱۰۳۶	۱۶۲۶	۱۰۶۸	۱۶۵۷

جہانگیر شاہ کا منجھلا بیٹا جودھ بائی کے بطن سے ہی تاریخ انتیسوین ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ مطابق پانچوین جنوری سنہ ۱۵۹۲ء بمقام لاہور پیدا ہوا شاہزادہ مرزا خرم نام رکھا گیا جب جہانگیر شاہ نے تسخیر دکھن کے لیے اِسے بھیجا شاہجہان کا لقب دیا وقت وفات جہانگیر یہ دکھن مین تھا مین مہینہ سات دن کے بعد دہلی مین آ کر تخت نشین ہوا ارجمند بانو بیگم بنت آصف خان برادر نورجہان بیگم سے نکاح کیا اِسکے بطن سے چار لڑکے اور تین لڑکیان پیدا ہوئین جب نوبت آٹھوین کی پہونچی قبل پیدا ہونے کے بچہ پیٹ مین رویا اور ایسی آواز سے کہ حاضرین نے سُنا در دزہ کبھی معلوم ہوتا اور کبھی نہین بیگم حیات سے مایوس ہوئی بادشاہ کو بلا کر دو وصیتین کین ایک یہ کہ اُسکے مزار پر ایک روضہ بے مثل بنایا جاے دوسرے یہ کہ بیٹون مین جنگ نہ ہو آخر لڑکی پیدا ہوئی اور بیگم کا بھی اُسی روز انتقال ہوا نعش اسکی برہانپور مین سپرد زمین کی گئی بعد مدت کے اکبر آباد مین لا کر دفن کیا نقشہ روضہ کا پیش ہونے لگا ایک پسند آیا اور روضہ پچاس لاکھ روپیہ کے صرف مین تیار ہوا نام اسکا

تاج محل رکھا گیا اس بادشاہ کے عہد مین اکثر عمارات نادرالوجود تیار ہوئی ہین تخت طاؤسی بھی اسی بادشاہ نے چھ کروڑ روپیہ مین بنوایا تھا صورت اسکی یہ ہی کہ زمرد کے ستون جڑاؤ پٹریون کی چھت۔ چھت پر دو طاؤس زمرد کے بنے تھے اِن دونون کے بیچ مین ایک درخت تھا جسکی زمرد کی پتیان یاقوت کی شاخین موتیون کا پھل تھا سات برس مین یہ تخت تیار ہوا تھا تیسری شوال روز جمعہ کو ۱۰۴۴ھ مین تخت پر بیٹھا اجمیر شریف مین ایک مسجد تمام سنگ مرمر کی اس بادشاہ کی بنائی ہوئی ہی نہایت ہی حسین ہی راقم نے بھی اس مسجد مین نماز پڑھی ہی بہت بڑا عالی ہمت بادشاہ تھا ۱۰۵۶ھ مین صرف تین لاکھ سوارون سے قندھار و بلخ و بدخشان کو فتح کیا ۱۰۴۸ھ مین بناے دارالامارت شاہجہان آباد کی شہر دہلی کہ مدت سے ویران تھا آباد ہوا دہلی مین جامع مسجد اسی بادشاہ نے بنوائی جسکی تعمیر مین دس لاکھ روپے صرف ہوے ہین اور چھ سال مین تعمیر ہوئی ۱۰۶۰ھ ماہ شوال مین یہ مسجد تیار ہوئی شب دوشنبہ چھبیسوین رجب ۱۰۷۶ھ کو اکبرآباد مین وفات پائی تاج محل مین دفن ہوا

مرزا میران کارروائی۔			۱۰۷۰	۱۶۶۰

آپ سادات حیدرآباد سے ہین خادم عبداللہ قطب شاہ کے تھے لشکر مین جمعدار تھے عبداللہ قطب شاہ نے آپکو بیجاپور عادل شاہ کے پاس بھیجا وہان سے واپس آتے تھے راہ مین یہ خبر معلوم ہوئی کہ خواجہ امین الدین علی اعلیٰ حجلہ سے نکلے ہین لوگ اُنکی زیارت کو جاتے ہین آپ بھی بشوق زیارت گئے خلقت کا ہجوم تھا خواجہ امین الدین نے مستانہ نگاہ ایک پتھر کی طرف کرکے فرمایا کہ یہ پتھر کیا کہتا ہی سب چُپ رہے آپنے عرض کیا یہ پتھر کہتا ہی الا کل شئی ما خلا اللہ باطل خواجہ متبسم ہوکر اُٹھے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ مین لے گئے تھوڑی دیر بعد باہر آئے تو کوئی نہین پہچان سکتا تھا کہ خواجہ امین الدین کون ہین اور مرزا میران کون اور آپکو رخصت کیا آپ رخصت ہوکر حیدرآباد آئے اور ہدایت خلق مین مشغول ہوے اور آپ بڑے عالم تھے تصنیفات آپکے وحدت وجود مین بہت ہین میران جی مرزا مشہور عالم ہین تاریخ اٹھارہوین جمادی الاول کو آپنے وفات پائی اور مزار مبارک آپکا عبداللہ پور مین زیارت گاہ عام ہی۔

حضرت سرمد دہلی رحمۃ اللہ علیہ۔			۱۰۷۲	۱۶۶۱

آپ صاحب جذب و استغراق و عشق و محبت تھے ابتدا مین یہودی تھے بعدہ مشرف باسلام ہوے علوم و فنون ظاہری مین مہارت تام حاصل تھی پیشہ تجارت کرتے تھے ولایت سے ہندوستان مین آئے اور یہ ایک

ہندو بچہ پر عاشق ہوئے مال و اسباب سب نظر حضرت عشق کیا جامہ تک بدن پر نہ رہا آخر یہ عشق مجازی بحکم المجاز قنطرۃ الحقیقۃ حقیقی سے بدلا دیوانہ و مستانہ ہر کوچہ و بازار مین برہنہ پھرنے لگے دارا شکوہ پسر اکبرشاہ نے ایکمرتبہ عنایت خان کو آپ کے پاس بھیجا تاکہ آپ کی بزرگی و کرامت دیکھ آئے عنایت خان جب آپکو دیکھ کر واپس گیا شہزادہ نے کیفیت پوچھی اُسنے یہ شعر پڑھ دیا **شعر**

	کشفے کہ ظاہرست در وکشف عورت است		بر سر مد برہنہ کرامات تہمت است

غایت جذب و مستی نے آپکو یہانتک پہونچایا کہ برملا کلمات ہمہ اوست و من خدا ام من خدا ام من خدا ،، کہتے پھرتے علماے ظاہر نے آپ کے قتل پر فتوی لکھا اور اپنی اپنی مہرین نصب کرکے اورنگ زیب عالمگیر کے پاس بھیجا و باجازت شاہ قتل کیا مشہور ہو کہ آپ نے قتل کے وقت یہ شعر پڑھا **شعر**

قصہ کوتہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود	سر جدا کرد از تنم شوخی کہ با این یار بود

آپ کو شاعری سے بھی ذوق تھا رباعیات آپ کی مشہور ہین

شیخ پیر محمد سلونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۶۳	۱۰۷۴			

جامع علوم ظاہر و باطن تھے حضرت شیخ عبد الکریم چشتی کے مرید تھے کرامات آپکے بہت ہین صاحب اخبار الاخیار لکھتے ہین کہ آپ جب جسکی صورت چاہتے بن جاتے

حضرت سید نعمت اللہ نارنولی علیہ الرحمۃ

۱۶۶۶ ۱۶۶۹	۱۰۷۷ ۱۰۸۰			

اصل آپ کا نارنول ہو ولی کامل تھے خوارق و کرامات آپ کے بیشمار ہین بعد تکمیل آپ نے ارادہ سفر کیا ایک مطہرہ کمر سے باندھا ایک باشہ ہاتھ مین لیا سیر بیابان کرتے چلے باشہ سے شکار کرکے قوت حلال کرتے اتفاقاً راج محل ملک بنگالہ مین پہونچے یہان میر سید قادری نے اُسی روز وصال فرمایا تھا اور وصیت کی تھی کہ نماز جنازہ کی ایک شخص اس صورت کا آکر پڑھائیگا چنانچہ آپ نے پہونچکر نماز پڑھائی چندے یہان قیام فرمایا بہت لوگ آپ کے مرید ہوئے سلطان ابو نصر نصیر الدین محمد سلطان بھی مع اپنے فرزندان کے آپ کا مرید ہوا پھر آپ نے بموضع فیروز پور کہ قریب راج محل واقع ہو اقامت اختیار کی اور یہین انتقال فرمایا منقول ہو کہ آپ کے مطبخ سے اسقدر کھانا متعلقین کو دیا جاتا تھا کہ رکابیان مٹی کی دس روپیہ کی روز صرف ہوتی تھین

حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	۹۸۰	۱۵۷۲	۱۰۸۵	۱۶۷۴

درویش کامل تھے اصل آپ کا جونپور ہی پڑھنے کے زمانہ مین آپکو جذب شوق الٰہی ہوا اتفاقاً حضرت عبداللہ سیاح لکھنؤ مین اُسوقت تشریف لائے یہ آپ سے مرید ہوے بہت نعمتین حاصل کین شیخ نے ارباب ضلالت کی ہدایت کی وصیت فرمائی اور لکھنؤ مین رہنے کی اجازت دی آپ نے دریاے گومتی کے کنارے اقامت اختیار کی ہدایت مین مصروف ہوے فتوح جو کچھ آپ کو پہونچتے آپ راہ خدا مین صرف کرتے کبھی ایک روز سے زیادہ کا نفقہ نہ رکھتے ذوق سماع بھی آپ کو بہت تھا چہل اسم وحرز یمانی آپ ہی کا موزون کیا ہوا ہی تصوف مین بھی آپ کے تصانیف بہت ہین

مرزا شاہ راجو علیہ الرحمۃ			۱۰۹۶	۱۶۸۴

آپ پوتے شاہ راجو بیجاپوری کے ہین جو حسین شاہ ولی کے حقیقی بھائی تھے ابوالحسن تاناشاہ کو آپ کی خدمت مین بہت اعتقاد تھا گنبد عالی اُسنے آپ کے واسطے ترتیب دیا تھا جب گرفتار ہو کر چلا تو راہ مین گنبد نظر آیا اُٹھکر مراتب تعظیم بجالایا عالمگیر کو یہ خبر ہوئی اُسنے پوچھا کہ زمانہ سلطنت تو تمہارا عقیدہ تھا کہ جو کچھ ہی دعا سے مرشد راجو شاہ کے ہی جب تم سے سلطنت منتزع ہوئی تو پھر یہ عقیدت کیسی اور کس لیئے ہی تاناشاہ نے کہا جو کچھ تھا اُن سے تھا اور جو کچھ سبکدوش ہوے اُنکی بخشش سے ہوے کہ میرے سر سے یہ بار اُٹھا کر دوسرے کے سر پر رکھدیا گیا جس سے میری گردن ٹوٹتی تھی الحمد للہ مزار آپ کا شہر حیدرآباد دکن واقع ہی زیارت گاہ ہی

حضرت سید شاہ محمود چشتی علیہ الرحمۃ			۱۱۰۰	۱۶۸۸

اصل آپ کا نجف اشرف ہی اول شہر بند مین آئے اور حضرت شمس مولی سے مرید ہوے اور تین برس حاضر خدمت رہے پھر رخصت ہو کر حیدرآباد آئے اور ایک پہاڑ پر جا بیٹھے کبھی حالت مستی مین کبھی ہوشیاری مین رہتے تاناشاہ کو آپ سے عقیدت نہ تھی آپ نے فرمایا ایک بندہ ہوگا اور اُسے پکڑ کرلے جائیگا چند ہی روز کے بعد عالمگیر نے پہونچکر اُسے گرفتار کیا اور قلعہ دولت آباد مین قید کر دیا کہ اُسی قید مین وہ مرا آپ نے فرمایا تھا کہ میری قبر اسی پہاڑ پر ہوگی بعد وفات کے وہین دفن ہوے ابتک آپ کے نام نامی سے مشہور ہی رحمۃ اللہ تعالےٰ

سلطان اورنگ زیب عالمگیر	۱۰۶۸	۱۶۵۷	۱۱۱۸	۱۷۰۶

شاہجہان بادشاہ کا بیٹا ہی شب یکشنبہ گیارھوین ذیقعد ۱۰۲۸ھ مطابق ۱۶۱۹ء ممتاز محل کے بطن سے
پیدا ہوا دہم ذیقعدہ روز جمعہ کو تخت پر بیٹھا اسکے باپ نے اپنے بڑے بیٹے داراشکوہ کو ولی عہد کیا تھا اس سبب
سے اور بھائی داراشکوہ کے رنجیدہ تھے خصوصاً اورنگ زیب کہ صاحب ہمت و حوصلہ تھا ۱۰۶۸ھ مین جب
شاہجہان بیمار ہوا اور داراشکوہ انتظام سلطنت کرنے لگا اورنگ زیب کو خبر ہوئی شائستہ خان وچند اُمراے
دیگر کو اپنی موافقت مین لایا لشکر عظیم ساتھ لیکر اورنگ آباد سے آگرہ آیا دھولپور مین لشکر جمع ہوا داراشکوہ
سے لڑا اور شکست دی داراشکوہ اکبرآباد مین آیا یہان بھی اورنگ زیب نے پہونچکر شکست دی پھر وہ
دہلی کی طرف بھاگا یہان بھی بخوف اورنگ زیب نہ ٹھہرا لاہور چلا گیا اورنگ زیب نے آگرہ پہونچکر
سترھوین رمضان کو اپنے باپ شاہجہان کو قید کیا پھر خود تخت نشین ہوا تاریخ جلوس یہ ہین اطیعوا اللہ و اطیعوا
الرسول و اولی الامر منکم و ان الملک للہ یوتیہ من یشاء شاہ شجاع دوسرا بھائی اسکا لشکر تیار کرکے آمادہ جنگ
ہوا جب یہ خبر پہونچی عالمگیر اسکی طرف چلا مقام کجوہ مین کہ پندرہ کوس الہ آباد سے ہی دونون لشکر ملے خوب جنگ
ہوئی ۱۰۶۹ھ کو شاہ شجاع ہزیمت کھاکر بنگالہ کیطرف بھاگا داراشکوہ پھر لشکر جمع کرکے عالمگیر سے لڑا آخر شکست
پائی اورنگ زیب کے آدمی اسکی فکر مین تھے اتفاقاً مع اپنے بیٹے کے ملک جیون کے ہاتھ لگا اسنے عالمگیر کے
پاس پہونچایا عالمگیر نے خضرآباد مین اسکو قید کیا اس واقعہ سے تمام دہلی مین تہلکہ پڑ گیا عالمگیر نے اُسکے قتل کا
حکم دیدیا چنانچہ یکم ذیحجہ کو اُسی قید مین وہ شہید ہوا موتی مسجد کہ بالکل سنگ مرمر کی ہی عالمگیر نے تعمیر کرائی ہی
ایک لاکھ ستر ہزار روپے اسمین صرف ہوے بناے مسجد دوم سنہ جلوس ہی ممالک دکھن مین زیادہ عمر صرف
کی اٹھائیسوین ذیقعدہ کو احمد نگر مین وفات پائی اورنگ آباد مین کہ یہ شہر عہد شاہ زادگی مین آباد کیا تھا دفن ہوا

صدی دوازدہم

حضرت سید حسن رسول نما قادری علیہ الرحمۃ			۱۱۰۳	۱۶۹۱

طریقت مین مدارج آپکے بہت ہین شاہ محمد مقیم سے فیض کامل آپکو حاصل ہوا خوارق و کرامات آپکے زبان زد
خواص و عوام مین جو شخص آپکی مریدی سے سرفراز ہوتا اُسی شب زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے مشرف ہوتا

حضرت سعدی لاہوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ			۱۱۰۸	۱۶۹۶

آپ خلیفہ اعظم حضرت سید آدم کے ہین جب آپ آٹھ برس کے تھے کسی کنوئین پر بیٹھے وضو کر رہے تھے اتفاقاً مولانا حاجی وزیرآبادی کہ سید آدم رحمہ اللہ کی ملازمت کو ننور جارہے تھے آپ سے دوچار ہوے اور آپ کو وضو کرتے دیکھکر فرمایا کہ دیکھو یہ لڑکا کس احتیاط سے وضو کررہا ہی پھر تھوڑی دیر تک آپ کو دیکھتے رہے آپ نے جب سُنا کہ فلان جگہہ یہ لوگ جاتے ہین آپ کو بھی شوق ہوا اور جھپٹ کر آپ سب کے ساتھ ہولیے جب ننور پہونچے حضرت سید آدم رحمہ اللہ نے مولانا کی ہمراہی کو پوچھا جب آپ کی نوبت آئی کہا کہ یہ لڑکا بھی میرے ساتھ ہی احوال عجیب رکھتا ہی حضرت نے فرمایا یہ نہ کہو کہ یہ لڑکا ہی اور میرے ساتھ آیا ہی بلکہ یہ کہو کہ مین اسکے ساتھ آیا ہون یہ لڑکا سعید ازلی اور مقبول بارگاہ لم یزلی ہی قیامت کے روز تمھاری بخشش کا سبب یہ لڑکا ہوگا پھر آپ کی طرف متوجہ ہوکر نام دریافت فرمایا آپ نے عرض کیا سعدی کہتے ہین آپ بہت خوش ہوے اور فرمایا "ہر کجا کہ باشی وہر جا کہ بدی سعدی در دنیا سعدی و در عقبے سعدی،، پھر اندر حویلی مین لے گئے اپنی بیوی سے فرمایا کہ آج یہ لڑکا صاحب کمال میرے پاس آیا ہی جسکو سید عالم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی فرزندی مین کیا ہی پھر آپ کی بعیت لی اور خدمات خاص مین معمور کیا آپ ولی مادرزاد تھے بچپنے مین جس مشکل ومہم کی طرف توجہ فرماتے وہ حل ہوجاتی جس آسیب زدہ کو دیکھتے شفا پاتا جن آپ کے نام سے بھاگتا جس ولی کی روح کی طرف متوجہ ہوتے حاضر ہوتی تاریخ بدخشی مین مرقوم ہی کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایک روز پیر کے ساتھ سہارنپور گیا جامع مسجد مین تھا کہ درمیان خواب وبیداری مین مین نے دیکھا کہ تمام شہر پرانوار ہی پھر عفیفہ اولاد سے انبیا علیہم السلام کے میرے پاس آئین اور فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا باہر مسجد کے تجھے بلاتی ہین مین گیا دیکھا کہ آپ ساتھ جماعت بنات انبیا علیہم السلام کے کھڑی ہین میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای فرزند مین نے چاہا کہ اپنی طرف سے کچھ تحفہ دون پھر اسم اعظم تعلیم فرمایا جب حضرت سید آدم حج کو تشریف لے گئے آپ زیارت والدین کو گھر آئے یہان سے واپس جاکر مع چندیاران حضرت ممدوح روانہ طرف مکہ ہوے راہ مین جہاز تباہی مین آیا سب نے آپ سے التماس دعا کی آپ نے دعا کی جہاز کنارہ لگا مکہ معظمہ پہونچکر سب نے حضرت سے کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا کہ اگر سعدی تمھارے پاس نہ ہوتے جہاز تباہ ہوجاتا حضرت سید آدم نے مدینہ مین وفات فرمائی آپ بایماے حق لاہور مین تشریف لائے اور یہین قیام فرمایا ہزارہا طالب خدا کو واصل بحق کیا سوم ربیع الثانی روز چہارشنبہ کو وفات فرمائی مزار آپ کا لاہور

مین متصل پیر عزیز فرنگ کے ہی

حضرت عبد الغفور پیشاوری نقشبندی علیہ الرحمۃ		۱۱۱۶	۱۷۰۴

آپ ولی مادر زاد تھے خلیفہ حضرت حاجی اسمٰعیل کے ہین اور حضرت سعدی علیہ الرحمۃ سے بھی فیض پایا ہی بچپنے مین آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ مزار پر حضرت بابا عبد الکریم کے جاتے اور نماز نوافل ادا کرتے پیسے ہیچ الوقت اپنے سامنے موجود پاتے آپ اُٹھا لیتے اور لڑکونکو تقسیم کر دیتے صاحب روضۃ السلام فرماتے ہین کہ ایک روز محفل مین آپ شیرینی تقسیم فرمارہے تھے خدمتگار کو دو حصے یہ فرما کر دیے کہ ایک تیرا اور ایک تیرے بیٹے کا ہی وہ قدم پر گر پڑا اور عرض کی میرے دل مین یہ خطرہ گذرا تھا کہ اگر آپ صاحب کشف ہونگے تو مجھے دو حصے دینگے معاف فرمایئے آپ نے فرمایا آیندہ سے احتیاط رکھو فقرا کا امتحان نہ لیا کرو نقل ہی کہ ایک روز آپ کسی دیہات مین تشریف لے گئے تھے اور یہان ایک مسجد مین قیام فرمایا اور مع ہمراہیان شغل و مراقبہ مین مصروف تھے کہ ایک جماعت رہزنون کی بہ ارادت غارت اسباب درویشان متوجہ جانب مسجد ہوئی کچھ لوگ کہ مراقبہ مین نہ تھے شور وغل کرنے لگے آپ نے سر اُٹھایا اور فرمایا مشغول ہو وہ سب مراقب ہوے جب سر اُٹھایا تو سب نے آپ کو پشاور مین پایا سید ابو المعالی کشمیری لکھتے ہین کہ آپ ایک روز پشاور کے بازار مین جارہے تھے مین بھی ساتھ ہولیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا چند قدم چلا ہونگا کہ اپنے کو مع جناب ممدوح کشمیر مین پایا کہ پل رسہ کدل سے گذر رہا ہون رفتہ رفتہ مسجد نگین تک پہونچا یہان سے پھرا اور اُسی پل سے گذرا اب میرا ہاتھ آپنے چھوڑ دیا دیکھا تو بازار پشاور مین جہان تھا موجود ہون آپ تمام شب حبس نفس کے ساتھ مراقبہ مین بسر فرماتے اہل دنیا کی جانب مطلق التفات نہ فرماتے تخمیناً پانچ سو آدمی آپ کی خانقاہ سے خورش و پوشش پاتے جسکے مصارف غیب سے آپ کو ملتے عشق الٰہی ایسا آپ پر غالب تھا کہ اگر کوئی آیت قرآن پڑھتا یا نام اللہ کا لیتا تو آپ کو گریہ ہوتا چودھوین شعبان کو وفات پائی مزار آپ کا پشاور مین ہی

سلطان عالم شاہ بہادر شاہ	۱۱۱۹	۱۷۰۷	۱۱۲۴	۱۷۱۲

تاریخ تیئسوین جمادی الثانی ۱۰۵۳ھ کو نواب بائی کے بطن سے برہانپور مین پیدا ہوا محمد معظم نام رکھا گیا ایام شہزادگی ہی مین بہادر شاہ کا خطاب پایا بعد وفات پدر و قتل اعظم شاہ انیسوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو تخت نشین ہوا یہ بادشاہ عالم و فاضل و عابد و زاہد و صالح و بامروت تھا کثیر الاولاد بھی تھا شجاع

و دلیر ایسا تھا کہ کل ملازمان و زمینداران و حکام قرب و بعد برابر مطیع رہے سارے شہزادے محض آزادی سے زندگی بسر کرتے تھے ستر شہزادے داہنے بائین بیٹھے رہتے تھے محمد کام بخش نے کہ اسکا بھائی تھا اور بیجاپور کا حاکم تھا خودسر ہو کر سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا بادشاہ لشکر لیکے بیجاپور گیا بھائی سے لڑا کام بخش قتل ہوا خود لاہور مین واپس آکر بیمار ہوا اور اکیسوین محرم کو ۱۱۲۰ھ مین وفات پائی

سلطان جہاندار شاہ

۱۱۲۴ | ۱۷۱۲ | ۱۱۲۴ | ۱۷۱۲

سنہ مین لعل بائی کے بطن سے پیدا ہوا عالمشاہ کی وفات کے بعد اسکے بیٹون مین جنگ ہوئی فتح جہانشاہ نے پہلے عظیم الشان کو قتل کیا اور تخت نشین ہوا ایک دفاتر نے تاریخ جلوس تیرھوین محرم لکھی ہے یعنی تاریخ وفات عالمشاہ فرخ سیر پسر عظیم الشان نے جب خبر مرگ پدر سنی فوراً عظیم آباد مین پہونچا جہاندار شاہ بھی اسوقت یہان موجود تھا خوب لڑائیان ہوئین بالآخر جہاندار شاہ تاب مقاومت نہ لا کر بھاگا داڑھی مونچھ اپنی مونڈوا کر دہلی کی جانب چلا گیا اور ۱۱۲۴ھ مین مر گیا۔

حضرت شاہ ہدایت اللہ فردوسی منیری قدس سرہ

| | ۱۱۲۸ | ۱۷۱۵

آپ یکے از پیران سلسلہ فردوسیہ ہین جب آپکو سن شعور ہوا اتفاق وقت سے آپ یتیم ہو گئے اور کوئی تعلیم دین کی دینے والا گھر مین نہ تھا آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تم مزار پر حضرت مخدوم یحییٰ منیری کے جاکر بیٹھا کرو چنانچہ آپنے ویسا ہی معمول کیا چند روز بعد ایک گیند مزار مبارک سے نور کا نکلا اور اچھلتا ہوا آپکی گود مین آیا اتفاق سے آپکو جمائی آئی اور وہ گیند آپ کے منھ مین جا رہا اور فرو ہو گیا بمجرد اسکے آپکو جذب ہوا اور آپ انا الحق کہتے ہوے کہین نکل گئے اور مفقود الخبر ہو گئے عرصہ تک اسی حال جذب مین رہے پھر گھومتے ہوے درگاہ پر آئے اور پھر جمائی آئی اور وہ گیند منھ سے نکلکر اچھلتا ہوا پھر مزار مبارک مین چلا گیا اور آپکو کیفیت سلوک پیدا ہوئی پھر تو آپ ایک آفتاب وقت تھے کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ وفات آپکی نوین ماہ رجب کو ہوئی مزار مبارک منیر شریف مین ہے۔

سید میران بھیکہ چشتی صابری علیہ الرحمۃ

۱۰۴۶ | ۶۳۶ | ۱۱۳۱ | ۱۷۱۸

آپ حضرت شاہ ابو المعالی کے خلیفہ ہین مقامات آپ کے بہت بلند ہین استغراق و عشق و محبت مین ثانی نہین رکھتے تھے اکثر مرید آپکے قطب و ابدال ہوے اشعار ہندی و دوہرہ بمضامین توحید آپ بہت فرماتے صحیح النسب حسینی و ترمذی ہین نو برس کے جب آپ تھے والد ماجد نے قضا کی آپ کی والدہ نے تربیت فرمائی

خدمت مین اخوند فرید کی تعلیم کے لیے بھیجا بعد تحصیل علم آپ کو جذب الٰہی ہوا خدمت مین ابو المعالی رحمہ اللہ کے آئے مرید ہوے اور تکمیل کو پہونچے خرقہ خلافت پایا نقل ہی کہ ایک مرتبہ آپ بموضع قوندھن کسی مرید کے گھر پر گئے اتفاقاً اُس روز اُسکا لڑکا دہ سالہ قضا کر گیا تھا اور ہنوز تجہیز و تکفین نہ ہوئی تھی جب آپ پہونچے اُس مُرید نے اپنی بیوی سے کہا کہ ہرگز آپ پر یہ واقعہ ظاہر نہ کرے نعش کو ایک حجرہ مین بند کر دیا اور مہمانداری مین مصروف ہوا بیوی بھی اُسکی بھی صبر و تحمل کر کے خدمت مین مصروف ہوئی جب کھانا تیار ہوا اور آپ کے سامنے چُنا گیا آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کو لاؤ کہ کھانا ساتھ کھائے اُسنے عرض کی وہ بچون کے ساتھ کھیل مین مصروف ہی اسوقت اُسکا حاضر ہونا ممکن نہین ہی آپ نے فرمایا جہان ہو اُسے لاؤ بغیر اُسکے ہم نہین کھائینگے مجبور ہو کر اُس مرید نے عرض حال کی [illegible] کر دیا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا مرا نہین ہی سوتا ہی اُسے جگالا مُرید نے عرض کی وہ آدھی رات سے مرا پڑا ہی اگر زندہ ہوتا حضور مین حاضر ہوتا آپ نے فرمایا تم اندر حجرہ کے جاؤ اگر مردہ ہو تو خیر تقدیر الٰہی اور سوتا ہو تو جگا لاؤ مرید حسب الحکم اندر حجرہ کے گیا دیکھا کہ لڑکا مثل سونے والے کے سانس لے رہا ہی آواز دی وہ جاگا ہاتھ پکڑ کر آپ کے نزدیک لایا خلق مین تمام شور ہوا اُس روز صدہا آدمی آپ کے مرید ہوے نقل ہی کہ ایک شخص ہندو بیربر نام ساکن بی بی پور جسکو ایسی نفرت مسلمانون سے تھی کہ پہردن گذرے تک کسی مسلمان کا منھ نہین دیکھتا تھا اتفاقاً کسی جرم مین گرفتار ہوا سرہند کے صوبہ نے اُسکے قتل کا حکم دیا بازار مین منادی ہوئی اور اُسکو قید سے نکالکر بازار مین تشہیر کرنا شروع ہوا اتفاقاً آپ کا بھی اُسی راہ سے گذر ہوا وہ مجرم مجمع سے تڑپکر باہر نکلا آپکے قدمون پر گرا نہایت الحاح و عجز سے عرض کی کہ اگر مین بچگیا تو مسلمان ہو جاؤنگا آپنے فرمایا خاطر جمع رکھ تجھے کچھ آسیب نہ پہونچیگا سواری آپکی گذر گئی مجرم قتل گاہ مین گیا ہنوز قتل نہ ہوا تھا کہ صوبہ کا حکم کوتوال کو پہونچا کہ مجرم کو میرے پاس حاضر کرے چنانچہ اُسکو لے گئے صوبہ نے صرف چشم نمائی کر کے رہا کر دیا اور خلعت بھی دیا فی الفور وہ آپکی خدمتمین آیا اور مسلمان ہوا ہزارہا فقیر آئے اور آپ ایک ہی ظرف سے سبکو کھانا کھلاتے ولادت آپکی ششم رجب اور وفات پنجم رمضان المبارک ہی عمر شریف چوراسی برس کی ہوئی مقبرہ آپ کا روشن الدولہ کا بنایا ہوا ہی

سلطان فرخ سیر	۱۱۲۴	۱۷۱۲	۱۱۳۱	۱۷۱۸

سنہ ۹۸ مین پیدا ہوا تاریخ گیارھوین ذیقعدہ کو بعد شکست جہاندار شاہ تخت نشین ہوا پھر دہلی مین آکر جہاندار شاہ و امیر الامرا ذو الفقار خان کو قتل کیا جہاندار شاہ کے بیٹون کو و اعظم شاہ اپنے بھائی کو اندھا کرا کر قید خانہ مین بھیجا سید عبد اللہ کو خطاب قطب الملک دیکر وزیر بنایا سنہ ۲۸ مین مہاراجہ اجیت سنگھ کی لڑکی سے شادی کی اس بادشاہ کی سفاکی سے تمام اُمرا بہت خوفناک رہتے تھے معمول تھا کہ جب دربار کا وقت ہوتا عزیز و اقارب سے رخصت ہو کر

جاتے اور جب واپس آتے تو نذر و صدقہ اتارتے تھوڑے دنون بعد قطب الملک کو عداوت پیدا ہوئی اپنے بھائی سید حسن علیخان کو دکھن سے طلب کیا جب وہ آگیا دونون نے سنہ ۱۱۳۱ھ اٹھائیسوین ربیع الاول کو محل مین جاکر فرخ سیر کو گرفتار کیا اور آنکھین نکالکر قیدخانہ مین رکھا رفیع الدرجات ابوالبرکات کو تخت پر بٹھایا

سلطان ابوالبرکات	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۳۱	۱۷۱۸

قطب الملک نے برائے نام تخت نشین کیا کیونکہ انتظام سلطنت سارا اپنے ہاتھ مین رکھا چونکہ یہ بادشاہ مدت تک قید مین رہنے کے باعث مریض و نحیف بہت ہوگیا تھا تین مہینے کے بعد مرگیا

سلطان شاہ جہان ثانی	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۳۱	۱۷۱۸

بعد وفات ابوالبرکات کے قطب الملک وغیرہ نے صرف اس غرض سے کہ خاندان تیموریہ سے کسیکو تخت نشین ہوتا بیٹا رفیع الدولہ کو قید سے نکالکر تخت پر بٹھایا اور لقب شاہجہان کا دیا بیسوین رجب تاریخ جلوس ہی تین ماہ کے بعد بعارضہ اسہال ساتوین ذیقعدہ کو قضا کی

حضرت شاہ محمد مکی فردوسی منیری قدس سرہ			۱۱۴۰	۱۷۲۷

آپ بھی فرزندان مخدوم و پیران سلسلہ علیہ فردوسیہ سے ہین اپنے وقت کے آفتاب تھے اپنی حالت کو نہایت مخفی رکھتے ریاضت و مجاہدہ مین حاذق تھے وفات آپ کی تاریخ بارھوین رجب ہوئی

حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی چشتی علیہ الرحمہ			۱۱۴۲	۱۷۲۹

نسب آپکا حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہی خرقۂ خلافت شیخ کلیم اللہ سے پایا ہی ایک لاکھ سے زیادہ آپکے مرید تھے خوارق عادات و کرامات آپ سے ہر دم ظاہر ہوتے آپ پورب کے رہنے والے تھے تحصیل علم کی غرض سے دہلی تشریف لے گئے وہانسے شیخ کلیم اللہ کی خدمتمین حاضر ہوئے دروازہ بند تھا اور شیخ وجد و سماع مین مصروف تھے آپ نے دستک دی شیخ نے آواز سنکر ایک مرید سے فرمایا کہ دیکھو کون ہی مرید دروازہ پر آیا شخص بیگانہ کو دیکھکر نام پوچھا پھر جاکر عرض کی کہ اس نام کا ایک شخص بصورت گدا کھڑا ہی آپ نے فرمایا جلد بلاؤ مریدان نے عرض کی کہ خلل نزد بیگانہ وقت سماع صوفیانہ و وجد عاشقانہ و رقص مستانہ ممنوع ہی آپ نے فرمایا اس شخص کے نام سے بوے آشنائی آتی ہی غیر نہین ہی الغرض آپ اندر تشریف لے گئے بعد استفسار حال کے جناب شیخ نے فرمایا کہ ہر وقت

میرے پاس رہا کرو چنانچہ آپ ہر وقت پیش نظر رہنے لگے اکثر اوقات سبق وتعلم علم مین مصروف رہتے اور جب اور مریدان کو حالت ذوق مین بیہوش ہوتے دیکھتے تو حیران ہوتے کہ کیا چیز انکو بیہوش کرتی ہی اور نالہ وفریاد مین لاتی ہی ایک روز آپ کے ایک پیر بھائی مدینہ طیبہ سے آئے اور بمجرد اسکے کہ نظر محبت اثر آپ کی اُنپر پڑے وہ بیہوش ہوکر گرے شیخ نظام الدین متعجب ہوکر حاضرین سے دریافت کرنے لگے اُن لوگون نے تفصیل بیان کی آپ کا بھی دل یہ سنکر فقر کی جانب مائل ہوا برسر اعتقاد آکر اطوار عقیدت مندون کے اختیار کیے ایکروز جناب شیخ نے مجلس سے اُٹھکر گھر مین جانے کا قصد کیا اور لب فرش پہونچے آپ نے جوتیان اُٹھاکر گرد جھاڑی اور سامنے سیدھی رکھدین شیخ نے غایت عنایت سے آپکی جانب دیکھا اور فرمایا کہ تم واسطے کسب ظاہری کے میرے پاس آئے ہو یا واسطے حصول کسب باطنی کے کہ اولی واحسن ہی آپ نے عرض کی **شعر**

سپردم بتو مایۂ خویش را	تو دانی حساب کم وبیش را

چونکہ شیخ احمد کبیر مدنی نے بوقت رخصت جناب شیخ سے کہا تھا کہ ایک شخص نظام الدین نام آپ پاس آئیگا اور دعوت الی اللہ یہ بیت پڑھیگا وہ خلیفہ تمھارا ہوگا اسکی بیعت لینا چنانچہ جب آپ نے یہ شعر جواب مین سنا فوراً پہچانا کہ یہ وہی نظام الدین ہی بیعت لی چندے خدمتمین رکھا جب آپ کمال کو پہونچے خرقہ دیکر طرف ملک دکھن رخصت فرمایا آپ یہان پہونچے فتوح عظیم حاصل ہوئی خلق کثیر آپ کی مرید ہوئی سب سے پہلے نظام الملک آصف جاہ آپکا مرید ہوا بارھوین ذیقعد کو آپنے وفات فرمائی

حضرت نورالدین محمد آفتاب کشمیری نقشبندی علیہ الرحمۃ	۱۰۸۶	۱۶۷۵	۱۱۵۶	۱۷۴۳

آپ خواجہ نظام الدین کے صاحبزادہ ہین خواجہ خاوند محمود نقشبندی آپ کے جد امجد تھے تیرہ برس کی عمر مین تحصیل علوم ظاہری وباطنی وحفظ قرآن سے فراغت حاصل کی حضرت احمد لبوی علیہ الرحمۃ سے خرقہ خلافت پایا جب آپ مسند خلافت پر بیٹھے جوق جوق طالبان حق کا دروازہ پر ہجوم ہوتا کوئی محروم نہ جاتا دعا آپ کی کبھی بارگاہ الٰہی سے رد نہ ہوتی جو چاہتے ہوتا جو کچھ زبان پر جاری ہوتا ویساہی واقع ہوتا نظر آپ کی صحت بیمار کےلیے اکسیر اعظم تھی ششم شعبان کو آپ نے رحلت فرمائی

حضرت مولانا محمد وارث رسول نما قادری بنارسی علیہ الرحمۃ	۱۰۸۷	۱۶۷۶	۱۱۶۶	۱۷۵۲

اصل وطن آپ کا غازیپور ہی والد بزرگوار آپ کے بعہد عالمگیر قاضی شہر بنارس تھے اسی ذریعہ سے یہان قیام رہا آپ نے یہین تعلیم پائی بعد وفات پدر سجادہ فقر پر درس وتدریس مین عمر شریف بسر کی سات ہی برس کی عمر مین

آپ کو عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا اور ترقی پکڑتا رہا اشعار نعتیہ پڑھا کرتے تھے اور اظہار شوق دیدار
کرتے جب آپ نو برس کے ہوئے زیارت رسول سے مشرف ہوئے بعد نماز عصر درخلوت آپ بند رکھتے اور مشرف
بزیارت رسول ہوا کرتے بارھوین برس بحکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے شاہ رفیع الدین علیہ الرحمہ سے
بیعت کی آپ نے فرمایا کہ ترقی متعجل سے تمھارے خوف جذب تھا حکم بیعت صادر ہوا نہایت مناسب ہوا انھون
نے تمام نعمتین بخشین ذکر و فکر طریقہ قادریہ بتائے اور تربیت طالبان آپ کے سپرد کی زمانہ تحصیل علم مین آپکو
غلبۂ حال کے سبب کتاب دیکھنے کی فرصت نہ ملتی تھی جب سبق کو جاتے خادم کتاب کھولدیتا اور نشان دیتا
آپ سبق پڑھتے جب مطلب پوچھا جاتا پورا بتادیتے استاد کو تعجب ہوا کرتا لباس عالمانہ پہنتے طلبا کو درس
دیتے فقر کو چھپاتے سماع نہین سنتے تھے فرماتے کہ کیونکر سماع سنکر زندہ رہتا ہی کیونکہ مروحۂ آتش عشق ہی تعلیم
آپ کی حضرت رسالت سے ہوئی کبھی پیر پھیلا کر نہ سوئے اگر کسی خادم نے عرض کی فرماتے کہ خدا کے سامنے
باادب رہنا چاہیئے نقل ہی کہ ایک بیمار آیا اور علاج کی تکلیف دی آپ نے فرمایا کہ مین طبیب نہین ہون مگر
مریض نے دامن نہ چھوڑا مجبور آپ نے حضرت محمد غوث اپنے خلیفہ سے فرمایا کہ نبض دیکھو انھون نے عدم علم
طبابت کا عذر کیا آپ نے پھر فرمایا چنانچہ انھون نے نبض پر ہاتھ ڈالا صورت مرض و دوا اُسکی اُنپر منکشف
ہوئی بیمار کو بتادیا وہ اس ترکیب سے اچھا ہو گیا اور حضرت محمد غوث کو یہ بات ہمیشہ کے لیے حاصل رہی جب
کوئی طالب زیارت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا آپ اُس سے فرماتے کہ یہ استخارہ کرو جب مدت استخارہ
کی پوری ہوتی وہ فیضیاب ہوتا گیارھوین ربیع الثانی کو آپ نے وصال فرمایا مزار آپ کا شہر بنارس مین
زیارت گاہ خلق ہی کرامت و بزرگی آپ کی اس وقت تک ایسی عیان ہی کہ بیان کی حاجت نہین

شاہ ابو الحسن چشتی -	+	+	۱۱۶۷	۱۷۵۳

آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ جعفر خلیفہ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی کے تھے پہلے نوکری ترک کرکے مرید ہوئے
اور اپنے پیر کی خدمت مین رہے اور اُنکے ساتھ حیدرآباد مین آکر محلہ دبیرپورہ مقیم ہوئے اور یاد الٰہی مین مصروف
رہے اور رشد کمال پایا خلائق بہت آپ کی معتقد تھی اور سولھوین شوال کو وفات فرمائی مزار آپ کا حیدرآباد
مین محلہ دبیرپورہ ہی

سلطان محمد شاہ	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۶۱	۱۷۴۸

شب جمعہ تیئیسوین ربیع الاول ۱۱۳۱ھ نبوی کو نواب قدسیہ بیگم کے بطن سے نواح غزنی مین پیدا ہوا اور

سلطان روشن اختر نام رکھا گیا بعد مرنے جہان شاہ اپنے باپ کے عہد جہاندار شاہ مین اپنی مان کے ساتھ قید ہوا ۱۱۳۱ھ مین قطب الملک نے قید سے نکالکر تخت نشین کیا اور محمد شاہ نام ہوا انتظام سلطنت کو عہد فرخ سیر سے قطب الملک عبد اللہ خان و حسین علی خان کے ہاتھ مین تھا رہا محمد شاہ کو یہ بات پسند نہ آئی در پردہ رنج پیدا ہوا اور آخرکار قابو پاکر دونون کو قتل کرایا ایک زہر سے مرا اور دوسرا خنجر سے قتل ہوا منقول ہی کہ قبل اس واقعہ کے کسی بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت امام حسینؑ حسین علیخان سے فرماتے ہین بلغ وعدک و غلب عدوک بعد قتل ان دونون بھائیون کے مصرع بالا کو غور کیا تو مادہ تاریخ تھا ۱۱۳۳ھ مین نادر شاہ بادشاہ ایران نے تسخیر ہند کا قصد کیا جب یہ خبر محمد شاہ کو پہونچی اسنے بھی فوج کثیر جمع کی میدان کرنال مین مقابلہ ہوا خوب جنگ ہوئی بالآخر یون تصفیہ ہوا کہ نادر شاہ دو کرور روپیہ لیکر واپس جانے پر راضی ہوا مگر بعض امرا جنکو محمد شاہ سے عداوت تھی نادر شاہ کے پاس گئے اور عرض کی کہ اگر آپ دہلی چلین تو بہت مال ہاتھ آئے چنانچہ شاہ موصوف بحیلہ دعوت دہلی آیا شب کو دہلی مین یہ خبر مشتہر ہوئی کہ نادر شاہ قتل ہوا یہ سنکر تمام لشکر نادر شاہ کی فوج پر جا پڑا اور بہت آدمی اسکے مارے گئے جب نادر شاہ کو خبر ہوئی اپنی فوج کو حکم دیا کہ بلا خیال ہندو مسلمان دہلی مین قتل عام کرین چنانچہ تین پہر تک قتل عام رہا اور قریب بیس ہزار آدمی کے قتل ہوئے آخرکار محمد شاہ کی فہمایش سے نادر شاہ نے امن کا حکم دیا لشکریون نے تمام شہر لوٹ لیا تھا مال و اسباب بہت کچھ اپنے قبضہ مین لیا تھا بعد اسکے نادر شاہ نے یہ حکم دیا کہ لوٹ کا مال جسکے پاس ہو نصف لاکر حاضر کرے بہت مال و اسباب فوراً جمع ہوگیا نادر شاہ ہندوستان چھوڑ کر تخت طاؤسی و زر و جواہر کثیر لیکر واپس چلا گیا بعد اسکے احمد شاہ درانی سے محمد شاہ کو مقابلہ کرنا پڑا مگر فتح نصیب ہوئی اسکے تھوڑے ہی دن بعد آٹھوین ربیع الثانی شب پنجشنبہ کو وفات پائی

سلطان احمد شاہ	۱۱۶۱	۱۷۴۸	۱۱۶۷	۱۷۵۳

۱۱۴۰ھ مین نواب اودہم بائی کے بطن سے پیدا ہوا تو وفات محمد شاہ نواح سرہند مین تھا خبر وفات محمد شاہ پاکر نواب صفدر جنگ نے دوسری جمادی الاول کو بمقام پانی پت چتر شاہی و لوازم جلوس لیجاکر مبارکباد دی تھوڑے دنون بعد عماد الملک کو کہ انتظام سلطنت اسکے ہاتھ مین تھا بادشاہ سے رنج پیدا ہوا اور آخر جمادی الثانی مین اس بادشاہ کو قید کرکے عالمگیر ثانی کو تخت پر بٹھایا

حضرت خواجہ عبد السلام نقشبند کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	+	+	۱۱۷۱	۱۷۵۷

آپ اکابر خلفاے حضرت خواجہ عبد الغفور پشاوری ہین باوجود دولت کثیر کہ وکیل بادشاہ تھے اور جاگیر بہت تھی ایک دم

یاد خدا سے غافل نہین رہتے ساری خلقت آپ کے دروازہ پر حاجت دینی و دنیاوی لیکر آتی آپ سبکی حاجت روائی فرماتے نقل ہو کہ ایک مرید نے آپ کی دعوت کی آپ تشریف لیگئے بعد فراغ طعام اُس نے اپنے افلاس کی شکایت کی آپنے غلہ جو اسکے گھر مین موجود تھا طلب فرمایا اور صرف نظر اُسپر ڈالکر فرمایا کہ مُنھ اُس ظرف کا جسمین یہ غلہ رکھا جاے بند کردو اور نیچے اُسکے ایک سوراخ کرکر روز بقدر حاجت اُسی سوراخ سے نکال لیا کرو چنانچہ اُسنے یہی کیا بارہ سال تک برابر صرف ہوا کیا اگر کچھ کم نہ ہوا ایکروز اُسکی بیوی نے متعجب ہو کر سرپوش اُس ظرف کا کھول ڈالا دیکھا تو خالی تھا بہت نادم ہوئی نقل ہو کہ ایک مرید کو آپ نے چند قلم یہ فرماکر کہ تو خوشنویس ہوگا دیے وہ خوشنویس ہوگیا ایک مرتبہ دو پیادے ناظم کشمیر کے آپکو پکڑ کر لے چلے راہ مین ایک گرکر مرگیا یہ حالت دیکھکر دوسرا آپکو چھوڑ کر بھاگا جمعدار کو خبر کی وہ حاضر آیا اور بہت معذرت کی ہزارہا کرامات آپکی درج کتب تذکرہ ہین تیرھوین شوال روز یکشنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی مزار آپکا کشمیر مین ہی۔

حضرت محمد صادق کشمیری علیہ الرحمہ۔			۱۱۷۱	۱۷۵۷

آپ ابتداءً امیر کبیر کشمیر مین تھے دفعۃً جذب حقیقی پیدا ہوا سارا مال و اسباب راہ خدا مین دیکر صحبت علما و فضلا اختیار کی حصول علم کیا حافظ قرآن ہوے خواجہ سرنگ کی خدمت مین حاضر ہو کر بیعت حاصل کی جذب و استغراق بدرجہ غایت بہم پہونچا یا میر مبارک کشمیری کے کوٹھے پر آپ اذان کہہ رہے تھے کہ حالت جذب طاری ہوئی کوٹھے سے زمین پر گرے اور بیہوش ہوے لوگ اُٹھا کر خواجہ سرنگ پاس لائے آپ نے فرمایا چھوڑ دو مستانہ عشق الٰہی ہی جب آپنے یہ فرمایا فی الحقیقت مستانہ ہوے اور اُسی حال مین رات دن کوچہ و بازار مین پھرتے اور شعر عاشقانہ پڑھتے آخر کار یہ حال ہوا کہ جو صاحب ہوش آپ کے سامنے جاتا مستانہ ہو جاتا صدہا آدمی مدہوش ہوے اور سب علانیہ کلمہ اوست کہنے لگے بادشاہ وقت نے آپ کو بُلا کر حال پوچھا آپنے چند شعر فی البدیہہ پڑھے بادشاہ نے یہ کہکر کہ مجنون ہی چھوڑ دیا

حضرت شاہ محمد منعم قادری نقشبندی ابوالعلائی علیہ الرحمہ			۱۱۷۵	۱۷۶۱

آپ حضرت شمس الدین حقانی کے فرزند ہین تحصیل علم دہلی مین فرمائی حضرت شاہ خلیل الدین قدس سرہ سے بیعت حاصل کی اور شاہ محمد فرہاد صاحب سے تربیت پائی حضرت اسد اللہ سے بھی فیض حاصل کیا ہی پچاس سال تک مدرسہ دہلی مین درس علوم و یاد حق مین مصروف رہے حضرت غوث عالم و مخدوم جہانیان کے حضوری سے مشرف ہوے کرامات آپکی بہت ہین منجملہ اُنکے ایک یہ ہی کہ کسی نے آپکی مجلس مین ایک روز یہ ذکر کیا کہ ارباب کمال کا صورت عناصر کو بدلنا سنا جاتا ہی آپنے فرمایا ریاضت سے کثافت دُور ہو جاتی ہی اور سب کچھ ہو سکتا ہی ایک دن مع یاران کے حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

کی زیارت کو گئے دررو ضہ پر ایک شیر بیٹھا دیکھا ہمراہیونکو خوف ہوا آپ نے فرمایا گھبراؤ نہین مین موجود ہون نقل ہے کہ ایک شخص تہجد کی نماز کے لیے اُٹھے دیکھا کہ تمام اعضا آپ کے علیحدہ ہین سمجھا کہ کسی نے شمشیر سے جدا کیا ہے فریاد کرنی چاہی آپنے فرمایا افسوس نہ کر مین زندہ ہون آخر کو عظیم آباد مین تشریف لاکر ہدایت خلق مین مصروف ہوے گو بخش فقیر نانک شاہی کہ اپنے فن مین کامل تھا آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر واصل بحق ہوا چار خلیفہ نامی آپ کے یادگار روزگار ہین حضرت شاہ حسن علی حضرت عشق مشود شاہ گھسیٹا شاہ حسن رضا صوفی شاہ محمد دایم قدس سرہم مزار آپ کا خاص عظیم آباد مین ہے۔

سلطان عالمگیر ثانی	۱۱۶۷	۱۷۵۲	۱۱۷۳	۱۷۵۹

۱۰۹۹ھ مین پیدا ہوا عہد فرخ سیر سے قید مین تھا عماد الملک غازی الدین حیدر خان وزیر احمد شاہ نے اُس بادشاہ کو قید کیا اور اُسکو قید سے نکالکر تخت پر بٹھایا کار سلطنت سارا اپنے ہاتھ مین رکھا بادشاہ کو کچھ دخل نہ تھا اُسیوقت مین مرہٹون نے بھی سر اُٹھایا اور بہت فساد برپا کیے نواب شجاع الدولہ صوبہ دار اودھ و دیگر اُمرایان نے عرضی احمد شاہ ابدالی کے پاس بغرض امداد بھیجی احمد شاہ کی خبر آمد جب گرم ہوئی عماد الملک کو یہ خوف ہوا کہ بادشاہ کے ساتھ بے ادبیان بہت کی ہین اسکی سزا ملیگی یہ سوچکر باقی بیگ بلخی و حیدر قلیخان کشمیری سے کہا کہ بادشاہ کو قتل کرین چنانچہ ان دونون نمک حرامون نے بروز پنجشنبہ آٹھوین یا پندرھوین ربیع الاول کو عالمگیر کو مار ڈالا اور نعش جمنا کی ریگ مین پھینکدی چھ پہر کے بعد چند آدمیون نے نعش اُٹھا کر ہمایون کے مقبرہ مین دفن کر دی

شاہ رضا قدس سرہ			۱۱۸۴	۱۷۷۰

آپ سادات رضوی تھے جب آپ کے والد نواب نائب خان کے ساتھ شہید ہوے تو آپ نے ترک دنیا کی اور لباس فقیری پہنا اور سیر اقلیم شروع کی سکلاح تک گئے پھر دہلی آئے مزار پر حضرت سلطان الاولیا کے معتکف رہے آپ کو بشارت ہوئی کہ شاہ اسرار اللہ سے مرید ہو آپ صبح کو مابین روضہ چشمہ پر بیٹھے تھے کہ ایک بزرگ آئے اور آپ کو لیکر مزار مبارک پر گئے بیعت لی اور ہجو دکر دیا اور اپنے ساتھ رکھا حضرت شاہ اسرار اللہ کے ساتھ آپ گجرات گئے نجیب شاہ بھی ساتھ تھے وہان سے اورنگ آباد آئے یہان سے وہ دونون بزرگ دہلی تشریف فرما ہوے آپ کو اجازت حیدر آباد جانے کی ہوئی جب آپ حیدر آباد پہونچے آپکا شہرہ ہوا نواب نے جاگیر مقرر کر دی اور خلائق معتقد ہوئی بتاریخ ہفتم جمادی الثانی وفات آپکی درد گردہ سے کوہ مولی پر ہوئی نعش آپ کی حیدر آباد مین لاکر اندر شہر کے آپکے صحن مکان متصل تالاب میر جملہ دفن کیا۔

حضرت شاہ مجیب اللہ قادری پھلواروی علیہ الرحمہ	۱۰۹۰	۱۶۷۹	۱۱۹۱	۱۷۷۷

چونکہ آپ کے والد ماجد جب آپ محض بچہ تھے رحلت فرمائی آپ کے چچا خواجہ عماد الدین قدس سرہ نے آپ کی پرورش کی

جب آپ سن تمیز کو پہونچے شوق تحصیل علم دامنگیر ہوا شہرۂ حضرت رسول نما سنکر اس طرف جذب کامل ہوا خواجہ سے
رخصت ہوکر بنارس تشریف لیگئے اور حضرت رسول نما سے تحصیل علم فرمانے لگے شوق علم اسقدر تھا کہ شب کو رفع
غنودگی کے لیے بالون مین ڈورا باندھ کر دوسرا سرا چھت سے باندھ دیتے زیر بستر سنگریزہ رکھتے غذا بھی بہت قلیل فرماتے
بلکہ اکثر شب کو فاقہ کرتے چوبیس برس کی عمر مین فراغت پائی ایک روز زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بذریعہ
استخارہ ہونا مذکور ہوا حضرت رسول نما نے فرمایا روحی زیارت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ثابت ہی کہ زندہ ہین
چشم بصر سے زیارت ہو تو اصل زیارت ہی آپ نے فرمایا کیا ایسا ہوسکتا ہی حضرت رسول نما نے فرمایا ہان پھر تو
آپ کے دل مین شوق تعلیم طریقہ وارثیہ ہوا اپنے چچا سے درخواست کی تعلیم طریقہ شروع ہوئی یومًا فیومًا ترقی ہوتی
گئی سات برس مین کمال کو پہونچے خرقہ خلافت حضرت رسول نما سے پایا اور رخصت ہوکر وطن مین آئے اور
متوکل بخدا ہوکر گوشہ مین بیٹھے نقل ہی کہ اشرف خان کشمیری نے دس ہزار روپے آپکی خدمت مین بھیجے آپ نے یہ
فرمایا کہ ہم لوگ ہاشمی ہین کہ ہمپر مال زکوٰۃ حرام ہی انکار کیا لانے والے متحیر ہوے کہ زکوٰۃ کا کیا ذکر پھر قبول کرنے کے
لیے بہت سعی کی مگر آپ نے قبول نہ فرمایا مجبور واپس چلے گئے اور اشرف خان کو خبر دی وہ بہت خجل ہوا کہا کہ واقعی
مال زکوٰۃ تھا مین نے چاہا کہ صرف درویشان ہو نواب قاسم علیخان نے تیس ہزار روپیہ اور پروانہ یومیہ کا بھیجا آپنے
پروانہ کے پشت پر یہ لکھا کہ "جس کریم کے در پر مین پڑا ہون اُسنے ابتک میرا مقررہ بند نہین کیا ہی اور کاسہ رزق
نہین توڑا کہ دوسرون کے دروازہ پر جاؤن والسلام" اور پروانہ واپس کیا حضرت شاہ نور الحق آپکے چچیرے بھائی تھے
سخت بیمار ہوے اور رقعہ اپنے حال کا لکھا آپ نے جواب مین اُسکے یہ شعر لکھدیا۔ **شعر**

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد ۔۔ وجود نازکت آزردۂ طبیب مباد ۱

اسوقت تو شاہ نور الحق صاحب نے خیال نہ کیا کہ لفظ گزند کی جگہ طبیب آپنے کیون لکھا مگر بیماری سے صحت پاکر انواع
گزند مین اکثر اوقات مبتلا ہوے لیکن محتاج طبیب نہ ہوتے موے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ قصبہ اروَل
ضلع گیا مین ایک سید صاحب کے خاندان مین پشتہا پشت سے تھا اور تمام مخلوق صحت موے مبارک کی قایل تھی اتفاق
سے اُسی خاندان مین خانگی قصہ ہوا موے مبارک کے تین ٹکڑے کرکے تقسیم کر لیے اسکے بعد وہ سب سخت آفت مین مبتلا ہوے بالآخر
وہ موے مبارک شہنشاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاتھ آیا اور اسوقت تک خانقاہ مین پھلواری کے موجود ہی
خاصان کو ہر مہینہ کی گیارھوین کو اور عوام الناس کو دوازدہم ماہ مبارک ربیع الثانی کو زیارت سے شرف حاصل ہوتا ہی
آپنے بستم جمادی الثانی کو وصال فرمایا ولادت باسعادت آپکی یازدہم ربیع الثانی روز جمعہ ہی

حضرت مرزا مظہر جانجانان نقشبندی قدس سرہ	۱۱۱۰	۱۶۹۹	۱۱۹۴ ۱۱۹۵	۱۷۸۰ ۱۷۸۱

آپ سادات عظام علوی سے ہین نسب شریف آپکا آٹھوین پشت مین بتوسط احمد بن حنیفہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ

کرم اللہ وجہہ سے پہونچتا ہی آبا و اجداد آپ کے اُمرائے نامدار شاہی سے تھے اور خاندان شاہی سے قرابت بھی رکھتے تھے جد آپ کے اکبرشاہ کے نواسہ تھے اور دادی آپ کی اسد خان وزیر کی صاحبزادی تھین اور ولی کامل تھین تسبیح جمادات گوش ظاہر سے سنتین والد ماجد آپ کے ترک دولت وحشمت شاہی کرکے سلسلۂ قادریہ مین مرید ہوے وزہد و تقویٰ و توکل کے ساتھ بقیہ عمر بسر کی آپ کی بھی تعلیم فرمائی جب آپ سولہ برس کے ہوے والد نے آپ کے قضا فرمائی آپ سید نور محمد قدس سرہ کے بہ طریقہ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ مرید ہوے پھر خدمت مین حاجی محمد افضل وغیرہ کے حاضر ہوکر کمالات کو پہونچے نقل ہی کہ ایک دن آپ کے مرید شیخ محمد قاسم نامی نے عرض کی کہ مین نے سُنا ہی کہ میرا بھائی قید ہوگیا آپ نے فرمایا سچ ہی دلالون سے فساد ہوا تھا مگر طی ہوگیا اب خیریت ہی کل اسکی خیریت کا خط تمکو ملیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا زوجہ مصطفے خان آپ کی بہت معتقد تھی لیکن بسبب پردہ کے حاضر خدمت نہ ہوسکتی تھی آپکی یاد مین گھر مین بیٹھی رہا کرتی غلام کو اکثر بھیجا کرتی اور توجہ کی امیدوار ہوتی ایک روز یہ غلام بے اجازت اُس بیوی کے آپ کے حضور مین حاضر ہوکر حسب معمول عرض حال کرنے لگا آپ نے فرمایا تو غلط کہتا ہی وہ اسوقت میری جانب متوجہ نہین ہی غلام نے اپنے قصور کا اقبال کیا ایکدن ایک پیر بے ادب حاضر ہوکر کہنے لگا مین اسلیے آیا ہون کہ طنطنہ آپ کا دیکھون شیطانی ہی یا رحمانی آپ نے تیز نظر اُسپر ڈالی فوراً گر پڑا و مثل ماہی بے آب تڑپنے لگا عذر خواہ ہوا واسطہ خدا کا دینے لگا آپ اُٹھے اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اُسکو افاقہ ہوا ایک شخص آپ کا منکر کسی قبرستان مین ایک قبر بتاکر کہنے لگا کہ میرے دوست کی قبر ہی اسکا حال بتایئے آپ نے فرمایا تو غلط کہتا ہی یہ قبر ایک عورت کی ہی آپ کے کسی مرید نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی جبتک آپ دعا نہ کرینگے کہ میری لڑکی کے فرزند تولد ہو چھوڑونگا آپ نے دعا کی اور اُسی شب کو اُسکی لڑکی حاملہ ہوئی آپ اکثر فرماتے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے تمام نعمت دینی و دنیاوی مجھپر عطا فرمائی شہادت ظاہری کا بھی کوئی سبب کردے کہ مجھے نصیب ہو چنانچہ یہ دعا مقبول ہوئی تین آدمیون نے تمنچون سے آپ کو زخمی کیا آپ نے خون سبکے معاف کیے اور علاج نہ کیا گولی قلب پر لگی تھی واصل بحق ہوے

حضرت شیخ دولت علی عرف شاہ محمد بنیاد فردوسی منیری قدس سرہ	+	+	۱۱۹۷	۱۷۸۲

آپ فرزند و جانشین حضرت شاہ محمد مکئی فردوسی منیری قدس سرہ کے ہین پیران سلسلہ فردوسیہ ہین باوجودیکہ معاش کثیر متعلق درگاہ آپ کے قبض تصرف مین تھی مگر بجز بستر بوریہ و تکیہ خشت اپنے لیے گوارا نہ فرمایا استغراق آپ کا اسحد تھا کہ بار مشکل سے تمام فرماتے تھے اٹھائیسوین شعبان کو وصال فرمایا مزار مبارک آپ کا خاص قصبۂ منیر شریف مین اندر درگاہ مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ ہی

حضرت مولانا فخرالدین دہلوی چشتی رحمہ اللہ

١١٢٦	١٧١٤	١١٩٩	١٧٨٤

نسب آبائی آپ کا حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہی اور نسب مادری حضرت محمد گیسو دراز سے حضرت نظام الدین جہان آبادی کے آپ صاجبزادہ ہین اورنگ آباد مین آپ پیدا ہوے بعد ولادت آپ کے والد شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے حضور مین لے گئے آپ دیکھکر بہت خوش ہوے اور مولانا فخرالدین نام رکھا جب آپ سات برس کے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دانے قہوہ کے خواب مین آپ کو دیے آپ بیدار ہوے تو وہ دانے ہاتھ مین تھے والد کو آپ کی کرامت سے خبر ہوئی تشریف لائے اور فرمایا کہ عطیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تہذیا نہین کھانا چاہیئے آپ نے دو دانے خود کھائے اور تین والد کو دیے جب آپ سولہ برس کے ہوے والد نے قضا کی آٹھ سال آپ نے عبادات و ریاضات شاقہ مین بسر کیے پچیس برس کی عمر مین دہلی تشریف لائے علوم ظاہری و باطنی طالبان کو تعلیم فرمانے لگے آپکے صدہا خلفا تھے شاہ نیاز احمد دہلوی نہایت محبوب تھے کرامات آپکی بہت ہین مناقب فخریہ مین مندرج ہی کہ اکثر بیمارون نے شفا پائی اور جو منکر یا معرض سماع سامنے آیا بیخود ہوا اور مرید ہوا قاضی انور رضا سوہن پوری بھی اسی انکار و اعتراض سماع کی وجہ سے بیخود ہوکر مرید ہوے اور واصل حق ہوے کئی بار مغلون نے آپ کے ہلاک کر ڈالنے کا قصد کیا مگر آپ کی صرف ایک نظر سے بیخود ہوکر گرے اور توبہ کی مرید ہوے ایکروز حالت وجد مین ایک جوان لڑکا مرگیا باپ اسکا روتا ہوا آیا آپنے قوال کی جانب اشارہ کیا قوال نے یہ شعر گایا

شعر

یک لب لعل تو صد جان میدہد	خضر آسا آب حیوان میدہد

ساری مجلس کو وجد ہوا وہ لڑکا بھی وجد کرتا اٹھ بیٹھا مولوی مکرم نامی ایک شخص کو بھی ایسا ہی انکار تھا وہ بھی تائب ہوکر مرید ہوے ساتوین جمادی الثانی کو آپنے وفات پائی مزار مبارک دہلی مین ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر چشتی علیہ الرحمہ

		١١٩٩	١٧٨٤

آپ صاجبزادہ حضرت جعفر چشتی کے ہین کثرت مراقبہ سے کوزہ پشت ہوگئے تھے اور آپ کا یہ حال تھا کہ اپنا کھانا بھی برابر حصہ فقرا کے گھر سے منگا کر کھاتے کبھی اسپر زیادتی نہ کرتے اور بڑے صاحب عرفان و کمال تھے بتاریخ ستائیسوین محرم آپ نے وفات فرمائی مزار آپ کا حیدرآباد مین محلہ دبیرپورہ ہی

سلطان شاہ عالم محمد علی گہر

١١٧٣	١٧٥٩	١٢٢١	١٨٠٦

١٧ ذیحجہ سنہ ١١٤٠ کو زینت محل مشہور بہ لال کنور کے بطن سے پیدا ہوا اپنے باپ کی حیات مین عمادالملک کے

خوف سے شاہجہان آباد چھوڑکر بھاگا تھا اور الہ آباد سے محمد قلیخان کو ساتھ لیکر بنگالہ کیطرف آیا تھا اسی زمانہ مین انگریزون
کی تجارت کی کوٹھیان کلکتہ و پٹنہ مین قائم ہوچکی تھین سراج الدولہ حاکم بنگالہ کو انگریزون سے خصومت پیدا ہوچکی
تھی پلاسی مین کرنیل کلائیو نے صرف تین ہزار فوج سے جسمین ایک ہزار گورے اور دو ہزار ہندوستانی تھے نواب
سراج الدولہ کو کہ جسکے ساتھ پندرہ ہزار سپاہ اور پچاس ضرب توپین تھین گرفتار کرلیا تھا شاہ عالم نے بہار پہونچکر
چاہا کہ عازم تسخیر بنگالہ ہو کہ خبر وفات پدر پہونچی بصلاح دولت خواہان مقام عظیم آباد مین چوتھی جمادی الاول ۱۱۷۳ھ
کو تخت نشین ہوا قاسم علیخان کہ حاکم بنگالہ تھا حاضر ہوا اور چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ واسطے اخراجات شاہی کے
مقرر کیا پھر شاہ عالم الہ آباد چلا گیا اور دو سال تک جا ٹھہرا اور مرہٹون کے خوف سے وہین رہا ۱۱۸۵ھ مین دہلی
آیا آخر ۱۱۷۶ھ مین انگریزونکو قاسم علیخان حاکم بنگالہ سے کدورت پیدا ہوئی اور جعفر علیخان کو کہ جسکو پہلے معزول
کرچکے تھے پھر مسند ریاست پر بٹھایا قاسم علیخان کئی بار لڑا اور برابر ہزیمت پاتا گیا آخر کار ۱۱۷۷ھ مین الہ آباد بھاگ
کر پہونچا شاہ عالم و نواب شجاع الدولہ سے مدد چاہی چنانچہ یہ دونون آخر ۱۱۷۷ھ مین فوج کثیر لیکر عظیم آباد مین
پہونچے اور ایک ماہ تک بارادہ جنگ مقیم رہے جب ۱۱۷۸ھ شروع ہوا موسم برسات تھا عظیم آباد مین قیام مناسب
نہ سمجھا بکسر مین آئے جب برسات گذری میجر مسرو صاحب تھوڑی فوج لیکر بکسر پہونچے اور نواب شجاع الدولہ کی فوج
سے لڑے نواب تاب مقاومت نہ لایا میدان جنگ سے چھبیسوین ربیع الثانی ۱۱۷۸ھ مطابق تیسری اکتوبر ۱۷۶۴ع
کو بھاگا شجاع الدولہ کے پاس شکست کی کسی ظریف نے اپنی دیہاتی زبان مین کیا خوب تاریخ کہی ہے "کل مغل بھگون"
فوج انگریزی بافتح و فیروزی الہ آباد و لکھنؤ و فیض آباد مین داخل ہوئی عالم شاہ نے جب دیکھا کہ شجاع الدولہ کو
شکست ہوئی انگریزون سے صلح کا پیام کیا اور ساتھ لیکر الہ آباد آیا شجاع الدولہ نے پھر پچاس ہزار فوج مرہٹہ وغیرہ
کی جمع کرکے اور عماد الملک کو ساتھ لیکر دہلی پر چڑھائی کی جنرل کارنک صاحب کو کہ اسوقت فیض آباد کی طرف تھے
جب خبر ہوئی فوراً فوج لیکر دریا کے پار اتر آئے اور فوج عظیم پر جا پڑے مرہٹونکو مار ہٹایا یہ سب کالپی کی طرف بھاگ گئے
اسی سال سے عملداری انگریزی مستحکم ہوئی کسی نے اس واقعہ کی تاریخ مین یہ مصرعہ لکھا ہے مصرع در ہند امیر شد فرنگی
اب شجاع الدولہ نے بھی انگریزون سے صلح کرلی علاقہ صوبہ الہ آباد کوڑہ جہان آباد کہ جسکی آمدنی اڑتالیس لاکھ روپیہ
تھی واسطے صرف شاہ عالم کے اور صوبہ اودھ کہ جسکی آمدنی ایک کرور پچاس لاکھ تھی و بنارس و غازیپور و پٹنہ
واسطے صرف نواب کے قرار پایا اور پچاس لاکھ روپیہ واسطے خرچ سپاہ کے نواب سے لیا گیا اور صلحنامہ
طرفین سے لکھا گیا ہر ایک نے قرآن مجید و انجیل لیکر تقابض بدلین کیا شاہ عالم نے الہ آباد مین اقامت اختیار
کی ۱۱۸۵ھ مین خبر تسلط مرہٹہ بمقام دہلی پہونچی بادشاہ نے دہلی کا قصد کیا الہ آباد منیر الدین کے سپرد کیا دہلی پہونچکر
چھ مہینہ تک مرہٹون سے لڑا کیا مرزا نجف خان نے بڑے بڑے کام کیے اور اسی کے باعث فتح نصیب ہوئی اسکے صلہ مین

نجف خان کو خطاب "امیرالامرا نواب ذو الفقار الدولہ مرزا نجف خان غالب جنگ" عطا ہوا اسی زمانہ مین فرنس
سے شمرو صاحب ہند مین آئے اور نواب قاسم علیخان صوبہ دار بنگالہ کے ساتھ رہے پانچوین اکتوبر ۱۷۶۳ء کو
باشارۂ نواب قاسم کل انگریزان کو جو پٹنہ مین تھے قتل کیا ۱۱۹۹ھ مین مادھوجی سندھیہ نے کہ وکیل مطلق تھے
اپنا عہدہ مادھو راو پیشو کو دیکر آپ اُسکا نائب بنا رفتہ رفتہ بدنظمی بڑھتی چلی اور ہر طرف سے فساد شروع ہوا غلام
قادر خان پسر ضابطہ خان قوم افغان نے تھوڑی فوج جمع کرکے دہلی کا محاصرہ کر لیا اور بادشاہ کو بہت عاجز کیا آخر
مجبور ہوکر بادشاہ نے اُسکو بلاکر خدمت امیرالامرائی دی تھوڑے دنون بعد اُسنے چاہا کہ مرہٹون سے لڑکر دہلی سے
نکالدے اور اس جنگ کا خرچ بادشاہ سے طلب کیا اسنے انجام کار سوچکر انکار کیا اس فعل سے غلام قادر کو رنج
ہوا اور بائیسوین شوال کو تھوڑے افغان کو ساتھ لیکر محل شاہی مین چلا آیا بادشاہ کو مع اُنیس شاہزادون کے
گرفتار کرکے قیدخانہ مین ڈال دیا اور شہزادہ بیدار بخت ابن احمد شاہ کو تخت پر بٹھایا اور جسقدر نقد و جواہرات
خزانہ شاہی مین تھا یا محلسرا مین بیگمات کے پاس تھا اُنکو انواع اقسام کی ایذا دیکر لے لیا اس ہنگامہ مین بادشاہ
و شہزادے و بیگمات کئی دن تک بے آب و دانہ رہے اکثرون نے اس تکلیف مین جان بحق تسلیم کی ساتوین ذیقعد کو
ایک پیادہ کو یہ حکم دیا کہ بادشاہ کے سینہ پر سوار ہوکر دونون آنکھین خنجر کی نوک سے نکال لے اسکے بعد بھی ایک مہینہ
تک اس نمکحرام ظالم نے کوئی دقیقہ ظلم کا اولاد خاندان تیموریہ کے ساتھ اُٹھا نہ رکھا آخر مرہٹون کے خوف سے غوث گڑھ
کی طرف بھاگا مرہٹون نے آکر پھر عالم شاہ کو تخت پر بٹھایا اور یہ سکہ کہ عہد انگریزی تک جاری تھا اجرا کیا یعنی،،

سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الٰہ	حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

پھر غلام قادر خان کو پکڑ کر اسکے اعمال کی سزا دی شاہ عالم نے بتاریخ ساتوین رمضان ۱۲۲۱ھ مطابق اُنیسوین نومبر
۱۸۰۶ء کو شاہ جہان آباد مین قضا کی۔

صدی سیزدہم

حضرت شاہ اسد اللہ عرف شاہ بھیلو فردوسی منیری قدس سرہ	+	+	۱۲۰۱	۱۷۸۶

آپ بھی پیران سلسلہ علیہ فردوسیہ سے ہین آپ جناب حضرت شاہ بنیاد قدس سرہ کے چھوٹے بھائی تھے ایک روز
کسی امر مین جناب شاہ بنیاد صاحب آپ پر غصہ ہوے اور آپکو ملال پہونچا آپ نے اس قصد سے کہ کہین دوسری
جگہہ جاکر تعلیم راہ خدا کی سیکھین سفر کیا حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمہ کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ
منیر جاکر بھائی سے بیعت کرو چنانچہ مجبور ہوکر پھر آئے اور بیعت کی اور پھر ایسے ہوے جیسے سب آفتاب سپہر عرفان
تھے وفات آپکی بھی بارھوین رجب کو ہوئی

حضرت رکن الدین عشق پٹنہ عرف شاہ گھسیٹا ابوالعلائی نقشبندی علیہ الرحمہ			۱۲۰۳	۱۷۸۸

آپ خلیفہ و مرید حضرت مولانا برہان خدانما رحمۃ اللہ کے ہین آپکی بزرگیان شہر عظیم آباد مین زبان زد خلایق ہین اپنے وقت کے شیخ عصر تھے وفات آپ کی ساتوین جمادی الاول کو ہوئی مزار آپ کا خاص عظیم آباد محلہ متین گھاٹ ہی اور مشہور تکیہ شاہ گھسیٹا صاحب قدس سرہ ہی

حضرت شاہ موسی قادری علیہ الرحمہ	۱۱۵۲	۷۳۹	۱۱۱۵	۱۸۰۰

آپ اولاد حضرت غوث پاک کے ہین ۱۱۵۱ھ مین بعمر انیس برس سجادہ پر اپنے والد بزرگ کے بیٹھے جبتک زندہ رہے کبھی ترک جماعت نہ کی ہمیشہ جماعت کی نماز پڑھتے و اتباع سنت مین آپکو بہت مبالغہ تھا چوالیس برس تک ہدایت خلق مین مصروف رہے دوشنبہ کے روز آپ نے وفات فرمائی مزار مبارک آپکا اندر شہر حیدرآباد کے متصل پل دروازہ کے زیارت گاہ ہی

حضرت شاہ مبارک حسین عرف شاہ دھومن فردوسی منیری قدس سرہ	+	+	۱۲۳۶	۱۸۲۰

آپ فرزند و جانشین حضرت شاہ بھیلو قدس سرہ کے تھے آپکی زیارت کرنے والونکی مین نے خود زیارت کی ہی اکثر تصرفات آپکے انکی زبانی سُنے ہین سادگی ایسی رکھتے تھے کہ نہ دیدہ ہی نہ شنید تصنع یا ظاہرداری آپکے گرد نہ تھی دنیاوی معاملات سے آپکو کچھ حس نہ تھا معاش کثیر آمدنی کی متعلق درگاہ اُسوقت آپ کے قبض و تصرف مین تھی مگر کارگزارانکی بدانتظامی سے کُل معاش ملوکہ سرکار ہوگئی آپ ویسے ہی رہے جیسے تھے مطلق حس نہ ہوا ایکبار جناب حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ جنکی درویشی نمونہ درویشی حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ و حضرت عبداللہ احرار قدس سرہ تھی کہ ظاہر حال کمال حشمت و جاہ کے ساتھ تھا اکل و شرب شاہانہ رکھتے تھے منیر شریف مین تشریف لائے اور آپ کے مہمان ہوے باوجودیکہ یہ سب حالتین اُن حضرت کی آپ کو معلوم تھین مگر کوئی سامان آپ سے فطرتہ نہ ہوسکا ماحضر جو کچھ تھا پیش کیا کھانے مین صرف ایک قسم کی ترکاری وہ بھی تیل کی پکی ہوئی اور سادہ خشکہ تھا جناب شاہ ولی اللہ صاحب تاحیات یہ فرماتے رہے کہ جو لذت اُس قسم کی ترکاری اور سادہ خشکہ مین بھائی دھومن کے ملی کبھی کھانے مین جو طباخان کامل الفن نے پکایا نہین پائی ششم ربیع الاول کو آپ نے وصال فرمایا مزار مبارک آپ کا خاص منیر شریف مین اندر احاطہ روضہ مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ کے ہی

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ۔	۱۱۵۹	۱۷۴۶	۱۲۳۹	۱۸۲۴

آپ امام المعتقدین و معتمدین فضلائے عصر ہوئے ہین پندرہ برس کی عمر مین کل علوم عقلی و نقلی سے فراغ حاصل کیا آپ کی تصانیف آپکی لیاقت علمی کے دلیل ہین علم تعبیر مین آپکا نظیر نہین

حضرت شاہ عبداللہ معروف بشاہ غلام علی دہلوی نقشبندی قدس سرہٗ	۱۱۵۸	۱۷۴۵	۱۲۴۰	۱۸۲۴

آپ حضرت مرزا مظہر جان جانان کے خلیفہ و جانشین ہین نام نامی آپ کے والد ماجد کا سید عبداللطیف تھا مرد کاسب و صاحب مجاہدہ تھے بجائے طعام بقولات پر اکتفا کرتے اور حجرہ مین ذکر حق کرتے خواب مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپنے فرمایا ای عبداللطیف اللہ تجھے بیٹا دیگا اُسکا نام میرے نام پر رکھنا حضرت کی والدہ نے خواب مین حضرت غوث کی زیارت کی ہدایت ہوئی کہ خدا تجھے بیٹا بخشیگا اُسکا نام میرے نام پر رکھنا چنانچہ جب آپ تولد ہوے والد نے آپ کا نام علی رکھا اور والدہ نے عبدالقادر جب آپ سن تمیز کو پہونچے فرط ادب سے اپنا نام غلام علی رکھا پٹیالہ مین آپ پیدا ہوے جب تیرہ سال کے ہوے اپنے والد ماجد کے ساتھ دہلی تشریف لائے اکثر مشائخین کی صحبت مین فیضیاب ہوے آخر حضرت مظہر جانجانان کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعد وصال آپکے جانشین ہوے ہزارہا طالبان حق کو واصل حق کیا تصرفات آپ کے مشہور عام ہین بست و دوم صفر کو بعد نماز اشراق وفات فرمائی

حضرت شاہ نعمت اللہ قادری پھلواروی علیہ الرحمہ	۱۱۶۰	۱۷۴۷	۱۲۴۷	۱۸۳۱

آپ کے محامد احاطہ تحریر سے باہر ہین خردسالی سے آثار بزرگی آپ مین پیدا تھے اخلاق ایسا کہ ہر صغیر و کبیر یہی جانتا کہ مجھ پر سب سے زیادہ اشفاق ہے نماز جماعت مسجد کے ایسے پابند تھے کہ کیسا ہی ہرج ہوتا مسجد کا آنا نہ چھوڑتے جب کسی نے عرض کی معذوری مین تکلیف شرعی معاف ہے آپ فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شدت مرض مین حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کے دوش پر ہاتھ رکھکر تشریف لائے ہین معنی و تفسیر مین آیۃ شریف لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے بہت تاویل فرماتے آیۃ لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا کی تفسیر نہایت خوبی سے بیان فرماتے حاجت دینی و دنیاوی کے لیے آیۃ قرآن پڑھنے سے منع فرماتے کہ ثمنا قلیلا مین داخل ہے آپکی ولادت سے فتوح ظاہری حضرت جناب شاہ مجیب اللہ صاحب کو ایسا ہوا کہ عسرت و تکلیف جو پیشتر ہوا کرتی تھی بالکل رفع ہوئی تینتیس برس کی عمر مین آپ سجادہ پر بیٹھے آپ کے وقت مین ایسی رونق ہوئی اور یہ فتوح ہوا کہ باوجود اسکے کہ نہ کبھی کسی پر فرمایش کی اور نہ کچھ کسی سے چاہا مگر صرف خانقاہ واعراس کا

اس کشادہ پیشانی و اصرافِ کثیر سے محض توکل پر ہوا کرتا کہ دولتمندان عہد سے بھی ہونا دشوار تھا دوازدہم شریف
کا عرس جسمین ہزارہا خلقت جمع ہوتی ہی ایسی خوش اسلوبی سے انجام ہوتا ہی کہ دیکھنے والونکو حیرت ہوا کرتی ہی اور اوراد
وظایف کبھی آپ سے فوت نہ ہوے تصرف کو پسند نہ فرماتے خصوصاً ایسا تصرف جو بالقصد ہو فرماتے کہ حضرت
مخدوم الملک نے حضرت مظفر بلخی سے اس مادہ مین ارشاد فرمایا ہی کہ جتنی دیر تمنے تصرف بقصد کیا اُتنی دیر خدا سے
دور رہے حاجت روائی خلق کو بہترین فعل خیال فرماتے غذا نہایت قلیل فرماتے اگر بیمار ہوتے تو اُس غذا سے
قلیل سے بھی بمقدار دو اکم کر دیتے شفاے بیماران ادنیٰ توجہ آپ کی تھی آپ کی دعا سے عقیمہ عورتین حاملہ ہوئین
بچہ جنیین ہزارہا کرامات آپکی مشہور ہین انتیسوین شعبان کو وصال فرمایا۔

حضرت شاہ نیاز احمد چشتی علیہ الرحمہ	۱۱۶۳	۱۷۵۹	۱۲۵۰	۱۸۳۴

آپ حضرت سید حاجی حکیم شاہ رحمت سرہندی کے صاحبزادہ ہین سرہند مین آپ پیدا ہوے آپ کی صغرسنی مین
والد نے قضا کی والدہ نے آپ کے حضرت مولانا فخرالدین کو سپرد کیا علوم ظاہری فقہ حدیث اصول وغیرہ اپنے طور پر
حاصل کیا دستار فضیلت بندھی آٹھ برس کی عمر مین آپ نے حضرت مولانا فخرالدین کے ہاتھ پر بیعت کی بعد تکمیل
علم باطنی خرقہ خلافت عطا ہوا اور بانس بریلی مین رہنے کا حکم ہوا آپ یہان ہدایت خلق مین مصروف ہوے جوق جوق
خلق کابل وقندھار وشیراز و بدخشان ونیز دیگر اقالیم سے آپ کی خدمت مین آئی وہدایت پائی پھر آپ نے حضرت
شاہ بغدادی کے ہاتھ پر کہ فرزندان حضرت غوث پاک سے تھے سلسلہ قادریہ مین بیعت کی حقائق معارف مین آپکے
کلام مشہور ہین چھٹی جمادی الثانی کو وصال فرمایا مزار مبارک بریلی مین زیارتگاہ عام ہی

سلطان اکبر شاہ بن عالم شاہ	۱۲۲۱	۱۸۰۶	۱۲۵۳	۱۸۳۷

شب چارشنبہ ہفتم رمضان المبارک مین ۱۱۷۳ھ کو مبارک محل کے بطن سے پیدا ہوا اڑتالیس برس کی عمر مین
بعد وفات پدر ساتوین رمضان کو تخت نشین ہوا چونکہ سلطنت عالم شاہ کے وقت سے محض براے نام تھی
اسنے بھی زمانہ سلطنت اسی طرح بسر کیا ۲۸- جمادی الثانی مطابق ۲۷ ستمبر ۱۸۳۳ع بعد نماز مغرب اسّی برس کی
عمر مین وفات پائی۔

حضرت شاہ قمرالدین حسین نقشبندی ابوالعلائی داناپوری			۱۲۵۲	۱۸۳۶

آپکو بیعت و خلافت حضرت شاہ ابوالبرکات صاحب خلیفہ اعظم حضرت عشق قدس سرہ سے تھی آپ درویش صاحب کمال تھے

ہر چند آپکو مخفی رکھنا چاہتے تھے لباس عنائی زیب تن فرماتے ہاتھون مین مہندی لگاتے بال سر کے لانبے رکھتے کسبیون کے کوٹھون پر آمد و رفت کرتے تاکہ خلق آپکو نہ گھیرے کوئی بزرگ نہ جانے مگر مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید طالبان راسخ آپ کا پیچھا نہ چھوڑتے آخر آپ اُنکی طرف توجہ فرماتے اور راہ فقر دکھاتے منزل مقصود تک پہونچاتے آپ برابر پٹنہ مین رہے اور اس اطراف مین ایک مشہور بزرگ صاحب عرفان تھے اپنے عہد کے مسلم الثبوت ولی پائے گئے تھے وفات آپ کی انیسوین شعبان کو ہوئی مزار مبارک آپ کا عظیم آباد پٹنہ مین اندر احاطہ روضہ حضرت شاہ منعم پاک قدس سرہ ہی

۱۸۴۰	۱۲۵۶			حضرت شاہ لطف علی فردوسی منیری علیہ الرحمۃ

آپ چھوٹے بھائی جناب حضرت شاہ مبارک حسین عرف شاہ دھومن منیری قدس سرہ کے ہین آپ اپنے عہد کے ولی کامل تھے امیر فقیر کو ایک طرح دیکھتے اور ایک ساتھ برتاؤ کرتے بڑے بڑے ذیحشم جب آپ کی زیارت کو حاضر ہوتے اور آپ فرش گیاہ پر بیٹھے ہوتے تو اُسی خاک آلودہ گھاس پر بہ نیاز بیٹھ جاتے تھوڑے دنون آپکو جذب رہا اس جذب مین ایکمرتبہ آپ نے بچہ کا پاجامہ پہننا چاہا حاضرین نے عرض کی یہ پاجامہ بچہ کا ہی مگر آپ نے پہن لیا اور وہ ٹھیک آگیا نقل ہی کہ آزاد فقیرون نے بزمانہ عرس حضرت مخدوم یحیٰی منیری قدس سرہ ایک جاہلانہ حجت و تکرار جناب شاہ مبارک حسین صاحب سجادہ نشین وقت سے کی اور آپ نے "جواب جاہلان باشد خموشی" خیال فرماکر سکوت فرمایا یہ خبر آپ تک پہونچی غصہ آیا اور مصلی اُٹھا کر اُن فقرا کے پاس آئے صحن مین مصلی بچھا دیا اور مشغول ہوئے دفعتًا ابر گھر آیا اور بارش بکثرت ہوئی حالانکہ موسم نہ تھا بعد تھوڑی دیر کے آنکھین کھولین فقرا کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تم مین کوئی فقیر ہی تو اس بارش کو موقوف کردے سارے فقرا عاجز آئے معذرت کی معافی چاہی اور اپنے اس دعوی بیہودہ سے درگذرے مولف بھی آپکی زیارت سے مشرف ہوا ہی یہ خاکسار بارہ سال کا تھا جب آپ نے وصال فرمایا تاریخ وصال آپکی سولھوین شوال ہی

۱۸۴۴	۱۲۶۰	×	×	مولانا حافظ نصیر الحق قادری علیہ الرحمہ

آپ مولانا شاہ ظہور الحق صاحب کے بڑے صاحبزادہ و خلیفہ ہین زہد و تقوی مین آپ ایک بزرگ صحابہ صفت تھے ابتدا مین کتب درسیہ اپنے والد ماجد سے پڑھی پھر لکھنؤ جاکر مفتی ظہور اللہ صاحب سے تکمیل علوم کی علم حدیث مولانا حسن علی صاحب سے حاصل کیا پھر وطن مین واپس آکر وعظ و درس مین بقیہ عمر توکل کے ساتھ بسر کی ارشاد و ہدایت خلق مین برابر مصروف رہے شہر عظیم آباد مین محلہ گڑھی شیخ مٹھا جو اب منگل تالاب مشہور ہی اقامت اختیار کی

اہل شہر آپ کے زہد و تقوی کے باعث نہایت معتقد تھے اور آپکی بہت تعظیم کرتے تھے اٹھائیسوین ماہ شوال کو آپنے رحلت فرمائی

جناب شاہ حسن علی صاحب عظیم آبادی ابو العلائی علیہ الرحمۃ	+	+	۱۲۶۳	۱۸۴۶

آپ حضرت مخدوم شاہ شعیب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہین بچپن مین آپ اکثر حضرت مخدوم کے مزار پر جب جاتے ہاتھ اپنے غلاف مزار کے نیچے رکھدیتے روپے ہاتھ مین آجاتے آپ خوردہ کرکے لڑکونکو تقسیم کردیتے ایکدن آپکے والد ماجد نے دیکھا کہ بچونکو پیسے تقسیم کررہے ہین سمجھے کہ کسی نے نذر دیا ہوگا پھر دریافت فرمایا حقیقت عرض کی آپ نے منع فرمایا عہد طفلی مین جب آپ آرام فرماتے ایک بزرگ کو خواب مین دیکھتے کہ نماز کی تاکید فرماتے ہین چونکہ بچپن کا زمانہ تھا خیال نہ فرمایا آخر خواب مین ایکمرتبہ ان بزرگ نے آپ کے مُنھ پر ایک طمانچہ مارا کہ آپ اُسکے صدمہ سے خواب سے بیدار ہوے اور اُس روز سے تاحیات پابند صلوٰۃ رہے پھر اُنھین بزرگ نے خواب مین تعلیم شغل درود فرمائی آپ نے مزاولت کی بعد اسکے خواب مین دیکھا کہ وہی بزرگ آپکو کسی باغ مین لے گئے کہ وہان ایک بزرگ اور بیٹھے تھے اور دونون جانب دو لڑکے قبلہ رخ کھڑے تھے آپ نے حسب ہدایت بزرگ سابق سلام کیا دونون لڑکون نے آپ سے مخاطب ہوکر کہا کہ درود شریف جو شرف الدین علیہ الرحمۃ نے تمھین بتایا ہی ہمیشہ پڑھا کرو آپ نے جب تحصیل علوم ظاہری سے فراغت پائی بطلب طریقت پٹنہ تشریف لائے حضور مین جناب شاہ محمد منعم علیہ الرحمۃ کے حاضر ہوے اور استدعاے بیعت کی آپ نے چاہا کہ طریقہ قادریہ مین بیعت لین حضرت مخدوم جہانیان علیہ الرحمۃ کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ میرے طریقہ مین مرید کرو چنانچہ آپ کی بیعت طریقہ فردوسیہ مین ہوئی آپ کی نسبت کو حجاب و بعد مانع نہ تھا اجمیر شریف سے نسبت و عرفان آپ کا مُریدان کو پہونچتا تھا میر اشرف کہ جنکا مقبرہ پٹنہ مین ہی بیمار ہوے آپکو خبر ہوئی چونکہ اس شخص نے آپ کے مریدان کے ساتھ احسان کیا تھا آپ نے دعاے صحت فرمائی وہ اچھا ہوگیا بعد صحت اُسنے نذر اپنے پیر کے پاس بھیجی اور بہت کچھ نیاز کیا ایکدن آپنے ایک مرید سے فرمایا کہ اشرف کے پیر کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمھاری دعا تعویذ سے وہ اچھا نہین ہوا بلکہ اُسکی کشتی حیات تباہی مین تھی مین نے لنگر ڈالا مرید نے جاکر پیام کہا بجواب اسکے پیر اشرف نے کہا اُنسے کہدو کہ اپنا لنگر اُٹھا لین اشرف مرنے والا نہین ہی جبتک اُسکی عمر باقی ہی مرید نے واپس آکر جواب عرض کیا آپ خاموش ہو رہے صبح کو میر اشرف نے انتقال کیا نقل ہی کہ حنیف مظفرپوری نے آپ سے التجاے دعاے فرزند کی اور پانچ سو درہم نذر دینے کا وعدہ کیا اُسکی بیوی حاملہ ہوئی جب نو مہینے گذرے درد زہ شروع ہوا اور بہت تکلیف ہوئی بچہ شکم سے صرف سر باہر نکالتا تھا مگر پیدا نہ ہوتا تھا کسی نے اس سے کہا کہ شاید یہ تکلیف بوجہ نہ ادا کرنے نذر کے ہو اُسنے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے اولاد دی کسی کی دعا سے کیا ہوتا ہی یہ خبر کسی نے آپکو پہونچائی سنکر جلال آیا اور فرمایا جو دے سکتا ہی اُسکو لے لینے کی بھی طاقت ہی بس

اُسیوقت بچہ پیٹ سے ایسا غائب ہوا کہ کوئی آثار حمل باقی نہ رہا آپ کے ایک مرید کی بیوی عقیمہ تھی مرید نے کیفیت عرض کی آپ نے اُس عورت کو طلب فرمایا خلوت مین بٹھایا اور دروازہ بند کر لیا اور فرمایا کہ گرد اِس خلوت کے کوئی عورت نا کتخدا نہ ہو اتفاقاً ایک لڑکی جسکی عمر نو برس کی تھی دروازہ کے سوراخ سے اُسیوقت کہ آپ اُس عورت پر نظر توجہ ڈالے تھے دیکھنے لگی وہ عورت تو حاملہ ہوئی یہ لڑکی بھی حاملہ ہو گئی ۔

حضرت شاہ یحییٰ علی ابو العلائی قدس سرہ			۱۲۶۴	۱۸۴۷

آپ فرزندان حضرت سید احمد ابدال سے ہین عظیم آباد مین تحصیل علم کی صحبت مشایخ وقت مین رہے جب تحصیل علوم سے فراغت پائی طبیعت فقر کی جانب مائل ہوئی حضور مین حضرت شاہ حسن رضا قدس سرہ کے حاضر ہوے فیض صحبت حاصل کیا بعد وفات آپ کے باشارہ حضرت سید ابدال حضرت شاہ حسن علی کے ہاتھ پر بیعت کی ابتدائی حالت آپ کی جذب کی تھی اور وجد کی حالت مین آپ کبھی کنوئین کبھی خندق مین گر پڑتے وسیلہ وجد آپ کا سماع نہ تھا رغ کی آواز پر آپ کو شورش آتی تھی ایک روز آپ نے اِس حال کی شکایت پیر سے کی فرمایا اب ایسا نہ ہوگا چنانچہ اُس روز سے سکون ہوا لیکن مجلس سماع مین آپ کو وجد بہت شدت سے ہوتا اظہار کرامت سے آپکو نفرت تھی جو ظہور کرامت ہوتا بھی تو آپ اُسکے اظہار سے منع فرماتے مشہور ہے کہ گرمیون مین ابر آپ پر سایہ کرتا ریگ سے پانی آپ کے حکم سے نکالا گیا ہے مولف عرض کرتا ہے کہ یہ خاکسار اگرچہ بوقت وصال آپ کے بیس سال کا تھا لیکن اتفاق زیارت جناب نہ ہوا آپ کے اکثر خلفا کی زیارت کی منجملہ اُنکے جناب مولوی اشرف علی صاحب و جناب شاہ ولایت علی صاحب و جناب شاہ امیر حسن صاحب رحمہم اللہ تھے اِن بزرگان کے اوصاف حمیدہ اپنے آنکھون سے دیکھے کہ جو حضرت ممدوح کے بزرگی کی کافی دلیل ہے ذکر ان بزرگان کا بھی اپنے موقع پر آئیگا ان شاء اللہ

جناب حضرت شاہ ابو الحسن قادری پھلواروی علیہ الرحمۃ	۱۱۹۱	۱۷۷۷	۱۲۶۵	۱۸۴۸

آپ شیخ عہد تھے فن شاعری مین مثل جامی رحمہ و نظامی رحمہ ایسا کمال رکھتے تھے کہ اہل زبان حیران تھے لطف یہ کہ کبھی آپ نے اپنے وطن قصبہ پھلواری ضلع پٹنہ سے قدم باہر نہ رکھا اور نہ کسی سے اِس فن کی شاگردی کی محض فیض باطن تھا فرد تخلص فرماتے تھے دیوان آپ کا عشق و عرفان سے معمور ہے اشعار چند آپ کے آخر ذکر مین درج ہونگے انشاء اللہ علوم درسیہ مولانا احمد حسن سے حاصل کیا مدت تک درس و تدریس فرماتے رہے پھر بجاے اپنے والد بزرگ جناب شاہ نعمت اللہ صاحب ۱۲۰۷ھ ہجری مین سجادہ نشین ہوے خلوت مین بیٹھکر طب کی طرف توجہ فرمائی طبیب حاذق ہوے تیس برس تک بیمارون کا علاج کرتے رہے ریا کے خیال سے کبھی تسبیح ہاتھ مین نہ لی

ذکر و شغل بھی محض تخلیہ مین فرماتے آخر عمر مین مرض فالج مین مبتلا ہوے بے استعانت اُٹھ بیٹھ نہین سکتے تھے مگر مجلس مین جب جوش آتا تو آپ کھڑے ہوجاتے اور وجد فرماتے یہ صرف قوت باطنی تھی آپ کے عہد مین مرید انکی بڑی کثرت رہی ارشاد خوب ترقی پر رہا چودھوین محرم کو آپ نے وفات فرمائی مؤلف آپ کے زیارت سے اکثر مشرف ہوا ہی چند اشعار آپ کے دیوان کے یہ ہین اشعار

توئی در خانہ و رویت ندیدم ۔۔۔ باین ہمسایگی کو یت ندیدم

دیگر
دل ز مدت نازبردار تو بود ۔۔۔ تو ندانستی و در کار تو بود

دیگر
چشمت کہ بغمزہ آشنا شد ۔۔۔ آفت شد و فتنہ شد بلا شد

دیگر
از ناز نگہ نہ کرد چشمش ۔۔۔ وز فرط بہانہ حیا شد

دیگر
یاد باد آنکہ چہا لطف تو با ما میکرد ۔۔۔ غمزہ میکشت ولیت کار مسیحی میکرد

۱۸۴۸	۱۲۶۵			مرزا حافظ مولانا شجاع الدین رحمہ اللہ

آپ کا وطن اصلی برہانپور ہی آپ خلیفہ مولانا رفیع الدین صاحب قندھاری دکھنی قندھار ایک شہر بعلاقہ نظام ہی اس اطراف مین جو کچھ فیضان تقوی و طہارت اور مسایل دینیات کا ہی آپ ہی کی برکت سے ہی ثقات وہان کے کہتے ہین کہ آپ ایک اوتاد سے وہان کے تھے آپ حیدرآباد مین رہے اور وہین کے صاحب خدمت تھے مزار پر آپ کے گنبد عالی و عمارت عالی ہی قریب درگاہ برہنہ صاحب کے آپ کی اولاد ابھی تک حیدرآباد مین صاحب ریاضت ہین۔

۱۸۵۰	۱۲۶۷			حضرت شاہ امیر الدین صاحب فردوسی بہاری رحمہ اللہ

آپ اولاد و سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمۃ کے تھے اور صاحبزادہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ارشاد آپ کو جناب حضرت شاہ ابوالحسن صاحب سے تھا باوجود اسکے کہ مزاج مین آپ کے عمارت بہت تھی مگر ریاضت و عبادت مین کبھی غفلت نہوئی تلاوت قرآن و دلایل نماز تہجد و اشراق و جماعت کبھی آپ سے فوت نہ ہوئی ایک وقت آپ طعام نوش فرماتے تھے معیشت کثیر آپ کے والد کی آپکو ملی تھی اور وہ سب آپ کے قبضہ سے باعث انتظام انگریزی نکل گئی مگر چونکہ ہوس دنیاوی آپ کے دل مین کچھ نہ تھی کبھی آپ کو اُسکے تلف ہونے کا خیال نہوا مرید کرنے سے آپکو اسقدر پرہیز تھا کہ اپنے صاحبزادہ کی کہ اسوقت آفتاب بہار ہین آپنے بیعت نہ لی اپنے ایک عزیز جناب شاہ جمال علی قدس سرہ کے تفویض فرمایا کہ آپ کی بیعت لے عوارض بہت

لاحق ہوئے مگر کبھی شکایت لب پر نہ آئی حالت علالت مین بھی جو کوئی آپ پاس بیٹھا کلفت اُسکے دلکی دور ہوتی آپ ضعیف الجثہ بہت تھے اور امراض کے سبب ضعف بہت ہوگیا تھا لیکن رعب آپکا رستم وقت کا دل ہلاتا تھا بڑے بڑے قوی دلونکو آپ کی حضور مین لرزہ آجاتا تھا باوجودیکہ ہر شخص سے بہایت اخلاق ولُطف سے پیش آتے تھے زیارت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے اکثر مشرف ہوتے چھبیسوین جمادی الاول کو وصال فرمایا مولف بھی آپکی قدمبوسی سے مشرف ہوا ہی

حضرت شاہ محمد اعظم علی عرف شاہ بکین فردوسی منیری قدس سرہ		۱۲۷۰	۱۸۵۳

آپ چھوٹے صاحبزادہ جناب شاہ لطف علی صاحب قدس سرہ کے ہین مولف آپکی خدمت مین بہت حاضر رہا ارادت بیعت بھی آپ ہی سے اولا رکھتا تھا مگر اتفاق نہ ہوا سادگی وبیریائی آپ مین لاجواب تھی مولف نے اپنی پینیٹھ سال کی عمر مین ایسی صفات کے بزرگ بجز خاندان منیر اور کہین نہین دیکھے صبر اور تحمل کی حد نہین برائیون کے عوض کی جانب کبھی وہم بھی نہ گیا یہ صفات انھین بزرگان کے حصے ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین کبھی شکایت زمانہ کی مین نے زبان مبارک سے نہین سُنی باوجودیکہ اکثر معلوم ہوا کہ کئی وقت کا فاقہ تھا مروی مردان خدا کا حصہ ہی اٹھارھوین شعبان کو آپ نے وصال فرمایا مزار مبارک آپکا اندر احاطہ روضہ مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ ہی قطعہ تاریخ وصال آپ کا جناب حضرت سید شاہ فرزند علی صاحب زاہدی منیری صوفی تخلص دام مجدہ نے کیا خوب کہا ہی آپ جناب شاہ ممدوح کے خواہرزادہ ہین علاوہ اوصاف خاندانی کے اپنے وقت کے فرد ہین فن شاعری مین کمال حاصل ہی یہ قطعہ آپکی صنعت شاعری وتاریخگوئی کا مشتے نمونہ از خروارے ہی وہو ہذا

قطب اوج وقت عالی وجہ عید روزگار — جلوہ صبح مدا صافی نفس قدسی شعار
کرد جان تسلیم حق ہادی بدین ماہ درا — شاہ بکین اوجہ علم یقین طارم وقار
رکن حج لطف شایان کعبہ فردوسیان — معدن جود و صفا واہل صدق و اعتبار
کعبہ حاجات صوفی گو حرم معنی مطاف — عیسی اوج حقیقت والہ دل بردہ دار
سال شد کل جملہ اہل دیگر از جمعش ہم — وان بشنجرف وسواد و مہملہ و نقطہ دار

مولانا سعد اللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ		۱۲۷۱	۱۸۵۴

آپ خلفاے نامی مولانا عبد اللہ عرف غلام علی شاہ کے ہین سنہ ۱۲۴۰ مین حیدرآباد مین رونق افزا ہوئے اور

ہدایت خلق مین مصروف رہے کتنون کو واصل حق کیا اور خرقۂ خلافت دیا مزار آپ کا گوشہ داڑے متصل فراش خانہ نظام کے ہی مزار پر آپکے گنبد و مسجد و خانقاہ لوگون نے بنوا دیے ہین۔

سلطان ابوظفر بہادر شاہ	۱۲۵۳	۱۸۳۷	۱۲۷۴	۱۸۵۷

یہ بادشاہ آخر خاندان تیموریہ کا تھا انتیسوین شعبان روز سہ شنبہ ۱۱۸۹ھ کو الف بائے کے بطن سے پیدا ہوا تاریخ ولادت ابوالمظفر ہی ہشتم جمادی سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق ہشتم ستمبر سنہ ۱۸۳۷ع بعد وفات پدر دہلی مین تخت نشین ہوا سرکار انگلشیہ سے ایک لاکھ روپیہ ماہوار مصارف کے لیے پاتا تھا بغاوت ہند تک کہ سنہ ۱۸۵۷ع مین ہوئی بادشاہ کہلایا اسوقت فوج باغی سرکار دہلی پہونچی اور اس بادشاہ کو بھی اپنا سردار بنایا اسی جرم مین بعد شکست باغیان یہ بیچارہ بھی انگریزون کے ہاتھ آیا اور قیدی بناکر رنگون بھیجدیا گیا بقیہ زندگی طوعاً و کرہاً یہان بسر کی اور یہین سنہ ۱۲۸۹ع مین قضا کی۔

حضرت جناب قطبیت مآب دستگیر دوجہانی ظل سبحانی پیر دستگیر این حقیر مؤلف حضرت شاہ قطب الملۃ والدین فردوسی منیری قدہ	۱۲۰۸	۱۷۹۳	۱۲۸۱	۱۸۶۴

آپ صاحبزادہ و جانشین جناب حضرت شاہ دھومن صاحب قدس سرہ کے ہین مولف کو سعادت بیعت دست شریف سے حاصل ہوئی اور زیادہ حصہ عمر کا حضور ہی کے زیر قدم گذرا چونکہ مولف نے اس کتاب کی تالیف مثل ایک ایسے مورخ کے کی ہی کہ جو تمامی تعصب سے پاک ہو اسلیے شمہ حوال جناب ممدوح مثل مناقب بزرگان دیگر نہ بخیال اسکے کہ آپ میرے پیر دستگیر ہین عرض کرتا ہون اپنی عمر مین اکثر بزرگان کی زیارت سے مشرف ہوا مگر جو اوصاف آپ مین پائے اور بزرگان مین کمتر نظر آئے تمام عمر آپ کو کسی نے کھانا طلب کرتے نہ دیکھا نہ سُنا چاہے کئی فاقے گذر گئے ہون کبھی کسی حاضرین نے یہ بھی نہ جانا کہ آپ کو اشتہا ہی یا سیر ہین متعلقان کو اذن عام تھا کہ جب تک سارے توابعین سیر ہو کر نہ کھالین آپکا کھانا نہ آیا کرے اکثر دو دو تین تین روز گذر گئے مگر آپ نے کھانا نہ آنے کا سبب نہ پوچھا اس خیال سے کہ توابعین کو پورا نہ ہوا ہوگا خاموش رہتے باوجودیکہ معاش کثیر متعلقہ درگاہ آپکے قبضہ مین تھی مگر جب بھی ہر مہینہ مین پانچ چار فاقہ ضرور ہوتے کبھی ریاضت یا درویشی کا اظہار آپ سے کسی نے نہ سنا رضو اعنہ کی پوری مصداق ذات والاصفات تھی میرے سامنے دوبارہ چشم مبارک کو سخت صدمہ پہونچا ایکبار نماز کی حالت مین سُترہ چشم مبارک مین لگ گیا اور دوسری مرتبہ یکہ کی سواری سے گرنے مین ایک کنکر چبھ گیا ان دونون صورتون مین سخت ترازیت ظاہر تھی آنکھون مین سُرخی اور ورم بہت زیادہ ہوگیا

تھا اگر کبھی اپنے درد کا لفظ زبان مبارک پر نہ لائے ہرچہ از دوست میرسد نیکوست پر ثابت رہے ہروقت شکر
عنایت ایزدی فرماتے رہے آپ کے صاحبزادے کہ ایک ہی تھے بائیس[۲۲] سال کی عمر مین بعارضہ وبا رحلت فرمائی
مگر کسی نے نہ جانا کہ آپ پر یہ حادثہ ہوا آپ نے صبر ایوب عم دکھا دیا سفر و حضر خلوت و جلوت آپکی یکسان تھی کبھی
کسی نے کوئی تفرقہ کسی عادت مین کسی حالت مین نہین دیکھا تصنع یا ظاہرداری تو بفضلہ اس خاندان کے غلامان
مین بھی گرد نہین پھٹکی ہی خوف الٰہی کا بہت غلبہ آپ کو رہتا ہروقت یہ رباعی ایک خاص کیفیت کے
ساتھ پڑھتے تھے رباعی

تو بعلم ازل مرا دیدی	دیدی انگہ بعیب بخریدی	تو بعلم آن و من بعیب ہمان	رد مکن انچہ خود پسندیدی

اکثر اوقات آپ کے مطالعہ یا نقل کتاب تذکرہ بزرگان مین صرف ہوتی کبھی اپنی تعظیم پسند نہ فرماتے بچہ اور بوڑھے
سے ایکطرح ملتے مرض الموت مین ایسی سخت حالتین لوگون نے دیکھین کہ دوسرا کبھی اس صعوبت کا متحمل نہ ہوتا مگر
آپ بالکل صابر و راضی برضا رہے یاد الٰہی کرتے اکیسوین[۲۱] جمادی الاول کو وصال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
مرقد مبارک آپکا پائین روضۂ مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہٗ ہے

تاریخ وفات از جناب شاہ فرزند علی صاحب

قیامت در منیر آمد عیان شد — کہ قطب الدین احمد از جہان شد
نہے قطبے کہ دین نازد بذاتش — موافق آمد اسمش با صفاتش
چہ نامست این کہ از فیض کمالش — بود ہر لفظ تاریخ وصالش
ہر اعدادے کہ خواہی اے گہر سنج — مضاعف ساز و افزون کن دران پنج
بدہ در دہ تو ضرب آنرا و بشمر — برون کن بست بست از وے سراسر
بماند ہرچہ باقی حسب ابجد — بکن آنرا ضرب در دین احمد
چو قطب آمد در و از اسم سامیش — برآمد سال ہمچون نام تامیش

مثلاً ایک[۱] جب اسکو مضاعف کیا دو[۲] ہوے اور جب پانچ بڑھائے سات ہوے پھر جب دس مین ضرب دیا
ستر ہوے بیس بیس نکالڈالے تو دس[۱۰] باقی رہے پھر اسکو اعداد دین احمد پر کہ ۱۱۷ ہین ضرب دیا تو ۱۱۷۰ ہوے
اب ۱۱۱ گھٹے تو لفظ قطب کے اعداد اسمین ملائے ۱۲۸۱ھ سال وفات جلوہ گر ہوا اسیطرح جس عدد سے چاہے نکلے گی۔

حضرت امام علی شاہ حسنی حسینی نقشبندی علیہ الرحمۃ	۱۲۱۲	۱۷۹۷	۱۲۸۲	۱۸۶۵

آپ حضرت میران شاہ کے مرید ہین اولاً تحصیل علوم اصول و حدیث و فقہ فرمائی پھر کمالات باطنی حاصل کیے

جب حضرت میران شاہ نے وفات فرمائی آپ انکی جگہ صاحب سجادہ ہوئے فتوح عظیم پائی صدہا خلقت آپ کی مرید ہوئی ہزارہا طالب واصل بحق ہوئے آخر زمانہ مین ملک پنجاب مین آپ سا کوئی حاجت روا نہ تھا خانقاہ مین لنگر جاری تھا مسافرین ومساکین کھانا پاتے تھے دفع جن وشیطان کے لیے آپ کی نظر کافی تھی دعا آپکی بالخصوص للاولاد وکم رزق کے لیے تیر بہدف تھی تیرھوین[۱۳] شوال روز پنجشنبہ کو آپ نے وفات فرمائی

جناب شاہ علیم الدین صاحب رائے پورہ			۱۲۸۷	۱۸۷۰

آپ ساکن قدیم موضع رائے پورہ ضلع پٹنہ کے تھے شاہ محمد تقی صاحب خلیفہ وجانشین حضرت شاہ منعم صاحب کے حقیقی بھانجے تھے جب کوئی اولاد ذکور خاندان مین جناب شاہ محمد تقی صاحب کے باقی نہین رہا تھا شاہ محمد تقی صاحب کے پوتے کے بعد انکے سجادہ کے متکفل ہوئے اور مہتمم ہوئے اور بہت اچھی طرح سے رونق دی اور اپنے وقت کے شیخ کہلائے بہت لوگ آپکی بزرگی کے مقر ومعتقد تھے شرف حج وزیارت بھی حاصل کیا تھا سولھوین[۱۶] ربیع الثانی کو آپ نے وفات فرمائی

جناب حضرت مولوی حافظ شاہ امیر الحسن صاحب			۱۲۸۸	۱۸۷۱

آپ خلیفہ جناب شاہ یحیی صاحب نوآباد کے تھے فانی ذی الشیخ تھے دو بار حج وزیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا مین عہدہ نیابت قضا قاضی بلدہ عظیم آباد رکھتے تھے بعد ترک اسکے توکل پر خدا کے زندگی بسر کی اس راقم کو شرف زیارت نصیب ہوا ہی حافظ قرآن تھے قرآن ایسے اچھے لہجہ سے پڑھتے تھے کہ سننے والے نہایت محظوظ ہوتے قلب خاشع رکھتے تھے اکثر خوف خدا سے روتے تھے بزرگیان آپکی بہت ہین ایک ان مین سے نقل کرتا ہون ایک روز آپ رحمہ اللہ نے جناب قاضی رضا حسین صاحب کو جو آپ کے مرید تھے مثنوی حضرت مولانا روم قدس سرہ کی عطا فرمائی قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یہ تو لوہے کے چنے ہین کچھ بھی سمجھ مین نہین آتے مین اسے لیکر کیا کرونگا مگر آپ نے باصرار حوالہ فرمایا قاضی صاحب نے باتباع حکم لے لیا اور طاق پر رکھدیا جب آپ کا وفات ہو چکا تب قاضی صاحب کے ہان ایک معمر بزرگ حکیم صاحب اسی پٹنہ کے رہنے والے تشریف لائے اور مثنوی شریف انکے بغل مین اور استدعا کی کہ مجھے مثنوی آپ پڑھا دیجیے قاضی صاحب نے ہرچند ابا اور انکار اور اپنی معذوری تفہیم نکات سے اسکے ظاہر کی اور دوسرے بزرگون کا جو اسوقت مین عالم ومشائخ شہر مین تھے نشان دیا مگر حکیم صاحب نے دامن نہ چھوڑا اور کہا کہ مین آپ کے سوا دوسرے سے نہین پڑھونگا تب جناب قاضی صاحب کو ہوش ہوا کہ اسم عنایت کا یہ ظہور ہے بسم اللہ کر کے پڑھانا شروع کیا اور جو غور مین مطالب کے در آئے تو برکت سے

روح پاک جناب مولانا کے صحیح مطالب واضح ہونے لگے پھر قاضی صاحب کو اسکا مزہ آیا ایک جلسہ بھی قرأت مثنوی شریف کا قائم کیا اور بڑے زور شور سے درس مثنوی کا رہا۔ مسائل تصوف سے یہ ثابت ہی کہ پیر کا پرتو مرید پر اسیقدر پڑتا ہی جیسا مرید کا جوہر ہوتا ہی پر تو پیر کا قابلیت جوہر سے ایسا جناب قاضی صاحب پر پڑا کہ سبحان اللہ سبحان اللہ ایک حصہ فقر کا سب اہل صفا نے خدمت خلائق و رحم بر خلائق تحریر فرمایا ہی اس حصہ کو جناب قاضی صاحب نے اپنی ملک کر لیا تھا مال و جان اپنا خدمت خلق مین ایثار کر دیا تھا ایسے خلیق و صاحب مروت اور با خدا رہے کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ مجھے اُنکی خدمت مین ایک نیاز حاصل تھا قریب تر زمانہ وفات اُنکے بھی مین حاضر ہوا تھا جسکے دو ایک روز بیشتر آپنر ایکبار حالت نزع طاری ہو چکی تھی مگر پھر افاقہ قلیل ہو گیا تھا اُسوقت اُنھین خیالات اور برتاؤ سے ملے جیسا کہ زمانہ صحبت مین ملتے تھے اس خیال و نگہداشت کا کوئی شخص میری نظر و ن سے نہین گذرا اور باوجود کثرت مشاغل کے کہ وہ سب متعلق خدمت خلائق کے تھی اپنے معمولات و مشاغل سے کبھی غافل نہ رہے اُنکی جلوت خلوت تھی دل ہر وقت خدا کے ساتھ رکھتے تھے اُنکے خاندان مین سب لوگون نے مرض اسہال سے قضا کی تھی جب کبھی سخت بیمار پڑتے اور لوگ مشوش ہوتے تو اُنکی تسکین فرماتے کہ میرے خاندان مین کوئی ان امراض سے نہین مرا ہی ہم صحیح ہو جائینگے آپ لوگ نہ گھبرایئے یہ مرض الموت اُنکو فساد مسہل سے ہوا اور وہ بھی ایسا شدید کہ شمار نہین ہوسکتا تھا اور حالت نہایت ردی ہوئی پس ظاہر ہی کہ جسکا ایسا خیال ہو چاہیے کہ وہ ایسی صورت مین بے موت مرجائے مگر وہی مردانگی اور رضائے قضائے الٓہی پر تا دم مرگ ثابت رہے نہایت خوشی اور رغبت سے شوق وصل مین جان دی انا للہ و انا الیہ راجعون اور یہ واقعہ ۶۵ برس کی عمر مین کہ ولادت اُنکی ۱۲۵۱ھ تھی روز شنبہ بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۔ دسمبر ۱۸۹۸ع چھ بجے دنکو ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون جو کچھ بزرگیان اور خوبیان جناب قاضی صاحب مرحوم مین تھین وہ سب فیض جناب مولانا کا تھا اور اُنکے یعنی جناب مولانا صاحب کے ایک صاحبزادہ بھی جناب مولوی حکیم ڈاکٹر امین اللہ صاحب تھے عکس آفتاب سے روشنی پیدا ہوتی ہی اُنکے فضائل و کمال کا بیان دشوار ہی باوجود اسکے کہ گھر سے قدم نہین نکالا برابر گھر ہی مین بیٹھکر تھوڑی ہی عمر مین جامع کمالات صوری و معنوی ہوے کتابین سب علم عربی کی تمام کین مشق طبابت کی ڈاکٹری کا جو شوق ہوا تو اُسے بھی پورا کرکے دکھایا ع خدا خود میر سامان ہست ارباب توکل را + تشریح کا فن جو ڈاکٹری مین سے بغیر کالج مین پڑھے اور سیکھے نہین آسکتا مگر آپ کے لیے ایسا بندوبست ہوا کہ گھر بیٹھے تشریح بھی سیکھ لی مرجع خلائق با صفات حمیدہ ہوے کہ زبان کو اُنکی تعریف سے عجز ہی اس کمالات ظاہری کے ساتھ کمالات باطنی خدا نے اُنھین ببرکت روح پدر بزرگوار اپنے ایسی دی تھے جو بڑے ولی اللہ مین ہونگے ادنی بات یہ ہی کہ اُنکا صاحبزادہ عبد الحفیظ نامی ایسی صفت کے لڑکے تھے کہ چشم فلک نے نہین دیکھا ہوگا تیرہ چودہ برس

کی عمر مین تحصیل علوم عربیہ سے اُنھین فراغ ہوا جناب مولوی امین اللہ مرحوم نے حدیث پڑھوائی اس سے بھی تھوڑے دنون مین فراغت پائی چونکہ ظاہری درویشی وشیخوخیت پسند خاطر جناب مرحوم نہ تھی اُس لڑکے کی تعلیم انگریزی کی کوشش کی کہ نوکری کرکے اپنی زندگی بسر کرے گا گھر مین کچھ پڑھا تھا تیسرے برس تک انٹرنس تک پہونچے ایسا لڑکا کہ اپنے وقت کا ایک آفتاب تھا اور شادی بھی اُسکی جناب مولوی صاحب نے کردی تھی دفعتاً بیمار ہوا اور چند روز کی بیماری مین جان بحق ہوا جناب مولوی صاحب نے صبر ایوبی کرکے دکھایا دو روز بعد مین پہونچا تو کچھ پہلی حالت مین فرق نہ پایا اور مدت العمر کبھی اس اندوہ کا اُنکی زبان پہ ایک حرف نہ آیا پورے راضی برضا رہے افسوس کہ اُنھون نے جوانی ہی کی عمر مین قضا فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون یہ سب بزرگیان اور خوبیان جتنی تھین سب فیض روحانی جناب مولانا ے مرحوم کی تھین جناب مولانا نے ۱۲۔ رمضان المبارک کو وفات فرمائی

حضرت شاہ علی حبیب صاحب قادری پھلواروی رحمہ اللہ	۱۲۴۹	۱۸۳۳	۱۲۹۵	۱۸۷۸

آپ صاحبزادہ وخلیفہ وجانشین حضرت شاہ ابوالحسن فرد کے ہین پانچوین رمضان المبارک کو آپ کی ولادت ہوئی تحصیل علم ظاہری وباطنی مین مصروف تھے اور ہنوز فراغت حاصل نہ فرمائی تھی کہ آپ کے والد ماجد نے وفات فرمائی اُسوقت عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی آپ سجادہ نشین ہوے اور تھوڑے ہی دنون مین محنت شاقہ فرماکر تحصیل علم سے فراغت حاصل کی اور اپنے چچیرے بھائی جناب حاجی مولوی آل احمد صاحب کو عرب سے بلاکر تکمیل علم حدیث کی خلیق رحیم فہیم فقیہ محدث ناظم نثار شیخ وقت یگانہ روزگار ہوے رشد وارشاد آپ کا ایسا فیض بخش تھا کہ لاکھون آدمی آپ کے مرید ہوے اولوالعزم ایسے کہ جس کام کی نیت کی پورا ہوگیا خانقاہ پھلواری ہرچند بعہد جناب شاہ مجیب اللہ صاحب بھی بڑے رونق پر تھی اور جناب شاہ ابوالحسن قدس سرہ کے وقت مین بھی ترقی پر تھی مگر آپ کے عہد مین مکانات کی ایسی ترمیم ہوئی کہ پہلے دیکھنے والون کو دوسرے مقام کا دھوکھا ہوا توکل وقناعت مین کبھی فرق نہ آیا اور کبھی کسی دولتمند مرید سے اپنی خواہش پوری کرنے کی استدعا نہ کی جذب وشوق آپ کا اپنے زمانہ مین بےمثل تھا شعرگوئی مین یہ کمال تھا کہ لوگ اساتذہ کو بھول گئے عقائد ایسے صحیح رکھتے تھے کہ کسی مشایخ کو آپ سے نسبت نہ تھی فرضیت جمعہ مین ایک رسالہ جسکو تمامی علما نے قبول کیا ہے مسمے بہ شواہد الجمعہ آپ کی تصنیف سے ہے شرط مصر وسلطان کی بہت بڑی بحث اس رسالہ مین ہے جسکو بڑے بڑے علماے ہند نے قبول کیا ہے تفضیل کے مسئلہ مین بھی ایک عمدہ رسالہ آپ کا قابل دید ہے ۲۰ ربیع الاول کو خفیف عارضہ سے آپ نے رحلت فرمائی چند اشعار آپ کے یہ ہین

اشعار

شمع رویت چراغ ہر خانہ	ہر دل از شوق عشق پروانہ
از جمال تو کعبہ شد قبلہ	پیش ازین ورنہ بود بت خانہ
قدمے نہ کہ خانہ خانۂ تست	جلوہ فرمائے بے حجابانہ
نصر چون شد غلام درگہ تو	خسروا یک نگاہ شاہانہ

جناب مولوی حاجی شاہ آل احمد صاحب محدث قادری پھلواروی علیہ الرحمہ	۱۲۲۵	۱۸۱۰	۱۲۹۵	۱۸۷۸

آپ جناب مولوی محمد امام صاحب کے بڑے صاحبزادہ ہین پہلے کتب درسیہ اپنے والد ماجد سے پڑھے پھر شوق سفر ہوا بنگالہ کی سیر کرتے حجاز مین پہونچے مکہ معظمہ مین چندروز اقامت فرمائی پھر مدینہ طیبہ مین قیام کیا اور یہان حضرت شیخ عابد سندھی سے سند حدیث حاصل کی درس وتدریس حدیث شریف مین مصروف رہے عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھتا گیا ایک زمانہ کے بعد جناب حضرت شاہ ابوالحسن صاحب کو آپکا نشان ملا آپ نے طلب کیا پھلواری مین تشریف لائے چندے رہ کر سفر کیا پنجاب وکشمیر وغیرہ کی سیر کی پھر مدینۂ طیبہ پہونچے ۱۲۸۳ھ مین حسب استدعاے جناب شاہ علی حبیب صاحب قدس سرہ آپ وطن مین تشریف لائے آپ ایک بزرگ صحابہ صفت تھے ہوس دنیا آپ کو چھو نہین گئی تھی مساکین پر آپ بہت شفقت فرماتے اکثر سارا مال واسباب اپنا مسکین کو دیدیا آخر ذیحجہ ۱۲۸۶ھ مین آپ مدینۂ طیبہ تشریف لے گئے اور یاد مولا مین مشغول ہوے اکیسوین رمضان المبارک کو وفات فرمائی اور بقیع مین دفن ہوے

جناب شاہ محمد سجاد صاحب نقشبندی ابوالعلائی رحمہ اللہ داناپوری	۱۲۳۱	۱۸۱۵	۱۲۹۸	۱۸۸

آپ کا وطن آبائی داناپور ہے ابتداے جوانی مین بہ تعلق ملازمت الہ آباد و آگرہ مین رہے آپ مرید حضرت خواجہ ابوالبرکات قدس سرہ کے ہین تعلیم آپ کی حضرت شاہ قمرالدین صاحب سے ہوئی اور خدمت پیر مین بھی آپ بہت حاضر رہے عہد جوانی سے آپ مین حلم و تواضع وقناعت بھی تھوڑے دنون کے بعد آپ نے ترک تعلق کرکے کہ اسوقت مولوی سمیع اللہ خانصاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد کے آپ نوکر تھے داناپور تشریف لائے اور بتوکل علی اللہ خانہ نشین ہوے ریاضت ومجاہدہ کی تکمیل کی راقم کو بھی آپ کی خدمت بابرکت مین نیاز حاصل تھا اور اکثر فیض صحبت سے مشرف ہوتا تھا آپ ایک بڑے بزرگ باصفات تھے اکثر باتین آپ سے ایسی سرزد ہوتین کہ بلا عذر خرق عادت باکرامت سمجھی جاتین اقوال پسندیدہ ایسے تھے کہ جنسے دونون عالم کا نفع ہو باوجودیکہ متوکل تھے مگر خلوص نیت سے آپ کی چندبار اللہ نے خرچ کا سامان کردیا اور آپ نے برابر حج کیے زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

کئی بار مشرف ہوئے شکایت کسی تکلیف دنیاوی کی مین نے کبھی آپ سے نہین سُنی باوجودیکہ اکثر معلوم ہوا کہ انواع تکالیف دنیا آپ کو ستا رہی ہین قولہ آدمی مراد مرد بے آزار سے ہے اور جب کسیکا دل دکھایا تو مار و عقرب ہی شعر

گر آدمی صفتے از ملک گرو ببری	کہ سجدہ گاہ ملک خاک آدمی زاد است

قولہ فقرا کو مسند و چارپائی پر بیٹھنا نہ چاہیے کیونکہ مسالکین کو تقلید شاہان زیبا نہین ولادت آپکی کسیون رجب اور وفات آپ کی چودھوین ذیقعدہ کو ہوئی مزار مبارک داناپور مین ہے۔

جناب شاہ ولایت علی صاحب قادری ابو العلائی علیہ الرحمۃ			۱۳۰۰	۱۸۸۲

آپ ہمدانی نسب ہین موضع اسلام پور من مضافات قصبۂ بہار آپ کا مسکن تھا جناب شاہ یحیٰ علیصاحب قدس سرہ کے خلیفہ تھے مرد زاہد و متقی تھے خُلق آپ مین بہت تھا ہر طالب کو فیض پہونچاتے اور ہر امیر و غریب پر ایک طرح عنایت فرماتے طمع دنیاوی سے بالکل پاک تھے صبر ایوب آپ مین تھا دو صاحبزادہ جوان صاحب رشد کو سپرد خاک کیا مگر کسی قسم کا فرق معمولات مین نہ آیا وقت آخر تک خلقت جمع ہوا کی اور آپ مرید فرماتے رہے جب ضعف زیادہ ہو گیا آپ نے بیعت موقوف کی اور تسبیح شروع کی وقت جان کنی نعرہ ہمہ اوست کیا اور اللہ اللہ کہتے وصال فرمایا

صدی چہار دہم

حضرت شاہ امیر الحق صاحب قادری علیہ الرحمہ	۱۲۲۱	۱۸۱۲	۱۳۰۲	۱۸۸۴

آپ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب کے صاحبزادہ ہین ۱۲۲۱ھ مین آپ کی ولادت ہوئی تحصیل علوم ظاہری و باطنی اپنے بڑے بھائی جناب حافظ نصیر الحق صاحب سے کی اور ۱۲۶۱ھ مین بجائے اُنکے سجادہ نشین ہوئے درس تدریس و رشد و ارشاد مین مشغول ہوئے اور اکثر فضائل زہد و تقوی بیان فرماتے آخر عمر مین ضعف بصر کے سبب دس برس تک درس کا شغل نہ رہا تمام عمر توکل مین بسر کی یازدہم محرم کو وفات فرمائی پندرہ روز قبل وفات سے آپکو کچھ افاقہ نہ تھا جب کیفیت سکرات ہوئی تو آپ کے مُریدان و یاران خاص کو اضطراب و استعجاب ہوا اُسی حال مین آپنے آنکھ کھول دی اور اپنے صاحبزادہ کے سامنے کلمۂ شہادت پڑھا پھر اُن لوگونکو طلب فرمایا سب لوگ زیارت آخری کو جمع ہوئے آپنے ہر ایک کے سامنے کلمہ پڑھا اور جب طاقت بہت کم ہوئی صرف اللہ اللہ زبان سے جاری رہا اور اُسی حال مین وصال فرمایا

جناب حضرت شاہ اولاد علی صاحب زاہدی منیری رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۳۹	۱۸۲۳	۱۳۰۷	۱۸۸۹

آپ نواسہ جناب حضرت شاہ لطف علی صاحب قدس سرہ کے تھے یہ بزرگ اس فقیر مولف کے ہم عمر و ہم سبق تھے

اور جناب ممدوح سے تا دمِ اخیر ساتھ رہا جب آپکو شعور ہوا آپکے والد ماجد نے قضا کی آپ کے والد ماجد کی صرف
ایک ہمشیر تھین جنکی شادی فاصلہ بعید پر ہوئی تھی اور اُنکی سسرال مین لوگ خوشحال تھے اسلیے اُنھون نے اپنے
ترکہ پر کچھ خیال نکیا اُنکا حصہ بھی آپ کے والد ماجد کے قبضہ مین رہا جسکو وقت ضرورت جناب ممدوح نے کچھ علیحدہ
بھی کیا تھا الغرض بعد وفات آپ کے والد ماجد کے ترکہ آپکے والد و پھوپھی کا آپ کو ملا اُسوقت آپ جوان
تھے آپنے خیال کیا کہ اپنا حصہ جناب والد ماجد نے فروخت کر ڈالا یہ جو کچھ باقی ہی دوسرون کا حق ہی اسکا
تصرف جائز نہین یہ خیال کر کے اپنے پھوپھی زاد بھائی کو اُس منزل دُور و دراز سے طلب کیا اور وہ بقیہ معاش
تفویض کر دی اور خود محض بے مایہ ہوگئے مدت العمر حرص و طمع و تصنع دریا سے ہزارون کوس دور رہے صبر و تحمل کو
اپنا حصہ کر لیا تھا جو کچھ خدا بھیجتا بہلے شکر کرتے شکایت سے کبھی زبان آشنا نہ ہوئی ریاضت مین عمر صرف کی کسب
حقیقت مین اوقات عزیز گذرانی بستم صفر کو آپ نے وفات فرمائی بعد دفن جب لوگ واپس آئے تو قبر شریف
مین جو پائین جناب شاہ محمد اعظم علیصاحب قدس سرہ کے واقع ہی چند ساعت کے بعد پیش از مغرب ایک سوراخ
ہوگیا خوشبو تمام اندر احاطہ روضہ پھیلی تمام لوگون نے تجسس سے دیکھا تو نعش مبارک قبر شریف مین نہ پائی زمین قبر
صاف نظر آئی اُس سوراخ کو پھر بند کر دیا بند ہو جانا اُس سوراخ کا بھی ایک اعجوبہ اور نادر قصہ ہی کہ عقل انسانی تمام تر
حیران ہی اور کوئی صورت ایسی نہین کہ عقلی دلیل سے کوئی اُسے سمجھا سکے یعنی وہ سوراخ جو قبر مین نمایان ہوا تھا
اُسی مٹی مین تھا جو نرم مٹی اوپر سے دیجاتی ہی اور جو پوشش لکڑی کی تھی اور اسکے اوپر جو گیلی مٹی دیجاتی ہی اُس
موقع پر کوئی چیز باقی نہ تھی خدا معلوم کیا ہوگئی تھی یہ کہا جاسکتا ہی کہ شاید کچھ نادرست طور پر رکھی گئی ہو اور اُسی
کے گڈھے مین قبر کے گر جانے سے یہ سوراخ ہوا مگر بڑے بڑے سچّے اور معتمد لوگون کا بیان ہی کہ لکڑی یا گیلی مٹی ہرگز
نیچے نہین گری تھی زمین قبر کی اُس سوراخ سے کہ لوگون نے روشنی سے کماینبغی تجسس کیا تھا صاف پایا تھا جب
کچھ چارہ نہ دیکھا تو اُسے بند کرنا چاہا بیلچہ وغیرہ بھی موجود تھا صرف ہاتھ سے دو چار مشت مٹی ڈالنے سے وہ سوراخ
بند ہوگیا واضح رہے کہ قبر شریف صندوقی نہ تھی بلکہ بغلی تھی اور منیر کے سرزمین مین صندوقی قبر ہو یا بغلی بہت
گہری کھودی جاتی ہی ایسی کہ نیچے یعنی صندوق تابوت کا گھر ایسا ہوتا ہی کہ جسمین آدمی بیٹھ سکے اور اوپر کا حصہ
دو ثلث قد آدم سے زیادہ ہوا کرتا ہی کہ جو لوگ نعش اُتارتے ہین اُنکے سینہ تک بلندی ہوتی ہی پس ایک چھوٹا
سوراخ جسکے نیچے بہت وسعت تھی کہ علاوہ وسعت گہرائی قبر کے اگر اُسی قدر سوراخ ہی کے محاذی بھر لی جاتی
تو دس ٹین ٹوکری مٹی درکار ہوتی نہ کہ اُسکا اطراف بالکل خالی ہو اور کئی مشت خاک سے بھر جائے اور نوبت
بیلچہ سے مٹی دینے کی نہ پہونچے ٥

	گر بماند در نوشتن شیر و شیر		کار پاکان را قیاس از خود مگیر	

ذکر بزرگان احیاے وقت

اِس کتاب کو مین ذکر بزرگان احیاے وقت پر تمام کرتا ہون گرچہ ع ہمہ شہر پُر ز خوبان ہمہ جاست مہرو ملے ہے ایک سے ایک اعلیٰ ہین پر مجھے ہر بزرگون کے ذکر لکھنے مین یہ مضایقہ ہوا کہ جیسا حال زمانہ ہی کہ نظر ہر ایک کی عیب ہی پر تیز ہی ہنر اہل روزگار کو دکھائی نہین دیتے جن جن کو مین اپنے خیال اور یقین مین بزرگ صفت جانتا ہون اگر سب کے حالات لکھون تو بحکم قیل ان الآلہ ذو ولد + قیل ان الرسول قد کہنا + ما نجا اللہ والرسول معاً من لسان الوریٰ فکیف انا + ممکن ہی کہ اہل زمانہ اُسے محض تعریف بے اصل خیال کرین اور اُن بزرگ کے جو اصل محامد ہین اُن سے بالکلیہ بے بصر رہین سبب سے قلم کو روک کر صرف ذکر پر بعضے بزرگان کے جنکے آگے اسوقت ایک عالم کے سر جھکے ہوے ہین اکتفا کرتا ہون۔

ذکر جناب حضرت شاہ امین احمد صاحب مدظلہ العالی جانشین حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحیی منیری قدس سرہ

آپ صاحبزادہ جناب شاہ امیر الدین احمد قدس سرہ کے ہین بعد اپنے والد ماجد کے جانشین سجادہ مخدوم الملک علیہ الرحمہ بہار شریف مین ہوے اپنی زندگی ریاضت و فکر مین کاٹی صابر ایسے کہ یادگار حضرت ایوب علیہ السلام کہون تو ہرگز مبالغہ نہ ہو کاسب بمثل مرتاض بعدیل شیخ وقت یگانہ روزگار ہین ایسے ایسے مصائب دنیاوی و بلاے آسمانی مین مبتلا ہوے کہ اگر آسمان پر بھی وہ صدمے گذرتے تو پیش از نشور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر رضاے معبود مین ایسے صابر و ثابت قدم رہے کہ آدمی کیا فرشتے بھی حسد کرین الغرض آپکی ذات ایسی جامع صفات ملکوتی ہی کہ سبحان اللہ سبحان اللہ حق جل و علیٰ آپ کے وجود با جود کو ذلہ خواران کے نصیبون سے تا دیر گاہ قائم و برقرار رکھے کہ ذات والا صفات ایک زینہ خدا رسی کا طالبانِ حق کے لیے اسوقت اِس زمانہ مین ہی آمین ثم آمین

ذکر جناب مولانا فضل رحمان صاحب گنج مراد آباد

یہ ایک قصبہ متعلق علاقہ اودھ کے ہی وہان کے آپ رہنے والے ہین ولادت آپ کی سنہ ۱۲۰۸ھ مین ہوئی نام نامی و اسم گرامی آپ کا مادۂ تاریخ ولادت ہی طریقہ آپ کا نقشبندیہ ہی اسوقت ایک نمونہ و یادگار پیشینگان کے ہین زہد و ریاضت آپکی بمثل علم ایسا کہ ہمسری کرنے والا عنقا سے بھی زیادہ تر بے نشان شریعت و سنت کے ایسے پابند کہ صحابہ صفت کہا چاہیے باوجودیکہ اسوقت سن مبارک سو برس کا ہوا مگر درس و تعلیم حدیث آجتک جاری ہی طالبان گھیرے رہتے ہین اور مستفید ہوتے ہین توکل محض آپکو ہی خلقت جوق جوق اطراف عالم سے جاتی ہی اور شرف بیعت ہوتی ہی مین نے اکثر مریدان کو آپ کے دیکھا تو مجھے ایسا تمیز ہوا کہ برکت دست بوسی سے آپکے وہ شخص خواہ نخواہی کچھ نہ کچھ خدا آگاہ ہو گیا لاکھون خلقت نے آپسے ہدایت پائی اور پاتے جاتے ہین حق سبحانہٗ تعالیٰ ایسی ذات بابرکات کو اگر

تاقیامت قائم رکھے تو اُسکی قدرت کاملہ سے کچھ دور نہین دل کی آرزو تو یہی ہے اگر اس گنہگار کی خدا سُن لے آمین آمین

جناب حاجی سید شاہ وارث علی صاحب دیوہ

یہ قصبہ ہے علاقہ اودھ مین آپ کا مولد وہی ہے عمر آپ کی اسوقت تخمیناً ستر برس ہوگی گیارھوین برس کے سن مین آپنے حفظ قرآن کیا اور اپنے نسبتی بھائی جناب حضرت شاہ سید خادم علی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور اُسی سن مین مین آپ کے دل مین دنیا سے وحشت پیدا ہوئی اور آپ نے پیادہ پا مجردانہ سیاحت کی افغانستان خراسان ایران شام ہوتے ہوے عرب شریف پہونچے وہان مدینہ منورہ مین آپکو ایک بزرگ سے جو ظاہراً مجذوبون کے پیرایہ مین تھے نعمت ملی آپ نے اس سفر مین تقریباً بیس برس تک عرب روم وغیرہ مختلف ملکون کی سیاحت کی اور سات یا آٹھ حج ادا کیے آپ نے ایکمرتبہ حج کے لیئے احرام کا لباس زیب بدن کیا تھا فرمایا کہ اب کیون احرام کو توڑیئے چنانچہ اسوقت سے اس وقت تک برابر احرامی لباس پہنتے ہین یعنی ایک ہی چادر ہے آدھی کمر مین لپٹی رہتی ہے اور آدھی دوش مبارک پر ہوتی ہے پلنگ یا تخت پر کبھی پائون تک نہین رکھتے ہین سونا اور بیٹھنا تو دور ہے خدا پر ایسا تکیہ کیا ہے کہ تکیہ کے نام سے سرہانے بالش بھی نہین ہوتی تخمیناً پچپن برس کی عمر تک آپ نے ترک حیوانات کیا اور سوائے ریل یا جہاز کسی سواری پر سوار نہ ہوے مگر چونکہ اس سن مین بسبب ریاضت شاقہ کے کہ کبھی کبھی آٹھ آٹھ روز پر کھانا تناول فرماتے تھے اور روزانہ ختم قرآن کرتے تھے بہت کمزور ہوگئے تھے ایک مرتبہ آپ بیمار ہوے اور سخت بیمار ہوے اطبانے تجویز کیا کہ بدون استعمال شوربہ کے قوت نہین آسکتی ہے تب آپ کے خادمون نے جنمین کا ایک ایک عاشقون کا حکم رکھتا ہے بڑی مشکلون سے شوربہ پینے پر راضی کیا اور تب سے پالکی پر بھی سوار ہونے لگے مگر مچھلی سے ہنوز بغایت پرہیز ہے آپ مدظلہ نے تمام عمر تجرید و تفرید مین بسر کی ہے کبھی نکاح نہین کیا جب پہلے سفر عرب سے واپس آئے اپنے مولد پہونچے تو قرابتمندون نے نکاح کرنے کو بہت کچھ کہا اور زور دیا مگر آپ نے آخری جواب دیا کہ "مین نے اللہ کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اب اور کے ساتھ کیونکر نکاح کرون" تسلیم و رضا توکل تجرد کیفیت عشقیہ آپ کے افعال و اقوال سے صاف صاف نمایان ہے مریدین کے لیے بھی یہی تعلیم ہے ع ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است * آپ ایک خاص رنگ مین ہین مرید آپ کے دونون قسمون کے لوگ ہین اہل دنیا اور دوسرے جنکو تہ بند عنایت ہوا وہ لوگ تارک الدنیا ہین جن لوگونکو یہ تہ بند ملا ہے اُنکا کیا کہنا سُبحان اللہ وہ ایک دوسری چیز نظر آتے ہین اور جو کچھ اُن مین پایا جاتا ہے وہ اُس آفتاب عالم کا پرتو ہے تسلیم رضا کی حالت یہ ہے کہ فقیرونکو آدمی سے تو کیا خدا سے بھی کچھ مانگنا منع ہے ایک فقیر نے آپ کی غیبت مین جہاز پر طوفان سے بچنے کے لیے سفر حج مین دعا کی تھی جب حج سے لوٹ آئے تو اُنکا تہ بند چھین لیا گیا ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اُن فقیر صاحب کی آخری عمر مین اُنکی تقصیر معاف ہوئی اور دوبارہ تہ بند دیا گیا خلایق کو یہ کثرت اور یہ گرویدگی آپ کے ساتھ ہے کہ لوگ سجدہ کرنے مین بھی

تامل نہین کرتے اگلے بزرگونکے تذکرون مین جو مذکور ہی کہ خلقت بعیت کے شوق مین ایک پر ایک گرتی تھی ایسی ہی حالت آپکی بھی ہی اور یہ بھی مجھے دکھائی دیتا ہی کہ تھوڑی تعلیم آپ کے مریدونکو کافی ہوتی ہی ترک دنیا و مافیہا کا سبق ظاہر انفس کشی کے لیے زیادہ تر موثر ہی کوئی فقیر آپ کا نہ جوتا پہنتا ہی اور نہ پلنگ یا تخت پر پانؤن رکھتا ہی نہ کسی سواری پر سوائے ریل یا جہاز کے سوار ہو سکتا ہی جہان جائے اور جب چلے برہنہ پا اور پیادہ اور اُسپر طرہ یہ اکثر فقرا سیاحت کرنے کو مامور ہوتے ہین اور یہ بھی حکم ہوتا ہی کہ کسی سے کچھ نہ مانگو کھانے کو اگر ملگیا تو کھاؤ نہین تو بھوکے رہو اپنی بھی وہی حالت ہی ہر طرف سے آزاد یکسو ہوکر خدا کی یاد خداوند کریم اس ذات قدسی صفات کو یاوری بخت طالبان سے دیر گاہ سلامت رکھے۔

غرض مؤلف یہانتک ذکر اُن احیاے وقت کا ہی جنکو خلایق نے ولی عہد و شیخ وقت مانا ہی اب مین ذکر ایک ایسے بزرگ کا کرتا ہون کہ نہ وہ اپنے تئین ولی جانتے نہ لوگ اُنسے اعتقاد شیخی رکھتے ہین مگر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اُن مین ایسے صفات حمیدہ اور برگزیدہ عطا فرمائے ہین کہ ولی کیا اگر قطب وقت کہے جاوین تو کچھ مبالغہ نہ ہو مین اُنکے خصائل حمیدہ کا ذکر کردیتا ہون چشم انصاف سے اگر ناظرین دیکھینگے تو خواہ نخواہ اُنکی بزرگی کا اقرار کرنا ہی پڑے گا نام نامی اُنکا مولوی سید سخاوت حسین ساکن موضع کاکو ضلع گیا خلف الرشید جناب سید مصاحب علی صاحب کے ہین شباب کے زمانہ مین یہ حضرت مدرس سکول اس قصبہ منیر کے مقرر ہوکر آئے اُسوقت عمر اُنکی بیس برس کی بھی غالباً نہ ہوگی مگر ایسے جوان صالح کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ اپنی خدمت متعلقہ کے انجام مین جو کچھ وہ سرگرمی اور شغف حاجت سے زیادہ لڑکون کی تعلیم مین غیر وقت اسکول کے جو کچھ عرقریزی اور محنت کرتے رہے کہ وہ ہرگز اُنکا منصبی نہ تھا جسقدر وہ کرتے رہے اور کرتے ہین مگر اُنکی نسبت یہ کہا جاسکے گا کہ اپنی ترقی یا نیکنامی کی غرض سے یہ محنت شاقہ اختیار کی ہی لیکن اس جگہ لوگ کیا کہہ سکتے ہین کہ اُن بزرگ کا اسی ابتداے زمانہ سے یہ حال تمامی اشخاص اس قصبہ کے ساتھ یہ ہوا اور آجتک اپنے حال پر ہی کہ جو شخص سفر مین ہی اُسکے گھر کے خطوط گھر گھر جاکر لکھنا اور جواب جو آئے اُسکو پڑھنا جو کچھ حاجت بیماری یا کسی دوسری ضرورت مین اُنکو پیش آئے مثل اپنے فرزندون کے اُنکی خبرگیری کرنی طبیب کے یہان جانا دوا لاکر دینی الغرض اپنے کام کے طور پر سب کے کام کرتے رہنا جسنے جسنے خواہش کی اُنکی لڑکیونکو بے اُجرت شام سے آکر پڑھانا پانی برسے یا پتھر پڑے مگر اُنکو غرب سے شرق تک بستی کی لڑکیون کا پڑھانا جسکے یہان کوئی تقریب شادی وغمی یا کسی قسم کی ہو اُسکے کام مین باوجود ضعیف الجسم ہونے کے اس قدر کام ہر قسم کے کرتے کہ قوی اور مضبوط آدمی اُس سے عاجز ہے اور اس قدر کام اُنکی اُسی طاقت پر اُن کے انجام ہوتا صرف اُنکی جوش شفقت علے الخلق کا باعث ہی جسکو بزرگون نے حصہ اعظم فقر کا لکھا ہی منکسر اور فروتن ایسے کہ باوجودیکہ اُنکا

احسان ساری بستی والون پر ہی کیا امیر کیا غریب کیا شریف کیا رذیل مگر سب سے ایسے جھک کے ملتے ہین جیسے اُسکے نہایت گران بار احسان ہین اور کسی سے اِن کاموں کا کبھی مزد نہین لیا نہ اُسکے خواہان ہین اور یہ سب سلوک جو لوگون کے ساتھ کرتے ہین کبھی اُسکا تمنن اُنکی زبان یا اشارہ یا کنایہ یا حرکات یا سکنات سے ظاہر نہین ہوا الغرض میرے نزدیک تو ولی وقت ہین چاہے کوئی کچھ کہے

ضمیمۂ اول ذکر شاہان متفرقات جو مقامات مختلف پر ہندوستان مین بادشاہ تھے سلاطین بھمنیہ جو ملک دکھن مین بادشاہ تھے اور پایۂ تخت اُنکا کلبرگہ تھا

علاؤالدین حسن بہمنی گنگوہی	۷۴۸	۱۳۴۶	۷۵۹	۱۳۵۷

ایک مرد غریب تھا دہلی مین کانگوے نام ایک برہمن منجم کا نوکر تھا اُسنے اُسکو بدریافت طالع یہ جانا تھا کہ یہ شخص ایک روز بادشاہ ہوگا اس سے کہا کہ اگر تم بادشاہ ہو تو میرا نام اپنے نام کے ساتھ رکھنا اُسنے یہ بات بے اثر سمجھکر کچھ اعتبار اُسکی طرف نہ کیا اور یہ بھی منقول ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ نے اُسکو دعادی تھی الغرض شدہ شدہ یہ شہزادۂ محمد تغلق کی خدمت مین اُسی برہمن کے ذریعہ سے پہونچا اور درجۂ امارت پایا اور تغلق خان حاکم دکھن کے ساتھ دکھن گیا تغلق وہان مارا گیا اور بتاریخ ۲۴ ربیع الثانی ۷۴۸ھ ہجری روز جمعہ وہان تخت نشین ہوکر بادشاہ بنا دہلی مین تزلزل تھا کسی نے خبر نہ لی بسر خود بادشاہ رہا اور شہر کلبرگہ کو حسن آباد نام رکھکر اپنا پایۂ تخت بنایا اور حسب فہمایش اپنے پہلے آقا کے اپنا نام کانگوہی حسن بہمنی قرار دیا اور اسی نام سے مشہور رہا اور اُسکا خاندان بہمنی کہلایا گیارہ برس سلطنت کرکے بتاریخ غرہ ربیع الاول وفات کی اسوقت عمر اُسکی شصت وہفت سال کی تھی اور اطراف فتح کردہ اُسکا سیت باندھ رامیشر تک تھا اور محمد اپنے بیٹے کو ولیعہد کیا تھا اور وقت وفات کے اُسنے ملک کو بیٹے اور بھتیجے پر تقسیم کیا تھا۔

محمد شاہ بہمنی ولد حسن شاہ۔	۷۵۹	۱۳۵۷	۷۷۶	۱۳۷۴

یہ بادشاہ بہت بڑا عالی ہمت اور مجاہد تھا لاکھون کافر نکو مارا اور بحساب نقد و جنس و جواہر غنیمت پایا سال اول مین جلوس کے اُسکی مان نے ارادہ حج کا کیا اُسنے حکم دیا کہ جسقدر خزانہ موجود ہی سب مان کے ساتھ کردیا جائے وزرا نے عرض کی کہ ابھی آپ بادشاہ ہوے ہین دشمنان درکمین ہین ابھی استقلال سلطنت کو نہین ہوا ہی اگر خزانہ خالی ہوجائیگا تو دشمنان خبر پاکر یورش کرینگے اور لڑائی بے زر کے ناممکن ہی اُسنے سنکر دیر تک تامل کیا اور کہا کہ جو کچھ تم لوگ کہتے ہو بہت درست ہی مگر یہ میرا پہلا حکم ہی اُسکو ہم نہین بدلینگے میرے باپ کو غربت مین

خدا نے سلطنت دی میری سلطنت کو بے خزانہ کے محفوظ رکھے گا وزرا چپ رہے سب تمام و کمال خزانہ مع ایک تخت مرصع کے جسپر اُسکا باپ بیٹھتا تھا ماں کے حوالہ کیا ماں اُسکی حج کو گئی اور وہ سب خزانہ مکہ مین باموز خیر صرف کر کے خالی ہاتھ وہان سے پھر آئی اور اُسکے ساتھ بہت لوگ مرد و عورت دکھن کے حج کو گئے تھے مگر تھوڑی ہی دیر مین نیک نیتی سے بادشاہ کی اُس سے دو چند خزانہ جمع ہو گیا اور برابر کفار سے جہاد کر کے منون جواہرات و کرورون کے اسباب حاصل کرتا رہا اور بہت سے بتخانہ اِس بادشاہ نے توڑے اور اوایل ذیقعد مین وفات کی۔

سلطان محامد شاہ	۷۷۶	۱۳۷۴	۷۷۹	۱۳۷۷

بعد اپنے باپ کے بادشاہ ہوا راجہ بیجانگر نے جسکو سلطان محمد شاہ کے ہاتھ سے بہت ذلت ہوئی تھی مخالفت اختیار کی یہ بادشاہ لشکر جرار کے ساتھ واسطے گوشمالی اُسکے روانہ ہوا راہ مین ایک میدان اور ایک جنگل تھا وہان ایک بہت بڑا زبردست شیر آنکلا اور کسی کو جرأت اُسکے مارنے کی نہ ہوئی تھی اُسکے سبب سے گویا راستہ بند تھا بادشاہ نے خود بہ نفس نفیس اُس شیر کو نیزہ سے مارا اس شیر کے مارنے سے سخت ہیبت بادشاہ کی کفار کے دل مین پڑی اور بھاگ کر محصور ہوے بادشاہ وہان پہونچے اور قلعہ کو محاصرہ کر لیا اور ایک عرصہ تک تفنگ و توپ بازی ہوا کی ایک روز بڑے جوان کفار جو فن سپہگری و سواری مین اپنے گروہ کے ممتاز تھے قلعہ سے باہر آئے اور مبارز طلبی کی خود بادشاہ سامنے آیا اور ہر ایک کو باری باری کر کے مار لیا اور نزد ایک قلعہ کے پہاڑ پر ایک بہت بڑا مندر تھا وہان جا کر کفار کو تہ تیغ کیا اور بہت سے جواہر و نفائس وہان سے لایا بالآخر راجہ نے مجبور ہو کر صلح کی اور لاکھون نقد و بہت جواہر قیمتی اور ہاتھی گھوڑے نذر دیے اور خراج قبول کیا بادشاہ مظفر وہان سے پھر کر بمقام ڈھکل آیا اور مشغول شکار ہوا داؤد خان کو کچھ رنجش بادشاہ سے تھی اُسنے فرصت پا کر سوتے مین اُسکو شہید کیا تیئس برس کی عمر تھی اور تین سال سلطنت کی تھی

داؤد خان ولد حسن شاہ	۷۷۹	۱۳۷۷	۷۷۹	۱۳۷۷

بعد شہادت محامد خان برادر زادہ کے داؤد خان نعش اُس بادشاہ شہید کی احسن آباد گلبرگہ روانہ کر کے تخت بھمنی پر بیٹھا اور متواتر کوچ کرتا ہوا داخل احسن آباد ہوا محامد خان کی بہن کو بھائی کے مارے جانے کا بڑا صدمہ تھا اُسنے ایک غلام سے جو ہم کشتی محامد شاہ تھا خلوت مین بلا کر تحریص قتل کی کی باگھ منتظر وقت تھا داؤد خان جمعہ کی نماز کو گیا اُسی ہجوم مین باگھ بھی بادشاہ کے پیچھے پہونچا جب داؤد خان سجدہ مین گیا باگھ غلام نے اُسکو بیک ضرب شمشیر دو پارہ کیا خان محمد چچیرے بھائی نے داؤد خان کے اُسکو بھی مار ڈالا ایک مہینہ پانچ روز اُسنے سلطنت کی۔

سلطان محمود بن حسن بہمنی	۷۷۹	۱۳۷۷	۷۹۹	۱۳۹۶

بعد کشتہ ہونے داؤد خان کے خان محمد نے چاہا کہ محمد سنجر پسر داؤد خان کو کہ دوازدہ سالہ تھا محل سے لاکر تخت پر بٹھاوے
روح پرور آختہ نے جو منتظم محل تھا محمد سنجر کی آنکھ مین سلائی کھینچ دی کہ وہ اندھا ہو گیا اور سیف الدین غوری کو کہ وزیر
قدیم تھا کہلا بھیجا کہ سلطان محمود پسر حسن بہمنی کو تخت پر بٹھاوے چنانچہ سلطان محمود تخت پر بٹھائے گئے یہ بادشاہ
نہایت علم دوست اور بڑا پرہیزگار تھا تمام روے زمین کے علما و فضلا اُسکے دربار مین جمع رہتے تھے عربی و فارسی
و ترکی مین مہارت تام رکھتا تھا شمس الدین حافظ شیراز کے بلانے کو بہت نقد و جنس بھیجا اور وہ روانہ بھی ہوے جہاز
پر جب سوار ہوے تو موج دریا دیکھ کر پھر اُتر پڑے اور شیراز چلے گئے اور ایک غزل لکھکر بادشاہ کو بھیج دی
مطلع یہ ہے

دمے با غم بسر بردن جہان یکسر نمی ارزد	بمی بفروش دلق ما کزین بہتر نمی ارزد

بادشاہ اس غزل کو پڑھ کر بہت ہنسا اور مضاعف اُس سے پھر بھیجدیا تپ محرقہ مین گرفتار ہو کر وفات پائی
دوسرے روز سیف الدین غوری وزیر نے بھی کہ عمر اُسکی ایکسو سات برس کی تھی وفات کی ایک ہی جا وزیر بادشاہ وزیر
دفن ہوے اُنیس برس اسنے سلطنت کی

غیاث الدین بن سلطان محمود	۷۹۹	۱۳۹۶	۷۹۹	۱۳۹۶

بعد باپ کے تخت پر بیٹھا اور محمد خان غوری سیف الدین خان وزیر مرحوم کا پوتا وزیر ہوا یہ بادشاہ اتفاق سے
ایک غلام ترک کی بیٹی پر عاشق ہوا اور پیغام نکاح کا دیا وہ غلام نمکحرام بوعدہ نکاح بادشاہ کو اپنے گھر لے گیا اور
شراب پلا کر مست کیا اور اُمرا بھی بیخبر ہوے اُسی بیخودی مین بادشاہ کی دونون آنکھین نکال لین اور چوبیس اُمرا کو
قتل کر ڈالا مدت سلطنت یکماہ و چند روز۔

شمس الدین بہمنی	۷۹۹	۱۳۹۶	۸۰۰	۱۳۹۷

جب اُس غلام نمک حرام نے غیاث الدین کی وہ حالت کی شمس الدین ولد سلطان محمود کو جو سترہ سے تھا تخت پر
بٹھایا اور اُسکی مان سے موافقت کی گویا کلیہ زرال دنیا اُسکے ہاتھ آئی اُمراے بہمنی کو اس واقعہ سے نہایت تعجب ہوا تاگریہ
اُسکے ساتھ موافقت کی وہ فکر مین قتل فیروز خان و احمد خان پسران داؤد خان کے ہوا اُن لوگونکو جب خبر اُسکی ملی احسن آباد
سے طرف ساغر کے گئے اس نمکحرام نے لشکر اُنکے پیچھے بھیجے وہ لوگ سخت لڑائی لڑے بالآخر مجبور ہو کر حصار ساغر مین

متحصن ہوے اُمراے بہمنی نے شفاعت کی اور دونون شہزادونکو احسن آباد مین لے آیا فیروزخان نے ایکروز دربار مین موقع پاکے اُن نمک حرامونکو مار ڈالا اور شمس الدین کو قید کرلیا اُسکی سلطنت پانچ مہینہ پانچروز رہی اور شمس الدین اُسی قید مین ۱۳۹۶ عیسوی مین مرگیا

فیروزشاہ ولد داوٗدخان	۸۰۰	۱۳۹۷	۸۲۵	۱۴۲۱

بماہ صفر بعد قید شمس الدین و قتل لالچین غلام نمکحرام تخت پر بیٹھا تھوڑے دنون بعد دیو راوٗ ولد کشن راوٗ ۸۰۱ھ مین چالیس ہزار سوار اور نولاکھ پیادہ لیکر طرف مدھکل کے آیا بادشاہ نے اُسکی خبر پاکر کوچ کیا اور دونون طرف سے لشکر کنارہ دریاے کشنا کے پہونچے برسات کے دن تھے دریا مین جوش شدید تھا دونون کنارون پر دونون لشکرون نے قیام کیا انتظار کمی طغیانی کا کرتے تھے ایک روز بادشاہ نے شب کو اُمرا سے تدبیر جنگ مین مشورہ کیا ہر ایک نے اپنے خیال اور فہم کے موافق جواب دیا قاضی سراج الدین نے عرض کی کہ اگر بادشاہ تخلیہ کرے تو مین کچھ کہون چنانچہ تخلیہ ہوا قاضی سراج الدین نے عرض کی کہ مین نے یہ سوچا ہی کہ مین ساتھ تنے چند بصورت قلندران کسیطور سے دریا کے پار اُتر جاوٗن اور وہان جس حیلہ سے ممکن ہو راجہ یا راجہ زادہ کو قتل کردن اور بادشاہ چند ہزار سپہ چیری تیار کرادے اور منتظر وقت رہے جب لشکر دشمن مین شور و شغب ہو بوسیلہ اُسکے دریا سے عبور کرکے پہونچے بادشاہ نے پسند کیا اور رخصت کیا وہ سات آدمی اپنے عزیزون سے ساتھ لیکر بلباس درویشان خارترک کے دریا پار اُترے اور ایک کسبی کا اپنے تئین عاشق بنایا اور بہت زر و جواہر اُسکو دیا اور نہایت موافقت ان دونون مین ہوئی کہ ایک ساعت بے دیدار اُسکے انکو صبر نہ ہوتا اور تصنع کی عاشقی بہت دکھاتے ایک روز وہ راجہ کے دربار مین چلی وہان ایک بڑا جلسہ تھا یہ رونے لگے کہ بعد تمھارے ہم کیونکر زندہ رہینگے اُسنے کہا کہ ہم راے زادہ کے نوکر ہین وہان سے طلبی ہی نہ جانا ممکن نہین ہی قاضی نے کہا کہ مجھے بھی ساتھ لیتی چلو اُسنے کہا کہ تم وہان کیونکر جاسکتے ہو وہان سواے گانے بجانے والے کے دوسرے کا گذر نہین قاضی نے کہا کہ مین اس فن گانے ناچنے کو خوب جانتا ہون اُسنے اپنی سارنگی اُنکو دی کہ بھلا بجاوٗ اُنھون نے خوب بجایا اور گایا اور بہت تمسخر کیا وہ اُنکو ساتھ لے گئی وہ اور چھ آدمی ساتھی بھی ساتھ ہوے جب دربار مین پہونچے تو وہان لتنے مغنی و رقاص جمع تھے کہ ہر ایک نوبت کی آرزو کرتا تھا الغرض نوبت اس کسبی کی آئی اُسنے عرض کی کہ میرے ساتھ ایک عجیب چیز ہی راے زادہ نے حکم دیا کہ جو کچھ لائی ہی لا الغرض قاضی صاحب بجانے و ناچنے لگے ایسا گائے ناچے اور اتنا تمسخر کیا کہ اہل محفل بیخود ہوگئے اس رقص مین قاضی صاحب نے سب روشنیان بجھادین اور دوپٹہ کے نیچے سے خنجر نکالکر پہلے راے زادہ کو ہلاک کیا اور ہمراہیون نے اُنکے اور اُمرا کو مارا اور ان سب کو مارکر یہ محفل سے سب لوگ باہر نکل آئے اور تبدیل لباس کرکے

کنارہ ہو بیٹھے غل ہوا لوگ آئے اور شبہہ پر باخود ہا والیان کشتگان مین تلوار چلی سخت کشت وخون ہوا ایک ہنگامہ دریا
پار برپا ہوا بادشاہ تو منتظر وقت بیٹھے ہی تھے فوراً اسی تدبیر سے پار اُترے اور تمامی لشکر راجہ کو زیر وزبر کردیا اور مال
بیقیاس پایا راجہ کو جب خبر قتل پسر وبربادی لشکر معلوم ہوئی وہ دو کوس پرلشکر پسر سے اُترا ہوا تھا سر پٹیتا ہوا بیجاپور
چلا گیا بادشاہ نے بیجاپور تک تعاقب کیا اور مظفر ومنصور پھر آئے ایکدوسرا واقعہ عجیب عہد سلطنت اس بادشاہ کا یہ ہے
کہ مدھکل مین ایک سونار کی لڑکی نہایت خوبصورت تھی بیجاپور کا ایک برہمن راجہ کا گرو تھا مدھکل مین آیا اُس لڑکی کو
دیکھا اور عاشق ہوگیا اور راجہ سے جاکر اُسکی کیفیت کہی راجہ نے اُسکو بہت کچھ زر ونعمت دیکر بھیجا کہ اُس زرگر کو راضی کرکے
لڑکی کو لے آ۔ وہ برہمن زر بیقیاس لیکر آیا اور اُس سونار کو راضی کیا اُسنے اپنی بیٹی سے جاکر اِس واقعہ کو کہا اور راجہ پاس
بھیجنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی اُس لڑکی نے شور وغل کیا کہ مین بادشاہ کی بی بی ہونے کے لائق ہون تو مجھے کافر
کو دیا چاہتا ہے مین اپنی جان دیدونگی وہ برہمن مایوس پھر گیا اور یہ خبر بادشاہ کو پہونچی اُس لڑکی کو منگا کر اپنے بیٹے
سے اُسکا نکاح کردیا اور بہت کچھ انعام اُس سونار کو دیا اور مدھکل بھی اُسکو بخش دیا راجہ پاس جب وہ برہمن پہونچا
اور اُسنے کیفیت انکار دختر زرگر اور بیان اُسکا ظاہر کیا راجہ چڑھ آیا اور مدھکل کو لوٹ لیا تاراج کرکے پھر گیا یہ خبر جب
بادشاہ نے سُنی تو بیجاپور پر چڑھ گیا اور راجہ سے سخت لڑائی ہوئی راجہ کو ہزیمت ہوئی راجہ نے بہت کچھ پیشکش کرکے صلح
ومعافی چاہی بادشاہ نے کہا کہ صلح بغیر اِسکے نہین ہوگی کہ راجہ اپنی بیٹی بادشاہ کو دے پہلے تو انکار کیا پھر مجبور ہوکر قبول
کیا اور اپنی لڑکی کو ساتھ جہیز وافر کے رخصت کیا بادشاہ راجہ کی بیٹی کو لے آیا پھر بعد ازین اُس سے لڑائیان ہوئین اور
یہ بادشاہ بہت زبان جانتا تھا اور ہر زبان کی عورتین اِسکے تحت مین تھین جسکے پاس رہتا اُسی کی زبان مین اُس سے
بات کرتا حضرت سید محمد گیسودراز قدس سرہ اسی بادشاہ کے وقت مین ہندوستان سے گلبرگہ تشریف لے گئے برادر سلطان
نہایت معتقد ہوا اور مرید ہوا اور خانقاہ بنوادی اور جاگیر متعلق خانقاہ کے مقرر کیا اور یہ بادشاہ پنجم شوال کو بیماری سے مرا

احمد شاہ بن داؤد شاہ عرف احمد شاہ ولی		۸۲۵	۱۴۲۱	۸۳۸	۱۴۳۴

بعد فیروز شاہ کے تخت نشین ہوا اور شہر بیدر پایہ تخت قرار دیکر ایک شہر آباد کیا اُسکا نام احمد آباد رکھا اور حضرت بندہ نواز
گیسودراز سے زیادہ معتقد ہوا اور بجاآوری خدمت مین مصروف ہوا دوسرے برس راجہ بیجانگر سے لڑائی ہوئی بادشاہ
نے فتح پائی اور بہت غنیمت ملی احمد آباد مین بہت عمارت یادگار بنائی سلطان احمد ولی مشہور ہوا اور جب حضرت بندہ نواز
گیسودراز قدس سرہ نے ۸۲۵ھ مین بمقام احسن آباد گلبرگہ وفات فرمائی بادشاہ کو بہت غم ہوا اور صحن خانقاہ مین دفن
کرکے روضہ عالی ترتیب دیا اور کئی ہزار من کھانا روزانہ فقرا کے لیے مقرر کیا بعد وفات آپ کے حضرت نعمت اللہ ولی کو طلب کیا
وہ نہ آئے جب بہت اصرار کیا تو اپنے صاحبزادہ اور پوتے کو بھیجا وہ لوگ یہان پہونچے بادشاہ نے اپنی بیٹی نکاح مین شاہ

حبیب اللہ پسر شاہ نعمت اللہ ولی کے دیا اور اپنی پوتی کو نکاح مین حضرت محب اللہ پوتے آنحضرت کو دیا اور جاگیرین مقرر کین اب تک اولاد انکی وہان دکھن مین معزز و محترم ہین اور بادشاہ نے وہین وفات پائی اور سواد احمد آباد بیدر مین مدفون ہوا قبر اُسکی زیارت گاہ انام ہے

سلطان علاؤالدین بہمنی بن احمد شاہ	۸۳۸	۱۴۳۴	۸۶۲	۱۴۵۷

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا حصار سنگر مین افواج بھیجی ہزیمت پائی دوسری بار پھر لشکر بھیجا راجہ وہانکا مغلوب ہوا اور بہت نقد کے ساتھ اپنی بیٹی کو بادشاہ کے حضور مین بھیجا اور تابعداری اختیار کی اور ہر سالہ خراج قبول کیا اور سنہ ۸۴۴ھ مین راجہ بیجانگر نے لشکر کشی کی وہ منقاد ہوا سنہ ۸۵۹ھ مین سلطان محمود نے طرف برار کے لشکر کشی کی اور حصار ماہور کو محاصرہ کیا اُسپر بھی علاؤالدین نے فتح پائی اکیسوین جمادی الاول کو سفر عقبیٰ اختیار کیا

ہمایون شاہ ظالم	۸۶۲	۱۴۵۷	۸۶۵	۱۴۶۰

بعد اپنے باپ علاؤالدین کے تخت پر بیٹھا اور ظلم اپنا پیشہ کیا انواع ظلم لوگون کے ساتھ کرتا سیف خان اپنے باپ کے وزیر کو ہاتھی کے پیر مین ڈالا حسن خان اپنے بھائی اور حبیب اللہ شاہ نبیرہ شاہ نعمت اللہ ولی کو قید کیا اور اُنکے بہی خواہان آٹھ سو آدمی کو قید مین ڈالا اور انواع اقسام سے ظلم کرتا سنہ ۸۶۴ھ مین اس بادشاہ نے راجہ تلنگ پر چڑھائی کی تھی غیبت مین اُسکے لوگون نے شورش کر کے حسن خان و حبیب اللہ شاہ اور دیگر سادات وغیرہ کو قریب سات ہزار آدمی کے قید سے چھڑایا اور حسن خان کو تخت پر بٹھایا جب ہمایون کو یہ خبر ملی فوراً پلٹا اور احمد آباد پہونچکر نہایت ظلم سے نگہبانان زندان قتل کیا اور حسن خان کو شیر کے آگے ڈال دیا اور جو اُسکے ہاتھ آتا تھا اُسے ہاتھی کے پیر مین ڈالتا تھا الغرض ظلم اُسکا حجاج بن یوسف اور بخت نصر سے بھی زیادہ تھا جب ظلم اُسکا حد سے گذرا لوگ خواہان ہلاک اُسکے ہوے ایک رات مست سویا تھا کہ ایک لونڈی نے لکڑی سے اُسکا سر توڑ ڈالا کہ وہ ہلاک ہو گیا

نظام الدین ہمایون شاہ بہمنی	۸۶۵	۱۴۶۰	۸۶۷	۱۴۶۲

بعد وفات اپنے باپ ہمایون کے آٹھ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اُسکی مان نے انتظام سلطنت اپنے ہاتھ مین رکھا چند لڑائیان پیش آئین اُمرائے بہمنی نے اُسکو سر کیا تیرھوین ذیقعدہ کو روز نکاح بادشاہ تھا پیشتر سے محفل آراستہ تھی اور دعوتین ہو رہی تھین بروز نکاح یعنی تیرھوین ذیقعدہ سنہ ۸۶۷ھ بے سبب ظاہر کے مرغ روح نے نظام شاہ کے پرواز کیا مجلس شادی مجلس غم ہوئی

سلطان شمس الدین محمد شاہ بن ہمایون شاہ	۸۶۷	۱۴۶۲	۸۸۷	۱۴۸۲ ۱۴۸۵

بعد نظام شاہ اپنے بھائی کے تخت نشین بعمر ۹ سالگی ہوا مہمات سلطنت اسکی مان کے ہاتھ مین رہا اپنی مان کے

مشورہ سے وزیر کو قتل کیا اور ملک التجار ترک کو خطاب خواجہ جہان کا دیا اور نظام الملک کو واسطے تسخیر حصار کھرلہ کے متعین کیا اُسنے قلعہ کو فتح کیا سلطان محمود مالوی نے مصالحہ کیا بادشاہ نے حصار کھرلا اُسکی اولاد کو چھوڑ دیا بعد اسکے طرف ولایت سنگر کوئی لشکر بھیجے ایک برس مین راے سنگر نے عاجز ہو کر قلعہ حوالہ کر دیا اور خراج سالانہ قبول کیا بادشاہ نے خواجہ جہان کو بہت سرفراز کیا اور اُسکے گھر گئے خواجہ جہان نے سات سو کشتیان سونے کی باسرپوش مرصع و پچاس زنجیر ہاتھی جھول زربفت و مخمل طلادوزا در دو سو گھوڑے اور کتنے خوان جواہر قیمتی و نقود وافر پیشکش بادشاہ کے کیا اور سب اُمراے ہمراہی کے ساتھ تکلفات بے نہایت کیے اور آٹھ روز مہمان رکھا اور بعد آنے بادشاہ کے جو کچھ خواجہ جہان کے پاس مال دنیاوی تھا سب راہ خدا مین لُٹا دیا سواے کتبخانہ کے جو وقف کر چکا تھا شمس الدین حقگو نے پوچھا کہ کیون تمنے ایسا کیا کہا کہ نوازشات سلطانی سے میرا نفس مغرور ہو گیا تھا اسلیئے مین نے اسباب دنیاوی کو لٹا کر لباس فقر پہنا ہے بعد اُسکے بادشاہ نے حصار پر اگڈہ پر لشکر بھیجا دہا نکا راجہ گرفتار ہوا قلعہ بلکھنڈ کو بھر فتح کیا اور اڑیسہ بھی تصرف مین لایا بعد اُسکے اتفاق وقت سے ایک جھوٹے بہتان پر خواجہ جہان کو قتل کیا بعد تحقیق کے بہتان غلط ٹھہرا بہت افسوس کیا اور بیمار ہو کر سفر عقبیٰ اختیار کیا۔

محمود شاہ بن محمد شاہ بہمنی	۸۹۰	۱۴۸۵	۹۲۴ ۹۲۷	۱۵۱۸ ۱۵۲۰

بارہ برس کی عمر مین بجاے پدر بادشاہ ہوا مگر اُسکے وقت مین ایسی بدنظمی ہوئی کہ ہر صوبہ کے عاملون نے علم خود سری بلند کیا اور ممالک خود سر بن بیٹھے اور یہ بادشاہ ہاتھ مین قاسم برید کے آیا گویا اُسکے قید مین رہا اور ۹۲۷ھ مین وفات کی

احمد شاہ بن محمود شاہ بہمنی	۹۲۷	۱۵۲۰	۹۲۹	۱۵۲۲

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا مگر سلطنت بالکل ہاتھ مین امیر برید کے رہی صرف روزینہ پاتے تھے جب خرچ کی تنگی ہوتی تو جواہرات بیچکر کھاتے بالآخر امیر برید نے زہر دیکر مار ڈالا

علاؤالدین بن احمد شاہ بہمنی	۹۲۹	۱۵۲۲	۹۲۹	۱۵۲۲

بعد باپ کے تخت پر بٹھایا گیا مگر نہایت عاقل و تیز ہوش تھا اُسنے یہ تدبیر کی کہ امیر برید کو قتل کرنا چاہیے تقدیر مخالف تھی امیر برید پر کسیطور سے ظاہر ہوا ہوا خواہان شاہی کی گردن ماری اور بادشاہ کو زہر دیا بعد اُسکے سلطان ولی اللہ تخت نشین ہوا بعد چند روز کے اسکو بھی امیر برید نے زہر دیا ۹۳۱ھ مین بعد اسکے سلطان کلیم اللہ برادر ولی اللہ تخت نشین ہوا مگر سلطنت بدست امیر برید رہی یہ بادشاہ تیز ہوش تھا بھاگ کر مدد خواہی جابجا کی

کوئی پشت پناہ نہ ہوا احمد نگر مین در سنہ ۹۳۴ھ یا سنہ ۹۳۶ھ وفات کی سلسلہ بہمنیون کا تمام ہوا سنہ ۹۳۶ھ ہجری مین۔

ذکر سلاطین عادل شاہیہ جنکا پایہ تخت بیجاپور تھا

یوسف شاہ عادل شاہی	۸۹۷	۱۴۹۱	۹۱۴ ۹۱۶	۱۵۰۸ ۱۵۱۰ ۱۵۱۸

یکے از غلامان محمود شاہ بہمنی تھا اور بیجاپور پر ساتھ غلامان ترک ہمتاش اپنے متعین تھا بزمانہ سلطنت بہمنیان عہد محمود شاہ سے اسیر اور پانچ مقامات پر کہ غلامان بہمن متعین تھے سب نے خودسری اختیار کر کے سکہ و خطبہ اپنے نام پر جاری کر دیا کہ ذکر اُنکا آگے آویگا پہلا اُن مین سے یوسف عادل شاہ ہے وہ بیجاپور کو پایہ تخت قرار دیکر مخالفین سے اکثر لڑا اور فتح پائی اور ستائیس برس سلطنت کر کے بمرض سوء القنیہ سنہ ۹۱۴ھ یا سنہ ۹۱۶ھ مین وفات پائی مذہب اثنا عشری اپنے علاقہ مین جاری کیا

اسمٰعیل عادل شاہ	۹۱۴ ۹۱۶	۱۵۰۸ ۱۵۱۰	۹۴۱	۱۵۳۴

جب یوسف عادل شاہ مرا تو یہ دس بارہ برس کا تھا اور یوسف عادل شاہ نے کمال خان کو وصیت کی کہ اطاعت اسمٰعیل کی کرنا اُسنے بعد وفات اُسکے باپ کے اُسے تخت پر بٹھایا اور مہمات سلطنت اپنے ہاتھ مین رکھا چند روز بعد اُسکے سر مین نشہ سلطنت آیا اور اپنی تخت نشینی کا قصد کیا نجومیون سے ساعت پوچھی منجمون نے کہا کہ دو ہفتہ ساعت اچھی نہین ہے آپ ایک گوشہ مین بیٹھیں جہان کوئی نہ ہو بعد دو ہفتہ کے فلان تاریخ تخت نشین ہون وہ جا کر اندر قلعہ کے بیٹھا اور یہ بات اشتہار پائی یوبخی آبائی مادر اسمٰعیل شاہ نے حکمت عملی سے کمال خان کو ہلاک کرایا کمال خان کی بی بی نے قاتل کمال خان کو اُسی جگہ مار لیا اسکی خبر کسی کو نہ تھی اور اُسکی بیوی نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ جا کر اسمٰعیل شاہ کو مار لے اُسنے قلعہ مین جہان اسمٰعیل شاہ تھا آکر شورش کی الغرض وہ بھی ایک پتھر کے ضرب سے جو عورتون نے کوٹھون سے گرایا تھا ہلاک ہوا اور اسمٰعیل شاہ بفراغ خاطر تخت نشین ہوا اور حبشی اور دکھنی کو جو سازش مین کمال خان کے تھے یکقلم نکال دیا مغل اور رومی سپاہ جمع کیے اور آپ ایسا صاحب قوت تھا کہ چار شاہان دکھنی نے کہ وہ بھی غلامان بہمنی تھے سنہ ۹۲ھ مین اسپر چڑھائی کی مگر مظفر و منصور رہا اور سب کو عاجز کیا آخر سب سے صلح ہوئی اور یہ ایسا بادشاہ جرار اور خوش نصیب تھا کہ بہتیرے مخالفون سے اسے نوبت لڑائی کی آئی ہمیشہ منصور رہا بالآخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۴۱ھ بمرض متضاد وفات کی

ابراہیم عادل شاہ	۹۴۱	۱۵۳۴	۹۶۵	۱۵۵۷

چونکہ اسمٰعیل عادل شاہ مذہب اثنا عشریہ رکھتا تھا اور ابراہیم شاہ اُسکے بڑے بیٹے کا مذہب سنت جماعت تھا

اسمعیل شاہ نے رنجیدہ ہوکر اُسے قید کیا تھا جب اسمعیل شاہ مرا تو بجاے اُسکے ملوخان بڑے بیٹے کو اُسکے تخت پر بٹھایا اُسنے تھوڑے دنون مین حرکات شنیعہ ایسے کیئے کہ حسب صلاح پونجی خاتون مادر اسمعیل نے اُسکو پکڑکر کھول کرایا اور ابراہیم کو مجلس سے لاکر بادشاہ بنایا یہ بادشاہ بھی نہایت ظالم و سفاک نکلا بہت خونریزی اُسنے کی یہانتک کہ جب بیمار پڑا تو بہت طبیب و عطارون کو قتل کیا آخر ۹۶۵ھ مین وفات کی

علی عادل شاہ	۹۶۵	۱۵۵۷	۹۸۸	۱۵۸۰

بعد باپ کے بادشاہ ہوا شاہان دکھن سے جو غلامان بہمنی تھے باخود ہا خلاف ہوا سب سے لڑا یہ بادشاہ بہت ہوشیار و بیدار تھا تمامی علاقہ کو اپنے فرمانبردار اور راضی کرلیا آخر صلح ہوئی اور باخود ہا واسطے تکمیل بنیاد صلح کے مصاہرت واقع ہوئی اور معاہدہ ہوا کہ سب لوگ ملکر کفار بیجاپور سے لڑین چنانچہ سخت لڑائی افواج راجہ بیجانگر سے ہوئی راجہ دستگیر ہوا اور قتل کیا گیا مگر اس بادشاہ کو شہوت جماع بہت تھی رات دن مثل بہائم کے اپنے محل مین رہتا قطب الملک حاکم گلکندہ سے دو خواجہ سرا مانگے تھے اُن مین سے ایک کو خلوت مین بلایا اُسنے اُسے خنجر سے ہلاک کرڈالا چونکہ کوئی بیٹا اُسکا نہ تھا اُسنے ۹۸۸ھ مین مجلس جمع کرکے اپنے برادرزادہ ابراہیم کو ولی عہد کردیا تھا

ابراہیم عادل شاہ ثانی	۹۸۸	۱۵۸۰	۱۰۲۱	۱۶۱۲

بعد اپنے چچا کے نو برس کی عمر مین تخت نشین ہوا چاند سلطان ایک عاقلہ عورت تھی اُسنے انتظام سلطنت اپنے ہاتھ مین رکھا بعد چندے دلاور شاہ حبشی کہ یکے از اُمراے عادل شاہی تھا اُسنے قابو پاکر چاند سلطان سے مہمات سلطنت اپنے ہاتھ مین کرلیا اور نہایت محیط ہوگیا جب بادشاہ جوان ہوا اسکے دفع کی کوشش کی الغرض کسی تدبیر سے وہ مغلوب ہوا اور فارغ ہوکر اُسنے اپنی سلطنت کا کام دیکھا اور بہت لڑائیان شاہان و امیران سے ہوا کین آخر تابع سلطنت دہلی ہوکر سالانہ ارسال کرتا رہا اور گویا سلسلہ عادل شاہیہ تمام ہوا اگرچہ نام کو اور تین شخص بادشاہ وہان کے کیے گئے مگر کچھ سلطنت مین رونق نہ رہی تھی سب تحت مین عالمگیر کے آگیا تھا

ذکر شاہان نظام شاہیہ جنکا پایہ تخت احمد نگر تھا

نظام شاہ بحری	۹۰۴	۱۴۹۸	۹۲۴	۱۵۱۸

یہ بھی یکے از غلامان بہمنی تھا محمود شاہ بہمنی کے ضعف سلطنت کے سبب سے بادشاہ بن بیٹھا محمود شاہ نے

تادیب کے لیے لشکر بھی بھیجے مگر اُسنے ہزیمت کھائی اور نظام شاہ بعد اسکے اور دس پندرہ حصار اطراف کے فتح کرکے بادشاہ بنا اور تیس برس تک سلطنت کرکے وفات پائی

برہان نظام شاہ جسکو اسمعیل نظام شاہ کہتے ہین	۹۲۴	۱۵۱۸	۹۶۱	۱۵۵۳

سات برس کی عمر مین اپنے باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اسکی مان نے انتظام سلطنت اپنے ہاتھ رکھا جب جوان ہوا تو مان کو قید کرکے ایک قلعہ مین بھیجدیا ایک شخص سید طاہر عراق سے آئے اسکی صحبت مین مذہب شیعہ اختیار کیا سنہ ۹۵ مین شاہ ایران نے اپنا ایلچی ساتھ تحفہاے معقول کے اُسکے پاس بھیجا اور سنہ ۹۶۱ مین بیمار ہوکر وفات پائی۔

حسین نظام شاہ	۹۶۱	۱۵۵۳	۹۷۴	۱۵۶۶

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور اکثر قطعات برار کو فتح کیا اور عادل شاہ سے پانچ چھ برس لڑکر پانچ بیتہ شولاپور کا قبضہ کرلیا اور جب سنہ ۹۶۷ مین رام راج راجہ بیجا پور نے جو واسطے مدد عادل شاہ کے آیا تھا بہت خونریزی کی اور مسجدین ڈھا ڈالین تب بادشاہان دکھن آپسمین مل گئے اور صلح کرلی اور رام راج سے لڑکر اُسکو قتل کیا حسین شاہ نے شرب مدام اور عیاشی کے سبب سے بیمار ہوکر وفات پائی

مرتضے نظام شاہ	۹۷۴	۱۵۶۶	۹۹۶	۱۵۸۷

بجاے پدر تخت نشین ہوا کم سن تھا مان نے اُسکے زمام سلطنت اپنے ہاتھ مین رکھی جب بالغ ہوا اُسکو تفویض کی برار پر چڑھائی کی فتح پاکر برہان الملک کو چالیس آدمی کے ساتھ قید کرلیا اور قلعہ مین رکھا ایک روز رات کو سب مرکر رہ گئے کہتے ہین کہ محافظین نے اُنکو تنگ جگہہ مین بند کردیا تھا اور بعض کہتے ہین کہ باشارہ بادشاہ سب کو زہر دیا گیا خاندان عماد الملک کا تمام ہوگیا اور مرتضے ایک عورت صاحبجان پر عاشق ہوا بہت مال و جواہر اُسے دیے اور اُسکے کہنے سے معجون مسموم چنگیز خان کو بھی اُسکے کھاتے ہی مرگیا جب بادشاہ کو تمیزی اُسکی معلوم ہوئی تو سلطنت چھوڑکر خلوت گزین ہوا جو کام ہوا اہالیان لکھکر بھیجتے اور وہ اُسپر جواب لکھتا مگر اکثر حرکتین اُسکی مجنونانہ ہوتین صاحب خان کو برار کا مالک کرکے بھیجا اُسنے وہان فساد کیا صلابت خان کو مع لشکر بھیجکر اُسے قتل کرایا پھر ایک کسی پر عاشق ہوا اُسکو بھی بہت مال و سلطنت دیدیا اور اُسکے وقت مین حبشی اور دکھنی ایکطرف اور مغل و سید ایک طرف سخت لڑائی ہوئی مغل و سید بہت قتل ہوے اور جوش جنون مین

بہت سے جواہرات کو جلا دیا اور بیٹے میران حسین کو قتل کرنا چاہا لوگ لے بھاگے جب اس سے بہت حرکتین مجنونانہ سرزد ہونے لگین لوگون نے میران شاہ کو لا کر بغاوت اختیار کی اور قلعہ گھیر لیا بادشاہ قلعہ مین محصور ہوا چند ماہ کے بعد میران حسین قلعہ مین داخل ہوا اور بہت اُمرائے پدری کو قتل کیا اور باپ کو حمام مین ڈال دیا اور بہت آگ جلادی وہ حمام مین مرگیا چوبیس برس سلطنت کی

میران نظام شاہ	۹۹۶	۱۵۸۷	۹۹۶	۱۵۸۷

باپ کو مار کر تخت نشین ہوا ہر شب کوچہ و بازار مین مست پھرتا اور شرفا کے لڑکے اور لڑکیون پر دست درازی کرتا مرزا خان نے آخر عاجز ہو کر اُسکو قید کر لیا اور قلعہ بٹا کر سے ابراہیم و اسمعیل پسران برہان شاہ کو بلا بھیجا جب جمال خان حبشی نے کہ برادر رضاعی میران شاہ کا تھا یہ خبر سُنی شورش کر کے قلعہ کو گھیر لیا چند روز لڑائی رہی ایکروز میران شاہ کا سر کاٹ کر قلعہ سے باہر ڈال دیا کیونکہ مرزا خان بھی اُسی قلعہ مین تھا جب جمال خان حبشی نے یہ دیکھا اور بھی شورش زیادہ کی مرزا خان ساتھ ایک جماعت کے قلعہ سے نکلا اور لڑتا ہوا قلعہ جھنجر کیطرف بھاگا دکنیان اُسکو پکڑ لائے جمال خان نے توپ پر اُڑا دیا مدت سلطنت دو ماہ

محمد اسمعیل نظام شاہ ولد برہان شاہ	۹۹۶	۱۵۸۸	۹۹۹	۱۵۹۰

جمال خان حبشی نے اسمعیل کو تخت پر بٹھایا اور زمام سلطنت اپنے ہاتھ مین رکھی برہان شاہ کہ اپنے بھائی مرتضیٰ شاہ سے بھاگ کر سایہ دولت اکبر شاہ مین اکبر آباد مین تھا یہ سب اخبار سُنکر بادشاہ سے اجازت لیکر احمد نگر روانہ ہوا اور وہان لڑائیان ہوئین بیٹے کو گرفتار کیا اور جمال خان کو قتل کیا اور آپ بادشاہ ہوا سلطنت اسمعیل کی دو سال رہی

برہان نظام شاہ	۹۹۹	۱۵۹۰	۱۰۰۳	۱۵۹۴

بعد قید کرنے بیٹے کے تخت پر بیٹھا اول سال جلوس مین دلاور خان حبشی نے کہ عادل شاہ سے جدا ہو کر اس سے ملا تھا تسخیر بیجاپور کی ترغیب دی اور واسطے تسخیر بیجاپور کے روانہ ہوا ابراہیم عادل شاہ اُسوقت تک کچھ خبر نہ ہوا کہ یہ لوگ قریب بیجاپور کے دریا کنارہ پہونچے اور قلعہ بنانے لگے بعد اسکے عادل شاہ نے دلاور خان کو وعدہ استقلال دوم کے بُلا بھیجا جب وہ گیا تو اُسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور قلعہ بہارہ مین قید کیا تین روز بعد وہ مرگیا تب آمادہ محاربہ ہوا نظام شاہ نے عاجزی کی بہت سے روپے دیے اور جو کچھ دلاور خان اور جانی نکا

اسباب لوٹا تھا سب واپس دیا اور قلعہ کو اپنے اہتمام سے مسمار کر کے احمد نگر واپس آیا اور سنہ ۱۰۰۳ھ مین ایک قلعہ حوالی بندر جیول مین بنایا فرنگیون نے اُسے لوٹ لیا اُسنے پھر کچھ خبر نہ لی اور اپنے بڑے بیٹے ابراہیم کو ولی عہد کیا اور سفر عقبےٰ اختیار کیا۔

ابراہیم نظام شاہ	۱۰۰۳	۱۵۹۴	۱۰۰۳	۱۵۹۴

سال اول جلوس مین شرابخواری اور عیاشی شروع کی ہمہ دم مشغول مے نوشی و مصروف شاہدان رہتا اخلاص خان حبشی نے اُسے ترغیب ولایت بیجاپور کی دی وہ آمادہ جنگ ہو کر اُسی طرف متوجہ ہوا اور ابراہیم عادل شاہ نے خبر پاکر حمید خان حبشی کو ساتھ لشکر وافر کے اسکے مقابلہ مین بھیجا سواد ساندرک مین دونون لشکر کا مقابلہ ہوا اخلاص خان نے حملہ اول مین افواج حمید خان کو شکست دی اور تعاقب کیا اور ابراہیم شاہ ہاتھی پر سوار ایک طرف شرابخواری مین مصروف تھا سنبل خان ایک سردار پانچ چار ہزار لشکر کا جانب بیجاپور تھا اُسنے دیکھا اور اُن لوگ پر آپڑا اس لڑائی مین ابراہیم شاہ مارا گیا اخلاص خان جو تعاقب مین لشکر بیجاپور کے جاتا تھا خبر پاکر واپس آیا

بہادر نظام شاہ	۱۰۰۳	۱۵۹۴	۰	۰

بعد قتل ابراہیم شاہ کے چاند بی بی زوجہ نے اُسکی چاہا کہ بہادر شاہ شیر خوارہ کو تخت پر بٹھائین مگر وکیلون نے اختلاف کیا اور احمد نامی ایک شخص کو بادشاہ بنایا جب یہ خبر سلطان جلال الدین اکبر شاہ کو پہونچی شہزادہ مراد کو اُسطرف متعین کیا کہ تسخیر اُس ولایت کی کرے شہزادہ احمد نگر پہونچا اور لڑائی شروع ہوئی چاند بی بی جسکو دکھنی چاند سلطان کہتے تھے اُسنے مردانہ کام کیا اور قلعہ سے لڑتی رہی اس درمیان مین یہ عمل ہوا کہ خواجہ سنبل کو عادل شاہ نے بہت لشکر کے ساتھ کمک کو بھیجا ہر واسطے چاند بی بی کے اُمراے شاہی گو نہ چاند بی بی سے صلح کرکے شہزادہ کو طرف برار کے لے گئے اور سنبل خان نے وہان پہونچکر نفاق دکنیون کو دفع کیا اور بہادر نظام شاہ کو بادشاہ اور احمد کو عادل شاہ کے پاس بھیجا کہ داخل ملازمین ہو بعد اُسکے سنہ ۱۰۰۸ھ مین اکبر شاہ نے شہزادہ دانیال کو اُس طرف متعین کیا اُنھون نے ابتداے سنہ ۱۰۰۹ھ مین قلعہ احمد نگر فتح کیا اور سلسلہ نظام شاہیہ یہان منقطع ہوا

ذکر شاہان حیدر آباد گلبرگہ معروف بہ قطب شاہی

سلطان محمد قلی قطب شاہ	۹۸	۱۵۱۲	۹۵۰	۱۵۴۳

یہ ایک ترک تھا محمود شاہ بہمنی کے عہد مین دکھن مین پہونچا اور نوکر شاہی ہوا چونکہ بادشاہ کے دربار مین ملازمان

ترک بہت معزز تھے یہ بھی سلک غلامان مین داخل ہوا اور چونکہ سیاق خوب جانتا تھا تمام حرم کا حساب بھی لکھتا اور
مرد جری کمال تھا تمام علاقہ تلنگ کو بزور شمشیر تابع فرمان کیا تھا ان سب کار نمایان کے سبب سے بادشاہ نے
اُسے خطاب قطب الملک کا دیا اور علاقہ تلنگ اُسکے متعلق کیا جب سلطنت بہمنیون مین بعہد محمد شاہ ضعف کمال
ہوا اور تمام طایف الملوک ہوگیا اِسنے بھی اپنے نام پر ۹۱۸ھ مین لفظ بادشاہی بڑھایا اور خود سر بادشاہ بن بیٹھا اور
ایک زمانہ دراز تک ساتھ کامرانی کے بسر کی نہایت باہوش تھا فطرت وشجاعت د آراستگی کے ساتھ بادشاہت کی
جمشید اُسکا بیٹا اُسکی طول عمر سے تنگ آیا اور ایک غلام سے اُس بادشاہ نیک خصلت کو شہید کرڈالا

جمشید قطب شاہ	٩٥٠	٥٤٣	٩٥٧	١٥٥٨

بعد قتل باپ کے تخت پر بیٹھا اور ابتداے جلوس مین سرحد بیجاپور پر ایک قلعہ عالی ترتیب دیا اور کالہی نام رکھا
جب عادل شاہ نے جنگ رام راج سے فرصت پائی اُسطرف متوجہ ہوا اور یہ واسطے لڑائی کے باہر آیا گلکنڈہ
سے باہر نکلکر قلعہ کالہی کے سامنے جنگ عظیم ہوئی اور لڑائی کے بعد اسد خان کی تلوار ایسی پڑی کہ آدھی ناک اور
اوپر کا ہونٹھ کٹ گیا یہ بھاگا اور اسد خان کہ وہ عادل شاہ کا امیر لشکر تھا تمام ہاتھی گھوڑے اسباب اسکا لوٹ لیگیا
اور جمشید مدت العمر اُس زخم سے نہایت تکلیف مین رہا کھانا بدشواری کھاتا بادشاہ نہایت تہار و سفاک تھا ہر روز
ایکجماعت کو قتل کرتا مرض سرطان سے وفات پائی

ابراہیم قطب شاہ	٩٥٧	١٥٥٠	٩٨٨	١٥٨٠

بعد مرنے بھائی کے تخت پر بیٹھا اگرچہ فیض وافر بھی اُس سے جاری تھا مگر قہاری بھی از حد رکھتا تھا کوئی قصور
کسی کا معاف نہ کرتا اور جبتک ہاتھ دپیر گنہگار کا کاٹ کر اُسکے سامنے نہ لاتے اُسے تشفی نہ ہوتی جب جمشید نے وفات
پائی تب اُمرانے اُسکے بیٹے سبحان قلی قطب شاہ جمشید شاہ کو جو ہفت سالہ تھا تخت پر بٹھا کر نذر تہنیت دی مگر جگدیو راؤ
نے یہ چاہا کہ یہ لڑکا ہی بہتر یہ ہی کہ دولت خان بن سبحان قلیخان کو جو قید ہی بادشاہت دیجاسے چنانچہ اُسے قید سے
لاکر بادشاہ بنایا اس وقت عین الملک پاسدار سبحان خان تھا فی مابین عین الملک و جگدیو راؤ کی لڑائی
ہوئی عین الملک غالب آیا اور دولت قلی و جگدیو بھاگ کر قلعہ بھونگر مین جا چھپے عین الملک نے محاصرہ ایک
ماہ تک کیا اور لڑائی ہوتی رہی آخر دولت قلی و جگدیو نے صلح کی بھونگر عین الملک کو چھوڑا عین الملک نے
دولت قلی اور جگدیو کو قید کرلیا بعد ازین ارکان دولت اِس سے متفرق اور مخلف ہوے اور چاہا کہ شاہزادہ
ابراہیم قطب شاہ کو بادشاہ کرین بیجانگر مین عرضیان شاہزادہ ابراہیم کے پاس بھیجین وہ اس طرف چلا راہ مین

اُمرا و عمائد نے اتفاق کیا لشکر وافر فراہم ہو گیا عین الملک کو خوف آگیا بعد تھوڑی لڑائی کے ابراہیم قطب شاہ داخل قلعہ گلکنڈہ ہوا اور بارھوین رجب کو تخت پر بیٹھا سلطنت سبحان قلی کی چند ماہ رہی تھی ابراہیم سے بھی نظام شاہیہ وغیرہ سے لڑائی ہو کر آخر صلح ہوئی قلعہ گولکنڈہ خوب استحکام سے تعمیر کیا اور چار دن بادشاہ دکھن کے ملکر رام راج راجہ بیجانگر سے لڑے سخت لڑائی ہوئی لاکھون سپاہ کی جمعیت تھی آخر رام راج پکڑا گیا اور قتل ہوا تین لاکھ آدمی رام راج کے قتل ہوے اور سب بادشاہان اپنے مقر پر گئے اور تمامی ملک دکھن مسلمانون کے ہاتھ آیا یہ واقعہ بستم جمادی الثانی ۹۵۷ھ مین ہوا ۹۷۳ھ مین چوتھی رمضان المبارک روز جمعہ کو بلدہ گولکنڈہ مین محمد قلیخان خلف ابراہیم شاہ پیدا ہوا القصہ عمل ابراہیم شاہ راج بندری و قاسم کوٹہ سے سرحد دریاے شور تک ہو گیا اور بہت سی عمارتین اور مسجدین اور مدرسے اور تالاب حسین ساغر بنام حسین شاہ ولی بنایا و تعمیر کیا چوروڈاکو اُسکے ملک مین کوئی نرہا اور سواد تلنگانہ جو چور ڈاکو سے بھرا تھا اُنکا نشان بھی نرہا بروز پنجشنبہ بست دیکم ربیع الثانی ۹۸۸ھ کو وفات کی

محمد قلی قطب شاہ	۹۸۸	۱۵۸۰	۱۰۲۱	۱۶۱۱

بعد وفات پدر بادشاہ ہوا ابتدا مین عادل شاہیون سے لڑائی رہی پھر صلح ہو گئی ایک کسبی بھاگمتی نام پر عاشق ہوا اُسکی اردلی کے دو ہزار سوار مقرر کیے ۹۹۸ھ مین بنا شہر کی کی اور اُسکو بنام بھاگمتی اپنی معشوقہ کے بھاگ نگر نامزد کیا بعد سترہ برس کے اُس نام کو بدلکر حیدرآباد نام رکھا کہ اُسی نام سے ابتک مشہور ہے اس شہر کو نہایت خوش سلوب طور پر تعمیر کیا بازار مسجد مدرسے مہمانسرا حمام شفا خانے بنائے اور سب لوگ ہیمزدوا سطے خدمت خلائق کے مقرر کیے مواجب اُنکا تعلق سرکار رکھا اور صرف طلبا و شفا خانہ بھی متعلق سرکار رہا اور بہت تکلفات شوکت و حشمت کے مقرر کیے اور ایک مکان اس قطعہ کا بنایا کہ جو حاجتمند چاہے بواسطہ اُمرا و ارکان کے اُسی قصر کے نیچے آکر عرض احوال کرے اور اکثر لڑائیان ہوئین مگر مظفر رہا اور ہفتم ذیقعدہ ۱۰۲۰ھ مین تائب ہو کر وفات پائی اور پچاس برس کی عمر پائی اور تیس برس آٹھ مہینہ سلطنت کی شاہ ایران سے بسبب ہم مذہبی کے رسل رسایل تحفہ تحائف جاری تھے ستر لاکھ ہون اس بادشاہ کے عہد مین صرف عمارت ہوا اور ساٹھ ہزار ہر سال لنگر آئمہ کا صرف تھا عاشورہ خوانی بہت ہوتی

محمد قطب شاہ بن محمد امین بن ابراہیم قطب شاہ	۱۰۲۰	۱۶۱۱	۱۰۳۵	۱۶۲۵

بتاریخ بائیسوین رجب ۱۰۰۱ھ ولادت ہوئی محمد قلی قطب شاہ نے بھائی سے کہا کہ تم جوان ہو اور لڑکے تمہارے ہونگے اس لڑکے کو تم مجھے دو وہ ولیت وتعل کرتا تھا جب یہ چار سالہ ہوا تو محمد امین نے قضا کی محمد قلی قطب شاہ اپنے گھر لائے اور تعلیم و تربیت مین مصروف ہوے بعد وفات اپنے چچا کے یہ تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت صاحب علم و فضل تھا

اخلاق پسندیدہ رکھتا تھا صاحب مروت تھا سب چھوٹے بڑے اس سے راضی اور خوش تھے باوجود جوانی
کے مرتکب لذات نفسانی نہ ہوا اور اعمال دینی کو اعمال دنیاوی پر مقدم رکھتا شاہ ایران نے بھی نامہ تہنیت
باتحف وہدایا کے بھیجا سنہ ۱۰۲۳ھ کے بست وہشتم شوال کو محمد قطب شاہ کے فرزند پیدا ہوا نجومون نے کہا کہ بارہ برس
تک بادشاہ کی نظر اس لڑکے پر نہین پڑنی چاہیئے بادشاہ نے حوالہ میر قطب الدین کے کیا کہ پرورش و تعلیم کرے
اس بادشاہ نے سنہ ۱۰۲۲ھ مین ایک مسجد جامع بنا کی جواب تمام مسجد مکہ مشہور ہے وقت بنا کے فضلا و علما بہت سے جمع
تھے بادشاہ نے فرمایا کہ پہلا پتھر وہ شخص رکھے جسکی کبھی نماز تہجد فوت نہ ہوئی ہو سب حاضرین کو عجز ہوا بادشاہ نے
کہا وہ مین ہون اور پتھر رکھا اُس بادشاہ کے عہد تک تیس ہزار ہون صرف ہوا تھا مگر مسجد ناتمام رہی تھی عہد عبداللہ
قطب شاہ و تاناشاہ مین تمام ہوئی مگر کچھ ضروری باقی رہ گیا تھا کہ وہ عہد عالمگیر بادشاہ مین در سنہ ۱۱۰۰ھ پورا کیا
گیا ہر وقت اسمین لوگ مصروف عبادت رہتے ہین اس سبب سے منجانب اللہ مکہ مسجد نامزد ہوا اور بہت سی عمارتین اس
بادشاہ نے بنوائین اور شہزادہ جو پرورش کو دیا گیا تھا اُسکی یہ حالت ہوئی کہ جسکے گھر مین رہتا وہ مرجاتا جس سے پڑھتا
وہ اُستاد رحلت کرجاتا الغرض خانہ بخانہ رہا کیا مگر بارہ برس گذرتے گذرتے سب قسم کا کمال حاصل کیا جب بارہ برس
گذرا ایک تاریخ مقرر کی گئی اور بہت بڑا جشن قرار پایا بھاری دعوت ہوئی شہزادہ آیا اور بادشاہ نے دیکھا اگر اسی
روز سے بادشاہ بیمار ہوا اور بالآخر ماہ جمادی الثانی بروز چارشنبہ وفات کی۔

عبد اللہ قطب شاہ	١٠٣٥	١٦٢٥	١٠٨٣	١٦٧٢

بعد باپ کے بتاریخ تیرھوین جمادی الاول تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت عادل و باذل تھا علما اور شعرا کو
دوست رکھتا تھا عہد سلطان قلی قطب شاہ سے رسم تعزیہ داری اس خاندان مین جاری تھی اس بادشاہ نے
یہ حکم دیا کہ حیدرآباد اور تمامی ممالک محروسہ مین نقارخانے بند ہوجائین اور کوئی نوبت و نقارہ نہ بجے اور گوشت نہ
کھائے دوکانین قصاب و تمبولی کی بند رہین اور سب لذت و تکلفات کم کردیے جائین اور یہ احکام کافہ انام کیا ہندو
کیا مسلمان سب پر جاری ہوا کہ سب لوگ غم امام علیہ السلام کرین اور سرکاری جامہ خانہ سے ہزارون جوڑے کپڑے
سیاہ تقسیم ہوتے اور سب عاشورہ خانون مین مرثیہ خوان وغیرہ جمع ہوتے اور بعد مجلس کھانا عمدہ بغیر کسی گوشت کا
کھلایا جاتا اور روشنی مین بہت تکلف ہر جگہ ہوتا اور بعد مشہور ہونے تخت نشینی کے ایران و دہلی سے مبارکباد
کے قاصد مع تحفہ کے آئے اس بادشاہ کے عہد مین قحط عظیم ہوا کہ گجرات کے علاقہ مین آدمی آدمی کو کھانے لگا
بادشاہ نے ہر موقع مین لنگر مقرر کردیے کہ غربا کو کھانا دیا جاے اور باہر شہر کے بھی لنگر جاری کیا یہ حال
سنہ ۱۰۴۹ھ مین ہوا اور سنہ ۱۰۴۱ھ مین چار مہینہ تک ایسا پانی برسا کہ دریاے موسیٰ کی طغیانی سے پانی پل کے اوپر گذرا اور

شہر مین آیا اور بہت نقصان مکانات کا ہوا اس بادشاہ کے عہد مین برہان قاطع تصنیف ہوئی اور بہت سی کتابین تصنیف ہوئین اور بہت خوبی ولطف سے بادشاہت کی اور روز یکشنبہ تیرھوین محرم کو قضا کی

ابوالحسن تاناشاہ	۱۰۸۳	۱۲۹۲	۱۱۱۲	۱۷۰۰

چونکہ عبداللہ قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ تھا اور ابوالحسن تاناشاہ کی شادی بادشاہ کی بیٹی سے بدعاے شاہ راجو ہو چکی تھی باتفاق اُمرا یہ تخت نشین ہوا اور سید مظفر کو وزیر کیا مگر تھوڑے دنون بعد خلقت بھی اُس سے آزردہ ہوئی اور بادشاہ بھی رنجیدہ ہوا ایت یادنا پنڈت وزیر ہوا و پکنا پنڈت پیشکار لیکن یہ دونون بھی نہایت بد نکلے چاہا کہ قدیم کاربندون کو درہم برہم کرین اور اپنے ہمقوم کو داخل کرین وجنکا اضافہ عہد قطب شاہ سے ہوا ہی اُسے کم کرین اور اسلام کے رواج کو مبدل کرکے اپنے مذہب کو قوت دین باہر شہر کے ایک تبخانہ اُسنے بنایا تھا اکثر جلوس سواری کا وہان جاتا تھا اور جسدن ہندوؤنکی عید ہوتی کمال جلوس اور حشمت سے سوار ہوکر سادات وشرفا کو ساتھ لیکر وہان جاتے اور طعنہ سے کہتے کہ تمھارے جد نے منادر کو توڑے تھے ہم اسطرح سے مندرون پر لاتے ہین سادات روپڑے الغرض وہ بڑے ذی اختیار وذی اقتدار ہوگئے تھے اور شہزادہ عالمگیر اُن دنون فتح دکھن پر تعینات تھے احمد نگر سے شولاپور گئے تھے وہان ایک نوشتہ ابوالحسن تاناشاہ نے بنام اپنے وکیل کے جو لشکر سرکاری مین تھا بجنسہ بادشاہ کی نظر سے گذرا یہ تھا کہ "ابتک مین مراسم بزرگی بجالاتا تھا اب اُنھون نے سکندر عادل شاہ کو یتیم جانکر بیجاپور کو گھیر لیا ہی مجبور واجب آیا کہ راجہ سمبتا مرہٹہ سے بھی کمک لیکر چند طرف سے لشکر تعین کرون دیکھین وہ کس کس طرف سے مقابلہ کرتے ہین" اُسکو پڑھتے ہوے عالمگیر ہنسکے فرمایا کہ مین نے گوشمالی ایک چینی فروش سارنگ نواز کی موقوف رکھی تھی مگر اب مرغے نے بھی بانگ دی فوراً شہزادہ شاہ عالم بہادر کو اُسطرف روانہ کیا خبر عزم شہزادہ سنکر خلیل اللہ خان وشیخ منہاج لڑائی کیواسطے باہر آئے اور سواد قصبہ سرم اور ملکر کے چند نوبت آتش محاربہ فیمابین مشتعل ہوئی آخر دکنیان بھاگے اور لشکر شاہی نے تعاقب کیا جب نزدیک پہونچنے کی خبر تاناشاہ کو پہونچی تو منتشر ہوکر اول ہی شب کو جو کچھ جواہر وغیرہ ے سکا ساتھ لیکر قلعہ گولکنڈہ مین بھاگا اور تمام شرفا اور رئیس شہر کے بھاگ کر گولکنڈہ چلے گئے مال ومتاع ویساہی پڑا رہا اوباشان شہر نے لوٹ شروع کردی تمام رات ایک غوغاے عظیم رہا صبح کے وقت حیدرآباد سے تاناشاہ اور رئیس فرار ہوے اور اوباشو نکی کیفیت شاہزادہ کو جو چھ کوس پر تھے ملی شہزادہ یہ بجکر داخل دیوان حیدرآباد ہوا اور دفع اوباشان غارتگران مین سخت کوشش کی تاناشاہ نے پیغام صلح بھیجا پھر کچھ عہد شکنی ہوئی الغرض در سنہ ۱۰۹۹ عالمگیر کی گرفتاری مین آیا اور قلعہ دولت آباد مین قید ہوا اور حکم فراہمی جمیع سیاہ باغیان کا اُسکے بادشاہ نے دیا کہتے ہین کہ ابوالحسن تاناشاہ نے چودہ برس اپنی عمر لڑکپن مین کاٹی اور چودہ برس تحصیل علوم مین اور چودہ برس حلقہ قلندران مریدان سید راجو

مین اور چودہ برس سلطنت ملک تلنگانہ مین اور چودہ برس قید مین عالمگیر کے بعد چودہ برس قید کے تاناشاہ کو مرض اسہال کبدی ہوا ایک رات جسکی صبح ہوکر تاناشاہ مرگیا قلعدار نے خواب مین دیکھا کہ تاناشاہ کی نعش لیجا کر قریب قبر راجو قتال والد ماجد سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کے دفن کرو قلعدار جب جاگا تاناشاہ کے پاس گیا کہ کیفیت بیان کرے تاناشاہ نے کہا جو کچھ تمنے خواب مین دیکھا ہی مجھے بیداری مین حکم ہوا ہی تاناشاہ نے شب پنجشنبہ بارھوین ربیع الثانی سنہ ۱۱۲۰ھ مین وفات کیا اور قلعدار نے خلاف دستور اسکے کہ قیدی کی نعش باہر لیجاوین مجلس سے باہر لیجا کر متصل مقبرہ حضرت سید راجو قتال کے دفن کیا۔

ذکر خاندان آصف خانی کہ قائم مقام شاہان قطب شاہی ہوے

صاحب تاریخ مآثر الامرا لکھتے ہین کہ بعد قید ابو الحسن تاناشاہ اور اسکے بھی چند زمانہ کے بعد صوبہ داری حیدرآباد کی بانضمام صوبہ داری دکن ساتھ نواب نظام الملک کے مقرر ہوئی اور تیسرے سال جلوس فرخ سیر کے صوبہ دار دکن سید حسین علیخان بارہا مقرر ہوے اور صوبہ دار حیدرآباد مبارز خان بہادر عمدۃ الملک گیارہ برس کے بعد نظام الملک آصف جاہ نے صوبہ داری مالوہ سے عزم تسخیر ممالک دکن کا کیا اور مبارز خان سے ۲۳ محرم سنہ ۱۱۳۷ھ مین جنگ ہوئی مبارز خان مع اپنے دو بیٹون کے مارے گئے اور سنہ ۱۱۳۷ھ مین تمامی دکن آب نربدہ سے صوبہ بیجاپور و حیدرآباد دریاے شور تک کہ چند سلاطین کا قلمرو تھا بقبض و تصرف آصف جاہ کے در آیا

نظام الملک آصف جاہ میر قمر الدین خان بہادر فتح جنگ	۱۱۳۰	۱۷۱۸	۱۲۶۱	۱۷۴۸

یہ خاندان صدیقیہ اور مشرب نقشبندیہ رکھتا ہی آصف جاہ نے بزور شمشیر تمامی ملک دکن کو اپنے قبضہ مین کیا اور بعیش و کامرانی اور داد و دہش کے عمر گذرانی اور رعایا داری اچھی طرح سے کی ۴ جمادی الثانی کو رحلت کی اور دولت آباد مین مابین مرقد شاہ برہان الدین غریب کے دفن ہوے مفصل حالات کتاب سوانح دکن و خزانۂ عامرہ مین مندرج ہی اور یہ نظام الملک پسر غازی الدین خان وزیر اعظم خلد مکان بطن سے وزیر النسا بیگم صبیۂ نواب محمد سعید خان وزیر اعظم شاہجہان کے تھے سنہ ۱۰۸۲ھ مین پیدا ہوے تھے

نظام الملک آصف جاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر	۱۱۶۱	۱۷۴۸	۱۲۱۸	۱۸۰۳

بعد آصف جاہ میر قمر الدین کے یہ مسند نشین ہوے عشرہ شوال سنہ ۱۱۴۶ھ کو بطن سے عمدہ بیگم کے متولد ہوے انتظام جیسا جاری تھا جاری رہا اور عمر اپنی بکامرانی بسر کی ہشتم ربیع الثانی کو وفات پائی اور صحن مکہ مسجد مین مدفون ہوے

اسد الدولہ نظام الملک میر اکبر علی خان آصف جاہ ثالث	۱۲۱۸	۱۸۰۳	۱۲۴۴	۱۸۰۹

بطن سے تہنیت النسا بیگم کی اولاد سے حضرت غورث کے تہین ۱۱۸۱ شنبہ مین پیدا ہوے بعد نظام علیخان کے مسند نشین ہوے اور ملکداری با حسن عنوان کی اور ہفدہم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۲۴ھ مین وفات کی اور صحن مکہ مسجد مین مدفون ہوے

ناصر الدولہ نظام الملک نواب میر فرخندہ علیخان آصف جاہ چہارم	۱۲۴۴	۱۸۰۹	۱۲۷۳	۱۸۵۶

پانزدہم شہر جمادی الاول ۱۲۰۹ھ مین بطن سے فضیلت النسا بیگم عرف چاندنی بیگم کے پیدا ہوے نہایت خوبی سے ریاست کی اور بتاریخ ۱۳۔ رمضان المبارک ۱۲۷۳ مین وفات پائی اور صحن مکہ مسجد مین مدفون ہوے۔

افضل الدولہ نظام الملک میر تہنیت علیخان آصف جاہ پنجم	۱۲۷۳	۱۸۵۶		

بطن سے دلاور النسا بیگم کے بتاریخ نہم ربیع الثانی ۱۲۴۳ مین پیدا ہوے اور بعد وفات اپنے والد کے چار باشش حکومت کو رونق بخشی فقرا کو کمال دوست رکھتے اور قرآن اور حدیث بکمال ارادت و اعتقاد سنتے ہمیشہ ختم قرآن اور بخاری شریف ہوا کرتا اگر اس مجلس مین کبھی خود آتے تو تعظیم سے اپنی منع کرتے جو فقیر پہونچتا غنی ہو جاتا ایک مسجد مسمی بہ افضل المساجد بڑی جزم و شان کی بنا کی قحط مین غربا کو سرکار سے غلہ دیا جاتا کل اخبار ہر ذرہ امرا کے رئیس تک پہونچتے تھے اور تدارک اسکا ہوتا تھا اور جب کوئی حضرات نقشبندیہ سے پہونچتے تھے تو بہت اعزاز کرتے تخت پر بٹھاتے خرچ اعراس بزرگان و نیاز عاشورہ جو ہر ماہ و ہر تاریخ پر ہوا کرتا ہی سالانہ ایک لاکھ پچیس ہزار نوسو باسٹھ روپیہ معین ہی اور اس رئیس کے عہد مین سید تراب علی خان بہادر مخاطب بہ شجاع الدولہ نواب مختار الملک سالار جنگ ایک نہایت مدبر اور ہوشیار شخص تھے اور کل امور ریاست اُنکے اہتمام و انتظام مین تھا اور ہر دن اُنکو ریاست کی بہبودی اور خوش انتظامی کی دھن رہتی بڑے عالی فکر اور بلند خیال تھے صوبہ برار کی جو ایک مدت دراز سے اُس ریاست کی جائداد بقبضہ گورنمنٹ ہی چھوڑانے کی معقول فکر کی تھی مگر حیات نے وفا نہ کی تدبیر ناتمام رہی اور سالار جنگ نے ایک یہ انتظام کیا کہ گورنمنٹ کے لائق لائق مسلمان عہدہ دارونکو لیکر اپنے سرکار مین عہدہ ہاے جلیلہ پر مامور کیا اور سب انتظام اُس ریاست کا نمونہ انتظام گورنمنٹ انگریزی بنا دیا مالی اور ملکی انتظام گویا قدم بقدم گورنمنٹ انگریزی کے بنانا چاہا جناب محبوب علیخان اپنے صاحبزادہ کو نہایت صغر سن چھوڑ کر وفات فرمائی عہد نابالغی تک تو جناب موصوف زیر تعلیم رہے جب بالغ ہوے اپنے باپ کی جگہ بیٹھے اُنکے زمانہ مین نواب سالار جنگ نے وفات کی مگر جو رستہ وہ چلا گئے تھے اُسی راہ پر کارروائی ہوتی ہی چندے لائق علیخان پسر نواب سالار جنگ اس عہدہ پر برقرار رہے بعد چندے کے بناسازی مزاج رئیس کے وہ مستعفی ہوے اور قضا بھی کر گئے

سب جاگیرین اُنکی ضبط ہوگئین۔ اب فضل الٰہی سے اس ریاست کو آنچ نہ آئی اچھی رونق دی ہی قادر مطلق اس مسلمانی ریاست کو
اس ہندوستان مین ہمیشہ قائم رکھے اس خاندان مین ایک قدیم رسم یہ جاری تھی کہ رئیس کا خطبہ نہین ہوا کرتا اور نہ
نکاح ہوتا جب رئیس کا لڑکا جوانی کے قریب آتا اُمرا اور دوسرے لوگ جنھین رسائی ہوتی لڑکیان ہم عمر رئیس زادہ کے
محل مین پہونچاتے اور رئیس زادہ اُنکے ساتھ کھیل تماشا مین مشغول رہتا جوانی پر جس سے رغبت ہوتی ملتفت ہوتا اُن
مین جو حاملہ ہوجاتین یا مزید توجہ رئیس زادہ کی اُسطرف ہوجاتی وہی محل قرار پاتین اور اُنھین سے جو اولاد ہوتی
جانشین ریاست ہوتی مگر یہ جناب محبوب علیخان صاحب نے اس رسم قبیح کو موقوف کیا اور اپنا نکاح ایک عفیفہ سے
کیا خدا تعالیٰ نے ایک صاحبزادہ عطا فرمایا کہ زیر تعلیم ہین عمر خضری و طالع اسکندری نصیب ہو اور اندنون طرز معاشرت
اُمرا و رئیس حیدر آباد مثل معاشرت انگریزی کے نہایت صفائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ہی مکانات دلنشین سجے
ہوے میز و سیاہی صاف و شفاف سواری اُسی طریقہ پر الغرض کوئی فرق معاشرت انگریزی سے نہین ہی عشرۂ
محرم مین شتل اور زمانہ کے تماشا کے اقسام اقسام سانگ نکلتی ہی اور اُمرا انعام دیتے ہین اور مجلس اور تعزیہ خوانی
بھی بصرف رئیس بہت جاری ہین

ذکر شاہان گجرات

واضح باد کہ یہ علاقہ بیشتر ہاتھ مین گوجران و اہیرون کے تھا اس سبب سے نام اس علاقہ کا گجرات اور اہیر والہ ہوا اولاً
سلطان محمود غزنوی نے سنہ چارسو کیک مین آکر بتخانہ سومنات کا توڑا اور بہت نقد و جواہر وہان سے لیگئے اور دابشلیم
نامی ایک راجہ کے مفوض کیا اور خود غزنی چلے گئے بعدہ ۶۰۰ھ مین سلطان علاؤالدین خلجی نے راجہ گجادھر سے لڑکر
وہ ملک اپنے تصرف مین لیا اور مدتون وہ ملک تصرف مین بادشاہان دہلی کے رہا

مظفر شاہ گجراتی	۷۹۳	۱۳۹۰	۸۱۴	۱۴۱۱

جب محمد شاہ ولد فیروز شاہ تغلق دہلی کے بادشاہ ہوے ظفر خان بن وجیہ الملک کو کہ ایک شخص اُمرائے عہد پدری سے اُنکے
تھا خلعت خاص اور چتر سپید اور سراپردہ سرخ عطا کر کے ۷۹۳ھ مین اس علاقہ کی حکومت دی جب ظفر خان نے
وہان کی حکومت کی اجازت پائی تو جاکر اجراے مراسم شرعیہ مین کوشش بلیغ کی اور راجہ کچھ اور اندر اور جام اور دوسرے
خود سرونکی تادیب واجبی کی اور نہایت نیکنامی حاصل کی جب محمد شاہ مرگیا اور محمود شاہ بیٹا اُسکا تخت نشین ہوا تو
اُسوقت مین خلل عظیم سلطنت دہلی مین پڑا خواجہ جہان جونپور مین و دلاور خان مالوہ مین بادشاہ بن بیٹھے یہ بھی تخت نشین
ہوے اور سکہ خطبہ اپنے نام سے جاری کیا اور مظفر شاہ اپنا خطاب کیا ۸۰۰ھ مین جب محمود شاہ تیمور سے بھاگا تو اسکے
پاس گیا اور بعد واپس جانے تیمور کے ۸۰۴ھ مین پھر آکر تخت نشین دہلی ہوا ۸۰۶ھ مین تاتار خان پسر مظفر شاہ باپ پر

غالب آگیا اور اُسے قید کرلیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا اور دہلی کیطرف کوچ کیا اور شمس خان اپنے چچا کو خطاب نصرت خان کر
صاحب شمشیر بنایا مظفر شاہ نے نصرت خان کو بلا کر بیٹے کو زہر دلوایا اور مجلس سے نکلکر پھر تخت نشین ہوا اور بہت سے بتخانے
توڑے اور مسجدین بنائین اور تمامی راجگان گردن کش کو زیر کرکے خراج سالانہ مقرر کیا اور آخر ماہ صفر ۸۱۴ھ مین احمد خان
پسر تاتار خان اپنے پوتے کو سلطنت کے لیئے وصیت کرکے جان بحق ہوا اکہتر برس عمر تھی اور اکیس برس بادشاہی کی

احمد خان نبیرہ مظفر شاہ گجراتی	۸۱۴	۱۴۱۱	۸۴۶	۱۴۴۲

بعد وفات اپنے دادا کے تخت نشین ہوا بعد تخت نشینی اُسکے چار چچاؤن نے یورش کی ایکبار فتح بھی پائی پھر منہزم ہوئے
دوبارہ پھر بمدد ہوشنگ شاہ بادشاہ مالوہ کہ اُسکو فی منزل لاکھ روپیہ دینا قبول کیا تھا آئے مگر احمد شاہ نے قبل پہونچنے مدد کے
ناگور مین پہونچکر چچاؤنکو شکست دی فیروز خان دیہات مین زمینداروں کے ہاتھ سے مارا گیا اور احمد شاہ نے بھی تمامی راجاؤنکو
زیر کیا اور بتخانے توڑے مسجدین بنائین اور رواج احکام شرعیہ مین جہد بلیغ کیا مسعود سلطان مالوہ کی مدد کو لشکر جرار لیکر
گیا تھا اور مندو کو محاصرہ کیا تھا محاصرہ کا زمانہ بہت طول ہوگیا تھا اسی درمیان مین صلحاے گجرات جو لشکری احمد شاہ کے
ساتھ تھے اُن لوگونکو رسول کریم صلعم سے بشارت ہوئی کہ لشکر مین سلطان احمد کے طاعون ہوگا بہتر ہی کہ گجرات پھر جاے
مشایخ عصر نے بادشاہ سے ظاہر کیا بادشاہ اس فکر ہی مین تھا کہ طاعون شروع ہوا ایسا کہ قبر کھودنے کی فرصت نہین ملتی
تھی بادشاہ بھاگ کر گجرات چلا راہ مین بیمار رہوا اور اُنتیسوین ذیحجہ کو وفات پائی اور اُسی مقبرہ مین جو احمد آباد مین اُسنے
اپنے لیئے بنا کیا تھا مدفون ہوا احمد آباد بنا کردہ اور آباد کردہ اسی بادشاہ کا ہی۔

محمد شاہ بن احمد شاہ گجراتی	۸۴۶	۱۴۴۲	۸۵۵	۱۴۵۱

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور نہایت داد و دہش شروع کی اور چھوٹے بڑے کو خوشنود کیا اور ۸۴۹ھ مین ایدر جا کر
وہانکے راجہ سے زر وافر لیا اور اُسکی بیٹی کو اپنے نکاح مین لایا ۸۵۳ھ مین چانپانیر جا کر وہان بھی فتح حاصل کی اور بماہ محرم وفات کی

قطب الدین شاہ بن محمد شاہ	۸۵۵	۱۴۵۱	۸۶۳	۱۴۵۸

بعد باپ کے تخت نشین ہوا سلطان قطب الدین احمد لقب ... تھا جواب مجرمونکا خنجر سے دیتا ہر شب ایکجماعت کو
قتل کرتا ابتداے سن جلوس مین سلطان محمود خلجی مالوی نے لشکرکشی کی شکست ہزیمت دی ۸۶۱ھ مین قلعہ کو تھلمیر پر چڑھائی کی وہانکے
راجہ نے بھی عاجز ہوکر صلح کی ہشتم رجب کو مرض الموت مین وفات کی

محمود شاہ گجراتی بنگرہ	۸۶۳	۱۴۵۸	۹۱۷	۱۵۱۱

بعد وفات قطب الدین شاہ کے داؤد خان اُسکے چچا کو اُمرا نے بادشاہ بنایا وہ نہایت خفیف العقل تھا ایک فراش کو

عماد الملک خطاب دیا دوسرے ایک نااہل کو وزیر الممالک کیا ایک ہفتہ مین اُمرا اُسکی خفت عقل سے عاجز آئے اور اُسے معزول کرکے محمود خان چھوٹے بھائی کو قطب الدین شاہ کے بادشاہ بنایا اُسنے بارہ برس کی عمر مین غرہ شعبان کو ایک محفل جشن آراستہ کی اور تازی گھوڑے اور خلعت فاخرہ اور کمر بند اور تلوارین اور خنجر مرصع اور کرور روپے نقد اُمرا کو دیے اور جاگیر سیر حاصل ہر شخص کو عطا کی اور ملک شعبان کو عماد الملک خطاب دیکر وزیر سلطنت بنایا ہنوز چھ مہینے سلطنت کو اُس نوجوان کے نہین گذرے تھے کہ عضد الملک و برہان الملک و حسام الملک و صفی الملک اُمرا نے باخود اتفاق کرکے بادشاہ سے کہا کہ عماد الملک نے ارادہ بغاوت کیا ہی اُسے گرفتار کرکے میرے حوالہ کرو ورنہ ہم لوگ تمھین معزول کرینگے دوسرا بادشاہ بنائینگے بادشاہ نے کہ فطرتی عاقل تھا مصلحت وقت اِس بات کو قبول کیا اور عماد الملک کو در دولتسرائے خاص پر محبوس کیا اور وہ فتنہ سرشت گروہ پانسو اپنے آدمی بحفاظت عماد الملک متعین کرکے اپنے اپنے گھر گیا بادشاہ کو سخت فکر و اندیشہ ہوئی اور کئی شبانہ روز اسی فکر مین رہا ایکدن ملک عبد اللہ داروغہ فیلان نے حقیقت بد اندیشی اُن حرام خوران کی عرض کی اور التماس کی کہ بغیر دفع اس جماعت کے استحکام سلطنت دشوار ہی بادشاہ نے ایک روز مقرر کرکے حکم دیا کہ فیلان مست کو لاکر تمام رستے بند کرو چنانچہ روز و وقت معینہ ویسا ہی ہوا اور بادشاہ مسلح ہوکر کوٹھے پر گیا اور پکارا کہ ندا کردو کہ جان نثاران شاہی حاضر ہون کل تین سو آدمی نکلے بادشاہ نے عماد الملک کو مجلس سے نکالکر گھوڑے پر سوار کیا اور چتر اُسکے سر پر دیا یہ خبر بدخواہون کے لوگون نے اُن لوگونکو پہونچائی وہ چار دن مع لشکر جرار محلسرائے شاہی کی طرف چلے تمام راستے مست ہاتھیون سے بند پائے چھوٹی چھوٹی گلیون مین ٹھہر گئے اتنے مین آواز کوس شاہی کی پہونچی اور خوف دل مین سب لشکر کے چھایا اور تنگ جگہون مین ایک کے اوپر ایک گرے اور بے تلوار و بندوق کے بہتیرے ہلاک ہوئے ورا چار رہجل مین دو تو اُسی معرکہ مین ہلاک ہو گئے اور دو بھاگ کر دوسرے مقامات پر چلے گئے اور صفی الملک گرفتار ہوکر قید ہوا اہل شہر نے بہت اسباب اُنکے لوٹے بادشاہ مظفر و منصور دار السلطنت کو پھر آیا عماد الملک نے اس حال کو دیکھکر ترک دنیا کیا بادشاہ نے اُسکے بیٹے کو وزیر مقرر کیا اور امرائے خیر خواہ کو خطاب شایستہ دیا اور ملک عبد اللہ کو جاگیر دی اور دو تین مہینے اطراف کی گوشمالی کی جب ۸۶۶ھ مین سلطان محمود مالوی ولایت دکھن مین آیا اور قصبات و قریات کو لوٹتا ہوا شہر بدر کا محاصرہ کیا نظام شاہ بہمنی وہان سے بھاگ کر فیروز آباد پہونچا اور اُس سے مدد چاہی سلطان گجرات لشکر جرار کے ساتھ اُسکی مدد کو چلا جب سلطانپور پہونچا اُسکو خبر ملی کہ محمود بدر سے اُٹھکر مالوہ جاتا ہی بادشاہ نے وہان سے پھر کر احمد آباد کا قصد کیا محمود مالوی دوسری راہ سے چلا راہ مین بے آبی سے بہت سے آدمی اور جانور اُسکے تلف ہوئے ۸۶۷ھ مین حصار جونہ گڈھ پر تاخت کیا اور راجہ سے جو دو ہزار برس سے پشت بہ پشت وہانکا حکمران تھا مبلغ خطیر لیا دوسری بار پھر چالیس ہزار لشکر کے ساتھ اپنے اُمرا کو وہان متعین کیا وہ لوگ تخت اور عصا جواہرات اور نقود وہان سے لائے اُسے ایک ہی مجلس مین بادشاہ نے خاص و عام کو بخشدیے اور ایک جبا اپنے تصرف مین نہ لایا بار سوم پھر چڑھائی کرکے قلعہ کو فتح کر لیا اور تمام بتخانے توڑ ڈالے

اور راجہ بند لک مسلمان ہوگیا اور باقی عمر بادشاہ کی خدمت مین کاٹی اور جونہ گڈھ مین جسے کرنال بھی کہتے ہین وہان ایک شہر آباد کیا اور مصطفیٰ آباد نام رکھا اور ۸۷۵ھ مین سروہی پر تاخت کیا اور بہت روپے وہان کے راجپوتون سے لیے اور ۸۷۸ھ مین ہر روز ساٹھ کوس کی منزل کر کے بلاد سندھ مین پہونچا اور وہان صحرا نشینونکو مسلمان کیا اور بہت غنیمت وہان سے لیکر مصطفیٰ آباد مین واپس آیا اور بعد تھوڑے دنون کے بندر جگت کی طرف چڑھائی کی وہان کفار کو مسلمان کیا اور ۸۸۸ھ مین قلعہ جاپانیر پر چڑھائی کی وہانکے راجہ نے بہت کچھ پیش کر کے صلح چاہی قبول نہ کی اور بعد محاربات بسیار کے دوسری ذیقعدہ ۸۸۹ھ مین وہ قلعہ فتح کیا اور حکم قتل عام کا دیا اور ۸۹۰ھ مین اپنا قلعہ اور محلات اور باغات تعمیر کیے ۹۰۶ھ مین ایلچیان سکندر لودی اور اسمعیل بادشاہ ایران ساتھ تحفون کے اس بادشاہ کے حضور مین آئے ہنوز ایلچی شاہ عراق رخصت نہوا تھا کہ بادشاہ بیمار ہوا اور روز دوشنبہ دوسری رمضان ۹۱۷ھ مین وفات کی ۷۰ برس چند ماہ عمر ہوئی تھی اور ۵۵ برس کئی مہینے بادشاہت کی تھی یہ بادشاہ نہایت پاک اعتقاد تھا اور بڑا سخی اور شجاع اور صاحب حزم اور باوجود ضعیف الجثہ ہونے کے ہتھیار بھاری لگاتا اور بنفس نفیس شریک جنگ ہوتا اور حلیم و خلیق بغایت تھا اور فحش یا گالی اُسکی زبان سے کبھی نہین آتی اور وجہ تسمیہ بنگرہ یہ لکھی ہو کہ زبان گجراتی مین بھگڑا اُس گاے کو کہتے ہین کہ دونون سینگین اسکی گھوم کر باہم مل گئی ہون اور بادشاہ کی مونچھین ایسی ہی تھین مقام سرکھج مین سواد مزار حضرت شیخ احمد کھتو کے مدفون ہوا۔

مظفر شاہ گجراتی بن محمود شاہ	۹۱۷	۱۵۱۱	۹۳۲	۱۵۲۵

بعد وفات پدر بادشاہ ہوا اُمرا کو خلعت دیے اور لاکھ روپیہ مستحقین کو دیا اور بہت سی لڑائیان راجہ وغیرہ سے لڑکر فتح پائین اور تنجانے توڑے مگر ایک کار نمایان اور عجوبہ اس بادشاہ سے یادگار زمانہ یہ ہوا کہ سلطان محمود مالوہ ہاتھ سے اپنے ملازم کے بھاگ کر سرحد گجرات مین چلا آیا اس بادشاہ نے نہایت خاطرداری کی اور لشکر عظیم لیکر اُسکی امداد کی اور قلعہ مندو کو فتح کر کے اُس بادشاہ کو دیدیا ۹۳۱ھ مین بہادر شاہ پسر سلطان باپ سے آزردہ ہو کر دہلی چلا گیا اور راہ مین زیارت مزار حضرت خواجہ کی کی جب دہلی پہونچا تو سلطان ابراہیم نے بسبب اسکے کہ خبر آمد بابر شاہ گرم تھی آنا اس شہزادہ کا بہت غنیمت جانا اور بہت نوازش اُسپر کی اور سلطان مظفر بیٹے کے چلے جانے سے بہت محزون تھا خداوندخان سے خطوط نصائح آمیز کو لکھوائے کہ واپس آوے وہ فکر معاودت مین تھا کہ بعد ادائے نماز ظہر کے غرہ جمادی الثانی کو مظفر شاہ نے وفات کی

سکندر شاہ گجراتی	۹۳۲	۱۵۲۵	۹۳۲	۵۲۵

بعد فوت پدر تخت نشین ہوا اور باپ کی نعش سرکھج مین بھیجکر خود جاپانیر روانہ ہوا اور التفات اُمرائے پدری کے حال پر نہ کی اُمرا بیدل ہوگئے اگرچہ پھر خبر بیدلی اُمرا کی سنکر خلعت سب کو دیے مگر بیدلی نہ گئی ایک شب اسنے حضرت نبی جل جلالہ

بخاری وحضرت شاہ عالم رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا کہ آپلوگ فرماتے ہین کہ تخت سے اُٹھ جا تیری جگہ نہین ہی یہ جگہ
بہادرخان کی ہی اس خواب سے اُسے سخت وحشت ہوئی باہر نکلا شکار مین دل بہلایا پھر آکر سویا کہ عماد الملک غلام باتفاق
چند اشرار کے محلسرا مین داخل ہوا اور بادشاہ کو شہید کیا اور محافظین کو بھی مارا اور زخمی کیا یہ واقعہ اُنتیسوین شعبان
سنہ ۹۳۲ھ مین ہوا کل دو مہینے اُسنے سلطنت کی۔

نصیر شاہ گجراتی

۹۳۳	۱۵۲۵	۹۳۲	۱۵۲۵

بعد شہادت سکندر شاہ کے اُسی غلام حرامخوار نے نعش بادشاہ کی موضع ہانول مین کہ توابع جاپانیر کے ہی بھیجا اور نصرخان شہزادہ
خردسال کو محل سے لاکر بادشاہ بنایا اُمرا اس واقعہ سے بیدل ہوکر جابجا متفرق ہو گئے اُس غلام نے جبرًا لوگون سے
بیعت سلطنت نصرشاہ کی کرائی دوسرے اعیان مظفری نے خانہ نشین ہوکر عرایض خدمت مین بہادرخان کے بھیجے
اور عماد الملک نمکحرام نے اندیشمند ہوکر ایک عرضی بحضور ظہیرالدین بابر شاہ بھیجی اور بھی بادشاہ احمدآباد اور راجاندر وغیرہ
کو عرضداشت اور نامے لکھے مگر اُسکی بدقسمتی سے کسی نے کچھ توجہ نہ کی جب عرایض امرا باطلاع وفات مظفرشاہ بہادرخان
کو پہونچے لوازم تعزیت ادا کر کے احمدنگر روانہ ہوے احمدنگر پہونچتے پہونچتے ایک لشکر عظیم خیرخواہانکا جمع ہوگیا عماد الملک
یہ خبر سنکر بدحواس ہوا اور خزاین شاہان گجرات کے تلف کرنے پر دست درازی کی اور عضد الملک کو لشکر گران ساتھ
کر کے قصبہ محراسہ مین بھیجا تا کہ سدراہ امراے احمدآباد کا ہو اور وہ لوگ بہادرخان پاس نہ جائین جب بہادرخان کے
قریب پہونچنے کی خبر عضد الملک کو پہونچی خود بھاگ گیا بہادرخان بے دغدغہ داخل محراسہ ہوا عماد الملک جاپانیر مین
جاچھپا وہان سے لوگ واسطے لڑائی کے بھیجتا تھا جو آتے ساتھ بہادرشاہ کے ملجاتے اور بہادرشاہ اُنسے نوازش کرتا یہانتک کہ
وہ لوگ بھی جو شریک شہادت سکندر تھے آکر ملے بہادرشاہ مصلحتًا للوقت اُنسے بھی خبر نہ ہوا اور نوازش کی اور محمد نصر کو
پکڑ کر حرم مین بھیجدیا اور تعلیم مین دیا مدت سلطنت اُسکی ایک ماہ گیارہ روز ہی

بہادر شاہ گجراتی

۹۳۲	۱۵۲۵	۹۴۳	۱۵۳۶

عید کے دن احمدآباد مین تخت نشین ہوا اور جاگیرین سیرحاصل سبکو دی اور لشکر بیحساب لیکر جاپانیر پر چڑھائی کی جب دریا
سدر سے عبور کیا کل امراے عماد الملک اس بادشاہ سے آملے عماد الملک تنہا رہ گیا بادشاہ نے ضیاء الملک کو حکم دیا
کہ عماد الملک اور کل حرامخواران کو قتل کرین اور ہرگز نہ چھوڑین کہ وہ بھاگ سکین وہ حبشی غلام نمکحرام پشت دیوار سے
کود کر ایک گھر مین جاچھپا غلامان خداوندخان نے اُسے گرفتار کیا اور بادشاہ کے پاس حاضر کیا بحکم سلطان دار پر
کھینچا گیا اور چند لوگون کی گردن ماری گئی اور گھربار اُنکے لوٹ لیے اور بادشاہ داخل حصار جاپانیر ہوا اور بناء الملک

کی جسنے سلطان سکندر پر زخم لگایا تھا کھال کھنچوا ڈالی اور دار پر کھینچا اور ہر ایک قاتلان اُس شہید کو انواع عذاب سے قتل کیا
اور پندرھوین ذیقعدہ کو کوشک شرقی مین تخت مرصع پر جلوس کیا تاج مظفری سر پر رکھا اور عموم سپاہ دوصد چند و چار صد
چند اضافہ کرکے ایک سالہ مشاہرہ عطا کیا اور فقراے مزارات سرگنج وغیرہ کو زرکثیر دیا اور امرا کو خطاب دیکر جا بجا کی
حکومت دی دوسرے برس تاج خان کو لاکھ سوار سے راے سنگھ راجہ ڈال پر تعین کیا اور خود بطرف سندردیپ کے گیا
اور جماعت کثیر مرہٹونکو مسلمان کیا اور چند روز مین تمامی راجگان اطراف نے اطاعت قبول کی بتاریخ نہم شعبان ۹۳۶ھ
حصار مندو کو فتح کیا اور اُس ولایت کو اپنے امرا پر تقسیم کیا اور ۹۳۸ھ مین سلح کیا اور اُس دیار کو وجوہ کورٹھ ہاے
حرام خوار سے خالی اور صاف کیا اور بعد اٹھارہ برس کے قواعد اسلام اُس دیار مین ظاہر ہوا وہان سے حصار رایسین پر
آیا وہان لکھمی سین برادر سلدی متحصن تھا بادشاہ نے قلعہ کو گھیر لیا جب محصورین عاجز ہوے معاندان گجرات سے سخت جنگ
کی اور سلدھی کے بیٹے کو اور بہت راجپوتون کو قتل کیا غنیمت وافر پائی جب محاصرین عاجز ہوے تب بستم رمضان کو
لکھمی اور دوسرے راجپوتون نے زن و فرزند سلدھی اور اپنے زن و فرزند کو جلا کر مار ڈالا کہتے ہین کہ سات سو عورتین
تعلق سلدھی سے رکھتی تھین کہ رانی درگاوتی سلدھی کی جورو سب کو ساتھ لیکر آتش خانہ مین آئی اور طرفۃ العین مین
جلکر خاکستر ہوئی بادشاہ نے بفراغ خاطر اُس قلعہ کو فتح کرلیا اور بھی بہت سے حصار فتح ہوے بعد چندے نصیرالدین
محمد ہمایون نے دکھن کیطرف چڑھائی کی اور علاقون کو فتح کرتے ہوے احمد آباد پہونچے اور سخت سخت لڑائیان ہوئین
سلطان بہادر شاہ بھاگ کر جاپانیر چلا گیا اور ہمایون شاہ بسبب ناموافقت برادران کے مہم دکھن سے جسکو وہ پورا
تمام کر چکے تھے ہاتھ اُٹھا کر چلے گئے یہ بہادر شاہ دس بارہ روز جاپانیر مین رہ کر طرف سورٹھ و جونہ گڈھ کے گیا وہان سے
سندردیپ گیا وہان پانچ چھ ہزار فرنگیان جہازون پر آئے ہوے تھے سرداران نے انکی عذر بیماری کہلا بھیجا بہادر شاہ
اجل رسیدہ واسطے عیادت کے گئے وہان آثار غدر ظاہر ہوا چاہا کہ جلد پھر آوین اور فرنگیون کی کشتی سے اپنی کشتی پر
جست کرنا چاہا اُنھون نے اپنی کشتی ہٹا دی بادشاہ دریا مین گرا ایک غوطہ کھا کر سر اُٹھایا کہ ایک فرنگی نے نیزہ مارا وہ پھر
ڈوبا پھر نہ اُبھرا یہ واقعہ ماہ رمضان ۹۴۳ھ مین ہوا بعد غرق ہونے بہادر شاہ کے مادر بہادر شاہ احمد آباد مین ٹھہری اور
سندردیپ تصرف مین فرنگیون کے درآیا احمد آباد پہونچکر یہ مشورہ ہوا کہ میران محمد شاہ فاروقی کو بادشاہ بنایا جاے وہ اُسوقت
حاکم خاندیس تھا غائبانہ اُسکا خطبہ پڑھا اور سانڈنی سوار بلانے کو دوڑائے گئے اُسے خبر سلطنت سنکر شادی مرگ ہوئی اور مر گیا۔

محمود شاہ بن شاہزادہ لطیف بن مظفر شاہ گجراتی۔

۹۴۳	۱۵۳۶	۹۶۱	۱۵۵۳

بعد فوت میران محمد شاہ فاروقی کے اُمرا نے محمود شاہ کو کہ بحکم بہادر شاہ حصار تھانیسر مین قید تھا بلا کر بتاریخ دہم ذیحجہ تخت پر
بٹھایا اس بادشاہ کے عہد مین امرا مین بہت اختلاف رہا وزارت تبدیل ہوا کی مگر سلطان محمود نے بعنوان شایستہ
ایک مدت سلطنت کی اور اکابر و اشراف کے ساتھ سلوک مستحسن کیا برہان نامی ایک ملازم شاہی تھا کہ کبھی کبھی پیش نمازی

بھی کرتا تھا ایک قصور سخت اُس سے ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ دیوار مین چن دیا جائے چنانچہ چن دیا گیا ہنوز اسکی روح کثیف نہ نکلی تھی کہ حکم آزادی صادر ہوا وہ چندے صاحب فراش رہا جب صحیح ہوا تو پھر شفاعت اُمرا سے خدمت مین مامور ہوا اور خدمتگار خاص بنا اُسکے دل مین کینہ رہا اپنے خواہرزادہ دولت نامی کو بھی ساتھ رکھا اور منتظر وقت تھا اور چند محافظان شاہی کو بھی ملا لیا بماہ ربیع الاول سنہ ۹۶۱ھ بادشاہ شکار سے آکے آرام فرماتے تھے کہ ان حرامخواران نے جاکر بادشاہ کو قتل کرڈالا اور خود بادشاہ بننا چاہا مگر اُمرا نے اُسے اور اُسکے ہمراہیونکو حملہ کرکے مارڈالا یہ بادشاہ اطوار پسندیدہ رکھتا تھا روز وفات پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کھانے نہایت خوشبو اور خوشگوار غربا کو کھلاتا اور اُس روز آفتابہ اور طشت اپنے ہاتھ سے رکھتا اور خادمانہ خدمت مہمانان کرتا اور جو کپڑے واسطے دستار بادشاہ کے مہیا کیے جاتے وہ پہلے دسترخوان فقرا کیے جاتے تھے۔

احمد شاہ گجراتی	۹۶۱	۱۵۵۳	۹۶۹	۱۵۶۱

محمود شاہ کے کوئی اولاد نہ تھی کیونکہ محلات کا حمل گروا دیا کرتا تھا بعد قتل محمود شاہ کے اعتماد خان نے رضی الملک نامی ایک خردسال لڑکے کو حرم سے لاکر ظاہر کیا کہ یہ اولاد احمد شاہ بانی احمد آباد سے ہے اور سب سے بیعت کی اور احمد شاہ خطاب دیکر بادشاہ بنایا مگر صرف نام کا بادشاہ رہا کل مہمات سلطنت باختیار اعتماد خان رہے آخر وہ بھاگ کر سید مبارک بخاری کے پاس چلے گئے اُنپر اعتماد خان نے لشکرکشی کی اُنکو توپکا گولہ لگا وہ شہید ہوگئے اور اُنکے لوگ منتشر ہوگئے احمد شاہ آوارہ ہوکر صحرا کو چلا گیا اور گوشہ مین چھپ رہا پھر ڈھونڈھ کر اُسے لائے اور ویساہی بے اختیار بادشاہ رہا آخرکار اعتماد خان نے اُسے مارکر بازار مین پھینکدیا اور مشہور کیا کہ براہ فسق وجیہ الملک کے گھرمین گیا ناشناختہ مارا گیا مدت سلطنت اُسکی آٹھ سال تھی

مظفر شاہ گجراتی	۹۶۹	۱۵۶۱	۹۹۳	۱۵۸۴

بعد قتل احمد شاہ اعتماد خان ایک چھوٹا لڑکا لایا اور قسم کھائی کہ یہ لڑکا سلطان محمود سید کا بیٹا ہی وقت شہادت اُسکے پانچ مہینہ کا حمل مین تھا اور میرے گھرمین پیدا ہوا ہی باتفاق اُمرا سے تخت پر بٹھایا اور مظفر شاہ لقب کیا تھوڑے روز کے بعد علاقہ داران وامرائے گجرات نے خودسری اختیار کی اور ہر ایک ایک جگہہ کا قابض ہوگیا لڑائیان باہم درمیان مین ہوئین پھر باہم صلح ہوئی آخر سنہ ۹۸۰ھ مین جلال الدین محمد اکبر شاہ نے دکن پر چڑھائی کی اور فتح پائی مظفر شاہ کو داخل اُمرا کیا اور جاگیر دی نو برس اُس جاگیر پر رہا بعد اُسکے بھاگ کر احمد آباد گیا اور کچھ لشکر جمع کرکے بادشاہی لوگون کو قتل کیا اور خزانہ شاہی کو تصرف کیا اسکے بعد نواب خانخانان نے اُسے جاکر گرفتار کیا

اور بادشاہ کے حضور مین روانہ کیا اُسنے راہ مین استرہ سے اپنے تئین ذبح کر ڈالا سلسلہ گجراتیان تمام ہوا۔

ذکر سلاطین مالوہ کہ پایہ تخت اُنکا شادی آباد مندو تھا

دلاور شاہ مالوہ	۷۹۲	۱۳۸۹	۸۰۸	۱۴۰۵

واضح باد کہ یہ ملک بیشتر بتصرف راجگان ہند تھا بکرماجیت اسی علاقہ کا راجہ تھا سالباہن و راجہ بھوج اسمقام کے حکمران تھے ۴۱۹ھ مین سلطان محمود نے اِس علاقۂ دکن کو فتح کیا اور بتخانہ سومنات توڑا مگر کوئی حاکم یہانکا مقرر نہ کرکے غزنی چلے گئے چند زمانہ تک اسیطور سے یہ علاقہ رہا سنہ چھہ سو کئی ہجری مین سلطان قطب الدین ایبک نے جہاد کیا اور ناگور و اجمیر و مالوہ و چندیری کو فتح کیا جب سے ایک مدت تک یہ سب علاقہ بہ تحت سلاطین دہلی سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ تغلق کے وقت مین دلاور خان غوری یہانکا حاکم مقرر ہوا بعد وفات سلطان محمد شاہ کے سلطان محمود بیٹا اُسکا تخت نشین ہوا اِسکے عہد مین نہایت ابتری سلطنت دہلی مین ہوئی اُسی زمانہ مین دلاور خان مالوہ مین اور ظفر خان گجرات مین بادشاہ بن بیٹھے اور سکہ خطبہ اپنے نام جاری کیا اور باخود ہا اِن دونون نے مواخات کی اور ایک دوسرے کا معاون قرار پایا جب ۸۰۱ھ مین تیمور صاحبقران نے معمورۂ دہلی کو لوٹا اور تمام قصبات غارت کیے محمود شاہ بھاگ کر مالوہ پہونچا دلاور خان نے بہت تکریم کی اور زر اندوختۂ خود بادشاہ کو دیا۔ سنے اُسمین سے تھوڑا قبول کیا اور پھر دہلی آیا اور ۸۰۴ھ مین دوبارہ تخت نشین ہوا دلاور خان نے اُسی سال مین قلعہ شادی آباد مندو چونہ و گچ سے مرمت کیا اور چار برس کے بعد وفات پائی

ہوشنگ شاہ بن دلاور خان مالوہ	۸۰۸	۱۴۰۵	۸۳۸	۱۴۳۴

بعد فوت دلاور شاہ کے الپ خان اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور ہوشنگ شاہ اپنا خطاب کیا اور تمامی راجونکو اس علاقہ کے زیر کرکے خراج ہرسالہ مقرر کیا اور ہمیشہ ملک گیری اور لڑائی پر تُلا رہتا مگر چونکہ خلاف عہدی بہت کرتا تھا اِس سبب سے اکثر ناکامیاب ہوتا آخر ۸۳۸ھ مین بمرض سلسل بول وفات کی

محمد شاہ مالوی بن ہوشنگ شاہ	۸۳۸	۱۴۳۴	۸۳۹	۱۴۳۵

بعد باپ کے تخت نشین ہوا غزنین خان نام تھا محمد شاہ خطاب کیا اور ملک معیشت کو خطاب خانجہانی مسند عالی اور محمود خان اُسکے بیٹے کو خطاب امیر الامرا کا دیا یہ دونون نے محیط ہوکر اچھی اچھی قطعات سیر حاصل خود لیے محمد شاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے دو بھائیون کو قتل کیا اپنے داماد اور بھتیجے کی آنکھ مین سلائی پھروادی اس حرکت سے کچھ لوگ

رنجیدہ خاطر تھے کہ بادشاہ کو خبر پہونچی کہ امیرالامرا ارادہ خودسری رکھتا ہی اُس خبر کو پاکر دہ فکر دفع مین ہوا امیرالامرا کو
بھی خبر پہونچی وہ بھی ہوشیار رہنے لگا ایکبار درمیان بادشاہ اور امیرالامرا کے عہد و میثاق جدید ہوا مگر بادشاہ نے پھر فکر اُسکی
کی امیرالامرا نے خبر پاکر ساقی کو بلاکر زہر دلوا دیا بادشاہ نے وفات کی اور یہ تخت پر جا بیٹھا مدت سلطنت محمد شاہ ایکسال چند ماہ

۱۴۶۸	۸۷۳	۱۴۳۵	۸۳۹	سلطان محمود مالوہ

یہ خلجی اصل تھا بادشاہ کو زہر دلواکر خود بادشاہ بن بیٹھا اور بڑے کروفر سے بادشاہی کی بہت حصار فتح کیے اور بہت راجاؤنکو
زیر کیا اور تمام بتخانے توڑے اور ہر جگہہ احکام شرعی جاری کیے اور بجاے بتخانہ و دیگر مقامات کی مسجدین بنائین اور مدارس
بنائے اور بڑا صادق القول جری تھا اسکے حسن سلطنت کا شہرہ بہت ہوا سلطان عمر مرزا نبیرۂ امیر تیمور نے اُسے
ہدیہ بھیجا ایلچی کو بڑی توقیر سے شہر مین لایا اور بہت اعزاز سے تحف و ہدایا کثیرہ کے ساتھ رخصت کیا سلطان محمد
برادرزادہ معزالدین مبارک شاہ سے لڑا بالتماس بادشاہ صلح کر کے مندو مین پھر آیا بہلول لودی سلطان دہلی نے
ایلچی بھیجا کہ سلطان حسین شاہ شرقی کی یورش ہے اور مدد چاہی وہ ارادہ دہلی جانے کا رکھتا تھا کہ پندرھوین ذیقعدہ
کو وفات کی ارسٹھ برس کی عمر پائی اور چونتیس برس سلطنت کی

۱۴۹۹	۹۰۵	۱۴۶۸	۸۷۳	غیاث الدین ولد محمود شاہ خلجی

بعد فوت پدر تخت نشین ہوا اُمرا کو خطاب حسب دستور عطا کیے اور کہا کہ مین تیس برس تک باپ کے عہد مین بہت
لڑائیان لڑا اور بہت ملک فتح کیے اب مجھے ہوس ملک گیری اور جدال و قتال کی نہین ہی امورات سلطنت کو
تم لوگ دیکھو جو ضروری اور مشکل امر ہون مجھے خبر کرو اور اپنے معتمدون کو واسطے جمع کرنے دختران خوبرو کے متعین کیا
چنانچہ سولہ ہزار عورتین جوان اور خوش جمع کی گئین اور پانسو لونڈیان ترک کو لباس مردانہ دیکر مغول خطاب کیا اور
پانسو حبشی لونڈیون کو مسلح کر کے جیوش نامزد کیا اور ایک گروہ کو لکھنا پڑھنا سیاق سکھا کر منشی اور اہل دفتر کیا اور ایک
جماعت کو اہل بازار بنایا کہ جو کچھ چیزین بازار مین ملا کرتین سب محل مین ملتی تھین اور ہزار لونڈیونکو قرآن یاد کرایا کہ
جب کپڑے بدلتا تو وہ سب قرآن ختم کر کے اُسپر دم کرتین اور کئی ہزار کو ناچنا اور گانا بجانا سکھایا ان سب کے ساتھ
طرفہ یہ تھا کہ کبھی نماز تہجد اور اشراق اُسکی فوت نہ ہوتی تھی اور نماز جمعہ برابر مسجد جامع مین آکر پڑھتا اور محتاجون اور
درویشون کو زر کثیر بخشتا اور کسی سائل کو محروم نہ کرتا اور اپنے مقربین کو حکم دیا تھا کہ جو چیز نعمت الٰہی سے میری نظر سے
گذرے اور مین شکر الٰہی بجا لاؤن بمقابلہ ہر شکر پچاس روپیہ محتاجونکو دو اور حرم سرا کے معتمدونکو یہ قدغن کی تھی
کہ جب مجھے عیش مین مستغرق دیکھو تو کفن میرے سامنے لاکر مجھے دکھاؤ تاکہ موت یاد آجائے اور خدا کی یاد سے

ہم غافل نہ ہون اور ساتھ اس عیش کے کبھی گرد مسکرات و منہیات کے نہ پھرا ایک طبیب نے ایک معجون منافع کثیر کی
لاکھ روپیہ کے صرف مین بنائی تھی پوچھا کہ کوئی جزو مسکرات بھی اسمین ہی معلوم ہوا کہ ہزار جزو مین ایک جزو ہی
دریا مین پھنکوا دیا ہر چند دوسرے ندیمون نے مانگا مگر ندیا کہا کہ جو مین اپنے لیے نہین پسند کرتا دوسرے کے لیئے
نہین جائز رکھ سکتا ایک روز بادشاہ نے ایک ندیم سے کہا کہ مین نے اتنی عورتین جمع کین مگر جیسی چاہتا ہون ایک
نہین اسنے عرض کی کیسی ہونا چاہیئے گفتگو ہوتے ہوتے یہ بات قرار پائی کہ جسکا ہر عضو ایسا مناسب و خوبصورت
ہو کہ دوسرے کا محتاج نہو اسنے عرض کیا مین کوشش کرتا ہون چنانچہ سال بھر کی تلاش مین ایک لڑکی اسے نظر
آئی جب تمام سے پھر کر مندو کے قریب آیا اُسے بہت روپیہ دیکر فریفتہ کر کے لے آیا بادشاہ نے بہت پسند کیا
اور وہ داخل محل ہوئی اُسکے والدین کو یہ خبر نہ تھی اُنھون نے جانا کہ کوئی لشکری بھگا کر لے بھاگا ہی وہ سب مندو مین
آئے اور جب بادشاہ جمعہ کی نماز کو مسجد مین جاتے تھے فریاد کی اور ماجرا بیان کیا بادشاہ سواری سے اُتر پڑا اور قاضی
سے کہا اسکا مجرم مین ہون جو تعزیر شرعی ہو میری کرو جب اُس لڑکی کے باپ نے یہ سُنا کہا کہ مین نے جانا تھا کہ
لشکری متصرف ہوا اگر بادشاہ کے تصرف مین ہی تو اس سے بڑھ کر کیا عزت و منزلت ہوگی قاضی نے عرض کی کہ
بادشاہ اُٹھین اور مسجد جامع مین تشریف لے چلین بادشاہ نے کہا جو کچھ مین نے قبل رضا انکے کیا ہی اُسکی
تعزیر کرو قاضی نے کہا گناہ نادانستہ کے لیے تعزیر نہین ہی تب بادشاہ مسجد مین آئے اور بعد ازین منادی کردی
کہ کوئی شخص اب کوشش ایسے کام مین نہ کرے اور بھی اُسکے انعامات مشہور ہین چار شخص چار بار ایک سم گدھے کا
لائے اور کہا کہ حضرت عیسیٰ کے گدھے کا سم ہی بہت بہت انعام ہر چار کو مختلف چار وقتون مین دیا ایک پانچوان شخص
بھی لایا وہ بھی رکھ لیا اور انعام بقیاس دیا ایک ندیم ہنس پڑا اور کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا شاید پانچ سمہ کا
ہو بادشاہ نے کہا کہ ہم جانتے ہین مگر سائل کو کیونکر محروم کرین ہمیشہ عبادت و ریاضت مین رہتا اور اہل حرم مین پورا
پورا برابر برتاؤ کرتا ایک من غلہ اور دو روپیہ ہر لونڈی کو دیتا ویسا ہی رانی خورشید کو بھی جو شہزادون کی مان تھی دیتا
شہزادہ ناصر الدین بڑے بیٹے کو اپنا ولی عہد کیا دوسرے تعجب کی بات یہ ہی کہ باوجود اس کثرت عیش و عدم خبر گیری
سلطنت کے کوئی فتور اُسکے عہد مین سلطنت مین نہ پیدا ہوا تینتیس برس سلطنت کی

ناصر الدین بن غیاث الدین خلجی مالوہ	۹۰۵	۱۴۹۹	۹۱۶	۱۵۱۰

یہ بادشاہ دو حقیقی بھائی تھے یہ بڑا اور ولیعہد تھا پیرانہ سالی مین غیاث الدین کے اِسکی مان نے چاہا کہ چھوٹا بیٹا
بادشاہ ہو جب یہ خبر ناصر الدین کو ہوئی تو اِسنے شورش کی غیاث الدین کو خبر ہوئی اُسنے بی بی کو ڈانٹا اور کہا کہ
ولیعہد ناصر الدین ہی الغرض بعد مرنے باپ کے بادشاہ ہوا اور نہایت دائم الخمر و سفاک تھا بہت قتل ناحق اُسنے

کیا ایکروز حالت نشہ مین حوض مین گرگیا قریب تھا کہ مرجائے لونڈیون نے کان پکڑکے کھینچا اور نکالا جب ہوش آیا تو اُن بیکسیون کو قتل کرڈالا شہاب الدین اُسکا بیٹا جسے اُسنے ولیعہد کیا تھا یہ حال باپ کا دیکھ کر دہلی چلا گیا فراق مین اُسکے بیمار ہوکر مرگیا گیارہ برس چار مہینے اُسنے سلطنت کی۔

محمود شاہ بن ناصر الدین شاہ مالوہ	۹۱۶	۱۵۱۰	۹۴۱	۱۵۳۴

چونکہ شہاب الدین جو ولیعہد تھا دہلی چلا گیا دوسرا بیٹا ناصر الدین کا بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور بہت لڑائین لڑا بہادر شاہ گجراتی سے جیسے دوستی تھی اُسنے اسکی بہت مدد کی تھی جب اُسکو مدد کی ضرورت ہوئی تو اُسنے ٹال دیا اور خلوت مین اُسکے مخالفین کی مدد کی بہادر شاہ کو بہت خلاف ہوا وہ لشکر کشی کرکے مالوہ مندو پر آیا اور فتح کرکے داخل حصار ہوا اور اُسے چار بیٹون سمیت گرفتار کرکے اُنکو لانے گجرات کے کسی قلعہ مین روانہ کیا راہ مین قوم بہیل نے شبخون مارا محافظان بہادر شاہی نے اُسکو مع چار بیٹون کے قتل کرڈالا سلسلہ غوریان وخلجیان اس ملک مین تمام ہوا اور بہادر شاہ قابض ہوا بعد بہادر شاہ سے ہمایون نے اس ملک کو لیا۔

ذکر سلاطین خاندیس جو لوگ فاروقی تھے اور پایہ تخت انکا اول حصار تھانیسر ہوا

ملک راجہ خاندیسی	۷۷۱	۱۳۶۹	۸۰۱	۱۳۹۸

یہ بھی یکے از اُمرائے سلطان فیروز شاہ تغلق بادشاہ دہلی کے تھا علاقہ خاندیس کا حاکم مقرر ہوگیا وہان اُسنے بہت سے کارنمایان کیے اور راجگان اطراف کو کماحقہ زیر حکومت کیا اور زر وافر اُنسے لیکر بادشاہ کے حضور مین بھیجا جب فیروز شاہ نے وفات پائی بیٹون مین اُسکے تکرار پھیلی خونریزیان ہوئین انتظام سلطنت درہم وبرہم ہوا جب گجرات ومالوہ وغیرہ مین حکام وہان کے خودسر بادشاہ بنے اُسنے بھی خاندیس مین تاج شاہی پہنا وسکہ وخطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور دیگر بادشاہ گجرات سے موافقت کرلی اور آخر شعبان مین وفات کی

نصیر خان خاندیسی	۸۰۱	۱۳۹۸	۸۴۱	۱۴۳۷

بعد فوت پدر تخت نشین ہوا اور ایک شہر نام پر حضرت شیخ برہان قدس سرہ کے مسمّے بہ برہان پور آباد کیا اور قلعہ تعمیر کیا لشکر کشی کرکے راجگان اطراف سے خراج سالانہ مقرر کیا اسا نامی ایک اہیر جسکے پاس لاکھ مویشیان تھیں اور ساٹھ ہزار اُسکی قوم اُسکے تابع تھی پہلے اُس سے اُسنے دوستی کی پھر مار ڈالا اور اُسکا چھوٹا سا قلعہ لے لیا سلطان احمد بہمنی نے اپنے ایک سردار کو خاندیس کی طرف بھیجا یہ بادشاہ بھاگکے تھانیسر کی طرف چلا گیا سردار بہمنی

تمام لوٹ مار کر و عمارات کو خاک سیاہ کر کے چلا گیا تب پھر دوبارہ آکر اُسنے ترمیم و درستی عمارات و شہر کی کی اور شاہ گجرات سے صلح کر لی مُدّت سلطنت اسکی چالیس برس چھ مہینہ تھی

میران عادل شاہی فاروقی خاندیسی	۸۴۱	۱۴۳۷	۸۴۴	۱۴۴۰

بعد باپ کے بادشاہ ہوا ملک التجار جو قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے تھا اُس سے لڑکر اُسے ہزیمت دی تین برس کے بعد ایک ہندو نے اسے شہید کر ڈالا۔

مبارک خان فاروقی خاندیسی	۸۴۴	۱۴۴۰	۸۶۱	۱۴۵۶

بعد وفات پدر تخت نشین ہوا اور ایک مدت تک بہت اچھی طرح سے سلطنت کی مدت سلطنت اسکی سترہ برس چھ مہینہ تھی

عادل خان بن مبارک خان	۸۶۲	۱۴۵۷	۹۰۹	۱۵۰۳

بعد باپ کے سلطنت پائی اور مُدّت تک بکامرانی بسر کیا اور رایان و راجگانکو خوب تابع کیا اور دریاے کے کنارہ پر ایک قلعہ اور شہر آباد کیا نام اُسکا عادل آباد رکھا چوتھی ربیع الاول کو وفات کی۔

داؤد خان	۹۰۹	۱۵۰۳	۹۱۷	۱۵۱۱

چونکہ عادل خان کے کوئی اولاد نہ تھی داؤد خان اُسکا بھائی بادشاہ ہوا اور ایک زمانہ تک سلطنت بآسایش کرکے وفات کی

عادل خان اعظم ہمایون خاندیسی	۹۱۷	۱۵۱۱	۹۲۶	۱۵۱۹

داؤد خان کے کوئی اولاد نہ تھی اُمرا نے اعظم خان کو کہ اولاد سے فاروقی کے تھا احمد نگر سے بلا کر بادشاہ کیا مگر سلطان محمود گجراتی نے عادل خان بن نصیر خان کو کہ نواسہ داؤد خان کا تھا بارہ ہزار سوار اور اعظم ہمایون خطاب دیکر حکومت برہانپور پر بھیجا عالم خان قدرت مقاومت نہ دیکھکر کھسک بھاگ گیا عادل خان سب محافظونکا قلع قمع کر کے بادشاہ مستقل بنا اور بہ مدد شاہ گجرات تمامی مخالفین پر فتح پائی اور جمعہ کے دن سوین رمضان کو وفات کی

محمد شاہ فاروقی خاندیسی	۹۲۶	۱۵۱۹	۹۴۲	۱۵۳۵

بعد عادل شاہ ثانی کے بادشاہ ہوا اور بہادر شاہ گجراتی کی اطاعت و امداد مین برابر رہا ہمایون شاہ نے اپنے بھائیون کو

احمد آباد پر متعین کیا تھا اور بہادر شاہ سے احمد آباد چھوٹ گیا تھا کہ برادران ہمایون شاہ احمد آباد کو چھوڑ کر اکبر آباد چلے آئے پھر بہادر شاہ نے احمد آباد پر تسلط پایا مگر ہاتھ سے فرنگیون کے بندر دیپ مین شہید ہوا اُسوقت عادل شاہ بجائے بہادر شاہ مالوہ مین لڑتا تھا اُمرا نے غائبانہ اُسے بادشاہ احمد آباد کیا اور خطبہ اُسکے نام پڑھا جب عادل شاہ نے یہ خبر سنی تین روز کے بعد مر گیا

مبارک شاہ ثانی	۹۴۲	۱۵۳۵	۹۷۴	۱۵۶۶

بعد محمد شاہ کے تخت پر بیٹھا یہ محمد شاہ کا بھائی تھا اور محمود خان گجراتی ایک جگہ قلعہ تھا نیسر مین کسی وقت قید تھے با خود حالت قید مین یہ عہد ہوا تھا کہ ہم لوگ بادشاہ ہو جائین تو باہم مواخات رہے اور ایک دوسرے سے مخالفت نہ کرے اتفاق یہ کہ جس زمانہ مین مبارک شاہ بادشاہ خاندیس ہوا محمود خان بھی گجرات کا بادشاہ ہوا مبارک شاہ نے بہ ترغیب عماد الملک گجراتی کے احمد آباد پر لشکر کشی کی اور ہزیمت کھا کر پھرا مگر محمود شاہ نے عوض نہ لیا اُسی زمانہ مین ناصر الملک ہمایون شاہ کی طرف سے حاکم مالوہ تھا اور باز بہادر بخوف ناصر الملک مالوہ سے بھاگ کر خاندیس آیا تھا اور تعاقب مین بہادر شاہ کے خاندیس آیا تھا اور مبارک شاہ اور باز بہادر تو عماد الملک کے برابر چلے گئے ناصر الملک خاندیس اور برہانپور کو تاراج کر کے پھرا آتا تھا کہ راہ مین آب نربدہ غرق ہو گیا مبارک شاہ نے جب یہ خبر سنی بلغار وہان سے پھر کر بہت اسباب ناصر الملک کا لوٹا اور شہر کی آبادی مین مصروف ہوا اور پھر کہین عزیمت نہ کی اور اوایل جمادی الاول مین وفات پائی

میران محمد شاہ بن مبارک شاہ خاندیسی	۹۷۴	۱۵۶۶	۹۹۴	۱۵۸۵

بعد باپ کے تخت پر بیٹھا اور جمہور انام کو راضی کیا اور چونکہ سلطان محمود بادشاہ گجرات کو اُنھین دنون حرامخواران نے شہید کیا تھا اور خرد سال لڑکے کو تخت پر بٹھا کر خود حرامخواران نے اقطاع سر حاصل اپنے تصرف مین کر لیا تھا اور چنگیز خان حبشی فوج عظیم کے ساتھ حصار تھا نیسر تک پہونچا تھا میران محمد شاہ لشکر جرار لیکر بدفع اُسکے مستعد ہوا چنگیز خان تاب مقاومت نہ لا سکا بھاگ گیا سب توپخانے اور اسباب اُسکا خاندیسیون کے ہاتھ آیا میران محمد شاہ اس واقعہ سے مغرور ہوا اور طرف احمد آباد کے چڑھائی کی وہان لڑا اور ہزیمت پائی اور سب اساسہ شاہی اُسکا بدست گجراتیان در آیا اور خراب حال کے ساتھ برہانپور پھر آیا دوسری فوج جمع کر کے دوسرے سال پھر احمد آباد پر چڑھائی کی مرتضےٰ نظام شاہ سے ہزیمت پائی نظام شاہ نے تعاقب کیا آخر عاجز ہو کر تیرہ لاکھ روپیہ فیل اور دوسرے اجناس نفیسہ چنگیز خان سپہ سالار نظام شاہ کو دیکر اپنی مخلصی کی اور اسی غم و غصّہ مین بیمار ہو کر مر گیا دس برس اپنے سلطنت کی

راجی علیخان خاندیسی	۹۹۴	۱۵۸۵	۱۰۰۵	۱۵۹۶

بعد فوت میران محمد شاہ کے ارکین دولت نے حسن خان چھوٹے بیٹے کو محمد شاہ کے تخت پر بٹھایا اور ہر جگہ مخالفت شروع کر دی راجی علیخان بڑا بیٹا اُسکا بخوف دشمنان بھاگ کر جلال الدین محمد اکبر شاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور مدد چاہی چنانچہ مدد دیکر گیا اور بے تردد سلطنت لے لی مگر بپاس ادب بادشاہی لفظ شاہی کا اپنے نام کے ساتھ نہ ملایا اور ہمیشہ تابع فرمان رہا چنانچہ جب شہزادہ سلطان مراد مہم برار پر متعین ہوے تو اُنکی تحت مین لڑا کیا اور اُسی لڑائی مین بمقام ماتھری شہید ہوا

بہادر خان بن راجی علیخان خاندیسی	۱۰۰۵	۱۵۹۶	۱۰۰۸	۱۵۹۹

جب راجی علیخان شہید ہوا تب خانخانان نے حضور مین اکبر شاہ کے عرضی بھیجکر امارت خاندیس بنام بہادر خان اُسکے بیٹے کے منگوا دی اور اُسی سنہ مین شہزادہ مراد نے بسبب کثرت شرب کے وفات پائی تھی اور شہزادہ دانیال وہان متعین ہوے تھے جب شہزادہ دانیال آئے بہادر خان نے شہزادہ دانیال کی ملازمت نہ کی اس امر کی شہزادہ نے بادشاہ کو اطلاع دی حکم آیا کہ تم کچھ معترض نہ ہو ہم خود آتے ہین جب بادشاہ کے آنے کی خبر ہوئی بہادر خان استحکام برج حصار و شہر مین مصروف ہوا جب بادشاہ پہونچے تو قلعہ کو محاصرہ کر لیا اور ہر روز نئی فوج وہان پہونچی اور بسبب کثرت ذی حیات کے کہ مویشی وغیرہ بہادر خان نے اندر قلعہ کے بہت رکھ لیے تھے وبا و طاعون محصوران مین پھیلا اور ذخیرہ بھی تمام ہو گیا آخر تنگ آکر بہادر خان بذریعہ خان اعظم کوکہ کے مع اپنی اولاد و احفاد کے بادشاہ کی خدمت مین حاضر آیا اکیس نفر کل فاروقیون کو مع بہادر خان بادشاہ نے پکڑ کر قلعہ گوالیار مین بھیجدیا کہ پھر اُنکی کچھ خبر نہ ملی اور سنہ ۱۰۰۸ مین سلسلہ فاروقیون کا تمام ہو گیا اور علاقہ خاندیس بہ تحت اکبر شاہ در آیا

ذکر شاہان بنگالہ کہ پایہ تخت اُنکا مقام لکھنوتی تھا

محمد بختیار امیر بنگالہ			۶۰۲	۲۰۵

قطب الدین ایبک نے جب ہندوستان پر تصرف تمام پایا تو محمد بختیار کو بنگالہ کا حاکم کیا اور جب سلطنت دہلی غیاث الدین بلبن کو ملی تو اُسنے بغرا خان اپنے بیٹے کو قدر خان خطاب کرکے بنگالہ بھیجا قدر خان نے اپنا خطاب بنگالہ مین ناصر الدین کیا اُسنے عمر دراز پائی فخر الدین صلاح دار نے اُسے شہید کیا اور چتر سلطنت سر پر رکھا محمد بختیار سنہ ۶۰۲ مین اور فخر الدین کو علاؤ الدین نے سنہ ۷۴۳ مین سر میدان قتل کیا اور بادشاہ بنا جب محمد تغلق بادشاہ دہلی ہوے حاجی الیاس

کو بنگالہ کا حاکم کرکے بھیجا اسنے سلطان علاؤالدین کو قتل کیا اور خود وہان کا حاکم رہا یہ واقعہ ۷۴۳ھ مین ہوا

حاجی الیاس المخاطب بہ شمس الدین	۷۴۳ ۷۵۲	۱۳۴۳ ۱۳۵۱	۷۵۹	۱۳۵۷

عہد تغلق شاہ مین یہ حاکم بنگالہ ہوا جب تغلق شاہ نے وفات پائی اور فیروزشاہ تخت نشین ہوے اسی وقت مین جیسے حسن بہمنی وغیرہ دکھن مین بادشاہ بن بیٹھے حاجی الیاس بھی بنگالہ مین بادشاہ بنا او سلطان شمس الدین اپنا خطاب کیا اور لکھنوتی کو پایہ تخت بنایا اور اقصاے بنگالہ تک اپنا زیر فرمان کیا ۷۵۴ھ مین فیروزشاہ نے عزیمت بنگالہ کی شمس الدین نے صف جنگ آراستہ کیا اور ہزیمت کھاکر حصار اکدوانہ مین متحصن ہوا آخر نذر و پیشکش دیکر بادشاہ سے صلح کی اور خراج ہرسالہ اپنے اوپر قبول کیا اور برابر پہونچاتا گیا اور اپنی عمر عیش و کامرانی مین کاٹی اور سولہ برس امارت و سلطنت کرکے وفات کی

سلطان سکندر بنگالہ	۷۵۵	۱۳۵۷	۷۶۲ ۷۶۸	۱۳۶۰ ۱۳۶۶

بعد باپ کے تخت نشین ہوا فیروزشاہ نے باردیگر بنگالہ پر چڑھائی کی اسنے بھی باپ کیطرح ہاتھی اور نقد و نفایس پیش کرکے صلح کی اور چند سال بعشرت بسر کی اور نو برس سلطنت کرکے وفات کی۔

غیاث الدین بن سکندر شاہ بنگالہ	۷۶۸	۱۳۶۶	۷۷۵	۱۳۷۳

بعد باپ کے سلطنت پائی اور حسب قاعدہ آباے سلاطین دہلی کی تابعداری کرکے سات برس سلطنت کی

سلطان السلاطین	۷۷۵	۱۳۷۳	۷۸۰ ۷۸۵	۱۳۷۰ ۱۳۸۳

بعد وفات باپ کے بادشاہ ہوا یہ بادشاہ نہایت حلیم اور شجاع تھا اسکے وقت مین سلطنت نے رونق پکڑی اور ساری خلقت اس سے راضی رہی دس برس سلطنت کرکے وفات کی

شمس الدین ثانی	۷۸۵	۱۳۸۳	۷۸۷ ۷۸۸	۱۳۸۵ ۱۳۸۶

اپنے تخت پدری پر بیٹھا اور تین برس چند مہینے بادشاہت کی اور وفات کی۔

جلال الدین	۷۸۰ ۷۸۸	۱۳۷۸	۸۱۲	۱۴۰۹

جب شمس الدین نے وفات پائی تو کوئی اولاد اسکے نہ تھی کیس نامی ایک زمیندار وہان کا بادشاہ بن بیٹھا اور سات

برس تک سلطنت کرکے مراتب اُسکا بیٹا مسلمان ہوگیا اور بجاے پدر تخت نشین ہوا اور جلال الدین اپنا خطاب کیا اور خلق کے ساتھ سلوک پسندیدہ کیا اور نیکنام ہوا اُس زمانہ مین اولاد مین فیروز شاہ کے باخود ہا لڑائیان ہقین کوئی معترض اسکا نہ ہوا سترہ برس تک نہایت خوبی سے سلطنت کرکے وفات کی

سلطان احمد بنگالہ	۸۱۲	۱۴۰۹	۸۳۰	۱۴۲۶

یہ جلال الدین کا بیٹا بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور سلطان شرقی جونپوری سے مواخات کی اور اٹھارہ برس تک بعیش بسر کرکے ۸۳۰ھ مین وفات پائی۔

ناصر شاہ	۸۳۰	۱۴۰۹	۸۳۲	۱۴۲۸

بعد وفات احمد شاہ کے کوئی اولاد سے کہیں زمیندار کے نرہا ایک غلام کو اُسکے بادشاہ بنایا اُمرا نے اُسی روز اُسے مار ڈالا اور ایک شخص کو خاندان سے حاجی الیاس کے بہم پہونچا کر بادشاہ بنایا اور ناصر شاہ خطاب دیا اُسنے ۸۳۲ھ مین وفات پائی

مارنک شاہ	۸۳۲	۱۴۲۸	۸۷۰ ۸۷۹	۱۴۶۵ ۱۴۷۴

جب ناصر شاہ مرا تو اُمرا نے مارنک شاہ کو کہ وہ بھی اُسی سلسلہ سے تھا بادشاہ بنایا اُسنے سترہ برس بادشاہی کی

یوسف شاہ	۸۷۹	۱۴۷۴	۸۸۷	۱۴۸۲

بعد مارنک شاہ کے اُمرا نے یوسف شاہ کو بادشاہ بنایا اُسنے آٹھ برس سلطنت کرکے وفات کی۔

فتح شاہ	۸۸۷	۱۴۸۲	۸۹۶	۱۴۹۰

جب یوسف شاہ مرا تو اُمرا نے سکندر نامی ایک شخص کو بادشاہ بنایا اُس سے ایسے افعال ناشائستہ ایک ہی روز مین ظاہر ہوے کہ اُسے معزول کرکے فتح شاہ کو بادشاہ کیا سات برس بادشاہی کے بعد خواجہ سرا کے ہاتھ سے شہید ہوا اُس نے اپنے تئین سلطان شاہزادہ لقب دیکر تخت نشین کیا اُسے اندمل حبشی نے ہلاک کیا۔

اندمل حبشی مخاطب بہ فیروز شاہ	۸۹۶	۱۴۹۰	۸۹۹	۱۴۹۳

اندمل حبشی نے خواجہ سرا کو قتل کرکے بادشاہت کی اور فیروز شاہ مخاطب ہوا اور اچھی طرح سلوک کے ساتھ

بادشاہت کرکے ۸۹۹ھ مین وفات کی

نام				
محمود شاہ	۸۹۹	۱۴۹۳	۹۰۵	۱۴۹۹

بعد باپ کے بادشاہ ہوا اور نہایت ظلم پیشہ تھا آخر ہاتھ سے بدر نام حبشی کے مارا گیا۔

نام				
مظفر شاہ یعنی بدر حبشی	۹۰۵	۱۴۹۹	۹۰۹	۱۵۰۳

بعد محمود کے بادشاہ ہوا اور مظفر شاہ خطاب کیا قساوت قلبی اور سیہ درونی سے بہتیرے سادات وعلما کو قتل کیا ساری خلق اُس سے عاجز آئی علاؤالدین ملازم نے اُسکے اُسے رات کو جاکر قتل کر ڈالا۔

نام				
علاؤالدین شریف مکہ	۹۰۹	۱۵۰۳	۹۲۰	۱۵۱۴

بعد قتل مظفر شاہ کے بادشاہ ہوا نہایت عدل وانصاف کیا اور داد ودہش سے ساری خلقت اُس سے راضی رہی اور اُسکے عہد مین نہایت رونق سلطنت کو ہوئی اور حضرت شیخ نور قطب عالم پنڈوہ کا نہایت معتقد تھا بہت سے موضعات صرف خانقاہ کے لیے نذر کیے اکثر اوقات اکدوایہ سے کہ مصر سلاطین تھا آپکی زیارت کو جاتا اور وہان مساکین اور غربا وغیرہ کو بہت کچھ دیتا اور حبشیونکو نکال دیا وہ دکھن مین جا بسے ستائیس برس سلطنت کرکے وفات کی

نام				
نصیب شاہ	۹۲۰	۱۵۱۴	۹۴۵	۱۵۳۸

بعد علاؤالدین اپنے باپکے تخت نشین ہوا اور اپنے بھائیونکے ساتھ سلوک مناسب کیا اور راضی رکھا اسی زمانہ مین بابر شاہ نے ابراہیم شاہ کو مار کر تخت دہلی لیا نصیب شاہ نے دختر ابراہیم کے ساتھ نکاح کیا اور بادشاہ احمد آباد کے ساتھ دوستی کی اتفاق وقت سے وہ بھی مرگیا اور اسطرف بنگالہ پر شیر شاہ نے یورش کی اور سارا بنگالہ زیر نگین کرکے تمامی بنگالہ مین افغانون کو حاکم کیا بعد شیر شاہ کے سلیم شاہ مالک بنگالہ ہوا اُسکے بعد داؤد خان حاکم بنگالہ رہا کہ بعد ہمایون کے اکبر شاہ نے داؤد خان کو مار کر ملک بنگالہ ہاتھ سے افغانان کے لیا نصیر شاہ ۹۴۵ھ مین اور سلیمان شاہ ۹۸۱ھ مین اور داؤد خان ۹۸۳ھ مین مارا گیا اور سلسلہ سلاطین بنگالہ کا تمام ہوا۔

ذکر سلاطین شرقی جونپوری کہ پایۂ تخت اُنکا مقام جونپور تھا

نام				
خواجہ جہان ملک الشرق			۸۰۲	۱۳۹۵

جب محمد شاہ ولد فیروز شاہ بادشاہ دہلی ہوا تو خانجہان کا خطاب خواجہ سرور کو دیکر حاکم جونپور کا کیا بعد محمود جب سلطنت

دہلی مین رونق نہ رہی جیسے اور مقامات کے لوگ بادشاہ بنے یہ بھی بخطاب ملک الشرق جونپور مین بادشاہ بنا اور قنوج سے بہار تک متصرف ہوا اور حاکم لکھنوتی اور حاجی نگر سے پیشکش لیے اور خراج سالانہ مقرر کیا اور ۸۰۲ھ مین وفات پائی

مبارک شاہ شرقی عرف ملک قرنفل	۸۰۲	۱۳۹۹	۸۰۴	۱۴۰۱

بعد خانجہان کے یہی بیٹا اُسکا تخت پر بیٹھا اور مبارک شاہ خطاب کیا اقبال خان سے لڑائی پیش ہوئی آخر مصالحہ ہوا اور مبارک شاہ نے وفات کی۔

ابراہیم شاہ شرقی	۸۰۴	۱۴۰۱	۸۴۴	۱۴۴۰

بعد اپنے بھائی کے بادشاہ ہوا سلطان ابراہیم خطاب ہوا یہ بادشاہ نہایت علم دوست تھا بہت سے علما و فضلا اسکے عہد مین جونپور مین جمع ہوے چنانچہ شہاب الدین بھی بدرخواست اسی بادشاہ کے جونپور مین آئے اور تفسیر بحر جوامع اور فتاوا ے ابراہیمی اور دوسری بہت کتابین اس بادشاہ کے عہد مین قاضی صاحب نے تصنیف فرمائیں ۸۰۴ھ مین سلطان محمود کو اقبال خان جونپور پر چڑھا لایا بالآخر اقبال خان اور سلطان ابراہیم سے صلح ہوئی اور سلطان محمود آزردہ ہوکر قنوج چلا گیا جب ۸۰۸ھ مین اقبال خان مارا گیا تب سلطان محمود دہلی مین آئے اور سلطان ابراہیم نے دہلی پر چڑھائی کرنے کا قصد کیا تھا مگر راہ سے پھر آیا اور بھی چند لڑائیان لڑا آخر مین خانہ نشین ہوا اور چند سال جونپور مین رہ کر تکثیر زراعت مین کوشش کی اور ۸۴۴ھ مین وفات کی

سلطان محمود	۸۴۴	۱۴۴۰	۸۶۲	۱۴۵۷

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور بذل و نوال کرکے ساری خلقت کو خوشنود کیا اور بخبر ارتداد نصیر خان کی سنکر کے کالپی پر چڑھائی کی سلطان مالوہ بمدد نصیر خان آیا حضرت شیخ جا ئین لدھیانہ نے صلح کرا دی اور سلطان محمود نے کئی بار اوڑیسہ وغیرہ جاکر جہاد کیا اور بتخانے توڑے ۸۵۶ھ مین طرف دہلی کے متوجہ ہوا بہلول لودی قنوج تک پہونچا اور دو تین مہینہ تک لڑائی رہی قطب خان لودی یعنی عم بہلول لودی حالت شبخون مین شرقیون کے ہاتھ پکڑا گیا اسے جونپور بھیج دیا اور اسی لڑائی مین بمرض موت گرفتار ہوکر وفات کی قبل اسکے باہم صلح ہوگئی تھی

محمد شاہ	۸۶۲	۱۴۵۷	۸۶۲	۱۴۵۸

بعد باپ کے تخت نشین ہوا بہلول لودی دہلی سے بغرض استخلاص قطب خان کے جونپور پر چلا محمد شاہ نے بھی

کوچ کیا اور کنارہ شہر سے دونون لشکر نے خندق کھود کر مقابلہ تیر و تفنگ کا شروع کیا اندر اس مہم کے محمد شاہ نے کوتوال جونپور کو لکھا کہ حسن خان اُسکے بھائی کو قتل کرے بی بی راجی اُسکی مان مطلع آئی اُسنے فریب سے مان کو بلا بھیجا بالآخر معلوم ہوا کہ وہ درپے قتل برادران ہو اُسکے بھائی سب اِدھر اُدھر بھاگ گئے ایک اُسمین بدست لشکر بہلول لودی آیا اُسنے عوض قطب خان کا سمجھا اور مان اُسکی اُس سے بگڑ گئی اور لشکر جمع کرکے مستعد کارزار ہوئی محمد شاہ ایک باغ مین محصور رہا تیر اندازی مین اسکو کمال تھا مگر جو تیر ترکش سے نکالتا تھا بے پیکان کے اُس تیر بے پیکان سے اپنی حفاظت جہانتک ممکن تھی کرتا رہا کسی کو اپنے نزدیک آنے نہ دیتا آخر دست بقبضہ ہو کر باہر آیا اور ایک تیر حریف کا اُسکے گلے مین آ لگا اُسی سے ہلاک ہوا

سلطان حسین	۸۶۳	۱۴۵۸	۸۷۸	۱۴۷۳

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا قطب خان لودی کو خلعت دیکر دہلی روانہ کیا اور بہلول لودی نے جلال خان کو چھوڑ دیا اور یہ شرط ہوئی کہ چار برس تک جانبین سے لشکر کشی نہ ہو سلطان حسین نے تھوڑے دنون مین تین لاکھ سوار سے اوڈیسہ پر چڑھائی کی اور راجہ سے فتح پاکر پیشکش لیا اور سنہ ۸۷۳ھ مین قلعہ بنارس کا بنا کیا دوسرے برس راجہ گوالیار پر فوج بھیجکر اپنا فرمانبردار کیا ۸۸۳ھ مین دہلی پر چڑھائی کی لاکھ سوار ساتھ تھے اور قریات قصبات لوٹتا جلاتا متصل دہلی کے پہونچا اور جمنا کے اس طرف قیام کیا سلطان بہلول نے رات کو دریا پار ہو کر شبخون مارا سلطان حسین بھاگا بہت غنیمت بہلول لودی کو ملی سلطان بہلول نے اُسکی بیوی کو نہایت حرمت سے جونپور بھیجدیا پھر بھی کئی مرتبہ دہلی پر چڑھا ہر بار شکست پائی آخر نوبت دار السلطنت بھی بدست بہلول لودی کے آیا اور سلسلہ سلاطین شرقی تمام ہوا

ذکر سلاطین سندھ و ٹھٹھہ پایۂ تخت اُنکا سندھ رہا

پہلے فتح اس ملک کی عماد الدین محمد قاسم نے کی جسکا ذکر بیان اشاعت اسلام ہند مین مذکور ہوا اور قاسم نے ملتان تک فتح کیا تھا بعد اسکے پھر دخل مین راجگان ہنود کے رہا وہان کے راجگان دو قوم تھے سومرا اور سمنک بعد سلطان محمود تغلق قوم سومرا مستاصل ہوگئی قوم سمنکان غالب آئی پہلا شخص جسنے بعد سلطان دہلی حکومت سندھ کی پائی مخاطب بہ جام ہوا کیونکہ وہ لوگ اپنے تئین اولاد جمشید کی بیان کرتے تھے اور پشت بہ پشت وہانکی حکومت کرتے رہے جب نوبت بہ جام نظام الدین کی پہونچی سنہ ۸۹۰ھ مین مطابق سنہ ۱۴۸۵ع شاہ بیگ ارغون خان حاکم قندھار نے عیسی ترخان کو فوج جرار کے ساتھ اس طرف متعین کیا جام نظام الدین کو شکست ہوئی عیسی ترخان نے خبر فتح کی شاہ بیگ کو دی وہ فوراً وہان پہونچا اور اس علاقہ کو معتمدون کے سپرد کرکے قندھار واپس گیا اور جام نظام الدین اُسی درمیان مین بیمار ہو کر مر گیا اور جام فیروز اُسکا بیٹا اُسکی جگہ جانشین ہوا جب بابر شاہ نے شاہ بیگ کو ہزیمت دی شاہ بیگ وہان سے بھاگ کر ٹھٹھہ آیا اور جام فیروز

کو شکست دیکر خود حاکم وہانکا ہوا اور اسی سنہ مین فرمان روایان فرقہ جام کے تمام ہوے جب ۹۲۰ھ مطابق ۱۵۱۴ء
مین شاہ بیگ مرا اسکا بیٹا اسمی حسین تخت نشین ہوا اور ۹۳۲ھ مین حصار ملتان کو فتح کیا اور قتل عام کرکے تمام ملتان
کو ویران کرڈالا اسی شاہ حسین کے عہد مین ہمایون شاہ بعزم عراق اُس کے پاس پہونچے مگر اُسنے خاطر داشت مناسب
نہ کی وہ آزردہ ہوکر دو برس اُسی اطراف مین رہے اور ۹۴۹ھ مین عراق گئے اور شاہ حسین نے ایک زمانہ سلطنت
کرکے ۹۶۲ھ مین قضا کی مطابق ۱۵۵۴ء کے اُسکے کوئی اولاد نہ تھی مرزا عیسیٰ ترخان اُسکا سپہ سالار بادشاہ بنا اور
تیرہ برس سلطنت کرکے وفات کی ۹۸۰ھ مطابق ۱۵۷۲ء مرزا باقی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اٹھارہ برس اپنے سلطنت
کی ۹۹۳ھ مطابق ۱۵۸۴ء مرزا جاجی اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسی سنہ مین جلال الدین اکبر شاہ کیطرف سے خانخانان
ولد بیرم خان اُس طرف متعین ہوا اور بعد سخت لڑائیون کے مرزا عالی عاجز ہوا اور اپنی بیٹی خانخانان کے بیٹے سے
بیاہ دی اور اطاعت بادشاہ کی قبول کی اور حاضر خدمت ہوکر داخل امرا ہوا جب سے یہ علاقہ تحت شاہان دہلی مین رہا۔

ذکر والیان مُلتان

یہ علاقہ بعد فتح کرنے محمود غزنوی کے اپنے ایک حالت مین رہا اور بعد ازین تحت مین بادشاہان دہلی کے رہا جب سلطنت
مین بعہد فیروز شاہ تغلق طایف الملوکی ہوئی جب سے ملتان کا کوئی حاکم نہ تھا ۸۴۷ھ مین اعیان و اشراف نے
اُس دیار کے شیخ یوسف قریشی متولی اور سجادہ نشین درگاہ حضرت بہاؤالدین ذکریا کو وہانکا بادشاہ بنایا تھوڑے دنون بعد
رائے سہرہ سرگروہ قوم لنگاہ جو اُنکا خسر تھا اُسنے شیخ کو گرفتار کرلیا اور خود بادشاہ بنا اور شیخ کو دہلی کیطرف نکالدیا سلطان
بہلول لودی نے اپنی بیٹی اُنکے بیٹے کو بیاہ دی اور مدد مین لشکر بھی ساتھ کیا مگر کچھ فایدہ نہ ہوا اور سہرہ نے اپنے تئین مخاطب
بہ قطب الدین کیا اور ۸۷۴ھ مین وفات کی بعد اُسکے اُسکا بیٹا سلطان حسین بادشاہ ہوا اُسنے حصار شور جیوت اور کوٹ کرور
سکوت کو مسخر کیا اور صاحب وقار و اعتبار ہوا اور بادشاہ دہلی سے صلح رہی اور روز یکشنبہ آخر صفر ۹۰۸ھ مین وفات کی
مطابق ۱۵۰۲ء بعد اُسکے اُسکا پوتا سلطان محمود شاہ بادشاہ ہوا چند روز کے بعد چاہا کہ جام بار مد وزیر کو قید کرین وہ بھاگ کر
حصار ہوا مین متحصن ہوا اور سلطان سکندر لودی کے پاس استغاثہ کیا سکندر لودی نے دولت خان حاکم لاہور کو بھیجا اور وزیر
و بادشاہ مین صلح کرادی ایک مدت تک اچھی طرح سے سلطنت کی ۹۳۰ھ مین شاہ حسین ارغون والی ٹھٹہ نے اسپر لشکرکشی کی
سلطان متحصن ہوا اور قلعہ داری مین مصروف تھا ہنوز کوئی تصفیہ جنگ نہ ہوا تھا ۹۳۱ھ مین وفات پائی مطابق ۱۵۲۴ء
بعد اُسکے سلطان حسین اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین اُسی طور سے قلعہ کو محاصرہ کیے رہا بالآخر ایسا تنگ محاصرہ کیا
کہ محاصرین کی یہ نوبت پہونچی کہ کتّے کا گوشت کھاتے تھے اکثر فاقون سے مرگئے اکثر نے خندق مین گر کر جان دی آخر
شاہ حسین نے قلعہ کو فتح کیا اور ایسا اُس شہر کو لوٹا کہ زمین کے نیچے بھی نام چاندی سونے کا باقی نہ چھوڑا اور سلطان کو
مع کولانہ ساتھ لیکر ٹھٹہ گیا اور سلسلہ لنگاہ کا تمام ہوا جب وہ لوگ چلے گئے تو لوگ ادھر اُدھر سے آکے پھر ملتان مین آباد ہوے

اور لنگر خان لنگاہ کو اپنا حاکم کیا سات آٹھ برس تک وہ حکمران رہا ۹۴۰ھ مطابق ۱۵۲۳ء مرزا کامران برادر ہمایون شاہ نے جنکی جاگیر مین یہ سب صوبے تھے لشکر بھیجکر فتح کیا اور لنگر لنگاہی نے تابعداری قبول کی اور سلسلہ ملازمین مین در آیا

ذکر سلاطین کشمیر جنت نظیر

آخر زمانہ سلطنت راجگان مین راجہ سہدیو کشمیر کا راجہ تھا اور دار السلطنت کا نام سری نگر تھا اس راجہ کے زمانہ مین ایک شخص مسمی شاہ منیر کہ نسب اپنا ارجن اصبہ سے بتاتا تھا بلباس قلندری ۷۱۵ھ مین وہان وارد ہوا اور راجہ کا ملازم ہوا رفتہ رفتہ اسنے وزارت پائی اسکے چار بیٹے تھے جمشید علی شیر شیراشا مک ہندول جب سہدیو مرا تو اسکا بیٹا برنجن ۷۲۷ھ مطابق ۱۳۲۶ء بجاے پدر راجہ ہوا جب راجہ برنجن مرا تو اسکی زوجہ صاحب اختیار ہوئی شاہ منیر نے ۷۴۷ھ مین مطابق ۱۳۴۶ء اُسے لڑکر گرفتار کیا اور سلطان بنا کر اپنے نکاح مین در لایا اور ایک رات دن اسکے ساتھ صحبت کرکے اُسے ایک قلعہ مین محبوس کیا۔

شاہ منیر سلطان شمس الدین

۱۳۵۰	۷۵۰	۱۳۴۶	۷۴۷

بعد گرفتاری رانی برنجن کے بادشاہ بنا اور قواعد اسلام بہت جاری کیے اور قوم کفار کے انہدام مین سعی بلیغ کی اور قوم چک اور ماکری کو بہت توقیر دی اور تین برس سلطنت کرکے وفات پائی بعد شاہ منیر کے یکے بعد دیگرے چار دن بیٹے اسکے بادشاہ ہوے اولا جمشید ہوا اور شمس الدین ملقب ہوا اُسے علی شیر سنہ ال کے اندر مار کے بادشاہ ہوا علی شیر نے اپنا خطاب علاؤالدین کیا اور ۷۵۸ھ مطابق ۱۳۵۶ء از روے تاریخ دیگر ۷۶۳ھ مین وفات پائی بعد اُسکے شیراشامک بادشاہ ہوا اسکا لقب شہاب الدین ہوا اُسنے ۷۸۰ھ مین وفات پائی بعد اُسکے ہندال بادشاہ ہوا اُسکا لقب قطب الدین ہوا اس بادشاہ نے واسطے حضرت سید علی ہمدانی کے کشمیر مین ایک خانقاہ بنوائی تھی اور وہان قیام کی تکلیف دی تھی مگر آنے اور رہنے مین اختلاف ہی لیکن وہ خانقاہ اسی نام سے مشہور ہی اس بادشاہ نے ۷۹۶ھ مطابق ۱۳۹۳ء وبقولے ۸۱۹ھ مطابق ۱۴۱۶ء وفات کی

سلطان سکندر بت شکن

۱۴۱۶	۸۱۹	۱۳۹۳	۷۹۶

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اور اسقدر بت اور بتخانے اس بادشاہ نے اپنے عہد مین توڑے کہ بت شکن مشہور ہوا اور چاندی سونے کے بتون کو گلا کر سکے بنوائے بتخانہ جگدیو جب توڑنے لگا جسکی تعمیر کو زمانہ پانچہزار برس کا بیان کرتے تھے اُسکے توڑنے وقت دیوارون سے شعلے آگ کے بلند ہوتے تھے اور آوازین مہیب آتی تھین کہ دیکھنے والے اور سننے والونکو ہراس عظیم ہوتا تھا مگر اُسنے کچھ ہراس نہ کیا اور توڑنے کو کہا اُس بتخانہ کی بنیاد کے نیچے سے ایک صندوق

نکلا اور اُسکے اندر سے ایک تختی تانبے کی اُسپر تاریخ بنا مرقوم تھی اور اُسوقت کے راجہ کا نام اور آخر مین یہ لکھا
تھا کہ فلان ہجری مین سکندر بت شکن بادشاہ کشمیر اِسے توڑیگا سکندر نے کہا کہ اگر یہ تختی دروازہ پر لگی رہتی تو
واسطے جھٹلانے منجمین اُسوقت کے مین اِسے ہرگز نہ توڑتا اِس بادشاہ نے ترویج قواعد اسلام مین تمامتر کوشش
کی اور اُسکے وزیر نے بھی گرچہ وہ نو مسلم تھا اُسنے بادشاہ سے حکم حاصل کیا تھا کہ کشمیر مین جو مشرک ایمان لاوے
اُسکے ساتھ رعایت کیجائے اور دوسرونکو نکالدیا جائے اِس سبب سے تفرقہ عظیم آبادی کشمیر مین پڑا بہتیرے ہندو
بھاگ کر لاہور اور دہلی چلے گئے تیمور شاہ نے جب ملتان اور دہلی کو لوٹا تو سکندر شاہ کشمیر کے لیے تحفے بھیجے اور ملاقات
کو طلب کیا اُسنے اولاً جواہرات وغیرہ بادشاہ کی نذر کو بھیجے اور خود بھی حاضری کا قصد رکھتا تھا کہ تیمور شاہ
سمرقند چلے گئے اور یہ راہ سے پھر کر کشمیر آیا اور نہایت کامرانی سے بادشاہت کرتا رہا اور ۸۱۹ھ مین باجل طبعی مرا

سلطان علی شاہ	۸۱۹	۱۴۱۶	۸۲۶	۱۴۲۲

بعد باپ کے بادشاہ ہوا محمد خان چھوٹا بھائی اُسکا بھاگ کر پنجاب گیا اور شنیخا کھوکھر سے فریاد کی سلطان علی شاہ نے
پنجاب پر چڑھائی کی بعد محاربہ شنیخا کھوکھر نے اُسے پکڑ لیا معلوم نہین کب مرا کچھ خبر نہین

زین العابدین محمد شاہ	۸۲۶	۱۴۲۲	۸۷۷	۱۴۷۲

بعد گرفتاری بھائی کے بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب زین العابدین کیا مرد نیکو خصال تھا اور افعال پسندیدہ رکھتا تھا
کشمیر کو آباد کیا علما فضلا جمع کیے اور انصاف مین بہت کوشش کرتا تھا نہایت نیکنام بادشاہ ہوا ایک واقعہ غریب
اُسکے عہد کا یہ ہے کہ ایک وقت یہ بادشاہ ایسا بیمار ہوا کہ اطبا نے ہاتھ علاج سے کھینچا اور زندگی سے مایوس ہوئے
ایک جوگی فقیر مع اپنے ایک چیلہ کے وہان آیا اور اعیان سلطنت سے کہا کہ تھوڑی دیر بادشاہ کو میرے ساتھ چھوڑ دو
تو ہم چنگا کر دین لوگ مایوس تو تھے ہی اُمرا نے ایسا ہی کیا جوگی اندر آیا اور خلوت کیا بعد چند ساعت نجومی
کے وہ چیلہ جوگی کا اندر گیا اور لاش جوگی کی لیے ہوئے باہر نکلا اور کہا کہ بادشاہ اچھا ہو گیا اور میرے گرو
نے اُسکی بلا اپنے اوپر لیلی ہم اپنے گرو کی لاش لیے جاتے ہین تو اُسکی کچھ تدبیر و علاج کرین اُمرا و وزرا جو خلوت
مین گئے تو دیکھا واقعی بادشاہ صحیح اور صاف بیٹھا ہے اور پھر کچھ خبر نہ ملی کہ وہ جوگی کون تھا اور اُسکا چیلہ کہان
لے گیا بعد اُسکے بہت دن تک جیتا رہا اُسکے تین بیٹے تھے جب سلطنت اُسکی بہت زمانہ تک رہی تو تینون
بیٹون مین خلاف ہوا اور بہت خونریزی اور تعدی چھ برس تک رہی بادشاہ نے حاجی خان اپنے منجھلے
بیٹے کو ولیعہد کیا اور آدم خان بڑے بیٹے کو بیدخل کر دیا اور بہرام خان چھوٹے بیٹے کو تابع حاجی خان

کے کیا آدم خان نے چند بار محاربہ کیا مغلوب رہا حاجی خان نے موافق مزاج باپ کے اُمرا کو رضامند رکھا سبب کبرسنی بادشاہ کے ملک مین رونق نہ رہی تھی حاجی خان نے کوشش اسمین برابر کی اِس بادشاہ نے بعد سلطنت باون برس کے وفات کی۔

حاجی خان المخاطب بہ سلطان حیدر	۸۷۷	۱۴۷۲	۸۷۹	۱۴۷۴

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور سلطان حیدر خطاب کیا اور بہرام خان اپنے چھوٹے بھائی کو علاقہ سیر حاصل دیے اور اُمرا پر بہت جود و بذل کیا اور عیش مین مصروف ہوا اور شرب دوام کی عادت کی اور حالت نشہ مین کوٹھے سے گر کر مر گیا

سلطان حسین	۸۷۹	۱۴۷۴	۸۹۴	۱۴۸۸

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور سلطان حسین ملقب ہوا اور اسکندر پورہ سے نوشہری مین قیام اختیار کیا بہرام خان اُسکا چچا مع اپنے بیٹے یوسف خان کے دہلی چلا گیا بعد چند روز کے بہرام خان کشمیر پر چڑھ آیا اور ہزیمت پائی اور مع اپنے بیٹے کے گرفتار ہوا بہرام خان کی آنکھ مین سلائی پھروا دی اور یوسف خان کو قید کیا اور وزیر عہد پدر کو موقوف کر کے اپنے سسر کو وزیر کیا اُسنے بہت اُمرا کو قتل کیا اور اکثر اُمرا بھاگ کر متفرق مقامون مین چلے گئے اور سلطان حسین بیمار ہو کر مر گیا وقت وفات کے اُسنے وصیت کی کہ میرا بیٹا خرد سال ہے یوسف خان کو قید سے نکالکر بادشاہ کرنا اور میرے بیٹے کو ولیعہد کرا دینا

سلطان محمد شاہ بن سلطان حسین شاہ	۸۹۴	۱۴۸۸	۹۴۴	۱۵۳۷

بعد وفات سلطان حسین کے سید حسن وزیر نے خلاف وصیت اسکے بیٹے ہفت سالہ کو بادشاہ بنایا اور خود ضمان سلطنت ہوا اور اُمرا اُسکے دست ظلم سے عاجز آئے آخر باغ نوشہرہ مین اُسے اور تیس آدمیونکو اُسکے غدر کر کے قتل کیا اُسی شب کو سید محمد پسر سید حسن نے یوسف خان کو قتل کر ڈالا اُمراے کشمیر نے خبر پاکر اُسپر لشکرکشی کی اور بہت لوگ فریقین کی مدد کو جمع ہوے سخت لڑائیان رہین بعض گروہ اُن مین سے علحدہ ہو کر فتح خان ولد آدم خان کے ساتھ ملے جو اُسوقت پنجاب مین تھا اور فتح خان اور محمد شاہ سے بہت لڑائیان ہوئین چوتھی مرتبہ فتح خان نے فتح پائی اور محمد شاہ کہین چھپ رہا بعد معزولی محمد شاہ کے فتح شاہ بادشاہ ہوا اور فتح شاہ خطاب کیا اُسی زمانہ مین زمینداران نے محمد شاہ کو گرفتار کر کے اُسے دیا اُسنے صلۂ رحم کے خیال سے اِسے قتل نہ کر کے قید کیا اور کاربردازان پر تاکید کی کہ کسی طرح کی تکلیف نہ ہو جو حاجت ہو بہم پہنچا دین اِسی بادشاہ کے عہد مین میر شمس الدین عراقی کہ مریدان سے حضرت امیر قاسم انوار کے

تھے عراق سے تشریف لائے ایک جماعت صوفیون اور مریدون کی اُنکے ساتھ تھی خرابی اور انہدام معابد کفار مین کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور بہت اہل کشمیر اُنکے مرید ہوے جب ایک مدت سلطنت فتح شاہ کو گذری ملک اجنی اور ملک بیا محمد شاہ کو محبس سے نکالکر ہندوستان لے گئے اور بھی اُمرا فتح شاہ سے علیحدہ ہوکر ساتھ اُسکے ملے محمد شاہ چڑھ کر آیا اور فتح شاہ سے لڑا فتح شاہ نے ہزیمت پائی اور ہندوستان بھاگا نو مہینہ کے اندر فتح شاہ پھر کر آیا اور محمد شاہ کو ہزیمت دیکر تخت نشین ہوا اور محمد شاہ ہندوستان بھاگا بار دگر پھر محمد شاہ نے آکر فتح شاہ پر فتح پائی فتح شاہ پھر بھاگا اور ہندوستان مین مرگیا اور محمد شاہ پھر تخت نشین ہوا اسکندر خان ولد فتح خان نے سلطان ابراہیم سے مدد لیکر کشمیر پر چڑھائی کی مگر ہزیمت پائی اُسنے سکندر کی آنکھ مین سلائی پھروا دی یہ بات ملک کاجی چک پر بہت گران گذری محمد شاہ کو قید کرلیا اور اُسکے بیٹے ابراہیم شاہ کو بادشاہ بنایا اُس محمد شاہ کی سلطنت مین بہت انقلاب رہا اسی زمانہ مین بابر شاہ نے سلطان ابراہیم لودی پر دہلی مین فتح پائی تھی ابدال ماکری ملک کاجی کے تسلط سے عاجز ہوکر ہندوستان مین بھاگا تھا بابر شاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نہایت فصاحت و بلاغت سے عرض مدعا کیا بادشاہ بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ صحرا مین بھی ایسے لائق لوگ ہوتے ہین اور خلعت دیا اور مدد دی وہ مدد لیکر وہان سے چلا اور نازک شاہ ولد فتح شاہ جو ہندوستان مین آوارہ پھرتا تھا اُسے ساتھ لیکر ابراہیم شاہ پر چڑھائی کی اور فتح پائی اور نازک شاہ کو بادشاہ بنایا اور ابدال ماکری وزیر ہوا اُسکے ہاتھ سے اُمرا عاجز ہوے اور پھر محمد شاہ کو بار سوم قید سے نکالکر تخت پر بٹھایا جب بابر شاہ مرے اور ہمایون شاہ تخت نشین ہوے اور یہ علاقہ جاگیر مین مرزا کامران کے آیا شیخ علی وغیرہ سرداران شاہزادہ نے کشمیر پر چڑھائی کی اور تمام کشمیر و علاقہ کو لوٹ لیا محمد شاہ پہاڑون مین جا چھپا اور لشکر شاہی کشمیر کو خراب و غارت کرکے لاہور چلے گئے پھر محمد شاہ آکر تخت نشین کشمیر ہوا ۹۳۹ھ مین بادشاہ کاشغر نے کشمیر پر چڑھائی کی محمد شاہ بے جنگ کے بھاگا اور پہاڑون مین جا چھپا کاشغریون نے پھر کشمیر کو خوب لوٹا اور اطراف کو جلا دیا اور زمین کے دفائن تک کھود کر لوٹے ملک کاجی چک ہندوستان سے آیا اور ملک ابدال کو پہاڑون سے بلوایا اور کاشغریون سے سخت لڑائیان ہوئین بالآخر صلح ہوئی محمد شاہ نے اپنی بیٹی شاہ کاشغر کو بیاہ دی اور بہت تحفے کشمیر کے دیے اور محمد شاہ پھر فکر آبادی کشمیر مین مصروف ہوا اسی سال سخت قحط بااثر ستارۂ دم دار کشمیر مین ہوا بہت لوگ کشمیر سے نکل گئے بادشاہ محمد شاہ بھی مرگ طبعی سے مرگیا

سلطان شمس الدین ولد محمد شاہ	۹۴۴	۱۵۳۷	۹۴۵	۱۵۳۸

بعد باپ کے تخت نشین ہوا تھوڑے دنون کے بعد اُسے معزول کرکے نازک شاہ کو تخت پر بٹھایا۔

مارک شاہ کشمیری

۹۴۵	۱۵۳۸	۹۵۸	۱۵۵۱

ہرچند نازک شاہ نے بعد تخت نشینی کے امرا کے ساتھ سلوک پسندیدہ کیا لیکن چونکہ آب و گل کشمیر مین نفاق کی
خمیر تھی پھر امرا باہم مختلف ہوے سنہ ۹۴۷ھ مین عرضداشت بحضور ہمایون شاہ باستدعاے تسخیر کشمیر کے بھیجی اُسوقت
ہمایون شاہ شیرشاہ کے ہاتھ سے بھاگے پھرتے تھے توجہ نہ کی خود نہ جاکر مرزا حیدر دوغلات کو متعین کردیا اور خود
سندھ کی طرف گیا مرزا حیدر نے جاکر کشمیر پر قبضہ کرلیا اور سکہ و خطبہ بنام بادشاہ پڑھا کاجی حک ہندوستان مین آیا
اور شیرشاہ کی ملازمت کی اور پانچہزار سوار کمک مین مع حسین خان شروانی سردار شیرخان کے لیکر کشمیر گیا مرزا حیدر نے
مقابلہ کیا افغانان نے ہزیمت پائی سنہ ۹۵۰ھ مین مرزا حیدر اپنے بیٹے کو سری نگر مین چھوڑکر ہندوستان کی طرف آیا اور
چند قلعہ فتح کیے سنہ ۹۵۲ھ مین زنگی حک مع اپنے بیٹے کے طعمۂ تیغ مرزا حیدر ہوا اور سنہ ۹۵۵ھ مین مرزا حیدر نے تبت کو
فتح کیا اور بہت سی لڑائیان رہین قوم حک برابر لڑا کی بالآخر ایک روز کشمیریون نے عین بارش و تُند باد مین شبخون مارا مرزا
باہر نکلا ایک تیر لگا کہ مرگیا اور سنہ ۹۵۸ھ مین مارک شاہ کو پھر لاکر تخت پر پھر بٹھایا اور امرا نے تمامی ولایت کشمیر باخود با
تقسیم کرلیا اور نازک شاہ کے نصیب مین سواے نام سلطنت کے کچھہ نہ رہا بالآخر نازک شاہ کو قید کرلیا اور ابراہیم شاہ
ولد محمد شاہ کو بادشاہ بنایا پھر وہان کے امرا مین مخالفت ہوئی اور باہم لڑے اور ابراہیم شاہ کو سنہ ۹۶۲ھ مین معزول کرکے
اسمعیل شاہ اُسکے بھائی کو بادشاہ بنایا یہ دو برس بعد مرگیا اور اوایل سنہ ۹۶۵ھ مین حبیب شاہ ولد اسمعیل شاہ تخت نشین ہوا
اور غازیخان حک وزیر ہوا اور پوری سلطنت اُسکے اختیار مین رہی چند لڑائیان اُمراے ہمایونی اور اکبری سے بھی
ہوئین مگر مظفر و منصور رہا پانچ برس بعد غازیخان نے حبیب خان کو قید کرلیا اور خود بادشاہ بنا اور سلسلۂ شاہ
میراول بادشاہ کشمیر کا منقطع ہوا دوسو برس تک سلطنت اُس خاندان مین رہی بعد اسکے طائفہ حکان فرمانرواے کشمیر ہوے

غازی خان حک

۹۶۹	۱۵۶۱	۹۷۱	۱۵۶۳

یہ دو برس بادشاہ رہکر بمرض جذام سنہ ۹۷۱ھ مین مرگیا اور حسین شاہ حک اُسکا بھائی تخت نشین ہوا اسنے سنہ ۹۷۰ھ مین احمد خان
اپنے برادرزادہ کی اور نصرت خان وغیرہ کی آنکھہ مین سلائی پھروادی اکبرشاہ کے ایلچی اُسکے پاس آئے اُسنے بہت تعظیم کی اور
اپنی بیٹی مع تحفہ و ہدایا بادشاہ کے نذر کو بھیجی بادشاہ نے نذر قبول نہ کی اور نہ اُسکی بیٹی کو داخل محل کیا حسین شاہ کو اِس غم سے
اسہال دموی ہوا عین حالت اشتداد مرض مین علیخان نے اُسپر خروج کیا اور بادشاہ بنا یہ واقعہ سنہ ۹۷۸ھ مطابق سنہ ۱۵۶۹ع
ہوا اسکے عہد مین در سنہ ۹۸۰ھ مین ملا عشقی اور قاضی صدرالدین اکبرشاہ کے حضور سے برسم ایلچی گری آئے اُسنے بھی بہت تحفے
اور اپنی برادرزادی بادشاہزادہ کے لیے بھیجی اور سنہ ۹۸۲ھ مین کشتوار پر لشکرکشی کرکے فتح پائی اور راجہ کی بیٹی کو لیکر سری نگر
آیا اور سنہ ۹۸۴ھ مین سخت قحط کشمیر مین پڑا ایسا کہ ہزارون خلقت بھوکھ سے مرگئی اور علی شاہ چوگان بازی مین گھوڑے سے

اگر کر مرگیا یوسف خان اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور ایل سلطنت مین اُسکے فتنہ وفساد عظیم کشمیر مین ہوا سید مبارک خان نام ایک امیر نے وہان کے یوسف خان کو ہزیمت دی اور خود بادشاہ بنا تھوڑے دن نہ گذرے تھے کہ لوہر حک اُسسے شکست دیکر بادشاہ بنا یوسف خان وہان سے بھاگ کر حضور مین اکبرشاہ کے آیا اور استمداد چاہی بادشاہ کے حضور سے راجہ مان سنگھ کچھواہہ متعین ہوے اُسنے جاکر لوہر حک کو قید کرلیا اور پھر تخت نشین ہوا بعد ازین حکم بادشاہی ہوا کہ یوسف شاہ حضور مین حاضر آوے اور راجہ بھگوانداس کو حکم تسخیر کشمیر نافذ ہوا راجہ بھگوانداس نے جاکر مصالحہ کیا یہ مصالحہ لپسند خاطر اکبرشاہ نہ ہوا ناچار یوسف شاہ حضور مین حاضر ہوا اور داخل اُمرا ہوا اور ۹۹۶ھ مطابق ۱۵۸۰ء سے یہ علاقہ تحت شاہان دہلی رہا ــ

ذکر سلاطین عمادشاہیہ جنکا پایۂ تخت صوبۂ برار دکن مین حصار کاویل تھا

اول شخص اس طبقہ مین فتح اللہ عمادشاہ ہے یہ بھی منجملہ غلامان بہمنی کے تھا اور عمادالملک خطاب اور طرفدار برار مقرر ہوا تھا سلطان محمود بہمنی کے وقت مین جیسے اور غلامان بادشاہ بن بیٹھے تھے یہ بھی در ۸۹۰ھ مطابق ۱۴۸۶ء برار مین بادشاہ بنا اور دوسرے شاہان دکن کے ساتھ کہ وہ سب بھی غلامان بہمنی سے تھے مصالحت کرلی سلطان محمود بہمنی جب ہاتھ سے امیر برید بہمنی کے بھاگ کر عمادالملک کے پاس پہونچا تھا تو اُسنے پورے طور سے مدد کی تھی اور لشکر جرار لیکر واسطے لڑائی کے نکلا تھا مگر جب دونون لشکر مقابل ہوے محمود شاہ نے گھوڑے کو کوڑا مارا اور لشکر امیر برید مین چلا گیا اور گرفتار ہو گیا عمادالملک واپس اپنی جگہہ چلا آیا جب فتح اللہ عمادشاہ مرا اور اُسکا بیٹا علاءالدین تخت نشین ہوا چونکہ اس سے اور اسمعیل نظام شاہ سے قلعہ ماہور پہ ایک مخاصمت ہوگئی تھی اور اُسکی فوج نے ہزیمت پائی تھی بذریعہ میران محمد شاہ فاروقی حاکم خاندیس کے بہادرشاہ گجراتی سے طالب مدد ہوا بہادرشاہ گجراتی سے ۹۴۳ھ مین لشکر جرار لیکر چلا احمدنگر کو لوٹا اور جلایا اور سواد دولت آباد مین خیام نصب کیے اور ارادہ رکھتا تھا کہ برابر کو بھی قبضہ کرے علاءالدین نے دیکھا کہ یہ تو لینے کے دینے پڑے اُسنے حاکم خاندیس کی بہت منت اور خوشامد کی تب سلطان بہادرشاہ اس ارادہ سے باز آیا اور وہ وہان سے احمدآباد چلا آیا چندروز تک بہادرشاہ کا خطبہ احمدآباد اور برار دونون جگہون مین ہوا کیا بعد اُسکے حکام دکن نے باخود صلح کرکے سب نے لڑائی باخود موقوف کی جب علاءالدین مرگیا دریا عمادشاہ اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا جب دریا عمادشاہ مرا تو اُسکے غلام تفاول خان نے برہان عمادشاہ طفل صغیر نامزد اُسکے کو بادشاہ بنایا اور خود محیط امور سلطنت ہوا چندے کے بعد اُسکو مع جمیع اولاد عمادشاہی کے قید کرلیا اور خود بادشاہ بنا اس خبر کو سنکر مرتضی نظام شاہ لشکر جرار لیکر برار مین پہونچا اور باخود بالڑائی ہوئی تفاول خان کو شکست ہوئی اور وہ قلعہ گیر ہوا مرتضی نظام شاہ بہت غنیمت لیکر احمدنگر چلا آیا اور چنگیز خان سپہسالار کو

حصار پر متمکن کر آیا اُسنے دو برس محاصرہ کے بعد قلعہ بارنالہ وحصار کاویل کو فتح کیا اور تفادل خان اور شیرخان اُسکے بیٹے کو جو سپہ سالار تھا اور برہان عماد شاہ اور دوسرے چالیس آدمی کو اولاد عماد شاہیہ سے پکڑ کر مرتضے نظام شاہ کے پاس بھیجا مرتضے نظام شاہ نے سب کو ایک قلعہ متعلقہ احمد نگر مین قید کیا اور ایک ہی رات وہ سب اُسی قلعہ مین مرکر رہ گئے ۹۸۰ھ مطابق ۱۵۷۲ء شہزادہ مراد نے اُسیطرف چڑھائی کی مگر اُسنے اُسی نواح مین کثرت شرب دوام کے سبب سے وفات پائی ۱۰۰۹ھ مطابق سنہ ۱۶۰۰ء اکبر شاہ نے وہ علاقہ شہزادہ دانیال کو دیا شہزادہ دانیال وخانخانان وہان گئے اور احمد نگر اور برار پر قابض ہوئے جب سے یہ علاقہ بہ تحت شاہان دہلی رہا

ذکر سلطنت بریدشاہیان جنکا پایۂ تخت احمد آباد بیدر رہا۔

پہلا بادشاہ اس علاقہ کا قاسم برید تھا یہ بھی یکے از غلامان محمد شاہ بہمنی کے تھا رفتہ رفتہ مرتبۂ امارت کو پہونچا بعد سلطان محمود بہمنی ۸۹۸ھ مطابق ۱۴۹۲ء محمود شاہ کو بند مین چھوڑ کر طرف اُڈیسہ کے گیا اور قندھار اور کولاس وغیرہ مین اپنے نام کا خطبہ پڑھا اور دوسرے بادشاہان دکن سے مصالحت کر لی اور بارہ برس سلطنت کر کے قضا کی اُسکے بعد ۹۱۰ھ مطابق ۱۵۰۴ء مین امیر برید اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا اولاد بہمنیہ کو ہمیشہ قید مین رکھتا جب کوئی نسل بہمنیہ سے باقی نہ رہا سلطنت بندر پر جلوس کیا اور عیش مین پڑا عادل شاہ بیجاپور نے اُسپر چڑھائی کی اور قلعہ کو گھیر لیا امیر برید اپنے بیٹے علی برید کو قلعہ مین رکھکر خود ودگیر کی طرف گیا جب محاصرہ سخت ہوا اور محصوران تنگ آئے تب امیر برید لشکر لیکر واسطے کمک اپنے بیٹے کے چلا راہ مین بحالت نشہ وہ اُسد خان لاری سردار عادل شاہیہ کے ہاتھ آگیا اُسنے عادل شاہ کے پاس پہونچایا عادل شاہ نے ایک محفل ترتیب دی اور ہاتھی مست منگا کر اُسے ڈالدیا ہاتھی نرم نرم اُسے اپنے سونڈ سے مس کرتا تھا اسی درمیان مین کہ خلقت کثیر جمع تھی علی برید کی طرف سے ایک شخص پیغام لایا کہ اسکی جان بخشی کیجائے اور قلعہ لے لیا جائے مگر عورتون سے کوئی مزاحم نہ ہو جس قدر زر وجواہر وہ زیر برقع وچادر لے جاسکین لیجاوین عادل شاہ نے قبول کیا سب عورتین قلعہ سے نکلگیئن عادل شاہ نے قلعہ مین دخل کر لیا جو کچھ وہان سے نقد وجنس وجواہر پایا سب خلائق پر لٹا دیا خود کچھ نہ لیا اور امیر برید کو ساتھ لیکر بیجاپور آیا بعد چندے کسی کی سفارش سے ملک بخشی کی وہ احمد آباد آکر پیرانہ سالی مین بادشاہ ہوا اور ۹۵۵ھ مطابق ۱۵۴۸ء مین بعد پنتالیس برس سلطنت کے وفات کی اور علی برید اُسکا بیٹا بادشاہ ہوا اُسکے عہد سلطنت مین برہان نظام شاہ نے اس ملک کی طمع کی اور لشکر اُس طرف بھیجا اور اڈیسہ اور اودگیر اور قندھار پر کہ نہایت آباد تھا قبضہ کر لیا علی برید کے ہاتھ مین بہت تھوڑا ملک رہ گیا مجبور ہو کر علی عادل شاہ سے اور سلطان بیجاپور سے مدد چاہی علی عادل شاہ کہ

شہوت رانی مین حریص تھا اُسنے لکھا کہ فلان فلان خواجہ سرا کہ وہ نہایت باجمال ہین بھیجدو تب ہم دس ہزار لشکر تمھاری مدد کو بھیجین چنانچہ اسنے دونون خواجہ سرا بھیجدیے اور اُسنے دس ہزار لشکر مدد مین بھیجا لشکر ہنوز راہ مین تھا کہ ایک خواجہ سرانے اُنمین سے علی عادل شاہ کو چھُری سے مار ڈالا جب لشکر مین یہ خبر پہونچی وہ واپس آئے بعد ازین علی برید کو کبھی شاہان دکن سے لڑائی کبھی صلح رہی اور سنہ ۱۰۰۰ھ مطابق سنہ ۱۵۹۱ء مین اجل طبعی سے مرا اسنے بھی پنتالیس برس سلطنت کی اسکے بعد اسکا بیٹا ابراہیم برید تخت نشین ہوا اور سات برس سلطنت کرکے وفات کی اسکے بعد اسکا چھوٹا بھائی قاسم برید تخت نشین ہوا تین برس کے بعد یہ بھی مرا عماید نے سنہ ۱۰۱۱ھ مطابق سنہ ۱۶۰۲ء مین علی برید پسر شیر خوارہ کو اُسکے بادشاہ بنایا اور اقطاع ملک پر اُمرانے قبضہ کیا بعد چندے باخود ہا امرا مین اختلاف ہوا یہ خبر پاکر امیر برید ایک شخص اُس خاندان کا آکر مسلط ہوا اور چاہا کہ اُس طفل شیر خوارہ کو مار ڈالے اُسکی مان اُسے لے بھاگی کہ اُسکی کچھ خبر نہین ملی اور امیر برید وہان کا بادشاہ ہوا بعد اُسکے عادل شاہ و قطب شاہ نے تمامی علاقہ برید شاہیون پر قبضہ کرلیا آخر سلطنت مین شاہجہان کے ہاتھ پر شہزادہ عالمگیر کے یہ علاقہ فتح ہوا جب سے متعلق سلاطین دہلی رہا۔

ذکر ناظمان و شاہان اودھ کہ پایۂ تخت اُنکا لکھنؤ تھا

شخص اولین اُن مین نواب سعادت علیخان برہان الملک تھے سنہ ۱۱۲۳ھ مطابق سنہ ۱۷۱۱ء مین یہ دہلی مین آئے اور بادشاہ تک پہونچے وہ زمانہ محمد شاہ کا تھا رفتہ رفتہ امیدوار وزارت ہوے خاندان شیخ عبدالرحیم خان جو عہد اکبر شاہ سے وہان مامور تھا کچھ سرکش ہوگیا تھا یہ لکھنؤ مین متعین کیے گئے شیخ زادون نے کچھ تو قریہ کی لکھنؤ مین یہ خیمہ مین رہے اور اُن سے بھی کوئی تدبیر نہ ہوسکی آخر فریب کی راہ سے شیخ زادون سے دوستی کی اور اُنکو دعوت مین بلایا اور کمین مین سواران متعین کردیے اُن سوارون نے سب کی خبر لے لی اور اُنھون نے اودھ پہ پورا تسلط کرلیا اور سنہ ۱۱۵۱ھ مین وفات پائی

نواب منصور علیخان صفدر جنگ	۱۱۵۱	۱۷۳۸	۱۱۷۳	۱۷۵۹

یہ برہان الملک کے نواسے تھے بجاے نانا کے سرفراز ہوے اور منصب وزارت بھی پایا بڑا دلیر اور صاحب تدبیر تھا احمد ابدالی کے تہلکہ مین ساتھ شہزادہ احمد کے اُسی لڑائی مین داد شجاعت کے بعد فتح کی شہزادہ کے ساتھ دہلی جاتا تھا راہ مین وفات محمد شاہ کی خبر پائی فوراً قبل شہرت عام کے شہزادہ احمد کے سر پہ تاج رکھا اور نذر دی اور سب سے نذر دلوائی دہلی پہونچکر مخالفان ہلوی کو فریب سے قتل کیا روہیلیون نے شورش کی لاکھون آدمی اِس ہنگامہ مین فریقین کے قتل ہوے صفدر جنگ نے باعانت افواج سورج مل جاٹ

و مرہٹہ و بھرتپور خوب جنگ کی بعد فتح و صلح پھر صفدر جنگ شاہ جہان آباد لوٹ گیا چونکہ اُمرانے صفدر جنگ سے بادشاہ کے مزاج کو برہم کر رکھا تھا تنگ ہو کر اپنے ملک مقبوضہ مین چلا گیا اور پندرہ برس تک فیض آباد کو دار الحکومت بنا کر رہا اور وہین وفات کی تینتیس برس ریاست کی

جلال الدین محمد شجاع الدولہ	۱۱۷۰	۱۷۵۷	۱۱۸۸	۱۷۷۴

چھتیس برس کی عمر مین مسند نشین صوبہ اودھ مقام فیض آباد ہوے ابتدا مین مصروف عیش تھے اور اُسی زمانہ مین اقتدار انگریزی نے ترقی پائی بعض عمایدو اُمرانے یہ چاہا کہ شجاع الدولہ کو موقوف کرکے محمد قلی خان برادرزادہ صفدر جنگ کو الہ آباد سے لاکر رئیس بنا دین بہو بیگم صاحبہ مانع ہوئین اور شجاع الدولہ نے بھی ترک عیش کرکے ریاست کے کام مین دل لگایا اور اسی زمانہ مین سلطنت دہلی مین تزلزل تھا محمد علی گوہر شاہ عالم کو اُمرانے خارج کرنا چاہا وہ اس سبب سے الہ آباد مین چلے آئے مرہٹون نے پچیس لاکھ سپاہ سے دہلی کو گھیر لیا احمد شاہ دُرانی مدد کو شاہ دہلی کے آیا شجاع الدولہ اور دوسرے صوبہ داران بھی لشکر درانی مین آملے اور سخت لڑائیان بمقام پانی پت مرہٹون سے ہوئین اور مرہٹون کو ہزیمت ہوئی بعد اس ہنگامہ کے شجاع الدولہ اپنی ریاست مین آئے اور دادگستری دینے لگے اور حدود بھی اس صوبہ کا ماقبل نواب سے بڑھ گیا اور بھی اس نواب کے عہد مین بہت لڑائیان ہوئین ایسی کہ ریاست مین کچھ تزلزل آگیا مگر یہ نواب اپنے دم سے نہایت ہی شجاع اسم بامسمّے تھا بندیلکھنڈیون سے لڑائی ہوئی اسمین نواب کو ہزیمت ہوئی بعد ازین احمد خان بنگس سے لڑائی ٹھنی اور لشکر قنوج مین جمع ہوا کہ نواب نجیب الدولہ نے جو وزیر دہلی تھے آکر فیما بین صلح کرادی اور انگریزون سے چند لڑائیان ہوئین بالآخر ۱۱۷۹ھ مطابق ۱۷۶۵ء مین انگریزون سے اس شرط پر صلح ہوئی کہ چھ آنہ آمدنی ملک سرکار انگریزی مین داخل ہو اور دس آنہ پر نواب متصرف ہون اور تمامی ملک نواب کا نواب کے دخل مین رہے بعد مصالحت انگریزون کے اودھ کی ریاست کو زور ہوا بلکہ موروثی اور خود اختیاری ہو گئی آمدنی اس صوبہ کی وقت شمول فرخ آباد کے دو کروڑ ستر لاکھ تھی اسمین سے تراسی لاکھ بابت چھ آنہ حصہ کے سرکار انگریزی مین جاتا تھا چوبیسوین ذیقعدہ ۱۱۸۸ھ کو وفات کی۔

نواب آصف الدولہ بہادر	۱۱۸۸	۱۷۷۴	۱۲۱۲	۱۷۹۷

چوبیسوین ذیقعدہ کو مسند وزارت پہ بیٹھے اور دار الحکومت اپنا لکھنؤ قرار دیا فیاضی اس نواب کی مشہور عالم ہی یہ مثل زبان زد انام ہی "جسکو دلاوے مولا اُسے دے آصف الدولہ" چونکہ اُسی زمانہ مین سلطنت دہلی پر زوال

تھا سکھون نے ملک مین تعصب مذہبی بہت پھیلا تھا اور بھی دوسرے اطراف مین انواع انواع کے فساد تھے ہر طرف سے اہل دانش و فرہنگ و صاحب علم و جوہر فیاضی نواب کی سنکر جمع ہوے لکھنؤ کہ قبل اُسکے ایک قصبہ شہر نما تھا اچھا بھلا چنگا ایک شہر غدار بنگیا اور آصف الدولہ نے بہت عمارتین بنوائین رومی دروازہ و امام باڑہ وغیرہ اس نواب کے عہد مین پورا تسلط رہا کوئی جھگڑا لڑائی نہ تھی سعادت علیخان نے بہت چاہا کہ ہم مسند نشین ہون یہ نہو سکے الغرض بہایت کامرانی کے ساتھ اکاون برس عمر طے کرکے ۲۸۔ ربیع الاول کو وفات کی اور اپنے بنا کردہ امام باڑہ مین مدفون ہوے بعد آصف الدولہ کے وزیر علیخان مسند نشین وزارت ہوا آدمی بدخصلت تھا تفضل حسین خان اور میان تحسین وغیرہ اپنی حفظ جان کی غرض سے دشمن وزیر علی کے ہوے اُدھر سعادت علی خان سے انگریزون نے وعدہ کیا تھا کہ بعد آصف الدولہ کے تم جانشین ہوگے ایک محضر مشعر بہ عدم فرزندی وزیر علی کے درست ہوا پھر بہو بیگم صاحبہ نے بھی مُہر کی آخر الامر مسٹر جان لور صاحب نے وزیر علی کو اپنی کوٹھی پر دربار عام مین بُلایا اور نظر بند کرکے بنارس بھیجدیا اور تین لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوا وہان بھی ذاتی شرارت سے وہ نہ گذرے رئیس بندیلکھنڈ و سیندھیا وغیرہ سے خط و کتابت رکھتا تھا بنارس سے کلکتہ جانے کا حکم ہوا کلکتہ مین بھی چیری صاحب کو ہلاک کیا سپاہ انگریزی نے گھیرا وہان سے بھاگا لوگ تعاقب مین دوڑے یہانتک کہ وہ جے پور پہونچا والی جے پور نے انگریزون کے حوالہ کردیا وہان سے لاکر کلکتہ مین قید کیا کہ قید ہی مین مرگیا اگر ارکین مرزا وزیر سے نہ خلاف ہوتے تو یہ صورت نہ ہوتی

یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان	۱۲۱۲	۱۷۹۷	۱۲۲۹	۱۸۱۴

عہد آصف الدولہ مین یہ لکھنؤ سے بنارس آکر رہے اور تین لاکھ روپیہ سالانہ صرف سرکار اودھ سے پاتے تھے بڑے دانشمند ارسطو زمانہ تھے اور بڑے ادیب سحبان وقت اپنی فکر سے ایک دم غافل نرہتے تھے کلکتہ جاکر کونسل مین دعویٰ دار ریاست آبائی ہوے کونسل نے اُنکے دعویٰ کو تسلیم کرکے بعد آصف الدولہ کے موعود کیا کلکتہ سے آکر پھر بنارس مین مقیم رہے جب خبر وفات آصف الدولہ و مسند نشینی وزیر علی سُنی فوراً بجرہ پر سوار ہوکر کلکتہ روانہ ہوے راج محل پہونچے تھے کہ خطوط تفضل حسین کے بنام مولوی سدن اس مضمون کے پہونچے کہ نواب صاحب تشریف لائین یہان دشمن کا کام تمام ہی فوراً وہان سے پلٹے اور کانپور پہونچے یہان جس شب کو وزیر علی گرفتار ہوے اُسکے دوسرے دن صبح کو بتاریخ تیسری شعبان بڑے تجمل و شان سے داخل لکھنؤ ہوے پہلے دولتخانہ مین گئے اور بہو بیگم صاحبہ کو نذر دی پھر مسند وزارت پر بیٹھے اور پہلا کام یہ کیا کہ بعوض نقد کے چھ آنہ ملک بسرکار انگریزی کو علیحدہ نکال دیا جسمین صوبہ الہ آباد و فرخ آباد و اعظم گڈھ

وگورکھپور وغیرہ تھا باقی اپنے تحت مین رکھا جب تقسیم سے فراغت پائی اُس وقت پنتالیس ۴۵ برس کا سن تھا
ایک برس کامل ہر ایک شخص کے چال وچلن کو دیکھا کیے اور کبھی اہلکار سے خبر نہ ہوے جو جسکا جی چاہتا تھا کرتا تھا
اور دل مین رکھتا تھا زبان پر نہین لاتا تھا مبادا وزیر علیخان کی نوبت ہو کوئی رئیس یا بادشاہ ہو انکا واجد علیشاہ
تک ایسا بیدار مغز و ہوشیار نہ ہوا جب سب طرف سے طبیعت مطمئن ہوئی تفضل حسین خان کو بعہدۂ
وکالت کلکتہ روانہ کیا اور جس سے جس سے دل مین کھٹکا تھا سب کو سزا دی اور انتظامات کو ایک طور پر بدل
دیا خفیہ نویس مقرر کیے ہرکاری خبر رسان پھرتے ہوے سوتے جاگتے وقت بیوقت زبانی خبرین پہونچاتے اور اگر کاش
کوئی غلط خبر پہونچا تا تو سزاے سخت پاتا عدالت کے محکمہ مقرر کیے عمارتین بہت بنوائین دستخط اس نواب کے
مشہور ہین ایک روز عدالت کے پرچہ پر یہ دستخط کیا کہ فلان صاحب عدالت مثل ماکیان بچہ دار ست کہ خود دنے خورد
بچگان را میخوراند) چونکہ تقسیم کردنیا ملک کا سعادت علیخان کو نہایت شاق تھا ہر وقت اسی فکر مین رہتے کہ
بے لڑائی کے کسی طرح یہ ملک مل جاتا لندن کو وکیل بھیجا اور وہان یہ پیش کیا کہ متاجری تمام قلمرو کے سرکار کی
مثل سرکار کمپنی کے مجھے ملے شاہ لندن نے درخواست نواب کی اس شرط پر قبول کی کہ اٹھارہ کرور روپیہ نقد
نواب داخل کرین تب یہ درخواست قبول ہوگی یہ خبر پاکر متفکر ہوے کہ اسقدر روپیہ کہان سے ہوگا الغرض
سترہ برس مین سترہ کرور جمع کیا ایک کرور کی فکر مین تھے وہ بھی امکان مین تھا گورنر ولزلے صاحب سے اور
نواب صاحب سے بڑی دوستی تھی وہ ولایت گئے انکو بدل منظور تھا کہ کوئی تدبیر مجھسے بنتی کہ نواب کا کام ہوتا
اتفاقاً لارڈ بیگ صاحب جو بڑے رفیق بادشاہ وقت یعنی جارج چہارم کے تھے وہ کچھ غریب ہو گئے تھے
لارڈ ولزلی نے نواب کو لکھا کہ لارڈ بیگ صاحب کے ساتھ کچھ سلوک کرو تو آپکے کام کی اُنسے امید ہے
چنانچہ نواب نے بہت سے تحفے اور نقد و جنس لارڈ بیگ کے پاس بھیجکر دوستی پیدا کی اتفاق یہ کہ وہی
لارڈ بیگ گورنر ہند کے مقرر ہوے اُنھون نے نواب کو خط لکھا کہ ہم گورنر ہند مقرر ہوے آکر تمھارا کام درست
کر دینگے یہ خبر پاکر نواب صاحب نہایت خوش ہوے جوش مسرت مین آکر زبان پر لائے کہ گورنر صاحب جلد
ہندوستان مین آئینگے مدعا بر آئیگا نمک حرامون کی خوب سزا کرینگے اس کلمہ سے لوگ متشوش ہوتے تھے
ایک روز بھلے چنگے دروازہ دلکشا تک تامجان پر سوار آئے اور پھر دولت خانہ مین گئے پہر رات تک ناچ
رنگ مین مصروف رہے جو ابر علیخان خواجہ سرا یا رمضان علیخان ساسانی کے ہاتھ سے یخنی معمولی پی کر
پلنگ پر سو رہے تھوڑی دیر بعد چونک پڑے ایک آن مین صورت غیر ہوئی وہ یخنی مسموم کام کر گئی
اور کام تمام ہو گیا صاحب تاریخ نادر العصر اس جگہ بات کو چھپاتا ہے لکھتا ہے کہ اسمین روایتین بہت ہین مگر
مصلحت وقت سے قلم کو روکتا ہون لوگون کے بیان سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ یہ حکم متاجری کا جو شاہ لندن نے

دیا تھا اور زر مشروطہ بھی نواب نے جمع کر لیا تھا اور لارڈ بینگ صاحب گورنر ہو کر ہندوستان مین آئے تھے انگریزون
کے یہ بات خلاف تھی یہ زہر سعادت علیخان کو باشارۂ رزیڈنٹ کے دیا گیا اور لوگ بھی خوفناک ہو رہے تھے
دونون باتون نے جمع ہو کر یہ حادثہ برپا کیا ۲۳ تیئسوین رجب کو منگل کے دن پہر رات گئے روح نے
پرواز کی۔

غازی الدین حیدر بادشاہ	۱۲۲۹	۱۸۱۴	۱۲۴۳	۱۸۴۷

خبر وفات سعادت علیخان کی نواب رمضان علیخان نے کرنیل جان بیلی کو دی اور محمد غلام عباس نے غازی الدین حیدر
کو رزیڈنٹ صاحب سپاہ لیکر آموجود ہوئے پہرے بٹھلا دیے اور غازی الدین حیدر بھی آن پہونچے
کرنیل صاحب کے ساتھ ڈاکٹر بھی تھا دونون کنپٹیون مین نواب سعادت علی خان کے نشتر دیا گیا مرگ سے
اطمینان کرکے غازی الدین حیدر کو مسند وزارت پر بٹھایا نذر دی اور توپین سر ہوئین آغا میر بھی
وہان کسی طرح پہونچگیا تھا الغرض آغا میر نے بڑے مرتبے نیابت مین پائے سرکار انگلشیہ نے بتاریخ یازدہم
ذیحجہ ۱۲۳۵ھ مطابق ۱۸۱۹ء تخت شاہی پر بٹھایا اور شاہ زمن خطاب ہوا اور آغا میر کا معتمد الدولہ خطاب
ہوا اس عہد مین بہت شاہی اور وزارت کے خاندان کے لوگ کانپور مین آرہے آغا میر کی سختیان نہ سہہ سکے
غازی الدین نے وہ روپیہ جو سعادت علیخان نے جمع کیا تھا بیدریغ صرف عمارت وعیش کیا اور تخمیناً کرور
روپیہ خزانہ انگریزی مین داخل کرکے پرامیسری نوٹ بنام متعلقان سلطنت کے لیے جسکا نام وثیقہ رکھا گیا
خریدا۔ یہ بادشاہ بہت نیک نیت اور عادل اور منصف مزاج تھا ستائیسوین ربیع الاول کو وفات
کی مطابق اکیسوین اکتوبر کے

نصیر الدین حیدر بادشاہ	۱۲۴۳	۱۸۲۷	۱۲۵۳	۱۸۳۷

۲۷ ربیع الاول دیوالی کے روز تخت نشین ہوئے اُسوقت تک آغا میر معتمد الدولہ وزیر تھا یہ بادشاہ معتمد الدولہ
سے کھٹکے رہتے تھے سب فوجین اسی کے اختیار مین تھین مگر بھائی آغا بھائی آغا کہا کرتے رفتہ رفتہ ایک روز
رزیڈنٹ سے اس مادہ مین بادشاہ نے گفتگو کی رزیڈنٹ نے کہا کہ میری کوٹھی مین بھیجدیجیے آپ کچھ نہ بولیے
مین گرفتار کرونگا چنانچہ ایکروز دوپہر کے وقت بادشاہ نے معتمد الدولہ سے کہا کہ بڑے صاحب نے تمھین بلایا ہے
آمدورفت تو تھی ہی اور اپنے سب کو رزیڈنٹ سے صدر تک سب کو دوست بنا رکھا تھا بیدغدغہ ہزار سوار
وپیدل کے جلو مین داخل کوٹھی رزیڈنٹ ہوا رزیڈنٹ صاحب نے معمولی طور پر جیسا ہمیشہ کا دستور تھا

ملاقات کی اور اِدھر اودھر کی باتین کرکے خود اُٹھ گئے اور دوسرے دروازہ سے دو انگریز کرچین ننگی لیے ہوے پہونچے
اور کہا کہ بموجب حکم بادشاہ کے آپ قید ہوے ہتھیار رکھدیجیے یہ تو خبط ہوگیا بعد ازین رزیڈنٹ بھی آئے اور بہت
تشفی کی آغا میر نے کہا کہ ایسا کیجیے کہ آبروریزی نہ ہو رزیڈنٹ نے زبانی خبر گرفتاری معتمد الدولہ سنکر نصیر الدین حیدر
نے فوراً حکم دیا کہ متوسلان معتمد الدولہ کو گرفتار کرو اور اُنکی جائداد ضبط کرو گرفتاری جاری ہوگئی جہان جو پایا گیا
پکڑا گیا مکانون پر پہرہ ہوگیا رزیڈنٹ نے بعد گرفتاری یہ حکم دیا کہ معتمد الدولہ ہاتھی پر سوار ہوکر اپنے گھر جاوین یہ
قید کی صورت مکان پر رہے ایک کمپنی سپاہی انگریزی اُنکی ڈیوڑھی پر رہے بعد قید ہونے کے مہاجن اور بیوپاریون
نے تقاضے کی دھوم کی رزیڈنٹ نے سب کی باقی معتمد الدولہ سے دلوادی تھوڑے دنون بعد مع اہل وعیال و
نقد وجنس کے کانپور چلا آیا جو کچھ لکھنؤ مین رہا تھا وہ سب محاسبہ شاہی مین درآیا سواے جواہرات وغیرہ کے
بینتالیس چھکڑے روپیہ اشرفیون کے اسکے ساتھ کانپور آئے تھے بعد ازین میر فضل علی وزیر ہوے اور اعتماد الدولہ
خطاب ہوا تھوڑے دنون بعد بادشاہ کو کچھ کدورت اعتماد الدولہ سے ہوئی موقوف تو نہ کیا لیکن بہت ضیق مین
ڈالا کہ وہ خود خانہ نشین ہوے اور تھوڑے دن بعد مر گئے اور منتظم الدولہ حکیم مہدی کانپور سے بُلا کر وزیر ہوے
یہ شخص بہت منتظم اور کفایت شعار تھا جو لوگ پُرانے جاتے تھے وہ اِنسے عداوت رکھتے تھے تاج الدین حسین
کنبوہ نے بادشاہ بیگم سے ملکر حکیم صاحب کی طرف سے بادشاہ کے دل مین شک ڈلوادیا آخر کار معتوب اور معزول
ہوے تاسخ نے تاریخ بہت خوب لکھی قطعہ

افتاد حکیم از مراتب	تاریخ بطرز نو رقم کن
از جاے حکیم ہشت بر گیر	ہر مرتبہ نصف نصف کم کن

۱۲۴۸

رزیڈنٹ کو اِس عزل سے ملال ہوا مگر بادشاہ نے اسکو پڑھنے نہ دیا اور روشن الدولہ وزیر ہوے نواب
سعادت علیخان نے جو روپیہ جمع کیا تھا اور بعد خرچ غازی الدین حیدر خان کے باقی تھا سب کو اس بادشاہ
نے عمارت وغیرہ مین صرف کیا یہ بادشاہ سخی اور جری تھا مفسدون نے بادشاہ اور بادشاہ بیگم سے لڑا دیا
یہانتک کہ بادشاہ بیگم نے مُنا جان کو لیکر الماس باغ مین اقامت اختیار کی بادشاہ نے مُنا جان کی فرزندی
سے انکار کیا اور اشتہار دیا کہ میرا بیٹا نہین ہی اور بہت سے فسادات ہوے بادشاہ نے دلکشا کوٹھی مین
رہنا اختیار کیا اور عیش وعشرت سے بسر کی اِس سلطنت مین اہل تجارت کو رفاہ ہوا اور آمدنی بھی نہین رُکی ملک بھی آباد
ہوا رعب سلطنت اور داب ریاست بھی پورے طور پر تھا اپنے مذہب امامیہ مین بہت متعصب اسی
وقت سے اِس مذہب نے لکھنؤ مین ترقی پکڑی عمارتین بہت بنوائین آخر مین نمک حرامون نے اِس بادشاہ سے
دغا کی زہر دلوادیا مشہور ہی دھنیا مہری نے زہر دیا اور بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ رزیڈنٹ کی ناپسندی سے زہر دیا گیا

واللہ اعلم تیسری جمادی الثانی روز جمعہ ننتیس برس کی عمر مین قضا کی دریاے گومتی کے کنارہ اپنے بنائے ہوئے کربلا مین مدفون ہوے رزیڈنٹ فوراً خبر وفات پاتے ہوے مع ہزار سپاہی و توپخانہ کے پہونچا اور تمام پہرے ہوگئے کہ کوئی دوست دشمن نہ آنے پائے جس وقت رزیڈنٹ پہونچے بادشاہ مین کچھ جان باقی تھی ایک سانس کھینچی اور دم فنا ہوگیا بعد مرگ فصد لی گئی یقین مرگ ہوا پہرہ کے لیے تاکید کی گئی مگر بادشاہ بیگم تین پہر رات گئے مع مُنا جان کے پہونچین ہر چند لوگون نے بہت کچھ سمجھایا مگر نہ مانا ہاتھی سے دروازہ تڑوا کر اندر مکان کے گھس گئین اور مُنا جان کو تخت پر بٹھا دیا اور سلامی ہوئی رزیڈنٹ کو پکڑا کہ اپنے منھ سے حسب معمول بادشاہ کہین مگر رزیڈنٹ نے نہ کہا پھر بادشاہ بیگم اور رزیڈنٹ سے بہت گفتگو رہی اس درمیان مین منڈیاؤن سے لشکر انگریزی مطلوبہ رزیڈنٹ پہونچا اور لڑائی ہوئی بیگم کے لوگ کچھ مارے گئے کچھ زخمی ہوے اور بیگم مع مُنا جان کے گرفتار ہوئین اور بہت ذلت ہوئی بیلی گارد مین لاکر قید کیا اور نصیر الدولہ محمد علی شاہ خلف سعادت علیخان کو قید سے لاکر ساٹھ برس کی عمر مین بادشاہ بنایا نذر دی تب امن ہوا اور ایک عہد نامہ مرتبہ سابق پر دستخط کرا لیا۔

نصیر الدولہ محمد علی شاہ بادشاہ	۱۲۵۳	۱۸۳۷	۱۲۵۸	۱۸۴۲

کرنیل جان لو صاحب رزیڈنٹ نے حسب کہنے محمد علی شاہ کے بیگم کو کانپور آدھی رات کے وقت بھجوا دیا وہان ایک مکان مین بحراست معقول رہین اس بادشاہ نے خوب سرانجام کلی اور جزوی سلطنت کا کیا کیونکہ تربیت یافتہ سعادت علی خان تھے اس بادشاہ نے برادر پروری اور رفقا نوازی کمال درجہ کی اور بہت بیدار مغزی سے کام کیا مگر نوکر ایسے خاین تھے کہ ایک ایک پلٹن کی تنخواہ چار چار جگہ لیتے تھے امور مذہبی مین لاکھون روپیہ خرچ کیے اور بہت خرچ کے وثیقے کر گیا اور اپنے عزیزون کو بہت گنجینہ دیا کہ دوسرے محتاج نہ رہین منتظم الدولہ کو فرخ آباد سے بُلا کر وزیر کیا سرکار انگلشیہ انکی نیک چلنی سے بہت خوش تھی جو استدعا کرتے تھے منظور ہوتی تھی بعارضہ تپ محرق بعمر اسٹھہ برس بتاریخ پانچوین ربیع الثانی وفات کی حسین آباد مین مدفون ہوے

ثریا جاہ محمد امجد علی شاہ	۱۲۵۸	۱۸۴۲	۱۲۶۳	۱۸۴۷

پینتالیس برس کی عمر مین پانچوین ربیع الثانی کو حسب دستور تخت نشین ہوے یہ بادشاہ ایک مذہبی آدمی تھا اپنے عہد مین اپنے مذہب کی ترقی کی عدالت کا کام سلطان العلما اور سید العلما کو تفویض کیا دوسرے

مذہب والون کے عروج پر حسد کرتے تھے بُہتیرے ہندو اور سُنّی اُس وقت مین شیعہ ہوگئے بھڑے جتنے اس شہر لکھنؤ مین رہتے تھے ایک قلم نکال دیے گئے شرف الدولہ کو تین مہینے بعد تخت نشینی کے عہدہ وزارت سے موقوف کیا اور وزارت اور سند نشینی کی اس سلطنت کی بہت تبدیلی ہوا کی نواب فرخ آباد جب لکھنؤ گئے تو اُنکی دعوت تین روز ہوئی تین مکان مین تین روز روزانہ لیشب کے سب ظروف اُس دعوت کی میز پر پورے تھے اور ہر روز پہلے روز سے زیادہ مطلا و منقش جواہر نگار ظروف تھے اور دعوت کی میز پر کہ تیس گز لانبی تھی اور بارہ گز چوڑی تھی اور گرد اُسکے ایک سو پندرہ کرسیان بچھی تھین نواب فرخ آباد کے یہ سب تکلف دیکھکر ہوش باختہ ہوئے اور ایک آبخورہ لیشب کا اپنے نزدیک عمدہ اور نادر جانکر بادشاہ کو تحفہ دیا تھا اِتنے لیشب کے ظروف دیکھکر نہایت شرمندہ ہوا بادشاہ مجدالدولہ منتظم سے بہت خوش ہوئے اُسنے عرض کی کہ ایک مہینے تک ایسے ہی نئے ظروف مین اس میز پر دے سکتا ہون **عرض مؤلف** اس جگہ مجھے سخت حسرت ہوئی کہ واجد علی شاہ کی علالت مین جو اُنکا مرض الموت تھا مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ ضرورتًا کلکتہ سے تلاش مزید پر چند ظروف لیشب کے کہ محض بدقوارہ تھے بادشاہ کے مصرف کے لیے بہم پہونچائے گئے یہ اُسی خاندان کے تھے جس خاندان مین ایک وقت اس قدر ظروف لیشب عمدہ اور لطیف جمع تھے کہ ایک سو پندرہ آدمیون کے سامنے ہندوستانی طریقہ کا تکلف کا کھانا جسکے اقسام متعدد ہوتے ہین ایک مہینہ تک نئے ظروف دیئے جا سکتے تھے شعر

نہ گورِ سکندر نہ ہی قبرِ دارا		مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے	

اور اس بادشاہ کے عہد مین مجتہد کا بہت زمانہ رہا اور عمدہ یادگار اس بادشاہ کا اُسکا محل ہی الغرض بتاریخ بست و ششم صفر روز شنبہ پانچ بجے بعارضہ سرطان وفات کی چھاؤنی مین میڈو خان رسالہ دار کے دفن ہوئے

واجد علی شاہ آخرین بادشاہ اودھ	۱۲۶۳	۱۸۴۷	۱۲۷۲	۱۸۵۶

بعد اپنے باپ کے بادشاہ ہوئے اوائل سلطنت مین عدالت اور درستی سپاہ کی طرف بہت خیال تھا دو بکس نوالنے کہ سواری مین ساتھ رہتے اور جسکا جی چاہتا اپنی عرضیان اُسمین دے دیتا اور بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے اُسے کھولتے اور دستخط کرتے اور تعمیل ہوتی اہل سلطنت مین انکے امین الدولہ وزیر تھے اُنھین ایک روز اوباش نے گھیر لیا اور سینہ پر چڑھ کر چھری لگادی اور قرابین لیکر دوسرے ساتھی اوباش کے کھڑے ہوگئے بمشکل رزیڈنٹ کی ضمانت اور چھتیر ہزار روپیہ دیکر اُنکی جان بچی مگر اوباش بعد اُسکے گرفتار کرلیے گئے اور سزا ہوئی بعد صحت کے امین الدولہ وزارت سے موقوف ہوئے کیونکہ بادشاہ کو عہد ولیعہدی سے کچھ اُنسے خلاف تھا اور علی نقی خان وزیر ہوئے نادری اور اختری دو پلٹنین اور دو رسالے بادشاہ نے کھڑے کیے اور قواعد اُنکا

خود فارسی زبان مین تصنیف کی اور بنفس نفیس خود پلٹن کی قواعد لیتے چند روز کے بعد علی نقی خان نے یہ بیداری دیکھکر
بادشاہ سے یہ فقرہ جمایا کہ آپ کی یہ سب حالتین رزیڈنٹ صاحب کے خلاف ہوتی ہین بادشاہ نے سب سے
ہاتھ کھینچا اور مصروف عیش ہوے رہس قائم ہوا ڈھاری لوگون کا ستارۂ اقبال چمکا یہ لوگ اہل خطاب ہوے
پھر کیا تھا دن عید اور رات شب برات رہی واقعہ شہادت مولوی امیر علی ہنومان گڑھی کے قصبہ مین انکے وقت
مین ہوا قیصر باغ ایک بہت بڑا باغ بنایا گیا حسین محلات شاہی نہایت تزک اور احتشام سے رہتے تھے ملک
کی کچھ خبر نہین رکھتے تھے انواع انواع فساد ملک مین کارندون کے ہاتھون ہوتے تھے مگر یہ بادشاہ اپنے نفس
نفیس سے نہایت ہی رحمدل اور مہذب شخص تھے کبھی کسی کو اپنے علم مین آزار نہین دیا مدت العمر کبھی زبان
شت وشطح سے آشنا نہ کی اپنے مذہبی امور مین نہایت چست و درست رہے کسی وقت کی نماز کبھی قضا نہ کی
پہرہ والون کو حکم تھا کہ کیسا ہی اور کتنا ہی بیگاہ سویا ہون صبح کی نماز کے وقت بلا خیال ادب کے مجھے جگا دو
باوجود اس عیش وعشرت کے اپنے مذہب کے موافق کبھی مرتکب فعل حرام نہ ہوے یہانتک احتیاط تھی کہ
کوئی عورت اہل خدمت بھی غیر ممتوعہ نہین تھی روزہ ماہ صیام کبھی نہ ترک کیا ماہ صیام مین کسی ممتوعہ یا
منکوحہ کے سامنے آنے کا حکم نہ تھا ۱۲۶۸ھ ۱۸۴۷ء مین نواب گورنر جنرل لکھنؤ مین آئے اور بادشاہ سے کہا کہ
کرنیل جان لو صاحب نے یہ رپورٹ کی تھی کہ انتظام ملک کا بہت خراب ہے ملک پر قبضہ کرلیا جاے
اور آمدنی اسکی بعد وضع خرچ کے شاہ اودھ کو دیجاے یہ رپورٹ اسوقت ولایت سے نامنظور ہوئی تھی مگر
ملک کا حال بہت ابتر ہے درست کرنا چاہیئے بادشاہ نے دو برس کی مہلت لی لیکن وہان عیش سے کب
فراغت تھی جو اس طرف نظر ہوتی کئی دو برس گذر گئے آخر سلیمن صاحب نے ملک مین دورہ کیا اور پوری حقیقت
کی رپورٹ کی ولایت سے حکم انتزاع صادر ہوا یکم ربیع الاول ۱۲۷۲ھ مطابق آٹھوین فروری ۱۸۵۶ء گورہ
وسپاہی کی پلٹنین اور توپخانہ کانپور سے منگا کر لکھنؤ کا محاصرہ کرلیا اور میجر اٹرم نے دولت سرا مین بادشاہ سے
جاکر کہا کہ ملک چھوڑ دینے کا حکم ہے بادشاہ نے مصلحتاً قبول کرلیا اور حکم نامے تمام بھیجے گئے پہلے ہی
بادشاہ کو اس دن کی خبر تھی مگر اہلکاران نے اور کچھ جما رکھا تھا کہ ولایت مین پورا بندوبست ہم لوگون نے
کرلیا ہے گورنر کیا کرسکتے ہین دفعتہً یہ واقعہ ہوا محل مین شور قیامت بلند ہوگیا مصرع تاریخ مرگ انبوہ
بود جشن نشاطے دارد + برہان الملک سے اسوقت تک ایک سو چالیس برس اس خاندان مین ریاست
سلطنت رہی بعد اسکے بادشاہ کو لندن جانے پر امرا نے آمادہ کیا وہ وہان سے کلکتہ آئے لندن نہ جانے
پائے یہین عیش مین عمر تمام کی غدر مین ۱۸۵۷ء کے احتیاطاً قلعہ مین چند روز نظربند رہے لاکھ روپیہ
گورنمنٹ سے مشاہرہ پاتے تھے اسی سے مکانات بنائے باغ ترتیب دیے اپنے لوگون کو پرورش

کرتے رہے بین لاکھ کے جواہرات گورنر لارنس صاحب نے لکھنؤ کی ضبطی سے بادشاہ کو دیے اُسی سے قرض
بادشاہی ادا ہوا بادشاہ لکھنؤ سے آکر کلکتہ مین بمقام مٹیا برج مقیم رہے اور بتاریخ ۵ محرم سنہ ھ مطابق سنہ ۱۸۸۷ع
وفات پائی۔

ذکر سلاطین روم ادام اللہ ملکہ وسلطنتہٗ

مخفی نہ رہے کہ جب اس کتاب مین ذکر سارے سلاطین اسلام ہند کا لکھا تو دفعۃً ہمت نے جوش کیا اور غیرت
خود شرما گئی کہ اگرچہ اس ہندی کتاب مین مقصود ذکر اولیاے مشاہیر و سلاطین اسلام ہند ہی تھا مگر کیا
بگڑتا تھا کہ یہ کتاب تذکرہ سے شاہان روم خادم حرمین شریفین کے بھی عزت پاتی مجھے بھی سخت ندامت ہوئی
کہ تو نے ایسے بادشاہون کے ذکر سے کہ جنکا نام سواے صفحہ کتاب کے اور کسی جگہ صفحہ روزگار پر نہین ہی کتاب
بھری ہی اور نہ اُنکے خاندان کا کوئی ذریات عالم مین باقی ہی حیف ہی کہ ایسے سلاطین کا ذکر جنکی سلطنت
انشاء اللہ قیامت تک ببرکت خدمت حرمین شریفین بارونق رہے گی اور از افضال الٰہی سے یہ خاندان
سلاطین حی القائم ہی درج کتاب نہ کرون اسپر ایک دوسرا تازیانہ ہوا کہ جناب حافظ مسعود خانصاحب
خواہرزادہٗ جناب حاجی محمد یعقوب صاحب کا ہنوری ابقاہم اللہ تعالی نے کمال اصرار سے مجھپر زجر کیا
کہ اس ہندی کتاب مین ضرور ذکر شاہان روم ہونا چاہیئے اسلیئے مین نے تاریخ قیصر روم مسمیٰ بہ قیصر نامہ
مولفہٗ مولانا عباس شروانی ترجمہٗ تاریخ مفتاح الساری و نزہۃ القاری تالیف حکیم ابراہیم آفندی ملازم سلطانی
طبیب عسکر خاقانی متعین لشکرگاہ بیروت جو عربی زبان مین تھی اُسی کتاب سے مین نے حالات
سلاطین روم کے درج کتاب کیے ہندوستان مین حالات روم بہت کم شائع ہین اسلیے اس مختصر کتاب
مین جہانتک ممکن ہوا پورے حالات کو مطلب خیز تھوڑی عبارت مین بتوضیح لکھا مورخین یعنی خیر اللہ
آفندی وغیرہ کو نسب مین آل عثمان کے اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ خاندان سے عیص بن اسحاق کے
ہین اور بعض کہتے ہین کہ قبیلہ بنی قسطورہ سے ہین کہ قحط کے سبب سے صحارسی قرمان مین آکر رہے تھے
اور اہل تحقیق یہ کہتے ہین کہ آل عثمان اسی قوم سے منشعب ہین بہرکیف سنہ ۶۱۱ھ مطابق سنہ ۱۲۱۴ع
ایک شخص سلیمان نامی قوم مذکور سے صحراے ارمنیہ مین آکر رہے بعد وفات چنگیز خان کے سنہ ۶۲۱ھ
مطابق سنہ ۱۲۲۴ع مین علاؤالدین سلجوقی اور شاہ قونیہ سے لڑائی ہوئی سلیمان علاؤالدین کی طرف تھے
اور خوب داد مردانگی دی اور دشمنون پر غالب آئے اور مقرب علاؤالدین ہوے غایت یہ ہی کہ
سپہسالار ہوے سنہ ۶۲۸ھ مطابق سنہ ۱۲۳۱ع ملک عرب پر لشکر کشی کی مشیت الٰہی سے غرق فرات

ہوے اور وہین دفن ہوے اُنکے چار بیٹے تھے سنقور تگین کوندُ توغدی اور طغرل در مذراوین دو سرکار سلجوقی سے علیحدہ ہوگئے آخرین دونون علاؤالدین کی خدمت مین رہے اور عزت سے بسر کرتے تھے ارطغرل مرگئے اُنکے بیٹے عثمان خان کہ در ۶۵۶ھ مطابق ۱۲۵۹ء مین پیدا ہوے تھے منظور نظر علاؤالدین ہوے اور بڑی توقیر پائی امیر لشکر ہوے اور انفصال مقدمات اُنکے تفویض ہوا یہانتک توقیر بڑھی کہ بجاے بادشاہ کے مسجد جامع مین نماز کو جاتے اور اختیار جزئی اور کلی اُنکے ہاتھ مین ہوا پوری اطاعت کرتے رہے اور شجاعت اور جوانمردی کرتے رہے اور بہت ملک فتح کیے عثمان غازی ملقب ہوے ۶۹۹ھ مطابق ۱۲۹۹ء مین علاؤالدین نے وفات کی علاؤالدین کے کوئی بیٹا نہ تھا اخبار الدول مین مذکور ہے کہ علاؤالدین کی بیٹی عثمان خان سے بیاہی تھی اس سبب سے بجاے علاؤالدین یہ بادشاہ ہوے

ذکر سلطان عثمان خان	۶۹۹	۱۲۹۹	۷۲۶	۱۳۲۵

بعد علاؤالدین تخت سلجوقی پر بیٹھے اور تسخیر بلاد مین مصروف ہوے پہلے قراحصار فتح کرکے مستقر خلافت بنایا بعد اُسکے بہت شہر فتح کیے اور اپنے چچا دوندر کو نوے برس کی عمر مین قتل کیا ۷۰۰ھ مطابق ۱۳۰۰ء والی برصہ سے لڑائی کی اور بہت نصارا کو مسلمان کیا اور بہتون سے جزیہ لیا بہتون کو مغلوب کرکے قید کرلیا بادشاہ اس طرف مصروف تھے کہ تاتاریون نے اُسکے ملک پر حملہ کیا بادشاہ نے ارخان اپنے بیٹے کو وہان متعین کیا انھون نے جاکر دشمن پر فتح پائی اور برصہ مین سخت محاصرہ کیا کوئی چیز کھانے پینے کی اندر نہین جانے پاتی تھی آخر حاکم برصہ عاجز ہوکر بصلاح پسر قیصر روم کے ۷۲۶ھ مین قلعہ سے نکلگیا اور ارخان داخل حصار ہوے اور تیس ہزار اشرفی لیکر سب سکنا ے شہر برصہ کو مع اہل وعیال حکم اخراج کا دیا نصارا روتے پیٹتے جلاے وطن ہوے اور اُنکے سب گھر وغیرہ نصیب اہل اسلام ہوے اور ارخان برصہ مین باطمینان رہے ناگاہ خبر پہونچی کہ سلطان عثمان سخت بیمار ہین ارخان وہان چلے دسوین رمضان ۷۲۶ھ کو پہونچے وہ حالت نزع مین تھے چند کلمہ وصیت کا کہکر جان بحق ہوے اُنہتر برس کی عمر تھی اور ستائیس برس سلطنت کی تھی ارخان نے باپ کی نعش قراحصار سے قلعہ برصہ مین لیجاکر دفن کیا اور قبر پر گنبد عالی تعمیر کیا یہ بادشاہ نہایت کریم اور سپاہ پرور تھا جو کچھ پاتا سپاہ کو دیتا مرنے کے بعد سواے خصال اور کمربند اور تلوار کے کوئی چیز سونے چاندی کی یا جواہر اُسکے توشہ خانہ سے نہ نکلی۔

سلطان ارخان ۲	۷۲۶	۱۳۲۵	۷۶۱	۱۳۵۹

بعد باپ کے تخت نشین ہوے اور برصہ کو اپنا تخت گاہ قرار دیا اور تھوڑے ہی دنون مین نصارا سے لڑکر نامی قلعجات مثل عنکوٹہ کندرہ آبدس سمندر آذ بنک وغیرہ فتح کر لیا تفصیل واقعات جنگ بہت طویل ہی مدارس اور مساجد تمامی قلمرو مین بنا کیے قلعہ اذ بنک کے فتح ہونے سے رومیون کی کمر ٹوٹ گئی ۷۵۸ھ مین قلعہ بیزن طبا کو فتح کیا اور شہر کالی لولی کو لے لیا کہ سرحد پر قسطنطنیہ کے ہی ۷۶۰ھ مین سلیمان پاشا وزیر اس بادشاہ کا گھوڑے سے گر کر مر گیا بادشاہ کو بہت غم ہوا بعد ایک سال کے چھیتر برس کی عمر مین وفات پائی یہ بادشاہ نہایت شجاع اور سخی اور بردبار تھا اور عادل اور علم دوست بھی تھا

سلطان مراد خان ۳	۷۶۱	۱۳۵۹	۷۹۱	۱۳۸۹

بعد وفات اپنے باپ کے تخت نشین ہوے اور ملک گیری پر کمر باندھی لالا شاہین سپہ سالار کو واسطے تسخیر بلاد اور امصار کے افواج جرار کے ساتھ بھیجا خدا کے فضل و عنایت سے تھوڑے دنون مین کوہ بلکان تک لے لیا یونان کے بادشاہ نے ڈر کر صلح کر لی قیصر روم جان بالایوغ والی قسطنطنیہ شہر رومیہ مین پوپ کے پاس گیا اُس سے مدد لی اور دوسرے حکام نصارا نے بھی مدد دی قیصر روم لشکر بیش از مور و ملخ لیکر لڑنے کو آیا سلطان نے لالا شاہین اور تیمور تاش بیگ کو واسطے مقابلہ کے بھیجا جس وقت فوج قیصر کی بیخبر تھی عساکر شاہی مثل قہر الٰہی کے گرے قیصر کو شکست ہوئی ناچار اُسنے صلح کی اور لشکر اسلام متوجہ تسخیر دیگر ممالک نصارا کی ہوئی پانچ برس کے عرصہ مین اکثر بلاد نصاری فتح ہوئے والی قرہیان نے آبرو بچانے کو اپنی لڑکی بایزید پسر سلطان کے نکاح مین دی دوسری بار پھر تیمور تاش کو متعین کیا اُنھون نے مقدونیا سے حدود بلاد ارنبوط تک قبضہ کیا اور شہر منستر کو بڑی مشکل سے فتح کیا تفصیل اسکی بہت طویل ہی ۷۹۱ھ مطابق ۱۳۸۹ مسیحی قران نصرانی حاکم سرب اپنی قوم اور ہم مذہبون کے ساتھ اتفاق کر کے کئی لاکھ فوج لیکر سلطان پر آیا باوجودیکہ فوج سلطانی ربع بھی اسکے فوج کی نہ تھی سلطان نے متوکلاً علے اللہ مقابلہ کیا اتنے آدمی مارے گئے کہ خون کا دریا بہ گیا قران زندہ قید ہوا بقیۃ السیف بحال خراب بھاگے بعد اس فتح کے سلطان مراد میدان جنگ مین ہر طرف پھر کر دیکھتے پھرتے تھے کہ ہر طرف ہزارہا نعشین کفار کی پڑی تھین شکر خدا کرتے تھے ناگاہ ایک زخمی کافر کہ کشتون مین پڑا تھا جب اُسکے برابر آئے اُسنے شعلہ کی طرح جھپٹ کر بادشاہ کے پیٹ مین خنجر مارا اور پیٹ پھاڑ ڈالا قورچیون نے اور زخمیون کو قیمہ کر ڈالا اور قران کو اُسی جگہ لا کر گردن ماری سلطان جان بحق ہو گئے بایزید نے

ہرچند علاج ہوا کوئی فائدہ مترتب نہوا چودھوین شعبان ۸۰۵ھ مطابق سنہ ۱۴۰۲ع وفات کی امیر تیمور نے عیسی
پسر بایزید کو سو گھوڑے اور زر وجواہر دیکر رخصت کیا کہ نعش پدر کو دفن کرین موسی باپ کی نعش کا صندوق لیکر آئے
اور شہر برصہ مین دفن کیا اور بعضون نے لکھا ہی کہ امیر تیمور نے بایزید کو لوہے کے پنجرے مین بند کرکے معذب کیا اور
بایزید نے اپنے تئین ہلاک کیا محمد بن خاوندشاہ صاحب روضۃ الصفا کہتے ہین کہ بایزید نے بمرض خناق وضیق النفس
کے بلدہ آق شہر مین وفات کی امیر تیمور نے بہت تاسف کیا کیونکہ امیر کا یہ قصد تھا کہ تمامی دیار روم کو فتح کرکے
بایزید کو تاج ونگین بخشین بہرحال یہ متفق ہی کہ عیسی پسر بایزید کو باکرام رخصت کیا سو گھوڑے بادیبا باساز دیئے
اور یرلیغ اور تمغا اور خلعت گران بہا اور ترکش وکمان وشمشیر مرصع وغیرہ دیا اور رخصت کیا اور تین بیٹے بایزید کے
وقت شکست جنگ کے اپنے ملک کی طرف بھاگے تھے

۱۴۲۱	۸۲۴	۱۴۱۳	۸۱۶	سلطان محمد شاہ ۵

جب بایزید قید امیر تیمور مین آئے اور لڑکے اُسکے بھاگے اور اپنے ملک مین آئے اور باخود ہا خانہ جنگی اور قتل
آل عثمان مین برپا ہوا آخر سلیمان سپاہ ینگ چری کے ہاتھون کہ داڑھی اُس قوم کے رئیس کی تراش دی تھی مارا
گیا موسی نے بخون خواہی اپنے بھائی کے بہت ینگ چریون کو زندہ پکڑکے آگ مین جلایا آخر سنہ ۸۱۶ھ مطابق
سنہ ۱۴۱۳ع محمد نے اپنے بھائی عیسی کو قتل کیا اور تخت نشین ہوے اور ضبط وربط مہمات ملکی مین مصروف
ہوے اور سلاطین فرنگ ویونان سے راہ ورسم ونامہ وپیغام جاری کیا حاکم قرمان نے کہ دشمن بایزید تھا فرصت
پاکر شہر برصہ پہ تاخت کرکے قبر بایزید کو کھودکر آگ مین جلایا محمد خان نے جاکر دشمن کو ہزیمت دی مصطفی خان
حاکم قرمان کا بیٹا گرفتار ہوا جب سلطان محمد کے سامنے آیا تو ایک کبوتر جبہ کے نیچے رکھکر آیا اور سینہ پر
ہاتھ رکھکر معاہدہ کیا کہ جب تک یہ روح میرے جسد مین ہی سلطان کے ساتھ خیانت نہ کرون سلطان محمد
نے بھی عہد موافقت کیا مصطفی خان نے باہر آکر جبہ سے کبوتر نکالکر اُسے مار ڈالا اور شہر کے باہر ہی جاکر
گلۂ گوسپند شاہی کو لوٹا لوگون نے پھر گرفتار کیا اور سلطان کے حضور مین لائے سلطان نے فرمایا کہ
تجھسے عہد شکن کمینہ کو ہم عذاب کرین تو میری بزرگی مین بٹہ لگتا ہی کیونکہ مین نے تجھے امان دی ہی اگر
تو اپنی قسم سے پھر گیا تو میری شان کے لائق نہین کہ مین بھی پھر دون جا تیری جان بخشی کی اسی
زمانہ مین ایک شخص مصطفی نامی نے سر اُٹھایا کہ وہ بیٹا بایزید کا ہی لڑائی مین امیر تیمور کے چھپ رہا
تھا سلطان نے اُسپر لشکر کشی کی اُسنے شکست پائی اور بھاگ کر عامل قیصر روم کے پاس پناہ لی سلطان نے

اما

قیصر کے عامل سے طلب کیا اُسنے لکھا کہ بغیر اجازت قیصر کے ہم نہین دے سکتے مالوئیل قیصر نے سلطان کو نامہ لکھا
کہ جو شخص بادشاہون کی درگاہ مین پناہ پکڑتا ہے اُسے اُسکے دشمن کو نہین دیتے ہین مگر مین عہد کرتا ہون کہ اُسے
قید مین رکھونگا یہانتک کہ وہ مرجائے سلطان نے قبول کیا اور اُسکے لیے تنخواہ مقرر کردی اس بادشاہ کی
لڑائیون کے بہت وقائع طویل ہین جو ضروری تھا تحریر ہوا اس بادشاہ نے تخت گاہ اپنا شہر ادرنہ مقرر کیا
تھا اور یہی بادشاہ موجد جہازات جنگی وسپاہ دریا اور توپخانہ کا آل عثمان مین ہے بمرض اسہال دموی فوت
ہوا جب شدت مرض ہوئی تب مراد خان اپنے بیٹے کو کہ اُسوقت شہر اماسیا مین تھا طلب کیا اُسکے پہونچنے
سے پیشتر وہ جان بحق ہوا وزرا نے خبر مرگ کو پوشیدہ رکھا بعد اکتالیس روز کے جسوقت مراد خان پہونچے
تخت پر بیٹھے اور خبر وفات سلطان کی فاش ہوئی اس بادشاہ نے بہت مسجدین اپنے ملک مین یادگار چھوڑین
آدمی ذکی العقل نہایت سپید رنگ سیاہ چشم عریض الصدر طویل الید مستقیم الاعمال عادل مزاج کریم صفت
صادق المودت بے کینہ تھا اور امور تفاخر اور تزک اور احتشام کو بہت پسند کرتا تھا چاندی سونے کے برتن
دسترخوان کے ہوائے تھے علما نے کہا کہ چاندی سونے کے ظروف مین کھانا منع ہے سلطان نے برسم کفارہ
تین دن تک انواع نعمت اُنھین ظروف مین فقرا کو کھلائے مشایخ صوفیہ سے بہت ربط رکھتا تھا اور مریدانہ
خدمت کرتا تھا اور یہ پہلا آدمی تھا آل عثمان سے جسنے شریف مکہ معظمہ کے واسطے زر سالانہ مقرر کیا تاکہ
محتاجون کو وہانکے دیا جائے

سلطان مراد خان ثانی ـــ٦	۸۲۴	۱۴۲۱	۸۵۵	۱۴۵۰

بعد وفات محمد خان اپنے باپ کے تخت نشین ہوئے سنہ ۸۰۶ھ مطابق سنہ ۱۴۰۳ء مین ولادت ہوئی تھی مالوئیل
قیصر روم نے نامہ لکھا کہ اپنے بیٹے کو بطور رہن میرے پاس بھجدو ورنہ مصطفےٰ خان پسر بایزید کو کہ میرے پاس
قید ہے ہم رہا کردینگے سلطان نے قبول نہ کیا قیصر نے مصطفےٰ کو رہا کیا اور دو جہاز جنگی اور فوج دیکر سلطان پر بھیجا
مصطفےٰ نے شہر کالی پولی پر غلبہ پایا سلطان نے تیس ہزار فوج لیکر بایزید پاشا کو بھیجا مصطفےٰ خان نے فوج
سلطانی کو ہزیمت دی اور بایزید پاشا کو مارڈالا قیصر نے شہر کالی پولی مصطفےٰ سے طلب کیا اُسنے نہ دیا قیصر خود کردہ
پریشان ہوا سلطان خود بہت لشکر لیکر روانہ ہوئے جب لشکر سلطانی قریب شہر کالی پولی کے پہونچا اکثر لشکر
مصطفےٰ کا سلطان کے ساتھ آملا مصطفےٰ عاجز ہوکر کالی پولی سے بھاگا بعض ملازمین نے اُسے راہ مین مار لیا
سلطان لاکھ فوج سے قسطنطنیہ پر پہونچے لوٹ اپنے لشکر پر معاف کردی قسطنطنیہ فتح ہوا مگر قیصر نے عاجز ہوکر
جزیہ قبول کیا اور سلطان سے صلح کی قیصر غمگین اپنے ملک کو پھر گیا تھوڑے دنون بعد پھر سلطان نے لشکر درست

کرکے جہاد کیا اور تائید الٰہی سے بہت سے کنارہ بحر اسود کے فتح ہوئے اور بلغار پر لشکر کشی کی وہان لشکر سلطان نے
شکست کھائی اور بیس ہزار سپاہ سلطانی ضائع ہوئی پھر سلطان نے اسی ہزار فوج لیکر شہاب الدین پاشا کو بلغار
پر بھیجا اہل بلغار پھر غالب آئے اور شہاب الدین کو مع پانسو آدمی کے گرفتار کیا تیسری بار پھر لشکر کشی کی اور
شکست کھائی دو برس کے لیے صلح کرکے پھر آئے اور اپنے بیٹے کو کہ چودہ برس کی عمر تھی اور محمد خان نام تھا
اپنی جگہ بٹھاکر یاد خدا مین گوشہ نشین ہوے والی بلغار نے یہ سنکر خلاف وعدہ اپنے میعاد صلح کے لشکر کشی
کی ہور یا اور خشکی مین جنگ عظیم کی اور دو سو پینتالیس جہاز جنگی سلطان کو جلا دیا اور خشکی مین بھی غالب آیا
بہت شہر سلطانی لے لیے سرداران لشکر نے مراد ثانی کو صومعہ سے اٹھایا اور علم خاص میدان مین نصب کیا
سلطان مراد نے چالیس ہزار فوج سے مقابلہ دشمن کا کیا اور عہدنامہ والی بلغار نیزہ پر لٹکا کے دکھایا بادشاہ
بلغار نے پھر لشکر سلطانی کو ہزیمت دی اور خیمہ تک بادشاہ کے پہونچا یا سلطان مراد نے قصد بھاگنے کا سرداران
شیردل نے باگ پکڑلی اس درمیان مین شاہ بلغار سامنے آگیا سلطان مراد کہ فن تیراندازی مین آرش[۱] عہد
تھا ایسا تیر مارا کہ شاہ بلغار کی پیٹھ سے نکلگیا اور وہ مرکر گھوڑے سے گرا قورچیون نے اسکا سر کاٹ لیا اسکا لشکر
ہراسان ہوکر بھاگا اور سلطان مراد مظفر ومنصور اپنی دار السلطنت کو واپس آئے ماہ شباط[۲] مین وفات پائی

سلطان ابوالمعالی محمد خان ثانی ؒ	۸۵۵	۱۴۵۱	۸۸۶	۱۴۸۱

۸۳۳ھ مطابق ۱۴۲۹ء مین ولادت ہوئی تھی اپنے باپ کی وفات کے وقت شہر مونیزیا مین تھے خبر وفات
باپ کی سنکر جلد پہونچے اور تخت نشین ہوے قیصر قسطنطنیہ نے نفقہ ارخان اسکے بھائی کا جو قیصر کے یہان محفوظ تھا
طلب کیا اور لکھا کہ اگر جلد نہ بھیجوگے تو ہم اسے چھوڑ دینگے سلطان کو اس تحریر سے اسکی غصہ آیا اور تسخیر
قسطنطنیہ کے لیے تیاری جہاز کی کی اور بلدہ ادرنہ مین اجماع لشکر کا حکم دیا اور سیکڑون توپین اژدہا پیکر
جسکے گولے کوسون جاتے بہت تھوڑے دن مین ڈھلوائین جب اسباب جنگ فراہم ہوا کوچ کیا قیصر روم
براطوس قسطنطین نے بھی سامان جنگ درست کیا اور پوپ اور دوسرے سلاطین نصارا کو نامے مددطلبی کے
لکھے سب نے اسکی مدد مین فوجین بھیجین سلطان ڈھائی لاکھ فوج اور صدہا توپین لیکر بتاریخ یکم ماہ سان ۱۴۵۳ء
مطابق ۸۵۷ھ متصل قسطنطنیہ کے پہونچے اور خیمہ کیا اور توپ کی ضربون سے شہر مین زلزلہ ڈال دیا اور
دریا کی راہ سے بھی جہاز بھیجے رات دن پچاس دن تک لڑائی توپ وتفنگ کی برپا رہی جا بجا برج قلعہ کے
اڑگئے اور فصیل مین جا بجا سوراخ ہوگئے بتاریخ بستم جمادی الثانی ۸۵۷ھ مطابق ۲۹-ماہ آیار ۱۴۵۳ء
فوج سلطانی نے یورش کی ایک حشر برپا ہوگیا نصارا نے مرنے پر طیار ہوکر ایکدوسرے کو رخصت کیا اور لڑنے مین

[۱] آرش نام ایک تیرانداز نامی منوچہر کا تھا ۱۲ [۲] شباط نام ماہ رومی ۱۲

مصروف ہوے قسطنطنیین کنیسا ے ابا صوفیہ مین جاکر رویا اور کنیسا کو وداع کیا اور سب دروازے شہر کے بند کر کنجیان دریا مین ڈال دین لشکر اسلام حصار قلعہ تک پہونچکر براہ مردانگی سوراخون کی راہ سے داخل شہر ہوے اور قتل عام شروع کیا قیصر نے لباس شاہی اُتار کر دوسرے کپڑے پہنے تاکہ اُسے کوئی نہ پہچانے اور مردانہ وار لشکر شاہی مین تیغ بکف آیا اور ہاتھ سے سپاہ ینگ چری کے مارا گیا سلطان بڑے کرو فر طمطراق سے داخل شہر ہوے قیصر کے سر کو نیزہ پر کر کے تمام شہر مین پھرایا اور کل اولاد و احفاد کو اُسکی تہ تیغ کیا تین دن تک قتل عام رہا ایسا کہ تفصیل اُسکی طویل حکایت ہی چوتھے روز رعایا نے امان پائی اور مرمت و شکست و ریخت حصار کا حکم ہوا بڑے کنیسے مسجد بنے اور بعض نصارا کو چھوڑ دیے گئے رومیون کی قوم پر بطریق مقرر ہوے یہ شہر جسوقت سے قسطنطنین اکبر نے بنا کیا اُسوقت تک اُنتیس مرتبہ محصور رہا تھا اور ساٹھ بار فتح تاریخ جدالیہ مین مرقوم ہی کہ قسطنطنیہ الموسوم بہ اسلام پول مکہ معظمہ سے ۱۴۳۲ میل ہی اور قیصران روم پہلے مذہب فلسفہ رکھتے تھے بعد ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مذہب عیسوی قبول کیا نصرانی ہوے اور تمامی شاہان نصارا مین شہنشاہ تھا بعد اس فتح کے سلطان نے نامے فتح کے ہر طرف اور بنام والی مصر و شریف مکہ کے بھیجے اور شاہ ایران کو لکھا اور نصارا پر خراج مقرر کر کے جامع مسجد کہ بمسجد ایوب مشہور ہی بنا کی جب تعمیر تمام ہوئی تو جمعہ کے دن بادشاہ نے جاکر نماز پڑھی اور شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ شمس الدین نے تلوار بادشاہ کی کمر سے باندھی اُسی دن سے یہ دستور جاری ہی کہ جب کوئی بادشاہ ہوتا ہی تو جمعہ کے دن اُسی مسجد مین نماز پڑھتا ہی اور شیخ الاسلام اُسکی کمر سے تلوار باندھتے ہین بعد اسکے سلطان نے ڈیڑھ لاکھ سپاہ سے قلعہ بلغرا کو محاصرہ کیا محاصرہ مین امتداد ہوا اور بادشاہ کو بھی خفیف زخم لگا تھا محاصرہ چھوڑ کر اورنہ مین واپس آئے پھر روم لیکر متوجہ جہانگیری ہوے اور چند سال مین بہت شہر لومال اور اقلیم سرب اور طراب رول اور سموت و جزیرہ سمونیہ و حس صفالیہ اور ارنبوط وغیرہ مفتوح کیا شرح ان لڑائیون کی بہت طویل ہی اور ۸۸۵ھ مطابق ۱۴۸۰ء کے لاکھ سپاہ جزیرۂ ردوش پر بھیجی تین مہینہ تک لشکر سلطانی محاصرہ کیے رہے آخر پھر آئے بعد اسکے بادشاہ نے حکم دیا کہ دو لشکر ایک واسطے جزیرۂ قبرس اور دوسرا واسطے ایران کے درست ہو ہنوز سپاہ و سامان درست نہ ہوے تھے کہ سلطان بیمار ہوے اور بلدۂ ازن کمند مین ماہ جمادی الاول وفات کی باون برس کی عمر تھی اور اکتیس برس سلطنت کی تھی اس بادشاہ نے بارہ بادشاہون کے ملک لے لیے تھے اور دوسو سے زیادہ قلعجات فتح کیے تھے مرد قوی ہیکل تیرانداز بے بدل تھا اور علما کی بہت عزت کرتا تھا اور خود بھی عالم تھا دو بیٹے تھے بایزید اور جمشید اس جگہ ایک امر لایق تحریر ہی کہ آیت کے حساب سے ابن مرجان نے ایک اعجوبہ امر تفسیر مین الم غلبت الروم کے لکھا ہی کہ بیت المقدس ۵۸۳ھ تک روم کے ہاتھ مین رہیگا

بعد اُسکے وہ مغلوب ہونگے اور یہ مسلمانون کے ہاتھ پر فتح ہوگا چنانچہ ناصرالدین اللہ خلیفہ بغداد نے ۵۸۳ھ مین بیت المقدس کو فتح کیا حالانکہ ابن مرجان نے بہت پہلے اس واقعہ کے بزمان خلافت مقتفی باللہ وفات پائی تھی اسلیئے ہر کسی نے ابوشامہ اور سیوطی وغیرہ نے اسکو ایک غرایب سے لکھا ہی چنانچہ اُسوقت سے برابر ابتک بدست مسلمانان ہی یعنی بقبضہ سلاطین روم کے ہی

سلطان بایزید ثانی ۸	۸۸۶	۱۴۸۱	۹۱۸	۱۵۱۲

بعد وفات سلطان محمد کے محمد پاشا وزیر نے اُسکے چاہا کہ جمشید چھوٹے بیٹے کو سلطان محمد کے تخت پر بٹھائے سپاہ ینگ چری نے وزیر کو مار ڈالا اور اسحاق پاشا کو وزیر کیا بایزید ثانی چار ہزار سوار کے ساتھ بسبیل بلغار شہر آماسیا سے پہونچکر تخت نشین ہوے جمشید ۸۵۱ھ مین پیدا ہوا تھا بھاگ کر برصہ گیا اور بغاوت اختیار کی سلطان نے لشکر بھیجا لشکر سلطانی کو شکست ہوئی سلطان بذات خود لشکر لے کر گئے جمشید کو شکست ہوئی جمشید بھاگا تیر کمانان نے اُسے راہ مین پکڑا کپڑے اور ہتھیار سب چھین لیے اور بایزید کے حضور مین لائے اور انعام چاہا سلطان نے کہا کہ قسطنطنیہ مین حاضر ہو انعام معقول پاؤ گے جب وہ لوگ اسلام بول مین آئے سب کو بادشاہ نے قتل کیا کہ نمک حرامون کی جو اپنے آقا کے ساتھ ایسا کرین یہی سزا ہی اور جمشید بحال خراب روتا ہوا مصر کی طرف گیا قامد بیگ شاہ قوم چرکس نے اپنے یہان باحترام رکھا بعد چار مہینے کے جمشید قامد بیگ کے پاس مکہ شریف چلا گیا بعد حج کے پھر سامان جنگ کا کیا بایزید نے نامہ لکھا کہ خدا کے حکم سے سلطنت میرے نصیب مین ہی تم کیون مقابلہ کرتے ہو جمشید نے جواب دیا کہ تم آرام سے رہو اور مین پتھرون پر پڑا رہون آخر باہم پھر جنگ ہوئی جمشید نے ہزیمت پائی اور بھاگا پھر بایزید نے نامہ صلح کا لکھا جمشید نے ایک حصہ ملک کا طلب کیا بایزید نے لکھا کہ خطبہ درمیان دو خطیب کے تقسیم نہین ہوتا اور جمشید جزیرہ رودس مین بھاگا قوم صقالیہ نے اسکی حمایت کی بایزید نے حاکم رودس کو لکھا کہ میرے بھائی کو پکڑ کر بھیجدے اور خراج سالانہ ادا کرے اُسنے قبول نہ کیا مگر جمشید وہان سے بھی بھاگا اور سات برس تک جابجا رہتا پھرا آخر شاہ فرانس نے اُسے قید کر لیا بعد مرنے شاہ فرانس کے جمشید بحال تباہ پاس پاپ شینیسیوس کے گیا اُسنے احترام کرکے رکھا جب وہ مرا پاپ اسکندر اُسکی جگہہ بیٹھا بایزید نے واسطے دفع شر اپنے اُسے لکھا اور بہت روپیہ بھیجا ایک دفعہ راہ مین روپیہ لٹ گیا دوسری بار پھر بھیجا پاپ نے جمشید کو زہر دیدیا اس سلطان بایزید نے اپنے عہد مین بہت لڑائیان کین اور بہت شہر فتح کیے ایک وقت واسطے لڑائی ملک ارنبوط کے جاتا تھا راہ مین ایک فقیر نے اُسے خنجر سے مار ڈالا سپاہ سلطانی نے اُسے ریزہ ریزہ کیا اُسی دن سے حکم ہوا کہ کوئی ہتھیار بند آدمی

پادشاہ کے پاس نہ آوے اور اِس بادشاہ نے سنہ ۹۰۳ھ مین بلاد لوسا مین لڑائی کر کے دس ہزار نصاریٰ کو قید کر لیا اور اُس شہر کو تمامتر لوٹا سنہ ۱۵۰۹ع مطابق سنہ ۹۱۵ھ قسطنطنیہ مین ایسا زلزلہ آیا کہ ایک ہزار اور ستر مکان گر گئے اور نو مسجدین گرین اور تھوڑا قصر شاہی بھی گرا پینتالیس ۴۵ روز تک یہ زلزلہ بار بار آیا کیا بعد اُسکے سلطان نے پندرہ ہزار راج مزدور مقرر کیے کہ مرمت و تعمیر مکانات کی کرین سنہ ۹۱۸ھ مطابق سنہ ۱۵۱۲ع مرض نقرس سے سلطان نے وفات کی عمر اِس سلطان کی سرسٹھ سال اور مدت سلطنت تنیس سال ہے

سلطان سلیم شاہ ۹	۹۱۸	۱۵۱۲	۹۲۶	۱۵۱۹

سنہ ۸۷۲ھ مطابق سنہ ۱۴۶۷ع مین ولادت ہوئی تھی بعد باپ کے تخت نشین ہوا بعد جلوس علی احمد بھائی نے اسکے شہر اماسیا مین اور علاؤ الدین برادر زادہ نے شہر صہ مین علم بغاوت بلند کیا چند در چند لڑائیان ہوئین اور اُسکے سب بھائی بھتیجون کی گردن ماری اور سب شر رفع کیا تمامی بادشاہان نے نامہ تہنیت لکھا مگر اسمعیل صفوی شاہ ایرانی نے نہین لکھا یہ بادشاہ بڑا متعصب سُنّی تھا شیعون کو جہان پاتا قتل کرتا چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون پر عقوبت کی تھی علما نے اُسکے عہد کے فتویٰ دیا تھا کہ شیعون کا مارنا ثواب ہے شاہ اسمعیل نے اُسپر لشکر کشی کی اور مراد خان ایک بھتیجے کو اُسکے جو بھاگ کر اسمعیل پاس گیا تھا ساتھ لیا سلیم نے اسمعیل کو نامہ لکھا اور استہزا کی راہ سے اسمعیل کو عصا اور مسواک اور چادر ہدیہ بھیجا اسمعیل نے جواب لکھا اور ایک ڈبہ طلائی افیون بھر کے بھیجا سلیم شاہ کو غصہ آیا ایلچی کو قتل کیا اور ایک لاکھ چالیس ہزار فوج لیکر ایران چلا اسمعیل نے قوت مقابلہ کی نہ دیکھ کر کئی منزل تک اپنے ملک کو جلا دیا کہ آب و دانہ و گھاس کی لشکر سلطانی کو تکلیف ہو حمدال پاشا نے سلطان سے شکایت کی کہ لشکر بہت تلف ہوتے ہین سلطان نے اسکی گردن ماری اور اسمعیل کے پاس لباس زنانہ بھیجا باوجودیکہ اسمعیل قوت جنگ نہ رکھتا تھا مگر مقابلہ کو آیا اور غرہ رجب سنہ ۹۲۰ھ مطابق سنہ ۱۵۱۴ع زخم کھا کر گھوڑے سے گرا ایک سوار نے اُسکے اپنا گھوڑا دیا اور نکلگیا سوار مارا گیا اور اسمعیل بھاگ کر تبریز مین گیا سلیم شاہ نے تمام اسباب اور خیمہ اُسکا لوٹا اُسے اور ایک بی بی بھی اسمعیل کی اُسکی گرفتاری مین آئی اور ایرانیون سے جسے پایا مارا اور تبریز کو روانہ ہوا مرزا بدیع الزمان یکے از اولاد تیمور گورکان ملاقات کو آئے بہت اعزاز سے ملاقات کی اور تمام اموال اسمعیل کا جو تبریز مین پایا لوٹا اسمعیل نے ناچار ہو کر ہدیہ بھیجا اور بی بی کو اپنی مانگا سلیم نے بکمال تعصب مذہبی سے وکیل کو قید کیا اور اسکی بی بی کو اپنے ایک سپاہی جعفر چلبی کو دے دیا اسمعیل نے اِس خبر کو سنکر خودکشی کی سلیم ایران سے پھر کر شہر اماسیا مین گیا اور سنہ ۹۲۱ھ مین شہر کوماخ مین گئے اور لشکر علاؤ الدولہ سردار ترکمان پر بھیجا اُسکی گردن کاٹ کر واسطے عبرت کے

خدیو مصر کے پاس بھیجدی ناگاہ خبر پہونچی کہ قسطنطنیہ مین قوم ینگ چری نے صدر اعظم کا گھر لوٹ لیا ہی فوراً قسطنطنیہ پھر آئے اور مجرمین کو سزا دی پھر دیار بکر وغیرہ پر لشکرکشی کی اور فتح پائی ۹۲۲ھ مطابق ۱۵۱۶ء قانصو والی مصر سے ناخوشی ہوئی اور واسطے استیصال اُسکے کے نکلے اور جو وکیل مصر آیا تھا اُسکے قتل کا حکم دیا مگر بشفاعت یونس پاشا گردن نہ مار کر داڑھی مونڈوا کر خارشتی گدھے پر سوار کر کے شہر بدر کر دیا عزیز مصر یہ سنکر لڑنے کو نکلا چونکہ اسّی برس کا بوڑھا تھا عین معرکہ مین گھوڑے سے گرا اور مارا گیا سلیم نے تمامی حلب و حمص اور شام کو مسخر کیا وہان چار مہینے رہ کر امراے عرب سے ملاقات کی اور کوہ لبنان پر گیا اور زیارت مقامات متبرکہ کی کی اور دمشق مین اموئیہ کو دیکھا خطیب کو بھاری خلعت دیا یہ مسجد بہت بڑی اور وسیع ہی پانسو پچاس قدم طویل اور ایک سو پچاس قدم عریض ہی ستونون پر ہی اور سب ستون سنگ سماق اور رخام کے مختلف الالوان ہین محراب و چھت مین چھ سو قندیلین سونے چاندی کی زنجیرون مین لٹکی ہوئی ہین اور رمضان شریف مین وہان بارہ ہزار قندیلین جلتی ہین اور چھہتر موذن اُس مسجد مین ملازم ہین تین ۳ لاکھ دینار اُس مسجد کی تعمیر مین صرف ہوے تھے بعد اسکے نامہ بنام طومان عزیز مصر کے اپنی اطاعت کے لیے لکھا طومان نے وکیل سلیم کو مار ڈالا اور صف جنگ درست کی شہر غزہ مین لڑائی ہوئی لشکر روم غالب آیا اور شہر غزہ کو فتح کر کے مصر کی طرف چلا ۹۲۲ھ کی اُنتیسوین ذیحجہ کو لڑائی شروع ہوئی پہلی لڑائی مین سنان پاشا امیر لشکر روم مارا گیا آخر بعد کئی لڑائیون کے مصر فتح ہوا مردمان مصر نے شہر خالی کر دیا اور بھاگے سلطان نے امان دیکر بلایا جب سب اپنے گھرون مین آگئے عہد شکنی کر کے اسّی ہزار آدمیون کو قتل کیا طومان عزیز مصر پھر لشکر جمع کر کے سلیم شاہ کے مقابلہ مین آیا اور سلیم شاہ کو شکست دیکر قابض مصر ہوا پھر سلیم نے لشکرکشی کی طومان بھاگا مگر پکڑا گیا اور گردن ماری گئی ۹۲۵ھ مطابق ۱۵۱۹ء سلطان قسطنطنیہ واپس آئے اور ڈیڑھ سو جہاز جنگی بنائے اور ساٹھ ہزار نئے سپاہی بحال کیے اور ہفتم شوال کو نو برس سلطنت کر کے چوّن برس کی عمر مین قضا کی یہ بادشاہ دراز قد تھا اور نہایت پرغضب تھا داڑھی منڈواتا تھا شکار دوست تھا شاعری سے بھی شوق رکھتا تھا۔

سلطان سلیمان خان ۱۰	۹۲۶	۱۵۱۹	۹۷۴	۱۵۶۶

سلطان سلیم کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوے اس بادشاہ کے عہد مین حشمت و شوکت آل عثمان کی بہت زیادہ ہوئی گیارہ جنگ خود اس بادشاہ نے کیے اور بہت عمارتین تعمیر کین اور اڑتالیس برس کی سلطنت مین بڑے بڑے کام کیے قلعہ بلغریہ اپنی ذات سے فتح کیا فرانس اور دوسرے نصارا سے بار ہا جنگ کی ابراہیم

۱۱ جلد چہارم

پاشا نے دو لاکھ سے زیادہ نصرانیون کو مارا اور ایک لاکھ کو اسیر کیا اور بادشاہی خزانہ زر و جواہر سے بھر دیا پھر نصارا پر دوسری بار لشکر کشی کی پچیس ہزار نصارا کا سر لایا اور خیمے کے سامنے مثل برج کے چننے اور اس مہم عظیم کو سات مہینے مین انجام دیا **شعر**

کشت از عیسائیان چندانکہ از روی نیاز	عیسیٰ اندر آسمان دامان پیغمبر گرفت

سنہ ۹۳۱ھ مطابق سنہ ۱۵۲۴ع کے ماہ شعبان مین اہل حلب نے مسجد جامع مین قاضی کو شہید کیا خبر پاکر مفسدین کو قصاص کیا اس سال مین شاہ نمسا نے ایلچی بھیجا اور بعضے امور نامرضی لکھے سلطان کو غصہ آیا ایلچی کو نو مہینہ قید رکھکر چھوڑ دیا اور کہدیا کہ بادشاہ سے اپنے کہدے کہ جواب اسکا ہم خود آکر دینگے اسی سنہ ۱۵۱۹ع مین ڈیڑھ لاکھ فوج اور تین سو توپ لیکر کشور نمسا پر چڑھائی کی بہت نصارا تہ تیغ ہوے اور وہ ملک داخل کشور سلطانی ہوا محرم سنہ ۹۳۹ھ مطابق سنہ ۱۵۳۲ع شاہ فرانس نے نامہ لکھا اور کنیسہ نصارا کا جو بیت المقدس مین تھا طلب کیا سلطان نے جواب دیا کہ ایک مدت سے وہ کنیسہ مسلمانون کی مسجد ہے اب کنیسہ نہین ہوسکتا یہ معاملہ مذہب ہے اگر مال و جاہ طلب کرتا تو دیا جاسکتا انیسوین سنہ مذکور کو قسطنطنیہ سے متوجہ بلاد سرب ہوا اور چودہ قلعہ وہان کے فتح کیے اور بشوکت تمام بلغار مین پہونچا اور سپاہ کو انعام دیا سنہ ۹۴۱ھ مطابق سنہ ۱۵۳۴ع ملک عجم کی طرف توجہ کی بغداد کو لیا اور مقبرہ امام ابو حنیفہ رح کا سر نو تعمیر کیا اور تبریز تک کوچ بکوچ جاکر ملک مین آیا ابراہیم پاشاہ اپنے وزیر کو کسی جرم مین قتل کیا اور خیر الدین کو وزیر کیا خیر الدین نے تونس فتح کیا پھر شاہ تونس نے بمدد بادشاہ اسپین کے اپنا ملک لے لیا سنہ ۱۵۳۸ع مطابق سنہ ۹۴۵ھ پھر سلطان ایک طرف و خیر الدین ایک طرف بعزم ملک گیری سے چلے خیر الدین نے پچیس جزائر فتح کیے اور سلطان نے بھی بہت شہر و قصبہ فتح کیا اور اپنے ملک مین ملایا شرح اسکی طویل ہے سنہ ۱۵۴۷ع مطابق سنہ ۹۵۴ھ سلطان عجم کی طرف رخ کیا راہ مین علاؤ الدین ایلچی سلطان ہند کو جواب نامہ دیا اور لشکر عجم سے دوچار ہوے رات کے وقت عثمان پاشاہ نے چند گھوڑون کی دم مین کوؤن کو باندھ کر لشکر عجم کی طرف چھوڑ دیا کوؤن کے غل سے ایرانیون نے جانا کہ رومیون نے شب خون مارا باخود بالڑمرے بہت مارے گئے سلطان عثمان کے اس حیلہ سے نہایت خوش ہوا اور حلب جاگیر مین دیا اور صلح کرکے سلطان پھر آئے سنہ ۱۵۵۳ع مطابق سنہ ۹۶۱ھ مصطفی پسر سلیمان نے بغاوت کی اسے سلطان نے قتل کیا سنہ ۹۶۴ھ مطابق سنہ ۱۵۵۶ع مین مسجد سلیمانیہ کی بنا ہوئی اور اسی سال مین دوسرے بیٹے نے سلطان کی بغاوت کی باپ سے لڑا ہزیمت پاکر بھاگا اور بادشاہ ایران کے پاس چلا گیا سلطان نے نامہ شاہ ایران کو لکھا کہ میرے بیٹے کو میرے لوگون کے حوالہ کردو طہماسپ شاہ صفوی نے حسب تحریر سلطانی عمل کیا سلطانی لوگون نے پسر سلطان کو مع اسکے چار بیٹے کے قتل کرڈالا سلطان نے بہت بڑے القاب سے نامہ شاہ ایران کو لکھا اور لاکھ اشرفیان اسے بھیجین سنہ ۹۶۴ھ

مطابق سنہ ۱۵۶۲ء ملک افریقیہ لیا شاہ اسپین نے سلطان کے ملک پر حملہ کیا اور بعضے قلعہ لے لیا سلطان نے ایک سو اکہتر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ساتھ شاہ اسپین کی لڑائی کو بھیجا مصطفے خان نے فتح پائی اور کئی ہزار نصارا کو قید کر لایا سلطان پھر قصد جہاد کر کے بلغریہ مین پہونچے اور بہت شہر نصارا کا فتح کیا سنہ ۹۷۴ھ مطابق سنہ ۱۵۶۶ء مین جس وقت زنجات کو محاصرہ کیے ہوئے تھا بعارضہ وجع مفاصل قضا کی محمد شعلی نے وفات شاہ کو مخفی رکھا اور کئی روز مین قلعہ فتح کر لیا جب اُسکا بیٹا بلغریا سے آیا تب ظاہر کیا عمر اس بادشاہ کی چوہتر برس کی تھی۔

سلطان سلیم خان ثانی ۱۱	۹۷۴	۱۵۶۶	۹۸۲	۱۵۷۴

پھر سلطان سنہ ۹۲۹ھ مطابق سنہ ۱۵۲۴ء پیدا ہوا تھا بعد باپ کے تخت پر بیٹھا اور باپ کی نعش قسطنطنیہ مین لاکر دفن کی قوم ینگ چری نے یہ شورش اُٹھائی سلطان نے انعام و اکرام سے رفع فتنہ کیا شاہ ایران نے نامہ تہنیت و تعزیت کے ساتھ ایلچی بھیجا اور دو دانہ مروارید بوزن چالیس درہم اور ایک دانہ یاقوت رمانی مثل شفتالو کے بھیجا ایلچی جواب پاکر رخصت ہوا بعد ازین سلطان نے امام صلعان سے جنگ کر کے اُسے شکست دی ایام شہزادگی مین ایک یہودی مسمّی داور دسفنا سے نامی مصاحب سلطان کا تھا اور یہ دونون ساتھ شراب پیا کرتے تھے اُسنے سلطان سے اُسوقت یہ کہا تھا کہ جزیرۂ قبرس مین شراب بہت خوب اور عمدہ ہوتی ہی سلیم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر مین بادشاہ ہونگا تو اُس جزیرہ کو لیکر تجھے بادشاہ بناؤنگا بعد جلوس کے یہودی نے وعدہ یاد دلایا سلطان سلیم نے مصطفے پاشا کو تین سو ساٹھ جہاز جنگی لیکر تسخیر قبرس کو بھیجا شاہ اسپین اور پاپ پادری مرشد نصارا نے ساتھ ملکر جنگ سخت کی سلطان کی پچاس ہزار فوج ماری گئی اور دو سو چونتیس جہاز تباہ ہوئے مگر سرداران سلطانی نے سخت لڑائی کے بعد جزیرہ کو فتح کیا اور بہت مال مع دو ہزار لڑکیان اور لڑکون کے سلطان کے حضور مین لائے نصارا ہر سال ستائیسوین تسرین کو بوجہ اس فتح کے عہد کرتے ہین اسپین وغیرہ مین قیصر نے قصد انتقام کیا مگر نصارے نے صلح کی اور سلطان نے بیمار ہو کر بتاریخ ۲۸ شعبان آٹھ برس سلطنت کر کے پچاس برس کی عمر مین وفات پائی ہر چند یہ بادشاہ بادہ نوش تھا اور عیاش نغمہ پرست زن دوست مگر حسن تدبیری سے محمد سقلی وزیر کے ملک کے کامون مین کچھ فتور نہ آیا۔

سلطان مراد خان ثالث ۱۲	۹۸۲	۱۵۷۴	۱۰۰۴	۱۵۱۵

بعد نوروز وفات باپ کے تخت نشین ہوا اور اپنے پانچ بھائیون کو بیگناہ قتل کیا اور چارسو نصرانیون کو قید سے

سا کیا بہت امرا اور ارکین کو معزول کیا ۱۰۰۴ھ مطابق ۱۵۹۵ع کو سنا کہ شاہ ایران مسموم مرا اور اُسکے بیٹے کو سپاہ نے مار ڈالا بلاد عجم مین اضطراب کلی ہی وقت فرصت غنیمت جانکر طرف تقلیس کے سپاہ بھیجی اور گرجستان کو لے لیا سولھوین ماہ کانون کو وفات کی شہوت پرست تھا پانسو لونڈیان محل مین تھین۔

سلطان محمد خان ثالث ۱۳	۱۰۰۴	۱۵۹۵	۱۰۱۲	۱۶۰۳

وقت رحلت باپ کے شہر مانیز یا مین تھا اُسکی مان صفیہ سلطان نے خفیہ اُسے خط لکھا اور خبر وفات پدر دی اور وفات سلطان کو ایسا چھپایا کہ وزرا نے بھی نہین جانا بارہ روز کے بعد یہ آیا اور تخت نشین ہوا تب اُس وقت خبر وفات کی شائع ہوئی اس سبب سے تمام اختیار سلطنت کا محمد خان نے اپنی مان کو تفویض کیا چند روز کے بعد اُنیس بھائیون کو اپنے ذبح کر کے برابر گور پدر کے دفن کیا اور باپ کی بیبیون کو جو حاملہ تھین دریا مین ڈلوادیا شاہ تمسا نے سلطانی لشکر سے لڑائی کی اور مغلوب کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو کہ اسی برس کا بوڑھا تھا بھیجا اُسنے بھی شکست کھائی آخر چوبیسوین شوال ۱۰۰۵ھ مین خود سلطان نے عزیمت کی اور شہر ارلو کو سات روز مین فتح کیا اور شاہ تمسا بھاگ کر شہر فرنگیان پر گیا اور بہتون کو مارا ۱۰۱۲ھ مطابق ۱۶۰۳ع شاہ ایران سے جنگ ہوئی اور سلطان نے مریض ہوکر وفات پائی سینتیس برس کی عمر تھی نو برس سلطنت کی افیون بہت کھاتا تھا شراب سے کراہت رکھتا تھا یہان تک کہ بہت شرابیون کو قتل کیا۔

سلطان احمد اول ۱۴	۱۰۱۲	۱۶۰۳	۱۰۲۱	۱۶۱۷

جس وقت تخت پر بیٹھا سترہ برس کی عمر تھی بعد جلوس کے معلوم ہوا کہ شاہ عباس صفوی نے قیصر کے ملک مین قبضہ کیا ہی اور بلدۂ ارنغال اور قلعہ قرص وغیرہ لے لیا ہی اور رومی فوج کو مغلوب کیا ہی مقابلہ کو روانہ ہوا اور فوج ایران سے لڑا اور پھر آیا اس سفر مین بسبب برف اور سردی اور دوسری بیماریون کے لشکر روم بہت تباہ و خراب ہوا اہالی بلدہ مجریا تھ سے والی تمسا کے بہت عاجز ہوکر سلطان سے دادخواہ ہوے سلطان نے حمایت کی اور ایک شخص کو اہل مجر سے تاج و نشان دیکر وہان کا بادشاہ کر دیا اس تدبیر سے وہ امصار قیصری کہ قبضہ مین اہل تمسا کے گئے تھے پھر داخل سلطنت قیصری ہو گئے ۱۰۱۴ھ مین شہر برصہ جاکر شاہ تمسا سے صلح کی اور خراج لیکر چلے آئے اور مراد پاشا کے ساتھ لشکر خان لولا حاکم اکراد اور امیر قمرالدین حاکم کوہ لبنان پر بھیجا خان لولا حوالی مین مارا گیا اور امیر قمرالدین بھی مارا گیا ۱۰۲۱ھ مین مراد پاشا جنگ ایران کے

لیے بھیجا گیا شاہ عباس کو شکست دیکر تبریز نے لیا شاہ عباس نے صلح پیش کی اور مراد پاشا اجل طبعی سے مرگیا بجائے اُسکے نصوح پاشا مقرر ہوا ۱۰۲۴ھ مین بسبب عدم ایفاے وعدہ اُس صلح کے پھر ایران پر لشکر بھیجا مگر افواج قیصر کو برف کے سبب سے بہت نقصان ہوا اور پھر آیا سلطان کو ۱۰۲۵ھ مطابق ۱۶۱۶ع یہ خبر ملی کہ نصارے نے اسلام بول مین ہتھیار بقصد فساد جمع کیا ہی سارے نصاری کی خانہ تلاشی کی اور چار سرداران نصرانیان کی گردن ماری پھر سلطان نے بہت بھاری لشکر تسخیر ایران کو بھیجا مگر شکست ہوئی سلطان نہایت دل تنگ ہوے اور ۱۰۲۶ھ مین بعمر بست و پنج سال بارہ برس سلطنت کرکے وفات کی یہ بادشاہ عورتون سے بہت صحبت رکھتا تھا مکہ و مدنیہ طیبہ مین ہر سال زر خطیر بھیجا اور ایک بہت بڑی مسجد اسلام بول مین بنا کی کہ بجامع احمد مشہور ہی اس بادشاہ کے زمانہ مین تماکو پینا شائع ہوا کہ ۱۶۰۵ع اہل ہوالند لاے تھے

سلطان مصطفے خان ۱۵	۱۰۲۶	۱۶۱۷	۱۰۲۶	۱۶۱۷

وقت مرگ کے سلطان احمد نے وصیت کی تھی کہ عثمان جو پسر شاہ تھا کم سن سیزدہ سالہ تھا مصطفے اُسکے بھائی کو بادشاہ کرین حسب وصیت بادشاہ تو ہوا مگر چونکہ چودہ برس عورتون مین قید رہا تھا حوصلہ سلطنت کا نہین رکھتا تھا اُمرا نے اُسے موقوف کرکے عثمان پسر سلطان احمد کو تخت پر بٹھایا

سلطان عثمان ثانی ۱۶	۱۰۲۶	۱۶۱۷	۱۰۳۲	۱۶۲۲

تخت پر بیٹھکر خلیل پاشا کے ساتھ ایران پر فوج بھیجی خلیل نے اردبیل تک جاکر شاہ عباس سے صلح کی سلطان نے اس جرم مین اُسے معزول کیا اور جلبی پاشا کو مقرر کیا یہ فن سپہگری سے واقف و ماہر تھا سکندر پاشا کو لوہسا سے لڑنے کو بھیجا تیس ہزار آدمی لوہسا کے مارے گئے اور دس ہزار قید ہوے اور اسلام بول لاکر قتل کیے گئے باوجودیکہ روس و فرانس و پاپا لوہسا کے مددگار تھے نصارا نے جزیہ قبول کیا یہ بادشاہ نہایت زن دوست تھا مفتی شہر کی بیٹی سے نکاح کیا سپاہ بہت ناخوش ہوئی کہ غیر قوم سے کیون عقد کیا ۱۰۳۱ھ مطابق ۱۶۲۲ع بادشاہ نے بعزم سفر حج باہر خیمہ نکالا لشکری نے یہ خیال کیا کہ بادشاہ پرانے لشکر کو موقوف کرکے نیا لشکر بحال کریگا ہجوم کرکے بادشاہ کو ہلاک کر ڈالا اور مصطفے خان کو بادشاہ بنایا جیسی سلطنت فرانسیس بسبب قتل ہنری چہارم کے متزلزل تھی اس فساد سے یہ سلطنت بھی متزلزل ہوگئی اور خلل عظیم دولت عثمانی مین پڑا شاہ عجم نے فرصت پاکر کشور قیصری مین دست درازیان کین شرح اُسکی بہت طویل ہی سرداران نے مصطفے خان کو نالایق جانکر پھر محل مین قید کیا اور مراد چہارم مین سلطان احمد اول کو بادشاہ بنایا۔

مراد خان چہارم ۱۷	۱۰۳۲	۱۶۲۲	۱۰۴۹	۱۶۴۰

دوسرے روز جلوس کے سلطان نے جامع ایوب مین جاکر حسب قاعدہ کے تلوار کمر سے باندھی اور بھاری لشکر مہیا
کرکے بغداد پر بھیجا مگر بغداد کو عجم کے ہاتھ سے نہ لے سکا مقامات مختلف مین شاہ عجم اور روم سے بڑی بڑی لڑائیان
ہوئین آخر روم نے بغداد پر فتح پائی شاہ عباس صفوی نے پھر لشکر کشی کرکے سخت لڑائی کی بغداد کو پھر لے لیا
اور رومیون کو اس قدر مارا کہ دریا سے خون روان ہوگیا بغداد کے گلی کوچہ مین خون مثل آب دریا بہتا تھا ابوبکر
پاشا کو زندہ گرفتار کیا اور لوہے کے پنجڑے مین قید کرکے دجلہ مین ڈال دیا اور لوزی آفندی وغیرہ کو دار پر
کھینچا محمد پاشا بن ابوبکر پاشا کو خراسان بھیجا اور خود عباس بغداد مین بہت روز رہا اور حافظ پاشا کے مقابلہ کو
گیا شہر موصل کو لے لیا حافظ پاشا کئی مقابلہ کرکے قسطنطنیہ چلا آیا اور سامان جنگ درست کرکے پھر واسطے
مقابلہ کے آیا شاہ عباس نے بغداد مین قوم روم سے مقابلہ کیا غالب آیا لشکر قیصر کو شکست ہوئی اور اسلامبول
واپس آگئے حافظ پاشا ایک توپ جسکا نام سلیمان شاہ تھا گرانی کے سبب سے ساتھ نہ لا سکا وہان
دفن کردیا تھا شاہ عباس نے خبر پاکر نکالی اور اصفہان بھیجدی اور چند مرتبہ رومیون سے لڑکر فتح پاتا رہا
اور اصفہان مین داخل ہوا بعد چندے کے عباس صفوی نے قضا کی جب خبر وفات عباس صفوی کی روم
مین پہونچی خسرو پاشا ڈیڑھ لاکھ فوج لیکر روانہ ملک عجم ہوا اور ایرانیون پر غالب آکر موصل واپس آیا
انھین دنون پاشایان روم و سرداران سے خلاف ہوا اور چند خانہ جنگی اسلامبول مین ہوئی اور بہت لوگ
مارے گئے امیر قمرالدین حاکم لبنان کو بادشاہ سے ہراس تھا اسنے شاہ فرانس سے محبت کی بادشاہ نے خبر پاکر
لشکر اُسپر متعین کیا چنانچہ وہ بعد لڑائی کے گرفتار ہوکر آیا سلطان نے عفو جرائم کرکے اپنے پاس رکھا ناگاہ خبر
پہونچی کہ اُسکے پوتے نے شہر سروپ کو لوٹ لیا ہے اور احمد پاشا کو دمشق مین شکست دی سلطان کو غصہ آیا اور امیر
قمرالدین کو قتل کیا سنہ ۱۰۴۸ھ مطابق سنہ ۱۶۳۹ء سلطان نے لباس عربی پہنا اور خود اپنے سر پر رکھا اُسپر عمامہ سُرخ
شالی باندھا گھوڑے کی باگ زنجیر آہن سے بنائی اور لاکھ سپاہ کے ساتھ بغداد روانہ ہوا بغداد پہونچکر متصل مقبرہ
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ خیمہ کیا اور لشکریان ایرانی کے ساتھ جو بغداد مین تھے لڑا طیار پاشا وزیر سلطان مارا گیا
بجائے اُسکے مصطفٰے پاشا نے خلعت وزارت پائی آخر بعد جنگ عظیم کے کہ پچاس ہزار ایرانی مارے گئے بغداد
فتح ہوا اور ہزار عجمی زندہ گرفتار ہوے کہ اُنکی گردن ماری گئی اس فتح کے بعد سلطان بڑے طمطراق سے داخل
اسلامبول ہوے اور بمرض بخار بیمار ہوے اور حکم قتل ابراہیم اپنے چھوٹے بھائی کا دیا اُسکی مان نے اُسے چھپا دیا
اور بادشاہ کو خبر قتل دی گئی بادشاہ نے نعش طلب کی حکماے معالجین نے کہا کہ آپ مردہ نہین دیکھنے پائیے گا

آپکو بہت مضر ہوئی آخر چند روز مین پانزدہم ماہ شوال کو وفات کی عمر اسکی بادشاہ کی بائیس برس کی تھی اور زمانہ سلطنت سترہ برس کا تھا گھوڑے کی سواری کا بہت شائق تھا سو گھوڑے خاص سواری کے تھے

سلطان ابراہیم خان ۱۸	۱۰۴۹	۱۶۴۰	۱۰۵۸	۱۶۴۸

بعد وفات مراد چہارم کے ارکان دولت اسکے پاس جہان حرم مین قید تھا گئے اور کہا کہ بادشاہ نے وفات کی آپ لباس شاہانہ پہنکر تخت پر بیٹھیے ابراہیم نے جانا کہ بادشاہ نے فریب سے میرا مافی الضمیر دریافت کرنے کو یہ حیلہ کیا ہے بہت ڈرا اور کانپا اُمرا نے نعش سلطان کی دکھادی تب مطمئن ہوکر آیا اور نعش سلطان مرحوم کی مثل سلاطین گیان کے گورستان مین لے گئے کل فوج اور حشم سلطنت اور سب خاص سواری کے گھوڑے جنپر اُلٹی زین کسی ہوئی تھی بعد دفن سلطان کے ابراہیم کو محبس سے نکالا چونکہ وقت ولادت سے وہ برابر قید مین تھا گھوڑے کی سواری نہین جانتا تھا تخت روان پر سوار کرکے مسجد ایوب مین لے گئے اور تلوار اُسے شیخ الاسلام نے دی اور توپین سر ہوئین چونکہ یہ شخص ضعیف العقل سست سادہ تھا اور مزاج ترسیدہ رکھتا تھا عورتون کی صحبت کے سوا کوئی سلیقہ نہین رکھتا تھا ساڑھے پانسو لونڈیان جمع کرکے مصروف عیش ہوا اور سلطنت اسکی مان اور وزرا کے ہاتھ مین رہی وزراے خیر اندیش نے انتظام ملکداری بہت اچھی طرح سے کیا اور آبروے سلطنت کو برقرار رکھا ۱۰۵۵ھ مطابق ۱۶۴۵ع نصاریٰ نے قیصری جہازون سے مزاحمت کی سلطان نے چارسو جہاز واسطے تادیب کے لنگرگاہ قسطنطنیہ سے مالٹا کی طرف بھیجا اور فتح پائی ۱۰۵۶ مین بھی نصارا سے لڑائیان ہوئین اور فتح پائی مگر افسران لشکر نے وزیر بادشاہ کو عیش مین بیہودہ دیکھکر شورش کرکے قصد کیا کہ بادشاہ کو قتل کر ڈالین سلطان ابراہیم نے اُنکو بہت روپیہ دیکر اپنی جان بچائی اُنھون نے بعد سات مہینے کے اُسکے لڑکے کو محل سے لاکر بادشاہ بنایا اور ابراہیم کو محل مین بند کر دیا دس روز کے بعد افسرون نے ابراہیم کو قید سے نکالنا چاہا اُن لوگون نے جنھون نے قید کیا تھا بادشاہ کو ۲۸ - رجب کو قتل کر ڈالا عمر اسکی بادشاہ کی انتیس سال تھی اور ایام سلطنت نو سال تھے۔

سلطان محمد خان رابع ۱۹ ابن ابراہیم خان مقتول	۱۰۵۸	۱۶۴۸	۱۰۹۹	۱۶۸۷

زمان شیرخوارگی مین تخت نشین ہوا اُسکی مان کوسم سلطان حاکم ہوئی سرداران نے حکومت عورت کی قبول نہ کی بلواے عظیم کیا اسلامبول مین تہلکہ عظیم برپا ہوا آخر سلیمان خواجہ سرا نے کوسم سلطان کو قتل کر ڈالا اور اُسکے گھر سے بہت سے صندوق اشرفی روپیہ جواہر زیور مرصع ظروف نقرئی طلائی کے نکلے سنہ ۱۰۶۲ع تک

جما

فساد اور خانہ جنگی قسطنطنیہ مین برپا رہی کہ تفصیل اسکی بہت طویل ہی سنہ ۱۰۶۳ مین چالیس روز تک متواتر زلزلہ کشور
روم مین آتا رہا اور بہت جان ومال نقصان ہوے ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۳ھ سے جمادی الاول سنہ ۱۰۶۴ھ تک فیما بین
پاشایان جدال وقتال رہا بادشاہ چونکہ بہت کم سن تھا کوئی خیال نہین کرتا تھا آخر کوپرلی محمد نام وزیر ہوا یہ شخص نہایت
عاقل اور مدبر تھا انتظام خوب کیا نصاری پر لشکر بھیجا اور اکثر جگہہ غالب آیا جزیرہ تنیدوس وغیرہ مسخر کیا سنہ ۱۰۶۸ھ مین
سرب پر لشکر کشی کی ڈیڑھ لاکھ نصاری قتل کیے چند روز مین حسن تدبیر سے اس وزیر کی سلطنت نے رونق پکڑی مگر
زندگی نے وفا نہ کی پانچ برس تین مہینے وزارت کے بعد ۱- ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ھ کو وفات کی نزع کے وقت بادشاہ
اسکی بالین پر گیا اور بہت افسوس کرکے کہا کہ کوئی وصیت کرو وزیر نے یہ وصایا کیے ۱ امور سلطنت مین ہرگز
عورتون کو دخل نہ دو ۲ عورتون کی صحبت مین غافل نہ رہو ۳ اپنی سپاہ کو اپنے سے راضی رکھو ۴ ہرگز ایک
نفر سپاہی بھی کم نہ کرو ۵ ہمیشہ نصاری سے جہاد برپا رکھو اور انھین کبھی مہلت نہ دو القصہ بادشاہ نے بعد
رحلت اسکے اسکے بیٹے احمد پاشا کو وزیر کیا یہ بھی مثل باپ کے عاقل اور مدبر اور بیدار مغز تھا بماہ ذیحجہ سنہ ۱۰۷۶ھ
تسخیر قلعہ کرید کو گیا پانچوین جمادی الاول سنہ ۱۰۷۷ھ کو متصل قلعہ کے پہونچا اس قلعہ پر بائیس برس سے پدر پے لشکر
قیصر یورش کرتا تھا مگر بسبب غایت استواری اور فراہمی سامان قلعہ داری قلعہ فتح نہ ہوتا تھا اسنے محاصرہ کیا
اور ضرب سے توپون کے ایسا اہل حصار کو عاجز کیا کہ اہل حصار نے تنگ ہوکر امان چاہی اور جبراً روتے پیٹتے
قلعہ کو خالی کر دیا اور اسی سنہ ۱۰۸۰ھ مین بہت خرابی کشور روم مین ہوئی سواے جنگ و جدال کے زلزلہ بہت آیا
بہت شہر زلزلہ سے تباہ ہوئے یہانتک کہ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے مرض طاعون کی کثرت ہوئی برف کی
شدت ہوئی بہت جانین ان آفتون سے بیجان ہوئین اور چارپاے اور پرند بہت نقصان ہوے بیت المقدس
مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ عیسی بن مریم ہی چونکہ بڑا زبان آور تھا بہت یہود اور نصاری اسکے معتقد ہوے
اور یہ شخص شعبدہ بازی خوب جانتا تھا حاکم بیت المقدس نے قصد گرفتاری کیا وہ خود اسلام بول چلا آیا صدر اعظم
احمد پاشاہ نے خبر پا کر گرفتار کیا عیسائی روپیہ دے دے کر قید خانہ مین اسکے پاس جاتے اور قدمبوس ہوتے
سلطان محمد اسکی ملاقات کو گیا اور کہا کہ ہم تمھارا امتحان لینگے تم میدان مین کھڑے ہو ہم اپنے لشکر کو کہتے ہین
کہ تم پر تیرباران کرین دیکھین کہ تم پر پیکان اثر کرتا ہی یا نہین مسیح کذاب سلطان کے پیر پر گرا اور کہا کہ مین طاقت
امتحان کی نہین رکھتا ہون سلطان نے اسکے قتل کا حکم دیا وہ مسلمان ہوا اور توبہ کی اسکے ساتھ بہت نصارا
مسلمان ہوے ایسا ہی ایک شخص نے دعوی مہدی موعود کیا تھا وہ بھی قتل ہوا سنہ ۱۰۸۴ھ مطابق سنہ ۱۶۷۳ع
سلطان احمد پسر سلطان پیدا ہوا سنہ ۱۰۸۶ھ مطابق سنہ ۱۶۷۵ع چھتیس برس وزارت کرکے اکتالیس برس کی عمر مین [illegible]
نے قضا کی بجاے اسکے مصطفی پاشا وزیر ہوے سلطان بقصد ملک گیری بڑے تزک و احتشام سے [illegible]

سپاہ لیکر قسطنطنیہ سے باہر آئے اور مصطفیٰ پاشا کو علیحدہ تسخیر شہر قسا کے لیے پیشتر روانہ کیا مصطفیٰ پاشا نے قتل و غارت نصارا مین ہاتھ کھولا چالیس ہزار نصاریٰ کو قید کیا اور شہر قسا کو محاصرہ کیا لوگون کی ضرب سے بہت مکانات وہان کے منہدم کیے ہنیتالیس دن تک رات دن طرفین سے مثل اولون کے گولے برستے رہے باروت کے دھوئین سے آسمان نظر نہین آتا تھا قسا کی رعیت خوب لڑی سلاطین نصاریٰ سے مدد آئی سنہ ۱۰۹۶ھ مین اسّی ہزار نصاریٰ مختلف القوم جمع ہوے بڑے بڑے سردار لشکر نے نصاریٰ کے کہا کہ سردار روم مرد عاقل ہی کہ نشیب زمین مین لشکر کو جگہ دی اور بلند مقامات کو بے حفاظت کے چھوڑا ہی ضرور ہم اُسپر چیرہ دست ہونگے بعد اسکے مقابلہ ہوا صبح سے شام تک توپ اور بندوق کی لڑائی رہی ہزار ہا آدمی طرفین کے ہلاک ہوے شام کے بعد طرفین اپنی اپنی جگہ پر آئے سپاہ روم چونکہ بہت خستہ تھی آدھی رات کو چلی گئی صبح کو نصاریٰ نے خبر پائی خیمون پر آگرے اور اسباب لوٹا اور اپنے لشکر کو تقسیم کیا سلطان نے اِس جُرم مین مصطفیٰ پاشا کو وزارت سے معزول کیا اور ابراہیم پاشا کو وزیر کیا پاپ نے تمام نصاریٰ کو ترغیب لڑنے کی سلطان سے دی جا بجا نصاریٰ اور اہل اسلام سے لڑائی ہونے لگی پیشتر ہر طرف نصارا کا غلبہ ہو گیا ابراہیم پاشا کو بھی سلطان نے موقوف کر کے سلیمان پاشا کو وزیر مقرر کیا یہ بھی ایک لڑائی مین نصاریٰ سے بھاگا بادشاہ نے اُسے قتل کیا اور سیاوش پاشا کو وزیر کیا بعد اُسکے سپاہ ینگ چری سلطان سے ناخوش ہوگئی اور عزل سلطان کی فکر مین ہوئی سلطان سلیمان خان ثانی اپنے بھائی کو سلطنت سپرد کر کے خود گوشۂ عافیت مین بیٹھے سواے شکار دوسری چیز پسند نہ تھی۔

سلطان سلیمان خان ثانی ۲۰	۱۰۹۹	۱۶۸۷	۱۰۳	۱۶۹۱

سنہ ۱۰۵۲ھ مین ولادت ہوئی بعد خلع سلطنت سلطان محمد تخت نشین ہوے بعد تخت نشینی کے سیاوش پاشا کو سپاہ خودسر نے مار ڈالا اور سرداران فوج کے درمیان مین بہت لڑائیان ہوئین اس سبب سے نصاریٰ ہر طرف غالب ہوگئے کسی نے دفع دشمن کی طرف توجہ نہ کی سنہ ۱۶۸۸ء مین والی نمسا نے بلغریا لے لیا ایلچی جو سلطان کی طرف سے نمسا گیا تو شاہ نمسا نے کہا کہ مجھے سجدہ کرو اُسنے قبول نہ کیا دو مہینے یہ رد و کد رہی سلطان یہ خبر سُنکر سخت برہم ہوا اور خود واسطے مقابلہ شاہ نمسا کے باہر آیا بعد سخت لڑائی کے غالب آیا اور اپنا ملک لے لیا اور لشکر کو بڑے مصطفیٰ وزیر حال کے ساتھ نمسا پر بھیجا چونکہ خزانہ مین روپیہ نہ تھا تمامی آلات نقرئی و طلائی دار الضرب مین بھیجا اور روپیہ بنوا کر صرف لشکر کیا چند مقامات دیگر اور بلغریا کو لیکر قسطنطنیہ واپس آیا اور بست و ششم رمضان المبارک کو مرض استسقا سے وفات کی تو نے چار برس سلطنت کی عمارت اور

فروش کا بہت شوق تھا۔

سلطان احمد خان ثانی ۲۱	۱۱۰۳	۱۶۹۱	۱۱۰۶	۱۶۹۴

بعد رحلت سلیمان کے تخت نشین ہوا اسی روز ارکان دولت نے حلبائی زادہ حکیم باشی کو قید کیا کہ اسنے آب ونان سلطان کی بند کر کے اسے مارا ہی اور سلطان نے کوثر ا مصطفے پاشا کو نمسا کی لڑائی مین بھیجا مصطفے مقابلہ کرتا جاتا تھا ناگاہ ایک گولی لگ گئی اور مر گیا فوج روم نے ہزیمت پائی مگر اُنھین دنون لشکر بحری کے ذریعہ سے نصارا پر غلبہ ہوا ۱۱۰۳ھ مین نصف شہر قسطنطنیہ آگ سے جلگیا دوسرا شخص مصطفے وزیر ہوا شاہ نمسا نے فرصت پاکر بلغرا کا محاصرہ کیا چھبیسوین شعبان سنہ مذکور کو ایک بھاری فوج اسلام پول سے آئی شاہ نمسا نے محاصرہ بلغرا چھوڑ دیا لندن اور ہولنڈ کے بادشاہون نے سلطان اور شاہ نمسا سے صلح کرا دی ماہ محرم ۱۱۰۴ھ مین پھر قسطنطنیہ مین آگ لگی احمد پاشا وزیر نے حکم دیا کہ نصاریٰ لباس رنگین اور زرد کے جوتے اور سمور کی ٹوپی نہ پہنین اور گھوڑے پر سوار نہ ہون گدھے پر سوار ہون تاکہ فرق درمیان مسلم اور کافر کے ہے اکیسوین جمادی الآخر کو سلطان نے بمرض استسقا وفات کی۔

سلطان مصطفے خان ثانی	۱۱۰۶	۱۶۹۴	۱۱۱۰	۱۶۹۹

اِس بادشاہ نے جلوس کے ساتھ ہی نامے تمام طرف بھیجے کہ بندگان خدا کو درست نہین ہی کہ گھر مین بیٹھے آرام کرین کیونکہ دشمنون نے اطراف ملک اسلام کو گھیر لیا ہی اور میرے اجداد نے ہمیشہ نصاریٰ کے ساتھ جہاد کی ہی مین بھی اُنکی طرح کفار سے لڑنا چاہتا ہون پس اے مسلمانو میری اعانت کرو بعد اسکے حسین پاشا کو جنگی جہاز دیکر نصاریٰ کے مقابلہ کو بھیجا حسین پاشا نے بحر ابیض مین نصاریٰ پر چیرہ دستی کی اور جزیرہ ساقس لے لیا اور خود سلطان نے لشکر لیکر والی نمسا سے جنگ کی اور شکست فاش دی اور توپ خانہ نصاریٰ سے لے لیا اور بہت قلعہ نصاریٰ کا مسمار کیا جاڑون کے دنون مین شہر ادرن مین اقامت کی اور گرما مین فوج کثیر واسطے دفع والی نمسا کے چھوڑ کر قیدیان اور توپخانہ نصاریٰ کہ مردانہ وار سر میدان لیا تھا بشوکت و دبدبہ تمام داخل قسطنطنیہ ہوا ناگاہ خبر پہونچی کہ شاہ روس نے قلعہ ازوف کو محاصرہ کیا ہی سلطان نے وہان لشکر بھیجا فوج شاہی نے سر میدان تیس ہزار روس کو قتل کیا اور فتح پاکر پھر ابعد ازین لاکھ فوج لیکر خود سلطان نے نمسا پر کوچ کیا اِس لڑائی مین الماس پاشا مارا گیا شاہ لندن وشاہ ہولنڈ نے درمیان آکر سلطان اور شاہ نمسا سے صلح کرا دی یہ مصالحہ ماہ رجب ۱۱۱۰ھ مطابق چھبیسوین ماہ کالون دوم ۱۶۹۹ء کے ہوا سلطان وہان سے

یہ شہر ادرنہ آکر چند روز سیر و شکار مین مصروف رہا اور بعد ازین قسطنطنیہ واپس آیا سرداران لشکر کو یہ صلح ناپسند ہوئی اور باغی ہوگئے تب سلطان احمد خان اپنے بھتیجے کو تخت و تاج دے کر علیحدہ ہوگیا۔

سلطان احمد خان ثالث ۲۲	۱۱۱۰	۱۶۹۹	۱۱۳۳	۱۶۲۳

وقت جلوس کے یہ تیس برس کے تھے سرداران فوج نے شیخ الاسلام کو قتل کر ڈالا سلطان نے دم نہ مارا جب صاحب اختیار ہوا بعضے مفسدین کو قتل کیا اور بہتون کو موقوف کیا اور تھوڑے دنون چند پاشا کو وزیر کیا اور ناکارہ دیکھکر معزول کیا آخر علی پاشا وزیر مستقل ہوئے ۱۱۱۵ھ مین نصاریٰ سے لڑکر انھین مغلوب کیا اور ۱۱۲۱ھ مین شاہان نصاریٰ مین باخود ہا سخت لڑائی ہوئی بطرس شاہ مسکوب کارلوس سوید پر غالب آیا کارلوس نے قیصر پاس آکر پناہ لی بطرس نے ملک شاہی مین مزاحمت شروع کی محمد پاشا واسطے تادیب کے متعین ہوے اور سپاہ مسکوب پر غالب آئے اور صلح کرکے پھرے سلطان کو صلح منظور نہ ہوئی اس جرم مین وہ موقوف ہوے اور یوسف پاشا وزیر ہوے آخر ۱۷۱۶ء مین صلح نامہ قیصر اور مسکوب یعنی روس سے پچیس برس کے لیے لکھا گیا قیصر یوسف سے بھی ناخوش ہوے اور وہ موقوف ہوے اور سلطان نے حکم دیا کہ کارلوس کو اسکے ملک مین پہونچا دو اور اسکے خرچ کے لیے روپیہ شاہی خزانہ سے دیا جاے کارلوس نے دس لاکھ روپیہ مانگا اسے دیا گیا گیارہ لاکھ روپیہ اسنے اور مانگا سلیمان پاشا نے برہم ہوکر اسے جبراً کشور قیصر سے نکال دینے کا حکم دیا اس وقت کارلوس کے صرف تین سو پیادہ تھے اسنے چھبیس ہزار فوج قیصری سے مقابلہ کیا گرفتار ہوا سلیمان نے قلعہ دمسد طاش مین اسے قید کیا بعد چند روز کے بشہر دموسکا کے بھیجدیا سلطان نے اسکے خرچ کے لیے مشاہرہ مقرر کردیا اور سلیمان کو اس جرم مین کہ بے حکم کے زیادتی کی معزول کیا ابراہیم پاشا مقرر ہوا چند ہی روز مین یہ [illegible] ہوا علی پاشا مقرر ہوے کارلوس حسب طلب اپنی بہن کے عازم سوید ہوا قیصر نے بعزت رخصت کیا اور چھ سو چاوسی ساتھ کیے اور آٹھ گھوڑے با زین مرصع اور تلوار مرصع دی اور ۱۱۲۶ھ مین رخصت کیا کارلوس مشکور منت قیصر ہوکر اپنے ملک مین گیا ۱۱۲۷ھ مین فوج شاہی نے اکثر بلاد بنادقہ پر غلبہ پایا والی نمسا نے عہد شکنی کی اور لشکر قیصر سے لڑا علی پاشا مارا گیا فوج قیصری نے شکست پائی خلیل پاشا والی بغداد نے وزارت پائی اور قسطنطنیہ سے نکلکر شہر ادرنہ مین اور وہان سے شہر بلغراد مین جاکر سپاہ نمسا سے لڑا ہزیمت پائی اس سبب سے معزول ہوا پھر محمد پاشا نے وزارت پائی ۱۲ - ماہ عور ۱۷۱۸ء کو والی نمسا سے صلح ہوئی عہد مین احمد شاہ کے ایکسو چالیس مرتبہ قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت مکانات خاک سیاہ ہوے اور مسکوب والی لولونیا سے

صلح ہوئی اور لشکر رومی ملک عجم کی طرف سے چلا ہمدان اور تبریز تک پہونچا شاہ عجم نے پیغام صلح بھیجا و اس شرط پر قبول ہوا کہ شاہ ایران نے جو کچھ ملک روم سے لیا ہی پھیر دے ہنوز یہ گفتگو طے نہ ہوئی تھی کہ سلطان ایران نے قضا کی اور اُسکا بیٹا طہماسپ تخت نشین ہوا نادرشاہ سردار ایران نے آکر تبریز مین فوج قیصری سے لڑائی کی اور سپاہ روم کو شکست دی سلطان نے دوسرے لشکر کا سامان واسطے جنگ ایران کے کیا ناگاہ سپاہ قیصر مین فساد برپا ہوا ابراہیم پاشا قتل ہوا محرم کے مہینے مین ۱۱۴۳ ہجری کے سپاہ نے احمد خان کو تخت سے اُٹھا دیا اور محمود کو بادشاہ بنایا

سلطان محمود اول ۲۳	۱۴۳	۱۷۲۰	۱۱۶۷	۱۷۹۳

یہ بادشاہ ۱۱۰۸ مین پیدا ہوا جسوقت یہ بادشاہ تخت پر بیٹھا استنبول مین درمیان سپاہ ایک بلوائے عظیم تھا تقریباً چھ ہزار سپاہی اور کئی پاشا اس فتنہ مین مارے جا چکے تھے ابراہیم پاشا والی حلب وزیر ہوا اُسنے بعض سرکشون کو قتل کیا اور بہتون کو معزول کیا اسکے بعد وہ بھی موقوف ہوا عثمان پاشا وزیر ہوے اور دریا کی راہ سے مصر چلے شاہ اسپین کے جہازون نے حملہ کیا اور جہازات قیصری کو درہم و برہم کر دیا اور عثمان پاشا کو پکڑ لیا اور مالطہ لے گئے جب جہاز بندر مالطہ پر پہونچا اور لنگر ہوا لوگ تفرج کو جہاز مین آئے ایک شخص فرانسیسی نے جسکا نام ارتو دتھا اُسکے جہاز کے ایک گوشہ مین عثمان پاشا کو مجروح پڑا ہوا دیکھا اور پہچانا تب مصر مین لے گیا وہان سے قسطنطنیہ لایا عثمان نہایت ممنون ہوا اور اُسے بہت کچھ دیا ۱۱۴۶ھ مطابق ۱۷۳۳ء عثمان پاشا نے عجم پر لشکر کشی کی اور سواد بغداد مین لشکر طہماسپ ثانی والی عجم کو ہزیمت دی اور گرجستان تک جاکر پھر آیا پھر سلطان نے چار فوجین آراستہ کرکے چار پاشا کو ایران پر بھیجا پاشاؤن نے کرمان شاہ و ہمدان وغیرہ وغیرہ پر غلبہ پایا شاہ ایران چالیس ہزار فوج لیکر مقابل ہوا اور ہزیمت کھائی قوم روم آگے بڑھی کاشان تک لے لیا طہماسپ ثانی نے احمد پاشا سے صلح کی درخواست کی نادرشاہ اُس وقت عامل سیستان تھا اُسنے طہماسپ کو تخت سے اُٹھا دیا اور اُسکے بیٹے کو تخت نشین کیا اور سلطان کو نامہ لکھا کہ جسقدر ملک شاہ ایران کا لے لیا ہی اس سے دستکش ہو ورنہ مجھ سے لڑو اور قبل وصول جواب کے بغداد پر تاخت کرکے لشکر قیصر کو تہ و بالا کیا اور دجلہ کے پار اُترکر بغداد کو محاصرہ کیا قیصر نے عثمان پاشا کو اسّی ہزار فوج لیکر بھیجا نادرشاہ نے خبر آمد لشکر روم سنکر لب دجلہ صف آرائی کی نو گھنٹہ سخت لڑائی رہی اور روم کو فتح ہوئی نادر بھاگا اور حصار بغداد اُٹھ گیا جب خبر فتح کی استنبول مین پہونچی کمال مسرت ہوئی اور ایوان شاہی اور شہر مین بڑی

روشنی ہوئی تین مہینے بعد پھر نادر شاہ آیا دو لڑائیان تو عساکر روم نے فتح کین آخر تیسری لڑائی مین روم کو
شکست ہوئی اور عثمان پاشا سر میدان مارا گیا قیصر نے علی پاشا کو اور حیدر پاشا کو تجویز کیا کہ بھیجے جائین
اس درمیان مین روس سے لڑائی ہو گئی نادر شاہ لشکر روم کو ہٹاتا ہوا شہر کرکوک تک آگیا سلطان محمود نے
سوائے صلح کے چارہ نہ دیکھ کر صلح کی اور روم و ایران کا سرحد جو بعد مراد چہارم تھا مقرر ہوا اور ایسے ہی
روس سے بھی اس شرط پر صلح کی کہ اُسکے جہاز بحر اسود مین نہ آئین اور قیصر کے جو شہر روس نے پہلے لیے
تھے پھیر دے اور قلعہ اروف کو اپنے ہاتھون مسمار کرے اور مثل سائر نصاریٰ کے کشور روم مین آمد و رفت
تجارت کے لیے کیا کرین یہ معاہدہ فیمابین وکلاے ہر دو سلطنت کے شہر بلغراد مین ہوا اور شاہ ممتانے بھی
چند مرتبہ لڑکر صلح کی اور فرانسیس نے بھی ستائیس برس کے لیے صلح نامہ لکھا اور سنہ ۱۷۴۰ع مین شاہ سوید نے
بھی آشتی کی سنہ ۱۷۴۲ع مطابق سنہ ۱۱۵۵ھ محمد بن عبد الوہاب اور امیر مسعود نے عرب مین فتنہ عظیم برپا کیا اور
حرمین شریفین مین بہت فساد کیے شرح اُسکی طویل ہے اور سلطان محمود نے مریض ہوکر بائیسوین صفر کو وفات
کی اٹھاون برس کی عمر اُس سلطان کی تھی

سلطان عثمان خان ثالث ۲۵	۱۱۶۷	۱۷۵۳	۱۱۷۱	۱۷۶۰

یہ محمود اول کا حقیقی بھائی تھا سنہ ۱۱۱۲ھ مین پیدا ہوا تھا اور محبس مین پرورش پائی تھی بعد محمود اول کے
تخت نشین ہوا عزلت پسند تھا سعید آفندی کو وزیر کیا چونکہ افسران لشکر سے اسکو خوف تھا کہ مبادا اولاد
احمد خان ثالث کو بادشاہ بنائین اس سبب سے چند سرداران کو قتل کرڈالا سنہ ۱۱۶۹ھ مین صدر اعظم کا گھر
اور قریب دو ثلث کے قسطنطنیہ آتش زدگی سے جل گیا اور سنہ ۱۱۷۱ھ مین جامع عثمان کہ محمود اول
نے بنا کی تھی پوری کی اور اُسی سنہ مین وفات پائی

سلطان مصطفےٰ خان ثالث ۲۶	۱۱۷۱	۱۷۶۰	۱۱۸۷	۱۷۷۴

اس بادشاہ کے عہد مین وزارت کی بہت تبدیلی ہوئی اور شاہ روس سے چند لڑائیان ہوئین مگر سلطان نے
فتح پائی اور پانچوین ذیقعدہ کو قضا کی۔

سلطان عبد الحمید خان ۲۷	۱۱۸۷	۱۷۷۴	۱۲۰۳	۱۷۵۹

سنہ ۱۱۳۷ھ مین ولادت ہوئی اور سنہ ۱۱۸۷ھ مین تخت نشین ہوا اور یکم ماہ جمادی سنہ ۱۱۸۸ھ کو سب نصاریٰ سے

صلح کی کیونکہ کثرت خانہ جنگیون سے سلطنت مین ضعف پیدا ہوتا جاتا تھا اور رنگ سرکشی سے سپاہ اور افسرون کی تباہ و
ہوا جاتا تھا بعد ازین تحسین پاشا کو باغیان اور سرکشان عرب کی تادیب کو بھیجکر اُس فتنہ کو فرو کیا مگر روس اور
والی نمسا نے ملک شورش کی یوسف و علی پاشا کو سلطان نے متعین کیا پہلے لشکر نمسا سے لڑکر قلعہ اشمش وغیرہ
فتح کیا اور روس سے بھی مقابلہ کیا اور سلطان نے بعمر شصت و ہفت سالگی قضا کی مرد حلیم و محب مسلمانان تھے

سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفٰے خان ثالث ۲۸	۱۲۰۳	۱۷۸۹	۱۲۲۲	۱۸۰۷

۱۱۷۵ھ مین ولادت ہوئی تھی بعد عبد الحمید کے تخت نشین ہوے اور آراستگی لشکر کی طرف توجہ کی تھوڑے
عرصہ مین ڈیڑھ لاکھ فوج بری و بحری مرتب کی شاہ نمسا اور مسکوب یعنی روس مقابل آئے دو مہینے تک جنگ رہی
چوتھی ماہ آب ۱۷۹۱ء مطابق ۱۲۰۶ھ کو سپہ سالار روس سے صلح ہوئی مگر ملکہ روس کا ترینا نام نے کہ اپنے شوہر کو
مار کر تخت نشین ہوئی تھی قبول نہ کی صلح اور لشکر جرار قلعہ اسمعیل پر بھیجا تیس ۳۰ ہزار رومی فوج اُس قلعہ مین تھی جسوقت
فوج روس نے قلعہ پر یورش کی اتنے لوگ توپ و بندوق سے روسیون کے مارے گئے کہ قلعہ کی خندقین کشتون
سے بھر گئین اور چونکہ سپاہ روس بہت تھی فصیل قلعہ پر چڑھ گئی تین رات دن اندر قلعہ کے ایسی لڑائی رہی کہ تمام
زمین قلعہ کی خون سے کیچڑ ہو گئی عورتون اور بچون نے قلعہ کے داد مردانگی دی اور کل مارے گئے صرف ایک
آدمی جو کسی طرح سے خبر رسانی کو قسطنطنیہ بھاگا تھا بچگیا اور ایک متنفس بھی زندہ نہ بچا اور روسیون نے قلعہ مین اپنا
عمل کیا لشکر قیصر نے جب یہ خبر سُنی کمال غضب اور غصہ سے مثل دریا کے موج زن ہوے اور بغرض انتقام
جانے کی اجازت چاہی مگر اُسی چند روز مین ۱۲۰۶ھ مطابق ۱۷۹۱ء شاہ انگریز و پروشیا نے درمیان آکر
صلح کرا دی یوسف پاشا موقوف ہوے اور محمد پاشا کہ چھیاسی برس کے تھے وزیر ہوے اور رکاترینا ملکہ روس
اپنی جگہ پھر گئی بعد اسکے لوناپاٹ شاہ فرانس سے انگریزون سے سخت لڑائی ہوئی اور سلطان کے ساتھ لوناپاٹ
نے دوستی کی اور محبت خوب بڑھی اور مستحکم ہوئی اور سلطان سلیم نے قواعد جنگ ایجادی نصاری پسند کیے اور
چاہا کہ اپنے لشکر کو تعلیم کرے اسلیے بعضے رومیون کو شاہ فرانس کے پاس بھیجا کہ قواعد جنگ سیکھین مگر سپاہ
ینگ چری نے اس روش کو نہین پسند کیا اور نافرمانی کی بالجملہ آور خان نے ۱۲۱۶ھ مین لشکر نظام یعنی قواعد دان
قسطنطنیہ مین آراستہ کیا اور سلطان فکر مین استیصال ینگ چری کے ہوا کہ عصیان اُنکا حد سے زیادہ گذر گیا
تھا جب سرداران ینگ چری نے آراستگی لشکر جدید کی روش فرنگیون پر دیکھی بہت غصہ مین آئے اور
فتنہ عظیم برپا کیا کہ شرح اسکی بہت طویل کتاب ہے اور سلطان نے پچیس پچیس برس کی عمر کے جوانان نوکر رکھنا

شروع کیے اور ترقی فوج نظامیہ مین کوشش کی دو ہزار فوج تعلیم یافتہ زیر حکم مسعود آغا قسطنطنیہ مین اور سولہ ہزار
شہر قرمان مین زیر فرمان قاضی پاشا کے مرتب ہتھے سلطان نے قاضی پاشا کو مع فوج قسطنطنیہ مین طلب کیا
وہ وہان سے چلے راہ مین ایک رات ایک دشمن بارادہ قتل قاضی پاشا کے اُسکے خیمہ مین گیا قاضی پاشا کہ مرد دلیر
تھا اُس دشمن کو آسانی سے مار لیا اور متصل قسطنطنیہ کے پہونچا فوج ینگ چری نے خبر پاکر شہر مین سخت شور و شغب کیا
اور چند دکانون مین آگ لگا دی اور قہوہ خانہ اور مسجدون مین فوج فوج جمع ہونے لگے اور ارکین سلطنت کو مغلظات
گالیان دینی شروع کین اور کفر اور الحاد پر منسوب کیا سلطان مجبور ہو کر تشفی او تسکین ینگ چری مین مصروف
ہوا اور قاضی پاشا کو حکم دیا کہ شہر قرمان اپنے لشکرگاہ مین چلا جاوے بعد اس سانحہ کے بوناپاٹ نے اپنے
ایک شخص کو کہ فنون قواعد مین بے نظیر تھا سلطان کے پاس بھیجا اور دوستانہ لکھا کہ تمھارے دوست کے ہم
دوست اور تمھارے دشمن کے ہم دشمن ہین ہمیشہ معلمین ماہر فن کو واسطے تعلیم فوج بری اور بحری کے ہم بھیجینگے
کہ انگریز اور روس کو بوغاز استنبول پر طوماسے مجال پار اُترنے کی نہو روس نے اس خبر کو پاکر قیصر کے لاٹ پر لشکر بھیجا
اور انگریز ان بوناپاٹ کے ہاتھ سے عاجز تھے اور چاہتے تھے کہ سلطان اور بوناپاٹ سے دوستی قطع ہو جاے مگر
سلطان دام مکر و فریب مین انگریزون کے نہین آتے تھے اور استنبول کو بڑی بڑی توپون اور جہازات اور دیگر
سامان جنگ سے نہایت مستحکم کیا انگریزون کا سفیر مایوس ہو کر پھر گیا اور اپنے بادشاہ کے حکم سے حالت غفلت
مین اسکندریہ پر قابض ہو گیا فوراً محمد پاشا حاکم مصر نے لشکرکشی کی اور اسکندریہ کو انگریزون سے چھڑا لیا اور انگریزون
نے پھر سلسلہ دوستی کا بڑھایا اور اپنے ذریعہ سے روس سے صلح کرا دی اس واردات کے بعد محمد پاشا کو وزارت
سے موقوف کیا اور عرب محمد پاشا کو مقرر کیا تین برس کے بعد وہ بھی خانہ نشین ہوے یوسف پاشا وزیر ہوے
بعد اسکے چند بار وزارت بدلی سنہ ۱۲۲۱ھ مین پھر سلطان طرف ترقی فوج نظامیہ کے متوجہ ہوے اور کمال
کوشش کی قلعہ بوغاز قسطنطنیہ مین بحر اسود کی طرف ایک گروہ قبایل ینگ چری سے مسمی بہ فوج یمق لے کر
بغرض استیصال اُن پاشایان کے جنکی راے سے فوج نظامیہ قائم ہوئی تھی قسطنطنیہ مین آیا اور سرداران لشکر
ینگ چری نے بھی مصطفے فیضی کو لکھا کہ ہم تم خواجہ تاش ہین اپنا مددگار سمجھے جانو ہم لوگ چاہتے ہین کہ آئین
دین متین قوی ہو اور نظام نئی فوج کا درہم برہم ہو جائے وزراے فجار اور امراے نابکار فی النار ہون
یہ لوگ چاہتے ہین کہ ہم لوگ کا نفقہ لیکر نئی فوج کو دین اس سبب سے ایک فساد عظیم برپا ہوا بلواے عام
ہو گیا آغاے سو ینگ چری ایک گروہ یمق کے ساتھ لشکرگاہ بحری کی طرف گئے وہ اپنی سرحد مین آنے سے
مانع ہوئے باغیون نے بآواز بلند کہا کہ اے سپاہ دریائی جانو اور آگاہ ہو کہ چند روز مین تمھارے سوار کا
کافر ہو جائینگے ہم لوگ بپاس اسلام تمھارے پاس آئے ہین نہ کہ واسطے لوٹ مار کے تم لوگ میرے ساتھ

ہو کر

ہو جاؤ کہ روش قدیم برقرار رہے ایسے ہی قبقجی کے ساتھ ایک گروہ توپخانہ کی طرف گیا اُنھون نے بھی اُنھیں دم کا قبقجی
نے کہا ای بھائیو کیون مجھ سے علحدہ ہوتے ہو باوجود اسکے کہ برادر دینی ہو اور اولاد ینگ چری ہو مرید یکتاش ولی
کے ہو قسم روح پاک یکتاش ولی کی دیتے ہین کہ میرے ساتھ ہو اور حمایت دین نبی کی کرو اگر شریک نہ ہوگے تو
جنت تمپر حرام اور مورد لعنت ایزدی ہوگے چنانچہ بعد گفت و شنود بسیار کے بہت سپاہ بحری اور توپخانہ فوج یمق کے
ساتھ ہوئی سپاہ نے جب یہ خبر پائی سخت مایوس ہوئی اور اپنے گھر جانے کی فکر کرنے لگی اور باغیان اُن میدانون
مین جو شہر مین تھے جمع ہوے اور لڑائی کا بگل بجایا اس سے ایک تہلکہ عظیم شہر مین پڑ گیا تمامی دوکانین شہر کی بند
ہو گئین سلطان سراسیمہ حیران انگشت بدندان متحیر تھا اور آہ سرد کھینچتا تھا قبقجی نے سپاہ سے کہا کہ ای یارو یہ وہ
وقت ہی کہ دشمن مقہور ہونگے خدا تم لوگون کی مدد کریگا اور مملکت عثمانی سے جڑ ان اشجار ملعونہ کی کہ سبب خرابی
ینگ چری کے ہوے ہین اور حکام خدا فراموش نے اہل اسلام کو لباس نصاریٰ پہنایا ہی اور مشابہ کفار بنایا ہی
اور دین مین فساد ڈالا ہی پاشایان خبث باطن اور امراے محسن طبع کہ باعث رونق اور رواج اس بدعت کے
ہوے ہین اور اوداوفہ ینگ چری مین کہ ستون دولت عثمانیہ کے ہین فتور ڈالا ہی اُنھون سے جلد انتقام لو اور فوج
نظامیہ بے قصور ہی اُس سے کچھ بحث مجھے نہین اور اسکے بعد ایک کاغذ جیب سے نکالکر پڑھا اور کہا کہ فلان فلان
کو یہان لا کر گردن مارو جوق جوق سپاہ ہر طرف دوڑی ہر جگہ صداے بگیر و بکش و بزن کی بلند ہوئی بعضے قتل ہوے بعضے
بھاگے بعضے زندہ گرفتار ہوے تین رات دن تک یہ غدر عظیم شہر مین رہا کہ تفصیل اسکی بہت طویل ہی سترہ
سردار نامی کی نعش میدان مین بے گور و کفن پڑی رہی اور ہر محلہ و بازار مارا مارا ہوا لوٹا ہوا نظر آتا تھا جب قبقجی
نے سرداران شہر سے خاطر جمع کیا بستانجی باشی ندیم سلطان کو واسطے قتل کے طلب کیا سلطان نے سونپ
دینے مین تامل کیا بستانجی نے کہا کہ اگر تھوڑا توقف ہوگا تو باغیان قصر قیصر کو لوٹ لینگے اور بادشاہ کو مار ڈالینگے
خیر خواہی کی راہ سے بادشاہ کے پیر پر گرا اور کہا مین نے اپنے تئین فداے قدم سلطان کیا مجھے دیدیجیے
کہ فتنہ کی تسکین ہو اور مین شہید ہون سلطان نے رو کر جلاد کو اشارہ کیا جلاد نے بستانجی کو مار کر مجمع
باغیان مین پھینک دیا سنگ دلون نے اُسکی نعش کو اُٹھا کر سرداران مقتول کی نعش مین ڈال دیا بعد اسکے
موسیٰ پاشا مفتی عطاء اللہ آفندی شیخ الاسلام نے سرداران ینگ چری اور یمق سے کہا کہ کیونکر ہو سکتا
ہی کہ یہ بادشاہ تخت پر رہے حالانکہ تم لوگ کا دشمن ہی اور دل مین کینہ رکھتا ہی جب قدرت پاوے گا
بدلہ لیگا عزل اس بادشاہ کا ضرور ہی قبقجی نے فوراً اُس میدان مین جا کر انگلی سے اشارہ طرف سرداران
مقتول کے کر کے کہا باآواز بلند کہ ای گروہ دشمنان تم مارے گئے اب تسکین پائی یا نہین اور لشکر سے مخاطب
ہو کر کہا کہ مجھسے سلطان نے واسطے موقوفی فوج جدید کے وعدہ کیا ہی پھر کیا اندیشہ اب باقی ہی اور آہستہ کہا

کہ یہ بادشاہ ہم لوگون کا دشمن ہے کبھی راضی نہ ہوگا مفتیون سے فتوی لینا چاہیے سپاہ نے مفتی سے کہا کہ جو بادشاہ
کہ بخلاف قرآن چلے اسکی بادشاہی درست ہے یا نہین مفتی نے جواب دیا کہ ہرگز درست نہین ہے قبقجی نے جواب
شرعی سے سپاہ کو مطلع کیا سپاہ نے یک زبان ہوکر کہا کہ بادشاہ بے دین کو تخت سے اٹھا دو اور مصطفی کو قید
سے نکالکر بادشاہ بناؤ مفتی باطن مین خوش ہوا اور ظاہر مین بہت تاسف کیا کہ سلطان اپنے کو بھول گیا کہ مین
امیر المومنین ہون اور اسلام کی بزرگی کو نہ پہچانا اور سپاہ اسلام کو لباس کفار پہنایا اور نصاری کے ساتھ
ہمشکل کیا آخر قہر الہی مین گرفتار ہوا اور اپنے تئین بلا مین ڈالا لشکر اور ملک اس واقعہ سے مضطر اور مین
قرین اندوہ خستہ جگر بحال زبون پر سلطان کے مرثیہ پڑھتا ہون قبقجی نے مفتی سے کہا کہ تم قصر قیصر مین جاؤ اور
بے جدال و قتال کے عزل و نصب کرو تا کہ فساد فرو ہو مفتی محزون و سرنگون تخت کے پاس گیا اور کہا اے سلطان
مین نے تمکو بارہا نصیحت کی اور تسکین مادہ نزاع لشکر اسلام چاہا مگر تمنے نہ سنا اب لشکر ینگ چری نے
مصطفی تمھارے چچیرے بھائی کو بادشاہ کیا تقدیر الہی سے کوئی تفاوت نہین کر سکتا سلطان نے مفتی کی بات
سنی اور کچھ جواب نہ دیا اور تخت سے اترا اور اپنے مکان قدیم مین جسمین اٹھائیس برس گوشہ مین بسر کیا تھا چلا
گیا اثنائے راہ مین مصطفی خان سے دوچار ہوا کہ تخت پر بیٹھنے کو جاتا تھا سلیم خان نے کہا اے بھائی مین نے
واسطے انتظام ملک اور تقویت مملکت اور صلاح و فلاح دین کے فوج قدیم کو فنون سپہ گری مین بمقابلہ دشمن
ناقص دیکھکر سپاہ جدید بموجب آئین جنگی فرنگ کے کیا تھا سپاہ قدیم نے فساد کیا اور مجھے اٹھایا مین تنہائی مین
جاتا ہون اپنے گھر مین زندگی کاٹونگا تم تخت پر بیٹھو اور حکمت اور عقل و تدبیر صائب سے سلطنت کرو مصطفی خان
نے سلیم کی باتین دل و جان سے سنین اور ایوان شاہی مین آیا اور سلیم مسکن قدیم مین جو جگہ نظربند رہنے شہزادگان
کی ہے داخل ہوا محمود مصطفی کا بھائی اور سلیم باہم بغلگیر ہوے اور خوب روئے اور باہم رہنے لگے اور رنج و
راحت زمانہ یکسان جانا۔

سلطان مصطفی خان رابع ۲۹	۱۲۲۲	۱۸۰۷	۱۲۲۳	۱۸۰۸

جس وقت مصطفی ایوان شاہی مین آئے مفتی بہت خوش ہوے اور اس تخت پر بٹھایا سرداران لشکر ینگ چری
اور ربق نے نذر دی توپین سر ہوئین منادی امن وامان کی ہوگئی سب بےخطر ہو گئے مفتی نے میدان مین آکر آواز
بلند سپاہ سے کہا کہ سلطان مصطفی قیصر روم ہوے اور مضبوط وعدہ کیا ہے لشکر جدید کو جلد موقوف کریگا اور
روزینہ لشکر قدیم کا پرانے طور پر جاری رہیگا سپاہ یہ خبر سنکر اپنے گھرون مین گئی سپاہ جدید مایوس ہوکر
دور دور شہرون مین چلی گئی اور آفت سے نجات پائی ولادت اس بادشاہ کی ۱۱۹۳ھ مین ہوئی تھی ارباب تاریخ

نے لکھا ہی کہ وقوع اِس مفسدہ سے فوج روس نے حدود قلاق اور بعد ان کو دخل کر لیا تھا اور کسی نے خیال نہین
کیا تھا کہ دشمن بڑھا آتا ہی سلطان نے پہلے اختیار جزئی اور کلّی مفتی اور موسیٰ پاشا کو سونپا بعد چندروز کے موسیٰ
معزول ہوا اور طیار پاشا وزیر ہوا بونا پارٹ نے خبر عزل سلیم کی سُنکر بہت افسوس کیا اور روس سے سلسلہ دوستی کا
بڑھا پاشاہ لندن کا وکیل سلطان کے پاس آیا اور اظہار دوستی اور خیر خواہی کا کیا مفتی اور طیار پاشا مین خلاف
ہوگیا طیار شہر روشحک مین چلا گیا اور مصطفے بیرقدار وہان کے حاکم سے جا ملا اور یہان مفتی مدد سے قبقچی کے
مختار کل ہوگیا بیرقدار کو فوج یمق سے عداوت کلی تھی جب طیار پاشا سے یکدل ہوا تو روس سے صلح کر لی
اور عزم استنبول کا کیا اور نجیح آفندی کو چلپی کے پاس بھیجا اور اپنا بھید اُس سے درمیان کیا اور مستحکم وعدون پر
اپنے ساتھ ملایا چلپی نے جواب حسب خواہ لکھا اور واسطے عزل مفتی اور افسران چلپی کے شریک ہوا بیرقدار اپنا
لشکر لیکر شہر ادریہ مین وارد ہوا لشکر ینگ چری اُسکے آنے سے مشوش ہوئی بیرقدار نے کہلا بھیجا کہ مین تمھاری
مدد کو آیا ہون ینگ چری کو تشفی ہوئی بیرقدار نے شہر سے باہر خیمہ کیا اور سرداران لشکر ینگ چری سے کہا کہ روس
سے مین نے صلح کر لی تم لوگ قسطنطنیہ چلے جاؤ اور فوج معقول حاجی علی آغا کے ساتھ کی کہ تمامی قلعجات بوغاز
ومفتون خلیج قسطنطنیہ کو اپنے قبضہ مین کر کے فکر قتل قبقچی کی کرے حاجی علی مرد مدبر تھا استنبول مین پہونچکر نوکران
قبقچی کو ملایا اور آدھی رات کو قبقچی کی خوابگاہ مین چار آدمی سے گیا قبقچی جاگا پوچھا تم کون ہو کہ بے اجازت گھر
سے چلے آئے آغا علی نے کہا کہ ای بدذات آئے ہین کہ تجھے ہلاک کرین قبقچی نے اپنے تئین پنجۂ اجل مین دیکھکر کہا کہ
مجھے مہلت دو کہ دو رکعت نماز پڑھ لین آغا علی نے کہا ای مفسد یہ وقت نماز کا ہی اور خنجر سے پیٹ اُسکا پھاڑ ڈالا
اور سر اُسکا کاٹ کر اپنی جماعت مین چلا آیا اور سر بیرقدار کے پاس بھیجدیا ورثا ے قبقچی روتے پیٹتے سپاہ یمق کے پاس
گئے اور مدد چاہی سپاہ یمق مستعد جنگ ہوے یہ خبر سلطان کو پہونچی وہ متحیر ہوے بیرقدار نے جیسے ہی سر قبقچی کا
دیکھا نہایت جلد سواد استنبول مین پہونچا اور سلطان سے موقوفی تنخواہ فوج یمق اور عزل عطاء اللہ آفندی اور
اپنے قصور کے عوض کی درخواست کی سلطان نے عاجز آکر قبول کیا اور بیرقدار کی ملاقات کو شہر کے باہر آیا اور
کہا کہ لشکر کو لشکرگاہ مین بھیجدے بعدہ سوار ہو کر باغ سلطان کی سیر کو گیا بیرقدار نے طیار پاشا سے کہا کہ جو کچھ
مین کہون قبول کرو اور ہر حال مین میرے شریک رہو طیار پاشا صدر اعظم نے امر کے تامل کیا بیرقدار نے
صدر اعظم کو فوراً قید کر لیا اور فوراً اُسپاہ رزم خواہ لیکر متوجہ شہر کا ہوا دربان نے دروازہ بند کر دیا
بیرقدار نے براہ غضب کے آواز دی کہ سلطان مصطفے معزول ہوے حکم سلیم خان کا ہی دروازہ جلد کھول دو نہ
مین توڑ کر آتا ہون اور تم لوگ کی گردن مارتا ہون اس تکرار کی خبرداروں نے سلطان کو خبر پہونچائی سلطان
مصطفے دریا کی راہ سے شہر مین داخل ہوا اور سلیم کو مار کر چوراہہ پر پھکوا دیا اور محمود خان کے سرکاٹنے کو آدمی

نیچے بیرقدار دروازہ توڑ کر داخل شہر ہوا اور قصر شاہی کی طرف چلا کہ سلیم کو پھر تخت پر بٹھاے کہ نعش سلیم کی راہ مین پڑی دیکھی ہاے کرکے گھوڑے سے گر پڑا اور نعش سے لپٹ کر زار زار رونے لگا سید علی نے پہونچکر بیرقدار سے کہا کہ یہ وقت ماتم کا نہین ہی جلد اُٹھو اور تدارک کرو اور دشمنون سے عوض لو اور محمود خان کو تلاش کرو مبادا کہ وہ بھی مارا جاے اور خاندان آل عثمان بے چراغ ہو جاے بیرقدار فوراً گھوڑے پر سوار ہوا اور چارنگ دوڑتا ہوا محلسراے قیصری مین پہونچا مصطفے خان کے لوگ قتل محمود کے لیے پہونچ چکے تھے اور محمود کو زخم خفیف بھی لگا یا تھا مگر محمود زینہ کا دروازہ بند کرکے کوٹھے پر چڑھ گیا تھا اور ہر طرف پاس سے دیکھ رہا تھا کہ قورچیان بیرقدار نے کاٹھ کا زینہ لگا کر محمود کو لے لیا اور بیرقدار کے پاس پہونچایا بیرقدار نے محمود کا ہاتھ چوما اور تخت پر بٹھایا اور مصطفے خانکو فوراً پکڑ کر قید مین بھیجدیا

سلطان محمود خان ثانی بن سلطان عبد المجید خان ۳۰	۱۲۲۳	۱۸۰۸	۱۲۵۵	۱۸۳۱

جب محمود خان تخت نشین ہوے تو حسب دستور سلطان ہاے عثمان مسجد ایوب مین جاکر تلوار کمر سے باندھی (مسجد ایوب کا یہ قصہ ہی کہ عہد امیر معاویہ مین قیصر روم سے لڑائی ہوئی امیر اس لشکر کا یزید بن معاویہ تھا یزید نے بعد فتح کے صلح کی اتفاق سے حضرت ایوب انصاری نے اُسوقت قضا کی یزید نے اُنکو وہین قسطنطنیہ مین دفن کیا جب وہان سے یزید پھرنے لگا تو لوگون نے کہا کہ تمنے غلط کیا کہ حضرت ایوب کو یہان دفن کیا ہم لوگ کے جانے کے بعد نصاریٰ قبر کھود کر نعش حضرت ایوبؓ کی پھینک دینگے یزید نے کہا کہ سارا شام میرے ہاتھ مین ہی اگر یہ لوگ قبر حضرت ایوبؓ کی کھودینگے تو مین سارے مقابر شام کے کھدوا ڈالونگا چنانچہ اس ہیبت سے نصاریٰ نے کچھ بے ادبی حضرت ایوبؓ کی قبر کے ساتھ نہ کی اور وہ محفوظ رہی بعد فتح اسلام کے اس مزار مبارک پر ایک مسجد عالی تعمیر ہوئی اور یہ دستور جاری ہوا کہ جو بادشاہ خاندان عثمانیہ سے تخت نشین ہوتا اُس مسجد مین جاتا اور شیخ الاسلام اُسکی کمر سے تلوار لگا دیتے) بیرقدار وزیر اعظم ہوا اور اکثر سرداران ینی چری اور قاتلان سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے دشمنون سے خوب بدلا لیا اور انتظام مین فوج نظامیہ کی کوشش بلیغ کی محمود نے اپنے ہاتھ سترہ لونڈیون کو مصطفے خان کے قتل کیا اسلیے کہ ایک رات سونے مین محمود کے اُن سبھون نے ارادہ قتل محمود کیا تھا ولادت اس بادشاہ کی ۱۱۹۹ھ مطابق ۱۷۸۵ء کے ہی صدر اعظم بیرقدار نے سرداران نامی سے دریافت ترغیب ع اکر جدید قواعد ان کے اجراے ادا مرد نواحی شاہی قلم و سلطانی مین مشورہ کیا افسران لشکر سخت برہم ہوے اور بھر آمادہ فساد ہوے اور دستور اعظم کو کفر کے ساتھ نسبت دی اور ایک کاغذ پر لکھکر وزیر کے دروازہ پر چسپان کردیا کہ وزیر کی موت قریب پہنچی ہی اور دوسرے دن بہ ہیئت مجموعی مستعد جدال ہوے اور نئے لشکر گاہ مین آگ لگا دی اور بیرقدار کے گھر پر ہجوم کیا

بیرقدار محصور ہو گیا اور سلطان فعل سپاہ سے مجبور رہا اِس پاشا و قاضی پاشا تابعان بیرقدار متعدد دفع کے ہوے
اور مکانات ینگ چری مین آگ لگا دی اور غل کر دیا کہ صدر اعظم اُسکو دا گئے ہین اور لشکر واسطے مقابلہ ینگ چری
کے لاتے ہین ینگچری اس خبر سے مشوش ہوے سلاس پاشا تسکین مادہ فساد کی چاہتا تھا مگر قاضی پاشا کہ دشمن جان
ینگ چری تھا جدال و قتال مین مصروف ہوا پہلے سلطان کا بھی ارادہ تھا کہ تدبیر سے اِس فساد کو دفع کرے مگر
جب دیکھا کہ جوق جوق سپاہ ینگ چری قصر شاہی کی طرف آتے ہین تو حکم دفع کا دیا قاضی پاشا نے قرب وجوار
سے صدر اعظم کے گھر سے دور کیا اور ایک حصہ فوج کو حکم دیا کہ ینگ چری کو جہان پاؤ قتل کرو ینگ چریون نے بھی
جا بجا شہر کے گھرون مین آگ لگا دی تھی اور ہر طرف قتل و غارت کرتے پھرتے تھے خلق کثیر اس معرکہ مین بیجان
ہوئی سلطان کوٹھے پر سے یہ سب بیداد دیکھتا تھا صدر اعظم کا مکان بہت بڑا تھا اور اُسمین بہت سے ایوان تھے اور ہتھیار
اور بارود و زر و مال بہت تھا چند کوٹھون مین صدر اعظم کے آگ لگا دی تھی صدر اعظم سنگین مکان مین تھا
اور چھوٹی توپون اور بندوقون اور زنبورکون کی آگ برسا رہا تھا سیکڑون کو مارا جب لشکر عظیم قریب لاکھ آدمی
کے چارطرف سے ٹوٹ پڑا اور صحن خانہ مین آ گئے صدر اعظم نے اپنی جان سے ہاتھ دھویا اور بارود کے صندوقون
مین آگ دیدی ایک آواز ہولناک ہوئی اور گھر اُڑ گیا ایک جم غفیر ینگ چریون کی اور صدر اعظم اور اور لوگ نابود
ہو گئے ینگ چری چیرہ دست ہو گئے اور رامِس پاشا وغیرہ دوستان صدر اعظم بھی مارے گئے اور بہت فوج جدید
ماری گئی اور پریشان ہوئی سلطان نے جب یہ دیکھا تو مآل کار سے اندیشہ کیا اور دلداری ینگ چریون کی کی بڑی
بڑی سماجت اور لجاجت سے وہ راضی ہوے یوسف پاشا وزیر ہوا یہ واقعہ دردناک سنہ ۱۲۲۳ھ مطابق سنہ ۱۸۰۸ع
کے ہوا بعد اسکے سلطان محمود سنہ ۱۲۲۴ھ مین افزونی فوج و سامان جنگ کی طرف متوجہ ہوے مصطفے خان نے جو
قید مین تھے خفیہ امراے ینگ چری کو لکھا کہ سلطان محمود کو مار ڈالو اور مجھے بادشاہ بناؤ یہ خط ہاتھ مین ایک شخص عالم
کے پڑا فضلا و دانشمند شیخ الاسلام کے پاس جمع ہوے اور باہم مشورہ کیا حاجی نجیب آفندی قاضی استنبول بصلاح علما کے
سلطان پاس گئے اور خبر کی اور اجازت قتل مصطفے خان کی چاہی محمود نے قبول نہ کیا اور کہا کہ مین کیونکر اُسکے قتل کا
حکم دون جس حال مین اسکا ارادہ روک سکتا ہون نجیب آفندی نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ حدیث مین آیا ہے اذا
یجتمع الخلیفتان فاقتلوا احدہما سلطان نے یہ بات سُنکر منھ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا نجیب نے کہا کہ سکوت
عین رضا ہے بستانجی باشی کو اشارہ کیا کہ مصطفے کو قتل کرے بستانجی مصطفے کے گھر مین آیا مصطفے فرش کے انبار
مین چھپ گیا بعد تجسس بسیار کے بستانجی نے پایا اور قتل کیا علما نے جب دیکھا کہ بستانجی کو دیر ہوئی سرداران
ینگ چری کے ساتھ محمود کے حضور مین آئے کہ یک زبان ہو کر قتل مصطفے مین کوشش کرین کہ اِس درمیان مین
نعش مصطفے کی محمود کے سامنے لائے سلطان نے فرمایا کہ آج اس واقعہ سے اِس بھائی کے مجھے بہت رنج و صدمہ

ہوا علمانے بہت سی دعا طول عمر کی دی اور تشفی کی اور اس سال مین مسکوب کشور روم مین آکر چند قلعہ اور شہر پر قابض ہوگیا سنہ ۱۲۲۶ھ مطابق سنہ ۱۸۱۱ع سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوگیا سلطان نے خالد آفندی کو بھیجا اُسنے سلیمان کو قتل کیا اور اسیطرح اِس سال مین بہت کشت وخون ہوا کہ شرح اُسکی طویل ہی منجملہ اُسکے عبداللہ بن مسعود وہابی نے زمین نجد اور تہامہ اور بلاد عرب مین فساد عظیم برپا کیا واسطے تادیب کے بنام محمد علی پاشا والی مصر کے حکم ہوا محمد علی نے تُرسُم پاشا اپنے بیٹے کو فوج ترکان خون خوار کے ساتھ متعین کیا ترسم نے کار رستمانہ کیا عبداللہ بن مسعود کو گرفتار کیا اور باپ کے پاس بھیجدیا اُسنے سلطان کے حضور مین روانہ کیا سلطان نے خلائق کے سامنے اُسکی گردن ماری اور بسبب کبر سنی کے یوسف پاشا نے گوشہ نشینی اختیار کی احمد پاشا وزیر ہوے اور شہر روسحک مین جسے روس نے لے لیا تھا گیا اور سخت لڑائی کے بعد فتح کیا اور چند منزل روس کا تعاقب کیا اور روسیون کو بیجان کردیا سنہ ۱۲۲۷ مین درمیان روم وروس کے صلح ہوئی سنہ ۱۲۳۰ مین والی سرب نے سر بفساد اُٹھایا رجب پاشا نے اُسکی تادیب کی سنہ ۱۲۳۱ مین جس وقت بمقابلہ اروام ساتھ جنگ مین تھے محمد علی مرزا شاہ ایران نے قیصر کے ملک پر چڑھائی کی اور بغداد کے لینے کی فکر مین ہوا اطراف اور قرص مین لڑائیان ہوئین کہ بیان اُسکا لایق ذکر نہین ہی مگر اُسی زمانہ مین محمد علی مرزا نے وفات کی اِس سبب سے ارادہ عجم کا ناتمام رہا سنہ ۱۲۳۲ مین بھی سلطان کے مخالفین سے بہت جنگ ہوئی مگر غلبہ سلطان کو رہا سنہ ۱۲۳۶ مین اروام نے شہر مورا مین اہل اسلام پر خروج کیا اور بہت سے آدمی مارے گئے ینگ چری نے یہ خبر پاکر استنبول مین جو اروام تھے بہتون کو مار ڈالا اور بطریق اروام کو دار پر کھینچا کہ اُسنے قوم اروام کو خط لکھکر آمادہ فساد کیا تھا سلطان نے محمد پاشا والی مصر کو نامہ لکھا اُسنے ابراہیم پاشا اپنے بیٹے کو بحری فوج کے ساتھ برسر اروام بھیجا ابراہیم نے فتح پائی اور بہت غنیمت ہاتھ آئی اروام مغلوب ہوے اور بوساطت انگریزون کے صلح چاہی سلطان نے قبول نہ کیا اور کشور یونان مین مدت دراز تک بحری اور بری سلطان سے لڑائی رہی کہ تفصیل اُسکی بہت طویل ہی سنہ ۱۲۴۱ مین چونکہ محمود بہت دنون سے اِس فکر مین تھے کہ فوج باقاعدہ فرنگ کے درست کرین محمد سلیم پاشا سے کہا کہ شیخ الاسلام کے مکان مین تمامی علما کو جمع کر جب جمع ہوے صدر اعظم نے فرمان شاہی پڑھا جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی ابتدائے زمانہ دولت عثمانیہ سے رعایا آباد رہی اور لشکر ساتھ عزت اور ہمت اور جرأت کے دل شاد رہا رعب ودبدبہ شاہان اسلام کا گروہ نصاریٰ کے دلون پر غالب رہا تھا کر قیصری نے ہمیشہ نجم ثاقب کا کام کیا شجاعان اسلام کو ہمیشہ غنیمت ملتی رہی اور بلاد کفار کو فتح کرتے رہے اسلیے معقول وظیفے اُن لوگون کے لیئے مقرر ہوے اور خزانہ شاہی مین ایک طرح کے حصہ دار جانے گئے مگر تھوڑے روز سے اِس گروہ نے اگلون کی چال چھوڑی ہی اکثر لہو ولعب مین مصروف ہین اور سرتابی اور عصیان سے مالوف اور ایشا اور معاش کو اپنے نالایقون کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہین اِن باتون سے صریح فتورات پیدا ہوے اور حشمت واقبال اُنسے جاتی رہی

حرارت و شجاعت کو اپنے دلون سے بالکل نکال ڈالا اور کسب فنون سپہ گری مین تامتر جاہل اور کاہل ہوے جب دشمنون نے ضعف اور عجزی میری دیکھی فرصت کو غنیمت جانکر چار طرف سے دست درازی کرنے لگے پس اے سپاہ اس غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنی اصلی حالت اور پہلی روش پر آجاؤ تاکہ ہم اپنے ملک پر حصار محکم لشکر سے کرین اور دشمنان بے دین کو مارین اب واجبات سے ہی اختراعات قواعد جنگ اور طریق استعمال توپ و تفنگ کہ فرنگیان اسکے سبب سے چیرہ دستی کرتے ہین اچھی طرح سے سیکھ کر ہم لوگ بڑھ جائین اور دشمنان دین کے قواعد کو کہ میرے لیے انھون نے ایجاد کی زبون کرین ظہور اس بات کا بے سیکھے ہوئے قواعد دشمن کے عقل سے بعید ہی پس ہمت کرو اور سیکھو کہ واسطے دفع دشمن دین اور نصرت دین کے یہ کام حکم خدا و رسول کا ہی اور یہ کہ میرا قصد فوج نظامیہ کی ترتیب کا ہوا ہی وہ الہام غیبی سے ہی واسطے فرض دین کے اتمام کے اور عود قوت سلطنت اور پھیر لینے اس ملک اسلام کے جو ہاتھ سے گیا ہی والسلام علی من اتبع الہدیٰ و تلک مسالک النبی المجتبیٰ اس فرمان کے سننے کے بعد سب حاضرین نے امیر کی بات قبول کی اور ایک گروہ نیگ چری کی فوج نظامیہ مین شریک ہوئی چند روز کے بعد نیگ چریون نے اپنے عادات کے موافق نقض عہد کیا اور صدر اعظم اور سلیم پاشا وغیرہ کے گھرون پر یورش کی اور تمام کوچہ و بازار مین غل مچا دیا کہ آج علما اور افسران شاہی اور وہ لوگ کہ مشورہ مین بناے فوج نظامیہ کے شریک تھے قتل ہونگے اور تمام شہر مین قتل و غارت اور خانہ سوزی عام ہوگی صدر اعظم نے سلطان کو خبر کی اور توپچیان اور نوکران خیر خواہ کو در دولت پر جمع کیا سلطان نے علم خاص حوالہ شیخ الاسلام کے کیا صدر اعظم نے بکمال دلاوری خیل نیگ چری پر یورش کی اسوقت قوم نیگ چری پچاس ہزار سے زیادہ تھی اور توپ کے گولے اور بندوق کی گولیون سے اولے برسا دیے اسوقت دس ہزار نیگ چری مارے گئے اور باقی اپنے گھرون مین بھاگے صدر اعظم نے تعاقب کر کے انکے گھرون مین آگ لگوا دی بہتیرے جلکر مرے اور بہتیرے پکڑے گئے اور نعشین انکے مقتولون کی اسی آب میدان مین جہان زمانہ گذشتہ مین ہوا خواہاے کو نیگ چری مار کر ڈالتے تھے جمع کیا سلطان نے علما اور وکلاے سلاطین کو اپنی مجلس مین جمع کیا اور لباس خون آلود سلاطین کا دکھا کر کہا کہ ان سردارون کا کیا خونبہا ہی علما نے کہا کہ عوض خون ہر بادشاہ کے پچیس ہزار نیگ چری کو مارنا چاہیئے اسوقت فرامین شاہی تمامی قلمرو مین جاری ہوے اور ہر جگہ نیگ چری قتل ہوے اور ہر جگہ سلطان غالب ہے اور سپاہ دیمق اور نیگ چری بالکلیہ کی جڑ تک کھود ڈالی گئی اور فقراے یکتاشی کو بھی سلطان نے خراب و تباہ کیا آغا حسین پاشا امیر لشکر نظام ہوے اور اور لوگ اور خدمتون پر معین ہوے اور تمامی سپاہ نے قواعد جنگ اہل فرنگ کے طریقہ پر سیکھے والی اروام نے پھر بمدد انگریزی و فرانس اور روس کے مقابلہ کیا لشکر سلطانی نے لشکر اروہم کو منتشر کر دیا اور رسہامہ اور مونگ وغیرہ چند علاقے اروام کے قبضہ سلطانی مین آئے والی اروام نے لڑائی

مین مہلت چاہی ابراہیم پاشا بے حکم کے راضی ہوا جہازات جنگی انگریز و فرانسیس و روس دفعۃً جہازات روم پر آگرے اور بہت جہازات سلطانی کو جلا دیا اس حادثہ مین طاہر پاشا کشتی پر سوار ہوئے کیطرح سلامت نکل آیا اور سلطان کو آکر خبر کی سلطان نے خاص و عام کو اذن صاف دیا اور تیاری جہازات اور درستی قلعجات مین کوشش کی جلد جلد پچیس جہاز جنگی بڑے بڑے بنا سکے ہنوز سامان جنگ تمام و کمال جمع نہ ہوا تھا کہ روس لاکھ فوج سے متوجہ روم ہوا محمد سلیم پاشا اور آغا حسین پاشا مقابلہ کو نکلے حوالی شہر طوما مین لڑائی ہوئی اور مغلوب ہوکر وکلاے نصاری احمد پاشا کے گھر مین جمع ہوے اور بادہ صلح گفتگو کی مگر سلطان راضی نہ ہوے روس نے آگے قدم بڑھایا محمد سلیم پاشا موقوف اور عرب پاشا بحال ہوے اور بنام محمد علی پاشا والی مصر کے فرمان گیا کہ بیس ہزار فوج روس کی لڑائی کے لیے بھیجے مگر اُسنے پہلوتہی کی آخر روس نے قرص و طراق و ارض روم کو لے لیا اور صالح پاشا حاکم ارض روم کو قید کر لیا اور حسین پاشا کہ اپنی فوج لیے ہوے شہر سولا مین مقیم تھا چند بار فوج دشمن سے لڑا اور اپنی جگہ سے نہ ہٹا آخر سنہ ۱۲۴۵ھ مین ایم برا تو روس ایک لاکھ ساٹھ ہزار فوج لیکر شہر ادرنہ مین آیا اور زور سے لے لیا سرداران قیصر سخت مشوش ہوے اور ایلچی واسطے صلح کے بھیجا آخر سال مین صلح ہوئی روس نے قیصری سب شہر چھوڑ دیا اور اپنے ملک مین چلا گیا سلطان دشمنون کے ہاتھ سے نجات پاکر متوجہ آبادی ملک اور آرایش فوج کے ہوئے اور محمد علی پاشا سے خراج مصر کا طلب کیا مگر اُسنے کچھ نہ دیا اور لکھا کہ سب روپیہ لشکر کشی مین صرف ہوا میرے پاس کچھ نہین ہے اسوقت مین فرانس نے فرصت کو غنیمت جانکر بعض جزایر عربی لے لیے طاہر پاشا واسطے چھڑانے کے روانہ ہوے اور ناکامیاب پھر آئے سنہ ۱۲۴۷ھ مطابق سنہ ۱۸۳۱ء جسوقت سلطان تسکین فتنہ ہاے خانگی اور اصلاح لشکر اور دوسرے امور سلطنت مین مصروف تھے محمد علی پاشا نے اپنے بیٹے ابراہیم کو تیس ہزار فوج شہر عکہ پر بھیجا اور دریا کی راہ سے جنگی جہازات بھی بھیجے سلطان کو یہ خبر سنکر نہایت غصہ آیا حسین پاشا کو حکم انتقام دیا ابراہیم قبل پہونچنے لشکر سلطانی کے عکہ و صیدا و بیروت کو فتح کرکے دمشق کی طرف چلا اور علی پاشا والی دمشق کو شکست دیکر دمشق پر قبضہ کرکے شہر حمص کی طرف گیا اور محمد پاشا والی حلب سے سخت لڑائی واقع ہوئی ہزارہا سپاہ فریقین ماری گئی آخر والی حلب نے شکست کھائی اور پھر کر حسین پاشا سے ملا دونون سردار حلب مین آئے اہل حلب نے دروازہ بند کر لیا مجبور ہوکر انطاکیہ گئے ابراہیم داخل حلب ہوا اہل حلب استقبال کرکے اُسے شہر مین لائے ابراہیم وہان تھوڑا آرام کرکے انطاکیہ گیا اور حسین پاشا سے لڑا اور سلطان نے خبر دست برد ابراہیم سُنکر رشید پاشا صدر اعظم کو لشکر جرار کے ساتھ بھیجا تھا ابراہیم رشید پاشا سے حوالی شہر قونیہ مین لڑا تمام روز توپ اور بندوق چلتی رہی رات کو صدر اعظم خیمہ مین گیا دم صبح ترغیب محاربہ کی کرتا تھا کہ مردمان نمک حرام نے اُسے گرفتار کرکے ابراہیم کے پاس پہونچایا ابراہیم نے بہت عزت کی اور قسطنطنیہ بھیجنے کی اجازت دی سلطان نے پھر فوج جمع کرکے

۱۲۵۵ھ

۱۲۵۵ھ مطابق ۱۸۳۹ء حافظ پاشا کے ساتھ بھی ابراہیم خبر سنکر آگے بڑھا راہ مین مقابلہ ہوا حافظ پاشا نے ابراہیم کو شکست دی اور اپنے خیمہ مین آیا ابراہیم نے ایک پہاڑی پر جاکر توپین مارنی شروع کین حافظ پاشا کو شکست ہوئی ہنوز یہ قصہ تھا ہی کہ بتاریخ ۱۵- ذیحجہ سلطان نے قضا کی اور یہ خبر سات روز کے بعد دار السلطنت مین پہونچی-

سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان ۳۱	۱۲۵۵	۱۸۳۹	۱۲۷۷	۱۸۶۰

بعد باپ کے تخت نشین ہوے اور لشکر دمشق اور شام واسطے تادیب ابراہیم پاشا کے اور تنبیہ محمد علی پاشا کے بھیجا والی مصر نے بیاوری بخت سلطان کے صلح قبول کی اور فساد معدوم ہوا اور سلطان نے شاہان نصاریٰ سے صلح کی اور تمامی سپاہ کو بقاعدۂ نصاریٰ قانون جنگ سکھایا اور ہر طرف سے پورا امن ہوگیا ولادت اس بادشاہ کی سنہ ۱۸۲۲ء مین ہوئی اور دوسری جولائی ۱۸۳۹ء کو تخت نشین ہوا چھ سو عورتین محل مین تھین رات دن انکے ساتھ عیش مین رہتا انگریزون کو اسکی خدمت مین بہت نصرت ہوئی ہر روز کشور روم مین داخل ہوتے تھے اور اکثر اجارد لنگرگاہ اور بندرون کا عرب سے مصر تک کا لیتے تھے اور سلطانی ملک مین شہر بشہر اپنا کنیسہ بنایا کرتے تھے اپنے وکلا کو بلقب بالیوس مشہور کیا تھا اور جابجا استنبول سے جدہ تک مامور ہوے تھے ممانعت بیع وشریٰ لونڈی غلام کی نصاریٰ کی صلاح سے دیار استنبول مین ہوئی اس سبب سے کہ معظمہ اور بندر جدہ مین جدال وقتال ہوا چند عرب کو وکیل انگریز نے بندر جدہ مین قید کیا اعراب حمیت جبلی سے بگڑے اور سفیر اور تابعین کو اسکے قتل کیا جنگی جہاز انگریزی عدن سے جدہ گیا اور گولے مارے گئے مکانات ٹوٹ گئے اور از روے قہر وغضب بندر جدہ مین آتے ہی حکام ترک نے کچھ عزت وحمیت نہ کی اور چند عرب کو کہ مرتکب قتل نصاریٰ تھے پکڑکر حوالہ کردیا نصاریٰ نے مثل بکریون کے انھین ذبح کیا اعراب استنبول گئے وہان کسی نے نہ سنا بلکہ قید کرلیا اور محمد بن عون شریف مکہ کو معزول کرکے قسطنطنیہ طلب کیا کہ اسی شخص کے سبب سے لوگ حکم سلطانی نہین مانتے ہین اور بیع وشریٰ لونڈی غلام کا جاری رکھتے ہین سب سے بڑا واقعہ اس سلطان کے عہد کا یہ ہی کہ سنہ ۱۸۵۶ء مین شاہ روس نے سلطان سے ناخوش ہوکر لڑائی شروع کی عمر پاشا مقابلہ کو بھیجے گئے انگریز اور فرانسیس نے سلطان کی مدد کی محاربۂ عظیم تخمیناً تین برس تک رہا اس لڑائی مین پانچ لاکھ روسی اور سات لاکھ رومی اور ساٹھ ہزار فرانسیسی اور بائیس ہزار چار سو سینتالیس انگریز مارے گئے آخر سنہ ۱۲۷۲ھ مین صلح ہوئی اور آبروے سلطان بجا رہی یہ لڑائی قلعہ سوستدپل کے جسکو سباسٹوپول عوام کہتے ہین یہ قلعہ قلعجات دنیا مین مستحکم تھا نوین ستمبر ۱۸۵۵ء مطابق چھبیسوین ذیحجہ سنہ ۱۲۷۱ھ کو فتح ہوا اور سرداران روسی جو قلعہ مین تھے انھون نے اپنے تئین تمنچہ سے ہلاک کیا

غیرت گرفتاری پر مرگ اختیار کی مُدت محاصرہ کئی مہینہ تک رہتی تھی چار ہزار توپ علاوہ اور غنایم کے بدست لشکر سلطانی آئی خدیو مصر اِس سلطان کے عہد مین استنبول مین آئے اُنکی توقیر کی گئی اور سلطان نے اپنے ہاتھ سے قہوہ دیا اُسنے لیا اور تعظیمانہ پیا اور دو لاکھ ریال نقد و جنس نذر سلطان کیا سلطان نے اِسی قدر سالانہ مصر سے اُسے معاف کیا اور وعدہ کیا گیا کہ پشت بہ پشت خدیو مصر رہو گے خدیو مصر کی قسطنطنیہ جانے کی یہ وجہ ہوئی تھی سنہ ۱۲۶۳ع مین فیمابین سلطان و شاہ ایران کے صلح مستحکم ہوئی اُس بارہ مین نصلح سود مند سلطان کو خدیو نے کیے اور اِس سلطان کے عہد مین مسجد نبوی بہیئت موجودہ حال نہایت عمدہ اور نفیس مسجد نبوی تعمیر ہوئی اور درمیان نصاریٰ اور اہل اسلام دیار شام کے بہت لڑائیان ہوئین مسلمان منصور رہے زمان سابق مین یہ رسم تھی کہ اولاد خاندان شاہی قید رہا کرتی تھی کوئی نہین جانتا تھا کہ کِسکے کیا اولاد ہی اِس سلطان نے اِس رسم کو اُٹھا دیا چنانچہ اُنکے بھائی سلطان عبد العزیز ولیعہد ہوے اور ساتھ برابر رہتے اور سفر و حضر مین ساتھ رہتے پانزدہم ماہ ذیحجہ کو صبح کے وقت سلطان نے وفات کی یہ سلطان اُنتیسوین پشت مین عثمان کے اور اکتیسوان بادشاہ ہی اسوقت تک پانسو تہتر برس ہوے کہ اِس خاندان مین سلطنت ہی کوئی خاندان اتنی قدیم اِس وقت باقی نہین ہے

سلطان عبد العزیز خان ۳۲	۱۲۷۷	۱۸۶۰	۱۲۹۳	۱۸۷۶

پانزدہم ذیحجہ مطابق نہم جولائی کو بعد وفات اپنے بھائی کے تخت نشین ہوئے اور حسب قاعدہ مسجد ایوب مین جاکر شیخ الاسلام نے اُنکی کمر مین تلوار باندھی نہم جولائی سنہ ۱۸۳۰ع کو ولادت ہوئی تھی پہلا کام اِس سلطان نے یہ کیا کہ اعراب جو قید مین تھے اُنھین رہا کیا اور خبر جلوس تمامی کشور مین اپنے لکھا کارپردازان خاین کو معزول کیا اور اچھے صاحب سلیقہ لوگ بحال کیے اور بندرون کا اجارہ دینا نصاریٰ کو موقوف کیا اور ترتیب افواج جنگی کی اور جہازات و آلات و اسباب جنگ کی درستی مین بجان مصروف ہوے اور تار برقی اور ریل جاری کی اور ناصر الدین شاہ ایران سے دوستی بہم پہونچائی اور اپنے ملک مین سیر و سفر اختیار کیا سنہ ۱۲۷۹ مین مصر اور اسکندریہ بھی آئے اور عبد المجید خان کی بی بیون کو بعد عدت کے مطلق العنان کر دیا اور اجازت دی کہ جس سے چاہین نکاح کرین اور خود بھی صحبت زنان سے بجز اپنی بانو کے پرہیز رکھتے تھے سنہ ۱۲۸۴ مین فرانس اور لندن گئے ہفتم جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ مطابق اکتیسوین مئی سنہ ۱۸۷۶ع آدھی رات کو شیخ الاسلام اور صدر اعظم اور دوسرے چند اُمرا و وزرا اور سرداران فوج اور علما اور وکلاے دول خارجیہ نے اجماع کیا اور سلطان مراد خان خلف سلطان عبد المجید خان کو تخت پر بٹھایا اور سلطان عبد العزیز کو تخت سے معزول کیا اِس وقت

سلطان اپنی محلسرا مین سوتے تھے اُنھین جگایا اور عزل ونصب کی اطلاع دی اور ایک قصر مین مع اہل وعیال کے قید کیا اور اخبارون مین خبر مشہور کی کہ چونکہ عبدالعزیز مرد متکبر خودسر مسرف تھا اور اوقات اپنی عیش وطرب مین صرف کرتا تھا اور کہتا تھا کہ شب ولادت میری شب قدر سے افضل ہی اور بہت روپیہ یورپ سے قرض لیا ہی اور عیش مین صرف کیا ہی اور سلطنت کو مقروض کیا ہی اور خزانہ مین کچھ نہین رکھا ہی اور خلاف قاعدہ خاندان کے یہ چاہتا تھا کہ یوسف عزیز آفندی اپنے بیٹے کو ولیعہد کرے اِن وجوہ سے وزراء خیرخواہ نے اُسے معزول کیا اور مراد خان کو بٹھایا اور فرانس اور لندن اور سب بادشاہ اِس سلطان سے راضی ہین اسلیئے کہ انکا طریقہ رضاجوئی رعایا ہی اور رائج یا باسلاطین بلاتعصب مذہب اور ملت کے ہی اور جاری کرنا آزادی رعایا اور تبدیل قواعد سلطنت شخصی بضوابط سلطنت نوعی اور موقوف کرنا قانون عزیزی اِس سلطان کو منظور ہی بعد اِسکے ایک روز ہفتہ سلطان عبدالعزیز کی شریان مقراض سے نمک حرامان نے تراش دی کہ وہ ہلاک ہوے اور مشہور کیا کہ پیشتر سے اُنکے دماغ مین خلل تھا اِس عزل کے سبب سے غایت مدہوش ہوے اور خود شریان مقراض سے کاٹ کر خودکشی کی اِس شہرت کو عقلا نے غلط جانا تھا چنانچہ بعد سلطنت سلطان عبدالحمید خان حقیقت الامر ظاہر ہوئی سلطان عبدالحمید خان روز جلوس سے خفیہ اور علانیہ درپے تحقیق تھے کہ سلطان عبدالعزیز نے کیونکر جان دی ہی بعد جستجوے تمام کے ظاہر ہوا کہ وزراے نمک حرام نے بعضے سرداران یورپ سے رشوت لیکر اپنے ولینعمت کو کمال قساوت سے مثل گوسپند کے زمین پر گراکر دونون ہاتھون کی شریان مقراض سے کاٹ دی اور نہایت ظلم سے اُسے مارا جب یہ بات تحقیق ہوئی اُنتیسوین رجب ۱۲۹۸ھ مطابق ۲۷ جون ۱۸۸۱ء سلطان عبدالحمید نے قسطنطنیہ مین ایک مجلس جمع کی تین آدمی مسلمان اور دو عیسائی کو واسطے محاکمہ کے بٹھایا اور سردار آفندی کو اُن پانچ پر افسر کیا اور تمامی سرداران سپاہ اور اراکین کو جمع کیا اور مجرمون کو داوری مین طلب کیا سب نے اپنی زبان سے اقرار ہلاک کرنے سے سلطان عبدالعزیز کے برسر مجلس عام کیا اور سب علما اور قضات نے فتوے لکھا کہ مدحت پاشا نوری پاشا محمود پاشا فخری بیگ پاشا عزت بیگ پاشا رشید بیگ پاشا علی بیگ پاشا نجیب بیگ پاشا وغیرہ قاتلان کے سر کاٹے جاوین سلطان عبدالحمید نے تھوڑا تامل کیا اور مارا جانا اپنے چچا عبدالعزیز کا ترغیب اور تحریک سے بعضے سرداران یورپ کے یقین کیا حکم دیا کہ مجرمان مدت العمر محبوس رہین چنانچہ پانزدہم رمضان ۱۲۹۸ھ کو مدحت پاشا مکہ پہونچے اور شریف مکہ نے اُسے طایف مین قید کیا اسی قید مین مرا چونکہ مطیعان و باجگذاران و سرداران مسیحی باغواے بعضے سلاطین یورپ منحرف ہوئے تھے اور مقابل لشکر سلطانی کے تھے اور سلطان عبدالعزیز نے واسطے تنبیہ انکے لشکر متعین کیا تھا اور شکست فاش دی تھی قریب تھا کہ یہ باغیان سر عجز آستانۂ سلطان پر رکھین اور عفو جرایم چاہین اِسواقعہ ہلاک سلطان کے

ہونے سے پھر برسرِ شورش ہوے اور مددگاران پنہانی سے مدد پائی اور قدم جرأت آگے بڑھایا والی سرویہ اور مانٹی نکرو نہم جولائی ۱۸۷۶ء کو احمد مختار پاشا کی فوج کے مقابل ہوے اور شکست کھائی دہم جولائی کو محمد علی پاشا نے فوج سرویہ پر حملہ کیا اور شکست دی بست و یکم جولائی کو مسلمانون نے والی مانٹی نکرو پر فتح کلی پائی پانچوین اگست کو لشکر عثمان پاشا اور لشکر سرویہ سے لڑائی ہوئی سپہ گران عثمان پاشا نے فتح کرکے قدم آگے بڑھایا بعد ہم اگست کو درویش پاشا اور لشکر سرویہ سے لڑائی ہوئی سپاہ ترک غالب رہی بست و نہم اگست کو عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو تار دیا کہ لشکر سرویہ نے پیہم شکست کھائی اور قلعہ الکستاج مین محصور ہوے ہین اور بقیۃ السیف نے امان چاہی ہے اس روز سلطان مراد خان کو اثر جنون پیدا ہوا اور مرض فالج کے سبب سے زندگی سے مایوس ہوے اور بفتواے شیخ الاسلام کہ سلطان مراد خان بسبب مرض جنون کے لایق سلطنت نہین ہین خلع سلطنت کی اور عبد الحمید خان تخت نشین ہوے

سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ ۳۴	۱۲۹۳	۱۸۷۶		

بعد خلع مراد آفندی کے دہم شعبان مطابق ۳۱ اگست کو تخت نشین ہوے انتظام سلطنت مین مصروف تھے ناگاہ خبر آئی کہ پادریان روسی فصاراے بلگریا اور بوسینا اور ہرزگو نہا کو شورش مین لائے ہین عیسائیون نے کتنے مسلمانون کو زندہ جلا ڈالا ہے اور ظلم عظیم کیا ہے جب یہ خبر سلطان کو پہونچی فوج ترک واسطے تنبیہ اُن کے بھیجی اور پورا بدلا لیا روس نے بسبب ہم مذہبی کے پچاس ہزار لشکر جرنل اغناطیف کے ساتھ سرویہ کی مدد مین بھیجا اور کفار جبل اسود و مانٹی نکرو بھی رفیق ہم مذہبون کے ہوے سلطان نے فوراً لشکر واسطے گوشمالی کے بھیجا یکم ستمبر ۱۸۷۶ء عبد الکریم پاشا نے سرویہ پر حملہ کیا اور شہر الکزانز تک پہونچا اور گیارہ گھنٹہ لڑائی کی اور فتح پائی اور بلگریا پر قدم بڑھایا اور ایسی یورش کی کہ اہل سرویہ کے ہوش باختہ ہوے جو ٹھہرا مارا گیا اور جو بھاگا اُسنے اپنی آبرو کھوئی حسین پاشا حافظ پاشا نے بھی اِس لڑائی مین کار رستمانہ کیا اور کفار کو ہزیمت دی ۲۷ ستمبر کو سپاہ ترک نے قلعہ الکستاج پر جنگ کی لشکر سرویہ کرچہ خوب لڑا مگر شکست فاش پائی عبد الکریم پاشا نے فتح کی خبر بذریعہ تار کے سلطان کو دی جنرل سرویہ چرنالیف نے مہلت چند ہفتہ کی چاہی سپہ سالار ترک نے امان دی صدر اعظم اطربش نے ایک دستور العمل واسطے باغیان سرویہ و ہرزگونہا کے استنبول مین بھیجا اصول اِس دستور العمل کا یہ تھا ۱ آزادی تمام اہل مذہب کی جو مذہب مین پیروی کرتے ہین ۲ قانون وصول مال کا بدلا جاے ۳ شوق دلانا مزارعین اور ملاحون کو ۴ جو مال کہ یہ لوگ سلطان کو دیتے ہین وہ انھین کے ملک مین صرف ہو ۵ مجلس جو قائم ہو اُسمین عیسائی اور مسلمان دونون رہین اور راے

رفاہ رعایا کی دین سلطان نے اس شرط پر اِن باتون کو قبول کیا کہ اگر وہ لوگ اطاعت کرین اور ایک ماہ مہلت دی
مگر سردار سرویہ جرمالیف نے کچھ اعتنا نہ کی اور لشکر گران لیکر عساکر سلطانی پر تاخت کی پندرہ گھنٹہ لڑائی رہی نصاریٰ کو
ہزیمت ہوئی لبقیۃ السیف بھاگے نہم اکتوبر کو حافظ پاشا اور اہل سرویہ دمرمرسہ سے جنگ ہوئی ترکون نے فتح پائی
سی دیکم اکتوبر کو قلعہ الکسماح مفتوح ہوا اور اہل جبل اسود بھی عاجز ہو کر میدان سے بھاگے سلاطین نصاریٰ نے
جب دیکھا کہ ہر جگہ سپاہ ترک غالب ہی رہتی ہی سلطان سے خواہان مہلت ہوے اور مجلس شورہ کی واسطے مصالحہ
کے قسطنطنیہ مین قائم کی جسکا نام کانفرس رکھا سالبسری وزیر لندن اور دوسرے سفیران نصاریٰ جلسۂ کانفرس
مین جمع ہوے اور ایک مہینہ مین بست و نہ شرطین صلح کی لکھین اور سلطان سے عرض کی کہ تین روز مین فرمان
لکھدین ورنہ سفیران انگلشیہ و روس و فرانس و پروس و انطالیا و اسٹریا اسلام بول سے اُٹھ جائینگے سلطان نے
اپنے ایوان مین مجلس منعقد کی اور اپنی رعایا اکابر یہود و نصاریٰ و ترک و عرب کو بُلایا و درباب قبول و عدم قبول
شرایط صلح کے مشورہ کیا سب نے متفق اللفظ عرض کیا کہ اِن شرطون کے قبول کرنے مین عزت و خود مختاری
میری وطن کی باقی نہین رہے گی اس ذلت و رسوائی سے مرنا بہتر ہی اور ہم لوگ جان و مال سے جدال کے
لیے حاضر ہین ادراد ہم پاشا نے باواز بلند کہا کہ چھ سو آدمیون سے خدا نے مجھے ہزار ہا ہزار کفار کے مقابلہ مین
فتح دی اَب خدا کے فضل سے ہزارون سپاہ جرار موجود ہین امداد الٰہی شامل حال ہوگی مقابلہ سے تمامی بادشاہان
یورپ کے خوف و باک نہین کہتے ہین سفیران دول خارجیہ نے اِن باتون پر میعاد مہلت کو زیادہ کی جب وہ زمانہ
بھی گذر گیا وکلا نے چاہا کہ دربار سلطانی مین جاکر رخصت ہون سلطان نے نہ آنے دیا اور مشتہر کیا کہ مجلس کانفرس کو
باصرار ملکہ لندن کے مین نے منظور کیا چونکہ مین نے دیکھا کہ قبول کرنے مین شروط سلاطین یورپ کی عزت و شرف
دولت عالیہ کا بجا نہ رہے گا اسلیے مین نے قبول نہ کیا اور جب مجلس کانفرس بستم جنوری ۱۸۷۷ء کو تمام ہوئی
تو قرینہ سے معلوم ہوا کہ مدحت پاشا وزیر اعظم نصاریٰ کی طرفداری مین تھا ہفتم فروری ۱۸۷۷ء کو معزول ہوا اور ادہم پاشا وزیر ہوا
اور پرنس میلان والی سرویہ نے عفو قصور سلطان سے چاہی بست و ششم فروری کو سلطان نے قصور اُسکا معاف فرمایا اور اُسکے قیدیونکو
چھوڑ دیا اور قلعجات او شہر اُسکے جو لیے گئے تھے پھیر دیے اور مصارف جنگ بھی معاف کر دیے بستم مارچ تک صورت امن ہی اور امید
قوی ہوئی کہ اہل مانٹی نگرو و جبل اسود بھی اطاعت قبول کرین مگر دفعۃً خبر پہونچی کہ شاہ روس نے مسکو مین سلطانی
آدمیون کے سامنے علانیہ بیان کیا کہ اگر تمامی شاہان فرنگ سے نہ ہوسکا کہ کوئی قرار رفاہ عیسائیان رعیت عثمانی
مین کرین مین تنہا اپنی ذات سے حاضر ہون کہ اُنکے ساتھ کمال رعایت کرون اور صدر اعظم روس پرنس گرچاکف
نے سلاطین فرانس و انطالیہ والمال و اطریش کو ایک یادداشت بھیجی کہ دولت عثمانیہ نے کسی طور سے تکلیف دولت
روسیہ کی اُن مسائل مین جو متعلق رفاہ عیسائیان اِس مملکت کے قبول نہ کی روس تیرہ لشکر مین ہوا اور خود بنفسہ لشکر

مین حاضر ہی اور حکم ہوا ہی کہ تین روز بعد لشکر چھوٹی اوسا مین جمع ہوے گرامدوک نکلا برادر امیر اطوار سردار اس لشکر
کا ہی اور اِس لشکر مین جمعیت دو لاکھ سولہ ہزار پیادہ اور اُنچاس ہزار سوار اور چھ سو اڑتالیس توپین ہین اور گرامدوک
مکالے کین لیف کی طرف کہ لشکر گاہ روس ہی جاکر طرف مملکت محروسہ سلطان کے روانہ ہوا ۲۴ - اپریل ۱۸۷۷ء کو
امیر اطوار روس اپنے ولیعہد کے ساتھ کسو حاک عثمانی مین وارد ہوا اور لشکر کو دیکھکر اشتہار جنگ کا دیا سفیر روس
بابتلاع سفارت اپنی اپنی بندوق لٹا کر قسطنطنیہ سے باہر نکلگیا ۲۶ - اپریل کو سپاہ روس و ترک سے ماطوم کے
قریب مقابلہ ہوا طرفۃ العین مین آٹھ ہزار آدمی لشکر روس سے مارے گئے ۲۷ - اپریل کو سلطان نے اپنے ملک
مین اشتہار دیا کہ روس مجھ سے لڑتا ہی الزام اِس تعدی کا اُسپر ہی اور مجھ سے جب تک امکان ہوگا دفع دشمن مین
کوشش کرونگا آخر حکم جہاد کا کافہ انام کو دونگا بستم مئی ۱۸۷۷ء کو قلعہ بایزید اور اردہان روسیون نے لے لیا چہارم
جون کو روس نے محاصرہ فارس کا کیا ششم جون کو قلعہ صحوم ترک نے روسیون سے لیا ہفتم جون کو عثمان پاشا نے شاہ
مانٹی نگرو کو شکست دی پانزدہم جون کو سپاہ روس نے ایشیا مین شکست فاش کھائی دوازدہم جون احمد پاشا نے
روس سے لڑکر محاصرہ قلعہ فارس کا اُٹھا دیا ۱۳ - جون کو ترک نے قلعہ بایزید کو پھر روسیون سے لے لیا ۲۷ - جون کو
فوج روس نے دریاے ڈینوب سے عبور کیا دوم جولائی کو فوج ترک نے مانٹی نگرو کو چھوڑا دوازدہم جولائی کو
روس نے پلونہ لیا شانزدہم جولائی کو لشکر روس نے درسکہ سے گذر کر کوہ بلکان کو لے لیا اور سی صاعرہ پر قابض
ہوا بستم جولائی کو عثمان پاشا نے شہر ودن سے بلغار آکر پلونہ پھیر لیا بست و پنجم جولائی کو عبدالکریم پاشا و ردیف
پاشا سلطان کے حکم سے قید ہوئے اِس جرم مین کہ وہ لوگ در پردہ روس سے سازش رکھتے تھے اور روس اُنکی
پہلو تہی اور چشم پوشی کے سبب سے دریاے ڈینوب کے پار اُترا احمد علی پاشا بجاے عبدالکریم پاشا و محمود پاشا بجاے
ردیف پاشا مقرر ہوے و سلیمان پاشا سپہ سالار روم مقرر ہوے بست و ہفتم جولائی خیراللہ آفندی شیخ الاسلام
بجرم سازش با روس موقوف ہوے اور کامل آفندی مقرر ہوے سی و یکم جولائی کو روس نے عثمان پاشا سے
شکست کھائی اور اِسی تاریخ مین سلیمان پاشا نے جنوب بلکان کے روسیونکو شکست دی سپاہ روس درسکہ
مین جا چھپے نوزدہم اگست سے سلیمان پاشا نے درہ سکہ پر روسیون پر متواتر حملے کیے یہانتک کہ بست و ہفتم
اگست کو سخت لڑائی ہوئی اور روسی جنرل مارا گیا سی ام اگست کو فوج رومانیہ وروس مین دریاے ڈینوب کے پار اُتری ہفتم ستمبر
۱۸۷۷ء اِسی لشکر روس و رومانیہ نے پلونہ کا محاصرہ کیا اور بہ یا پے سخت حملہ کیا اور ہر بار ترک سے شکست پائی پنجم ستمبر کو سپاہ ترک نے قلعہ
صحوم کو چھوڑا یکم اکتوبر کو عثمان پاشا و مختار پاشا نے سلطان سے خطاب غازی کا پایا پانزدہم اکتوبر کو احمد مختار پاشا نے روس سے
شکست پائی دوم نوفر کو روس نے دوبارہ فارس کا محاصرہ کیا اور سیزدہم نوفر کو فتح کیا بست و پنجم نوفر کو لشکر روس ارض
روم تک پہونچی اور احمد مختار پاشا نے شکست کھائی اور زار روس نے خود بذاتہ اپنے تمامی لشکر لیکر کہ زیادہ تین لاکھ سے

تھی اور تین سو چھتیس ضرب توپین لیکر پلونہ کا محاصرہ کیا اور مارے توپون کے قلعہ پلونہ کو خراب کر ڈالا سلطان نے
عثمان پاشا کو حکم بھیجا وہ دس دن سے آئے اور ستم جولائی کو پلونہ لیکر داخل حصار پلونہ ہوے اور سخت لڑائی رہی
رات دن گولے طرفین سے برستے تھے ہزارہا آدمی بیجان ہوے بستم جولائی کو عثمان پاشا نے پلونہ روس سے لے
لیا ۱۳۰ جولائی کو زار روس نے حکم دیا کہ ہر طرف سے گھیر کر قلعہ کو بیخ و بن سے اڑا دو روسی چیونٹی کی طرح چار طرف
پلٹ پڑے الغرض یکم اگست سے نہم دسمبر تک ترپن لڑائیان پلونہ پر روسیون نے زور سے کین مگر فتح میسر نہوئی
برابر ہزیمت کھائی دربدرے مردون کا گوشت کھا کھا کر ہلاک ہوے کوسون خون کا دریا بہ گیا کوسون بدبو پھیل گئی
ایک سو انتیس دن تک صبح سے شام تک لڑائی رہا کی مگر عثمان پاشا نے برابر روسیون کو شکست دی اگرچہ تین لاکھ
سے زیادہ روسی فوج تھی مگر فتح نصیب نہ ہوئی لیکن اس مدت محصوری مین راہ ہر طرف کی بند تھی اس سبب سے
قلعہ کا کھانا تمام ہوگیا دو رات دن کا فاقہ ہوا جب عثمان پاشا نے یہ حال دیکھا رات کے وقت فوج کو باہر نکالا
اندھیری رات مین برف شدت سے پڑ رہی تھی کہ بھوکھی سپاہ نے قدم باہر رکھا روسی سردار نے یہ خبر پا کر سپاہ جمع کر کے
سر راہ پکڑی دونون طرف سے لڑائی شروع ہوئی آسمان و زمین توپ کے دھوئین سے آنکھون سے نہان ہو گئے
اس لڑائی مین صبح ہوگئی اور عثمان پاشا گولی کھا کر گھوڑے سے گرے اور حکم دیا کہ سپید نشان کھولین کہ اب کوئی
امید فتح کی نہین ہے اب صلح بہتر ہے جب سپید نشان اس طرف سے کھلا سردار روس نے لڑائی موقوف کی اور
دوڑتا ہوا عثمان پاشا کے پاس آیا انھین زمین پر پڑا دیکھا اور کہا کہ تمھارے دل مین لڑائی ہے یا صلح جو کچھ ہو کہو کہ
مین زار روس سے کہون عثمان پاشا نے کہا کہ مجھ مین اسوقت بولنے کی طاقت نہین ہے مین نے بلا شرط اپنے تئین
زار روس کو دیا میری تلوار لے جاؤ اور زار روس کو دو سردار روس تلوار اور رکرنید عثمان پاشا کا زار روس کے پاس لے
گئے اور پیغام پہونچایا اور تلوار سامنے رکھی زار روس نے کہا کہ اسکو شوروہ پر سونپو اور جلد اسے پالکی مین سوار کر کے
میرے پاس لاؤ کہ مین اسے دیکھ کر خوش ہون وہ دوڑا گیا اور عثمان پاشا کو پالکی مین سوار کر کے لایا و بعد پیشوائی
کو آیا اور کالسکہ یعنی پالکی سے اوتار کر لایا زار روس نے عثمان پاشا کی اسکے مقابلہ مین بہت تعریف کی اور کہا کہ
تمھاری بہت بڑی آبرو میرے نزدیک ہے تم بڑے سپاہی ہو اور سنجیدہ گفتگو کی اور جراح شاہی کے حوالہ کیا کہ
جلد علاج کرے جب عثمان پاشا نے ایسی مہربانی دیکھی کہا اے سردار میری سپاہ برف اور سردی مین میدان مین
بھوکھی کھڑی ہے پہلے انکے ساتھ مدارا کرو بعد اسکے میری تیماری کی طرف متوجہ ہو ان باتون سے اور بھی مرتبہ زیادہ
عثمان پاشا کا زار روس کے سامنے ہوا زار روس نے خوشی سے قبول کیا اور لشکر کو بچھاون اور کھانا اور
پانی دیا دوسرے روز صبح کو شاہ روس عثمان پاشا کو دیکھنے خود آیا اور بہت بڑی تعریف کی اور تلوار عثمان
پاشا کی عثمان پاشا کو دی اور نام آوری کا تمغا دیا اور سردار لشکر کر کے مسکو کو روانہ کیا جب سلطان نے عثمان پاشا کا

حال سنا آہ سرد کھینچی ناگاہ دوسرا قاصد پہونچا اور دوسرے غم کی خبر دی کہ روسی سپاہ نے حصار لول لے لیا سلطان
پاشا نے بے جنگ کے چھوڑ دیا سلطان نے جانا کہ لوگ مل گئے لڑائی سے کوئی نفع نہین ایلچی شاہ روس کے
پاس بھیجا اور درخواست صلح کی زار روس نے صلح کو خوشی سے قبول کیا اور نکلس سپہدار کو لکھا کہ جو کچھ تقدیری
امر تھا ہوگیا مجھسے اور قیصر سے صلح ہی تم باخود ہا قول وقرار کرکے دوستی تازہ کرو اور پوشیدہ شرایط صلح کرو تمھارے
اور بادشاہ کے سوا تیسرا نہ ہو نکلس حسب فرمان شاہ روس خدمت سلطان مین آیا اور نہفتہ شرایط صلح طے
کیے اِس صلح سے شاہ لندن برہم ہوا اور کہا کہ روس نے رومی پر بہت جبر کیا ہی مجھے چپ نہین رہنا چاہیئے
مستعد جنگ تو ہوئے مگر کچھ انجام کار سمجھکر چپ رہے فریقین کے قیدی رہا ہوئے لشکر عثمان شاہ روس سے
رخصت ہوکر استنبول مین آیا سلطان نے عثمان پاشا پر بہت مہربانی کی اور امیر جیش مقرر کیا بست دوم جنوری
سنہ ۱۸۷۸ء مطابق محرم سنہ ۱۲۹۵ھ روسی فوج بمقام ادریانول کہ قسطنطنیہ سے ایک سو چالیس میل ہی وارد ہوئی
اور بست دیگم صفر مطابق ۲۶ - فروری گراند ڈوک نکلا میر جیش روس نے قریہ سان اسٹفان متصل استنبول کے
اپنا لشکر اُتارا بستم ربیع الاول کو اسلام پول جاکر سلطان سے ملاقات کی اور شرایط صلح تحریر ہوئی اور خسارہ
لڑائی کا دو ہزار آٹھ سو کرور منات معین ہوا اور سلطان نے اپنے ذمہ کیا بست پنجم ربیع الاول کو گراند ڈوک
نکلا نے برال ہلین کو اپنی جگہ مقرر کرکے استنبول سے واپس گیا بست و پنجم ربیع الثانی کو عثمان پاشا اپنے
سپاہ کے ساتھ پھر آئے اور سلطان سے ملازمت کرکے سرفرازی پائی اور قصہ تمام ہوا بعد تمام ہونے ان سب امور
کے فیما بین جملہ سلاطین یورپ وسلطان نے ایک مجلس بمقام برلن مین منعقد کی اور ایک عہدنامہ چھیاسٹھ
شرطونکا بمشورہ جملہ سفیر و وزراے جملہ سلطنت تحریر ہوکر منظور سلاطین ہوا جیسے اسوقت تک بفضل خدا سے ہر طرح
کا امن ہی حق جل وعلی اِس سلطان والا دودمان کو بحمایت مسلمانان دیرگاہ قائم رکھے اور یہ سلطان نہایت
جری اور شجاع اور حامی دین ہی ایسا حق سبحانہ وتعالی اپنے ظل حمایت مین رکھے آمین ثم آمین -

ضمیمہ سوم حالات سلاطین ایران وغیرہ

طہماسپ شاہ صفوی سلطان ایران				۹۸۴	۱۵۷۶

یہ بادشاہ بڑا جوانمرد بامروت تھا ہمایون شاہ نے بار دگر اسی بادشاہ کی مدد سے اپنا ملک ہند
پایا تھا

نادر شاہ سلطان ایران

۱۷۴۸	۱۱۶۱		

تھا اس بادشاہ کی مشہور ہی نام اسکا ندر قلی تھا اور قوم افشار سے تھا ملازم شاہ ایران تھا اور طہماسپ قلیخان اسکو خطاب ہوا تھا جب سلطنت ایران مین خرابی ہوئی یہ بادشاہ ہوا اور فتوحات پے درپے اسنے کیے کابل و قندھار وغیرہ ممالک کوہی کو قبضہ کیا اور قوم قزلباش شیعہ کہ ہم مذہب بادشاہ تھے اور قوم ابدالی کو لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی مین قتل عام و تاراج کیا اور تخت طاؤسی اور جواہر کوہ نور اور اسی کرور روپیہ نقد دہلی سے لے گیا ماہ جمادی الاول متصل مشہد مقدس سے پچیس کوس پر پہونچا محمد قاچار ایرانی اور موسیٰ بیگ افشار حلبحانی اور کوچہ بیگ افشار رومی نے نادر شاہ کو قتل کیا

احمد شاہ درانی

۱۷۷۰	۱۱۸۴	۱۷۴۸	۱۱۶۱

نادر شاہ کی ابدالی فوج کا سپہ سالار تھا جب نادر شاہ قتل ہوا قوم قزلباش سے لڑکر غالب آیا اور سب مال نادر شاہ کا لے لیا اور قندھار پہونچکر تخت پر بیٹھا اور اپنی قوم کا نام کہ ابدالی تھا بدلکر درانی رکھا اور چھ مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب کو اپنے ملک مین ملایا اور سکھ اور مرہٹہ سے لڑکر فتح پائی اور دہلی پر قابض ہوکر محمد شاہ کی لڑکی سے خود شادی کی اور عالمگیر ثانی کی لڑکی اپنے بیٹے تیمور شاہ کے عقد مین دی مرض ناسور سے وفات کی

تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

۱۷۹۲	۱۲۰۷	۱۷۷۴	۱۱۸۸

باپ کی حیات مین ہرات کا صوبہ دار تھا احمد شاہ درانی جب مرا تو سلیمان شاہ تخت نشین ہوا تیمور شاہ نے اسپر لشکر کشی کی اور شاہ ولی خان وزیر کو قتل کرکے بے مزاحمت قندھار مین تخت پر بیٹھا اور پنجاب پر یورش کی سکھون سے خوب لڑا ہزارونکو مارا تیس برس سلطنت کرکے وفات کی۔

شجاع الملک کابل

۱۸۴۳	۱۲۵۹		

بعد تیمور کے شاہ زمان بجاے باپ کے تخت نشین ہوا اور شاہ محمد برادر علاتی کے ہاتھ سے معزول ہو کر نابینا ہوا بعد اسکے شاہ شجاع الملک تخت نشین قندھار ہوا اور دوست محمد خان کے ہاتھون سلطنت سے معزول ہوکر لاہور مین رنجیت سنگھ پاس بغرض استمداد کے آیا رنجیت سنگھ نے خام طمع سے اسے قید کرلیا

اور جواہر کوہ نور اُس سے لے لیا آخر اُسنے انگریزون سے حمایت چاہی اور انگریزی لشکر لیکر دوسری بار کابل کے تخت پر بیٹھا آخر بسبب شورش افغانون کے قتل ہوا

امیر دوست محمد خان			۱۲۷۹	۱۸۶۲

وزراے شجاع الملک سے تھا بعد اخراج اپنے آقا کے افغانستان پر مسلط ہوگیا اور چندے قیدمین اہل فرنگ کے رہا کر دلاوری سے محمد اکبر خان اپنے بیٹے کی قید سے خلاصی پائی اور وطن مین پہونچکر پھر مسند سلطنت پر بیٹھا اور بمرگ طبعی وفات کی

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد و نعت شائقان کتب احادیث و آثار اور طالبان فن تاریخ و اخبار بخوبی واقف و آگاہ ہین کہ اگرچہ حالات انبیا و اوصیا وغیرہم مین اکثر کتب بزبان فارسی و اردو طبع ہو کر اشاعت پذیر ہوئین اور ہوتی ہین لیکن اکثر حضرات اختصار پسند کی یہ خواہش رہی کہ اگر کوئی کتاب بطرز نو حالات پیغمبر آخر الزمان اور اُنکے اصحاب اخیار و دیگر مشایخ و علماے ابرار و اوتاد و اقطاب و شاہان ذوی الاقتدار رضوان اللہ علیہم اجمعین مین جو باوصف جامعیت حلیۂ اختصار سے بھی مزین ہو تصنیف کیجائے تو بہت مناسب ہی۔ اب اُن حضرات کو مژدہ ہو کہ اِس زمان برکت اقتران مین کتاب نایاب مجموعہ لاجواب جسمین حالات مذکورہ کا ذخیرۂ کثیر ہی اور جو اپنی آپ ہی نظیر ہی موسوم بہ مرآۃ الکونین مصنفۂ علامہ فہامہ محقق تحریر عالم خبیر ماہر اسرار خفی و جلی جناب مولوی غلام نبی صاحب عم فیضہ مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بار دوم بسرپرستی جناب منشی پراگ نراین صاحب راے بہادر مالک مطبع مذکور بمزید اہتمام و حسن انتظام بصحت تمام بماہ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۲۳ھ طبع ہو کر حمائل گلوے خاص و عام ہوئی

قطعات تاریخ ترتیب مرآة الکونین المعروف به انتخاب نادر من نتائج افکار گوهر بار جناب شاعر بے نظیر رشک ظهوری و ظهیر حافظ مولوی عبد الحمید صاحب حمید متوطن شهر کلکته کلرک محمڈن لٹریری سوسائٹی کلکته

خان والاشان غلام نبی — صاحب القدر واجب الاکرام
کرد تالیف دفترے دلکش — داد ارباب شوق را پیغام
بارکن ای حمید دیدهٔ شوق — فارغ از غم شوای دلِ ناکام

طرفه نقشے بروی کار آورد — کاشف راز اولیائے عظام
هان به بینید ای اولی الابصا — هین بیائید یا اولی الافهام
سال طبعش به بین ز روی حساب — گفت هاتف چراغ بزم دوام

۱۳۰۹
۱۳۲۹ھ

دیگر

خان والاشان و مختارِ میری باکمال — گز کمالاتش همانا این کتاب نادرست
در سنین عیسوی تاریخ ترتیبش سروش — گفت اذکر دون حمید این انتخابِ نادرست

۱۸۹۵ع

تقریظ دلپذیر

بنامِ آن توانا ایزد پاک — که خوش نقشی زده از یک کفِ خاک
بامرکن به ذاتِ خود صلا زد — زهی حی فی که بی صوت و نوا زد
به کرمنا بنی آدم شرف یافت — بعجز خود به عز ذات بشتافت
خصوصًا بس معظم بس مکرم — محمد باعثِ ایجاد عالم
زهی سلطان عالم جد سبطین — شهِ مسند نشینِ قاب قوسین

فلک را بیستون بنیان افراخت — زمین را کارگاه این و آن ساخت
باین ترتیب و این آئین محمود — همه مشهود باو گشت موجود
مکرم ساخت جمع اولیا را — مشرف کرد ذیشان انبیا را
امام المرسلین ختم النبیین — از و ایجاد عالم راست تزئین
ز رویش جلوهٔ حق آشکارا — قمر گشته ز انگشتش دو پارا

ز جان و دل بر و خوانم سلامی — کزین خوشتر نمیدانم کلامی

امابعد سرگردان تیه ناکامی و حرمان و سرگشته کوے گمنامی و عصیان هیچمیرز و هیچدان قمر الدین حسین خان قدسی نهادان پاک نطرو گرامی گوهران صفا پرور را نوید جان فزا و مژدهٔ فرحت زا میرساند و گزارش مدعای پرداز که کتاب لاجواب کامل النصاب و صحیفهٔ نایاب حقیقت مآب آئینه دار خلوتیان حضرت قیوم و قادر مسمی به مرآة الکونین المعروف به انتخاب نادر مولف عالی جناب معلی القاب مرشد طرق طریقت و خضر شوارع شریعت مقنن قوانین عدالت و داد و ممهد قواعد هدایت و رشاد مخزن علم و حیا معدن جود و سخا آبرو دریا نوال سحاب مکرمت تمثال ممدوح جهان حضرت سیدی و ابی مولوی غلام نبی صاحب دام ظله بالفضل والاحسان که هر آئینه بصورت اولیا خدا را تذکره ایست حاوی و جامع و باعتبار جامعیت از ملاحظه دیگر مختصرات و مطولات این فن مستغنی و مانع اما در حقیقت اسرار حقیقت را گنجینه ایست وافی و حقائق معرفت را خزینه ایست کافی اگر مجموعهٔ اخلاق مهذبه خوانندش بجا — و اگر رسالهٔ جامعة الفضایل نامندش روا — همانا که سالکان

مسلک طریقت را نردبان صدق و صفا است و عارفان رب حقیقت را معراج عرفان خدا است مطالعه کنندگانش را آسی مقصود در دامان نگاه مستفیضانش را از کنوز بهبود تمتع خاطر خواه. چندانکه نکات معرفت و لطائف تصوف به عبارتش مشرحاً مبسوط رموز حکمت و سرائر بصیرت بالفاظش مربوط سبحان الله سبحان الله چه کتابیست که هر ورقش به ولایت جان آسمان ست منور و هر صفحه اش در اقلیم ایمان دفتریست انور حرف حرفش به ترکیب نامهای مقربان لم یزلی بر خود نازان و فقره فقره اش به مضامین حمیده و معانی پسندیده سرمایه دین و ایمان. گلزاریست که روحانیان چون بلبلان بیدل از مژده پرواز حمد بقیاس و ملاء اعلی لبسان طائران نواسنج تسبیح خوان شکر و سپاس. الحق بی شائبه ریب سزاوار آنست که به آب زر به صفحات سیمینش نگارند و بخط شعاع خورشید بر اوراق ذهب نقلش بر دارند. هر صاحب بصیرت را بملاحظه آن فوائد کلی حاصل آید و ابواب عرفان برروی دلها کشاید و بس باقی هوس.

ایضاً تاریخ

والد ماجد من ماهر اسرار سخن | منشی بی بدل و ناثر شیرین گفتار
حرف حرفش اثر فرحت دلها دارد | لفظ لفظش خبر ذوق نظر با کبار
انتخابی چه نکو کرد و غریب و نادر | از تواریخ بزرگان دیار و امصار
نقش طبعش که سرور دل اخیار آمد | سال ترتیب قمر گفت سرور الاخیار

۱۳۱۲ھ ۱۳۰۹ھ

دیگر

والد ماجد من واقف رمز تاریخ | آنکه مختار هنر پیشه سخندانستی
فکر کردم چو قمر بهر سنین طبعش | انتخابی چه نکو کرد که هر نقطه آن
جامع و مخبر حالات بزرگانستی | تا قمر گفت که تاریخ محبانستی

۱۳۱۲ھ

جدول اورنگ نشینان دہلی تا ابوظفر بہادر شاہ

نام بادشاہ	ولدیت	تاریخ ولادت ہجری	سنہ عیسوی	محل ولادت	مقام جلوس	تعداد عمر روز جلوس	تاریخ جلوس ہجری	سنہ عیسوی	مرض الموت	تاریخ وفات ہجری	سنہ عیسوی	محل دفن	مدت عمر	مدت سلطنت
شہاب الدین غوری	•	•	•	•	غزنی	•	سنہ ۵۸۷ھ	سنہ ۱۱۹۱	روہیتک کے مقام پر گھوکھروں نے مار ڈالا	۲ شعبان سنہ ۶۰۲ھ	سنہ ۱۲۰۰	•	•	۱۵ سال
قطب الدین ایبک	•	•	•	•	لاہور۔دہلی	•	۱۸۔ ذوالقعدہ سنہ ۶۰۲ھ	سنہ ۱۲۰۵	لاہور میں گھوڑے سے گر کر مرا	سنہ ۶۰۷ھ	سنہ ۱۲۱۰	•	•	۶ سال
آرام شاہ	•	•	•	•	لاہور و دہلی	•	سنہ ۶۰۷ھ	سنہ ۱۲۱۰	شمس الدین التمش سے لڑ کر شکست پائی	•	•	•	•	•
شمس الدین التمش	•	•	•	•	دہلی	•	سنہ ۶۰۷ھ	سنہ ۱۲۱۰	بیمار ہو کر وفات پائی	۲۰ شعبان سنہ ۶۲۳ھ	سنہ ۱۲۳۵	•	•	۱۷ سال
رکن الدین فیروز شاہ	•	•	•	•	•	•	روز سہ شنبہ شعبان سنہ ۶۲۳ھ	سنہ ۱۲۳۵	رضیہ بیگم کی لڑائی میں قید میں فوت ہوا	سنہ ۶۳۵ھ	سنہ ۱۲۳۷	•	•	۱۰ سال

نام بادشاہ	ولدیت	تاریخ ولادت ہجری	سنہ عیسوی	محل ولادت	مقام جلوس	تعداد عمر وقت جلوس	تاریخ جلوس ہجری	سنہ عیسوی	مرض الموت	تاریخ وفات ہجری	سنہ عیسوی	محل دفن	مدت عمر	مدت سلطنت
رضیہ بیگم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	سنہ ۶۳۴ھ	سنہ ۱۲۳۶	بہرام شاہ کی لڑائی میں ماری گئی	۲۵ ربیع الاول سنہ ۶۳۸ھ	سنہ ۱۲۴۰ء	۰	۰	۵ سال
معزالدین بہرام شاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ رمضان روز دوشنبہ سنہ ۶۳۷ھ	سنہ ۱۲۲۹ھ	لڑائی میں مارا گیا	۸ ذیقعدہ روز سہ شنبہ سنہ ۶۳۹	سنہ ۱۲۴۱ء	۰	۰	۲ اہ
علاءالدین مسعود شاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ذیقعدہ سنہ ۶۳۹ھ	سنہ ۱۲۴۱	قید میں مرا	سنہ ۶۴۴ھ	سنہ ۱۲۴۶ء	۰	۰	۴ سال
ناصرالدین محمود شاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	ذی الحجہ سنہ ۶۴۲ھ	سنہ ۱۲۴۵ء	بیمار ہو کر مرا	۱۱ جمادی الاول سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ء	۰	۰	۲۲ سال
غیاث الدین بلبن	۰	سنہ ۶۰۵ھ	سنہ ۱۲۰۸ء	۰	۰	۰	جمادی الاول سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵	بیمار ہو کر مرا	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۳۰۷ء	۰	۸۱ سال	۲۲ سال
معزالدین کیقباد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

جلال الدین فیروز شاہ خلجی	•	سنہ ۶۱۸ھ	سنہ ۱۲۲۱ع	•	دہلی	جمادی الثانی سنہ ۶۸۹ھ	سنہ ۱۲۹۰ع	علاء الدین نے دغا سے مار ڈالا	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵	•		۷۳ سال	۷ سال
رکن الدین ابراہیم شاہ	•	•	•	•	•	•	رمضان سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ع	علاء الدین سے لڑکر بھاگ گیا	•	•	•	•	•
سلطان علاء الدین	•	•	•	•	دہلی قلعہ رائے پتھورہ	•	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ع	بیمار ہوکر مر گیا	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ع	•	•	۲۱ سال
شہاب الدین عمر	•	سنہ ۷۰۹ھ	سنہ ۱۳۰۹	•	دہلی	•	شوال سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ع	مبارک خان نے اندھا بنا کر گوالیار کے قلعہ میں قید کیا	•	•	•	•	•
قطب الدین مبارک شاہ	•	•	•	•	•	•	محرم سنہ ۷۱۶ھ	سنہ ۱۳۱۶	چابرنیگ کے ہاتھ سے بسازش خسرو خان مارا گیا	۵ ربیع الاول سنہ ۷۲۱ھ	سنہ ۱۳۲۱ھ	•	•	۵ سال
خسرو خان	•	•	•	•	•	•	ربیع الاول سنہ ۷۲۱ھ	سنہ ۱۳۲۱ع	تغلق شاہ کے ہاتھ سے مارا گیا	آخر رجب سنہ ۷۲۱ھ	سنہ ۱۳۲۱ھ	•	•	۴ ماہ
غیاث الدین تغلق	•	•	•	•	•	•	یکم شعبان سنہ ۷۲۱ھ	سنہ ۱۳۲۱ع	مکان کے نیچے دب کر مر گیا	سنہ ۷۲۵ھ	سنہ ۱۳۲۵ع	•	•	۴ سال

نام بادشاہ	ولدیت	تاریخ ولادت ہجری	سنہ عیسوی	محل ولادت	مقام جلوس	تعداد ازواج و اولاد	تاریخ جلوس ہجری	سنہ عیسوی	مرض الموت	تاریخ وفات ہجری	سنہ عیسوی	محل دفن	مدت عمر	مدت سلطنت
محمد عادل تغلق شاہ	•	•	•	•	دہلی	•	ربیع الاول سنہ ۷۲۵ھ	سنہ ۱۳۲۵ء	بیمار ہوکر مر گیا	۲۱ محرم سنہ ۷۵۲ھ	سنہ ۱۳۵۱ء	•	•	•
فیروز شاہ	•	سنہ ۶۹۹ھ	سنہ ۱۲۹۸ء	•	ایضاً	•	سنہ ۷۵۲ھ	سنہ ۱۳۵۱ء	بیمار رہوکر مر گیا	سنہ ۷۹۰ھ	سنہ ۱۳۸۸ء	•	•	•
غیاث الدین تغلق شاہ ثانی	•	•	•	•	•	•	سنہ ۷۹۰ھ	سنہ ۱۳۸۸ء	ملک رکن الدین وزیر نے اسکو مار ڈالا	سنہ ۷۹۱ھ	سنہ ۱۳۸۹ء	•	•	•
ابوبکر شاہ	•	•	•	•	•	•	سنہ ۷۹۱ھ	سنہ ۱۳۸۸ء	ناصر الدین محمد کی قید میں مر گیا	سنہ ۷۹۲ھ	سنہ ۱۳۸۹ء	•	•	•
ناصر الدین محمد شاہ	•	سنہ ۷۵۳ھ	سنہ ۱۳۵۲ء	•	دہلی	•	سنہ ۷۹۲ھ	سنہ ۱۳۸۹ء	بیمار رہوکر مر گیا	سنہ ۷۹۶ھ	سنہ ۱۳۹۳ء	•	•	•
علاء الدین سکندر شاہ	•	•	•	•	//	•	سنہ ۷۹۶ھ	سنہ ۱۳۹۳ء	بیمار ہوکر مر گیا	سنہ ۸۱۵ھ	سنہ ۱۴۱۳ء	•	•	•

ناصرالدین محمد شاہ	·	·	·	·	دہلی	·	سنہ ۷۹۶ھ	سنہ ۱۳۹۳ء	بیمار ہوکر مر گیا	سنہ ۸۱۵ھ	سنہ ۱۴۱۲ء	·	·	·
دولت خان	·	·	·	·	ایضاً	·	سنہ ۸۱۶ھ	سنہ ۱۴۱۳ء	خضر خان کی قید مین مر گیا	سنہ ۸۱۷ھ	سنہ ۱۴۱۴ء	·	·	·
خضر خان	·	·	·	·	ایضاً	·	·	·	بیمار ہوکر مر گیا	سنہ ۸۲۴ھ	سنہ ۱۴۲۱ء	·	·	·
معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ	·	·	·	·	ایضاً	·	سنہ ۸۲۴ھ	سنہ ۱۴۲۱	برہان القدر و قاضی عبد الصمد نے اسکو مارڈالا	سنہ ۸۳۷ھ	سنہ ۱۴۳۳ء	·	·	·
سلطان محمد شاہ	·	·	·	·	ایضاً	·	سنہ ۸۳۷ھ	سنہ ۱۴۳۳ء	بیمار ہوکر فوت ہوا	سنہ ۸۴۹ھ	سنہ ۱۴۴۵ء	·	·	·
سلطان علاء الدین عالم شاہ	·	·	·	·	ایضاً	·	سنہ ۸۴۹ھ	سنہ ۱۴۴۵ء	·	سنہ ۸۸۳ھ	سنہ ۱۴۷۸ء	·	یہ بداؤن مین تھا کہ بہلول لودی تخت پر بیٹھ گیا	·

نام بادشاہ	ولدیت	تاریخ ولادت بہ سنہ ہجری	سنہ عیسوی	محل ولادت	مقام جلوس	تعداد عمر وقت جلوس	تاریخ جلوس بہ سنہ ہجری	سنہ عیسوی	مرض الموت	تاریخ وفات بہ سنہ ہجری	سنہ عیسوی	محل دفن	مدت عمر	مدت سلطنت
سلطان بہلول لودی	۰	۰	۰	۰	دہلی	۰	سنہ ۸۵۵ھ	سنہ ۱۴۵۱ء	بیمار ہوکر مرگیا	سنہ ۸۹۴ھ	سنہ ۱۴۸۸ء	۰	۰	۰
سلطان سکندر	۰	۰	۰	۰	دہلی بعدہ آگرہ	۰	سنہ ۸۹۴ھ	سنہ ۱۴۸۸ء	ایضاً	سنہ ۹۲۳ھ	سنہ ۱۵۱۷ء	۰	۰	۰
سلطان ابراہیم	۰	۰	۰	۰	آگرہ	۰	سنہ ۹۲۳ھ	سنہ ۱۵۱۷ء	بابر شاہ کی لڑائی میں مارا گیا	سنہ ۹۳۲ھ	سنہ ۱۵۲۵ء	۰	۰	۰
امیر تیمور	ولد امیر طراغای اولاد چنگیز خان	۲۵ شعبان سنہ ۷۳۶ھ روز سہ شنبہ	سنہ ۱۳۳۵ء	شہر سبز را کش نیز گویند	شہر بلخ	۳۵ سال ۲۰ یوم	۲۲ رمضان سنہ ۷۷۱ھ چہارشنبہ	سنہ ۱۳۶۹ء	تپ محرقہ ہفت روز ماندہ	۱۷ شعبان سنہ ۸۰۷ھ شب چہارشنبہ	سنہ ۱۴۰۴ء	سمرقند	۷۱ سال ۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۳۵ سال ۱۰ ماہ ۲۵ یوم
جلال الدین میران شاہ	ابن تیمور	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۷۶۵ھ روز پنجشنبہ	سنہ ۱۳۶۳ء	سمرقند	میان سمرقند آذربایجان	۴۰ سال ۴ ماہ ۳ یوم	۱۷ شعبان سنہ ۸۰۷ھ	سنہ ۱۴۰۴ء	درجنگ مرزا	۱۴ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ھ	سنہ ۱۴۰۷ء	تبریز	۴۴ سال ۷ ماہ ۱۰ یوم	۳ سال ۳ ماہ ۲۷ یوم
سلطان محمد مرزا	ابن میران شاہ	۳ ذیحجہ سنہ ۸۰۰ھ	سنہ ۱۳۹۷ء	نامعلوم	سمرقند	۹ سال ۲ ماہ ۲۱ یوم	۲۴ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ھ	سنہ ۱۴۰۷ء	عارضہ جسمانی	۳۰ ذیحجہ سنہ ۸۵۵ھ	سنہ ۱۴۵۱ء	خط کش	۵۵ سال	۴۵ سال ۱ ماہ ۵ یوم

سلطان ابو سعید مرزا	ابن سلطان محمد مرزا	۱۳- رجب سنہ ۸۳۰ھ	سنہ ۱۴۲۶ء	سمرقند	غزنین	۲۵ سال	۳۰ ذیحجہ سنہ ۸۵۵ھ	سنہ ۱۴۵۱ء	در جنگ حسن بیگ شہید شد	۱۲- رجب سنہ ۸۷۳ھ شنبہ	سنہ ۱۴۶۸ء	نواح سمرقند	۴۳ سال	۱۷ سال ۳ ماہ
عمر شیخ مرزا	خلف چہارم سلطان ابو سعید	۳- ذیحجہ سنہ ۸۶۰ھ	سنہ ۱۴۵۵ء	ایضاً	ولایت اندجان فرغانہ	۱۲ سال ۶ ماہ ۳ یوم	۱۲- رجب سنہ ۸۷۳ھ دوشنبہ	سنہ ۱۴۶۸ء	از بام افتاد و مرد	۴ رمضان سنہ ۸۹۹ھ دوشنبہ	سنہ ۱۴۹۳ء	سمرقند	۳۸ سال ۸ ماہ ۲ یوم	۲۶ سال ۱ ماہ ۲۲ یوم
ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	ابن سلطان عمر شیخ مرزا	۶- محرم سنہ ۸۸۸ھ	سنہ ۱۴۸۳ء	ولایت فرغانہ	خط کش	۱۱ سال ۴ ماہ ۱۹ یوم	۲۵ رمضان سنہ ۹۰۰ھ سہ شنبہ	سنہ ۱۴۸۵ء	تپ	۶ جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ء	کابل	۴۹ سال ۴ ماہ	۳۷ سال ۷ ماہ ۱۱ یوم
نصیر الدین محمد ہمایون	ابن بابر شاہ جنت آشیانی	۱۴- ذیقعدہ سنہ ۹۰۳ھ	سنہ ۱۴۹۷ء	ارک شہر کابل	آگرہ	۲۲ سال ۶ ماہ ۴ یوم	۶ جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ء	از بام افتاد	۱۳ ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۵ء	در مقبرہ ہمایون	۴۹ سال ۴ ماہ ۹ یوم	۲۵ سال ۱۰ ماہ ۵ یوم
ابو النصر جلال الدین محمد اکبر شاہ	محمد ابن ہمایون	۵- رجب سنہ ۹۴۹ھ یکشنبہ	سنہ ۱۵۴۲	در سہار امر کوٹ	کلانور	۱۳ سال ۸ ماہ ۱۸ یوم	۳- ربیع الآخر سنہ ۹۶۳ھ جمعہ	سنہ ۱۵۵۵ء	عارضہ جسمانی	۱۴ جمادی الاخری سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵	مقبرہ سکندرہ	۶۴ سال ۱۱ ماہ ۷ یوم	۵۱ سال ۲ شہر ۹ یوم
نور الدین محمد جہانگیر	محمد ابن اکبر شاہ	۷- ربیع الاول سنہ ۹۷۷ھ چہارشنبہ	سنہ ۱۵۶۹	فتح پور سیکری	اکبر آباد	۳۷ سال ۴ ماہ ۲۷ یوم	۴ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۴ھ یکشنبہ	سنہ ۱۶۰۵ء	ضیق النفس	۲۸- صفر سنہ ۱۰۳۷ھ یکشنبہ	سنہ ۱۶۲۷ء	باغ نور جہاں واقع لاہور	۵۹ سال ۱۱ ماہ ۱۱ یوم	۲۲ سال ۸ ماہ ۱۴ یوم
محمد شہاب الدین شاہجہان	ابن جہانگیر بادشاہ	سلخ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ پنجشنبہ	سنہ ۱۵۹۱	لاہور	لاہور	۳۷ سال ۲ ماہ ۲۲ یوم	۱۴- جمادی الآخر سنہ ۱۰۳۷ھ یکشنبہ	سنہ ۱۶۲۷ء	درد گردہ و تپ محرقہ	۲۶- رجب سنہ ۱۰۷۶ھ دوشنبہ	سنہ ۱۶۵۶ء	اکبر آباد روضہ تاج گنج	۷۶ سال ۴ ماہ ۶ یوم	۳۰ سال ۲ ماہ ۴ یوم

نام بادشاہ	ولدیت	تاریخ ولادت ہجری	سنہ عیسوی	مقام ولادت	مقام جلوس	تعداد عمر وقت جلوس	تاریخ جلوس ہجری	سنہ عیسوی	مرض الموت	تاریخ وفات ہجری	سنہ عیسوی	محل دفن	مدت عمر	مدت سلطنت
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	بن شاہجہان	۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۸ یکشنبہ	سنہ ۱۶۱۸	صوبہ گجرات	نواح اکبرآباد	۳۹ سال ۶ ماہ ۵ یوم	غرہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۶۸	سنہ ۱۶۵۷	عارضہ جسمانی	۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ جمعہ	سنہ ۱۷۰۶	مقبرہ زین الدین شاہ در اورنگ آباد	۹۰ سال ۳ یوم	۵۰ سال ۵ ماہ ۲۸ یوم
اعظم شاہ	بن عالمگیر	۱۲ شعبان سنہ ۱۰۶۳	سنہ ۱۶۵۲	دکن	متصل اورنگ آباد	۵۵ سال ۲ ماہ ۲۶ یوم	۴ ذیحجہ سنہ ۱۱۱۸	سنہ ۱۷۰۶	درجنگ بہادر شاہ درجاجبور مرد	۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۹	سنہ ۱۷۰۷	مقبرہ ہمایون بادشاہ	۵۵ سال ۷ ماہ ۶ یوم	۳ ماہ ۱۰ یوم
بہادر شاہ شاہ عالم خلد منزل	بن عالمگیر بادشاہ	سلخ رجب سنہ ۱۰۴۳	سنہ ۱۶۳۳	دکن	کابل	۷۵ سال ۶ ماہ ۲ یوم	۱۰ محرم سنہ ۱۱۱۹	سنہ ۱۷۰۷	عارضہ جسمانی	۱۸ محرم سنہ ۱۱۲۴ ۲۴	سنہ ۱۷۱۲	درگاہ خواجہ قطب الدین	۸۰ سال ۲ ماہ ۱۸ یوم	۵ سال ۸ یوم
معز الدین جہاندار شاہ	بن بہادر شاہ	غرہ شوال سنہ ۱۰۷۲ چہارشنبہ	سنہ ۱۶۶۱	دکن	لاہور	۵۲ سال ۳ ماہ ۱۰ یوم	۱۸ محرم سنہ ۱۱۲۴ جمعہ	سنہ ۱۷۱۲	فرخ سیر در قید کشت	۲۹ محرم سنہ ۱۱۲۵	سنہ ۱۷۱۳	مقبرہ ہمایون بادشاہ	۵۳ سال ۳ ماہ ۲۵ یوم	۱۱ ماہ ۵ یوم
فرخ سیر بادشاہ	پسر عظیم الشان بہادر شاہ شہید	غرہ محرم سنہ ۱۰۹۱ پنجشنبہ	سنہ ۱۶۸۶	دکن	نواح اکبرآباد	۲۶ سال ۱۱ ماہ ۲۳ یوم	۲۳ ذیحجہ سنہ ۱۱۲۴ جمعہ	سنہ ۱۷۱۲	سید حسن علیخاں اسیر کردہ کشت	۹ رجب سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	″	۳۲ سال ۳ ماہ ۹ یوم	۳ سال ۳ ماہ ۶ یوم
ابو البرکات شمس الدین	پسر رفیع الشان بن بہادر شاہ	۱۷ رمضان سنہ ۱۰۸۲	سنہ ۱۶۷۲	دہلی	اکبرآباد	۴۷ سال ۶ ماہ ۲۳ یوم	۹ ربیع الآخر سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	تپ دق	۹ رجب سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	″	۴۸ سال ۱۰ ماہ ۳ یوم	۳ ماہ ۹ یوم

رفیع الدولہ	پسر رفیع الشان بن بہادر شاہ	۲۰ - رمضان سنہ ۱۰۹۳	سنہ ۱۶۸۲	نواح اکبرآباد	اکبرآباد	۲۴ سال ۲ شہر	۶ - رجب سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	غلبہ کوکنار	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	مقبرہ ہمایون شاہ	۲۴ سال ۱ شہر ۲۸ یوم	۳ شہر ۲۸ یوم
روشن احمد محمد شاہ پادشاہ	بن جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ	۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۴	سنہ ۱۷۰۲	غزنین	[illegible]	۱۷ سال ۷ شہر ۲۴ یوم	۱۷ - ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	عارضہ جسمانی	۲۷ - ربیع الآخر سنہ ۱۱۶۱	سنہ ۱۷۴۸	درگاہ حضرت نظام الدین	۴۷ سال ۱ شہر ۲۴ یوم	۲۹ سال ۵ شہر ۱۰ یوم
ابوالقر مجاہد الدین احمد شاہ	بن محمد شاہ بادشاہ	۱۷ - ذیحجہ سنہ ۱۱۳۸	سنہ ۱۷۲۵	شاہجہان آباد	پانی پت	۲۲ سال ۴ شہر ۱۳ یوم	غرہ جمادی الاولی سنہ ۱۱۶۶	سنہ ۱۷۵۲	بسبب کشیدن میل در چشم	۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ روز سہ شنبہ	سنہ ۱۷۵۳	مقبرہ ہمایون بادشاہ	۲۸ سال ۳ ۲۳ یوم	۳۰ سال ۳ شہر ۱۰ یوم
محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی	بن معز الدین جہاندار شاہ	غرہ محرم سنہ ۱۰۹۹	سنہ ۱۶۸۷	صوبہ ملتان	دہلی	۶۸ سال ۷ شہر ۱۰ یوم	۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷	سنہ ۱۷۵۳	از قلعہ فیروز آباد افتاد	۱۸ - ربیع الآخر سنہ ۱۱۷۳	سنہ ۱۷۶۹	ایضاً	۷۴ سال ۳ شہر ۱۷ یوم	۵ سال ۸ شہر ۸ یوم
علی گوہر عالم بادشاہ	بن عالمگیر ثانی	۲ جمادی الاولی سنہ ۱۱۳۱	سنہ ۱۷۱۸	دہلی	[illegible]	۴۲ سال ۳ یوم	۴ جمادی الاولی سنہ ۱۱۷۳	سنہ ۱۷۵۹	عارضہ جسمانی	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱	سنہ ۱۸۰۶	درگاہ خواجہ قطب الدین	۹۰ سال ۴ شہر ۶ یوم	۴۸ سال ۴ شہر ۳ یوم
ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ	•	۲۸ - رجب سنہ ۱۱۷۳	سنہ ۱۷۵۹	ریان کمن پو	[illegible]	۴۸ سال ۱ شہر ۹ یوم	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱	سنہ ۱۸۰۶	اسہال دموی	۲۷ جمادی الاخری سنہ ۱۲۵۳	سنہ ۱۸۳۷	ایضاً	۸۰ سال	۳۱ سال ۱ شہر ۲۰ یوم
ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	•	سنہ ۱۱۸۰	سنہ ۱۷۶۶	شاہجہان آباد	ایضاً	۶۳ سال	سنہ ۱۲۵۳	سنہ ۱۸۳۷	•	سنہ ۱۲۷۹	سنہ ۱۲۶۲	رنگون	۹۹ سال	۲۶ سال

جدول اختلاف جلوس و وفات سلاطین ہند کہ مورخین کو جسمین اختلاف ہی آٹھ تاریخوں سے منتخب کرکے متفق علیہ تاریخ اختیار کی گئی ہی بہ تفصیل نام کتاب و تاریخ مندرجۂ آن

نمبر	نام سلاطین	سنہ جلوس								سنہ وفات								مختار مؤلف			
		روضۃ الصفا	طبقات ناصری	منتخب اللباب	تاریخ فرشتہ	سیر المتاخرین	ہفت گلشن الٰہی	جامع التواریخ	مفتاح التواریخ	روضۃ الصفا	طبقات ناصری	منتخب اللباب	تاریخ فرشتہ	سیر المتاخرین	ہفت گلشن الٰہی	جامع التواریخ	مفتاح التواریخ	سنہ جلوس ہجری	ایضاً عیسوی	سنہ وفات ہجری	ایضاً عیسوی
۱	امیر ناصر الدین سبکتگین	۳۶۷	۳۶۶	۰	۳۶۷	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۷	۳۶۷	۳۸۷	۳۸۷	۰	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۳۶۷	۹۷۷	۳۸۷	۹۹۷
۲	سلطان محمود غزنوی	۳۸۷	۳۸۷	۰	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷	۴۲۱	۴۲۱	۰	۴۲۱	۴۲۱	۴۲۱	۴۲۱	۴۲۱	۳۸۷	۹۹۷	۴۲۱	۱۰۳۰
۳	جلال الدین امیر محمد	۴۲۱	۴۲۱	۰	۰	۰	۴۲۱	۴۳۱	۴۲۱	۰	۴۴۲	۰	۰	۴۲۱	۰	۰	۴۲۱	۴۲۱	۱۰۳۰	۴۲۱	۱۰۳۰
۴	شہاب الدین سلطان محمد مسعود	۴۲۲	۴۲۲	۰	۴۲۲	۴۲۱	۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۴۳۳	۰	۰	۴۳۳	۰	۴۲۲	۱۰۳۰	۴۳۲	۱۰۴۰
۵	سلطان مودود	۰	۴۳۲	۰	۰	۰	۰	۰	۴۴۱	۴۴۱	۴۴۱	۰	۴۴۱	۰	۴۴۱	۴۴۱	۴۴۱	۴۳۲	۱۰۴۱	۴۴۱	۱۰۴۹
۶	علی بن مسعود	۰	۰	۰	۴۴۱	۰	۴۴۱	۰	۴۴۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۴۳	۴۴۱	۱۰۴۹	۴۴۳	۱۰۵۱
۷	عبد الرشید	۰	۴۴۱	۰	۴۴۳	۰	۴۴۳	۰	۴۴۳	۰	۰	۰	۴۴۴	۰	۰	۰	۴۴۴	۴۴۳	۱۰۵۱	۴۴۳	۱۰۵۲

۸	فرخ زاد	۰	۴۴۳	۰	۴۴۴	۰	۰	۴۴۴	۴۴۴	۰	۴۵۱	۰	۴۵۰	۰	۰	۰	۴۵۰	۴۴۲	۱۰۵۲	۴۵۱	۱۰۵۹
۹	سلطان ابراہیم	۰	۴۵۱	۰	۰	۰	۴۵۰	۰	۴۵۰	۴۸۱	۴۹۲	۰	۴۸۱	۰	۴۸۱	۴۹۲	۴۹۲	۴۵۱	۱۰۵۹	۴۸۱	۱۰۸۸
۱۰	سلطان مسعود بن ابراہیم	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸۱	۴۹۲	۴۹۲	۰	۵۰۹	۰	۵۰۸	۵۰۸	۴۹۶	۵۰۸	۵۰۸	۴۸۱	۱۰۸۸	۵۰۸	۱۱۱۴
۱۱	کمال الدوله شیرزاد	۰	۰	۰	۵۰۸	۰	۴۹۶	۵۰۸	۴۹۲	۰	۰	۰	۵۰۹	۰	۴۹۶	۰	۵۰۹	۵۰۸	۱۱۱۴	۵۰۹	۱۱۱۵
۱۲	سلطان الدوله ارسلان شاه	۰	۵۰۹	۰	۵۰۹	۰	۴۹۶	۰	۵۰۸	۰	۵۱۱	۰	۵۱۲	۰	۰	۵۱۲	۵۱۲	۵۰۹	۱۱۱۵	۵۱۲	۱۱۱۸
۱۳	بهرام شاه	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۱۲	۰	۰	۰	۵۴۰	۵۴۶	۵۲۶	۵۴۶	۵۴۶	۵۱۲	۱۱۱۸	۵۴۶	۱۱۵۲
۱۴	خسرو شاه	۰	۵۵۲	۰	۵۴۰	۵۴۶	۵۲۶	۵۴۶	۵۴۶	۵۵۵	۰	۰	۵۵۵	۵۵۵	۵۳۵	۵۵۵	۵۵۵	۵۴۶	۱۱۵۲	۵۵۵	۱۱۶۰
۱۵	خسرو بن خسرو شاه	۵۵۵	۰	۰	۵۵۵	۵۵۵	۶۳۵	۰	۵۵۵	۵۸۳	۵۹۸	۰	۰	۵۶۱	۵۸۲	۰	۵۸۲	۵۵۵	۱۱۶۰	۵۸۲	۱۱۸۶
۱۶	شهاب الدین غوری	۵۶۰ ۵۸۳	۵۶۰ ۵۸۳	۰	۵۶۰ ۵۸۳	۰	۰	۰	۵۸۲	۶۰۲	۶۱۰	۰	۶۰۲	۰	۶۰۰	۶۰۲	۶۰۲	۵۸۳	۱۱۸۶	۶۰۲	۱۲۰۵
۱۷	قطب الدین ایبک	۰	۰	۰	۰	۶۰۳	۶۰۲	۵۸۸	۶۰۲	۶۰۶	۶۰۶	۰	۶۰۶	۶۰۶	۰	۶۰۶	۶۰۶	۶۰۲	۱۲۰۵	۶۰۶	۱۲۱۰
۱۸	آرام شاه	۰	۰	۰	۰	۶۰۶	۰	۰	۶۰۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۰۶	۶۰۶	۱۲۱۰	۶۰۶	۱۲۱۰
۱۹	شمس الدین التمش	۰	۶۰۶	۱	۶۰۶	۶۰۸	۰	۰	۶۰۶	۶۳۳	۶۳۳	۰	۶۳۳	۰	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۶۰۶	۱۲۱۰	۶۳۳	۱۲۳۵

نمبر	نام سلاطین	سنہ جلوس: روضۃ الصفا	سنہ جلوس: طبقات ناصری	سنہ جلوس: منتخب اللباب	سنہ جلوس: تاریخ فرشتہ	سنہ جلوس: سیر المتاخرین	سنہ جلوس: ہفت گلشن الہی	سنہ جلوس: جامع التواریخ	سنہ جلوس: مفتاح التواریخ	سنہ وفات: روضۃ الصفا	سنہ وفات: طبقات ناصری	سنہ وفات: منتخب اللباب	سنہ وفات: تاریخ فرشتہ	سنہ وفات: سیر المتاخرین	سنہ وفات: ہفت گلشن الہی	سنہ وفات: جامع التواریخ	سنہ وفات: مفتاح التواریخ	مختار مؤلف: سنہ جلوس ہجری	مختار مؤلف: ایضاً عیسوی	مختار مؤلف: سنہ وفات ہجری	مختار مؤلف: ایضاً عیسوی
۳۰	رکن الدین فیروز شاہ	•	۶۳۳	•	۶۳۳	۶۳۲	•	۶۳۳	۶۳۳	•	۶۳۴	•	•	•	•	•	۶۳۴	۶۳۳	۱۲۳۵	۶۳۴	۱۲۳۶
۳۱	سلطانہ رضیہ بیگم	•	•	•	۶۳۴	۶۳۷	•	۶۳۴	۶۳۴	•	۶۳۸	•	۶۳۷	•	•	•	۶۳۷	۶۳۴	۱۲۳۶	۶۳۷	۱۲۳۹
۳۲	معز الدین بہرام شاہ	•	۶۳۷	•	۶۳۷	۶۳۷	۶۳۷	•	۶۳۷	•	۶۳۹	•	۶۳۹	•	•	•	۶۳۹	۶۳۷	۱۲۳۹	۶۳۹	۱۲۴۱
۳۳	علاؤ الدین مسعود شاہ	۶۳۹	۶۳۹	•	•	۶۴۲	•	۶۳۹	۶۳۹	•	۶۴۴	•	۶۴۴	•	•	۶۴۴	•	۶۳۹	۱۲۴۱	۶۴۴	۱۲۴۶
۳۴	ناصر الدین	۶۴۴	۶۴۴	•	۶۴۴	۶۴۷	۶۴۴	•	۶۴۴	•	•	•	۶۶۴	•	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۴	۶۴۴	۱۲۴۶	۶۶۴	۱۲۶۵
۳۵	غیاث الدین بلبن	•	•	•	۶۶۴	۶۶۶	۶۶۴	۶۶۴	۶۶۴	•	•	•	۶۸۵	•	۶۸۵	۶۸۵	۶۸۶	۶۶۴	۱۲۶۵	۶۸۵	۱۲۸۶
۳۶	معز الدین کیقباد	•	•	•	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۵	•	۶۸۵	•	•	•	۶۸۶	•	۶۸۶	•	۶۸۶	۶۸۵	۱۲۸۶	۶۸۶	۱۲۸۸
۳۷	جلال الدین خلجی	•	•	•	۶۸۸	۶۹۰	۶۸۶	•	۶۸۹	•	•	•	۶۹۵	•	•	۶۹۵	۶۹۵	۶۸۶	۱۲۸۸	۶۹۵	۱۲۹۵
۳۸	علاؤ الدین اسکندر ثانی	•	•	•	۶۹۶	۶۹۷	•	•	۶۹۵	•	•	•	•	۷۱۶	•	۷۱۶	۷۱۶	۶۹۶	۱۲۹۶	۷۱۶	۱۳۱۶

۲۹	شہاب الدین	۰	۰	۰	۷۱۶	۷۲۰	۰	۷۱۶	۷۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۱۷	۷۱۶	۱۳۱۶	۷۱۷	۱۳۱۷
۳۰	قطب الدین مبارک شاہ	۰	۰	۰	۷۱۷	۷۲۰	۰	۰	۷۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۲۱	۷۲۱	۱۳۱۷	۱۳۱۷	۷۲۱	۱۳۲۱
۳۱	ناصر الدین خسرو خان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۲۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۲۱	۷۲۱	۱۳۲۱	۷۲۱	۱۳۲۱
۳۲	غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک	۰	۰	۰	۷۲۱	۷۲۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۲۵	۷۲۵	۷۲۵	۷۲۵	۷۲۱	۱۳۲۳	۷۲۵	۱۳۲۴
۳۳	محمد تغلق شاہ	۰	۰	۰	۷۲۵	۷۲۹	۷۲۵	۰	۷۲۵	۰	۰	۰	۰	۷۵۲	۷۵۲	۷۵۲	۷۵۲	۷۲۵	۱۳۲۴	۷۵۲	۱۳۵۱
۳۴	فیروز شاہ	۰	۰	۰	۷۵۲	۷۵۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۹۰	۷۹۳	۰	۷۹۰	۰	۷۵۲	۱۳۵۱	۷۹۳	۱۳۹۰
۳۵	غیاث الدین تغلق شاہ	۰	۰	۰	۷۹۸	۷۹۳	۷۹۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۹۱	۷۹۳	۷۹۱	۷۹۱	۰	۷۹۳	۱۳۹۰	۷۹۳	۱۳۹۰
۳۶	ابوبکر شاہ	۰	۰	۰	۷۹۱	۷۹۳	۷۹۱	۰	۰	۰	۰	۰	۷۹۲	۷۹۵	۷۹۱	۰	۰	۷۹۳	۱۳۹۰	۷۹۵	۱۳۹۲
۳۷	ناصر الدین محمد شاہ	۰	۰	۰	۰	۷۹۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۹۶	۰	۰	۷۹۶	۰	۷۹۵	۱۳۹۲	۷۹۶	۱۳۹۳
۳۸	ناصر الدین محمود شاہ	۰	۰	۰	۷۹۶	۸۰۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۱۵	۰	۷۹۶	۱۳۹۳	۸۱۵	۱۴۱۲
۳۹	خضر خان	۰	۰	۰	۰	۸۲۱	۸۱۷	۸۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۸۲۴	۸۲۴	۸۲۱	۸۲۴	۸۱۷	۱۴۱۴	۸۲۴	۱۴۲۱

نمبر	نام سلاطین	سنہ جلوس								سنہ وفات							مختار مولف				
		روضۃ الصفا	طبقات ناصری	منتخب اللباب	تاریخ فرشتہ	سیر المتاخرین	ہفت گلشن ہادی	جامع التواریخ	مفتاح التواریخ	روضۃ الصفا	طبقات ناصری	منتخب اللباب	تاریخ فرشتہ	سیر المتاخرین	ہفت گلشن ہادی	جامع التواریخ	مفتاح التواریخ	سنہ جلوس ہجری	ایضاً عیسوی	سنہ وفات ہجری	ایضاً عیسوی
۴۰	مبارک شاہ	۰	۰	۰	۸۲۴	۸۲۸	۸۲۴	۰	۸۲۴	۰	۰	۰	۰	۸۳۷	۸۳۷	۸۳۷	۸۳۷	۸۲۴	۱۴۲۱	۸۳۷	۱۴۳۳
۴۱	محمد شاہ بن مبارک شاہ	۰	۰	۰	۸۳۷	۸۴۱	۸۳۷	۸۳۷	۸۳۷	۰	۰	۰	۰	۸۴۵	۸۴۷	۸۴۷	۸۴۹	۸۳۷	۱۴۳۳	۸۴۷ ۸۳۷	۱۴۴۳
۴۲	علاؤالدین	۰	۰	۰	۸۴۹	۸۵۲	۸۴۷	۰	۸۳۸	۰	۰	۰	۰	۸۵۵	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۵	۸۴۷	۱۴۴۴	۸۵۵	۱۴۵۱
۴۳	سلطان بہلول لودی	۰	۰	۰	۸۵۵	۸۶۰	۸۵۵	۰	۸۵۵	۰	۰	۰	۸۹۴	۰	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۴	۸۵۵	۱۴۵۱	۸۹۴	۱۴۸۸
۴۴	سکندر لودی	۰	۰	۰	۸۹۴	۸۹۸	۸۹۴	۰	۸۹۴	۰	۰	۰	۹۲۳	۰	۰	۹۲۲	۹۱۵	۸۹۴	۱۴۸۸	۹۲۳	۱۵۱۰
۴۵	سلطان ابراہیم	۰	۰	۰	۹۲۳	۹۲۵	۹۲۳	۹۲۳	۹۱۵	۰	۰	۰	۹۳۲	۰	۰	۹۳۳	۹۳۲	۹۲۳	۱۵۱۰	۹۳۲	۱۵۲۵
۴۶	محمد بابر شاہ	۰	۰	۹۰۱ ۹۳۲	۰	۸۹۹ ۹۳۳	۰	۹۳۲	۹۳۲	۰	۰	۹۳۷	۰	۰	۹۳۷	۹۳۷	۹۳۷	۹۳۲	۱۵۲۵	۹۳۷	۱۵۳۰
۴۷	ہمایون شاہ	۰	۰	۹۳۷	۰	۹۳۷	۹۳۷	۰	۹۳۷	۰	۰	۰	۰	۰	۹۶۳	۹۶۳	۹۶۳	۹۳۷	۱۵۳۰	۹۶۳	۱۵۵۵
۴۸	شیر شاہ	۰	۰	۰		۹۴۷	۰	۹۴۷	۹۴۸	۰	۰	۹۵۲	۹۵۲	۰	۹۵۲	۹۵۲	۹۵۲	۹۴۷	۱۵۴۰	۹۵۲	۱۵۴۵

۴۹	سلیم شاہ	۰	۰	۹۵۲	۹۵۲	۹۵۲	۰	۹۵۲	۹۵۳	۰	۰	۰	۹۶۰	۰	۰	۹۶۰	۹۶۰	۹۵۲	۱۵۴۵	۹۶۰	۱۵۵۲
۵۰	فیروز شاہ	۰	۰	۰	۰	۹۶۰	۰	۰	۹۶۱	۰	۰	۰	۰	۹۶۰	۰	۰	۹۶۰	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۶۰	۱۵۵۲
۵۱	محمد عادل شاہ عرف عدلی	۰	۰	۰	۰	۹۶۰	۰	۰	۹۶۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۹۶۲	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۶۲	۱۵۶۴
۵۲	اکبر شاہ	۰	۰	۹۶۳	۹۶۳	۰	۰	۹۶۳	۹۶۳	۰	۰	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۹۶۳	۱۵۵۵	۱۰۱۴	۱۶۰۵
۵۳	جہانگیر	۰	۰	۱۰۱۴	۰	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۱۰۱۴	۰	۰	۱۰۳۷	۱۰۳۶	۱۰۳۶	۱۰۳۶	۱۰۳۶	۱۰۳۷	۱۰۱۴	۱۶۰۵	۱۰۳۶	۱۰۳۶
۵۴	شاہجہان	۰	۰	۱۰۳۷	۰	۱۰۳۶	۱۰۳۶	۱۰۳۶	۱۰۳۷	۰	۰	۱۰۶۷	۰	۰	۱۰۶۷	۱۰۶۷	۰	۱۰۳۶	۱۶۲۶	۱۰۶۸	۱۶۵۶
۵۵	اورنگ زیب عالمگیر	۰	۰	۱۰۶۹	۱۰۶۸	۰	۰	۱۰۶۹	۱۰۶۸	۰	۰	۱۱۱۸	۰	۰	۱۱۱۸	۱۱۱۸	۱۱۱۸	۱۰۶۸	۱۶۵۶	۱۱۱۸	۱۷۰۶
۵۶	عالم شاہ بہادر شاہ	۰	۰	۱۱۱۹	۰	۰	۱۰۱۸	۱۰۱۹	۱۰۱۹	۰	۰	۱۱۲۳	۰	۰	۰	۱۱۲۴	۱۱۲۴	۱۱۱۹	۱۷۰۶	۱۱۲۴	۱۷۱۲
۵۷	جہاندار شاہ	۰	۰	۱۱۲۴	۰	۰	۰	۱۱۲۴	۱۱۲۴	۰	۰	۱۱۲۴	۰	۰	۰	۱۱۲۴	۱۱۲۴	۱۱۲۴	۱۷۱۲	۱۱۲۴	۱۷۱۲
۵۸	فرخ سیر	۰	۰	۱۱۲۴	۰	۰	۰	۱۱۲۴	۱۱۲۴	۰	۰	۱۱۳۱	۰	۱۱۳۲	۱۱۳۲	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۱۱۲۴	۱۷۱۲	۱۱۳۱	۱۷۱۸
۵۹	ابوالبرکات	۰	۰	۱۱۳۱	۰	۰	۰	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۳۱	۱۷۱۸
۶۰	شاہجہان ثانی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۰	۰	۱۱۳۱	۰	۰	۰	۰	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۱۱۳۱	۱۷۱۸
۶۱	محمد شاہ	۰	۰	۱۱۳۱	۰	۰	۰	۱۱۳۱	۱۱۳۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱۶۰	۱۱۶۰ ۱۱۶۱	۱۱۳۱	۱۷۱۸	۲۱۶۰ ۱۱۶۱	۱۷۴۷

نمبر	نام سلاطین	سنہ جلوس: روضۃ الصفا	طبقات ناصری	منتخب اللباب	تاریخ فرشتہ	سیر المتاخرین	ہفت گلشن الٰہی	جامع التواریخ	مفتاح التواریخ	سنہ وفات: روضۃ الصفا	طبقات ناصری	منتخب اللباب	تاریخ فرشتہ	سیر المتاخرین	ہفت گلشن الٰہی	جامع التواریخ	مفتاح التواریخ	مختار مؤلف: سنہ جلوس ہجری	ایضاً عیسوی	سنہ وفات ہجری	ایضاً عیسوی
۶۲	احمد شاہ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۱۶۰	۱۱۶۰	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۱۶۷	۱۱۶۷	۱۱۶۰	۱۷۴۷	۱۱۶۷	۱۷۵۳
۶۳	عالمگیر ثانی	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۱۶۷	۱۱۶۷	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۱۷۳	۱۱۷۳	۱۱۶۷	۱۷۵۳	۱۱۷۳	۱۷۵۹
۶۴	شاہ عالم محمد علی گہر	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۱۷۳	۱۱۷۳	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۲۲۱	۱۲۲۱	۱۱۷۳	۱۷۵۹	۱۲۲۱	۱۸۰۶
۶۵	محمد اکبر شاہ بن عالم شاہ	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۲۲۱	۱۲۲۱	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۲۵۳	۱۲۲۱	۱۸۰۶	۱۲۵۳	۱۸۳۷
۶۶	بہادر شاہ ابو ظفر	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۱۲۵۳	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	۲۵۳	۸۳۷	۱۲۷۴	۱۸۵۷

فہرست کتاب انتخاب نادر مسمّیٰ بہ مرآۃ الکونین بترتیب حروف تہجی

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
الف ــــ ا	۰	۶	امام زین العابدین رض	۹۴	۴۷	ابوالعباس رح بن عطا	۲۰۹	۹۷
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم	۱۱	۶	امام باقر رض	۱۱۴	۱۵	امام محمد تقی رض	۲۲۰	۱۰۴
اُم کلثوم بنت رسولؐ	۹	۱۷	ابراہیم رح بن ولید ثانی	۱۲۷	۵۹	احمد خواری رح	۲۳۰	۱۱۱
ابراہیم خلف رسولؐ	۱۰	۱۷	ابوالعباس رح نساج	۱۳۶	۶۲	احمد خضرویہ رح	۲۴۰	۱۱۳
ابوالعاص رض	۱۲	۱۸	امام جعفر صادق رض	۱۴۶	۵۹	ام علی رح	۰	۱۱۶
ابوبکر صدیق رض	۱۳	۱۹	امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رح	۱۵۰	۶۳	امام احمد حنبل رح	۲۴۱	۱۱۶
ابوعبیدہ جراح رض	۱۸	۲۱	ابوجعفر منصور رح	۱۵۸	۶۳	ابوتراب نخشبی رح	۲۴۵	۱۲۰
ابوذر غفاری رض	۲۵	۲۶	ابراہیم ادہم بلخی	۱۶۲	۶۸	ابوبکر وراق رح	۲۴۶	۱۲۲
اویس قرنی	۳۷	۳۳	امام مالک رح	۱۷۹	۷۳	امام علی نقی رض	۲۵۳	۱۲۷
اُم حبیبہ من ازواج رسولؐ	۴۲	۳۹	امام ابویوسف رح	۱۸۲	۸۰	امام حسن عسکری رض	۲۶۰	۱۳۴
امام حسن رض	۵۰	۳۹	امام موسیٰ کاظم رض	۱۸۳	۸۱	ابوحفص رح حداد	۲۶۴	۱۴۰
ابوہریرہ رض	۵۹	۴۳	امام محمد رح	۱۸۹	۸۸	امام محمد بن امام حسن عسکری رض	۲۶۵	۱۴۳
امام حسین شہید کربلا	۶۰	۴۳	امین بن ہارون رشید	۱۹۸	۹۴	ابوسعید خراز رح	۲۸۵	۱۵۳
اُم سلمہ من ازواج رسولؐ	۶۴	۴۶	امام علی موسیٰ رضا	۲۰۳	۹۳	ابوحمزہ بغدادی رح	۲۸۹	۱۵۶
ابوالقاسم محمد حنیفہ	۸۱	۴۷	امام شافعی رح	۲۰۴	۹۵	ابوحمزہ رح خراسانی	۲۹۰	۱۵۷

اسمائے مبارک	نمبر شمار	صفحہ	اسمائے مبارک	نمبر شمار	صفحہ	اسمائے مبارک	نمبر شمار	صفحہ
ابراہیم رح خواص	۲۹۱	۱۵۷	ابوبکر شبلی رح	۳۳۴	۲۰۸	ابوعلی رح دقاق	۴۰۵	۲۳۶
ابوالحسن رح نوری	۲۹۴	۱۵۸	ابوالخیر اقطع رح	۳۴۰	۲۱۶	امیر محمد سلطان	۴۲۱	۲۴۲
ابوالعباس رح قصاب	۲۹۹	۱۶۹	ابوبکر صیدلانی	۳۴۰	۲۱۷	ابوالحسن خرقانی	۴۲۵	۲۴۲
ابوعبداللہ رح جلا	۳۰۶	۱۸۷	ابوالعباس رح سیاری	۳۴۲	۲۱۸	ابواسحاق رح شہریار گازرونی	۴۲۶	۲۴۶
ابراہیم شیبان	۳۰۷	۱۸۹	ابوالحسن رح بوشنجی	۳۴۸	۲۱۹	ابوفضل حسن سرخسی	۴۵۴	۲۵۲
ابومحمد جریری رح	۳۱۱	۱۹۱	ابواحمد ابدال چشتی	۳۵۵	۲۲۱	ابوالحسن قاضی بیضاوی	۴۶۷	۲۵۳
ام محمد رح	۳۱۲	۱۹۲	احمد سیاہ دینوری	۳۶۷	۲۲۱	ابراہیم رح سلطان	۴۸۱	۲۵۵
ابوعلی رح رودباری	۳۲۸	۱۹۶	امام ابوبکر رح رازی	۳۷۰	۲۲۲	ابوالحسن رح ہنکاری	۴۸۸	۲۶۵
ابوبکر رح کتانی	۳۲۲	۱۹۴	ابوالعباس رح نہاوندی	۳۷۰	۲۲۳	امام محمد رح غزالی	۵۰۵	۲۶۶
ابوجعفر خلدی	۳۲۸	۱۹۸	ابوالحسن رح علی حصری	۳۷۱	۲۲۴	ارسلان شاد	۵۱۲	۲۶۸
ابومحمد مرتعش	۳۲۸	۱۹۹	ابوالقاسم نصیرآبادی	۳۷۲	۲۲۵	ابوسعید مخزومی	۵۱۳	۲۶۶
ابوعلی محمد رح	۳۲۸	۲۰۰	ابوعثمان سعید رح	۳۷۳	۲۲۹	امام احمد رح غزالی	۵۱۷	۲۶۷
ابوبکر واسطی رح	۳۲۸	۲۰۱	ابونصر سراج	۳۷۷	۲۳۴	ابوالوفا رح	۵۳۰	۲۷۰
ابویعقوب نہرجوری	۳۳۰	۲۰۳	اشاعت اسلام در ہند	۰	۲۳۲	احمد جام	۳۳۶	۲۷۱
ابوالحسن رح صائغ	۳۳۱	۲۰۶	امیر ناصرالدین سبکتگین	۳۸۷	۲۳۳	احمد کبیر رح رفاعی	۵۶۲	۲۷۷

اسماے مبارک	سن ہجری	صفحہ	اسماے مبارک	سن ہجری	صفحہ	اسماے مبارک	سن ہجری	صفحہ
ابوحازم مکیؒ	۰	۲۸۸	اسکندرشاہ سلطان بنگالہ	۷۶۲	۴۸۹	احمدشاہ نظام شاہی	۹۲۴	۴۶۵
احمد حربؒ	۰	۲۹۰	امیر کلال	۷۷۲	۳۴۸	احمد شاہ بہمنی	۹۲۹	۴۶۳
احمد بن عاصمؒ	۰	۲۹۴	احمد چرم پوش	۷۷۶	۳۴۹	اسکندرشاہ گجرات	۹۳۲	۴۸۸
ابراہیم داؤدؒ	۰	۲۹۷	امام مظفر بلخی	۷۸۸	۳۵۵	ابراہیم سلطان	۹۳۲	۳۹۴
ابوعبداللہ محمد فضلؒ	۰	۲۹۷	ابوبکر شاہ	۷۹۵	۳۵۹	احمد شیبانی	۹۳۷	۳۹۴
احمد مسروقؒ	۰	۳۰۲	اخیؒ راجگیری	۸۰۱	۳۶۰	اسمعیل شاہ عادل شاہی	۹۴۱	۴۶۴
احمد مغربیؒ	۰	۳۰۳	اشرف جہانگیر	۸۰۸	۳۶۳	ابراہیم سلطان	۹۴۲	۴۶۴
ابوعلی برجانیؒ	۰	۳۰۴	احمد گیسو دراز	۸۲۵	۳۶۶	ابراہیم عادل شاہی	۹۶۵	۴۶۵
ابوعمر نخیلؒ	۰	۳۰۴	احمد شاہ سلطان بنگالہ	۸۳۰	۴۹۰	احمد ثانی گجرات	۹۶۹	۴۸۱
ابوعبداللہؒ	۰	۳۰۶	احمد شاہ بہمنی	۸۳۸	۴۶۱	ابراہیم سلطان قطب شاہی	۹۸۸	۴۶۹
اوحدالدین کرمانیؒ	۶۲۶	۳۰۷	ابراہیم سلطان جونپور	۸۴۰	۴۹۲	اسمعیل سلطان نظام شاہی	۹۹۹	۴۶۶
امیر خسرو دہلویؒ	۷۲۵	۳۴۱	احمد شاہ گجرات	۹۶۹	۴۸۱	ابراہیم نظام شاہی	۱۰۰۳	۴۶۸
احمد بدویؒ	۷۴۵	۳۴۳	احمد کھتو	۸۴۹	۳۴۵	اکبر شاہ	۱۰۱۴	۴۰۷
امام یافعی قطب مکہ	۷۵۵	۳۴۴	احمد بلخی لنگر دریا	۰	۳۸۴	ابراہیم ثانی عادل شاہی	۱۰۲۱	۴۶۵
ارخان سلطان روم	۷۶۱	۵۱۳	اندمل حبشی بنگالہ	۸۹۹	۴۹۰	ابوالمعالی	۱۰۲۴	۴۰۹

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
احمد اول سلطان روم	۱۰۲۶	۵۲۵	امجد علی شاہ لکھنو	۱۲۶۳	۵۰۸	بایزید بسطامی رح	۲۶۵	۱۳۵
احمد سرہندی رح	۱۰۳۴	۴۱۱	ابوالحسن پھلواری رح	۱۲۶۵	۴۴۳	بابا شجاع کرمانی	۲۷۰	۱۴۵
ارزان شاہ پٹنہ	۱۰۴۰	۴۱۳	امیر الدین بہار	۱۲۶۷	۴۴۴	بہرام شاہ	۵۴۷	۲۶۸
ابراہیم سلطان روم	۱۰۵۸	۵۲۸	ابوظفر شاہ بہادر شاہ	۱۲۷۴	۴۴۶	بہاؤالدین زکریا	۶۶۶	۳۲۳
ابوالعلا اکبرآبادی رح	۱۰۶۱	۴۱۷	امام علی شاہ	۱۲۸۲	۴۴۷	بدرالدین سمرقندی	۷۱۴	۳۳۴
احمد خان ثانی سلطان روم	۱۱۰۶	۵۳۰	امیر الحسن پٹنہ	۱۲۸۸	۴۴۸	بہاؤالدین نقشبند	۷۹۱	۳۵۷
ابوالحسن تاناشاہ	۱۱۱۲	۴۷۳	آل احمد محدث پھلواری	۱۲۹۵	۴۵۱	بایزید بلدرم روم	۸۰۵	۵۱۴
اورنگ زیب عالمگیر	۱۱۱۸	۴۲۲	امیر الحق پٹنہ رح	۱۳۰۲	۴۵۲	بدیع الدین مدار	۸۳۸	۳۷۰
ابوالبرکات	۱۱۳۱	۴۲۷	اولاد علی منیری	۱۳۰۷	۴۵۲	بدرالدین بدر عالم	۸۴۴	۳۷۱
احمد خان روم	۱۱۳۳	۵۳۲	امین احمد بہار	۰	۴۵۴	بی بی ابدال	۰	۳۷۳
احمد شاہ دہلی	۱۱۶۷	۴۳۰	آصف جاہ	۰	۴۷۳	باربک شاہ بنگالہ	۸۷۰	۴۹۰
ابوالحسن چشتی	۱۱۶۷	۴۲۹	اکبر علی	۰	۴۷۴	بہلول لودی	۸۹۴	۳۹۰
احمد شاہ درانی	۱۱۸۴	۵۵۳	باے موحدہ - ب	۰	۰	بدر چشتی	۹۰۹	۴۹۱
اسد اللہ علی عرف شاہ بھیلو منیری	۱۲۰۱	۴۳۷	باقر امام	۱۱۵	۵۱	بایزید ثانی روم	۹۱۸	۵۲۰
آصف الدولہ لکھنو	۱۲۱۲	۵۰۳	بشر حافی رح	۲۲۷	۱۰۹	بابر شاہ	۹۳۷	۳۹۹

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
بہادر خان گجرات	۹۴۳	۴۰۹	جنید بغدادی	۲۹۴	۱۷۱	حسن امام	۵۰	۳۹
برہان نظام شاہی	۹۶۱	۴۶۷	جلال الدین تبریزی	۶۴۲	۳۱۴	حوریہ	۵۶	۴۲
بکھاری	۹۸۵	۴۰۵	جلال الدین رومی	۶۶۶	۳۲۴	حسین امام شہید کربلا	۶۰	۴۳
بہادر خان خاندیسی	۱۰۰۸	۴۸۸	جلال الدین بخاری	۶۹۰	۳۳۰	حسن بصری	۱۱۲	۱۴۹
پیر محمد سلاون	۱۰۷۴	۴۲۰	جلال الدین خلجی	۶۹۵	۳۳۳	حبیب عجمی	۱۲۰	۵۳
پیر محمد لکھنوی	۰	۴۲۱	جلال الدین پانی پتی	۷۶۵	۳۴۷	حاتم اصم	۲۳۷	۱۱۲
تاے تحتانی ۔ ت	۰	۰	جلال الدین مخدوم جہانیان	۷۹۱	۳۵۰	حارث محاسبی	۲۴۳	۱۱۸
تحفہ بی بی	۲۲۵	۱۰۶	جلال الدین سلطان بنگالہ	۸۱۲	۴۸۹	حسن عسکری امام	۲۶۰	۱۳۴
تلمیذ سری سقطی	۰	۱۲۷	جمشید شاہ قطب شاہی جلال الدین تھانیسری	۹۵۰ ۹۸۹	۴۶۹ ۴۰۶	حمدون قصار	۲۷۱	۱۴۶
تغلق شاہ	۷۲۵	۳۴۲	جہانگیر شاہ	۱۰۳۶	۴۱۲	حسین منصور حلاج	۳۰۷	۱۸۹
تیمور شاہ ایران	۱۲۰۷	۵۵۳	جمال بی بی	۱۰۴۹	۴۱۳	حکیم سنائی	۵۲۵	۲۶۹
تہنیت علیخان	۰	۴۷۴	جہاندار شاہ	۱۱۲۴	۴۲۵	حسن خنگ سوار	۶۱۰	۲۸۳
جیم معجمہ ۔ ج	۰	۰	حاے مہملہ ۔ ح	۰	۰	حمید الدین ناگوری	۶۷۰	۳۲۵
جابر رض	۷۴	۴۷	حمزہ رض	۳	۱۵	حسن افغان	۶۸۹	۳۲۷
جعفر صادق رض	۱۴۸	۵۹	حفصہ رض	۴۱	۳۸	حاجی الیاس	۷۵۹	۴۸۹

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
حسن بہمنی	۷۵۹	۴۶۷	خسرو شاہ	۵۵۵	۲۷۶	ریحانہؓ	۲۷	۲۷
حسینؒ نوشہ توحید فردوسی	۹۶۹	۳۸۱	خسرو بن خسرو شاہ	۵۸۲	۲۷۶	رابعہ بصریؒ	۱۸۵	۸۲
حسن بلخی	۰	۳۸۲	خضر خان	۸۲۴	۳۶۸	راضی باللہ	۳۲۹	۲۲۰
حیدر شاہ کشمیر	۸۷۹	۴۹۳	خواجہؒ خاوند	۱۰۵۲	۴۱۶	راشد باللہ	۵۲۷	۲۷۰
حسین شاہ کشمیر	۸۹۳	۴۹۰	دال مہملہ — د	۰	۰	رکن الدین فیروز شاہ	۶۳۴	۳۱۳
حسینؒ شاہ ناگوری	۹۰۱	۳۹۱	داؤدؒ وطاہی	۱۶۰	۶۵	رضیہ بیگم	۶۳۷	۳۱۴
حسین شاہ نظام شاہی	۹۰۴	۴۶۷	داؤد شاہ بہمنی	۷۷۹	۴۵۸	رکن الدینؒ فردوسی	۷۲۴	۳۳۴
حسینؒ شاہ ولی	۱۰۳۰	۴۱۱	دلاور خان مالوہ	۸۰۸	۴۸۲	رکن الدین علاء الدولہ سمنانی	۷۳۶	۴۴۳
حسنؒ رسول نما	۱۱۰۳	۴۲۲	داؤد خان خاندیسی	۹۱۴	۴۸۶	راجہ علی خان خاندیسی	۱۰۰۵	۴۸۸
حسن علی پٹنہ	۱۲۶۳	۴۴۲	داؤد کرانی	۹۸۲	۴۰۵	رضا شاہؒ	۱۱۸۴	۴۳۲
حاجی شاہ وارث علی	۰	۴۵۵	دوست محمد خان کابل	۱۲۷۹	۴۵۴	رکن الدین عشق عرف شاہ گھسیٹا	۱۲۰۳	۴۳۸
خاے معجمہ خ	۰	۰	ذال معجمہ ذ	۰	۰	زاے معجمہ ز	۰	۰
خالدؓ بن ولید	۲۱	۲۲	ذوالنونؒ مصری	۲۲۴	۱۰۵	زینبؓ بنت خزیمہ	۴	۱۶
خیرؒ النساء	۲۲۱ ۳۲۱	۱۹۲	راے مہملہ ر	۰	۰	زینب بنت رسولؐ	۹	۱۶
خدیجہؒ	۴۷۵	۲۵۴	رقیہؓ	۲	۱۵	زینب بنت جحش	۲۰	۲۲

اسمائے مبارک	سن وفات	صفحہ	اسمائے مبارک	سن وفات	صفحہ	اسمائے مبارک	سن وفات	صفحہ
زاہدہ رض	۲۵	۲۷	سمنون محب رح	۲۹۸	۱۶۳	سید محمد قادری اچھری رح	۹۴۰	۳۹۵
زبیر رض	۳۶	۳۳	سبکتگین	۳۸۷	۲۳۳	سلیم شاہ	۹۶۰	۴۰۲
زین العابدین سجاد رح	۹۵	۴۷	سید حسن خنگ سوار	۶۱۰	۲۸۳	سلیمان خان روم	۹۷۴	۵۲۲
زلیخا رح	۶۴۸	۳۱۷	سلمان روم	۶۲۶	۵۱۱	سلیم چشتی	۹۷۹	۴۰۳
سین مہملہ س	-	۰	سیف الدین باخرزی رح	۶۵۸	۳۱۹	سلیمان خان ثانی روم	۹۸۲	۵۲۴
سودہ رض	۲۲	۲۳	سعدی شیرازی رح	۶۹۱	۳۴۲	سلیم چشتی رح	۱۰۳۰	۴۱۰
سلمان فارسی رض	۳۳	۴۸	سید احمد چرم پوش رح	۷۷۶	۲۴۹	سید آدم رح	۱۰۵۳	۴۱۷
سعید بن زید رض	۵۱	۴۱	سید اشرف جہانگیر	۷۸۰	۳۶۳	سید ابو العلا رح	۱۰۶۱	۴۱۷
سعد بن وقاص رض	۵۴	۴۱	سلطان السلاطین بنگالہ	۷۸۰	۴۸۹	سرمد دہلوی رح	۱۰۷۲	۴۱۹
سلمان بن عبد الملک	۹۹	۵۲	سکندر شاہ کشمیر	۸۱۹	۴۹۵	سید محمود رح	۱۱۰۰	۴۲۱
سفیان ثوری رح	۱۶۱	۶۶	سید احمد گیسو دراز رح	۸۲۸	۳۶۶	سلیمان ثالث روم	۱۱۰۳	۵۳۰
سلیمان دارانی رح	۲۱۸	۱۰۰	سعد الدین کاشغری رح	۸۶۲	۳۸۰	سید حسن رسول نما رح	۱۱۰۳	۴۲۲
سری سقطی رح	۲۵۲	۱۲۴	سلطان حسین جونپور	۸۷۸	۴۹۳	سعدی لاہوری رح	۱۱۰۸	۴۲۳
تلمیذ بصری سقطی	۰	۱۲۷	سکندر لودی	۹۲۳	۳۹۳	سعادت علیخان لکھنؤ	۱۱۵۱	۵۰۲
سہیل تشتری رح	۲۸۳	۱۴۷	سلیم سلطان روم	۹۲۶	۵۲۱	سلیم خان روم	۱۲۲۲	۵۳۵

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
سعادت علیخان ثانی لکھنؤ	۱۲۲۹	۵۰۴	شہاب الدین جگجوت	۰	۳۲۷	شاہ دولت منیری رح	۱۰۱۷	۴۰۸
سخاوت حسین	۰	۴۵۶	شہاب الدین خلجی	۴۱۷	۲۳۶	شمس الدین لاہوری	۱۰۲۱	۴۰۹
سلاطین سندھ و ٹھٹھہ	۰	۴۹۳	شرف الدین بوعلی قلندر	۷۲۴	۳۳۷	شیخ نتھا لاہوری	۱۰۲۷	۴۱۰
سلاطین ملتان	۰	۴۹۴	شاہ میر سلطان کشمیر	۷۴۷	۴۹۵	شاہ علی پانی پتی رح	۱۰۳۴	۴۱۲
سلاطین عماد شاہیہ	۰	۵۰۰	شہاب الدین کشمیر	۷۸۰	۳۳۶	شاہ ارزان پٹنہ رح	۱۰۴۰	۴۱۳
سلاطین برید شاہیہ	۰	۵۰۱	شرف الدین احمد یحییٰ منیری رح	۷۸۲	۳۵۰	شہباز بھاگلپوری رح	۱۰۵۰	۴۱۴
شین معجمہ ۔ ش	۰	۰	شمس الدین بنگالہ	۷۸۷	۴۸۹	شاہ عبدالحق دہلوی رح	۱۰۵۱	۴۱۵
شعوانہ	۱۶۵	۸۵	شمس الدین حافظ شیراز	۷۹۱	۳۵۸	شاہجہان بادشاہ	۱۰۶۸	۴۱۸
شقیق بلخی رح	۱۹۴	۸۸	شعیب جلال منیری رح	۸۰۲	۳۶۱	شاہ راجو رح	۱۰۹۶	۴۲۱
شافعی امام	۲۰۴	۹۵	شمس الدین بہمنی	۸۱۶	۴۵۹	شاہ محمود	۱۱۰۰	۴۲۱
شبلی رح	۳۲۹	۲۰۸	شاہ مینا لکھنؤ	۸۷۰	۳۸۹	شاہ ہدایت اللہ منیری	۱۱۲۸	۴۲۵
شہاب الدین غوری	۶۰۲	۲۷۹	شمس الدین محمد شاہ	۸۸۷	۳۷۴	شاہجہان ثانی	۱۱۳۱	۴۲۷
شمس الدین التمش	۶۲۳	۲۸۳	شمس الدین روحی رح	۹۰۴	۳۹۲	شاہ منعم پٹنہ	۱۱۷۵	۴۳۱
شہاب الدین سہروردی رح	۶۳۲	۳۰۷	شمس الدین کشمیر	۹۴۵	۴۹۸	شجاع الدولہ لکھنؤ	۱۱۸۸	۵۰۳
شمس الدین تبریزی	۶۴۴	۳۱۶	شیر شاہ	۹۵۲	۴۰۱	شاہ بنیاد منیری رح	۱۱۹۷	۴۳۴

اسمائے مبارک	نمبر	صفحہ	اسمائے مبارک	نمبر	صفحہ	اسمائے مبارک	نمبر	صفحہ
شاہ عالم محمد علی گہر	۱۲۲۱	۴۳۵	عین مہملہ - ع	۰	۰	علی موسیٰ رضا امامؒ	۲۰۳	۸۱
شاہ نعمت اللہ پھلواریؒ	۱۲۴۷	۴۳۹	عبداللہ بلالؓ	۱۷	۲۰	علی تقی امامؒ	۲۵۲	۱۲۸
شاہ نیاز احمد بریلویؒ	۱۲۵۰	۴۴۰	عمر فاروقؓ	۲۴	۲۳	علی سہیل اصفہانیؒ	۲۸۴	۱۵۲
شاہ نصیر الحقؒ	۱۲۶۰	۴۴۱	عباسؓ	۳۲	۲۷	عمرو بن عثمان مکیؒ	۲۹۶	۱۶۲
صاد مہملہ - ص	۰	۰	عبدالرحمن بن عوفؓ	۳۲	۲۸	عثمان الحیریؒ	۲۹۸	۱۶۵
صفیہؓ	۳۶	۳۲	عبداللہ مسعودؓ	۳۴	۳۰	عبداللہ منازلؒ	۳۳۱	۲۰۴
ضاد معجمہ - ض	۰	۰	عثمان غنی	۳۵	۳۱	عبداللہ خفیفؒ	۳۴۱	۲۰۶
ضیاء الدین ابو نجیب سہروردیؒ	۵۶۳	۲۷۶	عمار یاسرؓ	۳۷	۳۷	عبداللہ معروف بعمویہؒ	۳۷۳	۲۳۴
ضیاء الدین صوفی	۸۲۸	۳۶۸	علی کرم اللہ وجہہ	۴۰	۳۷	عبداللہ برقیؒ	۳۷۶	۲۳۴
طاء مہملہ - ط	۰	۰	عائشہ بنت ابوبکرؓ	۵۸	۴۲	علی بن مسعود سلطان	۴۴۳	۲۵۴
طاہرؒ	۳۶	۳۲	عبدالملک بن مروان	۸۶	۴۸	عبدالرشید سلطان	۴۴۴	۲۵۴
طائع باللہ	۳۸۱	۲۳۱	عمر بن عبدالعزیز	۱۰۱	۵۲	عبداللہ انصاریؒ	۴۸۱	۲۵۵
طہماسپ شاہ ایران	۹۸۴	۵۵۳	عائشہ بنت جعفر صادق	۱۴۵	۵۹	عین القضات ہمدانی	۵۳۲	۲۷۲
ظاء معجمہ - ظ	۰	۰	عتبہ بن غلام	۱۶۷	۷۲	عبدالقادر جیلانیؒ	۵۶۱	۲۷۲
ظاہر باللہ	۶۲۲	۳۱۳	عبداللہ بن مبارک	۱۸۱	۷۶	عبدالخالق غجدوانی	۵۷۵	۲۷۷

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
عمار یاسرؓ	۵۸۲	۲۷۸	علاؤالدین سلطان بہمنی	۸۶۲	۴۶۲	عبدالسلام کشمیری	۱۱۷۱	۴۳۰
عثمان ہارونیؒ	۶۱۷	۲۸۴	عبیداللہ احرارؒ	۸۹۶	۳۸۹	عالمگیر ثانی	۱۱۷۳	۴۳۲
عبداللہ خفیقؒ	۰	۲۹۶	عبدالرحمٰن جامی	۸۹۹	۳۹۰	عبدالقادر چشتی	۱۱۹۹	۴۳۵
عبداللہ محمد فضل	۰	۲۹۷	عادل شاہ خاندیس	۸۲۶	۴۸۸	عبدالحمید خان روم	۱۲۰۳	۵۳۳
علاؤالدین مسعود شاہ	۶۴۴	۳۱۶	علاؤالدین سلطان بنگالہ	۹۲۰	۴۹۱	عالم شاہ محمد علی گوہر	۱۲۲۱	۴۳۵
علاؤالدین کلیرؒ	۶۹۰	۳۲۸	علاؤالدین ثانی بہمنی	۹۲۹	۲۶۳	عبدالعزیز دہلویؒ	۱۲۳۹	۴۳۹
علاؤالدین سکندر ثانی	۷۱۶	۳۳۵	علی شاہ سلطان کشمیر	۸۲۶	۴۹۶	عبداللہ عرف شاہ غلام علی دہلی	۱۲۴۰	۴۳۹
عثمان طغرل روم	۷۲۶	۵۱۲	علی شاہ عادل شاہی	۹۸۸	۴۶۵	عبدالمجید خان روم	۱۲۷۷	۵۴۵
علی سلطان کشمیر	۷۵۸	۴۹۶	عثمان سلطان روم	۱۰۳۲	۵۲۶	علیم الدین	۱۲۸۷	۴۴۸
علاؤالدین بہمنی	۷۵۹	۴۵۷	علی پانی پتیؒ	۱۰۳۴	۴۱۲	عبدالعزیز خان روم	۱۲۹۳	۵۴۶
علاؤالحق پنڈوہ	۸۰۰	۳۶۰	عبدالحق دہلویؒ	۱۰۵۱	۴۱۵	علی حبیب پھلواری	۱۲۹۵	۴۵۰
علی بن سکندر کشمیر	۸۲۴	۴۹۶	عبداللہ قطب شاہ	۱۰۸۳	۴۷۱	عبدالحمید خان روم	۰	۵۴۸
عبداللہ شطارؒ	۸۳۲	۳۶۸	عبدالغفور پشاوریؒ	۱۱۱۶	۴۲۴	غین معجمہ - غ	۰	۰
عبدالحق ردولیؒ	۸۳۶	۳۶۹	عالم شاہ بہادر شاہ	۱۱۲۴	۴۲۴	غفیرہؓ	۱۸۰	۷۵
علاؤالدین سلطان دہلی	۸۵۵	۳۷۹	عثمان ثالث روم	۱۱۷۱	۵۴۳	غیاث الدین بلبن	۲۸۵	۳۲۳

اسمائے مبارک	سنہ	صفحہ	اسمائے مبارک	سنہ	صفحہ	اسمائے مبارک	سنہ	صفحہ
غازی الملک غیاث الدین تغلق شاہ	۷۲۵	۳۳۸	فرخ زاد	۴۵۱	۲۵۵	فرخند علیخان	۱۲۷۳	۴۷۴
غیاث الدین بنگالہ	۷۷۵	۴۵۹	فخر الدین رازی رح	۶۰۶	۲۸۱	فضل رحمان	۰	۴۵۴
غیاث الدین تغلق شاہ	۷۹۳	۳۳۸	فرید الدین عطار رح	۶۲۶	۳۰۶	قاف - ق	۰	۰
غیاث الدین بہمنی	۷۹۹	۴۵۹	فاطمہ شامیہ رح	۶۴۳	۳۱۵	قاہر باللہ	۳۲۱	۲۳۰
غیاث الدین مالوہ	۹۰۵	۴۸۳	فرید الدین گنج شکر	۶۶۴	۳۲۱	قادر باللہ	۴۲۲	۲۳۶
غازی خان خنگ کشمیر	۹۷۱	۴۹۹	فخر الدین عراقی رح	۶۸۷	۳۲۶	قائم باللہ	۴۶۷	۲۵۳
غلام علی دہلوی	۱۲۴۰	۴۳۹	فیروز شاہ	۷۹۳	۳۵۸	قطب الدین ایبک	۶۰۷	۳۳۶
غازی الدین حیدر لکھنو	۱۲۴۱	۵۰۶	فیروز شاہ بہمنی	۸۲۵	۴۶۰	قطب الدین بختیار کاکی رح	۶۳۴	۶۱۰
فا - ف	۰	۰	فتح شاہ بنگالہ	۸۹۶	۴۹۰	قسیم	۶۴۳	۳۱۶
فاطمہ زہرا	۱۱	۱۷	فیروز شاہ دہلی	۹۶۰	۴۰۳	قطب جمال ہانسوی رح	۶۵۹	۳۲۰
فضیل بن عیاض	۱۸۷	۸۴	فتح اللہ عماد شاہ	۹۹۶	۵۰۰	قطب الدین مبارکشاہ	۷۲۱	۳۳۶
فتح موصلی	۲۱۹	۱۰۳	فاطمہ رح	۱۰۲۶	۴۰۷	قطب عالم رح	۸۵۷	۳۷۸
فاطمہ نیشاپوری رح	۲۲۳	۱۰۴	فرید الدین محمد ماہرو منیری رح	۱۰۳۱	۴۱۱	قطب الدین گجرات	۸۷۳	۴۷۶
فرخ زنجانی رح	۲۹۸	۱۲۳	فرخ سیر	۱۱۳۱	۴۲۶	قمر الدین حسین پٹنہ رح	۱۲۵۲	۴۴۰
فقیہ ابو اللیث رح	۲۸۴	۲۳۵	فخر الدین دہلوی رح	۱۱۹۹	۴۳۵	قطب الدین احمد منیری رح	۱۲۸۱	۴۴۶

اسمائے مبارک	نمبر	صفحہ	اسمائے مبارک	نمبر	صفحہ	اسمائے مبارک	نمبر	صفحہ
کاف ـ ک	۰	۰	مروان الحمار	۱۳۲	۵۹	مہدی باللہ	۲۵۷	۱۳۴
کمال الدولہ شہزاد	۵۰۹	۲۶۸	مہدی بن منصور رہ	۱۶۹	۶۳	محمد بن امام حسن عسکری رض	۲۶۵	۱۴۴
کمال خجند رح	۸۰۳	۳۶۳	محمد مالک امام رح	۱۷۹	۷۳	معتمد علی اللہ	۲۶۹	۱۳۴
لام ـ ل	۰	۰	موسیٰ کاظم امام رض	۱۸۳	۸۱	معتقد باللہ	۲۸۹	۱۸۲
لال شہباز قلندر	۷۲۴	۳۳۸	محمد سماک رح	۱۸۳	۸۱	مکتفی باللہ	۲۹۵	۱۸۲
للہ کشمیری رح	۷۵۶	۳۴۵	محمد امام رح	۱۸۹	۸۸	ممشاد علو دینوری	۲۹۹	۱۷۰
لطف علی منیری	۱۲۵۶	۴۴۱	معروف کرخی رح	۲۰۰	۹۱	محمد بن دیلم رح	۳۰۳	۱۸۳
میم ـ م	۰	۰	موسیٰ رضا امام رض	۲۰۳	۹۳	منصور حلاج رض	۳۰۷	۱۸۹
ماریہ قبطیہ رض	۱۶	۲۰	مامون رشید	۲۱۸	۹۴	مقتدر باللہ	۳۲۰	۱۸۲
معاذ بن جبل رض	۱۸	۲۱	محمد تقی امام رض	۲۲۰	۹۵	متقی باللہ	۳۳۳	۲۲۰
معاویہ بن ابی سفیان	۶۰	۴۰	معتصم باللہ	۲۲۷	۱۱۱	مستکفی باللہ	۳۳۴	۲۲۱
میمونہ رض	۶۱	۴۶	متوکل علی اللہ	۲۴۷	۱۲۹	مطیع باللہ	۳۶۳	۲۲۲
معاویہ بن یزید	۶۴	۴۸	منتصر باللہ	۲۴۸	۱۲۹	میمونہ	۳۹۵	۲۳۵
مروان بن الحکم	۶۵	۴۸	مستعین باللہ	۲۵۲	۱۳۰	محمد چشتی رح	۴۱۵	۲۴۰
مالک دینار	۱۲۸	۵۶	معتز باللہ	۲۵۶	۱۳۰	محمود غزنوی	۴۲۱	۲۴۰

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
مسعود سالار غازی رح	۲۲۴	۲۴۲	معزالدین آرام شاہ	۶۰۷	۲۸۳	محمد باباسماسی رح	۷۵۵	۳۴۵
مسعود شہاب الدولہ	۴۳۲	۲۴۲	محمد واسع رح	۰	۲۸۷	محمد شاہ بہمنی	۷۷۶	۴۵۷
مودود سلطان	۴۴۱	۲۵۴	محمد اسلم طوسی	و	۲۸۹	مجاہد شاہ بہمنی	۷۷۹	۴۵۸
مقتدی بامراللہ	۴۸۵	۲۶۵	منصور عمار	۰	۲۹۲	مظفر بلخی	۷۸۸	۳۵۵
محمد غزالی رح	۵۰۵	۲۶۶	محمد علی حکیم ترمذی	۰	۲۹۸	مراد خان روم	۷۹۱	۵۱۳
مسعود بن ابراہیم سلطان	۵۰۸	۲۶۷	معین الدین رح چشتی	۶۳۳	۳۰۸	محمود سلطان بہمنی	۷۹۹	۴۵۹
مستظہر باللہ	۵۱۲	۲۶۰	محی الدین عربی	۶۳۷	۳۱۲	ملک راجہ خاندیس	۸۰۱	۴۶۵
مسترشد باللہ	۵۲۵	۲۶۹	مستنصر باللہ	۶۴۰	۳۱۳	ملک الشرق جونپور	۸۰۲	۴۹۱
مودود چشتی رح	۵۲۷	۲۷۰	معزالدین بہرام شاہ	۶۳۹	۳۱۴	مبارک شاہ جونپور	۸۰۴	۴۹۲
محی الدین عبدالقادر جیلانی رح	۵۶۱	۲۷۴	معتصم باللہ	۶۵۶	۳۱۸	مظفر شاہ گجرات	۸۱۴	۴۷۵
مقتضی لامراللہ	۵۵۲	۲۷۵	میٹھا لاہوری	۶۶۱	۳۳۱	محمد خان سلطان روم	۸۲۴	۵۱۶
مستنجد باللہ	۵۶۳	۲۷۵	محمد صابر چشتی رح	۶۸۷	۳۲۶	محمد پارسا رح	۸۲۵	۳۶۶
مستغنی بامراللہ	۵۷۵	۲۷۸	معزالدین کیقباد	۶۸۷	۳۲۶	مبارک شاہ	۸۳۷	۳۷۰
محمد بختیار سلطان بنگالہ	۶۰۲	۴۸۸	منتخب الدین زرزاری رح	۶۹۵	۳۳۳	محمد شاہ مالوہ	۸۳۹	۴۸۲
محمد الدین بغدادی رح	۶۰۶	۲۸۲	محمد تغلق شاہ	۷۰۱	۳۴۲	میران عادل شاہ	۸۴۴	۴۸۶

اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر	صفحہ
محمد شاہ گجرات	۸۵۵	۴۷۶	محمود شاہ مالوہ	۹۴۱	۴۸۵	محمد قطب شاہ	۱۰۳۵	۴۷۱
مبارک خان خاندیس	۸۶۱	۴۸۶	محمود شاہ جونپور	۹۴۲	۴۹۲	ملک محمد جائسی	۱۰۴۶	۴۱۳
محمود شاہ جونپور	۸۶۲	۴۹۲	محمود لاہوری رح	۹۴۳	۳۹۹	مراد خان چہارم روم	۱۰۴۹	۵۲۷
محمد شاہ جونپور	۸۶۳	۴۹۲	محمد شاہ کشمیر	۹۴۴	۴۹۷	مولانا شہباز بھاگلپوری	۱۰۵۰	۴۱۴
میناشاہ لکھنوی	۸۷۰	۳۸۹	محمد قلی قطب شاہ	۹۵۰	۴۶۸	میران صاحب کاردانی	۱۰۷۰	۴۱۹
محمود شاہ مالوہ	۸۷۳	۴۸۵	محمود شاہ گجرات	۹۶۱	۴۸۰	محمد خان سلطان روم	۱۰۹۹	۵۲۸
مراد خان روم	۸۵۵	۵۱۷	محمد غوث گوالیاری رح	۹۷۰	۴۰۱	مصطفٰے خان روم	۱۱۱۰	۵۳۱
محمد خان روم	۸۸۶	۵۱۸	مبارک شاہ ثانی	۹۷۴	۴۸۶	میران بھیکہ	۱۱۳۲	۴۲۵
محمد شاہ بہمنی	۸۹۰	۴۶۲	مرتضٰے نظام شاہ	۹۹۶	۴۶۶	محمد مکی منیری	۱۱۴۰	۴۲۷
مولانا شمس الدین رح	۹۰۴	۳۹۲	میران حسین نظام شاہ	۹۹۶	۴۶۷	مولانا وارث رسول نما	۱۱۶۶	۴۲۸
محمود شاہ بنگالہ	۹۰۵	۴۹۱	مراد خان ثالث روم	۱۰۰۴	۵۲۴	محمد شاہ	۱۱۶۱	۴۲۹
محمود شاہ گجرات	۹۱۷	۴۷۶	میران بہادر خان خاندیس	۱۰۰۸	۴۸۸	محمد صادق کشمیری رح	۱۱۶۱	۴۳۱
محمود شاہ بہمنی	۹۲۴	۴۶۳	محمد خان ثالث روم	۱۰۱۲	۵۲۴	محمود اول روم	۱۱۶۷	۵۳۳
مظفر شاہ گجرات	۹۳۲	۴۷۸	محمد قلی قطب شاہی	۱۰۲۱	۴۷۰	منصور علیخان لکھنؤ	۱۱۷۳	۵۰۲
محمد بابر شاہ	۹۳۷	۳۹۹	مصطفٰے خان	۱۰۲۶	۵۲۶	منعم پاک پٹنہ	۱۱۷۵	۴۳۱

اسماے مبارک	سنہ وفات (ہ)	صفحہ	اسماے مبارک	سنہ وفات (ہ)	صفحہ	اسماے مبارک	سنہ وفات (ہ)	صفحہ
مصطفیٰ خان روم	۱۱۸۷	۵۳۴	نون معجمہ ن	۰	۰	نظام الدین خاموش	۸۶۰	۳۷۹
مجیب اللہ قادری پھلواری	۱۱۹۱	۴۳۲	نظام الدین گنجوی رح	۵۹۲	۲۷۹	نظام شاہ بہمنی	۸۶۷	۴۶۲
مظہر جان جاناں	۱۱۹۴	۴۳۳	نجم الدین کبرائے	۶۱۷	۲۸۵	ناصر الدین مالوہ	۹۱۶	۴۸۴
مولانا فخر الدین دہلوی	۱۱۹۹	۴۳۵	ناصر الدین اللہ	۶۲۲	۲۸۰	نتھا لاہوری رح	۱۰۲۷	۴۱۰
مصطفیٰ خان روم	۱۲۲۳	۵۳۸	ناصر الدین سلطان	۶۶۴	۳۲۰	نعمت اللہ نارنولی رح	۱۰۷۷	۴۲۰
موسیٰ قادری رح	۱۲۲۵	۴۳۸	ناصر الدین بن خسرو خان	۷۲۱	۳۲۰	نظام الدین اورنگ آبادی	۱۱۴۲	۴۲۷
مبارک حسین منیری رح	۱۲۳۶	۴۳۸	نظام الدین اولیا رح	۷۲۵	۳۳۹	نور الدین آفتاب کشمیری	۱۱۵۶	۴۲۸
محمد اکبر شاہ بن عالم شاہ	۱۲۵۳	۴۴۰	نجیب الدین فردوسی	۷۳۳	۳۴۲	نادر شاہ	۱۱۶۱	۵۵۳
محمود ثانی روم	۱۲۵۵	۵۴۰	نصیر الدین چراغ دہلوی	۷۵۲	۳۴۶	نظام علیخان	۱۲۱۸	۴۷۳
محمد علی شاہ لکھنؤ	۱۲۵۸	۵۰۸	ناصر الدین بن محمد شاہ	۷۹۶	۳۵۹	نعمت اللہ پھلواری	۱۲۴۷	۴۳۹
مرزا شجاع الدین رح	۱۲۶۵	۴۴۴	نور قطب عالم پنڈوہ	۸۰۸	۳۶۵	نیاز احمد بریلی رح	۱۲۵۰	۴۴۰
محمد اعظم علی منیری	۱۲۷۰	۴۴۵	ناصر الدین محمود شاہ	۸۱۵	۳۶۶	نصیر الدین حیدر لکھنؤ	۱۲۵۳	۵۰۶
مولانا سعد اللہ رح	۱۲۷۱	۴۴۵	ناصر الدین سلطان بنگالہ	۸۳۲	۴۹۰	نصیر الحق پٹنہ	۱۲۶۰	۴۴۱
محمد سجاد داناپوری رح	۱۲۹۸	۴۵۱	نعمت اللہ ولی رح	۸۳۴	۳۶۹	واو معدولہ و	۰	۰
مولانا فضل رحمان	۰	۴۵۴	نصیر الدین خاندیس	۸۴۱	۴۰۵	ولید بن عبد الملک	۹۶	۴۹

اسماے مبارک	نمبر شمار	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر شمار	صفحہ	اسماے مبارک	نمبر شمار	صفحہ
ولید ثانی بن یزید ثانی	۱۲۶	۵۸	ہادی باللہ	۱۷۰	۸۰	یوسف اسباط رح	۱۹۶	۹۰
واثق باللہ	۲۳۲	۱۲۸	ہارون رشید	۱۹۴	۸۰	یحییٰ معاذ رح	۲۵۸	۱۳۰
وجیہ الدین ابوحفص رح	۵۶۶	۲۶۲	ہمایون بہمنی	۸۶۵	۴۶۲	یوسف بن الحسین	۳۰۳	۱۸۴
وارث رسول نما رح	۱۱۶۶	۶۲۸	ہمایون شاہ دہلی	۹۶۳	۴۰۰	یحییٰ منیری رح	۶۹۰	۳۲۸
ولایت علی اسلام پوری رح	۱۳۰	۴۵۲	ہدایت اللہ منیری	۱۱۲۸	۴۲۵	یافعی قطب مکہ	۷۵۵	۳۴۴
واجد علی شاہ لکھنو	۱۳۰۵	۵۰۹	یاے تحتانی - ی	۰	۰	یوسف سلطان بنگالہ	۸۸۷	۴۹۰
وارث علی شاہ دیوہ	۰	۴۵۵	یزید بن معاویہ	۶۴	۴۴	یوسف عادل شاہی	۹۱۶	۴۶۴
ہاے ہوز - ہ	۰	۰	یزید بن عبد الملک	۱۰۵	۵۳	یحییٰ علی نوآبادہ	۱۲۶۴	۴۸۳
ہشام بن عبد الملک	۱۲۵	۵۳	یزید بن ولید ثانی	۱۲۶	۵۹	———		

نام کتاب	قیمت
نظام الاسلام - مولفہ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -	۴ر پ
حدیقۃ الاولیا - از مفتی غلام سرور لاہوری	۵ر ۶پ
تاریخ مدینہ منورہ - اردو ترجمہ جذب القلوب	۸ر
ترجمہ مجموعہ فتوحات واقدی - ہر چہار حصہ یعنی فتوح عرب شام و مصر و عجم - کاغذ معمولی -	لعہ پ
ایضاً - کاغذ گندہ -	صہ پ
منہاج النبوۃ - اردو ترجمہ مدارج النبوۃ از خواجہ عبد المجید خان -	۱۴ر ۶پ
ترجمہ سیر الاقطاب - از سید محمد علی مراد آبادی	۶ر
تاریخ مکہ معظمہ - مرتبہ حاجی محمد فخر الدین خان	۲ر
تذکرہ علمائے حال - حالات مقدس علمائے حال مولفہ مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی -	۴ر پ

کتب حالات انبیا و اولیا فارسی

نام کتاب	قیمت
جذب القلوب الی دیار المحبوب مولفہ شاہ عبد الحق صاحب -	۸ر
سفینۂ رحمانی - از حافظ عبد الرحمن صاحب	۴ر
سیر الاقطاب - تذکرہ اولیا از شاہ الہدیہ چشتی -	۸ر
گنجینۂ سروری - حالات اولیا مع تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم عمدہ کتاب ہے -	۹ر
مجالس العشاق - مصنفہ سلطان حسین صاحب سلطان تیموریہ -	۹ر
وقائع شاہ معین الدین چشتی - مولفہ منشی بابو لال صاحب -	۲ر
خزینۃ الاصفیا - حالات انبیا و اولیا -	۵ر
اسرار الاولیا - از مولوی نظیر اسحاق -	۳ر
روضۃ الصفا - کامل سات جلدین - یکجائی از محمد خاوند شاہ -	سہ پ
شواہد النبوۃ - از ملا عبد الرحمن جامی - در احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب -	۸ر
معارج النبوۃ - احوال نبوت مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی -	۸ر
مدارج النبوۃ - از مولانا عبد الحق محدث دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین - جلد اول اور جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتی ہین -	۱۲ر
ایضاً - جلد اول -	عہ
ایضاً - جلد دوم -	۱۲ر
تحریر الشہادتین - شرح سر الشہادتین از مولانا سلامت اللہ	۳ر ۹پ
جامع طیبی - از شاہ طیب نعمت اللہی حالات ختم نبوت بشرح تمام -	۲ر ۹پ
تذکرۂ علمائے ہند - از رحمن علی صاحب	

نام کتاب	قیمت
کمشنر کونسل ریوان ۔	۱۲ر پ
روضۃ الشہدا ۔ احوال شہدائے کربلا از ملاحسین واعظ کاشفی ۔	۱۲ر [illegible]
سفینۃ الاولیا ۔ از شاہزادہ دارا شکوہ ۔	۱ر
رشحات تذکرہ اولیا ۔ نہایت نفیس کتاب از ملاحسین واعظ کاشفی ۔	[illegible]
جامع التواریخ ۔ مولفہ جناب عالم علوم عربیہ مولوی فقیر محمد صاحب ۔	[illegible]
کتب تواریخ شاہان و راجگان اردو	
آثار الصنادید ۔ مع تصاویر و حالات رئیسان و ناموران دہلی مع نقشہ جات عمارات اندرونی و بیرونی مولفہ جناب سید احمد خان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی	[illegible]
واقعات عجیبہ و غریبہ معروف بہ عجیب نامہ	۵ر
صحیفۂ زرین ۔ اس کتاب مین ہندوستان کے کل والیان ملک اور دو ہزار سے زیادہ مشاہیر و خطاب یافتگان کی سوانح عمریان اور تقریباً پانچسو صحیح فوٹو شامل ہین جسکی کہ تمام ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی اور اردو اخبارون نے اور نیز حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر سابق والیسرائے و گورنر جنرل ہند نے بڑی تعریف کی ہو کہ یہ کتاب بیادگاری دربار دہلی اور دربار جشن تاج پوشی	

نام کتاب	قیمت
شہنشاہ معظم قیصر ہند طبع کی گئی ہو جو راست کٹس وغیرہ روانہ کر سکتے ہین مولفہ منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع اودھ اخبار یادگاری ایڈیشن فی دو جلد مجلد بجلد حریری [illegible]	[illegible]
ایضاً ۔ ایک جلدین مجلد پارچہ ۔	[illegible]
ترجمہ تاریخ فرشتہ ۔ جو کہ ایک مشہور مستند تاریخ شاہان دکن و سلاطین لاہور و بادشاہان دہلی و شاہان گجرات و مالوہ و بنگالہ و ملتان و کشمیر و سندھ وغیرہ ہو کامل دو جلدین	[illegible]
ارشاد الملوک ۔ بزبان اردو ترجمہ اسپیچ ہائے لارڈ لینس ڈون صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی و اودھ بالقابہ کاغذ سفید چکنا	[illegible]
ارشاد الملوک ۔ بزبان اردو ترجمہ اسپیچ ہائے لارڈ کرزن صاحب بہادر بالقابہ سابق والیسرائے ۔	
جلد اول ۔	[illegible]
ایضاً ۔ جلد دوم ۔	[illegible]
ایضاً ۔ جلد سوم ۔	۸ر
تاریخ بغاوت ہند مسمیٰ بہ محاربۂ عظیم یعنے تاریخ غدر مترجمہ پنڈت کنہیا لال ۔	[illegible]
ترجمہ سیر المتاخرین مسمیٰ بہ مرآۃ السلاطین تا شاہ عالم ہر سہ جلد یکجائی ۔	[illegible]
واقعات ہند ۔	۶ر